ان ہٰذہٖ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الیٰ ربہٖ سبیلا

انجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب

یعنی

سوانح عمری

حضرت علیؓ ابن ابی طالب

جسکو

سند المحققین علامہ فطین فاضل عدیم السہیم مقتدای اہل سنت جناب مولنا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرت سری نے تالیف کیا

اور

جان محمد اللہ بخش تاجران کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

نے

مولوی محمد عبد الرشید عبد العزیز منیجر مطبع کی اہتمام سے

بہاول پریس لاہور مین چھپوایا

۱۳۱۷ م ۱۸۹۹

قیمت فیجلد تین روپیہ ۳ عہ

فہرست مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابیطالب

۱۳۱۷ھ ت م ت ۱۹۰۰ء

تاریخ طبع کتاب مستطاب المطاعن عدو منا علی ابن ابی طالب علیہ السلام

از خامۂ [illegible] بہار پرسیں ناز کلی لاہور

حضرت تسبل کہ بلد ناصر او کردگار
بر سر نطع سخن رینہ خود خوان او
بند نقابی کشود کشف غوامض نمود
برج شیلا فتی کرد مدان سان رقم
ساختہ از محکمات خانۂ محکم اساس
ز آیت منصوص بست نقش کے سو مراد
انبیا تاریخ او قطع چو سلک ورر
بہ سر و پا بغد حسود قلب منافق شکست

آنکہ با یوان علم یافتہ خوش برتری
رودکی و عنصری عسجدی و انوری
گوی حقیقت ربود از سہاین ذاہجی
گزسر صدق و صفا مہر شدش مشتری
ہم ز معایب مصون ہم ز نقائص بری
از خبر کاز اثر کرد چہ صورت گری
خامۂ عجز نا کشید در نظر جوہری
وہ چہ بآمد ز طبع منقبت صفدری
سنہ ۱۳۱۷ھ

۹٫۲٫۲۴

الباب الاول فی الاسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وآله الطیبین الطاهرین وازواجه هن امهات المؤمنین واصحابه هم مصابیح الیقین سیما علی خاتم الوصیین مولی المؤمنین قائد الغر المحجلین سید الصدیقین یعسوب المسلمین امام البررة قاتل الفجرة مظهر العجائب والغرائب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه وعلی اهل بیته السلام الی یوم القیامة اما بعد الراجی الی رحمة ربه المتعال اصغر العباد عبید الله بن مظهر جمال المتخلص به بسمل امرتسری محبان اہل بیت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ جس زمانہ میں میں ریاست رامپور کے کتب خانہ کی خدمت جلیلہ پر مامور تھا مجھ سے ایک میرے ہم خیال مہربان نے ارشاد کیا کہ متقدمین نے جناب امیر علیہ السلام کے مناقب کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے جس سے عربی زبان کے جاننے والے ہی پورے فوائد حاصل کر سکتے ہیں نہ یہ کتابیں عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہیں اور نہ عوام ان سے مستفید ہو سکتے ہیں ۔ ماسوا اسکے ان کتابوں میں ہر ایک حدیث کا سلسلہ سند جو اس حدیث کی صحت اور سقم کا معیار ہے ۔ اسقدر طول وطویل ہے کہ نا آشنائے فن کی طبیعت اسکو پڑھکر اکثر الجھتی ہے ۔ اگر اسناد کو حذف کر کے صرف متون احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تو زمانہ حال کے عوام لوگ اس سے بہت کچھ اپنے الجھے ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہیں +

مجھے اسوقت کتب خانہ کے آئے دن کے [illegible] سے دم بھر کی مہلت نہیں ملتی تھی تاہم میں نے اپنے ہم مشرب مہربان کے ارشاد سے سرتابی کی [illegible] نہیں [illegible] اور بڑی بات تھی لیکن بحمد اللہ مجھ ہیچمدان نے [illegible] اپنی قوت بھر [illegible] اس بحر [illegible] رہے اگرچہ کار سرکار کے سوا اور بہت سے موانع پیش آئے اور اس کار خیر میں خدمت کر [illegible] کی خوبی کو ظاہر کیا [illegible] اپنے کلام میں [illegible]

رہا۔ بجاے اسکے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہو کر میرا ہاتھ بٹاتا اور داخل حسنات ہوتا از دست اپنی مخالفت سے
میرے دلکو دکھاتا تھا۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام تھا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تھی اور نہ اپنی کم استعدادی کا مطلق
خیال تھا جسوقت کہ اپنے فرض منصبی کو انجام دے چکتا اس گورکھ دھندے کو اپنے سامنے لیبیٹھتا انھین دنون
مین مجھے عظیم آباد پٹنہ کا سفر پیش آیا اور خدا بخش خانصاحب وکیل کے کتب خانہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا پھر
لکھنو آگرہ دہلی وغیرہ کے کتب خانون کی سیر کرتا پھرا۔ غرضکہ جس دروازہ سے جو کچھ کہ بھیکھ کا ٹکڑا ملا اس سے اپنے
کشکول گدائی کو بھر لیا نہ اسمین متکلمین کے پیچیدہ استدلال ہین اور نہ فلسفیانہ نازک خیال ہین۔ نہ کسی مذہب
پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر فی الجملہ کچھ ہے تو خداے بے نیاز کی مقدس کتاب
کی چند آیتین یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثین یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ حدیث
رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال یا سچے تاریخی واقعات یا مظہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہین۔ احادیث کی سندون کو
بنظر اختصار محذوف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جاوے اور پڑھنے والے کی طبیعت بھی بہلی رہے ہر ایک حدیث
کے ابتدا مین صحابہ یا تابعین مین سے اس حدیث کے راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث مین اسکے تخریج کرنے والے
محدث کے نام پر اقتصار کیا گیا ہے اور اردو زبان مین اسکا عام فہم ترجمہ کر دیا ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے حدیث
کے نقل کرنے مین صحت کے خیال کو مد نظر رکھا ہے لیکن اکثر کتابین قلمی تھین جنکے حروف بہت جگہہ سے مشکوک
اور محکوک تھے اسوجہ سے اگر نقل کرنے مین غلطی واقع ہو گئی ہو تو مین خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہون اور
ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہون ✦

مؤلف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی قطار مین شمار ہونیکی نہین۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی
جناب مین اپنے عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے۔ رب العزت کی جناب سے
عفو تقصیرات کا صلہ چاہتا ہون اور اہل بیت کی درگاہ سے اپنے گناہون کی شفاعت کا انعام مانگتا ہون۔
ہان اگر احباب میری لغزشون سے قطع نظر کرکے دعاے خیر سے یاد فرماوین تو ان کی قدردانی ہے ے
العینونی اذا احسنت اثرا + فان اخطات ابتونی صلاحا + خواہ مجھے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ
ہے ے پاس ادب بہر چہار است + لیکن بعلی ہزار کار است + مین اپنے مولی کی محبت مین مست ہون شیعہ و
سنی کی رد و قدح کا موازنہ نہین کر سکتا ✦

مین نے سوانح عمری کے پیرایہ مین جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگون کو اس مظہر العجائب
کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا مرقع کھینچکر دکھایا ہے ✦

اگر حسن عقیدت سے قطع نظر کرکے تھوڑی دیر کے لیئے نظر انصاف سے بھی دیکھا جائے تو ناظرین کو [illegible]

قائم کرنیکا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ فوٹو لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ سلطنت کی تاریخی آسمان کا آفتاب ہے۔ دنیا مین جتنے مشاہیر گذرے ہین اور جنکی سوانح عمریان آب زر سے لکھی گئی ہین ان مین سے جناب امیرؑ ایسے فرد الافراد ہین کہ ہر طبقہ کے مشاہیر مین سر آمد نظر آتے ہین۔

مجمع سلاطین مین آپ جلال آلہی کا تاج سر پر پہنے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہین کہ جنکے دربار مین قیصر و کسری کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سے سر نیچے کیے ہوئے خاموش استادہ ہین۔

معرکہ کارزار مین آپ ایسے یکتا شہسوار ہین کہ آستین چڑہا کر عمرو و مرحب جیسے عرب کے رستم ترا دونکو پچھاڑ کر انکے سینہ پر چڑہے ہوئے نظر آتے ہین +

منبر پر آپ ایک شیوا زبان اسپیکر ہین کہ فصحائے عراق و بلغائے عرب آپکے خطبہ کی فصاحت سے جوش مین آکر کچھ پوچھنے کے لیئے اٹھتے ہین اور پہر بیخود بت بنکر کھڑے کے کھڑے رہجاتے ہین +

علم و فضل کے درسگاہ مین آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہین کہ انبیاے بنی اسرائیل کی شریعت کی رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسمٰعیل کی زبان مین بیان فرما رہے ہین +

غرضکہ مسند فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہین اور چار بالش امارت پر آپ ایک ذی شوکت امیر ہین اگر عدالت مین آپ نوشیروان ہین تو شجاعت مین رستم دستان ہین اگر سخاوت مین آپ حاتم نوال ہین تو شہامت مین کیخسرو مثال ہین +

ایسے صفات متضادہ کا بشر ابو البشر کی اولاد مین پیدا نہین ہوا اور ایسے اوصاف متقابلہ کا آدمی جناب آدم کی ذریت مین ہویدا نہین ہوا +

انہین صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھکر نصیریہ نے آپکو خدا جانا اور صوفیہ نے خدا جانی کیا جانا مگر سچ تو یہ ہے ؎ ذات حیدر کو کوئی کیا جانے + یا نبی جانے یا خدا جانے +

میری بساط ہی کیا تہی کہ مین ایسے اہم مطلب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا گدگدایا کہ بیتاب کردیا ہر چند کہ مین اس مرحلہ مین تیرنے کے لائق نہین تہا مگر امید نے سہارا دیا اور اس سہارے سے ہاتھ پاؤن مارنے لگا مین اپنے احباب سے نہایت شرمسار ہون کہ مین اس تالیف مین انکی کتابون سے اخذ مطالب میں قاصر رہا ہون اور حضرات اہل سنت وجماعت کی کتب حدیث پر ہی اس کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے۔

اسلیئے اہل سنت وجماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسماء مبارک کی ایک فہرست مع ان کے سنہ وفات کی دیباچہ مین درج کردی ہے +

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسماء محدثین	سنہ وفات
ابن شہاب الزہری امام مالک کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فن کو مدون کیا ہے	سنہ ۱۲۵ھ
ابن اسحاق صاحب السیرۃ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کو روایت کیا ہے زہری کہا کرتے تھے من اراد المغازی فعلیہ بابن اسحاق	سنہ ۱۵۱ھ
الکلبی صاحب التفاسیر و علم النسب استاد سفیان ثوری	سنہ ۱۴۶ھ
امام مالک صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۷۹ھ
عبداللہ بن مبارک شاگرد امام مالک رح	سنہ ۱۸۱ھ
وکیع بن الجراح آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۶ھ
عبداللہ بن الوہب آپ نے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی	سنہ ۱۹۷ھ
سفیان بن عیینہ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۸ھ
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۰۴ھ
ابو داؤد الطیالسی رح صاحب کتاب مسند	سنہ ۲۰۳ھ
الواقدی رح صاحب المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
عبدالرزاق رح استاد امام احمد ابن حنبل رح صاحب التفسیر المصنف	سنہ ۲۱۱ھ
الفریابی رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۱۲ھ
الحمیدی رح صاحب المسند	سنہ ۲۱۹ھ
آدم بن ابی ایاس رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۰ھ
ابو عبیدہ رح صاحب غریب الحدیث و شواہد	سنہ ۲۲۴ھ
سعید بن منصور رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۷ھ

اسماء محدثین	سنہ وفات
ابن سعد رح صاحب الطبقات	سنہ ۲۳۰ھ
ابن ابی شیبہ استاد امام بخاری صاحب کتاب مصنف و مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۵ھ
اسحاق بن راہویہ رح صاحب مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۸ھ
امام احمد بن حنبل صاحب مسند و زہد و المناقب	سنہ ۲۴۱ھ
ابن ابی عمر العدنی رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۳ھ
ابن منیع رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۴ھ
الدارمی صاحب مسند	سنہ ۲۵۵ھ
امام المحدثین بخاری رح صاحب جامع الصحیح و التاریخ و الادب	سنہ ۲۵۶ھ
الزبیر بن بکار صاحب اخبار المدینہ و الموفقیات	سنہ ۲۵۶ھ
امام مسلم رح صاحب جامع الصحیح	سنہ ۲۶۱ھ
ابو داؤد صاحب السنن و الناسخ و المنسوخ	سنہ ۲۷۵ھ
ابو عیسیٰ الترمذی رح صاحب الجامع و الشمائل	سنہ ۲۷۹ھ
ابن ماجہ صاحب السنن	سنہ ۲۷۵ھ
ابن ابی الدنیا رح صاحب کتاب مصنف	سنہ ۲۸۱ھ
الحارث بن ابی اسامہ رح صاحب المسند	سنہ ۲۸۲ھ
القاضی اسمٰعیل صاحب کتاب فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنہ ۲۸۲ھ
ابن ابی عاصم رح صاحب مسند	سنہ ۲۸۷ھ
الحکیم الترمذی رح صاحب نوادر الاصول	سنہ ۲۸۵ھ
عبداللہ بن امام احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند	سنہ ۲۹۰ھ

اسماء محدثین	وفات بسنہ	اسماء محدثین	وفات سنہ
البزار شاگرد امام بخاری رح صاحب مسند	سنہ ۲۹۲ھ	ابوبکر الاسماعیلی رح صاحب الصحیح والمعجم	سنہ ۳۷۱ھ
النسائی رح صاحب السنن والخصائص	سنہ ۳۰۳ھ	ابن شاہین رح صاحب السنن والترغیب	سنہ ۳۸۵ھ
ابویعلی رح صاحب المسند والمعجم	سنہ ۳۰۷ھ	الدارقطنی صاحب السنن وغیرہ	سنہ ۳۸۵ھ
ابن جریر الطبری رح صاحب التفسیر والتاریخ	سنہ ۳۱۰ھ و سنہ [illegible]	الخطابی رح صاحب غریب الحدیث	سنہ ۳۸۸ھ
ابوبشر الدولابی رح صاحب الکنی	سنہ ۳۱۰ھ	ابن مندہ رح صاحب معرفة الصحابہ	سنہ ۳۹۵ھ
ابن خزیمہ رح صاحب الصحیح	سنہ ۳۱۱ھ	الحاکم صاحب المستدرک والتاریخ	سنہ ۴۰۵ھ
ابوالقاسم البغوی رح صاحب معجم الصحابہ	سنہ ۳۱۷ھ	ابن مردویہ المشہور بالحافظ الکبیر رح صاحب التفسیر والمناقب والمستخرج علی البخاری	سنہ ۴۱۵ھ
ابن المنذر رح صاحب التفسیر والاوسط	سنہ ۳۱۸ھ		
الطحاوی رح صاحب مشکل الآثار	سنہ ۳۲۱ھ	تمام رح صاحب الفوائد رح	سنہ ۴۱۴ھ
العقیلی رح صاحب الضعفاء	سنہ ۳۲۲ھ	اللالکائی رح صاحب السنہ	سنہ ۴۱۸ھ
ابن قتیبہ الدینوری رح صاحب کتاب المعارف	سنہ ۳۲۷ھ	ابونعیم رح صاحب الحلیة [illegible] ومعرفة الصحابہ وغیرہ	سنہ ۴۳۰ھ
ابوبکر الانباری رح	سنہ ۳۲۸ھ	الثعلبی رح صاحب التفسیر	سنہ ۴۲۷ھ
ابن ابی حاتم رح صاحب التفسیر	سنہ ۳۲۷ھ	البیہقی رح صاحب السنن وشعب الایمان وغیرہ	سنہ ۴۵۸ھ
المحاملی رح صاحب الامالی	سنہ ۳۳۰ھ	الخطیب البغدادی رح صاحب التاریخ والجامع	سنہ ۴۶۳ھ
ابن قانع رح صاحب معجم	سنہ ۳۵۱ھ	ابن عبدالبر رح صاحب الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	سنہ ۴۶۳ھ
ابوبکر الشافعی رح صاحب الغیلانیات	سنہ ۳۵۴ھ	الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفاسیر المشہورہ	سنہ ۴۶۸ھ
ابن حبان رح صاحب الصحیح والثقات والضعفاء	سنہ ۳۵۴ھ	البغوی رح صاحب معالم التنزیل وشرح السنة	سنہ ۵۱۶ھ
ابن السکن رح صاحب معرفة الصحابہ	سنہ ۳۵۳ھ	الدیلمی رح صاحب الفردوس الاخبار	سنہ ۵۰۹ھ
الطبرانی رح صاحب معاجم ثلاثہ	سنہ ۳۶۰ھ	السمعانی رح صاحب التاریخ	سنہ ۵۶۲ھ
الآجری رح صاحب الشریعة والاربعین	سنہ ۳۶۰ھ	ابن عساکر رح صاحب التاریخ	سنہ ۵۷۱ھ
ابن السنی رح شاگرد نسائی رح صاحب عمل الیوم واللیلة والطب النبوی	سنہ ۳۶۴ھ	ابن الاثیر الجزری رح صاحب کامل التواریخ واسد الغابہ فی معرفة الصحابہ	سنہ ۶۳۰ھ
ابن عدی رح صاحب الکامل	سنہ ۳۶۵ھ	الخوارزمی وهو ابن اخت ابی جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب المناقب	•
ابوالشیخ رح صاحب التفسیر والعظمة والوصایا	سنہ ۳۶۹ھ		

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہورۂ حدیث مثل صحاح ستہ وغیرہ کے سوا جن کتابوں سے خصوصیت کے ساتھ اخذ مطالب کیا گیا ہے انکے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المناقب	للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ینابیع المودۃ	للعلامہ سلیمان الحنفی البلخی
الخصائص	للامام النسائی رحمۃ اللہ علیہ	جزو فضائل اہل بیت	للحافظ البزار رح
منقبۃ المطہرین	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہا	المناقب	للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی
المناقب المسمی بمسند فاطمہ	للحافظ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ	شرف النبوۃ	للعلامہ ابو سعید رح
المناقب	للعلامہ المحدثین ابی بکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ	اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیتہ الطاہرین	للعلامہ محمد بن علی صبان رح
جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی والنسب العلی	للسید نور الدین ابی الحسن علی بن عبد اللہ السمہودی الشافعی رح	تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمہ	للعلامہ یوسف سبط ابن الجوزی رح
کتاب الآل	لابن خالویہ	ما نزل من القرآن فی علی ع	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رح
معالم العترۃ	للحافظ ابی محمد الجنابذی	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ	لمحمد اسمٰعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی
ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ محب الطبری صاحب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ	مناقب ائمہ اثنا عشر	للشیخ عبد الحق محدث دہلوی رح
فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین	للعلامہ ابراہیم الحموینی رح	اسنی المطالب فی مناقب علیؑ ابن ابی طالب	للعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین رح
المناقب	للاخطب خطباء خوارزم شافعی	فضائل فاطمۃ الزہرا علیہا السلام	للحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک رح
مطالب السئول	للعلامہ کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی		
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ	للعلامہ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی رح	نور العین فی مشہد الحسین	للامام ابی اسحاق الاسفراینی رح
		نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	للشیخ الشبلنجی المومن الشافعی رح
مودۃ القربیٰ	لسیدنا علی الہمدانی رح	الثغور الباسمہ فی مناقب سیدۃ النساء الفاطمہ	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
مفتاح النجا فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ میرزا محمد معتمد خان بدخشانی		
المناقب	للفقیہ ابن المغازلی المالکی رح	سر الشہادتین	لخاتم المحدثین شاہ عبد العزیز المحدث دہلوی

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
کفایۃ الطالب فی مناقب الامام علی ابن ابی طالب رض	للعلامہ محمد ابن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	احیاء المیت بفضل اہل بیت	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
		المناقب	للحافظ الدین محمد بن احمد العجمی
نزال الابرار	للعلامہ بدخشی رح	رسالہ الفضائل اہل بیت	للسید عبد الرحمن بن الجہوری الشافعی رح
معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول	للعلامہ محمد بن یوسف الزرندی المدنی	عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب	لجمال الدین احمد المعروف بابن عنبہ رح
		ریاض الفضائل	للشیخ محمد الواعظ الہروی
صراط السوی فی مناقب آل النبی	للعلامہ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری	وسیلۃ المآل فی عد مناقب الآل	للشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی
معارج العلی فی مناقب المرتضی	محمد صدر عالم	کتاب الصفوۃ بمناقب بیت آل النبوۃ	لعبد الرؤف المناوی رح
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل	شہاب الدین احمد	الفتح المبین فی فضائل اہل بیت سید المرسلین	للعلامہ رشید الدین خان الدہلوی رح
الخصائص العلویہ علی سائر البریۃ	لابی الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی		
فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب	للحافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رح	ذخیرۃ المآل فی شرح عقد جواہر اللآل	للشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی رح
مرآۃ المؤمنین فی مناقب اہل بیت سید المرسلین	للمولوی ولی اللہ لکھنوی رح	سعادت الکونین	لم اقف علی اسم مؤلفہ
		تنضید العقود السنیہ بتمہید الدولۃ الحسینیہ	رضی الدین محمد بن علی بن حیدر رح
درر السمطین فی فضائل المصطفی والمرتضی والسبطین	لجمال الدین محمد بن یوسف الزرندی رح	القول الجلی فی فضائل علی	للسیوطی رح
عرف الوردی فی اخبار المہدی	للسیوطی رح	دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	للعبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی رح
مناقب حیدریہ	للشیخ احمد بن علی بن ابراہیم الانصاری الیمنی الشیخانی رح	اسنی المطالب فی فضل علی بن ابی طالب	للشیخ ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی رح
عقد اللآل فی فضائل الآل	للشیخ عبد اللہ العیدروس رح		

ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے اچھی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ احقر نے کس قدر جانکاہی سے اسکے ابواب کو ترتیب دیا ہے
پہلے باب میں جناب امیر کے اسما اور القاب درج کر کے کفایۃ المہمہ بمعرفت اسمار ابی الائمہ اسکا نام رکھا ہے
دوسرے باب میں۔ آپکے شان کے متعلق قرآن کی آیتیں جمع کی ہیں اور اسکا نام النص الجلی مانزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے۔
تیسرے باب میں۔ جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اسکا نام ملہم غیبی نے الکواکب المضیۃ فی فضائل

العلویہ پکارا ہے +

چوتھے باب میں - آپ کی خصوصیات کا ذکر ہے سرورش آسمانی نے العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضیٰ کا خطاب اسکو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے لقب سے نامزد کیا گیا ہے +

کوئی صاحب خیال نکرے کہ اس کتاب کی تدوین فقط کتب مناقب ہی سے تالیف کیا ہی نہیں بلکہ کتب صحاح میں جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مسند اہل البیت جناب امام رضا علیہ السلام اور کنز العمال اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیا اور جامع عبد الرزاق اور مسند بزار اور معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ سے +

اور کتب رجال میں - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اصابہ فی تمیز الصحابہ اور الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ وغیرہ +

اور تفاسیر میں تفسیر معالم التنزیل اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور اور تفسیر کشاف اور بیضاوی وغیرہ سے اور تواریخ میں تاریخ طبری اور کامل التواریخ اور مروج الذہب مسعودی مرات الجنان یافعی اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے اور سیر میں سیرت ابن اسحاق - اور واقدی اور مدارج النبوۃ سے +

بہت کچھ مدد لی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اسکی عبارت کے ذیل میں درج کر دیا ہے اب میں اپنے لیئے اور ناظرین کتاب کے لیئے دعا خیر مانگتا ہوں اور اصل کتاب کی طرف رجوع کرتا ہوں +

واللہ تعالیٰ یعصمنا عن الخطاء والخطل ویثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انہ المرجو فی الاولی والاخری وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبیٰ

باب اوّل

جناب امیر علیہ السّلام کی اسمارِ مبارک مین

موسُوم

بکفایت المہمہ ببرکت اسمار ابی الائمہ ؑ

اسد

قال ابن الاعرابی کانت فاطمة بنت اسد ام علی حاملا بعلی و ابو طالب غائب فوضعته فسمته اسدا لتحیی به ذکر ابیها فلما قدم ابو طالب سماه علیا (الیواقیت لابی عمر الزاهدی)

ابن اعرابی کا قول ہے کہ جناب امیر علیہ السّلام کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد حمل سے تہین اور انکے وضع حمل کے وقت ابو طالب کہین گئے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ تولد ہوئے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر انکا نام اسد رکہا تاکہ انکے والد کا نام انکے ذریعہ سے زندہ رہے جب ابو طالب تشریف لائے تو انکا نام علیؑ رکہا۔

حیدرہ

قال عطاء انما سمته امه حیدرة بدلیل قوله یوم خیبر انا الذی سمتنی امی حیدرة (تذکرہ خواص الامہ)

عطا کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے آپکا نام حیدر رکہا تہا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیبر کے روز آپنے اپنے رجز مین فرمایا ہے۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر یعنے شیر رکہا ہے

وقال علی بن برهان الدین الحلبی الشافعی فی سیرة الحلبیه ویقال ان ذلك کان کشفا من علی فان مرحبا کان رای فی تلك اللیلة فی المنام اسدا افترسه فذکره علی لیخیفه

حافظ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ حلبیہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر کا اپنی رجز مین اپنے آپ کو حیدر کہنا ایک کشفی امر تہا کہ اسی رات مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ اسکو ایک شیر نے پہاڑ ڈالا ہے پس جناب امیر نے اسکو خوف دلانے کے لئے اسکا ذکر کیا کہ مین وہ شیر ہون جسکو تو نے خواب مین دیکہا ہے۔

وَقَالَ بعضهم لان ابا طالب کان غائبا حین ولد فسمته امه حیدرة وقیل فِی حکایة انما سمته حیدرة لان علیا کان رضیعا وهو فی البیت وحده وکانت اُمه خارجة فی بعض الحاجات وکان منزلهم بجنب جبل مکة فنزلت حیة وهمت لتقتل علیا فمد یده واخذ الحیة وامسکها فماتت فی یده فدخلت امه ورأت الحیة مقتولة فی یده فقالت حیاك اسمیا حیدرة لذلك سمی حیدرة (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین السلامی فی مناقب الاصحاب)

بعض کہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے اسوقت ابو طالب گہر مین نہین تہے آپکی والدہ نے آپ کا

نام حیدر رکھا ایک حکایت مین بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیر ابھی دودھ پیتے بچہ ہی تھے اور گھر مین تنہا تھے آپکی والدہ ماجدہ گھر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تھین اور انکا گھر مکہ مین ایک پہاڑ کے پہلو مین تھا ایک سانپ پہاڑ پر سے اترا اور جناب امیر کو قتل کرنا چاہا جناب امیر نے ہاتھ بڑھا کر اسکو مضبوط پکڑ لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی مین مر گیا اتنے مین آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائین اور سانپ کو انکے ہاتھ مین مرا ہوا دیکھکر کہنے لگین اے میرے شیر خدا تجھی تو حیدر ہے اسلیئے آپکا نام حیدر مشہور ہو گیا +

علی

جناب امیر کے علی نام ہونیکی وجہ تسمیہ مین علماء کا اختلاف ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ھو اسم سمتہ بہ امہ عند ولادتہ (تذکرہ خواص الامہ) یعنے انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کے وقت ہی انکا نام نامی علی رکھا تھا +

وقیل لما علا علی علی کتفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکسر الاصنام سمی علیا من العلو والرفعۃ والشرف (تذکرہ خواص الامہ) یعنے بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کعبہ کے بت توڑنیکے لیئے چڑھے اسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا +

عن ابن عباس قال کانت امہ اذا دخلت علی ھبل لتسجد لہ وھی حامل بہ علا علی بطنھا فیمنعھا من السجود فسمی علیا (تذکرہ خواص الامہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کی والدہ اپنے ایام حمل مین جسوقت کہ ہبل کے پوجنے کیلیے جاتین اور سجدہ کا ارادہ کرتین تو جناب امیر انکے پہلو کیطرف چڑھ جاتے اور سجدہ کرنے سے انکو روکے رکھتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکھا گیا +

بعض کے نزدیک خود ابوطالب نے جناب امیر کا نام علی رکھا تھا چنانچہ علامہ ابن یوسف گنجی ہی اسی بات کے قائل ہین اور اپنی کتاب کفایۃ الطالب مین اسکی تائید مین جناب ابوطالب کا ایک شعر پیش کرتے ہین ؎ سمیتہ بعلی کی ید وم لہ + عز العلو فخر العز ادومہ + یعنے مینے انکا نام علی اسلیئے رکھا ہے تاکہ سربلندی کی عزت انکے لیئے ہمیشہ رہے اور عزت کا فخر انکو ہمیشہ اپنے ساتھ لیے رہے +

عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلالہ یا محمد من خلفت فی امتک قلت خیرھا قال اعلی بن ابی طالب قلت نعم یا رب قال یا محمد اطلعت الی اھل الارض اطلاعۃ فاخترتک منھا فشققت لک اسما من اسمائی فانا المحمود فانت محمد ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منھا علیا وشققت لہ اسما من اسمائی فانا الاعلی وھو علی یا محمد انی خلقتک وعلیا من نور من نوری وعرضت ولایتکما علی اھل السموت والارض فمن قبلھا کان عندی من المومنین ومن جحدھا کان من الکفرین (اخرجہ الخوارزمی) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلہ بان ابی سلیمان رضی

اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب معراج مین پروردگار جل جلالہ نے مجھسے ارشاد کیا یا محمدؐ تم اپنی امت مین اپنی جگہہ پر کس کو چھوڑ آئے ہو مینے عرض کیا انکے بہتر اور برتر کو۔ فرمایا کیا علی بن ابیطالب کو مینے عرض کیا ہان ہی کو پروردگار نے فرمایا یا محمدؐ مین نے زمین والون کو اچھی طرحسے دیکھکر تمکو برگزیدہ کیا اور اپنے نامون مین سے ایک نام تمہارے لیے مشتق کیا پس مین محمود ہون اور آپ محمد ہین پھر مینے دوبارہ زمین کے لوگون کو دیکھا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسکے لیے بھی ایک نام اپنے نامون سے مشتق کیا پس مین اعلے ہون اور وہ علیؑ ہے یا محمدؐ مینے تمکو اور علیؑ کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہے اور تم دونون کی ولایت کو آسمان اور زمین والون کے سامنے پیش کیا پس جسنے اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ٹھہرا۔ اور جسنے اس سے انکار کیا کفار کے گروہ مین سے ہوگیا۔

روضۃ الشہدا مین ملا حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب مسجد کے پاس سے گھر مین تشریف لائے جناب امیرؑ نے ہاتھ بڑہا کر انکے چہرہ کو خراشیدہ کیا۔ انھون نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچھا تم نے انکا کیا نام رکھا ہے انھون نے جواب دیا مینے انکا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکھا ہے ابوطالب نے کہا انکا نام ہمارے جد اعلے جامع قبائل عرب قصی کے نام پر زید رکھنا چاہیے اسی اثنا مین سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا ہے عرض کیا گیا کہ والدہ نے اسد اور والد نے زید کہا ہے آپنے ارشاد کیا کہ علی نام رکھنا چاہیے۔ جناب امیر کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا مینے ایک ہاتف سے یہی نام سُنا تہا دوسری روایت مین ہے کہ جناب امیرؑ کے نام رکھنے کی نسبت جناب ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد مین باہم تکرار ہونے لگے آخر کار دونو فیصلہ کے لیے کعبہ مین گئے جناب فاطمہ بنت اسد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ شعر کہا ؎ بیین لنا بحکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذی الصبی + یعنے اے پروردگار اس لڑکے کے نام کی نسبت جو کچھ کہ تیری رضا ہو مجھے اس سے آگاہ کر۔ اتنے مین غیب سے ندا آئی ؎ فاسمہ من شامخ العلی علی اشتق من العلی + یعنے اسکا نام علیؑ ہے۔ علی مشتق ہے العلی سے جو خدائے پاک کے اسمار الحسنی مین سے ہے +

قیل لما قربت ولادۃ علی حضر ابوہ ابوطالب الکعبۃ وتعلق باستارھا وقال ؎ ادعوک یا ذا الغسق الدجی و الفلق المنبلج المضی + باین لنا عن حکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذا الصبی + فھتف بہ ھاتف ؎ خاطبتنا بالولد السنی + الطیب المھذب المرضی + ان اسمہ فی شامخ العلی + علی اشتق من العلی (ذکرہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد ابن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابۃ) روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب نے کعبہ کا پردہ پکڑ کر یہ شعر پڑہا۔ مین تجھے پکارتا ہون اے صاحب اندھیری رات اور ہانکے صبح

روشن کیے ہمسے اپنی رضا کا حکم کر جو نام کہ تو اس لڑکے کا مناسب سمجھے ناگاہ ہاتف غیبی پکارا تو نے ہم سے اس پاک اور مہذب اور ستودہ لڑکے کی نسبت پوچھا ہے۔ اسکا نام آسمان کی بلندیوں میں علی ہے اور وہ مشتق ہے العلی سے جو خدای پاک کی اسماء الحسنی میں سے ہے

(کنیت)

ابو الحسن

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مداداً والاشجار اقلاماً والانس کتاباً والجن حساباً ما احصوا فضائلك یا ابا الحسن (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کاتب اور جن محاسب بنجائیں تاہم اے ابو الحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

ابو الحسین

عن علی قال کان الحسن یدعونی فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا حسین والحسین یدعونی ابا حسن ولا یریان ابا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعونی اباہما (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب امیرؑ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین حسنؑ مجھکو اباحسین اور حسین اباحسن کہا کرتے تھے۔ اور مجھکو اپنا باپ نہین سمجھتے تھے بلکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرتؐ رحلت فرما گئے تو مجھے ان دونون نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابو محمد

خوارزمی کہتا ہے کہ جناب امیرؑ اس کنیت سے بھی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تھا جنکی پیدا ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو بیان فرمائی تھی۔

ابو الریحانتین

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی قبل موتہ بثلاث سلام علیك یا ابا الریحانتین اوصیك بریحانتی فی الدنیا فعن قلیل ینہد رکناك واللہ خلیفتی علیك فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ہذا احد الرکنین الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمۃ قال ہذا الرکن الآخر (اخرجہ احمد وابوبکر بن مردویہ) جابر سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت امیر سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے ابا الریحانتین تجھپر سلام ہو مین تجھے اپنے دونو پھول کے پودون کے لیے دنیا مین وصیت کرتا ہون عنقریب تیرے دونون رکن جاتے رہینگے اور پروردگار میرا خلیفہ اور نگہبان تجھپر رہیگا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا جناب امیرؑ فرمانے لگے یہ ان دونو رکنون مین سے پہلا رکن تھا جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جب جناب فاطمہؑ رحلت فرما گئین جناب امیرؑ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تھا۔

ابو تراب

(۱) عن سہل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سہل بن سعد فامرہ ان یشتم علیاً قال فابی سہل فقال لہ اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب

فقال سهل ما كان لعلى اسم احب اليه وان كان ليفرح اذا ادعى به فقال له اخبرنا عن قصته لم سمى ابا تراب فقال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يجد عليا فقال اين ابن عمك فقالت كان بيني وبينه شيء فغاضبني فخرج ولم يقل عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانسان انظر اين هو فقال رسول الله هو في المسجد راقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداءه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه ويقول قم يا ابا تراب (اخرجه البخاري والمسلم) سهل بن سعد کہتے ہین ایک دفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ مین عامل ہو کر آیا اور سہل بن سعد کو بلا کر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو گالیان دے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہدے کہ نعوذ باللہ جناب ابو تراب پر .... ہو سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے کوئی نام زیادہ تر پیارا نتھا جب آپ اس نام سے پکارے جاتے تو نہایت خوش ہوتے عامل نے کہا ہمین یہ بتا کہ جناب امیرؑ کا نام ابو تراب کیون رکھا گیا سہل نے کہا ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہؑ کے گھر مین تشریف لیگئے علی علیہ السلام کو وہان موجود نپا کر جناب سیدہ سے پوچھا تیرا چچازاد بھائی کہان ہے جناب سیدہ نے عرض کیا ہم دونون مین باہم کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی وہ غصہ ہو کر چلے گئے ہین اور آج گھر مین قیلولہ نہین کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جاکر دیکھو کہ وہ اسوقت کہان پر تشریف رکھتے ہین۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد مین سو رہے ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے اور انکو سوتا ہوا پایا .... اور دیکھا کہ کندھے سے ردا اتری ہوئی ہے اور پہلو مٹی سے آلودہ ہو رہا ہے۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے بدن سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے اٹھ اے ابو تراب اٹھ اے ابو تراب ❊

(۲) عن ابن عباس قال لما اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار وهو انه صلى الله عليه وسلم اخى بين ابى بكر وعمر رضى الله عنهما وبين عثمانؓ وعبد الرحمن بن عوف واخى بين طلحةؓ والزبيرؓ واخى بين ابى ذر الغفاريؓ والمقداد رضوان الله عليهم اجمعين ولم يواخ بين على بن ابى طالب وبين احد منهم خرج على مغضبا حتى اتى جدولا من الارض وتوسد ذراعيه ونام فيهما فسفى عليه الريح التراب فطلبه النبى صلى الله عليه وسلم فوجده على تلك الصفة فوكزه برجله وقال له قم فما صلحت الا ان تكون ابا تراب اغضبت حين اخيت بين المهاجرين والانصار ولم اواخ بينك وبين احد منهم۔ اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لانبى بعدى۔ الا من احبك فقد حف بالامن والايمان ومن ابغضك اماته الله ميتة جاهلية (اخرجه ابوبكر الخوارزمى) ابن عباسؓ کہتے ہین جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور اسکی یہ صورت قرار دی کہ جناب ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کا اور حضرت عثمانؓ کو عبد الرحمٰن

ابن عوف کا اور طلحہ کو زبیرؓ کا اور ابوذر غفاریؓ کو مقداد کا بھائی بنایا۔ اور علی بن ابی طالب باقی رہگئے اُن سے کسیکا
رشتہ اخوت نہ ملایا جناب امیرؑ نہایت غصہ مین جاکر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا تکیہ بناکر زمین پر سوگئے ہوا نی
مٹی اڑاکر انکے بدن مبارک کو گرد آلود کردیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ڈھونڈنے لگے اور انکو اس حالت مین پایا
اور اپنے پاؤن سے ٹھکراکر فرمایا۔ تونے ابو تراب ہنی مین اپنے لیے کیا اچھی مصلحت دیکھی ہے جب مینے مہاجرین اور انصار
کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑا اور سبکو کسیکا بھائی نہ بنایا تو توخفا ہوگیا کیا تو رضی نہین کہ تو مجھسے
ایسا ہو جیسیکہ ہارون موسی سے تھے لیکن میرے بعد نبی نہین ہوگا۔ جو کوئی کہ تجھسے محبت کریگا وہ امن اور
ایمان مین جیبا رہیگا اور جو شخص کہ تجھسے بغض رکھیگا خدا اسکو کافرون کی موت سے مارے گا ؏

(۳) عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم وقام بھا رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فی نخل قال علی یا ابا الیقضان ھل لک
ان نأتی ھؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی
فی صور[1] من النخل فی دقع[2] من التراب فنمنا فواللہ ما انبھنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا
برجلہ وقد تتربنا من تلک الرقعاء[3] فیومئذ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لما رای علیہ
من التراب قال الا احدثکما باشقے الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر[4] ثمود الذی عقر الناقۃ و
الذی یضربک فی ھذہ یعنی قرنہ حتے یبل منہ ھذہ یعنے لحیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی
الخصائص) والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہین کہ مین اور جناب امیر غزوہ ذی العشیرہ مین باہم رفیق
تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان پر فروکش ہوئے ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیون کو نخلستان مین ایک چشمہ پر
کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جناب امیر نے مجھسے کہا یا ابا الیقضان۔ اگر تیرا منشا ہو تو ہم چلکر دیکھین کہ یہ لوگ کیا کررہی
ہین۔ ہم دونون انکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک انکے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر ہمپر نیند نے غلبہ کیا اور ہم نخلستان
مین جاکر زمین پر سوگئے۔ واللہ کسی نے ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیدار نکیا۔ حضرتؐ نے ہمکو پاؤن سے
ٹھکراکر جگایا۔ ہم بالکل گرد مین اٹے ہوئے تھے پس اسی روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو گرد آلود
دیکھکر ابا تراب کا خطاب دیا اور ارشاد کیا کہ مین تمکو دو سخت بدبختون کی خبر دون ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد
ہو۔ فرمایا ایک تو ثمود کی قوم کا احیمر نام رکھنے والا جسنے ناقہ صالح کے پاؤن کاٹ ڈالے تھے اور ایک وہ شخص ہے
جو یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنے تیری ریش مبارک تر کرے گا ؏

ابو السبطین

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب
الناس فحمد اللہ واثنی علیہ فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی

[1] صور بالضم نخل خورد [2] دقع بفتحتین زمین نرم [3] بفتح الغا و ... [4] احیمر تصغیر احمر لقب قدار بن سالف جسنے حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے

ابن ابی طالب ثم علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منہ وضمہ الی صدرہ و
قبل بین عینیہ ثم بکا حتی سال دموعہ علی خدہ فقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب
ھذا شیخ المھاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی۔ ھذا ابو السبطین الحسن والحسین
سید شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیفہ المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ
لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ
الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی فی شرف
النبی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر
چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور لوگون کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الٰہی
سے ڈرایا اور پھر رونے لگے اور فرمایا علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جلدی سے اچھلکر اپنے دونو پاؤن پر
کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون۔ حضرت نے انکو اپنے نزدیک بلایا جب وہ نزدیک
گئے تو آپنے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر
اشک جاری ہوگئے پھر باواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام یہ علی بن ابیطالب شیخ المہاجرین والانصار
ہے یہ میرا بھائی اور میرا ابن عم اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ یہ ابو السبطین یعنے امام حسن اور
حسین کا باپ ہے جو اہل جنت کے نوجوانون کے سردار ہین۔ یہ مجھسے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے۔ یہ خدا کی زمین
پر خدا کا شیر ہے اور اسکے دشمنون کے لیئے اسکی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور خدا کے فرشتے لعنت کرتے
ہین اللہ ان سے بیزار ہے مین ان سے بیزار ہون۔ پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس
سے بیزاری اختیار کرے۔ تم حاضرین مین سے ہر ایک کو چاہیے کہ غائبون کو اس سے آگاہ کرے۔

القاب

امیر المومنین

(۱) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض الدار نائما واذا رأسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفھا الیک
انت امیر المؤمنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک
یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک
وخسر من تخلاک محبوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالھم شفاعۃ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ الکلبی کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی کے آغوش مین سر رکھے ہوئے اپنے دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کہکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔ دحیہ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ مین تم سے محبت رکھتا ہون آپکے چند مناقب مجھے معلوم ہین جنکو مین آپسے بیان کرنا چاہتا ہون۔ آپ تمام مومنون کے امیر اور تمام سفید ہاتھ اور پاؤن اور سونہ والون کے پیشوا ہین آپ سوا انبیا اور مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لوا الحمد آپکے ہاتھ مین ہوگا اور آپ کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور انکا گروہ کے ساتھ جنت مین سیر کرتا ہوگا بتحقیق رستگار ہوا وہ شخص جس نے آپ سے تولا رکہی اور نقصان اٹھایا اس نے جو آپسے علیحدہ ہوگیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محب آپکے محب ہین اور ان کے دشمن آپکے دشمن ہین۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بہرہ یاب نہ ہونگے اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لاجب جناب امیر اسکے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنے آغوش سے لیکر انکے آغوش مین رکھدیا اتنے مین سرکار نے خواب سے بیدار ہوکر پوچھا یہ کیسا شور تھا جناب امیر نے دحیہ کا تمام ماجرا عرض کیا حضور نے فرمایا یہ دحیہ نہین تھے بلکہ جبرئیل تشریف لائے تھے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہین ممتاز کیا ہے ان سے تمہین آگاہ کرین۔ خدا تعالی نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ مین القا کیا ہے اور تمہارے خوف کو کافرون کے دل مین ڈالدیا ہے ❊

(٢) عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء وماء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم فھو امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین و امام الغر المحجلین فجاء علی فضرب الباب فقال من ھذا یا انس قلت علی قال فتح لہ فدخل (اخرجہ ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجھکو فرمایا کہ اے انس پانی لاکر ہمین وضو کرا مین پانی لایا اور حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑہی نماز سے فارغ ہوکر مجھے ارشاد کیا اے انس جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور وصیون کا خاتم اور سفید ہاتھ اور سونہ والون کا پیشوا ہوگا۔ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے پوچھا اے انس یہ کون ہے مینے عرض کیا علی ہین آپنے فرمایا دروازہ کھولدے مینے دروازہ کھولدیا جناب امیر حضرت کے پاس تشریف لے آئے ❊

(۳) عن بریدة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نسلم علی علی بیا امیر المؤمنین (اخرجه ابن مردویه) بریده رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم علی علیہ السلام کو یا امیر المومنین کہکر سلام کیا کرین ❖

(۴) عن سالم مولی علی قال کنت مع علی فی ارض له وهو یحرثها حتی جاء ابو بکر و عمر رضی الله عنهما فقالا السلام علیك یا امیر المؤمنین و رحمة الله و برکاته فقیل کنتم تقولون فی حیوة النبی صلی الله علیه وسلم ذلك فقاله عمر هو امرنا (اخرجه ابن مردویه) جناب امیر علیہ السلام کا غلام سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ انکی زمین مین تھا اور وہ اسکی کاشت کاری کر رہے تھے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما انکے ملنے کو آئے اور السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہکر سنت اسلام ادا کی کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین بھی اسیطرح سے کہا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت ہی نے ہمکو یہ حکم دیا تھا ❖

(۵) عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو علم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین ما انکروا فضله سمی امیر المؤمنین و آدم بین الروح والجسد فقال الله تبارک و تعالی انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) حذیفہ بن الیمان رضؓ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر لوگونکو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے علی کا نام امیر المومنین رکھا گیا ہے تو ہرگز اسکے فضائل سے انکار نکرتے علیؑ کا نام اسوقت سے امیر المومنین ہوا ہے کہ ابھی آدم روح اور جسد کے درمیان تھے اسوقت پروردگار نے ارواح کو خطاب کیا کہ مین تمہارا خدا ہون اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا نبی اور علیؑ تمہارا امیر ہے ❖

(۶) عن ابن عباس قال دخل علی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها فجلس بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و بین عائشةؓ فقالت ما کان لك ان تجلس بین فخذی فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ظهرها وقال مهلا لا تؤذینی فی اخی فانه امیر المؤمنین و سید المسلمین و قائد الغر المحجلین یوم القیامة یقعد علی الصراط فیدخل اولیاءه فی الجنة و یدخل اعداءه فی النار (اخرجه ابن مردویه) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف رکھتے تھے اتنے مین جناب امیر تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنینؓ کے درمیان مین بیٹھ گئے بی بی عائشہ جھنجلا کر بولین کیا میری ران پر بیٹھنے کے سوا آپکے لیئے کوئی جگہ نہین تھی۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ صدیقہ کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا کہ چپ رہ میرے بھائی کے بارے مین تو مجھے ایذا مت دے۔ یہ مومنون کا امیر و مسلمانون کا سردار اور سفید ہاتھ اور مونہہ والون کا پیشوا ہے قیامت کے روز یہ پلصراط پر بیٹھیگا اور اپنے دوستون کو جنت مین اور دشمنون کو دوزخ مین داخل کریگا ❖

(۷) عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت ام حبیبة بنت ابی سفیان فقال یا ام حبیبة اعتزلینا فانا علی حاجة ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء. ثم قال ان اول من یدخل هذا الباب امیر المؤمنین وسید العرب خیر الوصیین واولی الناس بالناس قال انس فجعلت اقول اللهم اجعله رجلا من الانصار فاذا هو علی ابن ابی طالب (اخرجه ابوبکر ابن مردویه) انس رضی الله عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے گھر مین رونق افروز تھے۔ ام حبیبہ سے ارشاد کیا ای ام حبیبہ تم ہمسے تھوڑی دیر کے لیئے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمین ایک ضروری امر درپیش ہے پہر آپنے خوب طرح سے وضو کیا اور فرمایا جو شخص کہ سب سے اول اس دروازہ سے گھسیگا وہ مومنون کا امیر اور عرب کا سردار اور تمام اوصیا سے بہتر اور سب لوگون سے برتر ہوگا۔ انس رضی الله عنہ کہتے ہین میں اپنے دل مین دعا کرنے لگا یا الٰہی وہ شخص جسکے لیے حضرتؐ نے یہ کچھ فرمایا ہے وہ انصار مین سے ہو۔ ناگہان جناب امیر علیہ السلام دروازہ سے گھس آئے ✤

(۸) عن انس قال بینما انا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ قال الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ اطلع علی فقال صلی الله علیه وسلم اللهم والی والی قال فجلس بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح العرق من جبهته ووجهه یمسح به وجه علی ویمسح العرق من وجه علی ویمسح به وجهه فقال له علی یا رسول الله انزل فی شئ قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لانبی بعدی انت اخی ووزیری وخیر من اخلف بعدی تقضی دینی وتنجز وعدی وتبین لهم ما اختلفوا من بعدی وتعلمهم تاویل القرآن ما لم یعلموا تجاهدهم علی التاویل کما جاهدتهم علی التنزیل (اخرجه الدیلمی وابن مردویه) انس رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی خدمت مین حاضر تھا کہ حضرتؐ نے فرمایا ابھی اسیوقت مسلمانون کا سردار اور مومنون کا امیر اور اوصیا کا بہتر یہان آئیگا۔ ناگہان جناب امیرؑ تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے قربان۔ انس کہتے ہین کہ جناب امیر حضرتؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی الله علیه وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق انکے چہرہ پر اور انکے چہرے کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول الله آیا میرے حق مین کوئی آیۃ نازل ہوئی ہے۔ آپنے ارشاد کیا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھسے ایسی ہے جیسے کہ موسی سے ہارون کی لیکن نبی میرے بعد نہین ہونیوالا۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے جنکو کہ مین اپنے بعد مین چھوڑ جاؤنگا ان سب سے تو افضل ہے، میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدے کو پورا کرنیوالا جن امور مین کہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے تو اسکو رفع کرنیوالا ہے۔ تو ان سے قرآن کے معنے بیان کریگا اور لوگون کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جیسے کہ مینے قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے ✤

(۹) عن رافع مولی عائشة رضی الله عنها قال کنت غلاما اخدمها فکنت اذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم عندها

اکون قربہا اعاطیہا شیئاً قال فبینما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عندھا ذات یوم انجاء جاء فدق الباب قال فخرجت الیہ فاذا جاریۃ معہا اناء مغطے قال فرجعت الی عائشۃ فاخبرتہا۔ فقالت ادخلہا فدخلت فوضعت بین یدی عائشۃ فوضعتہ بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجعل یاکل وخرجت الجاریۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیت امیر المؤمنین وسید المسلمین وامام المتقین عندی یاکل معی فجاء جاء فدق الباب فخرجت الیہ فاذا ھو علی قال فرجعت فقلت ھذا علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم ادخلہ فلما دخل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا واھلا لقد تمنیتک مرتین حتے۔ لو ابطات علی لسالت اللہ عزوجل ان یاتی بک احلس فکل راخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام رافع روایت کرتا ہے کہ مین ام المومنین کے پاس ہاکرتا تھا اور انکی خدمت کیا کرتا تھا جبوقت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم انکے گہر مین رونق افروز ہوتے تو مین قریب ترہتا اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو مین حاضر کیا کرتا۔ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین کے گہر مین تشریف رکہتے تھے کہ ناگاہ ایک آنیوالی نے دروازہ کہٹکہٹایا۔ مین جنب لینے کو باہر نکلا ایک لونڈی کو دیکہا کہ ڈہکا ہوا خوان لیے ہوئے ہے مین نے لوٹ کر ام المومنین سے بیان کیا۔ انہون نے اسکو گھر مین بلالیا۔ اس لونڈی نے خوان انکے سامنے رکہدیا۔ مینے اٹھاکر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکہدیا آپ اس مین سے تناول فرمانے لگے اور وہ لونڈی چلی گئی آپنے فرمایا کاش اس وقت امیر المومنین سید المسلمین امام المتقین بہی یہان ہوتے تو ہمارے ساتھ کہانے مین شرکت کرتے اتنے مین ایک شخص نے پہر دروازہ کہٹکہٹایا۔ مین دیکہنے کو نکلا اور جناب امیر کو دروازہ پر کھڑے ہوے دیکہا لوٹ کر مین نے عرض کیا کہ جناب امیر دروازہ پر تشریف رکہتے ہین حضور نے انکو گھر مین بلالیا۔ جب جناب امیر حاضر خدمت ہوے سرکار نے مرحبا اور اہلا کے الفاظ سے ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا ہمنے دو دفعہ تمہاری آنیکی آرزو کی تہی اگر تم دیر کرتے تو مین تمہارے لیے پہر خدا سے دعا کرنیوالا تہا۔ آؤ بیٹہو اور ہمارے ساتھ کہانا نوش کرو +

(۱۰) عن معاویۃ بن ثعلبۃ اللیثی قال مرض ابوذر الغفاری مرضا شدیدا حتے اشرف علی الموت فوصے الی علی بن ابی طالب فقیل لہ لو اوصیت الی امیر المومنین عمر بن الخطاب کان احمد لوصیتک من علی فقال ابوذر اوصیت واللہ الی امیر المؤمنین حقا حقا راخرجہ ابن مردویہ) معاویہ بن ثعلبہ اللیثی بیان کرتا ہے کہ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوکر انتقال کے قریب ہو گئے تو جناب امیر سے اپنی وصیت بیان کی۔ لوگون نے کہا اگر تم اپنی وصیت امیر المومنین عمر بن الخطاب سے بیان کرتے تو تمہارے لیے یہ بہتر ہوتا۔ ابوذر کہنے لگے مینے اپنی وصیت کو سچے امیر المومنین سے بیان کیا ہے +

امام المتقین

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اوحی الی فی علی انہ امام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پروردگار نے مجھکو علیؑ کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیون کا امام ہے +

(۲) عن انس بن مالک و النواس بن سمعان قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین (اخرجہ الدیلمی و ابوبکر بن مردویہ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام +

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین و یعسوب المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنون کے بادشاہ اور سفید ہاتھ اور مونھہ والون کے پیشوا ہو +

(۴) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عزوجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الحاکم و ابو نعیم و ابن مردویہ و ابن قانع) عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج مین جب ہم اپنے پروردگار کے پاس پہونچے تو پروردگار نے مجھے علیؑ کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتھ اور مونھہ والون کا پیشوا ہے۔

ولی المتقین

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک سید المسلمین و ولی المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ و الثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتھ اور مونھہ والون کا پیشوا ہے +

سید الصادقین

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سید الصادقین (تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمہ لسبط ابن جوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچون کا سردار ہے +

سید المسلمین

(۱) عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین حین جاءہ علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے تو حضرت

انکو ہر جا ای مسلمانون کے سردار کہکر پکارتے ٭

(۲) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین فاذا طلع علی (اخرجہ ابوبکر ابن مردویۃ) انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین ایک روز مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ حضرت نے فرمایا ابہی ابہی سید المسلمین یہان آئیگا اتنے مین جناب امیر حاضر خدمت ہوئے

(۳) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عز وجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ ابن مردویۃ) عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے شب معراج مین جب ہمنے اپنے پروردگار سے ملاقات کی پروردگار نے علی کے تین لقب ہمکو الہام کیئے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہے ٭

سید المومنین

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق شب معراج مین پروردگار نے مجہکو علی کے تین لقب القا فرمائے کہ وہ مومنون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتہ اور مونہہ والونکا پیشوا ہے ٭

سید العرب

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیا فقالت عائشۃ الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسل الی الانصار فاتوہ قال ہذا سید العرب فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرائیل اخبرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عز وجل (قال ابو نعیم فی حلیۃ الابرار رواہ ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر) واخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرۃ والطبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الی آخر الحدیث جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کیا آپ عرب کے سردار نہین ہین آپ نے فرمایا مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون علی عرب کے سردار ہین جب علی تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بہیجا جب تمام انصار حاضر ہو گئے آپ نے ارشاد فرمایا یہ یعنے جناب علی تمام عرب کے سردار ہین میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکہو اور میری عزت کی وجہ سے ان کی عزت کرو بتحقیق جبرئیل علیہ السلام نے خدا کا یہ پیغام مجہکو دیا ہے جو مینے تمسے بیان کیا ٭

(۲) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ھذا سید العرب فقلت بابی وامی انت سید العرب فقال انا سید العالمین وھو سید العرب (اخرجہ البیہقی و الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے مینے عرض کیا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ عرب کے سردار ہین فرمایا مین تمام عالم کا سردار ہون یہ عرب کا سردار ہے +

(۳) عن مسلمۃ بن نفیل مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ رضی یا عائشۃ رضی ان اسرک ان تنظری سید العرب فانظری الی علی قالت الست سید العرب قال انا امام المتعلمین وسید العالمین وھذا سید العرب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) مسلم بن نفیل سے مرسلا روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے عائشہ اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی کو دیکھ لے ام المومنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار نہین فرمایا مین تمام علم حاصل کرنیوالون کا امام اور تمام جہان کا سردار ہون اور یہ عرب کا سردار ہے +

(۴) اخرج الدارقطنی عن ابن عباس و الحاکم عنہ وعن جابر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم وعلی سید العرب. دارقطنی ابن عباس سے اور حاکم ابن عباس و جابر عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون اور علی عرب کا سردار ہے -

سید فی الدنیا والآخرہ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ ابو عمرو الحاکم والخطیب وزاد فیہ الدیلمی من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کیطرف نظر کرکے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سردار ہے ابوعمرو اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اس حدیث کو اسی قدر لفظون سے روایت کیا ہے لیکن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار مین یہ لفظ اس حدیث کے ساتھ اور روایت کیے ہین کہ یا علی جس نے تجھ سے محبت کی اسنے مجھ سے محبت کی اور تیرا دوست خدا کا دوست ہے اور جس نے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اسپر افسوس ہے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے +

قائد الغر المحجلین

عن عبد اللہ بن حکیم الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی

بانه سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الطبرانی) عبد اللہ بن حکیم الجہنی رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جناب ایزدی نے ہمکو علی ؑ کے تین خطاب القا فرمائے کہ وہ مومنون کے سردار اور متقیون کے امام اور جنکے سوتھ اور ہاتھ اور پاؤن سفید اور نورانی ہین انکے پیشوا ہین یعنے انکو بہشت کی طرف لیجانیوالے ہین +

یعسوب المؤمنین

(۱) عن علیؑ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال علی یعسوب المؤمنین و المال یعسوب المنافقین (اخرجہ ابن عدی نقلت عن صواعق محرقہ) جناب امیر فرماتے ہین کہ بالتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی مومنون کا بادشاہ ہے اور مال منافقون کا بادشاہ ہے +

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا یعسوب المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ کی نسبت ارشاد کرتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور یہ مومنونکا سردار ہے +

صدیق الاکبر

عن معاذة العدویۃ قالت سمعت علیا علی المنبر منبر البصرة یقول انا الصدیق الاکبر (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ محب الطبری) معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ منبر بصرہ کے منبر پر جناب امیرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون +

(عن) ابی ذر الغفاری رضؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و صدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم نقلت من الریاض النضرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرمارہے تھے تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من امن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المؤمنین وھذا من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا بتحقیق یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت مین حق اور باطل کے درمیان فرق کرنیوالا ہے اور یہ مومنون کا یعسوب یعنے امیر ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کریگا اور یہ صدیق اکبر ہے

(۴) عن عباد بن عبد اللہ قال علیؑ انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر

لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبۃ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب امیر فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہون اور مین صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا مینے سات برس سب سے پہلے نماز پڑھی ہے*

(۵) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا صدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابو بکر واسلمت قبل ان یسلم ابو بکر (نقلہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ کہتی ہین مینے بصرہ کے منبر پر جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون قبل اسکے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے مین ایمان لایا ہون اور ابو بکر رض کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہون*

(۶) عن ابن عباس وابی لیلی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مؤمن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مؤمن ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب ہو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی) ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدیق تین ہین اول حبیب النجار الیاسین (یعنے جناب عیسی علیہ السلام کے حوارین) پر ایمان لانیوالا جس نے کہ یہ کہا تھا اے میری قوم کے لوگو نبیون کی متابعت کرو۔ اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالا حزقیل جس نے یہ کہا تھا اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا پالنے والا خدا ہے۔ اور علی بن ابیطالب کہ انسے افضل ہے*

(۷) عن ابن عباس فی قولہ تعالے من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علی یا رسول اللہ ہل نقدر علی ان نزورک فی الجنۃ قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ہذہ الایۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ تعالی قد انزل بیان ما سئلت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر مین جسکا ترجمہ یہ ہے جن لوگون نے خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتھ ہین جن پر خدا نے اپنی نعمت اتاری ہے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آیا ہم حضور کو جنت مین بھی دیکھ سکینگے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا رہا ہے جو اسکی سب سے پہلے اسلام لاتا رہا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان

لوگون کے ساتھہ ہین جنپر خدانے اپنی نعمت نازل کی ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک لوگون کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ ایکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علیؑ خداتعالے نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھپر اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس فی القیمۃ غیرنا اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ھم یارسول اللہ قال انا علی البراق واخی صالح علے ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقۃ العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الادمیون ما ھذا الا ملکا مقربا او نبیا مرسلا او حامل العرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معشر الادمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابوجعفر العقیلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ قیامت مین ہم چار شخصون کے سوا کوئی شخص سوار نہوگا۔ انصار مین سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون وہ چار شخص کون ہین حضرت نے فرمایا ایک تو مین ہونگا براق پر سوار ہونگا اور میرا بھائی صالح نبی اس ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسکے پاؤن کاٹے گئے تھے اور میرا چچا حمزہ ناقہ عضباء پر سوار ہوگا اور میرا بھائی علی جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور انکے ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتا ہوگا تمام آدمی کہدینگے یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے عرش کے اندر سے ایک فرشتہ جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

فاروق الاعظم

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت صدیق الاکبر والفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق والباطل (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ محب الطبری) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیرؑ سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل مین فرق کروگے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر وھذا فاروق الاعظم یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین (اخرجہ الدیلمی) والطبرانی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت فرماتے تھے یہ وہ شخص ہے جو مجھپر سب سے پہلے ایمان لایا ہے اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھسے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور مومنون کا

یعسوب (یعنی امیر ہے) اور مال منافقوں کا امیر ہوتا ہے ✦

(۳) عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علیا فانہ الفاروق بین الحق والباطل اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) وابن عبد البر فی الاستیعاب ابولیلی سے روایت ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو تم ملازمت علی کی اختیار کرو بتحقیق وہ حق و باطل میں فرق کرنیوالا ہے ✦

خاتم الوصیین

عن انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علی حتی ضرب الباب فقال من ھذا یا انس فقلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس پانی لا کر مجھے وضو کرا پس حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ لوٹ بیٹھے اور ارشاد کیا آج جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ امیر المومنین اور خاتم الوصیین اور سید المسلمین اور سفید ہاتھ پاؤں اور روشن چہرہ والوں کا امام ہے۔ اتنے میں جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا اے انس دروازہ پر کون ہے میں نے عرض کیا کہ جناب امیر ہیں حضرت نے فرمایا دروازہ کھولدو میں نے دروازہ کھولدیا جناب امیر اندر تشریف لے آئے ✦

خیر الوصیین

عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ طلع علی ابن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسیوقت سید المسلمین اور امیر المؤمنین اور خیر الوصیین آئیگا اتنے میں جناب امیر تشریف لائے ✦

الوصی

(۱) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فقال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ کان اعلمھم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی وینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان الفارسی) ابوسعید خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک نبی کے لیے وصی ہوتا ہے حضور کا وصی کون ہے فرمایا تو جانتا ہے کہ موسی کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت

نے فرمایا کیوں میں نے گذارش کیا اسلئے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سب سے زیادہ عالم تھے سو آپ نے فرمایا پس میرا وصی اور میرا رازدار۔ اور جن لوگوں کو کہ میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں اُن سب سے بہتر اور میری وعدوں کو پورا کرنیوالا اور میرے قرضوں کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے +

(۲) عن انس بن مالك قال حدثني سلمان انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخي و وزيري و وصيي وخير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور میرے پیچھے رہنے والوں میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہیں

(۳) عن سلمان قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدري من كان وصي موسى قلت يوشع بن نون فقال وصيي في اهلي وخير من اخلفه بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرتؐ نے فرمایا میرا وصی میرے اہل میں اور جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہیں +

(۴) عن بريدة قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي و وارث وان عليا وصيي و وارثي (اخرجه البغوي في معجمه والديلمي في فردوس الاخبار) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے +

(۵) عن انس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال سلمان من وصيك يا رسول الله فقال يا سلمان من كان وصي موسى قال قلت يوشع بن نون قال فان وصيي و وارثي ويقضي ديني وينجز موعدي علي بن ابي طالب (اخرجه احمد في مناقبه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمنے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضور کا وصی کون ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ جناب کا وصی کون ہے حضرتؐ نے فرمایا اے سلمان موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا سلمان نے عرض کیا یوشع بن نون جناب نے ارشاد کیا میرا وصی اور وارث اور میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کا پورا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۶) عن علي قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي و وارثي و وصيي قلت وما ارث منك يا نبي الله قال ما ورث الانبياء من قبلي قلت وما ورث الانبياء من قبلك قال كتابهم وسنة نبيهم (اخرجه ابن الحضرمي) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب سردار انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے مین نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے حضور سے کیا ورثہ ملیگا فرمایا جو ورثہ کہ مجھ سے پہلی انبیا نے پایا ہے مینے عرض کیا حضور سے پہلے انبیائے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اور پہلے نبی کی سنت +

(۷) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی و وارثی و وصیی قال علی ما ارث منك قال ما یرث النبیون بعضہم بعضا قال اللہ و رسولہ اعلم فقال کتاب اللہ وسنۃ نبیہ (اخرجہ ابن الحضرمی) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کہتے مین جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب امیر نے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے ملیگا فرمایا اگلے نبیون نے ایکدوسرے سے کیا ورثہ پایا ہے جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت +

(۸) عن حبۃ العرنی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی وصیك بالعرب خیرا (اخرجہ ابن السراج) حبۃ العرنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا اے علیؑ مین تمکو عرب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون +

(۹) عن حبیش بن رزین قال رایت علیا یضحی بکبش فقلت لہ ما ہذا قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ (اخرجہ احمد) حبیش بن رزین کہتے ہین مینے جناب امیر علیہ السلام کو ایک مینڈھے کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا مینے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ مین انکی طرف سے قربانی کیا کرون +

(۱۰) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار من کل امۃ نبیا واختار لکل نبی وصیا وانا نبی ہذہ الامۃ وعلی وصیی فی عترتی واہل بیتی وامتی من بعدی (اخرجہ ابو بکر الخوارزمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے خدا تعالی نے ایک نبی منتخب کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیئے اسکی امت سے ایک وصی انتخاب فرمایا ہے مین اس امت کا نبی ہون اور میری بعد میری امت اور میری عترت اور میرے اہل بیت مین میرا وصی علی ہے +

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رات ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجہد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدموع علی خدیہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاك زوجك من اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما ان اللہ تعالی اطلع الی اہل الارض اطلاعۃ فاختارنی منہم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار منہم بعلك فاوحی اللہ الی ان ازوجہا ایاك واتخذہ وصیا (اخرجہ الدارقطنی) و

اخرج الطبرانی والخطیب عن ابن عباس و الحاکم عنہ و ابی ہریرۃ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام بیمار ہوئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے تشریف لائیں حضور پر ضعف اور تکلیف کو دیکھکر رونے لگیں حتے کہ دونون رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر سرکار نے ارشاد کیا اے فاطمہ اللہ کی خاص مہربانی تھی تیرے حق مین کہ مینے تیرا نکاح ایسے کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اسلام لانے مین سب سے مقدم اور سب سے زیادہ علم رکہنے والا اور حلم مین سب سے بڑا ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب دیکھکر انمین سے مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا۔ پھر دوبارہ اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے حکم بھیجی کہ میں اسکے ساتھ تیرا نکاح کرون اور اسکو اپنا وصی بناؤن ✽

(۱۲) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ هل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشئ مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ ونقہ ودخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتہا العبرۃ حتی بدت دموعہا علی خدہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ اطلع الی اھل الارض اطلاعۃ فاختار منہم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منہم بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا وما علمت انک بکرامت اللہ ایاک زوجک اعلمہم علما واکثرھم حلما واقدمہم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدھا مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ تعالی بمحمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا یا فاطمۃ لعلی ثمانیۃ اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین وامرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر یا فاطمۃ انا اھل البیت اعطینا ست خصال لم یعطہا احد من الاولین ولا یدرکہا احد من الاخرین نبینا خیر الانبیاء وھو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وھو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وھو حمزۃ عم ابیک ومنا سبطاہ ھذہ الامۃ وھما ابناک ومنا مہدی ھذہ الامۃ الذی یصلی عیسی خلفہ ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ھذا مہدی امتہ (اخرجہ الدارقطنی) ابی ہارون العبدی کہتے ہین مینے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھا آیا تم جنگ بدر مین حاضر تھے کہنے لگے کہ ہان۔ مینے کہا کیا تم مجھے نہین بتا سکتے جو کچھ کہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوکر ضعیف ہوگئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے حضور کی خدمت مین حاضر ہوئین مین سرکار کی داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ دیکھکر

رونے لگیں یہانتک کہ رونے سے انکا دم گھٹ گیا اور رخساروں پر آنسو نکل آئے سرکار نے فرمایا یا فاطمہ تم کیوں روتی ہو۔ گذارش کیا کہ حضور کے بعد میں اپنے ہلاک ہونے سے ڈرتی ہوں۔ آپنے ارشاد کیا بالتحقیق پروردگار عالم نے زمین کے باشندوں کو اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے باپ کو ان میں سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب فرمایا پس مجھے الہام کیا اور میںنے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور اسکو اپنا وصی بنایا تم نہیں جانتے ہو کہ خدا تعالی نے خاص تمہارے حق میں کیا مہربانی کی ہے کہ تیرا شوہر سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا اور اسلام لانے میں سب سے زیادہ پیش قدم ہے جناب سیدہ یہ سنکر تبسم فرمانے لگیں اور خوش ہو گئیں جناب سرور نے چاہا کہ انکو اور زیادہ خیر سے حصہ دیا جائے جسکا کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حصہ دیا ہے پس حضرت نے فرمایا یا فاطمہ علی کے اٹھ تیر دانت ہیں یعنے آٹھ مناقب ہیں۔ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور اسکی حکمت۔ اور اسکی زوجہ مطہرہ۔ اور اسکی اولاد یعنے حسن اور حسین کہ وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں۔ اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنے اچھی باتوں کا کرنا اور بری باتوں سے بچنا) یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگوں کو بھی نہیں دی گئیں اور ہم سے پیچھے آنیوالے بھی نہیں حاصل کر سکیں گے۔ ہمارا نبی تمام نبیوں سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب وصیاسے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارا شہید سب شہیدوں سے برتر ہے یعنے حمزہ جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم سے ہے کہ جسکے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑھینگے پھر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حسین علیہ السلام کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی امت انسے پیدا ہونگے ✤

(۱۳) عن الاسود بن يزيد قال ذكروا عند ام المؤمنين عائشة ان عليا كان وصيا وفي رواية انهم قالوا انه وصي فلم تكذبهم بل ذكرت انها قد سمعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وفاته (الجمع بين الصحيحين للحميدي) اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ذکر کیا کہ علی وصی تھے دوسری روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے یہ کہا کہ وہ وصی ہیں پس ام المومنین نے انکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ میںنے خود اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کیوقت سنا تھا ✤

(۱۴) عن ابي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى عهد الي في علي عهدا فقلت يا رب بينه لي فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان عليا راية الهدى وامام اوليائي ونور من اطاعني وهو الكلمة التي الزمتها المتقين من احبه احبني ومن ابغضه ابغضني فبشره بذلك فجاء علي فبشرته فقال يا رسول الله انا عبد الله وفي قبضته فان يعذبني فبذنبي وان يتم لي الذي بشرتني به فالله اولى بي قال قلت اللهم اجل قلبه واجعل ربيعه الايمان فقال الله تعالى قد فعلت به ذلك ثم انه رفع الي انه سيخصه من البلاء

بشئ لم یخص بہ احدا من اصحابی فقلت یارب اخی و وصیی فقال تعالی ان ھذا شئ قد سبق انہ مبتلاء ومبتلا بہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق اللہ تعالی نے علیؑ کے باب مین مجھہ سے ایک عہد کیا پس مینے کہا اے میرے پروردگار مجھہ سے اس عہد کو بیان فرما اللہ تعالے نے فرمایا علی علم ہے ہدایت کا اور میرے دوستون کا امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری طاعت کرتے ہین اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ پرہیزگارون نے اسکو لازم کرلیا ہے جسنے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھہ سے دشمنی کی پس تو اسکو بشارت دی بعد اسکے علی آئے مینے انکو بشارت دی وہ کہنے لگے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور اسکے اختیار مین ہون اگر مجھے عذاب دے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر وہ اس بات کو پورا کرے جسکی کہ حضور نے مجھے بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے زیادہ مہربان ہے جناب رسول اللہ فرماتے ہین مینے دعا کی کہ بار الہا اسکے دلکو روشن کر اور اسکا ایمان کی بہار بنا پس اللہ تعالی نے فرمایا تحقیق مینے اسے ایسا ہی کردیا ہے پھر میری طرف یہ حکم کیا اللہ تعالی علی کو ایسی بلا سے آزمایش کریگا کہ میرے اصحاب مین سے کسی صحابی کو نہین کیا۔ پس مینے عرض کیا اے پروردگار یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یہ بات ہو چکی ہے اور وہ ضرور اس مین مبتلا ہوگا اور اسکے ساتھ لوگون کی آزمایش کیجائیگی +

امام البررہ

عن جابرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ (اخرجہ الحاکم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بالتحقیق جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی نسبت ارشاد کیا ہے کہ علی نکوکارون کا امام اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا جس نے کہ اسکی مدد کی۔ اور چھوڑ اگیا جس نے کہ اسکو چھوڑا +

قاتل الفجرہ

نقل ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ ابن عباس جالسا قریبا من بئر الزمزم یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتک باللہ من انت فقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فمن لم یعرفنی فانا ابو ذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاتین والا صمتا یقول لعلی بن ابی طالب قائد البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین نقل کرتے ہین اور اس حدیث کی اسناد کو جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہین کہ ایک دفعہ ابن عباس زمزم کے کوئین کے پاس بیٹھے ہوئے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کررہے تھے کہ ناگہان ایک شخص نے آکر کہا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے ابن عباس نے قسم دیکر کہا بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا اے لوگو جسنے کہ مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جسنے کہ نہیں پہچانا ہو اب پہچان لے کہ

مین ابوذر غفاری ہون مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اپنے ان دونو کانون سے سنا ہے ورنہ یہ دونون بہری ہوجائین کہ آپ جناب امیر کی نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارونکا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص جس نے کہ اسکی مدد کی اور چھوڑ اگیا وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا ✦

صاحب الرایہ

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی برزة وانا اسمع یا ابا برزة ان الله عزوجل عهد الی فی علی بن ابی طالب انه رایة الهدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامة وصاحب رایتی ومفاتیح خزائن رحمة ربی وهو الکلمة التی الزمتها المتقین (اخرجه ابن مردویه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور مین سن رہا تھا کہ ای ابی برزہ خدا تعالی نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے اور جس قدر کہ میری اطاعت کرنیوالے لوگ ہین ان سب کا نور ہے۔ ای ابا برزہ علی کل قیامت کے روز میرا امین اور علم بردار ہے۔ علی میرے پروردگار کے خزانون کی کنجی ہے۔ اور وہ ایک پاک کلمہ ہے جسکو متقیون نے اپنے لیئے لازم کر لیا ہے ✦

مقیم الحجہ

عن عبد الله بن مسعود قال النبی صلی الله علیه وسلم لما خلق الله تعالی ادم ونفخ فیه من روحه عطس ادم فقال الحمد لله اوحی الله الیه حمدنی عبدی بعزتی لولا عبدان ارید ان اخلقهما فی دار الدنیا ما خلقتك قال الهی یکونان منی قال نعم یا ادم ارفع راسك وانظر فرفع راسه فاذا مکتوب علی العرش لا اله الا الله محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة (اخرجه الخطیب فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب پروردگار نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان مین اپنی روح پہونکی تو آدمؑ نے چھینک لی اور الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر مین اپنے دو بندون کو دنیا مین پیدا کرنیکا ارادہ نکرتا تو مینے تجھے ہرگز پیدا نکیا ہوتا حضرت آدمؑ نے عرض کیا یا الٰہی وہ دونون مجھسے پیدا ہونگے ارشاد ہوا کہ ہان۔ ای آدم اپنے سر کو اٹھا کر دیکھ حضرت آدمؑ نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رحمت کا نبی ہے علی حجت کا قائم کرنیوالا ہے ✦

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد الله واثنی علیه فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی بن ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمیه فقال ها انا یا رسول الله فقال ادن منی فدنی عنه فضمه الی صدره وقبل بین عینیه

وبکی حتی سالت دموعہ علی خدہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المہاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی ھذا ابو السبطین الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیف المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ و لعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک روز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا حمد و ثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پہر اشکبار ہوئے اور کہا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونون پاؤن پر کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا میرے نزدیک آجاؤ جناب امیر سرکار کے پاس گئے حضرت نے انکو سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پہر بلند آواز سے فرمایا ای مسلمانو یہ علی بن ابیطالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے یہ میرا بہائی اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے سبطین حسن اور حسین جو جوانان اہل جنت کے سردار ہین انکا باپ ہے یہ مجہہ سے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیر ہے یہ خدا کے دشمنون کیلیے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پہ خدا اور اسکے فرشتون کی پہٹکار ہو۔ اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے۔ مین بہی اس سے بیزار ہون۔ پس جو شخص کہ خدا اور اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزار ہو۔ چاہیے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو +

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علی حجۃ اللہ علی عبادہ (اربعین للحافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اور علی خدا کے بندونپر خدا کی حجت ہین +

(۲) عن انس قال کنت جالسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی بن ابی طالب فقال یا انس ھذا حجۃ اللہ علی خلقہ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہے +

(۳) عن انس بن مالک رض قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال ھذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامۃ (اخرجہ النقاش) انس بن مالک کہتے ہین کہ مین جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ نے جناب امیر کو آتے ہوئے دیکہا مجہے ارشاد کیا اے انس مینے عرض کیا مین حاضر ہون فرمایا یہ آنیوالا قیامت کے روز میری امت پر میری حجت +

رایۃ الھدی

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع از ابا ہم عزوجل عہد الی فی علی انہ رایۃ الھدی ومنار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی برزہ سے فرمارہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابا برزہ پروردگار نے مجھ سے علی کے حق میں عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے +

ولی اللہ

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذھب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ و الحسن والحسین صفوۃ اللہ علی باغضیہم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ پروردگار کی خادمہ ہے اور حسنین خدا کے برگزیدہ ہیں انکے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو +

(۲) عن ابی ذر قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ببقیع الغرقد[1] فقال والذی نفسی بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیلہ وھم یشھدون ان لا الہ الا اللہ فیکبر قتلھم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی اللہ ویسخطوا عملہ کما سخط موسی امر السفینۃ وقتل الغلام وامر الجدار وکان خرق السفینۃ وقتل الغلام واقامۃ الجدار للہ رضی (اخرجہ الخوارزمی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد میں تشریف فرما تھے اور میں خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ جو قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑیگا جسطرح میں نے قرآن کی تنزیل پر مشرکوں سے جہاد کیا ہے وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے اسلیئے ان سے جہاد کرنا لوگوں پر شاق گذریگا یہانتک کہ لوگ اس خدا کے ولی پر طعنہ زن ہونگے اور اسکے کام سے ناراض ہوجائینگے جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام کشتی کے امر میں اور لڑکے کے قتل کرنے میں اور دیوار کے بنانے میں (حضرت خضر علیہ السلام پر) ناراض ہوئے تھے حالانکہ کشتی کا توڑنا اور لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا محض خدا کی رضا کے لیے تھا +

صفوۃ اللہ

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار نائما واذا رأسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال لہ دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفھا الیک انت امیر المؤمنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبوا

[1] الغرقد درخت عوسج بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے گورستان کا نام ہے جہاں غرقد کے درخت کثرت سے ہیں +

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالہم شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذہ الہمہمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وہو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورہبتک فی صدور الکافرین اخرجہ ابوبکر بن مردویہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ کے صحن میں استراحت فرما رہے تھے اور سر اقدس دحیہ کلبی کی آغوش مین تہا کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے سلام کے بعد حضرت کا مزاج پوچہا دحیہ نے جواب دیا کہ خیریت ہے۔ اور کہا کہ مین تجہے دوست رکہتا ہون اور میرے پاس تمہاری تعریف ہے کہ مین تمسے بیان کرتا ہون آپ امیر المومنین اور قائد الغر المحجلین اور انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتہ مین ہوگا اور تمہارا گروہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کے ساتہ جنت کی طرف اتراتا ہوا جائیگا بتحقیق رستگار ہوا جس نے کہ تمہاری محبت اختیار کی اور نقصان اٹہایا اُس نے جس نے کہ تمکو چہوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہین اور انکے دشمن تمہارے دشمن ہین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انہین ہرگز نصیب ہوگی۔ اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لائیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے اٹہا کر انکی آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار بیدار ہوگئے فرمایا یہ کیسا شور ہے جناب امیر نے تمام سرگذشت بیان کی۔ فرمایا یہ دحیہ کلبی نہین تہے یہ جبرئیل تہے تمہارا نام تم سے بیان کرنیکو آئے تہے جو کہ خدا تعالی نے تمہارا رکہا ہے وہ خدا جسنے کہ تمہاری محبت کو مومنون کے سینہ مین اور تمہاری رعب کو کافرون کے دلون مین ڈالا ہے ٭

شیخ المہاجرین والانصار

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال بعد ما قال این علی فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ہا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی منہ وضمہ الی صدرہ وقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ہذا علی بن ابی طالب ہذا شیخ المہاجرین والانصار (شرف النبوۃ لابی سعد) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑہکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد جو کہنا تہا کہکر فرمایا علی کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونو پاؤن پر کہڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ جب جناب امیر حضرت کے پاس گئے حضرت نے انکو اپنی چہاتی سے لگاکر آواز بلند فرمایا اے مسلمانون یہ علی بن ابی طالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے ٭

قسیم النار والجنۃ

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنۃ وانت تقرع باب الجنۃ وتدخلھا احبائک بغیر حساب (اخرجہ الدیلمی و ابن المغازلی وقاضی عیاض فی الشفاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس میں اپنے دوستوں کو بغیر حساب کے داخل کروگے +

(۲) عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی رض ان علیا قال للستۃ جعل عمر رضی اللہ عنہ الامر شوری بینھم کلاما طویلا من جملتہ انشدکم اللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا علی انت قسیم النار والجنۃ یوم القیامۃ غیری قالوا اللھم لا (اخرجہ الدار قطنی نقلت من صواعق محرقہ و جواھر العقدین) ابو طفیل عامر بن واثلہ الکنانی نقل کرتے ہیں کہ جناب امیر نے ان چھ صحابیوں سے جنکو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد مشورت کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک طویل گفتگو کی منجملہ اسکے یہ بھی کہا کہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا تم میرے سوا کوئی ایسا شخص جانتے ہو کہ جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ یا علی تم دوزخ اور جنت کی تقسیم کرنیوالے ہو سب نے متفق ہوکر کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہیں +

وارث رسول اللہ

(۱) عن ابی اسحاق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونکم قال لانہ کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا (اخرجہ الحاکم) ابن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگوں کے سوا علی کیونکر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وارث قرار دیے گئے قثم نے جواب دیا اسلیے کہ وہ ہم سے پہلے جناب رسول خدا سے ملے اور ہم سے زیادہ حضرت کی ملاقات میں رہے +

(۲) عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ علی بن ابی طالب علیہ وعلی ابائہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم خندق اللھم انک اخذت منی عبیدۃ بن الحارث یوم بدر وحمزۃ بن عبد المطلب یوم احد وھذا علی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (اخرجہ الخوارزمی) جناب علی ابن الحسین جناب حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ وعلیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار تونے بدر کے روز عبیدہ بن الحارث کو مجھسے لے لیا اور احد کے روز حمزہ ابن عبد المطلب کو لے لیا اب یہ علی باقی رہگیا ہے پس تو مجھے اب اکیلا مت چھوڑ۔ تو سب وارثوں سے بہتر ہے +

(۳) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات

اوقتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لاننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت واللہ انی لاخوہ ولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں فرمایا کرتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤگے خدا کی قسم ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں کے بل نہیں لوٹینگے جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ہدایت فرمائی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا قتل ہو جائیں ہم لڑینگے جس پر وہ لڑتے رہے ہیں یہانتک کہ ہم بھی مر جائیں خدا کی قسم ہے میں انکا بھائی اور چچا کا بیٹا اور وارث ہوں مجھ سے کون زیادہ حقدار ہے ۔

(۴) عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی و وارثی (اخرجہ البغوی فی معجمہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک نبی کا وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے ۔

(۵) عن ربیعۃ بن ماجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین کیف ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لھم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کانہ لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رؤوا وبقی الشراب کانہ لم یمس فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رأیتم من ھذہ الایۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی و وارثی و وزیری فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند والنسائی فی الخصائص وابن جریر فی تھذیب الاثار والضیا فی المختارۃ) ربیعہ ابن ماجد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جناب امیر سے پوچھا ای امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کو چھوڑکر اپنے ابن عم کا ورثہ کیوں پایا ہے جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور انکے لیے کھانا ایک پیمانے میں پکا یا وہ کھانیکو آئے اور کھانے لگے یہانتک کہ سیر ہو گئے اور کھانا چھوڑ نکا توں بچا رہا پھر حضرت نے شربت کا مٹکا منگوایا لوگ شربت پینے لگے یہانتک کہ سب سیر ہو گئے اور شربت بچ رہا۔ گو یا کسی نے چھوا تک نہ ہو ۔ پھر حضرت نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں تمہارے لیے خاص کر مبعوث ہوا ہوں اور عام طور سے اور لوگوں کی طرف تم نے اس معجزہ کو دیکھا ہے ۔ پس تم میں کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست اور وارث اور وزیر بنے ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ میں کھڑا ہو گیا میں اسوقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا پھر تین دفعہ حضرت نے وہی کلمات ارشاد کیے

مین بھی ہر دفعہ انتظار ہا اور حضرت فرماتے رہے چنانچہ جا تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارکر فرمایا تو میرا بھائی اور وزیر اور دوست ہے اسلیئے مینے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ پایا ہے ✤

خلیفہ رسول اللہ

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق اللہ الخلق رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شئی واحد حتی افترقا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اور علی چار ہزار برس آدم سے پہلے ایک نور تھے جب اللہ تعالی نے خلقت کو پیدا کیا اس نور کو آدم کی پشت مین ملا دیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی شے مین رہتا چلا آیا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین جدا ہو گیا پیر محمد مین نبوت ہی۔ اور علی مین خلافت ہی ✤

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خلفنی علی المدینۃ خلفتک لتکون خلیفتی قلت کیف اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہی کہ جب غزوہ تبوک مین حضرت مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر تشریف لیجانے لگے تو فرمایا ہم تجھے اسلیے اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہین تاکہ تو ہمارا خلیفہ بنے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے پیچھے کسطرح سے رہ سکتا ہون فرمایا کیا تو راضی نہین کہ ہوے تو مجھسے ہارون کی جگہ موسی سے مگر میرے بعد نبی نہین ہے ✤

(۳) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑے اسکو قتل کردو جو کوئی کہ ہو ✤

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزہ یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدی منار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے ہے تھے اے ابا برزہ بتحقیق اللہ عزوجل نے علی کے بارہ مین مجھسے عہد کر لیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اور ایمان کی نشانی ہے ✤

امام الاولیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدی و منار الایمان و امام الاولیا (اخرجہ ابن مردویہ)

انس روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ عزوجل نے مجھ سے علی کی نسبت عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے +

الهادی

(۱) عن ابن عباس قال لما نزل قولہ تعالی انما انت منذر و لکل قوم ھاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر وعلی ھاد (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل فی القران فی علی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب یہ آیت کریمہ کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک ہادی ہے نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین منذر ہون اور علی ہادی ہے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر وعلی الھادی وبک یا علی یھتدی المھتدون (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مین منذر ہون اور علی ہادی ہے اور یا علی تجھ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائین گے +

صاحب اللواء

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میرے جثہ کو غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھ کو میری قبر مین دفن کروگے اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہوگا پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے صاحب علم ہو +

ناصر رسول اللہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وبلال بن الحارث وابی الحمراء قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء رایت علی ساق العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدتہ ونصرتہ بعلی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور بلال بن الحارث اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج مین مینے عرش کی ساق پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہم نے اسکی تایید اور نصرت علی سے کی +

صالح المومنین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پروردگار تعالی کے اس قول مین کہ ہو مولاہ وجبریل وصالح المومنین صالح المومنین سے علی بن ابی طالب مراد ہین +

(۲) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین ھو علی (الدر المنثور للسیوطی) اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی

اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ خدای پاک کی کلام مین صالح المومنین سے علی مراد ہین

تنبیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین قالوا المراد بصالح المؤمنین علی و المراد من المولی ھو الناصر لان المفہوم المشترک للمولی بین اللہ و بین جبریل و بین صالح المؤمنین لیس الا ھذا یعنے مفسرین کہتے ہین کہ صالح المومنین سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہین اور مولی کے معنے ناصر کے ہین کیونکہ اللہ اور جبریل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفہوم مشترک ناصر کے سوا اور کچھ نہین ہو سکتا ✤

مولی المومنین

قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غدیر خم کے روز جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ✤

صواعق محرقہ مین علامہ ابن حجر اسحدیث کی بحث مین لکھتے ہین رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون صحابیا وان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن یعنے اسحدیث کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے روایت کیا ہے ان مین اکثر روایتین صحیح اور حسن ہین اسکی مفصل بحث اگلے باب مین لکھی جائیگی ✤

منجز الوعد

عن ابن عباس او ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب ینجز وعدتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ یا ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب میری وعدہ کو پورا کرنے والا اور میری قرض کو ادا کرنے والا ہے ✤

قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی فاما نذھبن بک فانا منہم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین و المارقین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کی اس آیت کی شان نزول مین فرماتے تھے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اگر ہم تجھے لیجائین تو بھی ہم ان سے انتقام لینے والے ہین یہ آیت علیؓ کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میری بعد عہد توڑنیوالون اور ظالمون اور دین سے نکلنے والون کے ساتھ لڑیگا ✤

المرتضی

عن علی قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم نمشی فی طرقات المدینۃ اذ مررنا بنخل من نخلہا فصاحت نخلۃ باخری ھذا النبی المصطفی و ھذا علی المرتضی ثم جزناھا فصاحت ثانیۃ بثالثۃ ھذا موسی و اخوہ ھارون (اخرجہا الخوارزمی و ابن یوسف الکنجی فی

کفایۃ الطالب) جناب امیر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض رستون مین جا رہا تھا ناگاہ ہم ایک نخلستان مین سے ہو کر گذرے۔ ایک نخل دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ علی المرتضے ہین پھر ہم آگے نکل گئے پھر ایک دوسرا نخل تیسرے سے کہنے لگا یہ موسی ہین اور انکا بھائی ہارون ہے +

الشاہد

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وھو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرأ سورۃ ھود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ (اخرجہ ابن مردویہ) وفقیہ ابن المغازلی وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور۔ عباد بن عبد اللہ الاسدی کہتے ہین مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکے حقمین ایک یا دو آیتین نازل نہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپکے شان مین کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر غصہ ہو کر فرمانے لگے اگر تو سبکے سامنے نہ پوچھتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تونے سورہ ہود مین نہین پڑھا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ ہین وتیلوہ شاہد منہ مین ہون +

الشہید

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی فی مسندہ وابن حجر فی الصواعق) ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ علی کو بغل مین لیے ہوئے ہین اور انکو چوم رہے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے اور شہید ہے +

الراکع

عن مجاھد عن ابن عباس فی قولہ تعالی وارکعوا مع الراکعین نزلت فی علی خاصۃ لانہ اول من رکع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وابو نعیم وفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وتذکرہ خواص الامۃ) مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وارکعوا مع الراکعین مین خاصکر جناب امیر مراد ہین کیونکہ وہی سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع مین شریک ہوئے ہین +

الساجد

عن موسی بن جعفر عن ابائہ علیہ وعلیہم السلام فی قولہ تعالی تراھم رکعا سجدا انزلت فی علی (اخرجہ فقیہ ابو الحسن بن المغازلی) جناب امام موسی کاظم اپنے آبای کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ آیۃ تراہم رکعا سجدا جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے +

الصفی

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت صفیی وامینی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے تھے

یا علی تم میرے برگزیدہ اور امین ہو ✣

الامین

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزة وانا اسمع یا ابا برزة علی امینی غدا یوم القیامة (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابو برزہ کل قیامت کے روز علی میرا امانت دار ہوگا ✣

باب حطہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی باب حطة[1] من دخله کان مؤمنا ومن خرجہ کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی توبہ کا دروازہ ہے جو شخص کہ اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے ✣

مثیل ہارون

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی (اخرجہ المسلم وغیرہ) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ✣

نفس الرسول

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآیة فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم الخ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ کہ پس کہدے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ نازل ہوئی تو حضرت نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ✣

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد وعلی وابنائنا الحسن والحسین ونسائنا فاطمة (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابنائنا سے حسنین علیہما السلام اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہیں ✣

(۳) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوة ذات السلاسل وکنت اظن لیس احد احب الی رسول اللہ صلی

---

[1] صراح میں ہے دقولہ تعالیٰ وقولوا حطة ای حط عنا اوزارنا دھی کلمة امر بها بنو اسرائیل لو قالوا ھا لحطت اوزارھم یعنے خدای پاک کی کلام میں ہے کہ تم حطہ کہو یعنے ہمارے بوجھ کو کم کر دے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنو اسرائیل کو حکم ہوا تھا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو انکا بوجھ کم ہو جاتا ✣

الله علیه وسلم منی فقلت یا رسول الله ای الناس احب الیک قال عائشة فقلت انی لست اسالک عن النساء قال
ابوها قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصة قلت لست اسالک عن النساء قال ابوها قلت
یا رسول الله فاین علی فالتفت الی اصحابه فقال انظروا الی هذا یسالنی عن النفس (اخرجه ابن النجار) عمرو
ابن العاص ناقل ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل کی فتح سے واپس آیا میرا گمان تھا کہ حضرت کو مجھ سے زیادہ کوئی محبوب
نہ ہوگا مین اسی زعم سے حضرت سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ سب سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے حضرت نے فرمایا عائشہ۔
مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین عرض کرتا آپنے فرمایا اسکا باپ مینے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد
حضور کو کون زیادہ محبوب ہے فرمایا حفصہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت تو پوچھتا ہی نہین آپنے فرمایا اسکا
باپ عمر رضی اللہ عنہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ علی کہان گئے حضرت اپنے صحابہ کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے
اس شخص کو دیکھو کہ میری جان کی نسبت مجھ سے پوچھتا ہے ❖

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهلها فقال انشدکم بالله هل منکم احد اقرب الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الرحم۔ ومن جعله صلی الله علیه وسلم نفسه نفسه وابناءه ابناء غیری فقالوا
اللهم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ شوریٰ کے روز جناب امیر علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت اہل شوریٰ
سے فرمایا مین تمھین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ میرے سوا تم مین کوئی ایسا شخص موجود ہے جو رشتہ مین حضرت کا قریبی
ہو اور کسی شخص کی جان کو آپنے اپنی جان قرار دیا ہو۔ اور کسی کے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہو۔ سب نے کہا بخدا
آپ کے سوا کوئی نہین ❖

سیف اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا علی بن ابی طالب
هذا سیف الله المسلول علی اعدائه (اخرجه ابو سعد فی شرف النبوة)
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ علی بن ابیطالب خدا کی برہنہ شمشیر
ہے خدا کے دشمنون پر ❖

(۲) عن جابر قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض حیطان المدینة وید علی فی یده فمررنا بنخل فصاح
النخل هذا محمد سید الانبیاء وهذا علی سید الاولیاء ابو الائمة المطهرین ثم مررنا بنخل فصاح النخل
هذا محمد رسول الله وهذا علی سیف الله فالتفت النبی صلی الله علیه وسلم الی علی فقال له سمه الصیحانی فسمی بذلک
صیحانی فکان هذا سبب تسمیته هذا النوع بذلک (اخرجه السمهودی فی خلاصة الوفا باخبار دار المصطفی)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین مدینہ کی ایک دیوار کے نیچے
گذر رہا تھا اور حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ناگاہ ایک نخل کے پاس سے ہوکر گذرے وہ نخل چلاکر کہنے لگا

یہ محمد ہین مسیون کے سردار اور یہ علی ہین ولیون کے سرور پاک اماموں کے باپ پہر ہم وہان سے آگے بڑہے ایک اور نخل چلا کہنے لگا یہ محمد ہین خدا کے رسول اور یہ علی ہین خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے انکا نام صیحانی رکہو اسلیے اس قسم کی کہجورون کا نام صیحانی رکہا گیا ✤

ذوالاذن الواعی

(۱) عن مکحول عن علی فی قولہ تعالیٰ وتعیہا اذن واعیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی (اخرجہ الدیلمی) مکحول اس آیت کی تفسیر مین جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکہیگا اسکو یاد رکہنے والا کان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے فرمایا یا علی مین نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکہنے والا کان تیرے کان بنادے ✤

(۲) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ عز وجل امرنی ان اعلمک لتعی فانزلت وتعیہا اذن واعیہ (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجہے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ مین تجہے تعلیم کرون تاکہ تو یاد رکہے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکہیگا اسکو یاد رکہنے والا کان ✤

قاضی دین رسول اللہ

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ عز وجل لیہدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین مجہکو جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے یمن کیطرف قاضی کرکے بہیجا میر سن ابہی بہت چہوٹا تہا عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجہے ایسی قوم مین قاضی بنا کر بہیجتے ہین جن مین اکثر جہگڑے ہوا کرینگے اور مجہے قضا کا علم نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکہیگا جناب امیر فرماتے ہین اسکے بعد مجہے کبہی دو شخصون کے جہگڑا فیصل کرنے مین شک پیدا نہین ہوا ✤

(۲) عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضی بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ ابن یزید المدنی سے روایت ہے کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جسنے کہ ہم اہل بیت مین حکمت عطا فرمائی ہے۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تبین لامتی

ما اختلفوا من بعدی (اخرجه احمد) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنیوالے ہو جس میں کہ انکو اختلاف پیش آئیگا ۔

(۴) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لیے بیان کرنیوالا جسکے لیے کہ مین بھیجا گیا ہون

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بہ تحقیق میرا بھائی اور میرا وزیر اور جنکو کہ مین اپنے پیچھے چھوڑتا ہون ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہے ۔

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جالس عند شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجھہ فقال یا ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بھاتین والا فصمتا ورأیتہ بھاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یتختم فیھا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع یدیہ الی السماء وقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایاتنا ۔ اللھم وانا محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ظھری ۔ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکھتے ہین اور اس حدیث کی اسناد کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہین کہ ایک دفعہ ابن عباس چاہ زمزم کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی حدیثین بیان کررہے تہے کہ اسی اثنا مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس نے احادیث کی بیان مین توقف کیا۔ وہ شخص
حضرتؐ کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجہے خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون سچ بتا تو کون ہی اس نے
اپنا چہرہ کہولدیا اور کہا اے لوگو جسنے مجہے پہچانا ہو پہچانا ہوا اور جسنے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون
مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونون کانون کے ساتہہ سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہوجائین اور ان دونو آنکہون
سے دیکہا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی کی شان مین فرماتے تہے وہ نیکوکارون کا پیشوا
ہے اور بدکارون کا قاتل ہی فتحمند ہوا وہ شخص کہ جسنے اسکی مدد کی اور چہوڑا گیا وہ جسنے اسکو چہوڑا ایک روز مین
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مسجد مین ظہر کی نماز پڑہ رہا تہا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسی نے
اسے کچہ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتہہ اٹہا کر کہا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا
تہا مجہے کسینے کچہ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تہے سائل کو اپنے داہنے ہاتہہ کی چہنگلی سے اشارہ کیا اس مین نقش دار
انگوٹہی پڑی تہی سائل نے انگوٹہی انکی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرتؐ دیکہہ رہے تہے جب حضرت نماز سے فارغ ہوے
آپنے دونو ہاتہہ آسمان کیجانب اٹہا کر کہا الٰہی میری بہائی موسی نے تجہہ سے استدعا کی تہی کہ اے میرے پروردگار میرے
سینہ کو کہولدے اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کہولڈال تا کہ میری بات کو لوگ سمجہ سکین اور میرے
گہر کے لوگون مین سے میری بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام
مین میرا شریک بنا پس اے میرے پروردگار تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کی وجہ سے
تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائینگے اور وہ لوگ ہماری نشانیون کی وجہ سے تمکو تکلیف نہ دے
سکین گے۔ الٰہی مین محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون پس میرے بہی سینہ کو کہولدے اور میرے کام کو آسان کر اور میرے
گہر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت قوی کر ✦

خیر البشر

(۱) عن عقبة بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ وقد سقط حاجبیہ علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہے کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور انکے ابرو کے بال انکی آنکہون کے نیچے ڈہلک رہے تہے ہمنے جناب امیر کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکہون سے ابرو کے بال اٹہا کر کہنے لگے وہ تو خیر البشر ہے ✦

(۲) عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی علیہ السلام خیر البشر ہین جسنے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا ✦

ذو القرنین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ابی شیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی المعرفۃ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے یعنے دونو طرف کا مالک ہے قال الھروی فی تفسیر ذو قرنیہا ای طرفیہا یعنی الجنۃ ہروی ذو القرنین کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ قرنین سے یہاں جنت کی دونون طرف مراد ہیں ؛

قال ابو عبید ذو قرنیہا یعنی الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذو قرنیہا میں ضمیر مؤنث غائب امت کی طرف راجع ہے یعنے یا علی تم اس امت کے ذو القرنین ہو ؛

(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کے ذو القرنین کی محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ بہ تحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جسنے کہ اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی جسنے اس سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا ؛

(۳) عن ابی الطفیل ان ابن الکوی سال علی بن ابی طالب عن ذی القرنین انبیا کان ام ملکا قال لم یکن نبیا ولا ملکا ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ فمات ثم احیاہ اللہ لجہادہم ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ الاخر فمات فاحیاہ اللہ لجہادہم فلذلک سمی ذا القرنین وقال ان فیکم مثلہ (اخرجہ ابن عاصم فی سننہ وابن المنذر وابن مردویہ وابن الانبار وابن عبد الحکم نقلت من کنز العمال) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ خوارج کے پیشوا ابن الکوی نے جناب امیر سے پوچھا کہ ذو القرنین نبی تھا یا بادشاہ آپنے فرمایا نہ نبی تھا نہ بادشاہ ایک نیک بندہ تھا خدا نے اس سے محبت کی اور اسکو صاحب محبت بنادیا اور خدا نے اسے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کردیا۔ پھر اسکو خدا نے اسکی قوم کیطرف بھیجا ان لوگوں نے اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جسکے سبب سے اسکا انتقال ہوگیا پھر خدا تعالی نے اسکو انکے جہاد کے لیے زندہ کرکے اس قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسکی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مرگیا خدا نے اسکو پھر انکے جہاد کیواسطے زندہ کیا۔ اسلیئے اسکا نام ذو القرنین ہوا۔ اسکے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بہ تحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے ؛

(۴) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القرنین انبی ھو فقال سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم

یقول ھو عبد ناصح اللہ فنصحہ وان فیکم لمثلہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ جناب امیر سے پوچھا گیا کہ ذی القرنین آیا نبی تھا آپ نے فرمایا میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا۔ بیشک تم لوگون مین اسکی نظیر موجود ہے۔

(۵) عن مجاھد قال قیل لابن عباس ما تقول فی شان علی بن ابی طالب فقال واللہ ھو احد الثقلین سبق بالشہادتین وصلی القبلتین وبایع البیعتین وھو ابو السبطین الحسن والحسین وھو مولیٰ ومولی الثقلین ومثلہ فی الامۃ مثل ذی القرنین وردت علیہ الشمس مرتین (اخرجہ اخطب الخوارزمی) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم علی کی شان مین کیا کہتے ہو جواب دیا واللہ وہ دو ثقلین یعنے دو بزرگ چیزون مین کے ایک ہین (یعنے قرآن اور اہل بیت) اور وہ سب سے اول شہادتین (یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ) کے ادا کرنیوالے ہین۔ انہون نے دو قبلون (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کیطرف نماز پڑھی ہے۔ اور دو بیعتین کی ہین (یعنے بیعت اول بیعت عقبہ جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ مین ہوئی اور بیعت رضوان جو درخت کے نیچے حدیبیہ مین ہوئی) اور وہ باپ ہین سبطین کے جو حسن اور حسین ہین اور وہ میرے اور تمام جن والانس کے مولا ہین اور اس امت مین وہ مثل ذوالقرنین کے ہین اور انکے لیئے آفتاب کو دو دفعہ رجعت ہوئی ہے۔

تنبیہ قال مجد الدین الفیروزآبادی فی القاموس۔ ذو القرنین اسکندر رومی لانہ دعاھم الی اللہ عزوجل فضربوہ علی قرنہ فاحیاہ اللہ تعالیٰ ثم دعاھم فضربوا علی قرنہ الاخر فمات فاحیاہ اللہ تعالیٰ اولانہ بلغ قطری الارض او الضفیرتان لہ۔ والمنذر بن ماء السماء لضفیرتین کانتا فی قرنیہ راسہ وعلی بن ابیطالب لقولہ صلی اللہ علیہ یا علی ان لک فی الجنۃ بیتا ویروی کنزا وانک لذو قرنیھا۔ ای لذو طرفی الجنۃ وملکھا الاعظم تملک مالک الجنۃ کما سلک ذو القرنین جمیع الارض او ذو قرنی الامۃ فاضمرت وان لم یتقدم ذکرھا او ذو جبلیھا الحسن والحسین او ذو شجتین فی قرنی راسہ احدھما من عمرو بن عبد ود والثانیہ من ابن ملجم لعنھما اللہ ذو القرنین اسکندر رومی کو کہتے ہین اسوجہ سے کہ جب سکندر نے لوگون کو اللہ تعالی کیطرف دعوت کی تو انہون نے اسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے پس اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بعد اسکے پھر وہ لوگون کو دعوت کرنے لگے تو ان لوگون نے انکے سر کے دوسری طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے دوبارہ اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا۔ یا ذو القرنین اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ زمین کے دونو طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر دو کاکلین تھین۔ اور منذر بن ماء السماء کو بھی ذو القرنین کہتے ہین جو شاہان عراق مین سے تھا اس سبب سے کہ اسکے سر کے دونو طرف کاکلین تھین۔ اور جناب امیر علیہ السلام کو بھی ذوالقرنین کہتے ہین اس سبب سے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے باب مین فرمایا ہے کہ یا علی تیرے لیے بہشت مین ایک گھر ہے یا خزانہ ہے

اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے بہشت اور اسکے ملک عظیم کے دونون طرف کا مالک ہے، اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح سکندر ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تھی یا یہ کہ آپ اس امت کے ذوالقرنین ہین پس ضمیر مؤنث کی اس حدیث مین امت کی طرف راجع ہے اگرچہ اسکا ذکر پہلے نہین آیا۔ یا اس سبب ہے کہ آپ اس امت کے دو بزرگون کے والد ہین یعنے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے یا اس سبب ہے کہ آپکے سر اقدس کے دونون طرف دو زخم لگے ہین پہلا عمرو بن عبدود سے اور دوسرا ابن ملجم ملعون سے ✤

خاصف النعل

(۱) عن زر قال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا اناس من المشرکین من رؤسائهم فقالوا قد خرج الیکم من ابنائنا و ارقائنا و انما خرجوا من خدمتنا فاردُدهم الینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن عن مخالفة امر الله او لیبعثن علیکم من یضرب رقابکم الذین قد امتحن الله قلوبهم للتقوی قال بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اولئك یا رسول الله قال منهم خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفه (اخرجه الترمذی و ابوداؤد) زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہمارے پاس مشرکین کے چند رئیس آئے اور کہنے لگے ہماری لونڈی اور غلام تمہارے پاس چلے آئے ہین اور وہ ہماری خدمت کرنے سے بھاگے ہین وہ ہمکو واپس دیدو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم خدا کے حکم کی مخالفت کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تم پر ایسے لوگ بھیجے جائینگے جو تمہاری گردن مارینگے خدا نے تقوی کے ساتھ انکے دلکا امتحان کر لیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا ایک ان مین سے جوتا سینے والا ہے حضور نے اپنا جوتا جناب امیر کو سینے کے لیے دیا ہوا تھا ✤

(۲) عن علی قال ان سهیل بن عمرو اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ان قومنا لحقوا بك فاردُدهم الینا فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی رؤی الغضب فی وجهه ثم قال لتنتهن یا معشر قریش ولیبعثن علیکم رجلا منکم امتحن الله قلبه للایمان یضرب رقابکم علی الدین قیل یا رسول الله ابوبکر قال لا قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل ثم قال علی اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تکذبوا علی فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده فی النار (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ سہیل ابن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا یا محمد ہماری قوم کے لوگ آپکے ساتھ مل گئے ہین آپ انکو ہمین واپس دیدین حضرت یہانتک غصہ ہوئے کہ غضب کے آثار چہرہ اقدس پر نمایان ہونے لگے پھر آپنے فرمایا اے قریش کے لوگو تم متنبہ ہوجاؤ ورنہ خدا تعالی تم پر ایک ایسا آدمی بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردن ماریگا حضرت سے پوچھا گیا کہ وہ شخص ابوبکر ہین آپنے فرمایا نہین پھر پوچھا گیا کیا عمر ہین

آپنے فرمایا نہین لیکن وہ جوتا سینے والا ہے - اسحدیث کو روایت کرکے جناب امیر نے فرمایا - کیا ہمنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سُنا؟ کہ مجھپر جھوٹ مت بولو اور جو دانستہ مجھپر جھوٹ بولتا ہے وہ آگ مین دھکیلا جائیگا

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو وکیعۃ او لیبعثن علیہم رجلا کنفسی یتقدم فیہم امری فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی قال فمن تعنی قال خاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نبی وکیعہ یا بنی ولیغہ متنبہ ہو جائین یا ان پر مجھسا ایک آدمی بھیجا جائیگا وہ ان سے جنگ کریگا اور انکی اولاد کو لونڈی اور غلام بنالیگا ابوذر کہتے ہین کہ ناگاہ مینے اپنے پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی اپنے ازار کے تہبند کے قریب محسوس کی وہ حضرت سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ اس سے مراد کہتے ہین فرمایا جوتا سینے والے سے اور جناب امیر جوتا سی رہے تھے ✤

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا منتظرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم رجلا من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فقال ابوبکر انا ہو یا رسول فقال لا فقال عمر انا ہو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ النسائی) ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر برآمد ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائی کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر کیطرف اتار کر پھینکدیا اور فرمایا تم مین ایک ایسا آدمی ہے کہ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جس طرح کہ مینے اسکی تنزیل پر جہاد کیا ہے - ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا نہین عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا نہین لیکن وہ جوتا سینے والا ہے ✤

الطاہر

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی وعلی والحسن والحسین وفاطمۃ علیہم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی وابن جریر فی تاریخہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا صرف پانچ شخصون کے شان مین نازل ہوئی ہے - یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور علی اور حسن اور حسین اور جناب سیدہ علیہم السلام کے حق مین ✤

(**تنبیہ**) نزل الابرار مین علامہ بدخشی علیہ الرحمہ لکھتے ہین - وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم یعنے یہ حدیث اکثر علما کی رای کے نزدیک حسن ہے اور بیشک بعض نے اسکی تصحیح کی ہے -

الصادق

عن عبد اللہ بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی انہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ وابو بکر ابن مردویہ وابن عساکر عن ابی جعفر) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ یعنے جناب علی علیہ السلام کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ تمام صادقوں کے سردار ہیں ✦

المؤمن

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المومنین ایمانا (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تو سب مسلمانوں سے اسلام لانیکے رو سے پہلا ہے اور تو سب مومنوں سے ایمان لانے کے رو سے مقدم ہے ✦

الانزع البطین

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ قد غفر لک ولولدک ولاھلک ولشیعتک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے بخشدیا ہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور اور تیرے شیعوں کو ۔ پس تو لوگوں کو اسکی خوشخبری بیان کر تحقیق تو انزع اور البطین ہے ✦

(تنبیہ) عن ابی سعید التیمی قال کنا نبیع الثیاب علی عواتقنا ونحن غلمان فی السوق فاذا رأینا علیا قد اقبل قلنا (بزرگ اشکم) قال علی ما تقولون قال نقول عظیم البطن قال اجل اعلاہ علم واسفلہ طعام (الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ للمحب الدین الطبری) ابو سعید تیمی بیان کرتا ہے کہ ہم بازار میں کپڑے کا بغچہ اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے بیچ رہے تھے اور ابھی ہم لڑکے تھے کہ ناگاہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا ہم آپس میں کہنے لگے کہ جناب امیر (بزرگ اشکم) ہیں جناب امیر نے کہا تم کیا کہہ رہے تھے ہمنے عرض کیا ہمنے حضور کو عظیم البطن کہا ہے آپنے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اوپر اسکے علم ہے اور نیچے اسکے طعام ہے ✦

العابد

عن حارثۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ کما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الخوارزمی) حارثہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد ماجد سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر کے لیے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں حجرہ بنا ہوا تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے ✦

لہ انزع آنکہ موی سر دو جانب پیشانی او رفتہ باشد و فی الحدیث علی انزع ۔ کذا فی المنتخب

الزاہد

عن قبیصۃ قال ما رأیت ازھد الناس من علی بن ابی طالب رحمہم الاحباب فی مناقب الاخفا
قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص لوگوں میں زاہد نہیں دیکھا

کاسر الاصنام

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی
فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی
منکبیہ قال فتخیل الی ان شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ
عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف
بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت
خشیۃ ان یلقانا احد من الناس اخرجہ احمد فی المناقب والحاکم فی المستدرک۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں
ایک دفعہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا اور آپ میرے کندھے پر آ
ہوئے میں اٹھنے لگا حضرت نے میرا ضعف دیکھکر فرمایا تو میرے کندھے پر سوار ہو میں دوش اقدس پر سوار ہوا تو گویا یہ
خیال ہو سکتا تہا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤں یہانتک کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا چھت
پر ایک مورت پیتل یا لوہے کی تھی میں نے آگے پیچھے اپنے بائیں سے ہلانے لگا یہانتک کہ میں نے اسے اکھاڑ لیا حضرت
نے مجھے فرمایا پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ بت شیشہ کیطرح سے چور چور ہو گیا پھر میں اُتر آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور میں بہاگ کر گھر میں چھپ گئے تاکہ ہمکو کوئی نہ دیکھے ۔

الساقی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی خمسا
ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکاتی بین یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب
واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ ادم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر[1] حوضی یسقی من عرف من امتی
واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان
ولا کافرا بعد ایمان اخرجہ احمد۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے علی میں ایسی پانچ باتیں ہیں کہ ہمارے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے
رہیگا یہانتک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیگا۔ دوم یہ کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور آدم کی اولاد سب اسکے نیچے
ہوگی سوم یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا رہیگا اور جسکو میری امت میں سے پہچانتا ہوگا اسے پلائیگا چہارم یہ کہ
وہ میرے ستر کا ڈہانپنے والا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرنیوالا ہے پنجم یہ کہ میں اسکی نسبت ہرگز خائف نہیں کہ وہ
اپنی عفت کے بعد زنا کر سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے ۔

[1] جائے خوردن آب از حوض۔

الحبیب

(۱) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذ لی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراہیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراہیم فیاله حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم والدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدانے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور علی کا قصر ہمارے قصروں کے درمیان میں ہوگا پس ہمارے کہ اسکے لیے جسکا حبیب دو خلیلوں کے درمیان میں ہو۔

(۲) عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی قبۃ من مرجان حمراء عن یمین العرش وضرب لابراہیم من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بینہما لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین الخلیلین (اخرجہ الحاکم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائیگا عرش کے داہنے طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا قبہ عرش کے بائیں جانب لگایا جائیگا اور ان دونوں کے درمیان علی کے لیے سفید موتی کا قبہ بنایا جائیگا پس اس حبیب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو کہ دو خلیلوں کے درمیان ہوگا

القاری

قال ابو عبید السلمی القاری ما رأیت اقرأ من علی قرأ القرآن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قاری ابو عبید سلمی کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہیں دیکھا انہوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا۔

بیضۃ البلد

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی بن ابی طالب عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ عمرۃ فقالت من ذا الذی اجترأ علیہ فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیۃ علی ید کفو کریم ما سمعت بافخر من ہذا یا فتی قیس ثم قالت ۔ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ ٭ لکنت ابکی علیہ آخر الابد ٭ لکن قاتلہ من لا نظیر لہ ٭ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد (رہ طالب المسئول) ابو الحسن مدائنی سے روایت ہے کہ جب جناب علی بن ابی طالب نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور اسکی ہمشیرہ عمرہ کو اسکے قتل کی خبر لگی وہ پوچھنے لگی کہ اسپر کس نے اقدام کیا لوگوں نے کہا علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی موت کفو کریم کے ہاتھ سے واقع ہوئی ہے میں نے اسے زیادہ فخر الا زمانہ میں نہیں سنا۔ پھر یہ مرثیہ کہا ہے اگر عمرو کا قاتل اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو میں ابد تک اسپر روتی رہتی۔ لیکن اسکا قاتل وہ ہے کہ جسکا مثل کوئی دوسرا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد پکارا جاتا رہا ہے ۔

تنبیہ بیضۃ البلد کے معنے لغت میں ہیں الواحد الذی یجتمع الیہ ویقبل قولہ یعنے وہ فرد الافراد کہ جسکے

پاس لوگ اکر جمع ہون اور اسکے کہنے کو ہر طرح سے مانین ۔

المہدی

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوعلیا تجدوہ هادیا ومهدیا اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم علی کو اپنا خلیفہ بناؤ گے تو تم اسے ہادی اور مہدی پاؤگے

طود النہی

عن ربعی بن خراش قال استاذن عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ وقد تحلقت عندہ بطون قریش وسعید بن العاص جالس عن یمینہ فنظر الیہ معاویۃ مقبلا قال یا سعید لا لقین علی بن عباس مسائل یعیی بجوابہا قال لہ سعید لیس مثل ابن عباس یعیی بمسائلک فلما جلس قال معاویۃ ما تقول فی علی قال رحم اللہ ابا الحسن کان واللہ علم الہدی وکہف الوری وطود النہی ومحل الحجی ومنبع الندی ومنتہی العلم للزلفی ونورا اسفر فی ظلم الدجی ۔ وداعیا الی الحجۃ العظمی ومستمسکا بالعروۃ الوثقی واکرم من شہد النجوی بعد محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وکان صاحب القبلتین ۔ وابو السبطین ۔ زوجتہ خیر النساء فما یفوقہ احد لم ترعینا مثلہ ولم اسمع سمعا مثلہ فمن یبغضہ فعلیہ لعنۃ رب العباد الی یوم التناد (ذخائر العقبی وینابیع) واخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن عباس) ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس معاویہ کے ملنے کو گئے اور داخل ہونیکا اذن مانگا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی اسکے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا انکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا مین ابن عباس سے ایسی باتین پوچھونگا کہ جسکے جواب مین وہ عاجز رہجائینگے سعید کہنے لگا ابن عباسؓ تیرے جیسے شخص کے سوالات سے عاجز نہین ہوسکتے جب ابن عباس معاویہ کی محفل مین پہونچکر بیٹھ گئے معاویہ نے انسے پوچھا تم علی کے حق مین کیا کہتے ہو ابن عباس نے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے واللہ وہ ہدایت کے نشان تھے اور خلقت کے پشت وپناہ تھے اور عقل کے پہاڑ تھے اور دانائی کے محل تھے اور بخشش کے خزانہ تہے ۔ اور انتہای علم کی جگہ تھے جو خدا کی قربت کرلئے ہو ۔ اور وہ ایک نور تہے جو رات کی تاریکی مین چمکتا تہا ۔ اور وہ بزرگ حجت کی طرف بلانیوالے تھے ۔ اور رسن مستحکم کے ساتھ چنگل مارنیوالے تھے ۔ اور بعد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر مشورہ دینیوالے سے زیادہ بزرگ تھے ۔ اور وہ دونون قبلون کے صاحب تہے ۔ اور وہ سبطین کے باپ تہے ۔ انکی زوجہ خیر النساء تہین ۔ پس کوئی شخص انپر فوق نہین لیجا سکتا میری دونون آنکھون نے انکی مثل نہین دیکھا اور میرے دونون کانون نے انکی مثل نہین سنا ۔ پس جو شخص کہ ان سے دشمنی رکھے اسپر بندون کے خدا کی پھٹکار ہو قیامت تک ۔

دابۃ الجنۃ

عن عمار بن یاسر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر ابن الخطاب ہل رایت دابۃ الجنۃ تاکل الطعام وتشرب الشراب وتمشی فی الاسواق قال ہذہ دابۃ

الجنة واشار الی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن جموح سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں جنت کا چارپایہ دکھاؤں جو کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے پھر فرمایا یہ ہے جنت کا چارپایہ اور جناب علی کی طرف اشارہ کیا ✦

ایلیا

عن علی قال لما اخذت الرایة یوم خیبر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امض بها فجبرئیل معك والنصر امامك والرعب مبثوث فی صدور القوم واعلم یا علی انهم یجدون فی کتبهم ان الذی یدمر علیهم اسمه ایلیا فاذا لقیتهم فقل انا علی فانهم یخذلون ان شاء اللہ تعالی قال علی فمضیت بها حتی اتیت الحصن فقال لی حبر من احبارهم من انت فقلت له انا علی بن ابی طالب فقال قد علوتم وما انزل علی موسی (انکار) (اخرجہ ابن مردویہ فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب خیبر کے روز مینے علم کو ہاتھہ مین لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا جاؤ جبرئیل تمہارے ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے آگے ہے تمہارا رعب قوم کے دلون مین بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہود اپنی کتابون مین لکھا ہوا دیکھتے ہین کہ جو شخص کہ انکو ہلاک کریگا اسکا نام ایلیا ہوگا۔ جب تو ان سے ملے تو کہیو کہ مین علی ہون۔ خدا نے چاہا تو وہ شکست کھا جائینگے جناب امیر کہتے ہین کہ جب مین قلعہ کے قریب پہنچا علما یہود مین سے ایک عالم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے مین نے کہا علی ابن ابی طالب وہ یہودی عالم کہنے لگا۔ بیشک تم غالب ہوگئے موسی علیہ السلام پر جھوٹ نہین نازل کیا گیا

فقاب عین الفتنة

(۱) عن زر بن حبیش انه سمع علیا یقول انا فقأت عین الفتنة لولا انا ما قوتل اهل النهروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم لمن قاتلهم مبصرا الضلالة عارفا بالهدی الذی نحن علیه (اخرجہ الدار قطنی) زر بن حبیش نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروالے نہ مارے جاتے۔ اگر مجھکو اسکا خوف نہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھوگے البتہ مین تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عز وجل نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہے اس شخص کی نسبت جو انکی نماز کو دیکھنے والا ہے۔ اور اس ہدایت کا عارف ہے کہ جسپر ہم ہین ✦

امیر النحل

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین، ومن ههنا قیل له امیر النحل (حیوة الحیوان للدمیری فی ترجمة یعسوب) بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومنون کے یعسوب ہو اور مال و دولت منافقون کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دمیری حیوة الحیوان مین لکھتا ہے کہ اسی وجہ سے حضرت امیر کو امیر النحل کہا جاتا ہے ✦

ذو البرقة

ذو البرقة علی بن ابی طالب لقبه به العباس یوم حنین (رمز قاموس اللغة فی البرق) مجد الدین

فیروزآبادی علیہ الرحمۃ قاموس میں لکھتا ہے کہ ذوالبرقہ جناب علی بن ابی طالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب دیا تھا ❖

وفی المنتخب البرقۃ بالفتح دہشت ولقب علی بن ابی طالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ ایشان را بدان آواز کرد ❖

مثیل عیسیٰ

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسی احبہ قوم فہلکوا فیہ وابغضہ قوم فہلکوا فیہ فقال المنافقون اما یرضون له مثلا من عیسی فنزلت ہذہ الآیۃ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون الآیۃ اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنطنزی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تو عیسیٰ کی مانند ہے کہ ایک قوم نے ان سے یہانتک محبت کی کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے۔ اور ایک قوم نے انسے بغض رکھا یہانتک کہ وہ اسمیں ہلاک ہو گئے پھر آپ نے ارشاد کیا۔ کیا منافق راضی نہیں کہ وہ عیسیٰ کی مانند ہے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ اور جب کہاوت لائی مریم کے بیٹے کی تب ہی تیری قوم لگتی ہے اس سے چلانے ❖

الفہم

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبد المطلب قالا للمطلب بن ربیعۃ والفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولا یا رسول اللہ قد بلغنا ما تری من السن فاحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس واوصلہم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا علی الصدقات فلنؤد الیک ما یؤدی العمال ونصیب ما کان فیہا من مرفق فبینما ہما فی ذلک اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لنا لا تفعلا واللہ لا یستعمل منکم احد علی الصدقات فقال لہ ربیعۃ ہذا من حسدک وقد نلت صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدک علیہ فالقی علی رداءہ ثم اضطجع ثم قال انا ابو الحسن القرم واللہ لا ابرح مقامی ہذا حتی یرجع الیکما ابناکما بجواب ما بعثتما بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعا قالا ذہبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتؤمرنا علی بعض ہذہ الصدقات فنؤدی الیک ما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما ہی اوساخ الناس (اخرجہ ابو داؤد والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعۃ ابن الحارث) عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میرا والد ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب سے اور فضل بن عباس سے کہنے لگے تم دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ہم جوان ہو گئے ہیں ہم نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی اور قرابت والوں کے لیے

سلہ القرم بفتح سیر زن ۱۰ سلہ المرفق کار یکہ ازان فائدہ حاصل شود ❖

صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہماری والدہ ہماری طرف سے مہر ادا کرنے کی قدرت نہین رکہتے حضور ہمکو عامل زکوۃ مقرر فرماوین تاکہ جس طرح سے دوسرے عامل ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کیا کرین اور ہمین بہی اس سے فائدہ حاصل ہوجائے ابہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ جناب امیر تشریف لے آئے اور ہم سے فرمانے لگے تم حضرتؐ کے پاس مت جاؤ واللہ حضرتؐ تم مین سے ایک کو بہی زکوۃ پر عامل نہین مقرر فرماوینگے ربیعہ نے یہ سنکر کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے کہتے ہین آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی سے مشرف ہوگئے تو ہم نے حسد نکیا جناب امیر نے یہ سنکر اپنی ردا مبارک زمین پر بچہادی اور لیٹ گئے اور کہنے لگے مین ابوالحسن شیر نر ہون بخدا مین اس مقام سے اسوقت تک نہین ٹلونگا جبتک کہ تمہارے دونون لڑکے حضرتؐ کے پاس سے تمہاری بات کا جواب لیکر واپس نہ آئین جب وہ واپس آئے تو بیان کرنے لگے کہ ہم نے حضرتؐ کی خدمت مین جاکر عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ آپ سب لوگون سے زیادہ محسن اور رشتہ دارون کے حق مین سب سے زیادہ صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہم جوان ہوگئے ہین اور نکاح کرنا چاہتے ہین ہم حضور کی خدمت مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ حضور ہمکو صدقات پر عامل مقرر فرماوین تاکہ جس طرح سے لوگ ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کرین اور جو فائدہ انکو ملتا ہے ہمکو بہی ملے حضرت تہوڑی دیر کے لیئے خاموش ہوگئے پہر فرمانے لگے آل محمد کو صدقات کی ضرورت نہین کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ کی میل ہے ✦

قد تم الباب الاول من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و یلیہ الباب الثانی ان شاء اللہ تعالیٰ
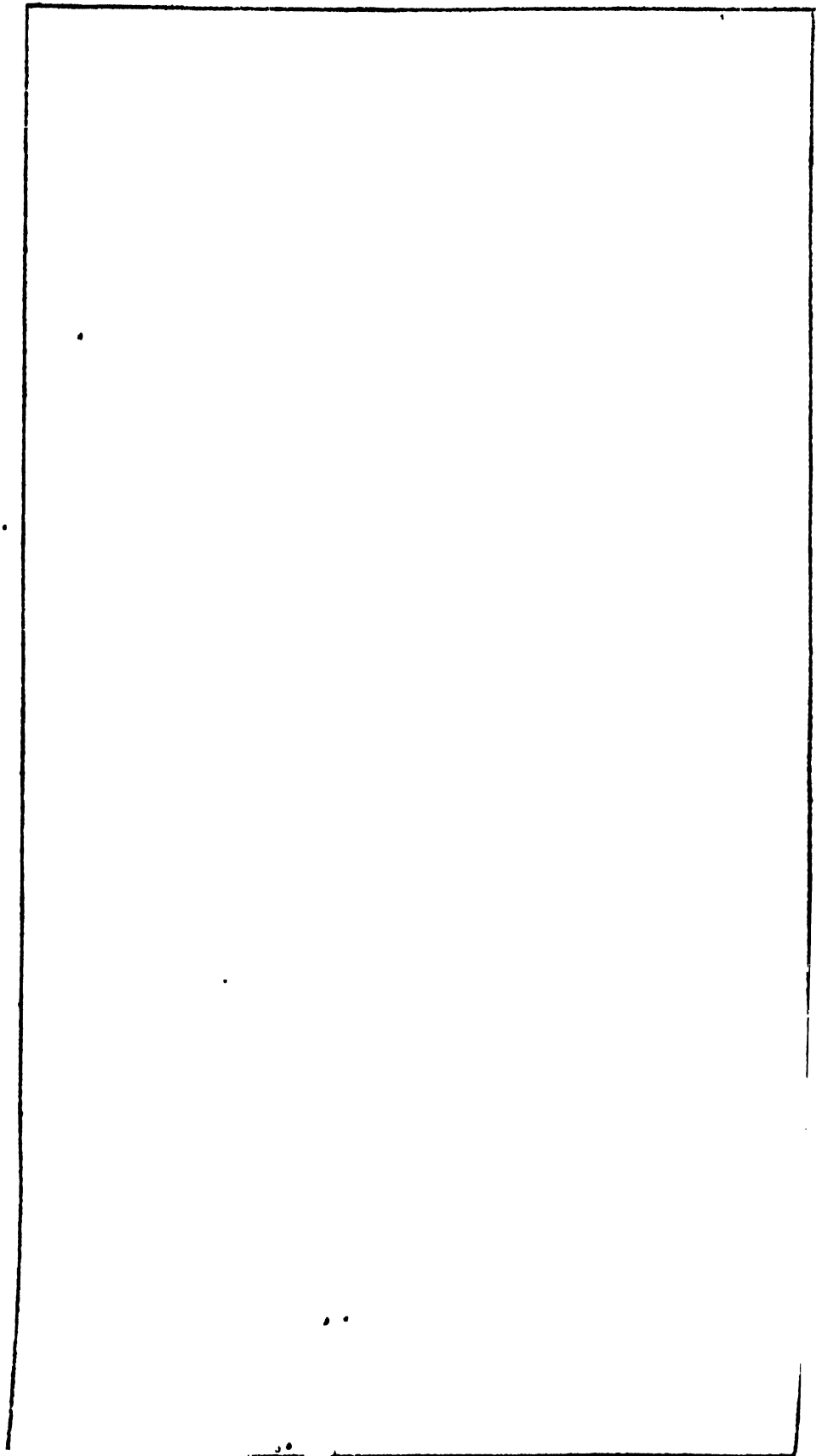
باب دوم

جناب امیر کی شان کے متعلق قرآن مجید کی آیتین

موسوم بہ

اَلنَّصُّ الجَلِیُّ مِمَّا نَزَلَ مِنْ کِتَابِ اللہِ فِی عَلِیٍّ

مقدمہ

(۱) عن ابن عباس قال ما نزل یا ایھا الذین امنوا۔ الا علی امیرھا و شریفھا و لقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ذکر علیا الا بخیر (اخرجہ احمد و الطبرانی و ابن ابی حاتم و ابن عبد البر فی الاستیعاب و علامہ ابن حجر فی الصواعق) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس آیت مین اللہ تعالی نے لوگون کو یا ایہا الذین آمنوا کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علی اس خطاب کے امیر اور شریف ہین خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بعض مقام مین عتاب کیا ہے مگر علی کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے ٭

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما نزلت یا ایھا الذین امنوا الا کان علی لبھا و لبابھا (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قرآن مجید کی کسی آیت مین۔ یا ایہا الذین آمنوا نازل نہین ہوا کہ مگر علی اسکے لب لباب نہو ٭

(۳) عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ ما نزل فی علی (اخرجہ ابن عساکر و ابن مردویہ) و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خدا کی کتاب مین جس قدر آیتین جناب علی کی شان مین نازل ہوئی ہین اس قدر کسی کی شان مین نازل نہین ہوئین

(۴) عن علی قال نزل القرآن اربعا۔ فربع فینا۔ فربع فی عدونا۔ و ربع سیر و امثال۔ و ربع فرائض و احکام و لنا کرائم القرآن (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے

کہ قرآن مجید چار حصوں مین نازل ہوا ہے پس اسکا ایک ربع ہماری شان مین ہے اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق مین ہے۔ اور ایک ربع مین قصص اور امثال ہین۔ اور ایک ربع مین فرائض اور احکام ہین۔ اور ہماری شان مین قرآن مجید کی بزرگ آیتین ہین +

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت فی علی ثلثمائۃ ایۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین تین سو آیتین نازل ہوئی ہین +

(۶) عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزل فی علی سبعون ایۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق مین ستر آیتین اتری ہین +

آیات

{۱} انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (سورۂ احزاب)

ترجمہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو ای گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۱) عن عائشۃ رض قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی) وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم والسیوطی فی الدر المنثور) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہین ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالون کی کلیم منقش اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے پس جناب امام حسن بن علی آئے حضرتؐ نے انکو اس مین داخل کر لیا۔ پھر جناب امام حسین آئے انکو بھی آپنے داخل کر لیا۔ پھر جناب فاطمہ تشریف لائین حضرتؐ نے انکو بھی لے لیا پھر جناب علیؓ تشریف لائے آپنے انکو بھی اسمین لے لیا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی۔ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت ان ھذہ الایۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نزلت فی بیتی وانا جالسۃ عند الباب فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل

بیتی وحامتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا فقلت وانا معهم یارسول الله قال انک علی الخیر (اخرجه المسلم والترمذی وصححه والدولابی والبیهقی وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححه وابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ بہ تحقیق یہ آیت (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) میرے گھر مین نازل ہوئی ہے مین دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور گھر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام تھے حضرتؐ نے انکو چادر اُڑھا کر فرمایا۔ ای میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے نجاست کو دور کر اور ان کو پاک کر خوب پاک کرنا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے ساتھ ہون فرمایا تم بہتری پر ہو ❊

(۳) عن عمر بن ابی سلمة قال نزلت هذه الآیة علی النبی صلی الله علیه وسلم انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا فی بیت ام سلمة وانا فی بیت ام سلمة فدعا النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة وعلیا وحسنا وحسینا وجللهم بکساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا وقالت ام سلمة انا معهم یارسول الله قال انت علی مکانک انت علی الخیر (اخرجه احمد والترمذی وابن جریر والطبرانی وابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کہ (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین نازل ہوئی ہے اور مین بھی انہین کے گھر مین تہا کہ حضرتؐ نے جناب فاطمہؓ اور علیؓ اور حسنین علیہم السلام کو بلواکر انپر چادر ڈالدی پہر دعا کی اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین ان سے نجاست کو دور کر اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین کے ساتھ ہون فرمایا تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بھی نیکی پر ہے ❊

(۴) عن واثلة بن الاسقع قال اتیت فاطمة اسالها عن علی فقالت توجه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجلست انتظره واذا برسول الله صلی الله علیه وسلم قد اقبل ومعه علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منهم حتی دخل الحجرة فاجلس الحسن علی فخذه الیسری واجلس علیا وفاطمة بین یدیه ثم القی علیهم الکساء ثم قرء انما یرید الله لیذهب

الیمنی واجلس الحسین علی فخذه

عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا۔ اخرجہ احمد وابوحاتم والحاکم وصححہ والبیہقی والدیلمی وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی تلاش میں جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں گیا۔ وہ فرمانے لگیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لے گئے ہیں میں ان کی انتظار میں وہیں بیٹھ گیا۔ ناگہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حجرے میں داخل ہوگئے اور بیٹھ گئے حسن علیہ السلام کو دہنے زانو پر اور حسین علیہ السلام کو بائیں زانو پر اور جناب امیر اور حضرت سیدہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا انپر چادر ڈالکر اس آیت کو پڑھا کہ دہنیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ✦

(۵) عن سعد قال لما نزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ادخل علیا وفاطمۃ وابنیہما تحت ثوبہ ثم قال اللھم ھولاء اھلی واھل بیتی (اخرجہ ابن جریر۔ وابن مردویہ والحاکم۔ والسیوطی فی الدر المنثور) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور انکے دونو بیٹوں کو اپنی چادر اڑھا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہی میرے اہل اور میرے گھر کے لوگ ہیں ✦

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما دخل علی بفاطمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین صباحا الی بابہا یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الصلوۃ رحمکم اللہ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب امیر کا نکاح جناب سیدہ سے ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک برابر صبح کو جناب سیدہ کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز کا وقت ہے خدا تمپر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے جنگ کرے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے ✦

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والترمذی وابن ابی شیبۃ وحسنہ ابن المنذر وصححہ الحاکم

ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق چھ مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت گذرتے رہے اور فرماتے رہتے۔ اے اہل بیت نماز کا وقت ہے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا *

(۸) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اھل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (اخرجہ الطبرانی وفی روایۃ ابن جریر وابن مردویۃ ثمانیۃ اشہر ھکذا اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں نو مہینے تک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر تشریف لیجا کر فرماتے اے اہل بیت خدا تم پر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا *

(۹) عن ابن عباس قال شھدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر یاتی کل یوم باب علی بن ابی طالب عند وقت کل صلوٰۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر ایک نماز کے وقت جناب امیر کے دروازے پر تشریف لا کر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے اہل بیت نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا *

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین علیھم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی والطبری وعند ابن جریر مرفوعا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی والحسن والحسین وفاطمۃ کذا فی الصواعق المحرقۃ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء قال البدخشی فی نزل الابرار وایضا اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر پنج تن پاک یعنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

اور جناب علیؓ اور حضرت سیدہ اور حسنین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے +
ابن جریر نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ
ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصوں
کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنے میرے اور علیؓ اور فاطمہ اور حسنینؓ کے (یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک
حسن ہے)

(۱۱) عن الحسن بن علی قال نحن اهل بیت الذی قال الله تعالی انما یرید الله لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا (اخرجه ابن سعد وابن ابی حاتم والطبرانی
وابن مردویة والسیوطی فی الدر المنثور) جناب حسن بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ
اہل بیت ہم لوگ ہیں جنکے حق میں آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے۔

{۲} فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل
فنجعل لعنة الله علی الکاذبین ترجمہ اے محمد کہہ جھگڑنے والوں سے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے
اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا
کریں اللہ کی پس لعنت ڈالیں جھوٹوں پر +

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآیة فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین دعا رسول الله صلی الله علیه
وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجه احمد والمسلم والترمذی
والنسائی فی الخصائص) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کہ اے
محمد کہہ جھگڑنے والوں سے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری
عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اللہ کی پس لعنت ڈالیں جھوٹوں پر
نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار
یہ میرے اہل بیت ہیں +

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم وعلی وابنائنا الحسن والحسین
ونسائنا فاطمة (اخرجه الحاکم) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علیؓ اور ابنائنا سے حسنؓ اور حسینؓ۔ اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہیں

(۳) عن ابن عباسؓ قال ان رهطا من نجران قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا

ماشانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأيت
مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبريل فقال له قل لهم اذا اتوك ان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم وفي رواية ان واحدا منهم قال له المسيح بن الله لا اب له
وقال الاخر هو الله لانه احياء الموتى واخبر عن الغيوب وابرء الاكمه والابرص وخلق من
الطين طيرا وتزعم انه عبد الله فقال صلى الله عليه وسلم هو عبد الله وكلمته القاها الى مريم
فغضبوا فقالوا انما لا نرضى ان تقول هو الله وقالوا ان كنت صادقا فارنا عبد الله يحيي
الموتى ويشفي الاكمه والابرص ويخلق من الطين طيرا فينفخ فيه فيطير فسكت عنهم فنزل الى
يقول له تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقوله تعالى فمن حاجك من
بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين. ثم قال لهم ان الله امرني ان لم تنقادوا للاسلام ابا هلكم
ثم انهم وعدوا الى الغد ولما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ومعه علي والحسن والحسين
وفاطمة وعند ذلك قال لهم اسقفهم اني لارى وجوها لو سال الله ان يزيل لهم الجبل لازاله
فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا بناهلك اخرجه
ابو حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصاری نجران کے چند آدمی جناب رسالتماب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ کون ہیں
وہ بولے عیسیٰ کہ جن کی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرت نے ارشاد کیا میرا
گمان بجا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ عیسیٰ جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائیں یا آپ کو انکے جیسے کی خبر لگی ہے
تو آپ ہمکو بتائیں۔ یہ کہکر وہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے گئے۔ پس جبریل علیہ السلام حضرت کے پاس
تشریف لاکر کہنے لگے جب وہ لوگ آئیں آپ ان سے کہدیں کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہٖ حضرت آدم کی
طرح سے ہیں اور ایک روایت میں اسطرح پر ہے کہ نجران کے لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت
کی جناب میں عرض کیا مسیح خدا کا بیٹا ہے انکا کوئی باپ نہیں ہے اسکے ساتھ والے دوسرے نے کہا
بلکہ وہ خود خدا تھے۔ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور غیب کی باتیں بیان کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو
اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے۔ آپ انکو خدا کا بندہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا وہ
خدا کا بندہ اور اسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کیطرف القا کیا گیا تھا۔ وہ لوگ خفا ہو کر کہنے لگے ہم نہیں
راضی ہونگے جب تک کہ آپ یہ نہ کہیں کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ صادق ہیں تو آپ ہمیں کوئی خدا کا

بندہ ایسا دکھا وین جو مردہ کو زندہ کرے اور اندہے اور کوڑہی کو اچہا کرے اور مٹی سے جانور بنائے اور پہران مین پہونکے اور وہ اڑ جائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہ کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے۔ پس جو شخص کہ تجہ سے جہگڑے اسکے بعد کہ تجہے اسکا علم آگیا ہے پس کہدے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جہوٹون پر۔) پہر آپنے نصاریٰ کے گروہ سے ارشاد کیا اگر تم اسلام کے منقاد نہین ہوگے تو خدا تعالی نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تم سے مباہلہ کرون۔ پہران لوگون نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی اور حسنین اور جناب سیدہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے۔ سقف نے ان سے کہا واللہ مین ایسے چہرے دیکہتا ہون کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ٹل جائے تو خدا تعالی اسکو اسکی جگہہ سے ٹلا دیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہین رہے گا۔ پس انکا سقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کرنے لگا ہم مباہلہ نہین کرتے +

(۲) اخرج الدار قطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهلها فقال لهم انشدكم باللہ هل فيكم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم منی ومن جعله صلی اللہ علیہ وسلم نفسه وابناءه ابناءه غيري قالوا اللهم لا۔ دار قطنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ مشورت کے روز اہل شوری سے آپنے تکرار کرتے وقت فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ کوئی تم مین میرے سوا ایسا شخص موجود ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجہ سے زیادہ قرابت رکہتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان اور کس کے بیٹون کو آپ نے اپنے بیٹے قرار دیا ہے۔ سب نے کہا خدا کی قسم ہے کوئی نہین +

{۳} قل لا اسالكم عليه اجرا الا المودة فی القربی (ترجمہ) اپنی قوم سے کہدے تو اے محمد کہ مین تمسے اس ہدایت کے بدلے کچہ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت (۱) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية قل لا اسالكم عليه اجرا الا المودة فی القربی۔ قالوا يا رسول اللہ من هؤلاء الذين امرنا اللہ تعالی بمودتهم قال علی وفاطمة وابناهما (اخرجه احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی عن مقاتل والكلبی و

الحاکم و الدیلمی و الطبری) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی قوم سے کہدے تو اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت ، لوگون نے عرض کیا کہ جن لوگون کی محبت کرلیے خدا نے ہمین حکم کیا ہے وہ کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان دونون کے بیٹے +

(۲) عن زاذان عن علیؑ قال فینا اہل البیت فی حٰم آیت لایحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ - قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (اخرجہ ابوالشیخ) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آپنے فرمایا ہم اہلبیت کی شان کے متعلق سورہ حٰم مین ایک آیت ہے - نہین نگاہ رکھے گا ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن - پہر آپنے اس آیت کو پڑہا (کہدے اپنی قوم سے اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت)

{۴} وقفوهم انهم مسئولون (سورۂ والصفت) ترجمہ اور ٹہراؤ ان کو تحقیق ان سے پوچہنا ہے +

(۱) عن ابی سعید و ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالی وقفوهم انهم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی (اخرجہ الامام الواحدی فی تفسیرہ - و ابو بکر بن مردویہ - والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کریمہ کی متعلق کہ اور ٹہراؤ انکو تحقیق انسے پوچہنا ہے قیامت کو دن علی کی ولایت سے +

{۵} انما انت منذر و لکل قوم هاد (سورہ رعد) ترجمہ اسکے سوا نہین کہ تو اے محمدؐ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکہانیوالا ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی هاد و اشار بیدہ الی علی وقال بك یهتدی المهتدون (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم فی کتابہ ماانزل من القران فی علی و ابو بکر بن مردویہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ مین ڈرانیوالا ہون اور علی ہادی ہین اور آپ نے جناب علیؑ کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور کہا یا علی ہدایت پانے والے تجہسے ہدایت پاوین گے +

(۲) عن ابی برزۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انا منذر و وضع

يده على صدره نفسه ثم وضعها على صدر علي ويقول ولكل قوم هاد اخرجه ابن مردويه والسيوطي في الدر المنثور) ابوبرزة الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا پھر جناب علیؑ کے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہر ایک قوم کے لیئے ہادی ہوتا ہے +

(۳) عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولكل قوم هاد وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على صدره فقال انا المنذر واوى بيده الى منكب علي فقال انت الهادي وبك يهتدي المهتدون (اخرجه ابن جرير وابن مردويه وابو نعيم في المعرفة والديلمي وابن عساكر وابن النجار والسيوطي في الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسکے سوا نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھکر فرمایا مین ڈرانے والا ہون اور علیؑ کے کندہے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تو راہ بتانیوالا ہے اور تجہسے ہدایت پانیوالے ہدایت پائین گے +

{۶} ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا (سورہ الدہر) ترجمہ اور کہلاتے ہین کہانا اپنی محبت پر فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیونکو +

(۱) عن ابن عباسؓ قال اجر علي على نفسه ليقي نخلا بشيء ليلة حتى اصبح فلما قبض الشعير طحن منه ثلثه فجعلوا منها شيئا ليا كلوه يقال له الحريرة رقيق بلا دهن فلما تم انضاجه اتا مسكين فسال فاطعموه اياه ثم صنعوا الثلث الثاني فلما تم انضاجه اتا يتيم فسال فاطعموه اياه ثم صنعوا الثلث الباقي فلما تم انضاجه اتا اسير من المشركين فاطعموه اياه فنزلت هذه الآية هذا قول الحسن والقتادة وقال سعيد بن جبير محبوس من اهل القبلة (اخرجه الواحدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ رات بہر کی محنت اپنی خوشی سے کی جب صبح ہوئی تو ان کو اجرت مین جو دستیاب ہوے۔ آپنے انکو لیکر پیسا اور پہلی ایک تہائی کا پتلا سا حریرہ گہی کے بغیر پکوایا جب پک چکا۔ ایک مسکین نے آکر سوال کیا جناب امیر نے وہ سارا اسکو کہلا دیا۔ پہر دوسری تہائی کو پکوایا۔ جب وہ بہی تیار ہوا ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپ نے وہ سارا بہی اسکو کہلا دیا۔ پہر تیسری تہائی کو پکوایا اسکے پختہ ہونے پر مشرکون کے ایک قیدی نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا اسکو بہی کہلا دیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن و قتادہ کا ہی سعید بن جبیر کہتے ہین وہ قیدی اہل قبلہ مین سے تہا +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدك فنذر علی وفاطمۃ وفضۃ جاریتہما ان برأ مما بھما ان یصوموا ثلاثۃ ایام فشفیا وما معہم شیئ فاستقرض علی من شمعون الیھودی الخیبری ثلاثۃ اصوع من الشعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی عددھم ووضعتھا بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیھم سائل فقال السلام علیکم اھل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم فوقف علیھم یتیم فاثروہ ووقف علیھم اسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین ثم اقبلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوء نی ما اری بکم فقام فانطلق معہم فرای فاطمۃ فی محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلك فنزل جبرئیل فقال خذھا یا محمد ھناك اللہ فی اھل بیتك فاقرء الآیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (اخرجہ الزمخشری فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حسنین علیہما السلام بیمار ہوگئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو ساتھ لیکر انکی عیادت کے لیے تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا یا ابا الحسن اگر آپ ان اپنے نورچشموں کے لیے نذر مانتے تو بہتر تھا۔ پس جناب امیر اور جناب سیدہ اور فضہ انکی لونڈی نے انکی تندرستی پر تین تین روزے رکھنے کی نذر مانی پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہوگئے سب نے ملکر روزے رکھے انکے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں تھا جو افطار کے لیے کام آتا جناب امیر نے شمعون خیبری یہودی سے جَو کے تین پیمانے قرض لیے۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب سیدہ علیہا السلام نے پیسکر پانچ روٹیاں انکی تعداد کے موافق پکائیں جب افطار کے لیے انکے آگے رکھیں ایک سائل نے آکر صدا کی السلام علیکم۔ اے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کچھ کھلاؤ خدا تمکو جنت کی نعمتوں سے سیر کرے سب نے اپنا کھانا اسے بخشدیا۔ اور پانی سے افطار کرکے سو رہے اور پھر دن بھر روزہ رکھا جب رات ہوئی بارادہ افطار کے لیے کھانا پکایا گیا۔ ایک سائل نے آکر آواز دی میں یتیم ہوں۔ سب نے اپنا کھانا اسے اٹھادیا۔ اور پانی سے افطار کرکے سو رہے پس اسیطرح سے تیسرے روز کی افطاری بالکل قیدی کو بخشدی صبح کو جناب امیر حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور مین لے گئے وہ دونو صاحبزادے مرغ کے چوزہ کی طرح کانپ رہے تھے حضرت نے انکو دیکھکر فرمایا۔ انکی یہ کیا حالت ہی جس سے مجھے رنج پیدا ہو رہا ہے پھر آپ جناب امیر کے گھر مین تشریف لے گئے جناب سیدہ علیہا السلام کو محراب مین دیکھا کہ ان کا پیٹ کمر سے لگا ہوا ہے اور انکی آنکھون مین ضعف سے حلقے پڑے ہوئے ہین حضرت کو یہ دیکھکر نہایت ملال ہوا اسا تنے مین جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد یہ لیجیے خدا تعالی آپکو آپکے اہل بیت کی نسبت تہنیت دیتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (اور کہلاتے ہین کھانا اپنی محبت پر فقیرون اور یتیمون اور قیدیون کو ٭

{۷} من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا (سورۃ النساء) ترجمہ جو لوگ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین پس وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جنپر کہ اللہ تعالے نے انعام کیا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہین اور انکی رفاقت اچھی ہے ٭

عن ابن عباس فی قولہ تعالی من یطع اللہ والرسول الخ قال علیؑ یا رسول ھل نقدر ان نزورک فی الجنۃ کما نزورک قال رسول اللہ ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ھذہ الایۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیھم الخ فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ قد انزل بیان ما سالت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت الصدیق الاکبر۔ (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہو سکتا ہی کہ ہم جنت مین بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہون جس طرح سے کہ دنیا مین مشرف ہوتے ہین۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کے لیے اسکا ایک رفیق ہوتا ہے جو اس نبی کی امت مین سب سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوی کہ وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جن پر کہ خدا تعالے نے انعام کیا ہے۔ پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلوا کر فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالے نے یا علی تیرے سوال کا جواب نازل کیا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے ٭

{۸} والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک هم المتقون (سورۂ زمر) ترجمہ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور وہ جس نے کہ تصدیق کی اسکی وہی لوگ رستگار ہین +

(۱) عن مجاهد فی قوله تعالیٰ الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی (اخرجہ ابن عساکر۔ والحافظ ابونعیم فی الحلیة والفقیہ ابن المغازلی فی المناقب) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے۔ وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور جس نے کہ تصدیق کی اسکی۔ وہ جناب امیرؑ ہین +

(۲) عن ابی هریرة والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ و الذی جاء بالصدق سے جناب رسالت مآب وصدق بہ سے جناب علی علیہ السلام مراد ہین +

{۹} یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (سورۃ التوبہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہوجاؤ +

(۱) عن ابن عباس قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی حلیة الاولیاء وسبط ابن الجوزی والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین کہ ہوجاؤ ساتھ صادقون کے) کہتے ہین کہ ساتھ علی کے کیونکہ وہ صادقون کے سردار ہین۔

(۲) عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ قال مع علی (اخرجہ ابن عساکر۔ وابوبکر بن مردویہ) جناب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت (کہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہوجاؤ) کی تفسیر مین روایت ہے کہ علی کے ساتھ ہوجاؤ۔

{۱۰} والذین اٰمنوا باللہ ورسوله اولئک هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم (سورہ الحدید) ترجمہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ یہی وہی لوگ صدیق اور شہید ہین انکے لیے انکے رب کے پاس انکا اجر اور انکا نور ہے۔

عن ابن عباس قال انها نزلت فی علی (اخرجہ احمد فی المسند والثعلبی فی تفسیرہ وابن المغازلی فی المناقب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ کے شان مین نازل ہوئی ہے

{۱۱} من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ فمنهم من قضی نحبہ ومنهم من ینتظر (سورہ احزاب) ترجمہ اور بعض مومنون سے وہ مرد ہین کہ سچکر دکھایا جو عہد کہ خدا سے انہون نے باندھا تھا۔ پس ایمان مین سے وہ ہے کہ پورا کرچکا کام اپنا اور بعض ایمان مین سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے۔

عن عکرمۃ قال سئل علی وھو علی المنبر منبر الکوفۃ عن قولہ تعالیٰ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ فقال اللھم عفوا ھذہ الآیۃ نزلت فی وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن الحارث فانہ قضی نحبہ یوم بدر فاما عمی حمزۃ فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر اشقاھا یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ وقال عھد عھدہ الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اخرجہ ابن حزم ویوسف سبط ابن الجوزی وابن حجر فی صواعق محرقہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک مرتبہ کوفے کے منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ان سے اس آیت کرا ور بعض مومنوں سے ایسے مرد ہین کہ سچکر دکھایا انہون نے جو عہد کہ خدا سے باندھا تھا کی تفسیر مین پوچھا گیا کہ یہ آیت کس کی شان مین نازل ہوئی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا اے خدا بخشیو۔ یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچیرے بہائی عبیدہ بن الحارث کے حق مین نازل ہوئی ہے پس میرا چچیرا بہائی عبیدہ بن الحارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر چکا۔ اور احد کے روز میرے چچا حمزہ اپنا کام پورا کر گئے۔ اب مین اس امت کے بدبخت کی انتظار مین ہون پھر آپنے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ اسکو اسکے خون سے رنگین کریگا۔ میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے پختہ عہد کیا ہے +

{۱۲} ھذان خصمان اختصموا فی ربھم فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من النار یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ولھم مقامع من حدید کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق۔ ان اللہ یدخل الذین اٰمنوا وعملوا الصلحات جنت تجری من تحتھا الانھار یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر (سورۃ الحج) ترجمہ۔ یہ دو مدعی جھگڑے ہین اپنے رب پر سو جو منکر ہوئے انکے واسطے ہین آگ کے کپڑے ڈالتے ہین انکے سر پر کھولتا پانی نچڑ جاتا ہے اس سے جو انکے پیٹ مین ہے اور کہال بہی۔ انکے واسطے مونگرا ہین لوہے کی جب چاہین کہ نکل پڑین اس سے گھٹنے کے مارے پھیر دیے گئے وہ اندر اور چکھتے رہو جلن کی مار۔ بیشک اللہ داخل کریگا انکو جو لائے ایمان اور کی بھلائیان۔ باغون مین۔ بہتی ہین انکے نیچے نہرین۔ گہنا پہناوینگے انکو وہان کنگن سونیکے اور موتی۔ انکی پوشاک ہے وہان ریشم کی +

(۱) عن قیس بن عبادۃ قال قال علی انا اول من یجثوا بین یدی الرحمن للخصومۃ یوم القیامۃ قال قیس وفیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث۔ وعتبۃ بن ربیعہ والولید بن عتبہ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ مین سب سے اول خدا کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرونگا۔ قیس کہتے مین کہ یہ آیت کہ دو مدعی جھگڑے ہین اپنے رب میں) ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جنہون بدر کے روز جنگ

کی ہو جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ

(۲) عن علی قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ وفی مبارزتنا یوم بدر ھذان خصمان اختصموا فی ربھم (اخرجہ البخاری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت ہماری اور بدر کے روز ہمارے مقابلہ کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یعنے یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔

(۳) عن ابی ذر انہ کان یقسم انزلت ھذہ الآیۃ فی حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث۔ وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ النابلسی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قسم کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق میں نازل ہوئی ہے +

{۱۳} ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصلحت سواء (سورہ جاثیہ) ترجمہ کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں کہ کردیں ہم انکو مانند ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے +

عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث فالذین اجترحوا السیات عتبۃ شیبۃ والولید۔ والذین امنوا وعملوا الصلحت علی وحمزہ وعبیدۃ (اخرجہ سبط ابن الجوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس اس آیت میں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں۔ وہ عتبہ اور شیبہ اور ولید ہیں۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں۔ وہ جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ ہیں) +

{۱۴} افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ (سورہ ھود) ترجمہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف سے +

(۱) عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وھو علی المنبر ما من رجل من قریش الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک ثم قال اما انک لو لم تسئلنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء علی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ (اخرجہ ابن ابی حاتم وابن المغازلی فی المناقب وابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی والواحدی فی تفسیریھما وابن جریر الطبری والطبرانی فی المعجم الکبیر وابن منذۃ وابو الشیخ وابو نعیم والمتقی فی کنز العمال وصاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبد اللہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے سنا

سُنا کہ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جسکے حق میں ایک یا دو آیتیں نازل نہوئی ہوں ایک شخص کہنے لگا
آپکے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیرؑ نے کہا اگر تو لوگوں کے سامنے مجھسے نہ پوچھتا تو میں تجھ سے بیان
نہ کرتا۔ افسوس ہے تجھ پر کیا تو نے سورہ ہود کو کبھی نہیں پڑھا ہے۔ پھر جناب امیر نے اس آیت کو پڑھا کہ آیا جو شخص کہ اپنے
پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی بینة من ربہ (یعنے اپنے رب سے دلیل روشن پر) ہیں اور میں شاہد منہ (یعنے اسکی طرف سے گواہ) ہوں
(۲) عن ابن عباس افمن کان علی بینة من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشاھد منہ علی بن ابی
طالب خاصة (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افمن کان علی بینة من ربہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد منہ سے خاصکر علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں +

{۱۵} فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین (سورہ التحریم) ترجمہ پس بے شک اللہ وہی رفیق
ہے اپنے نبی کا اور جبریل اور مومنوں کا نیک +

(۱) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین
علی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم وابن ابی حاتم والسیوطی فی الدر المنثور
والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی وصالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ
الحافظ ابونعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن عساکر۔ وابن مردویہ وفخر الرازی
فی الاربعین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی
طالب ہیں۔ +

{۱۶} وتعیھا اذن واعیہ (سورہ الحاقہ) ترجمہ اور یاد رکھے اسکو کان سننے والا +

(۱) عن بریدة الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان
اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی فنزلت وتعیھا اذن واعیہ (اخرجہ الثعلبی فی
تفسیرہ والامام الواحدی فی اسباب النزول والحافظ ابونعیم فی ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن جریر
وابن ابی حاتم۔ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ یا علی ہم تمہیں تعلیم
کریں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہے کہ تمہیں یاد رکھائے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھے اسکو سننے والا کان

(۲) عن مکحول عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعل اذنک واعیۃ یا علی فعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی)
مکحول جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمنے خدای پاک سے مانگا ہے وہ سننے والا کان تیرے کانوں کو بنا دے پس خدا نے ایسا ہی کر دیا جناب امیر کہا کرتے تھے کہ میں نے اس روز سے کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ مجھے یاد نہ رہا ہو۔

(۳) عن ابن عباس رض قال لما نزلت هذه الآیۃ وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء وابن المغازلی فی المناقب والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (کہ اور یاد رکھتا ہے کان سننے والا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے سوال کیا ہے کہ یا علی وہ اسے تیرے کان بنا دے جناب امیر فرمایا کرتے تھے اسکے بعد مجھ کو کوئی بات نہیں بھولی +

(۱۷) افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون (سورہ سجدہ) ترجمہ آیا وہ شخص کہ مومن ہے ہو سکتا ہے مثل اسکی جو کہ فاسق ہے! +

(تنبیہ) اخرج الواحدی - وابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس - واخرج جریر والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار - واخرج ابن عدی - والخطیب فی تاریخہ من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی - والولید بن عقبۃ ابن ابی معیط واخرج الخطیب وابن عساکر من طریق لہیعۃ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی وعقبۃ ابن ابی معیط لا الولید (لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی) امام واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطا ابن یسار سے روایت کیا ہے۔ اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی کے طریق سے ابی صالح سے کہ انہونے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں خطیب اور ابن عساکر لہیعہ کے طریق سے عمرو بن دینار سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا وابسط لسانا واملأ للکتیبۃ فقال لہ علی اسکت انما انت فاسق فانزل اللہ تعالی تصدیقا لعلی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا - قال قتادۃ ما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ولا فی الآخرۃ ثم اخبر منازل الفریقین فقال تعالی اما الذین

امنوا (اخرجہ الواحدی) (وکذا فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ولید نے جناب امیر سے کہنے لگا میں تم سے تیز نیزہ والا ہوں اور تیز زبان ہوں اور بھاری تلوار والا ہوں جناب امیر نے اس سے فرمایا خاموش رہ تو تو فاسق ہے پس خدا تعالی نے جناب امیر کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیا ہوسکتا ہے وہ شخص کہ مومن ہے مثل اس شخص کے جو کہ فاسق ہے۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ وہ دونو ہرگز نہ دنیا میں نہ خدا کے پاس آخرت میں برابر ہو سکتے ہیں۔ پھر خدا نے فریقین کے مرتبہ سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں +

(۲) قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۔ انزل اللہ الکتاب العزیز فی علی وفی الولید قرانا + فتبوأ الولید من ذالک فسقا + وعلی متبوء ایمانا + لیس من کان مؤمنا عرف اللہ + کمن کان فاسقا خوانا + سوف یجزی الولید خزیا نارا + وعلی لا شک یجزی جنانا + فعلی یلقی لدی اللہ عزا + والولید یلقی ہناک ھوانا + خدا نے عزت والی کتاب کو علی اور ولید کے حق میں نازل فرمایا۔ اور ولید کا فسق ٹھکانا جتایا۔ اور علی کا ایمان ٹھکانا بتایا۔ نہیں ہے وہ شخص جس کا ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہے عنقریب دوزخ میں ولید رسوا کیا جائیگا۔ اور علی کو بیشک جنت میں جزا ملیگی۔ پس علی خدا سے عزت کے ساتھ ملینگے۔ اور ولید وہاں رسوا ہوگا +

{۱۸} اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ (سورۂ توبہ) کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اسکی راہ میں جہاد کیا نہیں ہیں وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال نزلت ھذہ الایۃ فی علی والعباس (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۲) اخرجہ ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ ابن ابی شیبۃ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا۔ فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشھر قبل الناس وانا صاحب الجھاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ تعالی اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ

والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله ابن ابی حاتم۔ اور ابو الشیخ اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ
اور ابن جریر اور ابن مندہ اور ثعلبی اپنی تفسیر میں اور واحدی اسباب النزول میں اور قرطبی اور ابن اثیر جامع
الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی در منثور میں اور حافظ ابو نعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے
ہیں کہ جناب امیر اور عباس اور طلحہ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا میں
خانہ کعبہ کا متولی ہوں اور اگر میں چاہوں تو وہیں رہا کروں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں زمزم کا
متولی ہوں اور اسکا نگہبان ہوں پس جناب امیر نے کہا میں نہیں جانتا ہوں جو کہتے ہو میں بیشتر لوگوں سے
سے نماز پڑھی ہے اور میں خدا کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہوں پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا
کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر الخ

{۱۹} الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف
علیهم ولا هم یحزنون (سورۂ بقرہ) ترجمہ جو لوگ اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور
دن کو اور پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس اور انکو ڈر نہیں اور نہ وہ غم کھاتے
عن ابن عباس رضی فی قوله تعالی الذین ینفقون اموالهم الخ قال نزلت فی علی کانت معه اربعة دراهم
فانفق فی اللیل درهما وفی النهار درهما وفی السر درهما وفی العلانیة درهما فانزل الله تعالی هذه الآیة
اخرجه الواحدی وابو بکر بن مردویه والطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو
انہوں نے خدا کی راہ میں دیا اور ایک درہم دن کو دیا ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر
پس خدا تعالے نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

{۲۰} سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج (سورۂ معارج)
ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے کافروں کے لیے نہیں کوئی اسکا دفع کرنیوالا۔ عذاب
اللہ کی طرف سے ہے جو سیڑہیوں والا ہے۔

نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیره ان سفیان بن عیینة سئل عن قوله تعالی سأل سائل بعذاب
واقع الخ فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلة ما سألنی احد عنها قبلک حدثنی ابی عن
ابو جعفر محمد عن ابائه علیهم السلام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس
فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاه فعلی مولاه فشاع ذلک فی البلاد وبلغ ذلک الحارث
بن نعمان الفهری فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاناخ راحلته فنزل عنها فقال یا محمد امرتنی عن

اللہ عزوجل ان نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ
منک وامرتنا بالزکوٰۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ
منک ثم لم ترض بھذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی
مولاہ فھذا شیٔ منک ام من اللہ عزوجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الٰہ الا ھو ان
ھذا من اللہ عزوجل فولی الحارث بن نعمان الفھری یرید راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان
ما یقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل
راحلتہ حتی رماہ اللہ عزوجل بحجر سقط علی ھامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عزوجل
سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی
تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کے بارے میں پوچھا کہ یہ آیت
کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں
پوچھا امام ابو جعفر محمد باقر علیہ و علیٰ آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب
کہیں پہنچ گئی۔ حارث بن نعمان الفہری یہ سنکر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر
حضور سے عرض کرنے لگا یا محمد آپ نے ہمیں لا الٰہ الا اللہ پر گواہی دینے کے لیے حکم دیا ہم نے اس بات کو بھی آپ سے
مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہم نے آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہم کو زکوٰۃ دینے کے لیے
کہا ہم نے وہ بھی آپ کا کہنا قبول کیا پھر آپ نے ہم کو حج کرنیکا حکم دیا ہم نے وہ بھی مان لیا پھر آپ نے رمضان کے
روزوں کے لیے کہا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا۔ پھر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے بازو کو پکڑ کر
اٹھایا اور انکو ہم پر آپ نے فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپ کی طرف سے ہے
یا خدا نے حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان
یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچ ہے تو ہمارے اوپر
آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا خدا تعالے نے اسپر ایک آسمانی
پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالی عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک
مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کے لیے ہونیوالا ہے اسکو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ عذاب اللہ کی
طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے ✣

{۲۱} یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (سورۂ مائدہ) ترجمہ اے رسول پہونچا دو اس

چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے ✤

(۱) عن ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم (اخرجه الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابه المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد الله محمد بن یوسف الکنجی الشافعی هکذا ذکره الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انها نزلت فی بیان الولایة لعلی (اخرجه ابن ابی حاتم وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ ای رسول پہونچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے۔ امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اسکو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اپنی کتاب مسمی بکفایۃ الطالب میں کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور ابو بکر بن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے ✤

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نقرء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس (اخرجه الواحدی فی تفسیره والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاعرج فی تفسیر النیسابوری والحافظ ابن الکثیر وابو نعیم فی الحلیة وابن مردویه والعینی فی شرح البخاری والسیوطی فی الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ مہد میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے ای رسول پہونچا دو اس چیز کو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے یہ کہ علی مؤمنون کا مولی ہے اور اگر تو نے نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہونچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا رکھیگا ✤

(۳) عن ابن عباس قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب (اخرجه الواحدی فی اسباب النزول والثعلبی فی تفسیره) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے ✤

(۴) عن البراء بن عازب قال فی قوله تعالی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال عمر بخ بخ یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنة (اخرجه ابو نعیم والثعلبی)
براء بن عازب سے یا ایہا الرسول بلغ کی آیت کے متعلق روایت ہے کہ اے رسول علی کے فضائل کو پہونچا دو

جبکہ یہ آیت غدیر خم کے روز نازل ہوئی حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے یا علی تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولا ہے +

{۲۲} الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (سورۂ مائدہ) ترجمہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارا دین اور مینے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت +

(۱) عن ابی سعید الخدری رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم وکان ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتے نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتے نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابو بکر بن مردویۃ عنہ وعن ابی ہریرۃ والسیوطی فی الدر المنثور والدیلمی وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلا کر درخت کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم کیا وہان سے کانٹون کو جھاڑو سے دور کیا گیا پھر آپ نے علی کو بلوا کر انکے دونو بازو پکڑ کر اٹھائے یہانتک کہ لوگون نے حضرت کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر آپنے فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ ہنوز ابھی لوگ متفرق نہین ہوے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز مینے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کیا ہے اور مینے اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ دین کے کامل ہوجانے۔ اور نعمت کے پورا ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت پر خدا کے راضی ہونے پر +

(۲) عن ابی ہریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وہو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کتب لہ صیام ستین شہرا (اخرجہ ابن المغازلی وابو الفتح محمد بن علی بن ابراھیم النطنزی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ذی الحجہ کی اٹھارہوین تاریخ کو کہ وہ غدیر خم کا روز ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا مین سب مومنون کی جان سے اولے نہین اور لوگون نے عرض کیا کہ بیشک یا

یارسول اللہ آپ ہماری جان سے اولیٰ ہین پھر حضرتؐ نے فرمایا جسکا کہ مین مولیٰ ہوں اسکا علی مولیٰ ہے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا بنگیا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی کہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارے دین کو اور مینے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت روزہ رکھے اسکے لیے ساٹھ مہینے کے روزونکا ثواب لکھا جائیگا +

(۳) عن مجاهد قال نزلت هذه الاٰية بغدير خم (اخرجه الامام الصالحانی) مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نازل ہوئی +

{۲۳} ان الذين اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت اولٰئك هم خير البرية (سورہ البینہ)

ترجمہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین۔

(۱) عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اتاكم اخي ثم التفت الى الكعبة فضربها بيده ثم قال والذي نفسي بيده ان هذا وشيعته هم الفائزون يوم القيامة ثم قال انه اولكم ايمانا معي واوفاكم بعهد الله واقومكم بامر الله واعدلكم في الرعية واعظمكم عند الله مزية واقسمكم بالسوية قال ونزلت هذه الاٰية ان الذين اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت اولٰئك هم خير البرية قال فكان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اذا اقبل علي قالوا قد جاء خير البرية (اخرجه الخوارزمي في المناقب وابن عساكر والسيوطي في الدر المنثور)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے ہم سے ارشاد کیا تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے۔ پھر آپنے کعبہ کیطرف متوجہ ہو کر اُس پر ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے یہ اور یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے روز بس یہی لوگ جنت تک پہونچنے والے ہین پھر آپنے فرمایا۔ بتحقیق یہ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ اور خدا کے حکم پر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق مین عدل کرنیوالا ہے۔ اور تم سب سے اللہ کے نزدیک زیادتی والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والا ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شبک جو لوگ ایمان لائے ہین اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین پھر جبکہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لاتے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہتے کہ سب خلقت سے بہتر ہین تشریف لا رہے ہین +

(۲) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذہ الآیۃ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک تاتی یوم القیامۃ وهم راضیین ومرضیین ویاتی اعداؤک غضابا مقمحین (اخرجہ الحافظ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء والدیلمی فی فردوس الاخبار عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین نازل ہوئی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو اور تیر اگروہ قیامت مین آئینگے خوش اور خوش کیے گیے اور تیرے دشمن آئین گے خفگی مین گردن اٹھائے ہوئے ؛

(۳) عن زید بن شرحبیل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیا یقول حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مسندہ الی صدری فقال ای علی الم تسمع قول اللہ تعالی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریۃ - انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جثت الامم للحساب یدعون غرا محجلین (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب وابوبکر ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) زید بن شرحبیل الانصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب ناقل ہین کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوے سُنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے آپ نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو نے خدا تعالے کے فرمانے کو نہین سُنا ہے کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہین - پس وہ ہین اور تو اور تیر اگروہ ہین - میرے اور تیرے وعدہ کی جگہ حوض ہے جبکہ قیامت کو امتین حساب دینے کے لیے آئینگی تو وہ لوگ سفید مونھہ اور سفید ہاتھہ پاؤن والے پکارے جائینگے ؛

(۴) عن ابی سعید الخدری مرفوعا علی خیر البریۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابو سعید خدری سے مرفوعا روایت ہے کہ جناب امیر خیر البریہ ہین -

(۴۴) ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا (سورہ مریم)

ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لاے اور کام کیے اچھے البتہ کرے گا رحمن انکے لیے محبت ؛

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی قل اللهم اجعل لی من عندک عهدا واجعل لی فی صدور المؤمنین مودۃ فانزل اللہ تعالی ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا (اخرجہ احمد والبخاری وابوداؤد وفی السنن والحمیدی فی جمع بین الصحیحین وعبدری فی کتابہ جمع بین الصحاح الستۃ وصاحب المشکوۃ من الصحیح الترمذی والحافظ ابونعیم فیما نزل من القرآن فی علی والثعلبی فی تفسیرہ و

ابن مردویہ و سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ۔ والحافظ ابن حجر فی الصواعق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؓ سے ارشاد فرمایا یا علی دعا کرو اور کہو کہ اے میرے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنون کے دل مین میری محبت ڈالدے۔ پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمن انکے لیے محبت ✚

(۲) عن محمد بن الحنفیہ رض فی قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن وُدًّا انہ قال لا یبقی مومن الا وفی قلبہ ود علی واھل بیتہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علیؑ (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق کہ بے شک وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمن انکی محبت۔ روایت کرتے ہین کہ کوئی مومن ایسا باقی نہین رہیگا کہ جس کے دل مین علیؑ کی اور علیؑ کے اہل بیت کی محبت نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حقمین نازل ہوی ہے ✚

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی علی فصلی اربع رکعات ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللھم سالک موسیٰ بن عمران وانا محمد اسالک ان تشرح لی صدری وتیسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سالت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیک الی السماء وادع ربک واسالہ یعطیک فرفع یدیہ الی السماء وھو یقول اللھم اجعل لی من عندک عھدا واجعل لی عندک ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑکر چار رکعتین نماز کی پڑہین پھر آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کے فرمایا اے میرے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور مین محمد ہون اور تجھ سے دعا کرتا ہون میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکین اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری پشت کو قوی کر اور میرے امر مین اسکو میرا شریک گردان ابن عباسؓ کہتے ہین مینے ایک پکارنیوالے کو پکارتے ہوے سنا کہ اے احمد ہمنے تجھے دیدیا ہے جو کچھ کہ تو مانگتا ہے پس حضرت نے جناب امیر سے فرمایا اے ابا الحسن تم اپنے ہاتھ کو آسمان کیطرف اٹھا کر خدا سے دعا کرو اور مین بھی تیرے لیے دعا کرتا ہون وہ تجھے ضرور عطا کریگا جناب امیر نے دعا کی اے میرے پروردگار مجھ اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالے نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا

واحلل

{۲۵} من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (سورۃ البقرہ)
اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کے لیئے اور اللہ شفقت کرنے والا ہے بندوں پر *

نقل الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی احیاء علوم الدین ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ تعالی الی جبرئیل ومیکائیل انی اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول من الاخر فایکما یؤثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کلواحد منہما الحیوۃ فاوحی الیہما فلا کنتما مثل علی اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی علی فراشہ ویؤثرہ بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک یا ابن ابی طالب یباھی اللہ بک والملائکۃ فانزل اللہ عز وجل ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (واخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی الحلیۃ) امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ جب شب ہجرت میں جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے پروردگار نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی کی کہ میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے اور تم دونوں میں کسی ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ لینے دوسرے بہائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تم دونوں علیؑ کی مثل ہرگز نہیں ہو۔ میں نے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے دیکھو وہ اپنے بہائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اپنے فدا کر رہا ہے تم دونوں زمین پر جا کر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبرئیل جناب امیر کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤں کیطرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ اور پکارتے رہے شاباش اے ابن ابی طالب اور اسکی فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے)

{۲۶} ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۂ واللیل) ترجمہ اور البتہ عنقریب دیگا رب تیرا تجھے پس راضی ہوگا تو یا محمدؐ *

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی تفسیر ھذہ الایۃ انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لا

يدخل احد من اهل بيته في النار اخرجه القرطبي وابن المغازلي في المناقب وابن جرير في تفسيره والسيوطي في احياء الميت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رضی ہوگئے کہ انکی اہل بیت میں سے کوی دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا +

{۲۷} مرج البحرين يلتقيان (سورة الرحمن) ترجمہ۔ چلای دو دریا ملکر چلتے +

عن انس بن مالك في قوله تعالى مرج البحرين يلتقيان قال هو علي وفاطمة ويخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسين رواه صاحب كتاب الدرر انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ ملتے ہیں دو دریا آپس میں روایت ہے کہ دو دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہیں اور نکلے ان سے موتی اور مونگا جناب حسنین ہیں +

{۲۸} واجعل لي لسان صدق في الآخرين (سورة الشعراء) ترجمہ اور بنا میرے لیے ایک سچ کی زبان پچھلوں میں +

عن ابي عبد الله جعفر بن محمد الباقر قال لسان صدق هو علي ابن ابي طالب لما عرضت ولايته على ابراهيم عليه السلام فقال اللهم اجعل من ذريتي ففعل ذلك اخرجه ابو بكر بن مردويه جناب امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ سچ کی زبان جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جب انکی ولایت کو جناب ابرہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انہوں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اے پروردگار انکو میری ذریت سے بنا پس خدا تعالی نے ایسا ہی کیا +

{۲۹} والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين امنوا (سورة والعصر) ترجمہ قسم ہے اترتے دن کی بے شک انسان نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے +

عن ابن عباس قال ان الانسان لفي خسر ابا جهل والا الذين امنوا علي وسلمان اخرجه ابو نعيم وابن مردويه ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک انسان نقصان میں ہے سے مراد ابو جہل ہے مگر جو ایمان لائے ان سے مراد علی اور سلمان ہیں +

{۳۰} والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (سورة والنجم) ترجمہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ٹوٹا نہیں گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ بھٹکا

(۱) عن ابي الحمراء حبة العرني قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسد الابواب التي في المسجد شق عليهم قال حبة كاني لانظر الى حمزة بن عبد المطلب وهو تحت قطيفة حمراء

وعیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک وابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول الله صلی الله علیہ وسلم انہ قد شق علیھم فدعا الصلوٰۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول الله صلی الله علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منھا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال یا ایھا الناس والله ما انا سددتھا ولا انا فتحتھا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ وقرأ والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غویٰ (اخرجہ ابن مردویہ) والسلوطی فی الدر المنثور فی سورۃ النجم، ابو الحمراء حبہ عرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا جو کہ مسجد میں تھے لوگوں پر نہایت شاق گذرا جبہ کہتے ہیں کہ گویا میری آنکھوں کے سامنے وہ سماں پھر رہا ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہیں اور انکی آنکھوں سے اشک جاری ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں آپ نے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس رضے اللہ عنہم کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچیرے بھائی کو رکھ لیا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ کہ ان لوگوں پر دروازوں کا بند کیا جانا شاق گذرا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید اور توحید میں ویسا خطبہ نہیں سنا گیا تھا۔ پھر فرمایا لے لوگو میں نے ان دروازوں کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے پھر حضرت نے اس آیت کو پڑہا قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہیں بھٹکا اور نہیں بولتا اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتوں والا اسکو سکھاتا ہے۔

(۲) عن ابن عباسؓ قال کنا جلوسا بمکۃ مع طائفۃ من شبان قریش وفینا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا انقض نجم فقال علیہ السلام من انقض ھذا النجم فی منزلہ فھو وصی من بعدی فقاموا ونظروا وقد انقض فی منزل علی فقالوا قد ضللت بعلی فنزلت والنجم اذا ھویٰ ما ضل صاحبکم وما غویٰ (اخرجہ ابن المغازلی وصاحب ینابیع وذخائر العقبیٰ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مکہ میں جوانان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم میں تشریف رکھتے تھے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا۔ پس حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ستارہ جس شخص کے گھر میں گریگا وہ میرے بعد میرا وصی ہے۔ یہ سنکر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھنے لگے وہ ستارہ جناب

امیر علیہ السلام کے گھر مین گرا۔ پس لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (العیاذ باللہ) آپ
بسبب علی کے دہوکا کہاتے ہین۔ پس یہ آیت نازل ہوئی قسم ہے ستارے کی جب کہ وہ گرا نہین گمراہ
ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا +

{۳۱} وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا (سورۃ الفرقان) ترجمہ
اور وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی کو پہر بنایا اسکے لیے جدا اور سسرال کو +
عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالی ھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصھرا قال انھا نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب علیہ السلام ھو ابن عم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وزوج فاطمۃ علیھا السلام فکان لہ نسبا وصھرا (کفایۃ الطالب للعلامۃ
عبداللہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے شان نزول مین
(کہ وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا اور بنایا اسکے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ) کہتے
ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل
ہوئی ہے کہ وہ نسب کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور جناب فاطمہ علیہا
السلام کے شوہر ہونے کی وجہ سے حضرت انکے لیے سسرالی کا رشتہ ہین +

{۳۲} سلام علی آل یاسین (سورۂ والصافات) ترجمہ آل یاسین پر سلام ہو
عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال فی قولہ تعالی سلام علی آل یاسین ای علی آل محمد صلی
اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الکلبی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسمھودی الشافعی
فی فضل الشرفین وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کریمہ (کہ سلام ہو آل یاسین پر) کی تفسیر مین منقول ہے کہ یعنے آل
محمد پر سلام ہو +

تنبیہ فقد نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان المراد بذلک سلام
علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آل یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے +

{۳۳} اخوانا علی سرر متقابلین (سورۃ الحجر) ترجمہ بہائی بہائی کے تختون پر آمنے
سامنے ہونگے +

(۱) عن زید بن ابی اوفی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری

فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر مین قیامت کو روز جنت مین میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بھائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✤

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال علی یا رسول اللہ ایما احب الیک انا ام فاطمۃ قال فاطمۃ احب الی منک وانت اعز علی منھا وکانی بک وانت علی حوضی تذود عنہ الناس وان علیہ لاباریق مثل عدد نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمۃ وعقیل وجعفر اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابن مردویہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونون مین سے کون حضور کو زیادہ پیارا ہے مین یا فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہین اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو مین اور تم حوض پر اکٹھے ہونگے تم لوگون کو اس سے ہٹاؤ گے اور اس پر آسمان کے ستارون کی تعداد کی موافق پیالے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✤

{۳۴} **ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین** (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہ خدا ہے کہ جس نے تیری تائید کی اپنی مدد سے اور مومنون سے ✤

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالی کے قول کی تفسیر مین کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہین سوا خدا کے کوئی معبود در انحالیکہ وہ اکیلا ہے کوی اسکا شریک نہین محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے مینے علی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ✤

{۳۵} **واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین** (سورۃ البقرۃ) ترجمہ اور قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والون کے ساتھ ✤

عن مجاھدؒ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وھما اول من صلی ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص والحافظ ابونعیم۔ وابن المغازلی فی المناقب وسبط ابن الجوزی، فی تذکرۃ خواص الامۃ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے حق مین خاصکر نازل ہوئی اور انہین دونو صاحبون نے اول نماز پڑھی ہے اور یہی دونون پہلے جھکے ہین +

{۳۶} **والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار** (سورۃ توبہ) ترجمہ جو لوگ کہ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے۔ اور مدد کرنے والے +

(۱) عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی والسابقون الاولون قال سبق یوشع بن نون الی موسی وسبق صاحب الیاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الضحاک والطبرانی وابن مردویۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون الاولون کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ یوشع بن نون نے جناب موسی علیہ السلام کیطرف اور صاحب الیاسین یعنے حواریون کے دوست نے جناب عیسے علیہ السلام کیطرف اور جناب امیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے مین سبقت کی ہے +

{۳۷} **فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون** (سورہ الزخرف) ترجمہ پس اگر ہم تجھ کو لے گیے تو ہمکو ان سے بدلا لینا ہے +

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابوبکر بن مردویۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آیۃ فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون علی علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد انتقام لین گے +

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قولہ تعالی فانا منھم منتقمون بعلی (اخرجہ الحافظ ابو نعیم) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ خدا کی کلام پاک مین کہ ہم انسے بدلا لینگے یہ مراد ہے کہ بذریعہ علی کے ہم اُنسے بدلا لینگے +

{۳۸} وجنات من اعناب و زرع و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بماء واحد (سورہ رعد) ترجمہ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور پلای جاتی ہیں ایک پانی سے +

عن جابر بن عبد الله انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول الناس من شجار شتى وانا وانت يا علي من شجرة واحدة ثم قرء النبي صلى الله عليه وسلم وجنات من اعناب وزرع ونخيل صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد (اخرجه ابو بكر بن مردويه وهو صحيح على هذا الحاكم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا۔ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور پلائی جاتی ہیں ایک پانی سے +

{۳۹} یوم لا یخزی الله النبی والذین امنوا معه (سورہ التحریم) ترجمہ جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو ایمان لائے ہیں ملکے ساتھ +

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول من يكسى من حلل الجنة ابراهيم لخلته من الله عز وجل ثم محمد لانه صفوة الله ثم علي يزف بينهما الى الجنان ثم قرأ يوم لا يخزي الله النبي والذين امنوا معه (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابرہیم علیہ السلام باعث خلیل اللہ ہونیکے جنت کے لباس سے ملبوس ہونگے پھر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہ الٰہی ہیں پھر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں ٹہلتے ہونگے۔ پھر حضرت نے اس آیت کو پڑہا +

{۴۰} وکفی الله المؤمنین القتال وکان الله قویا عزیزا (سورۃ الاحزاب) اور آپ بچا لیا اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہے اللہ زور آور زبردست +

عن عبد الله بن مسعود كان يقرأ هذا الحروف وكفى الله المؤمنين القتال بعلي وكان الله قويا عزيزا (اخرجه ابن مردويه وابن ابي حاتم وابن عساكر والسيوطي في الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ کفایت کی اللہ نے مومنوں کو لڑائی میں علی کے ساتھ اور اللہ ہے قوی عزت والا +

{۴۱} فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والآصال (سورۃ النور) ترجمہ ان گھرون مین کہ اللہ تعالی نے انکے بلند کیے جانے اور ان مین اپنے نام کے ذکر کیے جانے کا حکم کیا ہے صبح اور شام اس مین اسکے لیے تسبیح کرتے ہین عن انس و بریدۃ رضی اللہ عنھما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی بیوت اذن اللہ الخ فقال رجل ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقال ابوبکر رض ھذا البیت منھا واشار الی بیت علی و فاطمۃ قال نعم من افاضلھا (اخرجہ بن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑھی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ کن گھرون سے مراد ہے آپ نے فرمایا انبیا کے گھرون سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھر یعنے جناب علیؓ اور فاطمہ کا انہین گھرون مین سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکے بہترین مین سے ٭

{۴۲} یا ایھا الذین امنوا لا تحرموا الطیبات ما احل اللہ لکم (سورۂ مائدہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاک چیزون کو کہ خدا تعالے نے تمہارے لیئے حلال کی ہین ٭

(۱) عن قتادۃ عن ابن عباسؓ قال انھا نزلت فی علی واصحابہ وقال ان علیا وجماعۃ من اصحابہ منھم عثمان بن مظعون ارادوا ان یتخلوا عن الدنیا ویترکوا النساء ویترھبوا فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویۃ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر اور انکے بعض دوستون کے حق مین نازل ہوئی ہے جناب امیر اور انکے بعض دوستون نے کہ جن مین سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ارادہ کیا تھا کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے اور عورتون کو چھوڑ کر راہب بنجانا چاہیے لہذا یہ آیت نازل ہوئی ٭

{۴۳} ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ (سورۃ النساء) ترجمہ کیا لوگ حسد کرتے ہین اس شخص پر جسکو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے۔

عن محمد الباقر فی قولہ ام یحسدون الناس الخ انہ قال واللہ نحن اھل البیت ھم الناس (اخرجہ ابو الحسن المغازلی فی المناقب والعلامہ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام

محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ واللہ وہ لوگ ہم اہل بیت ہیں +

{۴۴} **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** (سورۂ آل عمران) ترجمہ اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو +

عن جعفر الصادق فی تفسیر ہذہ الآیۃ انہ قال نحن حبل اللہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والعلامۃ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وہ خدا کی رسی ہم ہین +

{۴۵} **کمشکوۃ فیہا مصباح** (سورۃ النور) ترجمہ مانند چراغدان کے ہے جسمین چراغ ہو

عن ابی جعفر قال سالت الحسن عن قول اللہ تعالیٰ کمشکوۃ فیہا مصباح قال المشکوۃ فاطمۃ وشجرۃ مبارکۃ ابراہیم لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یہودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منہا امام بعد امام یہدی اللہ لنورہ من یشاء یہدی اللہ لولایتنا من یشاء (اخرجہ ابن المغازلی) جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مینے جناب حسن سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمانے لگے کہ چراغدان سے مراد جناب فاطمہ ہین اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لاشرقیہ و لاغربیہ سے یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہ نہ تو یہودیہ تھین اور نہ نصرانیہ اور نور علے نور سے یہ مراد ہے کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہیگا - اور اللہ ہدایت کرتا ہے اپنے نور سے جسے چاہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ ہماری ولایت ہمسے جسے چاہے ہدایت کر سکتا ہے +

{۴۶} **ومن یقترف حسنۃ نزدلہ فیہا حسنا** (سورۃ الشوریٰ) ترجمہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا ہم اسکے لیے نیکی زیادہ کرتے ہین +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ دوستی کی +

{۴۷} **افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ** (سورۃ القصص) ترجمہ پس جسکے ساتھ کہ ہمنے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا +

عن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ قال نزلت ہذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ رضی اللہ عنہما (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی +

{۴۸} افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه (سورۃ الزمر) ترجمہ
پس جس کا کہ سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا سو وہ اجالے میں ہے اپنے رب سے ÷

قال الواحدی فی کتابه المسمی باسباب نزول القران نزلت هذه الایة فی علی وحمزة و
قست قلوبهم ابولهب واولاده وهکذا ذکره ابوالفرج ابن الجوزی امام واحدی کتاب اسباب
نزول القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور جس کا کہ دل
سخت ہو گیا وہ ابولہب اور اسکی اولاد ہے علامہ ابوالفرج ابن جوزی نے بھی اسکا ذکر کیا ہے ÷

{۴۹} انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا یقیمون الصلوة ویؤتون
الزکوة وهم راکعون (سورۃ مائدہ) ترجمہ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا رفیق اللہ اور اُسکا
رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں در آنحالیکہ وہ رکوع کیے
ہوئے ہیں ÷

عن ابن عباس کان جالسا علی شفیر زمزم یقول قال رسول رسول الله صلی الله علیه و
اله وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامة فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم الا قال الرجل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابن عباس سالتك بالله
من انت فکشف العمامة عن وجهه وقال ایها الناس من عرفنی فقد عرفنی فانا ابوذر
الغفاری سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بهاتین والا فصمتا ورایته بهاتین والا
فعمیتا یقول عن علی انه قائد البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره مخذول من خذله
اما انی صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما من الایام الظهر فسال سائل فی
المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یدیه الی السماء وقال اللهم اشهد انی سالت
فی مسجد نبیك ولا یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوة راکعا فاومی الیه بخنصره
الیمنی وفیها خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصره فرفع رسول الله صلی الله
طرفه الی السماء فقال اللهم ان اخی موسی سالك فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی
امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی
اشدد به ازری واشرکه فی امری فانزلت علیه قرانا سنشد عضدك ونجعل لکما
سلطانا اللهم انی محمد نبیك وصفیك اللهم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل
لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ازری قال ابوذر فما استتم دعاءه حتی اتی جبریل من

عند اللہ قال یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباسؓ نے حدیث کے بیان کرنے مین توقف کیا وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کہولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہوا اور جس نے کہ نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دو کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہوجائین اور ان دونون آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کی شان مین فرماتے تھے وہ نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چہوڑا گیا وہ شخص جسنے کہ اسکو چہوڑا۔ مین ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑہ رہا تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا کسیتے اسے کچہ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتہ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تہا مجھے کسینے کچہ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کیطرف اپنے دہنے ہاتہ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین انگوٹھی تھی سائل نے بڑہکر اتارلی یہ ماجرا حضرت ؐ نے دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی الٰہی میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کھول تا کہ میری باتین لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا قرآن ؐ مین نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے اور تم دونو کو غالب بنائینگے۔ الٰہی مین محمد ہون اور تیرا نبی برگزیدہ ہون پس میرے سینہ کو بہی کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میری گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو ختم نہین کیا تہا کہ جبرئیل ؑ خدا کے پاس سے تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد پڑہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین نماز پڑہتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین درآنحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہین ✤

(۲) عن ابن عباسؓ قال اقبل عبد اللہ بن سلام ومعہ نفر من قومہ ممن قد آمنوا بالنبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان منازلنا بعیدة لیس لنا مجلس دون ھذا المجلس وان قومنا
لما رأونا امنا باللہ ورسولہ وصدقناہ رفضونا۔ والوعلی انفسھم ان لا یجالسونا ولا ینا کحونا
ولا یکلمونا فشق ذلک علینا فقال لھم النبی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ ثم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد والناس بین قائم وراکع فرای لسائل فقال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعطاک احد شیئا فقال نعم خاتما فقال صلی اللہ علیہ وسلم من اعطاک
قال ذلک القائم واومی بیدہ الی علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاک قال اعطانی
وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرء ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب
اللہ ھم الغالبون فانشأ حسان بن ثابت ؎ اباحسن تفدیک روحی ومھجتی + وکل بطئی
فی الھدی والمسارع + فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا + فدتک نفوس الخلق یا خیر راکع
بخاتمک المیمون یا خیر سید + یا خیر ساجد ثم یا خیر راکع + فانزل فیک اللہ خیر ولایة
وبینھا فی محکمات الشرائع + وایضا قال ؎ من ذا بخاتمہ تصدق راکعا + واسرہ فی نفسہ
اسرارا + من کان بات علی فراش محمد + ومحمد اسری یحو الغارا + ومن کان فی
القران سمی مؤمنا + فی تسع ایات تلین غرارا اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والخوارزمی
فی المناقب۔ وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایکدفعہ
عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند مسلمان بھائیون کے ساتھ آکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیخدمت مین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے گھر بہت دور ہین اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری
مجلس نہین کہ جس مین ہم بیٹھ سکین جب سے ہماری قوم نے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان
لائے ہین اور ہمنے اسکی تصدیق کی ہے انہون نے ہم سے ملاقات چھوڑ دی ہے اور عہد کر لیا ہے
کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹھتے ہین اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہین اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہین یہ بات
ہمپر نہایت شاق گذر رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ تمہارا رفیق
اللہ اور اسکا رسول اور وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین یہ فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے
باہر تشریف لیگئے اور لوگ ابھی قیام اور رکوع مین تھے پس حضرتؐ نے ایک سائل کو دیکھا اور اس
سے پوچھا تجھے کسینے کچھ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہان مجھے انگوٹھی دی ہے آپنے فرمایا کس نے
دی ہے اس نے جناب علیؑ کیطرف ہاتھ کا اشارہ کرکے کہا اس کھڑے ہوئے شخص نے آپ نے
پوچھا کس حالت مین دی ہو وہ کہنے لگا رکوع کیحالت مین حضرتؐ نے تکبیر پڑھکر پھر اس آیت کو پڑھا۔ جو

شخص کہ اللہ اور اسکے رسول اور ان لوگون کے ساتھ جو ایمان لائی ہین دوستی رکہتا ہے پس خدا کا گروہ ہی غالب ہونیوالا ہے پہر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑہے ؎ ای ابو الحسن تجہ پر میری روح اور جان قربان ہو ٭ اور ہر ایک وہ شخص کہ ہدایت مین کندی اور تیزی کرنے والا ہے۔ پس تو وہ ہے کہ رکوع کی حالت مین بخشا۔ عالم لوگون کی جان تجہ پر فدا ہوا سب رکوع کرنے والون سے بہتر بخشی تونے اپنی انگوٹھی اے بہتر اور سردار قوم کے ای سب سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والون سی بہتر پس خدا نے تیری ولایت مین نص کو نازل کیا۔ اور ہمکو شریعت کے محکمات سے بیان فرمایا۔ اسکے بعد انہون ان اشعار کو بہی پڑہا ؎ کون اس سے جہگڑ سکتا ہے جس نے رکوع کی حالت مین بخشش کی ہو اور خدا نے اسکے نفس مین اپنیا اسرار کو ودیعت رکہا ہے۔ اسکے سوا کون شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سویا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو غار کیطرف تشریف لیجا رہے تہے اس کے سوا خدا نے کس کو قرآن مجید کی نو آیتون مین مومن کہا ہے اور پڑہتا ہے تو ان کو رکوع اور سجود مین ٭

(۳) عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس یصلون فمن بین راکع وساجد وسائل یسال فاعطاہ علی خاتمہ وھو راکع فاخبر السائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرء علینا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (اخرجہ الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القران۔ والحافظ ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول عن صحیح النسائی وابن الجوزی) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور لوگ نماز کے لیے کہڑے ہو گئے ابہی لوگ رکوع اور سجود ہی مین تہے کہ ایک سائل سوال کرنے لگا جناب امیر رکوع کیے ہوئے تہے اسی حالت مین اسے آپنے اپنی انگوٹہی عطا کی سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضرت نے ہمکو یہ آیت پڑہکر سنائی یعنی اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہین جو نماز پڑہتے ہین اور رکوع کی حالت مین زکوۃ دیتے ہین ٭

تنبیہ وفی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع۔ قلت فجاء به علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فیمثل فعلہ فینالوا مثل ثوابہ ولیستہ علی ان سجیۃ المؤمنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر و الاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزمھم امر لا یقبل التاخیر ھم فی الصلوۃ لم یوخروہ ٭

انتہی کلامہ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کشاف مین لکھتے ہین اگر تو یہ کہے کہ یہ بات جناب علی کیلیے کیونکر صحیح ہوسکتی ہے کیونکہ اس آیت مین تو لفظ جمع کا استعمال ہوا ہے۔ مین کہتا ہون کہ لفظ جمع کا اسلیے مستعمل ہوا ہے اگرچہ درصل سبب اسمین ایک ہی آدمی ہے یعنے جناب امیر۔ تاکہ لوگ انہین کے ثواب کے موافق ثواب حاصل کرین ... کیونکہ مومنین کی خصلت اسی درجہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقراء کے حال کی غمخواری پر اسیقدر حرص چاہیے کہ انکو نماز سے بھی اس مین تاخیر نہ ہو +

{۵۰} یایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم الصدقۃ ذلک خیر لکم (سورہ مجادلہ) ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم لوگ رسول سے راز کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو تمہارے لیے یہ بہتر ہے +

(۱) عن علی قال لما نزلت یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقونہ قال فنصف دینار قال لا یطیقونہ قال فبکم قال بشعیرۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالی ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقات الاٰیۃ وکان یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ النسائی والثعلبی والواحدی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جب آیت نجوی نازل ہوئی جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ لوگون کو جاکر کہو کہ صدقہ دیا کرین مینے عرض کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار مینے عرض کیا لوگون مین اس قدر طاقت نہین ہے فرمایا نصف دینار۔ مینے عرض کیا ان کو اسکے دینے کی بھی طاقت نہین فرمایا پھر کس قدر مینے عرض کیا صرف جو بھر سونا حضرت نے مجھے ارشاد کیا تو بہت ڈرنیوالا ہے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ ڈر گئے تم راز کہنے سی پیشتر صدقہ دینے سے پس جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف ہوئی ہے +

(۲) عن علی قال ھذہ الاٰیۃ من کتاب اللہ ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد بعدی کان عندی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجابنی عنھا فقلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید والشھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ قلت ما الفساد۔ قال الکفر والشرک باللہ۔ قلت ما الحق قال الاسلام والقراٰن والولایۃ اذا انتھت الیک۔ فقلت ما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔ قلت ما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ۔ قلت وکیف ادعو اللہ تعالی قال بالصدق والیقین۔

قلتؐ ماذا اسال الله - قال العافية - قلتؐ وما اصنع لنجات نفسی - قال کل حلالا قل صدقا
قلتؐ وما السرور قال الجنة قلتؐ وما الراحة قال لقاء الله حاین فرغت منها (اخرجہ الجوزی فی اسباب النزول وتفسیر مدارک) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کا ساتھ نہ مجھسے پہلے کسینے عمل کیا ہے اور نہ کوی بعد مین کرے گا میرے پاس ایک دینار تھا مینے اسکو خرچ کیا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درہم صدقہ کردیتا اسی طرح سے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پوچھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے انکا جواب دیا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ وفا کسے کہتے ہین۔ آپ نے فرمایا توحید اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کو۔ مینے عرض کیا فساد کیا چیز ہے۔ فرمایا کفر اور خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ مینے کہا حق کیا ہے۔ فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جبکہ تجھ تک پہونچے۔ پھر مینے عرض کیا حیلہ کیا ہے فرمایا حیلہ کا ترک کرنا۔ مینے کہا مجھپر کیا چیز فرض ہے۔ فرمایا خدا کی بندگی اور اسکے رسولؐ کی اطاعت۔ مینے کہا مین خدا کو کسطرح پکارون۔ فرمایا صدق سے اور یقین سے۔ مینے کہا مین خدا سے کیا مانگون فرمایا عافیت۔ مینے کہا مین اپنی جان کی خلاصی کے لیئے کیا کرون۔ فرمایا حلال کھا اور سچ بول مینے کہا خوشی کیا ہے۔ فرمایا جنت۔ مینے کہا آرام کیا ہے فرمایا خدا کا دیدار جبکہ تو حساب وکتاب سے فارغ ہوجاے ✤

(۳) عن ابن عمرؓ قال ثلث کن لعلی لو کان لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم تزویجہ فاطمة واعطاه الرایة واٰیة النجوی (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر مین تین ایسی باتین تہین کہ اگر ان مین سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ جناب سیدہ علیہا السلام سے انکا نکاح ہونا۔ اور انکو علم کا دیا جانا۔ اور آیت نجوی کے ساتھ انکا عمل کرنا ✤

{۵۱} ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایها الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورة الاحزاب) ترجمہ بتحقیق اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہین نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لاے درود پڑھو اسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ✤

(۱) عن کعبؓ بن عجرة قال لما نزلت هذه الاٰیة قلنا یا رسول اللہ کیف نصلے وکیف نسلم علیہ قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم

انک حمید مجید (اخرجہ البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم حضور پر کس طریق سے درود اور سلام بھیجا کریں فرمایا کہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار۔ درود بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے درود بھیجا ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے اور اے ہمارے پروردگار برکت کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے +

{۵۲} والسابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم (سورۃ الواقعہ)

ترجمہ اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہی ہین نزدیکی نعمتون کے باغون مین +

(۱) عن ابن عباس قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قوله تعالی والسابقون السابقون فقال قال لی جبرئیل ذاك علی (اخرجه ابن مردویة) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت والسابقون السابقون کی تفسیر پوچھی آپ نے فرمایا کہ مجھے جبریل ع نے کہا کہ یہ علی ہین +

{۵۳} واذا لقوا الذين آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الى شياطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزءون (سورۃ البقرۃ) ترجمہ جب وہ ملتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اور جب وہ اپنے شیطانون سے جا ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ مین ہم تو ہنسی کرنے والے ہین +

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنه ان عبد الله بن ابی واصحابه خرجوا فاستقبلهم نفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عبد الله بن ابی لاصحابه انظروا کیف ارد هؤلاء السفهاء عنکم فاخذ بید علی فقال مرحبا یا ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم وختنه وسید بنی هاشم ما خلا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال علی یا عبد الله اتق الله ولا تنافق فان المنافق اشر خلق الله فقال مهلا یا ابا الحسن ان ایماننا کایمانکم ثم تفرقوا فقال ابن ابی لاصحابه کیف رأیتم ما فعلت فاثنوا علیه خیرا ونزل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم واذا لقوا الذین آمنوا الخ (اخرجه ابن مردویة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی اپنے دوستون کو ساتھ آرہا تھا رستہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستون سے کہنے لگا دیکھو مین ان بیوقوفون کو کس طرح سے تم سے ٹالتا ہون یہ کہکر جناب امیر

کاہاتھہ پکڑکر کہنے لگا شاباش اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور انکے داماد اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار جناب امیرؑ نے اس سے فرمایا ای عبداللہ خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق تمام خلقت کا شریر ہوتا ہے کہنے لگا اے ابوالحسن چھوڑ ہمارا ایمان تو تمہارے ایمان کیطرح سے ہے یہ کہکر جناب امیر کے پاس سے چلا گیا اور اپنے دوستون سے کہنے لگا تمنے دیکھا مینے ان کے ساتھہ کیا کیا ہے سب نے اسکی تعریف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی +

{۵۴} والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا (سورۃ الاحزاب) ترجمہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین مؤمنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہین بہتان اور گناہ ظاہر +

عن مقاتل بن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکران نفرامن المنافقین کانوا یؤذونہ ویکذبون علیہ (اخرجہ ابن مردویہ) مقاتل بن سلیمان سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان مین نازل ہوئی چند لوگ منافقون مین سے انکو ایذا دیا کرتے تہے اور ان کو جہٹلایا کرتے تہے +

{۵۵} فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (سورۃ القمر) ترجمہ بیٹھے سچی بیٹھک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے +

عن ابا دجانۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرتنا ان الجنۃ محرم علی الانبیاء حتی تدخلھا وعلی الامم حتی یدخلھا امتک قال بلی یا ابا دجانۃ اما علمت ان للہ لواء من نور وعمودا من یاقوت مکتوب علی ذلک بالنور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آل محمد خیر البریہ وصاحب اللواء امام یوم القیمہ وضرب بیدہ علی علیؑ قال فسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک علیا فقال الحمد للہ الذی کرمنا وشرفنا بک فقال لہ ابشر یا علی ما من عبد ینحل مودتک الا بعثہ اللہ معنا یوم القیامۃ ثم قرء فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (اخرجہ ابن مردویہ) ابو دجانہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمین خبر دی ہو کہ جب تک آپ جنت مین تشریف نہین لے جائینگے تب تک جنت دوسرے انبیا پر حرام ہوگی اور جب تک کہ آپ کی امت اس مین داخل نہو اسوقت تک دوسری امتین اسمین نہین جائینگی آپنے فرمایا ٹھیک ہے اے ابا دجانہ کیا

تو نہین جانتا کہ خدا تعالے کا ایک علم نور سے ہے اور یاقوت کا ایک عمود ہے اس پر لکھا ہوا ہے لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور صاحب علم قیامت کے دن امام ہے پہر آپنے جناب امیر کے کندہے پر
ہاتھ مار کر اس کی تفسیر کی۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہمین کرامت اور شرف
دیا ہے پہر ارشاد کیا خوش ہو یا علیؑ جو بندہ کہ تیری محبت کو رکہیگا اللہ تعالے قیامت کے روز
اسے ہمارے ساتھ اٹھائیگا پہر حضرتؑ نے اس آیت کو پڑہا +

{۵۶} وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون (سورۃ اعراف) ترجمہ اور
ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے کہ جو حق کے ساتھ ہدایت پاتے ہین اور اسی کی طرف پہرتے
ہین +

عن زاذان عن علیؑ قال ستفترق هذه الامة على ثلث وسبعين فرقة اثنتان و
سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهم الذين قال الله تعالى وممن خلقنا امة الخ وهم
انا وشيعتی (اخرجه ابن مردويه) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہین کہ آپ فرماتے
تہے کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقون مین منقسم ہوگی بہتر دوزخ مین جائینگے اور ایک جنت مین جائیگا اور
وہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے اور ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے
جو حق کے ساتھ ہدایت پاتا ہے اور اسی کیطرف پہرتا ہے۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا وہ مین ہون
اور میرا گروہ ہے +

{۵۷} طوبى لهم وحسن ماب (سورۃ الرعد) ترجمہ خوشی ہے انکے لیئے اور بازگشت
کا اچہاپن +

عن محمد بن سيرين قال هی شجرة فی الجنة اصلها فی حجرة علیؑ وليس فی الجنة
حجرة الا وفيها غصن من اغصانها (اخرجه ابن مردويه) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت مین کہ جسکی جڑ جناب امیر کے گہر مین ہے اور جنت کا کوئی ایسا گہر نہین
کہ اس مین اسکی شاخ نہ ہو +

{۵۸} اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم (سورۃ النساء)
ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور اسکی جو کہ تم مین صاحب امر ہو +
عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن اولی الامر فقال كان علی
والله منهم (اخرجه الخوارزمی) عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہے کہ مینے امام جعفر صادق

ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت پوچھا تو فرمانے لگے علیؑ انھین مین سے تھے۔

{۵۹} واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمھاجرین (سورۃ احزاب) ترجمہ اور قرابت والے بعض بعض سے نزدیک ہین خدا کی کتاب مین مومنین اور مہاجرین مین سے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ذلک علی لانہ کان مؤمنا مھاجرا ذا رحم (اخرجہ ابوبکر ابن مردویۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے۔

{۶۰} وبشر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم (سورۃ یونس) ترجمہ اور بشارت دے ان لوگون کو جو کہ ایمان لائے ہین بتحقیق انکے لیے ہے قدم سچائی کا اپنے رب کے پاس۔

عن جابر بن عبد اللہ رضؓ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی ولایت علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویۃ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی بن ابیطالب کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے۔

{۶۱} من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا وھم من فزع یومئذ اٰمنون ومن جاء بالسیئۃ فکبت وجوھھم فی النار (سورۃ النمل) ترجمہ جو کوئی لاوے نیکی پس اسکے لیے ہے بہتری اس سے اور وہ ڈر سے اسدن امن مین ہے اور جو کوئی لائے برائی پس اوندھا گرایا جائیگا آگ مین۔

عن علی قال الحسنۃ حبنا والسیئۃ بغضنا (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہے کہ نیکی ہماری محبت ہے اور برائی ہمارا بغض ہے۔

{۶۲} وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (سورۃ انفال) ترجمہ اور نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب دے حالانکہ تو انکے درمیان مین ہے۔

اشار صلی اللہ علیہ وسلم الی وجود ذلک المعنی فی اھل بیتہ وانھم امان لاھل الارض کما کان ھو صلی اللہ علیہ وسلم امان لھم ومنھا النجوم امان لاھل السموٰت واھل بیتی امان لامتی (صواعق محرقہ) اسکے معنے کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین اشارہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لیئے امان ہین جس

طرح سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیئے امان تھے چنانچہ ان احادیث مین سے ایک حدیث یہ ہے کہ ستارے آسمان والون کے لیئے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہین +

{۶۳} وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (سورۃ الاعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو اسکی علامت سے پہچانینگے +

(۱) عن علی قال نحن اصحاب الاعراف من عرفناہ بسیماہ ادخلناہ الجنۃ (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے ہم ہین اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے پہچانین گے اسکو ہم جنت مین داخل کرینگے +

(۲) عن ابن عباس قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباس والحمزۃ و علی وجعفر ذوالجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیھم بسواد الوجوہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس سے روایت ہے کہ اعراف ایک بلند جگہہ ہے صراط پر اسپر عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر ذوالجناحین ہونگے اپنے محبون کو انکے مونھہ کے گورا پن اور اپنے دشمنون کو انکے مونہ کالک کے پہچانین گے +

{۶۴} ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون (سورۃ الزخرف) ترجمہ جب پیش کیا گیا مریم کے بیٹے کی مثال تبہی تیری قوم لگی چلانے +

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسی احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ المنافقون اما یرضون ان لہ مثلا من عیسی فنزلت ھذہ الایۃ (اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظیری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی تجہ مین بعینہ عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ ایک قوم نے انسے محبت کی یہانتک کہ اس مین ہلاک ہو گئی اور ایک قوم نے انسے بغض کیا یہانتک کہ وہ اس مین ہلاک ہو گئی پہر آپ نے فرمایا کیا منافق رضی نہین کہ اسکے لیئے عیسی کی مثال موجود ہے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۶۵} ولتعرفنھم فی لحن القول (سورۃ محمد) ترجمہ اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے ڈہب سے +

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالی ولتعرفنھم فی لحن القول ببغضھم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ القتال

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے پھرانے مین علی بن ابیطالب کے بغض کے ساتھ +

{۶۶} ان الذین سبقت لهم منا الحسنی اولئك عنها مبعدون (سورۂ انبیا) ترجمہ جنکو آگے ٹہیر چکی ہماری طرف سے نیکی اور وہ اس سے دور رہین گے +

عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاها وقال انا منهم (اخرجه ابن مردویه) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا مین انہین مین سے ہون +

{۶۷} فاما من اوتی کتابه بیمینه (سورۃ الحاقہ) ترجمہ پس جسکو ملا اسکا لکہا اوسکے ہاتھہ مین +

عن ابن عباس قال فی قوله تعالی واما من اوتی کتابه بیمینه هو علی ابن ابیطالب (اخرجه ابوبکر بن مردویه) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھہ مین دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہین +

قال الواحدی نزلت هذه الایة فی علی وحمزة (یعنے امام واحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی ہے +

{۶۸} فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورۃ النحل) ترجمہ پس پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو +

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال علی بن ابی طالب نحن اهل الذکر (اخرجه الثعلبی فی تفسیره) جابر بن عبداللہ رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہین +

{۶۹} اهدنا الصراط المستقیم (سورۂ فاتحہ) ترجمہ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بریدة رضی الله عنه یقول صراط محمد وآله صلی الله علیه وآله وسلم (اخرجه الثعلبی فی تفسیره وصاحب معالم التنزیل) مسلم بن حیان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ صراط مستقیم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کا طریقہ مراد ہے +

{۷۰} واذان من الله ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر (سورۂ توبہ) ترجمہ اور پکارنا اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگون کو بڑے حج کے دن *

ھو علی حین اذان وذکرھا احمد بن حنبل فی مسندہ حین ارسل ابابکر مع البراۃ ثم اتبعہ بعلی وقد امرت ان لا یبلغھا الا انا او رجل منی اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین جب انھون لوگون کو مکہ مین جاکر پکارا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند مین اسکا ذکر کیا ہے جبکہ حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر بھیجا پھر انکے بعد مین جناب امیر کو روانہ کیا اور انھون نے سورہ برات ان سے لے لی اور مکہ والون کو حج مین جاکر حضرت کی طرف سے سنائی اور حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورت کو یا تو مین لیجا سکتا تھا یا وہ آدمی جو میرا ہو *

{۷۱} ومن شاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدیٰ (سورۂ محمد) ترجمہ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی راہ کی بات *

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو حضرت سے علی کے امر مین تنازع کرتے تھے *

{۷۲} ویؤت کل ذی فضل فضلہ (سورۂ یونس) ترجمہ اور دیجائیگی ہر ایک زیادتی والے کو اسکی زیادتی *

عن ابی جعفر قال ھو علی (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت مین ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین *

{۷۳} ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (سورۂ فاطر) ترجمہ پھر ورثہ مین دی ہمنے کتاب ان لوگون کو جنکو کہ ہمنے اپنے بندون مین سے برگزیدہ کیا *

عن علی قال نحن اولئک (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ وہ لوگ ہم ہین *

{۷۴} ام حسب الذین ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون

ترجمہ کیا یہ سمجھتے ہین وہ لوگ کہ کہتے ہین ایمان لائے ہین ہم کہ یون ہی چھوڑ دیے جائین گے اور وہ آزمائے نہین جائینگے *

عن علی قال قلت یا رسول اللہ ما ھذہ الفتنۃ قال یا علی بک فانک مخاصم فاعد للخصومۃ (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امیر کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی آزمائش

ہے حضرت نے فرمایا لوگ تیری جہت سے آزمائے جائینگے اور تو انکے ساتھ جھگڑیگا پس جھگڑنے کیلیے تیار رہو جا

{۷۵} وتواصوا بالصبر (سورۂ والعصر) ترجمہ اور آپس مین وصیت کرتے ہین سہارکی۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال انہا نزلت فی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ)

ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے +

{۷۶} محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل

(سورۂ حم) ترجمہ محمد خدا کے رسول ہین اور وہ لوگ کہ انکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر اور آپسمین نرم دل ہین دیکھے تو انکو رکوع کرنے اور سجدہ کرتے چاہتے ہین اپنے اللہ کا فضل اور اسکی خوشی انکی نشانی انکے موونہ پر ہے سجدہ کے نشان سے یہ کہاوت ہے انکی تورات مین اور کہاوت ہے انکی انجیل مین +

عن موسی بن جعفر عن ابائہ علیہ وعلیہم السلام انہا نزلت فی علی (اخرجہ ابن مردویہ)

جناب امام موسے الکاظم بن امام جعفر الصادق علیہ وعلی آبائہ السلام اپنے آبار کرام سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی +

{۷۷} وانہ لعلم للساعۃ (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا۔

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان ھذہ الایۃ نزلت فی مہدی (صواعق محرقہ)

مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اتباع کرنے والے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت جناب مہدی موعود کے حق مین نازل ہوئی ہے +

{۷۸} کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (سورۂ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکو خبر ہے کتاب کی +

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم والثعلبی والنطنزی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین ومن عندہ علم الکتاب سے جناب امیر مراد ہین +

{۷۹} حتی تاتیہم البینۃ (سورۃ البینہ) ترجمہ جب تک کہ پہونچے انکو کھلی بات +

عن ابن جبیر فی قولہ تعالی حتی تاتیہم البینۃ قال محمد وفی قولہ تعالی من بعد ما جاءتہم

البینۃ وآل محمد (اخرجہ ابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن جریج حتےٰ تاتیہم البینہ کی تفسیر
مین کہتے ہین کہ کھلی بات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور من بعد ما جاءتہم البینہ سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل مراد ہے ❖

{۸۰} ان اللہ اصطفےٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین
(سورۂ عمران) ترجمہ اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان پر
عن الاعمش عن ابی وائل قال قرءت مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی آدم
ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) اعمش
ابی وائل سے ناقل ہین کہ مینے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن شریف مین اس آیت کو
اس طرح پر پڑھا تھا اور اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل
کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو سارے جہان پر ❖

{۸۱} الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد) ترجمہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے
ہین دل ❖
عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزلت ھذہ الآیۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اھل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابن مردویہ
والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ
اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ وہ دل ہین جو اللہ
اور اللہ کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین بغیر کسی جھوٹ کے ❖

{۸۲} ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ (سورۂ
احزاب) ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین
عن ارطاۃ بن حبیب قال حدثنی ابو خالد الواسطی وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی زید بن
خالد وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی الحسین بن علی وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی ابی علی
ابن ابی طالب وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو آخذ
بشعرہ قال من اذی شعرۃ منک فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فعلیہ
لعنۃ اللہ ثم قرء ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الشیخ
الحافظ ابو نعیم فی الاربعین) ارطاۃ بن حبیب روایت کرتے ہین کہ مجھ سے ابو خالد واسطی

اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر بیان کرتے تھے کہ مجھ سے زید بن خالد نے اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر نقل کیا کہ مجھ سے جناب حسین علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر روایت فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے والد ماجد جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر ارشاد کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش اقدس کے بال کو پکڑ کر فرمایا کہ یا علی اگر کوئی شخص تجھے بال بھر کی تکلیف دیگا تو وہ مجھے تکلیف دیگا اور جو مجھ کو تکلیف دیگا وہ خدا کو تکلیف دیگا اللہ اسپر اپنی پھٹکار ڈالے گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا۔ جو لوگ ستاتے ہین اللہ اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا اور آخرت مین +

{۸۳} یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (سورۃ الانفال) ترجمہ
اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنون سے +

عن محمد بن علی بن الحسین فی قولہ تعالیٰ یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قال نزل فی علی علیہ السلام (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویہ) جناب محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین علیہ وعلیہما السلام اس آیت کی تفسیر مین (کہ اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنون سے) ارشاد فرماتے ہین کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے +

۸۴ فاستوی علی سوقہ (سورۃ الفتح) ترجمہ پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر +

عن الحسن علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فاستوی علی سوقہ قال استوی الاسلام بسیف علی بن ابی طالب (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) جناب امام حسن علیہ السلام اس آیت کی شان نزول مین فرماتے ہین کہ پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر یعنے اسلام کھڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام کی تلوار سے +

۸۵ والشفع والوتر (سورۃ الفجر) ترجمہ قسم ہے جفت اور طاق کی +

عن الحسین بن علی علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ والشفع والوتر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفع الحسن والحسین والوتر علی ابن ابی طالب (اخرجہ النطنزی) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر مین روایت فرماتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفع (یعنے جفت) سے حسنین اور وتر (یعنے طاق) سے علی مراد ہین +

۸۶ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (سورۃ التکاثر) ترجمہ پھر پوچھینگے تم سے نعیم کی نسبت

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال نحن اہل النعیم (اخرجہ النطنزی) جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نعیم ہم ہیں ؀

{۸۷} ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض

(سورہ ص) ترجمہ کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر اہلیان انکے جو خرابی ڈالیں زمین میں ؀

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصلحت علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث والمفسدین فی الارض عتبہ وشیبہ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں کہ کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر انکے جو خرابی ڈالتے ہیں زمین میں ایمان والے جو نیکیاں کرتے ہیں اس سے علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن الحارث مراد ہیں۔ اور زمین میں خرابی ڈالنے والوں سے عتبہ اور شیبہ اور ولید مراد ہیں جنہوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا

عن سلمان قال کلما اطلعت علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرب بین کتفی علیؑ وقال ھذا وحزبہ المفلحون (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتا حضرت جناب امیرؑ کے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرماتے۔ یہ اور اسکا گروہ رستگار ہونیوالا ہے۔

قد تم الباب الثانی من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ویلیہ الباب الثالث انشاء اللہ تعالیٰ
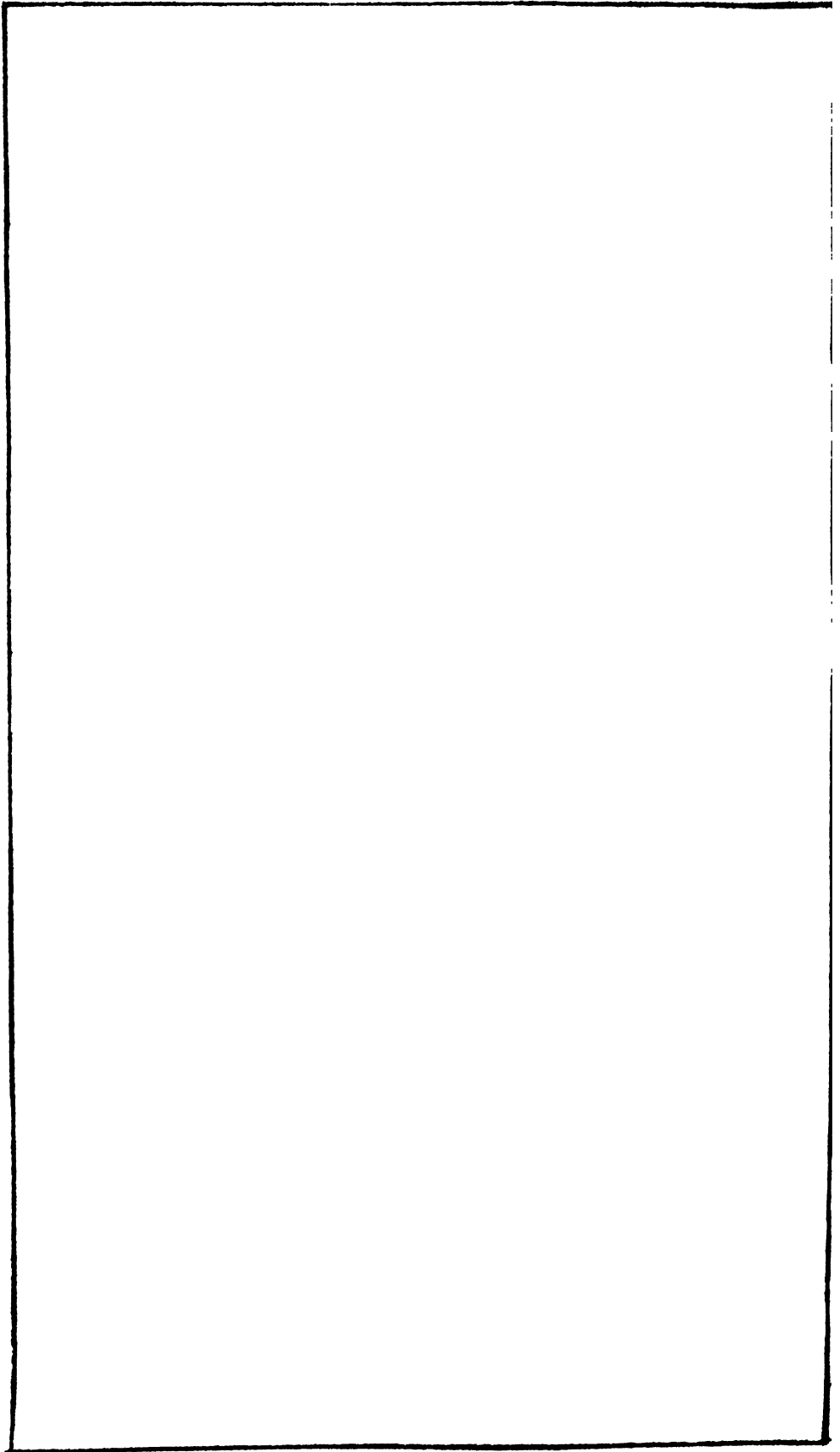
تیسرا باب جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین

الموسوم

بالکواکب المضیئہ

فی

فضائل العلویہ

مقدمہ فضیلت کی بحث مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت کے معنے مین ترجیح ایک شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت کے یا بوجہ مجموعہ صفات مختلفہ کے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ زید کو ہر طرح سے ہر قسم کے صفات مین عمرو پر رجحان حاصل ہے یعنے جس صفت مین کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا پلہ بھاری نکلا ہے۔ اسلیے بعض نے فضل کی یہ تعریف کی ہے الاجمع لمزایا الفضل والاخلاق الحمیدۃ یعنے افضل وہ ہے جو ہر طرح کی فضیلت اور ہر قسم کے اوصاف حمیدہ کی مزیت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی جان آراستہ اور ہر طرح کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب و نسب سے اسکا وجود پیراستہ ہو اور کبھی کل صفات کے باہم موازنہ کا خیال نہین پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت مین افضل ہونا مراد ہوتا یعنے اگرچہ اور صفات مین عمرو کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت مین زید ہی کو رجحان حاصل ہے اس

لیے بعض نے فضل کی تعریف اکثر ثوابا من عند اللہ بما کسب من خیر کے لفظون سے کی ہے یعنے زیادہ ثواب حاصل کرنیوالا خدا کے نزدیک بذریعہ حاصل کرنے نیکی کے ۔ یعنے جسکو خدا کے نزدیک زیادہ ثواب حاصل ہو وہی افضل ہے اگرچہ دوسرے امور مین وہ دوسرون سے گھٹکر ہو *

(ا) اب جاننا چاہئے کہ فضیلت دو قسم پر ہے ایک اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی وہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی محض اپنے کرم عمیم سے کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے عطا فرمائے اور اسکو اسکے ہمجنسون پر ترجیح بخشے ۔ جیسے ناقہ صالح کو تمام اونٹنیون پر اور کعبۃ اللہ کو تمام روی زمین کی مساجد پر فضیلت عطا کی ہے *

کبھی اس فضیلت کی وجہ انسان کی سمجھ مین آسکتی ہے اور کبھی نہین آتی جیسا کہ دوسرے مقامات پر مسجد کی زمین کی وجہ فضیلت اسکا محل عبادت ہونا خیال کیا جاتا ہے اور کبھی اسکی وجہ محض عنایات الٰہی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ حجرالاسود کی فضیلت دوسرے احجار پر اسکی وجہ دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے اس فضیلت اختصاصی کی بھی دو قسمین ہین ۔ ایک اصلی جیسے حجرالاسود کی فضیلت ۔ دوسری طفیلی جیسا کہ وہ مینڈھا جو جناب اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا ہے حضرت اسمٰعیل کے فدیہ ہونے کی طفیل سے اور مینڈھون سے افضل ہو *

لیکن بس خصوصیت کی وجہ کہ وہ مینڈھا بہ نسبت اور مینڈھون کے کیون اس فضل سے مخصوص ہوا ہے محض عنایت الٰہی کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا اس فضیلت مین بحث کی گنجائش نہین اسکے ثبوت کے واسطے محض نص شارع ہی کافی ہے ۔

(۲) فضیلت جزئی وہ ہے کہ عمل کے مقابلہ مین کسی کو خدا کی جانب سے عطا ہو ۔

اسکی کئی قسمین ہین ۔ اور یہ فضیلت ہمیشہ محل تنازع ہوا کرتی ہے لیکن کسی کو فضیلت دینے مین اسکے تمام اقسام پر نظر غائر ڈالنا چاہیئے ۔ اور جو جانب کہ متنازعین مین احق اور اولے ہو اسکو افضل سمجھنا چاہیئے *

(تنبیہ) نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اسکے عمل کی وجہ سے اسکو ہم جنسون پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی سات وجہین معیار فضیلت سمجھی جاتی ہین ۔

(الف) ماہیت عمل یعنے ایک شخص کے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو جیسے فرائض کے ادا کرنے والے کی عمل کو نوافل کے ادا کرنے والے کے عمل پر فضیلت ہے ۔

(ب) کمیت عمل یعنے دو شخصون کا عمل ایک ہی ہو لیکن دونون کے باہم اغراض مختلف ہون

چنانچہ ایک شخص محض بغرض رضاے الٰہی عبادت کرتا ہو اور دوسرا لوگون کے دکھانے کے لیے +

(ج) کیفیت عمل یعنے ایک شخص ایک عمل کو اسکے پورے آداب کے ساتھ بجالائے اور دوسرا شخص اسکے بجا لانے مین کسیقدر بے پروائی کرے گو یہ دونون شخص ایک ہی عمل مین شریک ہین لیکن پہلے شخص کو فضیلت حاصل ہے +

(د) کمیت عمل یعنے ایک ہی عمل کی کمی بیشی چنانچہ ایک شخص نے بہت سے حج کیئے ہون اور دوسرے نے صرف ایک ہی حج کیا ہو +

(ہ) کبھی فضیلت بباعث تقدیم و تاخیر زمان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے ابتداے اسلام مین یا ایام قحط سالی مین مسلمانون کی دستگیری کی ہو بہر حال اس شخص سے افضل سمجھا جاتا ہے جسنے بعد حاصل ہونے قوت اسلام کے یا بعد گذرنے قحط کے کوئی ویسا ہی عمل کیا ہو۔ کلام مجید مین خود پروردگار نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔

اسوجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے و السابقون +

(و) کبھی مکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک نماز حرم کعبہ یا مسجد نبوی مین پڑہنا بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجدون مین پڑہی جائین +

(ز) کبھی امور خارجیہ کی اضافت سے فضیلت ہوتی ہے جیسا ایک رکعت نماز کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہنا بہتر ہے ہزار رکعت اکیلے نماز پڑہنے سے۔ یہی وجہ ہے جو عمل نیک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو حضرات صحابہ سے وقوع مین آیا ہے اور وہ دوسری اوقات کے اعمال سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔

(۳) خواہ فضیلت اختصاصی ہو یا فضیلت جزئی نتیجہ ان دونون کا دو حال سے خالی نہین۔

(الف) فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا۔

(ب) فاضل کے درجہ کا دنیا و آخرت مین بہ نسبت مفضول کے درجے کے بلند ہونا

(تنبیہ) اگر فضیلت سے یہ دونون نتیجہ نہ پیدا ہون تو فضل محض لفظ مجرد ہوگا جسکے کچھ معنے نہین۔

(اعتراض) یہان پر ایک اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ جب افضل کی تعظیم مفضول پر واجب ہوئی تو ہر واجب التعظیم افضل ہوگا۔ اور کفار والدین بہی واجب التعظیم مین اسوجہ سے وہ بہی افضل سمجھے جانے چاہئیں۔ اور یہ برخلاف شریعت ہے کہ کافر کو افضل سمجھا جائے۔

(جواب) کفار والدین کی تعظیم عرف شرع میں تعظیم نہیں کہلاتی ایسی تعظیم کو شرع کی اصطلاح میں
نیاز و احسان کہا جاتا ہے اور کفار والدین کی تعظیم شرع میں جائز نہیں بلکہ ان سے مدارات چاہیے
ہے تعظیم شرعی وہ ہے کہ محبت اللہ پر مبنی ہو ✦

(۴) چونکہ فضیلت کے معنے ہیں ایک شخص کی خصوصیت دوسرے سے باعتبار کثرت ثواب کے پس
یہ دو قسم پر ہے ✦

(الف) فضیلت اصلی یعنے ایک شخص میں وجہ فضیلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ
ہو جیسے کہ ایک عالم ہو اور ایک جاہل ✦

(ب) فضیلت زائدہ یعنے ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے وجہ فضیلت زائد رکھتا ہو مثلاً ایک
عالم ہو اور دوسرا اعلم۔ اس دوسری قسم کی فضیلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہیں ✦

(۵) مفاضلہ سو وقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزیں ایک ہی امر میں ایک ہی وجہ سے شریک ہوں
اور اگر وجہیں مختلف ہوں تو مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا۔ غرضکہ مفاضلہ میں شرکت وجہ ضروری ہے
کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ای ہذین افضل (یعنے ان دونوں میں سے کون افضل ہے) تو اس سے یہ مراد
ہوتی ہے کہ ای ہذین اکثر اوصافا فیما اشترکا (یعنے جس وصف میں کہ یہ دونو شریک ہیں ان میں سے
کون فضیلت سوا رکھتا ہے) پس جہاں وجہیں مختلف ہوں وہاں مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا اس
لیے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ناقہ صالح افضل ہے یا رمضان۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ متحد نہیں ✦
بلکہ یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ افضل ہیں یا حضرت ابی بکرؓ کیونکہ وجہ مفاضلہ میں دونوں شریک
ہیں اگر وجہ مفاضلہ میں شریک نہ ہوتے تو اتنا جھگڑا کیوں ہوتا ✦

(۶) جب وجوہ ہفت گانہ مفاضلت میں تعارض واقع ہو تو از روی آیات قرآنی اور احادیث رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احق اور اولی باعتبار کے فضیلت پر یقین کرنا چاہیے ✦
یہ امر شریعت سے ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ میں چنداں اعتبار نہیں اور زمان
عمل کے سامنے ان دونوں کے وقعت نہیں لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک
اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اور یہ امر بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ نے
جو عمل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا ہے وہ بوجہ حضور کی معیت کی نہایت
افضل اور اعلے ہے ان اعمال سے جو انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے
کیے ہیں اسی وجہ سے انس بن مالک اور ابو امامہ باہلی عبداللہ بن بشر۔ وعبداللہ بن الحارث۔

سہل بن سعد الساعدی - جابر بن عبد اللہ انصاری جیسے صحابہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانیکے باعث مدت مدید تک زندہ رہکر اعمال صالح میں مشغول رہے - لیکن خلفاء راشدین کے اعمال انکے ہم پلہ نہیں ہو سکتے +

اسی وجہ سے یہ امر بھی قطعاً ثابت ہے کہ جو ذوات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی وقت افضل و اعلے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی افضل اور اعلے تھے +

صحابہ کرام کے درمیان مشرف باسلام ہونیکی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے چنانچہ السابقون الاولون من المهاجرين والانصار اور السابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم اسپر شاہد ہے بس اس اعتبار سے جو بزرگوار سب سے پہلے اسلام لائے ہیں وہ سب سے افضل اور اعلے ہیں وہ چار نفوس متبرکہ ہیں حضرت ام المومنین خدیجہ الکبری - حضرت علی مرتضی - حضرت ابوبکر الصدیق - حضرت زید بن الحارث - رضی اللہ تعالی عنہم انکے بعد وہ جلیل القدر اصحاب جو ہجرت سے پہلے اسلام لائے ہیں - انکے بعد اہل عقبہ انکے بعد اہل بدر - انکے بعد مشاہد احد سے صلح حدیبیہ تک کے لوگ جنکے لیے انزال سکینہ ہوا ہے - انکے بعد بالقطع کوئی مشہد نہیں جو مدار فضل سمجھا جائے کیونکہ پھر اکثر منافق اور مولفۃ القلوب بھی شریک اسلام ہوگئے تھے چنانچہ قرآن مجید اس امر پر ناطق ہے وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق +

تنبیہ ان پچھلے لوگوں کی فضیلت قابل بحث نہیں - اگر گفتگو ہے تو خلفاء اربعہ کی باہمی فضیلت میں ہے کیونکہ یہی لوگ باتفاق سابق الاسلام تھے +

(۹) فضیلت کا ثبوت دو قسم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہیں جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو مجال تکلم نہ رہے - اب رہی فضیلت نقلی تو اسکو جانچنے کے دو طریق ہیں اول نص شارع - دوم تتبع احوال -

(الف) اس امر میں کہ فضیلت منصوص ہے یا نہیں باہم علمای اہل سنت جماعت کا اتفاق ہے کہ انه ثبت بالاجماع ولم يتعين الافضل ولم يوجد النص بعض کہتے ہیں کہ تفضیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ظنی ہے امام ابو الحسن اشعری اسکے قائل ہیں کہ قطعی ہے - اور ابوبکر باقلانی اور امام الحرمین کہتے ہیں کہ ظنی ہے (دیکھو شرح جوہر اللقانی) سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں التفضيل من الاجتهاديات لا قاطع فيها یعنے تفضیل ایک اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اسکے لیے موجود نہیں امام غزالی بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ حقيقة الفضل ما هو عند الله و

ذلک مما لا یطلع علیہ الا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسپر کوئی مطلع نہیں +

شارح مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلۃ الافضلیۃ لا مطمع فیہا فی الجزم و الیقین اذ لا دلالۃ للعقل بطریق الاستدلال علی الافضلیۃ بمعنے الاکثریۃ فی الثواب بل مستندھا النقل ولیست ھذہ المسئلۃ مسئلۃ متعلق بہا عمل فیکتفی بہا بالظن ھو کاف فی الاحکام العملیۃ بل ھی مسئلۃ علمیۃ یطلب فیہا الیقین ۔ والنصوص المذکورۃ من الطرفین بعد تعارضہا لا یفید القطع علی ما لا یخفی علی منصف لانہا اما احاد وظنیۃ الدلالۃ مع کونہا معارضۃ ایضا ولیس الاختصاص بکثرت اسباب الثواب موجبا لزیادتہ قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من اللہ تعالی کما عرفتہ فیما سلف فلہ ان لا یثیب المطیع ویثیب غیرہ ثبوت الامامۃ وان کان قطعیا لا یفید القطع بالافضلیۃ بل غلبۃ الظن کیف ولا قطع بان امامۃ المفضول بعدم وجود الفاضل لکنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ وحسن ظننا بھم لو لم یعرفوا ذلک لما اطبقوا علیہ فوجب علینا اتباعھم فی ذلک القول نفوض ما ھو الحق فیہ الی اللہ تعالی ۔ قال الآمدی وقد یراد بالتفضیل اختصاص احد الشخصین عن الاخر اما باصل فضیلۃ لا وجود لہا فی الاخر کالجاھل اما بزیادۃ فیہا ککونہ اعلم مثلا وذلک غیر مقطوع فیما بین الصحابۃ اذ ما من فضیلۃ بین اختصاصہا بواحد منھم الا ویمکن بیان مشارکۃ غیرہ فیہا وبتقدیر عدم المشارکۃ فقد یمکن بیان اختصاص الاخر فضیلۃ اخری ولا سبیل الی الترجیح بکثرت الفضائل لاحتمال ان یکون الفضیلۃ الواحدۃ ارجح من فضائل کثیرۃ یعنے فضیلت کا مسئلہ ایسا نہیں کہ اس سے جزم اور یقین کا طمع کیا جاوے یعقل کو فضیلت (بمعنے کثرت ثواب) پر طریق استدلال حاصل نہیں ۔ بلکہ یہ مسئلہ نقل سے مستند ہے ۔ اور یہ مسئلہ وہ مسئلہ نہیں کہ جسکے ساتھ عمل کا لگاؤ ہوتا کہ مجرد ظن ہی ہے اسکے لیے کافی سمجھا جاوے کیونکہ احکام عملیہ کے لیے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علمی ہے (یعنے اعتقادی ہے) جس میں جزم اور یقین مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ نہیں بخشتی قطع نظر متعارض ہونیکے وہ نصوص احاد اور ظنی الدلالۃ ہیں +

نہایت امر یہ ہے کہ وہ نصوص اسباب کثرت ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہیں ۔ لیکن کثرت ثواب کے اسباب کا مرتب ہونا قطعا کثرت ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا ۔ صرف ظن کا فائدہ دیتا ہے ۔

کیونکہ اجر اور ثواب خدا کی مہربانی پر موقوف ہے کسی خاص سبب پر منحصر نہیں خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب عطا فرمائے اور مطیع کو محروم رکھے اور امامت کا ثبوت اگرچہ قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت فضیلت کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امامت مفضول کی افضل کی موجودگی میں ہمارے اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے۔ اور ناجائز ہونا اُسکا قطعی نہیں۔ ہمنے سلف کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ افضل ہیں پہر حضرت عمرؓ پہر حضرت عثمانؓ پہر حضرت علیؓ ہمارے اسلاف کے حق مین گمان نیک ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر انکو پاس دلیل نہین ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ دیتے ہم انکے پیرو ہین ہمپر اس امر مین انکا اتباع واجب ہے اور ہم اسکی اصل حقیقت کو خدا کے سپرد کرتے ہین +

آمدی کہتا ہے کہ تفضیل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہے دوسرے سے کسی خاص صفت مین خواہ وہ اصلی فضیلت ہو (یعنے ایک مین تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے مین مطلق پائی نہ جائے) جیسے کہ صفت علم کی وجہ سے عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم مین موجود ہے اور جاہل مین موجود نہین یا بسبب زیادہ ہونے کسی خاص سبب کے فضیلت ہو (یعنے ایک ہی صفت مین دونو شریک ہون لیکن ایک مین وہ صفت زائد ہو اور دوسرے مین کم ہو) جیسے اعلم افضل ہے عالم سے بسبب زیادہ ہونے صفت علم کے اِس وجہ سے صحابہ کرام کے درمیان کسیکی فضیلت کے بارہ مین قطعی حکم نہین لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت کہ کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی اُن مین دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے اور اگر بالفرض شریک نہین پایا جاتا تو کسی اور ایسی فضیلت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ یہ اُسکی فضیلت اس دوسرے کی فضیلت کے مقابل ٹھیرتی ہے +

اور کثرت فضائل سے ترجیح نہین دیجا سکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت بباعث شرف کے بہت سی فضیلتوں پر راجح ہو۔ اور ایک فضیلت والے کو بہت سی فضیلتوں والے سے منجانب اللہ ثواب زیادہ حاصل ہوا ہو۔ پس فضیلت پر قطعیت کا حکم نہین لگایا جاسکتا۔ اسلیئے سلف مین خلفاء اربعہ کی فضیلت کی نسبت متقدمین اہل سنت وجماعت مین مختلف مذاہب تھے۔

(۱) اکثر لوگ فضلہم علے ترتیب الخلافت کے قائل تھے اور ترتیب خلافت کے مطابق سب سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو افضل سمجھتے ہین اور انکے بعد حضرت عمرؓ کو اور انکے بعد حضرت عثمانؓ کو اور انکے بعد حضرت مرتضی علیؓ کو +

(۲) بعض لوگ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو افضل سمجھتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو برابر جانتے تھے امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا محقق دوانی شرح عقائد مین لکھتا ہے الا فضلیۃ بہذا الترتیب

عند الجمهور ونقل من مالک التوقف بین عثمانؓ وعلیؓ وقال امام الحرمین الغالب علی الظن ان ابا بکرؓ افضل من عمرؓ ثم یتعارض الظنون فی عثمانؓ وعلیؓ یعنے جمہور کے نزدیک فضیلت ترتیب خلافت پر ہی اور امام مالک سے نقل کیا گیا ہے توقف درمیان علیؓ اور عثمانؓ کے اور امام الحرمین کہتا ہی کہ ظن غالب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہین حضرت عمرؓ سے اور پہر حضرت عمرؓ افضل ہین اور پہر ظنون باہم متعارض ہین درمیان حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فخر الاسلام بزدوی کہتے ہین کہ بعض اہل سنت والجماعت ان دونون صاحبون کو برابر سمجہتے تہے اور حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہین دیتے تہے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہی کہ انہ ما فضل عثمانؓ علی علیؓ یعنے وہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہین دیتے تھے علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین لکہتے ہین قال ابوعمرو وقف من اهل السنة فی علیؓ وعثمانؓ فلم یفضلوا احدا منهما علی صاحبه منهم مالک بن انسؒ ویحیی بن سعید القطانؒ۔

(۳) کوفہ کے اہل سنت وجماعت مثل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تہے چنانچہ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین سیوطی لکہتے ہین وجزم الکوفیون و منهم سفیان الثوری بتفضیل علیؓ علی عثمانؓ یعنے کوفے کے لوگ کہ ان مین سے سفیان ثوری بہی ہین بالجزم یہ اعتقاد رکہتے تہے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے افضل ہین اور شرح عقاید جلالی مین لکہا ہے کہ ابوبکر خزیمہ بہی حضرت علیؓ ہی کی فضیلت کے قائل تہے عن ابی بکر خزیمۃ تفضیل علیؓ علی عثمانؓ شرح کبیر جوہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالکؒ کا بہی یہی عقیدہ تہا بعد مین توقف کیطرف مائل ہو گئے تہے وقال بعض اهل السنة بتقدیم علیؓ علی عثمانؓ وبه قال مالکؒ اولا ثم وقف امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ ذوابی الاظعان فی تفضیل علیؓ علی عثمانؓ مین لکہتے ہین ۵ من بعد تفضیلنا الشیخین معتقدی + تفضیله قبل ذی النورین فی بانی (مرآۃ الجنان للیافعی) اکثر محدثین مثل حاکم وغیرہ بہی اسکے قائل تہے (بستان المحدثین للمحدث الدہلوی) اس سے بہی زیادہ ایک اور ثبوت ملتا ہی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بہی یہی مسلک تہا چنانچہ الخصائص مین امام نسائی لکہتے ہین عن علاء بن عرار قال سألت بن عمر رضی الله عنهما وهو فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم عن علیؓ وعثمانؓ فقال اما علی فلا تسألنی عنه انظر الی قرب منزله من رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فی المسجد بیت غیر بیته فاما عثمانؓ فانه اذنب ذنبا عظیما تولی یوم التقی الجمعان فعفی الله عنه وغفر له واذنب فیکم دون ذلک فقتلتموه

(۴) علامہ عبد البر استیعاب مین لکھتا ہے کہ حضرت علیؓ و حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت مین بھی سلف کا مذہب مختلف تھا چنانچہ انکا قول ہے واختلف السلف ایضا فی تفضیل علیؓ و ابی بکرؓ اسی کے ذیل مین لکھتے ہین عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفة وابی سعید الخدری وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالبؓ اول من اسلم وفضله هؤلاء علی غیره یعنی سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری اور مقداد و عمار بن یاسر و خباب و خذیفہ و ابی سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ اصحاب حضرت علیؑ کو انکے غیر پر فضیلت دیتے ہین ✦

علامہ عبد البر استیعاب مین عبد الرزاق سے نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عمر کو ابوبکرؓ پر فضیلت دے تو مین اسکو منع نہین کرتا اور اگر علیؓ کو ابوبکرؓ سے افضل سمجھے تو بھی مین اسکو منع نہین کرتا اگر وہ ان دونون سے محبت رکھے پس عبد الرزاق کہتا ہے کہ مین نے اس بات کو وکیع سے بیان کیا اسکو یہ بات نہایت پسند آئی ✦

(۵) امام تاج الدین سبکی کہ ہمارے علماء شافعیہ مین بڑے مستند شمار کیے جاتے ہین طبقات الکبریٰ مین نقل کرتے ہین کہ بعض متاخرین کا یہ مسلک تھا کہ حضرت حسنین علیہم السلام کو بباعث جزئیت بضعة الرسول کے خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ جلال الدین سیوطی الخصائص مین امام علم الدین عراقی سے نقل کرتے ہین کہ حضرت سیدہ اور انکے بھائی ابراہیم باتفاق سب صحابہ سے افضل ہین امام مالک کا قول ہے ما افضل علی بضعة من النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدا

(۶) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین علامہ جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہین حکی الخطابی عن بعض مشائخه انه قال ابوبکر خیر. وعلی افضل غرضکہ ان سب تقریرون کا ماحصل یہ ہے کہ تفضیل ظنی ہے اور اسکے ظنی ہونے پر سلف نے اتفاق کیا ہے فضلهم علی ترتیب الخلافة قطعی نہین اور ہمارے اہل سنت وجماعت اسکے برخلاف عقیدہ رکھنے والے کو بدعتی وغیرہ سے تعبیر نہین کر سکتے ورنہ سلف صالحین تک اسکا اثر پہونچ سکتا ہے ✦

بعض لوگون نے اس جگہہ ایک اعتراض کیا ہے کہ فضیلت کے ظنی سمجھنے سے مخالفت اجماع کی لازم آتی ہے یہ روایات جو فضیلت کے ظنی ہونے کی بابرہ مین نقل ہوئے ہین شاذ ہین۔ انکی طرف چندان التفات نہین کیا جاسکتا۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر اجماع ہو چکا ہے اور اجماع دلائل قطعیہ مین سے ہے پس افضلیت کو بھی قطعی سمجھنا چاہیئے ✦

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کے تمام اقسام قطعی نہین چنانچہ کتب اصول فقہ میں اس کی مفصل بحث موجود ہے قطعی اسکو کہا جاتا ہے کہ جس مین اصلا اختلاف نہ ہو اور جس مین اختلاف ہو (اگرچہ وہ اختلاف شاذ ہی ہو) ظنی ہے اور قطعیت کی حد سے نکل جاتا ہے اگرچہ شاذ ہونیکی وجہ سے خلاف چندان قابل اعتماد بھی نہ ہو لیکن اس اجماع کا درجہ قطعیت سے گھٹا رہتا ہے +

علاوہ برین اگر اجماع ہوا بھی ہے تو اسی فضیلت ظنی پر ہوا ہے اور صاحبان اجماع نے اسکی قطعیت پر حکم نہین لگایا۔ چنانچہ ہم سابقا ائمہ کلام مثل ابوبکر باقلانی۔ اور امام الحرمین اور حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ کے اقوال نقل کر چکے ہین انکے بیانون سے واضح ہوتا ہے کہ اس مسئلہ مین فضیلت انکے نزدیک صفت ظنیت سے محکوم بہ ہے نہ عارض حکم بعدازاجماع نہایت الامر یہ ہے کہ اجماع سے ترتیب خلافت کا ثبوت ملتا ہے نہ فضلهم علی ترتیب الخلافة کا چنانچہ پیشتر ثابت ہو چکا ہے کہ سلف کا حضرت عثمانؓ کے احق بالخلافت ہونے پر اجماع اور افضل ہونے پر اختلاف ہے وپس ثابت ہوا کہ قطعیت خلافت سے افضلیت ہرگز لازم نہین آتی +

طالوت ایک مومن بادشاہ اور خلیفہ وقت تھا حضرت داؤد اور دیگر انبیا کرام علیہم السلام اسکے عہد مین موجود تھے اور اسکے تابع حکم تھے +

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ طالوت ان انبیا کرام علیہم السلام سے افضل تھا +

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک فضیلت کی اصلیت خدا کو معلوم ہے کسی کو اسپر پوری اطلاع نہین +

خلفاء اربعہ کی مدح وثنا مین حدیثین وارد ہین۔ اور باہم متعارض ہین اور سلف کا افضلیت کی بارہ مین اختلاف ہے اور ایک بات پر اجماع قطعی نہین ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل اور اعلے ہے +

چونکہ افضلیت سے اکثریت ثواب مراد ہے۔ اکثریت ثواب کا ثبوت صرف مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مل سکتا ہے۔ اور احادیث مین تعارض واقع ہے۔ پس جبکہ تعارض واقع ہو تو جانب اوسے کو ترجیح دینا چاہیے اور احادیث قوی اور ضعیف کا خیال رکھنا چاہیے +

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے استیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین۔ قال احمد بن حنبل واسمعیل بن اسحاق القاضی واحمد بن علی بن شعیب النسائی وابو علی النیسابوری لم یرد فی فضائل احد من الصحابة

بالاسانید الجیاد ماردی فی فضائل علی بن ابی طالبؑ یعنی امام احمد بن حنبل و قاضی سمعیل بن اسحاق اور امام احمد بن علی بن شعیب النسائی۔ اور ابو علی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہین کہ جس قدر جید سندونکی ساتھہ حدیثین جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حقمین روایت ہوئی ہین ویسے کسی ایک صحابی کے حق مین نہین ہوئین +

اسکے ماسوا اگر جناب امیرؑ کے خصوصیات کو دیکہا جائے اور آپکے امور کثرت ثواب کے اسباب پر غور کی جائے تو جناب امیرؑ ہی افضل الناس بعد خیر البشرؐ نظر آتے ہین +

لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ کثرت ثواب کی وجہ سے افضل ہونا تو امر ظنی ہے تو اس خیال کے دور کرنے کے لیے ہم آپکے الاجمع مزایا الفضل و الخلال الحمیدہ کیطرف ایک نظر ڈالتے ہین جس سے ہمارا ظن بالکل رفع ہو جاتا ہے اور آپ کی افضلیت کا آفتاب یقین کی آنکھون مین چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے +

(ب) اب تتبع احوال جناب امیرؑ سے پیشتر ہم افضلیت کے اقسام بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ فضلیت باعتبار اپنے اقسام کے تین قسمون مین منحصر ہے۔ فضیلت نفسانی۔ اور فضیلت جسمانی۔ اور فضیلت خارجی +

ہم اس تیسرے باب مین اقسام ثلثہ فضیلت مین جناب امیرؑ کی فضلیت لوگون کو دکھائینگے۔ بہر چوتھے باب مین ہم آپ کے خصوصیات اور اسباب کثرت ثواب کو لوگون کی تشفی کے لیے نقل کرینگے +

اس باب مین ہم چند امور یعنے جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا۔ اور انکی شان مین جس قدر حدیثین وارد ہوئی ہین۔ انکی نسبت محدثین کی راے۔ اور جناب امیرؑ کی مثل کسینے اکتساب فضائل نہین کیا۔ اور جناب امیرؑ کے فضائل و مناقب کا لاتحصے ہونا۔ اور جناب امیرؑ کا روحانی حلیہ۔ اور جناب امیرؑ کا جامع مدارج فضل ہونا بطور تمہید کے لکھکر بہر ہم آپکے فضائل نفسانی اور جسمانی اور خارجی کو تفصیل وار لکھینگے +

جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علیؑ و خیر اعمامی حمزۃؓ و ذکر علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار و المتقی فی کنز العمال) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مین نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے تمام بہائیون مین سے بہتر علیؑ ہین اور تمام چچون سے بہتر حمزہؓ ہین اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے +

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے

جناب امیر کی شان میں جو احادیث کہ وارد ہوئی ہیں انکی نسبت محدثین کی رائے

اخرج الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلی وکذلک قال اسمعیل بن اسحاق القاضی وابو علی النیسابوری واحمد بن شعیب النسائی لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الجیاد اکثر مما جاء فی علی (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب للعلامۃ ابن عبد البر وصواعق محرقہ للعلامۃ ابن حجر والخوارزمی ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والثعلبی فی تفسیرہ وابن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول) حاکم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسیکے لیے اسقدر فضائل نہیں وارد ہوئے جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے وارد ہوئے ہیں اسمعیل بن اسحاق القاضی اور ابو علی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہیں اور امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحابہ میں سے کسی کی شان میں جناب امیر کی شان سے زیادہ حدیثیں جید اسانید کے ساتھ روایت نہیں ہوئیں ◆

قال عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ فی کتاب الامامۃ والسیاسۃ ان رجلا من ہمدان یقال لہ برد قدم علی معاویۃ فسمع عمرو بن العاص یقع فی علی فقال لہ یا عمرو ان اشیاخنا سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ افحق ذلک ام باطل قال عمرو حق وانا ازیدک انہ لیس احد من صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مناقب مثل مناقب علی الا انہ شارک فی قتل عثمان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں لکھتے ہیں کہ ہمدان کا ایک باشندہ جسکا نام برد تھا معاویہ کے پاس گیا وہاں اس نے سنا کہ عمرو بن العاص جناب امیر علیہ السلام کو برا بھلا کہ رہا ہے برد کہنے لگا اے عمرو ہمارے بزرگون نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہون اسکا علی مولا ہے آیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ہے عمرو بن عاص کہنے لگا میں تجھے اس سے بھی بڑھکر سناؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے مناقب اتنے نہیں ہیں جسقدر کہ جناب امیر کے مناقب ہیں۔ مگر کیا کرین وہ حضرت عثمان کے قتل میں شریک ہوئے ہین ◆

جناب امیر کی مانند کسی نے اکتساب فضائل نہیں کیا

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علیؑ
یھدی صاحبہ الی الھدی و یردہ عن الردی (اخرجہ الطبرانی) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے
ہیں کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا وہ اپنے دوست
کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے ⁂

جناب امیرؑ سے فضائل میں نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہیں نہ پچھلے لوگ ان کو پہونچ سکیں گے

عن الحسنؑ انہ قال حین قتل علیؑ لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الآخرون (اخرجہ احمد
والنسائی والدولابی والطبرانی فی الکبیر و ابن جریر الطبری فی تاریخہ) جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت
پا گئے حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے
کہ پہلے لوگ اس سے کسی بات میں بڑھے ہوئے نہیں تھے اور نہ پچھلے ان تک نہ پہونچ سکیں گے ⁂

جناب امیرؑ کے فضائل کا لاتحصیٰ ہونا

عن مجاھد سال رجل من ابن عباسؓ سبحان اللہ ما اکثر فضائل علیؑ وانی لاظنھا ثلثۃ الاف فقال لہ
ابن عباس ھی ثلاثین الف اقرب من ثلاثۃ الاف ثم قال ابن عباس لو کان الشجر اقلام والبحر مدادا و
الانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط ابن الجوزی) مجاہد کہتے ہیں
ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہیں میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے
ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار کیا تیس ہزار کے قریب ہوں گے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں
اور سمندر سیاہی ہو جائیں اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنیوالے ہوں تو بھی علیؑ کے فضائل کو احصا
نہیں کر سکیں گے ⁂

(۲) عن علی بن الحسینؑ عن ابیہ عن جدہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ جعل لاخی علیؑ فضائل لاتحصی کثرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بھا غفر اللہ
لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ
رسم ومن استمع الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالاستماع ومن نظر الی فضیلۃ
من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالنظر ثم قال النظر الی علی بن ابی طالب عبادۃ وذکرہ عبادۃ
ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایۃ علیؑ والبراءۃ عن اعدائہ (اخرجہ الخوارزمی و محمد بن یوسف الکنجی

الشافعی والحافظ الھمدانی نے فی مناقب جناب زین العابدین اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ انکے جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میرے بھائی علی کے فضائل اسقدر بنائے ہین جنکی کثرت کا احصی نہین ہوسکتا پس جو شخص اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہوکر لکھے اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا ۔ اور جو شخص اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا ہے فرشتے اوس کے گناہون کے لیے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہین اور جو شخص کہ اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو سنتا ہے خدا تعالی اسکے وہ گناہ جوکہ اوسنے اپنی کانون سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کے کئے ہین بخشدیتا ہے ۔ اور جو شخص کہ اوسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کیطرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی آنکھون سے بذریعہ ناجائز نگاہ کرنیکے کئے ہین بخشدیتا ہے پھر ارشاد کیا کہ علیؑ کی جانب کیطرف دیکھنا عبادت ہے اور اسکا ذکر خدا کی بندگی ہے خدا تعالی کسی مومن کے ایمان کو قبول نہین کرتا مگر علی کی دوستی اور اسکے دشمنون کی بیزار ہونیکے وجہ سے تنبیہ علے العموم فضائل تین قسم پر ہین ۔ فضائل نفسانی ۔ فضائل جسمانی ۔ فضائل خارجی ۔ فضائل نفسانی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق نفس ناطقہ انسانی سے ہوتا ہے جنکو اخلاق حسنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اصل اصول فضائل وہی ہین انہین کی وجہ سے انسان رتبہ بہیمی سے درجہ ملکوتی حاصل کرتا ہے فضائل جسمانی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جسم کا سڈول ہونا جسکو حسن اور خوبصورتی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قوت بدن وغیرہ ۔

فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق نہ انسان کے روح سے ہوتا ہے اور نہ جسم سے بلکہ انسان کے جسم وجان سے الگ ایسے اسباب انسان کے لئے فراہم ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے وہ اپنے ہم جنسون سے افضل سمجھا جاتا ہے جیسے حسب ونسب کا کھرا پن ۔ قرابت کا اچھا ہونا ۔ اولاد کا صالح ہونا ۔ بیوی کا نیک ملنا ۔

قبل اسکے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کرین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ کی روحانی تصویر جسکو روحانی حلیہ بھی کہا جاسکتا ہے لوگون کی نگاہون مین جلوہ گر کرین آپکا جسمانی حلیہ فضائل جسمانیہ مین لکھا جائیگا ۔

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی حلیہ

(۱) قیل ان معاویۃ قال لضرار الصدائی یا ضرار صف لی علیا فقال اعفنی یا امیر قال لتصفنہ قال اما اذ لا بد من وصفہ کان واللہ بعید المدی ۔ شدید القوی ۔ یقول فصلا ویحکم عدلا ۔ ینفجر العلم من جانبہ وینطق الحکمۃ من لسانہ یستوحش من الدنیا و زہرتہا ویانس باللیل و وحشتہ

وکان غزیز العبرة ـ طویل الفکرة ـ تعجبہ من اللباس ما قصر و من الطعام ما خشن ـ کان فینا کاحدنا یجیبنا اذا سالناہ ـ ویاتینا اذا دعوناہ ـ ونحن واللہ مع تقریبہ ایانا وقربہ منا ـ لا نکاد نکلمہ ھیبۃ لہ ـ یعظم اھل الدین یقرب المساکین ـ لا یطمع القوی فی باطلہ ـ ولا ییئس الضعیف عن عدلہ ولقد رأیتہ فی بعض مواقفہ ـ وقد ارخی اللیل سدولہ ـ وغارت نجومہ ـ قابضا علی لحیتہ یتململ تململ السلیم ـ ویبکی بکاء الحزین ـ ویقول یا دنیا غری غیری ـ الی تعرضت ـ ام الی تشوقت ـ ھیہات ھیہات ـ قد باینتک ثلاثا لا رجعۃ فیہا فعمرک قصیر ـ وخطرک کثیر ـ آہ آہ ـ من قلۃ الزاد ـ وبعد السفر ـ فبکی معاویۃ فقال رحم اللہ ابا حسن کان واللہ کذلک فکیف حزنک علیہ یا ضرار ـ قال حزن من ذبح ولدھا فی حجرھا (اخرجہ الدولابی وابو عمرو ابن عبد البر فی الاستیعاب فی المنتقی فی کنز العمال وابن حجر فی صواعق المحرقۃ) لکھتے ہین کہ امیر معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا ای ضرار مجھہ سے علی علیہ السلام کے اوصاف بیان کر ضرار نے کہا اے امیر مجھے اس سے معاف رکھہ معاویہ نے کہا تجھے ضرور انکے اوصاف بیان کرنا ہونگے ـ ضرار نے کہا جبکہ مجھے انکے اوصاف بیان کرنے پر مجبور ہی کیا جاتا ہے تو واسے وہ دور کے کام والے اور بڑی قوتون والے تہے بزرگی سے بات کرتے تہے اور عدل سے حکم دیتے تہے علم کا دریا انکے دل سے موج زن تہا ـ حکمت انکی زبان سے بولتی تہی ـ وہ دنیا اور دنیا کی خوبیون سے گریز کرتے تہے ـ وہ اندہیری رات اور اسکی وحشت سے مانوس تہے ـ وہ رونے کو پسند کرتے تہے ـ اور دور و دراز فکر مین ڈوبے رہتے تہے ـ انکو کپڑا چھوٹا اچھا لگتا تہا ـ اور انکو کہانے مین کرخت چیز بھلی معلوم ہوتی تہی ـ وہ ہم مین ہمارے جیسے تہے ـ وہ ہمکو جواب دیتے تہے جبکہ ہم انسے پوچھتے تہے ـ وہ ہمارے پاس آتے تہے جب ہم انکو بلاتے تہے خدا کی قسم ہے کہ ہم باوجود انکے قرب کے انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے کلام نہین کر سکتے تہے وہ اہل دین کی تعظیم کرتے تہے مسکینون کو اپنے پاس بٹھاتے تہے ـ انکے خوف سے کوئی زبردست اپنی بیہودگی کی خواہش دل مین نہین لا سکتا تہا ـ ضعیف انکے عدل سے نا امیدی کا مونہہ نہین دیکھتا تہا ـ مینے انکو بعض مقامات پر دیکہا جبکہ رات کا گھٹا ٹوپ اندہیرا چہایا ہوا تہا ـ اور ستارے سیاہی مین ڈوبے ہوئے تہے وہ اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ ہل رہے تہے ـ اور نرم آواز سے رو رہے تھے ـ اور فرما رہے تہے ـ ای دنیا! میرے سوا کسی اور کو فریب دے ـ میرے کیون سامنے آئی ہے یا مجہ سے شوق رکھتی ہے ـ افسوس افسوس مینے تجھے تین طلاقین دی ہین جن مین ہرگز رجعت کی گنجایش نہین ـ تیری عمر بہت تہوڑی ہے ـ اور تیرے دکہہ بہت بڑے ہین ـ آہ آہ ـ تہوڑا زاد ہے ـ اور دور کا سفر ہے ـ امیر معاویہ سنکر رونے لگا ـ اور کہنے لگا خدا ابو الحسن پر رحم کرے ـ واللہ وہ ایسے ہی تہے ـ

ای ضرار انکے مرنے سے تجھو کیسا رنج ہوا ہے ضرار کہنے لگا۔ ایسا رنج ہے کہ جس طرح سے کسی عورت کی گود مین اسکا بیٹا ذبح کیا جائے۔

(۲) عن سعید بن العاص قال قلت لعبد الله بن عیاش بن ابی ربیعة الا تخبرنی عن ابی بکرؓ و علیؓ فان ابا بکرؓ کان له السن والسابقة مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم ان الناس صاغیه الی علی فقال ای ابن اخی کان له والله ما شئت من ضرس قاطع۔ البسطة فی النسب وقرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام والعلم والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب مع الجود بالماعون (اخرجه احمد والذهبی) سعید بن العاص سے نقل ہے کہ مینے عبد الله بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا مجھسے علیؓ اور ابوبکرؓ رضی الله تعالی عنہما کا حال بیان کر کہ با وجود اسکے کہ ابوبکر رضی الله عنہ معمر بھی تھے اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پر ایمان لانے مین سبقت بھی رکھتے تھے۔ پھر لوگ جناب علیؓ کے کیون زیادہ مشتاق تھے عبد الله بن عیاش کہنے لگے ای میرے بھتیجے جو بات کہ تجھے پسند آتی ہو اسی بن علیؓ کے برداشت تھے نسب کا بہرا پن جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی قرابت حضرت کی دامادی سے مشرف ہوئے اسلام مین سبقت۔ قرآن کا علم سنت مین تفقہ حرب مین بہادری بخشش مین جود۔

(۳) عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه وقد سأله الناس ای رجل کان علیاً قال کان قد ملأ جوفه علماً وحلماً وباساً ونجدة مع قرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه احمد) ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ ابن عباس رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ لوگون نے ان سے پوچھا جناب علیؓ کیسے تھے فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی شرف قرابت کے ساتھ انکا پیٹ علم اور حکمت اور ہیبت اور شجاعت سے بہرا ہوا تھا۔

(۴) عن ابن عباسؓ فی علیؓ بن ابی طالب کان والله یشبه القمر الباهر والاسد الخادر والفرات الزاخر والربیع الماطر الباکور الربیع الابراد من الدابل لتاسع والسبعین) ابن عباسؓ سے جنابؑ کی شان کے متعلق روایت ہے کہ والله حضرت علی علیہ السلام چودھوین رات کے چاند اور بن کے شیر اور موجزن تے دریا اور صبح کے برستے ہوئے ابر کے مشابہ تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا جامع مدارج فضل ہونا

مدارج فضل کے تعین کرنے مین لوگون نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن خدا تعالی نے قرآن مجید مین جنکا ذکر کیا ہے حقیقۃ وہی مدارج فضل ہین جو انسانی قیاس سے ایسے مدارج کا مقرر کرنا صرف

ر اعتبار ہی ہے ✤

جب ہم خدای عزو الجلال کے کلام پاک کو پڑھتے ہین تو آیہ وافی ہدایہ اولئک انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشہداء و الصالحین سی ہماری سرگشتہ عقل کو یہ پتہ ملتا ہے کہ حقیقتہً مدارج فضل چار ہین اور بس - مرتبہ انبیا علیہم السلام - مرتبہ صدیقین - مرتبہ شہدا - مرتبہ صالحین ✤

اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت مین - صدیقین اور شہداء - اور صالحین انبیا سی مغایر ہین - لیکن ان صفات ثلثہ مین مفسرین کا اختلاف ہی بعض کے نزدیک ان تینون اوصاف سی موصوف واحد مراد ہے - اور بعض کے نزدیک ہر صفت سی موصوف جدا گانہ مراد ہے یعنی صدیق اور ہین اور شہید اور ہین - اور صالحین اور ہین ✤

اگر خداوند تعالی اپنے کرم عمیم سے کسی اپنے خاص بندے کو یہ تینون اوصاف عطا فرماے - تو کیا کہنا ہے جناب امیر علیہ السلام کی ذات مستجمع الصفات ہین بجز منصب نبوت کے یہ تینون اوصاف بفحوای نور علے نور - موجود تھے -

(اول) صدیق - یعنے جسکی عادت پر صدق غالب ہو - صدق مومنون کی صفات فاضلہ ہین سے ایک ممتاز صفت ہی کیونکہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہین ہوسکتی ✤

بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق سے وہ شخص مراد ہے کہ تمام امور دین کی تصدیق کرے اور دین کی کسی امر مین شک نلائے چنانچہ آیہ والذین اٰمنوا باللہ و رسلہ اولئک ہم الصدیقون سے یہی معنے ثابت ہوتے ہین ✤

مفسرین نے صدیقین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد لیے ہین ✤

بعض کے نزدیک صدیق اسکو کہتے ہین جو اسلام لانے مین سب پر سبقت رکھتا ہو اور سب سے پہلی رسول کی تصدیق کرے ✤

جناب امیر علیہ السلام کیا بوجہ سبقت اسلام اور کیا باعتبار تصدیق امور دین - سرگروہ افاضل اصحاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقون سے افضل اور سید الصادقین تھے ✤

(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فی قولہ تعالے یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علے لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء وابن عساکر و ابو بکر بن مردویہ والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اس آیت مین کہ اے ایماندارو تم ایمان لاے ہو اللہ سی ڈرو اور سچون

کے ساتھ ہوجاؤ) یعنی جناب علی کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ تمام سچون کے سوار تھے *

(۲) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی انت اول من اٰمن بی وصدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم والدیلمی والطبرانی فی ریاض النضرۃ) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے *

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر لا یقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب امیر فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہائی ہون اور مین صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جہوٹ بولنے والا مینے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے *

(۴) عن ابن عباس وابی لیلیٰ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین وحزقیل مؤمن اٰل فرعون وعلی ابن ابی طالب وھو افضلہم (اخرجہ النجار عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی) صواعق محرقہ ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہین حبیب النجار جو یاسین مسیح پر ایمان لانیوالا اور حزقیل آل فرعون ہین جناب موسی علیہ السلام پر ایمان لانیوالا۔ اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہے *

(۲) شہید اسکے معنے مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ شہید کے معنے اور شاہد کے معنے ایک ہین یعنی رسالت پر شہادت دینے والا اور بعض نے کہا مقتول فی سبیل اللہ مراد ہے۔ یہ دونو معنے جناب امیر علیہ السلام کی ذات اقدس پر صادق آتے ہین *

شہید بمعنے شاہد:

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول ھو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ اٰیۃ او اٰیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاہد منہ اخرجہ ابن مردویۃ وفقیہ ابن مغازلی

(ابن ابی حاتم و ابن عساکر و السیوطی فی الدر المنثور و الثعلبی فی تفسیرہ و الواحدی فی اسباب النزول و ابن جریر الطبری و ابن منذر ابو الشیخ و ابن مردویہ صاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبداللہ الاسدی کہتے ہیں میںنے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ قریش میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسکی حق میں ایک یا دو آیتیں نازل نہوئی ہوں ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان میں کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیرؑ نے غصے ہو کر فرمایا اگر تو نے سب کے سامنے نہ پوچھا ہوتا تو میں ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تو نے سورہ ہود کو نہیں پڑہا افمن کان علے بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ یعنے آیا جو شخص کہ اپنے رب سے دلیل روشن پر ہے اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ ہیں اور یتلوہ شاہد منہ میں ہوں +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ افمن کان علے بینۃ من ربہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ویتلوہ شاھد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اپنے رب سے دلیل روشن پر ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف سے وہ علی ابن ابیطالب ہیں خاصۃً +

شہید بمعنے مقتول فی سبیل اللہ +

عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا قالت رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التزم علیاً وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میںنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیرؑ کو گلے سے لگائے ہوئے ہیں اور انہیں چوستے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو اکیلا ہے اور شہید ہونیوالا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرتؐ نے بہت سی پیش گوئیاں فرمائی ہیں وہ سب حدیثیں اپنے مقام پر درج ہیں +

(سوم) مرتبہ صالحین کا ہے جسکی تعریف یہ ہے الصالح ھو الذی یکون صالحا فی اعتقادہ وفی عملہ یعنے صالح وہ ہے جو اپنے اعتقاد اور اعمال میں صالح ہو۔ کیونکہ جہل سے فساد فی الاعتقاد ہے۔ اور معصیت سے فساد فی العمل پیدا ہوتا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام باب حکمت تھے اسلیے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ تھے۔ اور دشمن معصیت سے طاہر تھے اسلیے فساد فی العمل سے معصوم تھے کیوں نہ ہو جسکو خدای پاک اپنی کلام مجید میں صالح المومنین کا لقب عطا فرمائے اس سے فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کسطرح سے ظاہر ہوسکتا ہے صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا فاما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ تمام دنیا و ما فیہا سے مجھے محبوب ہین چنانچہ پانچوین ان مین سے یہ ہی کہ مجھے اسپر ہرگز خوف نہین کہ وہ سیر پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد کفر کیطرف لوٹ جاوے ؎

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویۃ وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین (کہ وہ اللہ اسکا مددگار ہے اور جبریل اور مومنون کا نیکوکار) مومنون کے نکوکار سے علی بن ابیطالب مراد ہین ؎

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المومنین علی ابن ابیطالب ہین پس ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جنکا خدا نے اپنی کلام پاک مین ذکر کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیر کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کو حسب ارشاد حضرت باری عز اسمہ (قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون) یعنے کہدے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے اور بمجرد اسے یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی خداوند تعالیٰ و تقدس بلند کرتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم سے اور وہ لوگ کہ انکو علم دیا گیا ہے سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل ہے اسکا مجملا ذکر یہ ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت مین ذکی الطبع پیدا ہوئی تھی جسکی وجہ سے پروردگار نے انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلیٰ درجہ کی عطا کی تھی۔ اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حکما و عقلا اور انبیاء کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علی نے ابتدا سن تمیز بلکہ بعد ولادت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت مین تربیت پائی تھی۔ اور حصول علم مین ہمیشہ سے انکی طبیعت راغب تھی۔ کبھی مثل دوسری اطفال کی لہو لعب کیطرف مائل نہین ہوئی۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکی تعلیم اور تربیت مین ہمیشہ کوشش بلیغ فرماتے تھے۔ اسوجہ سے جناب علی علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوئی کہ جس مین تمام عقلاء زمانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم وفضل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ خیال کرنا چاہیئے کہ جس علم کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے حضرت امیر علیہ السلام کو اس مین دستگاہ تام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب کبار کو حاصل نہین ہوا۔ اول تو تمام صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین بعد بلوغ مشرف ہوئے ہین اور جناب امیر پانچ برس کے سن سے حضور مین رہے ہین۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مصاحبت شبانہ روز حاصل تھی۔ اور دوسرے اصحاب اس شرف دائمی سے معذور تھے کبھی انکو حضور نبوی مین باریابی نصیب ہوتی تھی اور کبھی اس سعادت سے محروم رہتی تھی۔ اور حضرت علی ہر وقت حاضر ہو سکتے تھے ❊

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کسیقدر شرح وبسط کے ساتھ لکھتے ہین۔ اول ہم ان احادیث اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تھے اور بفحوای آیہ وافی ہدایہ ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سب صحابہ پر فضیلت رکھتے ہین ❊

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ سے اعلم ہونا

(۱) اخرج البزار عن جابر بن عبد اللہ والعقیلی وابن عدی عن ابن عمر والطبرانی عن کلیہما والحاکم عن علی وابن عمر والبغوی وابو نعیم عن علی قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وزاد البغوی فی روایۃ علی والطبرانی فی روایۃ ابن عباس مرفوعا فمن اراد العلم فلیات من بابہا وصححہ الحاکم ورواہ الجماعۃ وحسنہ الحافظان العلائی وابن حجر العسقلانی)

بزار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے دونون سے اور حاکم نے جناب علی سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور ابو نعیم نے جناب علی سے روایت کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے امام بغوی نے جو روایت جناب علی سے کی ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباس کی روایت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص علم تک پہونچنا چاہتا ہو اسے

کو چاہیے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی ہے اور علائی اور ابن حجر عسقلانی دونوں حافظان حدیث نے اس حدیث کے حسن ہونیکی بابت لکھا ہے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ و علی بابہا (اخرجہ الترمذی و ابو نعیم) جناب امیر سے روایت ہے کہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعلم امتی بعدی علی بن ابیطالب (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں میرے بعد سب سے زیادہ علم والا علی بن ابی طالب ہے +

(۴) عن ابن عباس قال واللہ لقد اعطی علی اعشار علم ایم اللہ لقد شارکھم فی عشر العاشر (استیعاب بن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کی قسم ہے کہ علی کو علم کی دہائیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم ہے کہ تمکو سب کیے دسویں حصہ میں شریک کیا ہے +

(۵) عن ابن عباس قسم علی الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلی اربعۃ اجزاء و لسائر الناس جزء شارکھم علی فیہ فکان اعلمھم (اخرجہ البزار) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں کا علم پانچ حصوں پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علی کو دیئے گئے اور تمام لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا اور اس میں بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصہ میں بھی زیادہ علم والے تھے +

(۶) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب اعلم الناس باللہ و اعظم الناس حبا و تعظیما لاھل لا الہ الا اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ خواجہ ہر دو سرا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ علی بن ابی طالب تمام لوگوں سے خدا کے ساتھ زیادہ تر علم رکھنے والے ہیں اور سب لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہیں +

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسئل عن علی فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علی بن ابی طالب تسعۃ اجزاء و الناس جزء واحد (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا

ہوا تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی کی نسبت پوچہا گیا حضرت نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر تقسیم کی گئی ہے پس علی کو نو حصے سکے دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگون کو دیا گیا ✤

(۸) عن عبد الملک بن ابی سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی بن ابی طالب قال واللہ ما اعلم (استیعاب) عبد الملک بن ابی سلیمان کہتا ہے کہ مینے عطا سے پوچہا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین کیا کوئی شخص علی بن ابیطالب سے زیادہ تر علم والا تہا عطا نے جواب دیا خدا کی قسم ہے مین نہین جانتا ✤

(۹) عن مسروق قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهی الی عمر و عبد اللہ ابن مسعودؓ و ابی الدرداء و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و علی بن ابی طالب ثم شاممت هولاء فوجدت علمهم انتهی الی الرجلین علی و عبد اللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت یفضل علی علی عبد اللہ (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) مسروق سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگہا پس مجہے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور جناب علی کیطرف منتہے ہوتا ہے پہر مینے ان سب بزرگوارون کو سونگہا پس مجہے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیون کیطرف یعنے جناب امیر اور عبد اللہ بن مسعود کیطرف منتہے ہوتا ہے پہر مینے ان دونو صاحبون کو سونگہا پس مجہے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود پر جناب امیر فضیلت رکہتے ہین ✤

(۱۰) عن عبد اللہ بن مسعود قال علماء الارض ثلاثة عالم بالشام و عالم بالحجاز و عالم بالعراق فاما عالم اهل الشام فهو ابو الدرداء و اما عالم اهل الحجاز فعلی بن ابی طالب و اما عالم اهل العراق فاخ لکم و عالم اهل الشام و عالم اهل الشام و عالم اهل العراق یحتاجان الی عالم الحجاز و عالم الحجاز لا یحتاج الیهما (اخرجه الحضرمی) نقل ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روی زمین پر تین عالم ہین ایک عالم شام مین ہے اور ایک عالم حجاز مین اور ایک عالم عراق مین پس اہل شام کا عالم ابو دردا رضی اللہ عنہ ہین اور اہل حجاز کے عالم جناب امیر علیہ السلام ہین اور اہل عراق کا عالم تمہارا ایک بہائی ہے (یعنی اپنی ذات بابرکت سے مراد لی ہے) اور عالم اہل شام اور اہل عراق دونون حجاز کے عالم کیطرف محتاج ہین اور اہل حجاز کا عالم ان دونون کیطرف احتیاج نہین رکہتا ✤

(۱۱) عن ابی الدرداء العلماء ثلاثة رجل بالشام یعنی نفسه و رجل بالکوفة هو عبد اللہ بن مسعودؓ و رجل بالمدینة هو علی بن ابی طالب و هو اعلم بالسنة منا (اخرجه الحضرمی) ابی الدرداؓ سے نقل ہے کہ تین

عالم میں ایک آدمی شام میں ہے (ریسنے اپنی ذات سے مراد لی ہے) اور ایک آدمی کوفہ میں ہے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ ہے اور ایک آدمی مدینہ میں ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہے، اور وہ ہم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زیادہ تر جاننے والا ہے ✦

(۱۲) عن علی قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح لی من کل باب الف الف باب (اربعین الرازی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب تعلیم کیے ہیں پس ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے لیے کھل گئے ✦

(۱۳) عن علی قال قلت یا رسول اللہ اوصینی فقال قل ربی اللہ ثم استقم فقلتہا وزدت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقال لیہنک العلم یا ابا الحسن لقد شربت شربا ونہلتہ نہلا (اخرجہ احمد) جناب علی کہتے ہیں کہ مینے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی وصیت فرماویں حضور نے ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی پھر اسی پر استقامت کرو مینے جناب کو فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہیں مجھ میں توفیق مگر خدا کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہون اسی کی طرف رجوع کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن تجھے علم گوارا ہو تو نے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اسکے پینے کا تہا اسے نوش کیا تو نے اسے جو کہ حق اسکے نوش کرنیکا تہا ✦

(۱۴) عن ابن عباس قال سالہ الناس فقالوا ای رجل کان علیا قال کان ملأ جوفہ حکما وعلما وباسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی تہے ابن عباسؓ نے کہا انکا پیٹ علم اور حکمت اور خوف خدا اور بزرگی سے بہرا ہوا تہا مع ذالک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ رکہتے تہے ✦

(۱۵) عن ابی الحازم قال جاء رجل الی معاویۃ فسالہ عن مسئلۃ فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فھو اعلم فقال یا امیر جوابک فیہا احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شئ اخذ منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی حازم کہتے ہین کہ ایک آدمی نے معاویہ کے پاس آکر ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے جاکر پوچھ کیونکہ وہ زیادہ علم والے ہین اس نے کہا کہ اے امیر مجھے تمہارا جواب انکے جواب سے بہتر ہے معاویہ نے کہا کیا بری بات تیرے مونہ سے نکلی ہے تو نے ایسے شخص سے کراہت کی ہے جسے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

علم کے ساتھ انکے پیمانے کو پر کیا ہے اور بیشک انکو لیے کہا ہے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسیٰ سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے پوچھا کرتے تھے ❖

(۱۶) عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سلونی الا علیا (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار میں کوئی صاحب سوا جناب علی کے نہیں تھا جو یہ کہتا مجھ سے پوچھو ❖

(۱۷) عن ابی عمر قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب (اخرجہ البغوی) ابی عمر کہتے ہیں کہ سوا علی بن ابی طالب کے کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

(۱۸) عن معقل بن یسار قال وضات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل لک فی فاطمۃ نعودھا قلت نعم فقام متوکیا علی حتی دخلنا علی فاطمۃ فقال کیف تجدینک قالت واللہ طال حزنی واشتد فاقتی حدثنا عبداللہ بن احمد وجدت فی کتاب ابی بخط یدہ فی ھذا الحدیث قال او ما ترضین انی زوجتک اقدمھم سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر) معقل بن یسار روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک روز جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کو چلے مینے عرض کیا ہاں میں حضور کی معیت میں چلتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے جب ہم جناب سیدہ علیہما السلام کے پاس پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ ہم تجھے ایسا کمزور کیوں دیکھتے ہیں حضرت سیدہ نے عرض کیا میرا غم طولانی فاقوں کے مجھ پر شدت ہے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ مینے اپنے والد ماجد کی کتاب میں انکی دستخطی اس حدیث میں یہ بھی لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا . . کہ کیا تم راضی نہیں ہوتیں کہ ہمنے تمہیں ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو ازروی اسلام سب میری امت سے سبقت رکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے ❖

(۱۹) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدۃ نعود فاطمۃ فلما ان دخلنا علیھا ابصرت اباھا دمعت عیناھا قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلۃ الطعم وکثرۃ الھم وشدۃ السقم قال لھا اما واللہ ما عنداللہ خیر مما ترغبین الیہ یا فاطمۃ اما ترضین انی زوجتک خیر امتی اقدمھم سلما واکثرھم علما وافضلھم حلما واللہ ان ابنیک سیدا شباب اھل الجنۃ (اخرجہ الخوارزمی)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرمانے لگے اے بریدہ اٹھ ہماری ساتھ چل کہ جناب سیدہ علیہا السلام کی بیمار پرسی کرین جب ہم انکے پاس گئے اور انہون نے ہم کو دیکھا تو بے اختیار رونے لگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تمکو کس بات نے رلایا ہے عرض کرنے لگین کہانے کے نہ ہونے نے اور غم کی کثرت نے اور بیماریون کی شدت نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا واللہ جو خدا کے پاس ہے کیا وہ بہتر نہین اس چیز سے کہ جسکی تم یا فاطمہ رغبت کرتی ہو۔ تم راضی نہین ہوتین کہ ہم نے تمکو ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو میری تمام امت سے بہتر ہے اور اسلام لانے مین ان سب سے مقدم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور از روی حلم سب سے افضل ہے واللہ بیشک تیری دونون بیٹے جوانان جنت کے سردار ہین ۞

(۲۰) عن ابی ھارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له ھل شھدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی لشیء مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه ودخلت علیه لفاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة بعدك یا رسول فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اھل الارض اطلاعة فاختار منھم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منھم بعلك فاوحی الی فانکحته واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامت الله ایاك زوجتك اعلمھم علما واکثرھم حلما واقدمھم سلما راخرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گیا مینے ان سے کہا آپ جنگ بدر مین شریک ہوئے ہین وہ کہنے لگے ہان مین شریک ہوا ہون مینے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات سنائین جو آپنے جناب علیؓ کی شان مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض نے آپ کو ناتوان کردیا حضرت سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیمار پرسی کو تشریف لائین مین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب سیدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ضعف کی شدت کو دیکھا تو رقت سے انکا گلا گھٹ گیا یہانتک کہ آنسو رخسار مبارک پر ظاہر ہوگئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تمکو کس بات نے رلایا ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہون آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ خداوند تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھکر تیرے والد کو اول انسے برگزیدہ کیا
پھر دوبارہ دیکھکر ان میں سے تیرے خاوند کو چن لیا پس میری طرف وحی بھیجی اور میں نے تیرے ساتھ اس کا
نکاح کر دیا اور میں نے اسکو اپنا وصی بنایا آیا تم خدا کی مہربانی کو نہیں جانتے ہو کہ تمہارا خاوند تمام اہل زمین
سے زیادہ علم والا ہے اور ان سے زیادہ حلم والا ہے اور ان سب سے اسلام لانے میں مقدم ہے ✦

(۲۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عیبۃ علمی (اخرجہ ابن عدی والمتقی فی
کنز العمال) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے
علم کا خزانہ ہے ✦

(۲۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی و
دمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وقال یا ام سلمۃ اشھدی واسمعی
ھذا علی امیر المؤمنین وسید المسلمین وعیبۃ علمی وبابی الذی اوتی منہ والوصی علی الاموات من
اھل بیتی وھو اخی فی الدنیا وقرینی فی الآخرۃ ومعی فی السنام الاعلیٰ (اخرجہ ابو نعیم
فی منقبۃ المطہرین والخوارزمی فی المناقب والشیرازی فی الالقاب) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت
میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد
نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اے
ام سلمہ گواہ رہیو اور سن کہ یہ علی مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سردار اور میرے علم کا خزانہ ہے اور میرے
علم کا ایسا دروازہ ہے کہ جس سے لوگ داخل ہو سکتے ہیں اور میرے اہل بیت کے مردوں کا وصی ہے
اور دنیا میں میرا بھائی اور آخرت میں میرا ہم صحبت ہے اور میرے ساتھ جنت کی اونچی جگہ میں ہوگا ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالقرآن

جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو قرآن شریف حفظ کر لیا تھا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا اور سب سے پہلے حضرت امیر ہی نے قرآن شریف کو جمع کیا ہے۔ جلال
الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں ان علیا احد من جمع القرآن وعرضہ علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یعنی علی وہ شخص ہیں کہ جمع کیا قرآن کو اور آنحضرت کی جناب میں اسے پیش کیا ✦

روی محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بیعۃ ابی بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر قد

کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا للصلوٰۃ حتی اجمعہ قال لہ ابوبکر فانک نعم ما رأیت قال محمد بن سیرین لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول قال لو اجتمعت الانس والجن ان یؤلفوا ھذا التالیف ما استطاعوا (رواہ ابوداؤد) محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لوگون نے بیعت کی اور علی اپنے گھر مین بیٹھے رہے تو لوگون نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ علی نے آپکی بیعت سے کراہت کی ہے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہلا بھیجا کہ کیا آپنے میری بیعت سے کراہت کی ہے آپ نے جواب دیا کہ نہین پھر پوچھا کہ پھر آپکی گھر مین بیٹھے رہنے کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ میری یہ رائے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ مین کچھ نہ کچھ ضرور زیادتی کیجاویگی لہذا میرے دل مین آیا کہ مین اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑھون جب تک کہ قرآن کو جمع کرلون حضرت ابوبکر نے کہا آپکی رائے بہت مناسب ہے۔ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن اسیطرح سے تالیف کیا ہے جیسے کہ اول مرتبہ نازل ہوا تہا عکرمہ نے کہا اگر تمام انس وجن جمع ہوکر ویسے تالیف کرنا چاہین تو ہرگز نہین کرسکینگے ❖

عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوٰۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب لک الکتاب لکان فیہ العلم (تاریخ الخلفاء للسیوطی) تاریخ الخلفا مین سیوطی لکہتے ہین کہ محمد بن سیرین بیان کرتے ہین کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے تامل فرمایا جناب ابوبکر حضرت امیر سے ملے اور کہا کہ کیا آپ میری امارت سی کراہت کرتے ہین جناب امیر نے جواب دیا نہین لیکن مینے عہد کیا ہے کہ اپنی ردا کو سوا نماز کے نہ اوڑھونگا یہانتک کہ قرآن شریف کو جمع کرلون پس لوگون کا خیال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب تنزیل کے موافق جمع کیا ہے۔ محمد بن سیرین کہا کرتے تہے کہ اگر وہ قرآن ملجاتا جو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہے تو اس سے بہت کچہ علم حاصل ہوسکتا ❖

روی ان مصحف امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وھکذا الی اخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابوعمر عثمان الدانی) روایت ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قرآن مین سب سے پہلے سورہ اقرا پہر مدثر پہر سورہ مزمل پہر تبت یدا پہر تکویر اسی

طرح سے تمام مکی سورتین پہلے تہین بعد مین مدنی سورتین تہین ❖

عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول الله صلے الله علیہ وسلم اقسمت لا اضع ردائی عن ظہری حتی اجمع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجہ الخوارزمی) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب جناب رسالتمآب صلی الله علیہ وسلم انتقال فرما گئے مینے قسم کہائی کہ اپنی پشت سے ردا نہین اتارونگا یعنے آرام سے نہین سوٴونگا جب تک کہ قرآن کو جمع کرلون جو کچہ کہ وہ دونون لوحون مین ہے پس مین نے اپنی پشت سے ردا نہ اتاری جب تک کہ تمام قرآن کو جمع کردیا ❖

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلے الله علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی الله تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلی الله علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن علی کے ساتھ ہے اور یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر دونون نہ وارد ہون ❖

عن زاذان عن عبد الله بن مسعود قال قرأت علی رسول الله صلے الله علیہ وسلم سبعین سورة وختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد الله بن مسعود) زاذان عبد الله بن مسعود رضی الله عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے ستر سورتین سرور عالم صلے الله علیہ وسلم سے پڑہین اور پورا قرآن شریف تمام آدمیون کے بہترین جناب علی علیہ السلام سے ختم کیا ❖

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال لعلی انک اول المؤمنین معی ایمانا واعلمهم بایات الله واوفاهم بعهد الله وارؤفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعظمهم عند الله منزلة (اخرجہ احمد) عمر بن خطاب رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلے الله علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تم سب مومنون سے پہلے میرے ساتھ ایمان لانیوالے ہو اور تم ان سب سے خدا کی آیتون کے ساتھ زیادہ تر علم رکہنے والے ہو اور تم ان سب سے خدا کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والے اور ان سب سے الله کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہو ❖

عن سعید بن عمرو بن سعید ابن العاص قال قلت لعبد الله بن عیاش ابن ابی ربیعة لا تخبرنی

عن ابی بکر وعلی رضی اللہ تعالی عنہما فان ابابکر کان له السن والسابقة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغية الی علی فقال ای ابن اخی کان له ما شئت من ضرس قاطع البسطة بالنسب والقرابة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسابقة فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه الذهبی) سعید بن عمرو بن سعید العاص کہتا ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سو کہا کہ آپ نجھے ابوبکر اور علی کے مرتبون سے خبردار کرو کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمر رسیدہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سابق الاسلام ہونیکے پہر لوگ جناب علی کیطرف کیون زیادہ میلان سو کہتے تہے عبداللہ بن عیاش نے کہا اسے برادر بہتیجے انکے پاس یعنی علی کے پاس جو کچھ کاٹنے والے دانت چاہیے تہے موجود تہی نسب کی فراخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ اور علم بالقرآن اور جنگ مین شجاعت اور بخشش عطا کے ساتھ ✦

عن عبداللہ بن عیاش الزرقی وقد قیل له اخبرنا عن هذا الرجل یعنی علی بن ابیطالب فقال ان لنا اخطارًا واحسابًا ونحن نکره ان نقول فیه ما یقول بنو عمنا قال کان علی تلعا به یعنی مزاحا وکان اذا فزع فزع الی ضرس من حدید قلت وما ضرس من حدید قال قرأة القرآن وفقه فی الدین وشجاعته وسماحته (اخرجه احمد فی المناقب) عبداللہ بن عیاش الزرقی سے روایت ہی کہ ان سو کہا گیا کہ اس آدمی یعنی علی سے ہمین خبر دو عبداللہ نے کہا ہمکو ممانعت اور باز پرس ہے اور ہم برا جانتے ہین کہ وہ بات کہین جو ہمارے بنی عم کہہ رہے ہین علی ایسے آدمی تہے جو مزاح بہی کرتے تہے اور جب ڈراتے تہے تو لوہے کے دانتون سو ڈراتے تہے مینے کہا کہ لوہے کے دانتون سے کیا مراد ہے عبداللہ نے کہا قرآن کی قرأت اور دین مین فقہ اور ان کی شجاعت اور انکی جوانمردی ✦

عن محمد بن حنفیة انه قال من عنده علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجه ابونعیم والثعلبی) محمد بن حنفیہ کہتے ہین کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت نازل ہوئی جسکے یہ معنے ہین کہ جسکے پاس کتاب کا علم ہے وہ علی بن ابی طالب ہین ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات والانجیل

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادة وجلست علیها لحکمت بین اهل التوراة بتوراتهم

وبین اهل الانجیل بانجیلهم وبین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل القرآن بقرآنهم راوی ہین
امام فخرالدین رازی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور مین اسپر
بیٹھون تو اہل تورات کے لیے انکی تورات سے اور اہل انجیل کے لیے انکی انجیل سے اور اہل زبور کو درمیان
انکی زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن سے حکم کرون۔ اسپر ابو ہاشم نے اعتراض کیا ہی
کہ تورات منسوخ ہوچکی ہے پس اسکے موافق حکم کیونکر جاری ہوسکتا ہے اور اس کے احکام پر کیونکر
عمل کیا جاسکتا ہے اسکا جواب چند وجوہ سے دیا جاسکتا ہے ✦

(۱) شاید جناب امیر علیہ السلام کا مقصود الحکمت بین اهل التورات الخ بفحوای واما بنعمة ربك فحدث
اپنی کمال علمی کی شرح ہے ✦

(۲) یا یہ کہ اس جملہ کی فرمانے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر احکام منسوخ جو تورات مین ہین اور احکام
ناسخ جو قرآن شریف مین ہین ان سب پر علی وجہ التفصیل مجھکو علم حاصل ہے ✦

(۳) یا یہ کہ ذمی یہود و نصاری کی قضا اور انفصال مقدمات سے مراد ہے جو جزیہ دیکر تابع فرمان
اہل اسلام ہوئے ہین۔ کیونکہ دار الاسلام کی یہود و نصاری پر اجرا احکام انکے دین کے موافق ہوتے
ہین۔ اور مسلمان قاضی کو انہین کے کتب سماویہ کے مطابق انکی قضا یا فیصل کرنے پڑتے ہین ✦

(۴) یا یہ مراد ہے کہ مین تورات و انجیل کی ان نصوص سے واقف ہون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی بعثت پر دال ہین۔ اور تورات ہی کے ذریعہ سے تورات والون پر حجت قائم کرسکتا ہون
اور انجیل والون پر انجیل ہی سے برہان لاسکتا ہون ✦

(۲) عن الاصبغ بن نباتة قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب فاتاه یهودی فقال یا امیر
المؤمنین متی کان ربنا فقمنا الیه فلهزناه حتی کدنا نأتی علی نفسه فقال علی خلوا عنه ثم قال علی
یا اخا الیهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن کتابك الذی جاء به موسی
ابن عمران فان کنت قد قرأت کتابك وحفظته فانك ستجده کما اقول انما یقال متی کان ربنا
لمن لم یکن ثم کان فاما من لم یزل بلا کیف یکون بلا کینونة کائن کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد
لا یزال بلا کیف ولا غایة ولا منتهی الیه انقطعت دونه الغایات فهو غایة کل غایة فبکی الیهودی
وقال والله یا امیر المؤمنین انها لفی التوراة هکذا حرفا حرفا وانی اشهد ان لا اله الا الله و
اشهد ان محمدا عبده ورسوله (اخرجه ابن عساکر والمتقی فی کنز العمال وکتاب الحجة للامام
اصبهانی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئی

تہی کہ ناگاہ ایک یہودی نے آکر پوچھا یا امیر المومنین ہمارا رب کب سے تہا ہم اٹھہ کہڑے ہوئے تا کہ ہم
کو ماریں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اسکو چھوڑ دو ۔ پہر ارشاد کیا ۔ اے یہودی بہائی جو کچھ کہ مین تیرے
کان مین کہون تو اسکو اپنے دل مین یاد رکہہ کیونکہ مین تجہہ کو تیری کتاب سے جسے موسی بن عمران
علیہ السلام لائے ہین بیان کرونگا ۔ اور جب تو اپنی کتاب کو پڑہے گا اور تو اسکو یاد رکہیگا تو جسطرح
طرح سے مین کہتا ہون ویسا ہی پائیگا ۔ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ ہمارا رب کب سے تہا ۔ کیا وہ نہین
تہا کہ پہر ہوگیا ۔ وہ ہمیشہ سے تہا وہ تہا بغیر کیفیت کے وہ تہا اور ہونا نہین تہا ۔ وہ ہمیشہ سے تہا
پہلے سے پہلا اور بعد سے بعد ہمیشہ سے بلا کیفیت اور اسکی انتہا نہین ۔ اور نہین ہے انتہا اُسکی
کی طرف اسکے سوا نہایات کا انقطاع ہوتا ہے اور وہ ہی ہر نہایت کی نہایت ہے ۔ یہ سنکر یہودی رونے
لگا ۔ اور کہا واللہ یا امیر المومنین بتحقیق توریت مین حرف بحرف اسی طرح سے ہے اور مین گواہی
دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے
رسول اور اسکے بندے ہین ۔

(۳) روی ان نصرانیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تقرؤن فی کتابکم ثلثمائۃ سنین
وازدادوا تسعا ونحن نقرء فی کتابنا ثلثمائۃ سنین فخالف کتابنا کتابکم فقال علی لا مخالفۃ
لان ثلثمائۃ فی کتابکم علی حساب الیونانیین وھو یکون علی حساب العرب ثلثمائۃ سنین و
تسعا فتعجب النصرانی ۔ ولہذا قیل ان علیا کان معجزۃ من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ مع تبحرہ فی العلوم وشجاعتہ فی الحروب کان منقادا ومقرا بنبوتہ ولذا عد من معجزاتہ
(طبقات الکفوی فی ترجمۃ امیر المومنین) روایت ہے کہ ایک نصرانی نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین آکر عرض کیا آپ اپنی کتاب مین تین سو نو برس پڑہتے ہین اور ہماری کتاب مین
پورے تین سو برس ہین پس ہماری کتاب تمہاری کتاب سے مخالف ہے جناب امیر نے فرمایا کچھ مخالفت
نہین ہے تمہاری کتاب مین پورے تین سو برس یونانیون کے حساب کے مطابق ہین جو عرب کے حساب
کے مطابق تین سو نو ہوتے ہین یہ سنکر نصرانی متعجب ہوگیا اسیواسطے کہا گیا ہے کہ جناب امیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین سے ایک معجزہ تہے کیونکہ باوجود علم مین انکے اسقدر تبحر کے اور لڑائی
مین انکی شجاعت کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردار اور حضور کی نبوت کے مقر تہے اسی
جہت سے وہ حضرت کے معجزات مین سے شمار کیے جاتے تہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم التفسیر

اہل التفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار کیئے جاتے ہیں اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ ان سے آگے سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہمکو علی علیہ السلام سے کوئی بات ثابت ہو جاتی ہے۔ تو پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی +

(۱) عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشئ عن علی لم نعدل الی غیرہ (استیعاب علامہ عبدالبر) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب ہمکو کوئی بات علیؓ سے ثابت ہو جاتی ہے تو ہم انکے غیر کیطرف نہیں رجوع کرتے

(۲) عن ابن عباسؓ قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود الصبح فرأیت نفسی فی جنبہ کالفوارۃ فی جنب البحر المثعنجر (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات جناب علیؑ بائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجھے اپنی جان انکے پاس مثل ایک فواری کے معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلہ میں +

(۳) عن ابی الطفیل قال شھدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنھار ام فی سھل ام فی جبل (اخرجہ ابو عمر) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں جناب علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرما رہے تھے کہ مجھسے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھکو کوئی بات نہیں پوچھوگے کہ میں تمکو اس سے خبر نہیں دونگا۔ مجھسے کتاب اللہ کی نسبت پوچھو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں مگر میں اسکو جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں یا زمین ہموار میں کہ یا پہاڑ پر +

(۴) عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہیں مگر میں اسکو جانتا ہوں کہ کس امر میں نازل ہوئی ہے اور کہاں پر نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق خدا نے مجھکو دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے +

(۵) عن ابن مسعود انہ قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ما منھا حرف الا ولہ ظھر و

بطن وان علیاً عندہ من الظاہر والباطن (نقلت من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ کہتے تھے بتحقیق قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اسکا ایسا نہیں جسکے لیے
ظاہر و باطن نہو اور بتحقیق علیؑ کے پاس اسکا ظاہر و باطن ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم القراءت

اس امر پر تمام اہل سیر کا اتفاق ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک
میں تمام قرآن شریف حفظ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا ۔

تمام ائمہ قراءت مثل ابو عمر ابن العلاء اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہما ابو عبد الرحمن السلمی القاری کے
شاگرد ہیں اور انہیں سے سند حاصل کرتے ہیں اور ابو عبد الرحمن سلمی جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد ہیں

وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال ما رأینا احدا اقرأ من علی صلینا خلفہ فقرأ برزخا فاسقط
حرفا فرجع فقرأ ثم عاد الی مقامہ فسر اهل اللغة البرزخ ههنا بانه کان بین الموضع الذی
یقرأ فیه وبین الموضع الذی کان اسقط منه الحرف ورجع الیه قرآن کثیر قال والبرزخ بین
الشك والیقین والبرزخ ما بین الشیئین (استیعاب) قاری ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ تعالے
عنہ جو سب قراء کے استاد مانے گئے ہیں کہتے ہیں کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہیں
دیکھا ہمنے انکے پیچھے ایک دفعہ نماز پڑہی انکو ایک متشابہ پڑگیا اور ایک حرف چھوڑ گئے جب قرآن
شریف پڑھتے پڑھتے دور نکل گئے تو وہاں سے پھر اس متشابہ کے مقام پر لوٹے اور اسکو پڑھا ۔ اور
پھر اپنے مقام پر لوٹ گئے اور سلسلہ قراءت کا نہ ٹوٹا ۔ اہل لغت نے برزخ کے معنے میں لکھا ہے کہ
یہاں برزخ سے یہ مراد ہے کہ وہ جو مقام کہ پڑہ رہے تھے اور اس مقام سے کہ جہاں انکو حرف کے
ساقط ہونیکا متشابہ پڑا تھا اور انہوں رجوع کیا تھا قرآن شریف کا ایک بڑا حصہ تھا اور برزخ
شک اور یقین کے درمیان کو کہا جاتا ہے کیونکہ برزخ دراصل دو شی کے درمیان کے معنوں میں
آیا ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم الحدیث

اکثر یہ کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی مرویات نسبت دیگر صحابہ خصوصا خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم
کے کم ہیں جنکی تعداد پانسو چھیاسی حدیثوں کے قریب ہے جن میں سے بیس حدیثوں پر بخاری اور مسلم

اتفاق کیا ہلیلی ور دو حدیثین بخاری علحدہ لایا ہے اور بندہ مسلم علحدہ لایا ہے یہ بات ہرگز خیال مین نہین آتی کہ تیس برس کے قریب جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زندہ رہے ہین اور اس قدر قلیل حدیثین روایت کی ہون جو تعداد مین چہ سو سے بہی کم ہون +

حدثنا الثوری عن ابی القیس الازدی قال ادرکت الناس وہم ثلاث طبقات اھل دین یحبون علیا واھل دنیا یحبون معاویۃ وخوارج (استیعاب) ابن عبدالبر ثوری سے اور وہ ابو القیس ازدی سے ناقل ہین کہ مین نے لوگون کو تین گروہ پر منقسم پایا ایک اہل دین جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوست تہے دوسرے دنیا کے محب وہ معاویہ کو دوست رکھتے تہے تیسرے خوارج +

تاریخ کے دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین مسلمانون کی جماعت چار گروہون پر منقسم ہوگئی تہی اول گروہ بنی امیہ کا تہا جو ابتدا رخلافت سے حضرت کا مخالف ہوگیا تہا جسکی بڑی جماعت شام مین تہی یہ گروہ بوجہ خصومت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہین کرتا تہا۔ بلکہ برسر محراب ومنبر اسی گروہ کی بدولت ایک سو برس سے زیادہ تک جناب امیرؑ کے نام پر سب وشتم ہوتا رہا اور اسی گروہ کو حضرت امیر کی شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی +

دوسرا وہ گروہ تہا جو حضرت امیرؑ کے برخلاف تو نہین تہا لیکن بظاہر طرفدار بہی نہین تہا بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیرؑ کے نام کو زبان پر نہین لاسکتا تہا چہ جائیکہ حضرت امیرؑ سے علی الاعلان احادیث کی روایت کرتا +

تیسرا گروہ خود جناب امیرؑ کے متبعین سے تہا لیکن جنگ صفین مین اس گروہ کے دو فریق ہوگئے تہے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیرؑ کے برخلاف ہوگیا جو خوارج کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بہ نسبت پہلے گروہ کی بہی زیادہ تر خصومت جناب امیرؑ کے ساتھ رکہنے لگا۔ اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیر علیہ السلام کے خون کا پیاسا ہوگیا چنانچہ اسی گروہ کے ہاتہ سے حضرت شہید بہی ہوگئے۔ یہ لوگ بوجہ خصومت حضرت سے حدیث روایت نہین کرتے تہے +

چوتہا گروہ وہ تہا جو دل وجان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تہا اول تو اسکی تعداد نہایت قلیل تہی دوم یہ گروہ بہی بخوف بنی امیہ مخفی طور سے حضرت امیر سے روایت کو بیان کرتے تہے اور ظاہر طور سے حضرت امیر کا نام زبان پر نہین لاتے تہے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علیؑ) مین لکہتے ہین انکر جماعۃ من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بہذا بعض المتاخرین فخدش بہ فی طریق لبس الخرقۃ واثبتہ جماعۃ وھو الراجح عندی وقد

الحافظ ضیاء الدین المقدسی فی المختارۃ فانہ قال سمع الحسن بن ابی الحسن البصری عن علی ؑ و
قیل لم یسمع منہ وتبعہ علی ھذہ العبارۃ الحافظ ابن حجر فی اطراف المختارۃ۔ الوجہ الاول
ان العلماء ذکروا فی الاصول فی وجوہ الترجیح ان المثبت مقدم علی النافی لان معہ زیادۃ علم
الوجہ الثانی ان الحسن ولد لسنتین بقیتا من خلافۃ عمر باتفاق وکانت امہ خیرۃ مولاۃ
ام سلمۃ فکانت ام سلمۃ تخرجہ الی الصحابۃ یبارکون علیہ واخرجتہ الی عمر ؓ فدعا لہ اللھم
فقہ الدین وحببہ الی الناس ذکرہ الحافظ جمال المزی فی التھذیب واخرجہ العسکری ۔
فی کتاب المواعظ بسندہ وذکر المزی انہ حضر یوم الدار ولہ اربع عشرۃ ومن المعلوم انہ من
میز وبلغ سبع سنین امر بالصلوۃ فکان یحضر الجماعۃ ویصلی خلف عثمان الی ان قتل عثمان
وعلیؑ اذ ذاک بالمدینۃ فانہ لم یخرج منھا الی الکوفۃ الابعد قتل عثمان فکیف یستنکر سماعہ
منہ وھو کل یوم یجتمع بہ فی المسجد حین میز الی ان بلغ اربعۃ عشر سنۃ وزیادۃ علی ذلک
ان علیا کان یزور امہات المؤمنین ومنھن ام سلمۃ والحسن فی بیتھا ھو وامہ۔ الوجہ
الثالث انہ ورد عن الحسن مایدل علی سماعہ منہ اوردہ المزی فی التھذیب من طریق
ابی نعیم قال ثنا ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زکریا ثنا ابو حنیفۃ
محمد بن الحنفیۃ الواسطی ثنا محمد بن موسی الحرشی ثنا ثمامۃ بن عبیدۃ ثنا عطیۃ بن محارب
عن یوسف بن عبید کما قال سالت الحسن یا ابا سعید انک تقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانک لم تدرکہ قال یا ابن اخی سالتنی عن شیء ما سالنی عنہ احد قبلک ولولا
منزلتک عندی ما اخبرتک انی فی زمان کما تری وکان فی عمل الحجاج کل شیء سمعتنی
اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو عن علی غیر انی فی زمان لا استطیع ان اذکر
علیا وذکر ما وقع لنا من روایۃ الحسن عن علی قال احمد فی مسندہ حدثنا ھشیم اخبرنا
یوسف عن الحسن البصری عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رفع
القلم عن ثلثۃ عن الصغیر حتی یبلغ وعن النائم حتی استیقظ وعن المصاب حتی یکشف
عنہ ای یزول عنہ اخرجہ الترمذی وحسنہ النسائی وصححہ الحاکم والضیاء المقدسی فی
المختارۃ وقال الحافظ زین الدین العراقی فی شرح الترمذی فی الکلام علی ھذا الحدیث
عن علی المدینی الحسن رای علیا بالمدینۃ وھو غلام ۔ وقال ابو زرعۃ کان الحسن البصری
یوم بویع لعلی ابن اربع عشرۃ ورای علیا بالمدینۃ ثم خرج الی الکوفۃ والبصرۃ ولم یلقہ

الحسن بعد ذلك وقال الحسن رأيت الزبير بايع عليا انتہی وھذا القدر کفایۃ وتجمل قول الناس فی علی ما بعد خروج علی من المدینۃ یعنے ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت حدیث کی نسبت انکار کیا ہے اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کرکے خرقہ پوشی کے طریق میں خدشہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو.. ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک یہی راجح ہے - اور حافظ ضیاء الدین مقدسی نے بھی مختارہ میں اسیکا رجحان بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہین سنا ہے اور حافظ ابن حجر نے مختارہ کے حاشیہ مین اسیکا اتباع کیا ہے - وجہ اول یہ ہے - کہ علماء فن اصول نے جس جگہ ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے - وہان لکھا ہی کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے ؛؛

دوسری وجہ یہ ہے کہ اسپر سبکا اتفاق ہے کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت مین دو برس باقی تھے کہ حسن بصری کا تولد ہوا - انکی والدہ خیرہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتگار تہین اور جناب ام سلمہ حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بہیجا کرتی تہین تاکہ انکے حق مین صحابہ کرام برکت کی دعا کرین حضرت ام سلمہ نے حسن بصری کو حضرت عمر کی خدمت مین بھی بہیجا تہا - اور حضرت عمر نے انکے حق مین دعا فرمائی تہی کہ اے خدا اسکو دین سکہا اور لوگون مین محبوب کر - حافظ جمال الدین مزی نے اس حدیث کو تہذیب مین روایت کیا ہے اور عسکری نے بھی کتاب المواعظ مین اسکی سند کو بیان کیا ہے - حافظ مزی لکھتے ہین کہ جسدن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کا لوگون نے محاصرہ کیا تہا حسن بصری بھی وہان موجود تھے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تہا - اور یہ بات بخوبی معلوم ہوئی ہے کہ حسن بصری ان اشخاص مین سے تھے جو سات برس کے سن مین صاحب تمیز اور بالغ ہوگئے تھے اور نماز کا حکم انپر جاری ہوگیا تہا - اور وہ جماعت مین حاضر ہوا کرتے تھے اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے - اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک حضرت علیؓ مدینہ سے باہر تشریف نہین لے گئے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لے گئے تھے پس کسطرح سے کہا جا سکتا ہے کہ حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہین سنا ہے حالانکہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز وہ جناب امیر کے ساتھ مسجد مین حاضر ہوا کرتے تھے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تہا جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ امہات المومنینؓ کے پاس جایا کرتے تھے اور جناب ام سلمہؓ بھی انہین مین رہا کرتی تہین حسن بصری اپنی مان کے ساتھ ام سلمہؓ کے بیت الشرف مین رہا کرتے تھے ؛؛

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ جو مرشین حسن البصری سے منقول ہین وہ دلالت کرتی ہین انکی سماعت پر۔ حافظ مزی نے تہذیب مین ابو نعیم کے طریق سے انکو روایت کیا ہے جنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس ابن زکریا کہتے ہین کہ ہم سے ابو حنیفہ بن الحنفیہ واسطی نے ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے موسی الجرشی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے ثمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تھے میننے حسن البصری سے کہا کہ اے ابا سعید تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حالانکہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا حسن بصری نے کہا اے میرے بھتیجے تونے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو اس سے پہلے مجھ سے کسینے نہین پوچھی اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو مین ہرگز تجھ سے بیان نہ کرتا۔ تو دیکھتا ہے کہ مین جس زمانہ مین ہون (اور یہ وہ وقت تھا کہ سب باتون پر حجاج کا عمل درآمد تھا) تو فی جو مجھسے قال رسول اللہ سنا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو مینے جناب علیؑ سے سنا ہے چونکہ مین ایسے وقت مین ہون کہ جناب علی کا ذکر نہین کرسکتا اسلیئے قال رسول اللہ کہتا ہون۔ اور جو حدیث کہ حسن البصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر مسند مین کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا ہے کہ یوسف حسن البصری سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امیر فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمیون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے لڑکے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو سوتے ہوئے سے جب تک وہ نیند سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جبتک کہ اسکا جنون جاتا نرہے۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور نسائی نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت لکھا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختارات مین اسکی تصحیح کی ہے۔ حافظ زین الدین عراقی ترمذی کی شرح مین اس حدیث کی شرح مین یہ بات لکھتے ہین کہ حسن البصری نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا اور اسوقت حسن البصری لڑکے تھے۔ اور ابو زرعہ کہتے ہین جس دن کہ امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیعت کی تھی اس دن حسن البصری کی عمر چودہ برس کی تھی اور انہون جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا۔ بعد ازان جناب امیر کوفہ اور بصرہ کی طرف تشریف لے گئے اسوقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہین کی اور حسن البصری کہتے ہین کہ مینے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ بس اسیقدر اس مقام مین کافی ہے اور نافی کے قول سے یہ مراد ہوسکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن البصری نے مدینہ طیبہ سے تشریف لیجانے کے بعد نہین دیکھا ⁂

عبارت مرقومہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی روایات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے بیان کرتے تہے اور حضرت علی کا نام نہین لیتے تہے۔ پس اس سے خیال کر لینا چاہیئے کہ دوسرے راویون کو بہی اسی قسم کا خوف تہا جسکے سبب سے وہ علی الاعلان جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہین بیان کر سکتے تہے +

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر سے جسقدر احادیث روایت ہوئی ہین کسی صحابی سے نہین ہوئین چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین اور علامہ حسام الدین علی المتقی کنز العمال مین لکھتے ہین۔

اخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک اکثر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی فاذا سکت ابتدانی یعنے جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہین جناب علی نے فرمایا کہ میرا یہ حال تہا کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کرتا تہا تو مجہ سے بیان فرمایا کرتے تہے اور جب مین چپ رہتا تہا تو حضرت ابتدا فرماتے تہے +

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بدخشی نزل الابرار مین اور سیوطی تاریخ الخلفا مین لکہتے ہین وروی عنہ من الصحابۃ عبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ بن الزبیر وجابر بن عبد اللہ وجابر بن سمرۃ وجریر بن عبد اللہ البجلی وعبد الرحمن بن اشیم وصهیب بن سنان والبراء بن عازب وزید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید وطارق بن اشیم وعمارۃ بن روبیۃ وبشر بن سحیم وعمرو بن حریث وسفینۃ وابو رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وابو جحیفۃ وابو ہریرۃ وابو امامۃ وابو لیلی وابو سعید وابو الطفیل وابناہ الحسن والحسین وغیرہم +

ومن التابعین ابناہ محمد بن الحنفیۃ وابنتہ فاطمۃ وکاتبہ عبید اللہ بن ابی رافع وقیس بن ابی حازم ومالک بن اوس والاحنف بن قیس وزید بن وہب وزر بن حبیش وعبید بن عمیر والحارث بن سوید وسعید بن المسیب وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعبد اللہ بن شداد بن الہاد ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وکمیل بن زیاد وشریح بن ہانی وشریح القاضی وعبیدۃ السلمانی والحارث الاعور ومسروق والشعبی والحسن البصری وابو وائل وشقیق بن سلمۃ الاسدی وابو عبد الرحمن السلمی القاری وابو الاسود الدؤلی وابو عمرو الشیبانی وابو رجاء العطاردی وغیرہم

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفقہ

نہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے دو شخصوں کیطرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے۔ اول امام ابوحنیفہ دوم امام مالک امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ
ذہبی طبقات میں لکھتے ہیں روی عنہ ابنہ جعفر الصادق والاوزاعی والزہری وابوحنیفۃ یعنے جناب
محمد باقر سے انکے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور خود انکا قول
ہے لولا السنتان لهلك النعمان یعنے اگر میں دو سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں
نہ رہتا تو ہلاک ہوجاتا +

امام شافعی کی فقہ میں دو سلسلے ہیں ایک سلسلہ سے تو وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے شمار ہوتے
ہیں کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے اور امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ حاصل کیا
ہے اسوجہ سے امام شافعی کا یہ سلسلہ حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کیطرف منتہی ہوتا ہے
دوسرا سلسلہ امام شافعی کا امام مالک بن انس کیطرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالک ربیعۃ الرائی
کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہ نے جناب عبداللہ بن
عباس سے تلمذ پایا ہے اور عبداللہ بن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبل
امام شافعی کے شاگرد ہیں اسلیے انکا سلسلہ تلمذ بھی حضرت علی ہی کیطرف منتہی ہوتا ہے +

اب رہا سلسلہ فقہ صحابہ کے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فوجدت علمهم انتهى الى عمر وعبد الله بن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزيد بن
ثابت وعلى بن ابى طالب ثم شاممت هؤلاء الخمسة فوجدت علمهم انتهى الى الرجلين على و
عبد الله بن مسعود ثم شاممت الاثنين فوجدت عليا يفضل على عبد الله (اخرجه الخوارزمی
فے المناقب) یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت
عمر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی بن ابیطالب کیطرف
منتہی ہوتا ہے پھر میں نے ان پانچوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف منتہی
ہوتا ہے یعنے علی اور عبداللہ بن مسعود کیطرف پھر میں نے ان دونوں کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ علی عبداللہ
پر فضیلت رکھتے ہیں + حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفقہ کا یہ باعث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حیات میں بھی منصب قضا جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کی ساتھ متعلق رکھتا تھا +

(۱) عن حميد بن عبد الله بن يزيد المدنى قال ذكر عند النبى صلى الله عليه وسلم قضاء قضاه
به على فاعجب النبى صلى الله عليه وسلم فقال الحمد لله الذى جعل فينا الحكمة اهل البيت (اخرجه

احمد) حمید بن عبداللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر تعجب کیا اور فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے +

(۲) عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انه قال اقضی امتی علی بن ابی طالب (اخرجه ...) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں زیادہ قضا والا علی بن ابیطالب ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضی امتی بعدی علی بن ابی طالب (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے بعد میری امت میں علی بن ابیطالب زیادہ قضا والا ہے +

(۴) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیاً وانا حدیث السن فقلت یارسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینهم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیهدی قلبك ویثبت لسانك قال فما شککت فی قضاء بین اثنین بعد ذلك (اخرجه احمد والترمذی والنسائی وابن حاتم والبزار وابو یعلی وابن حبان والحاکم) باختلاف یسیر) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی مقرر کرکے یمن کیطرف روانہ فرمایا اسوقت میرا سن نہایت چھوٹا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھکو ایک قوم کی طرف قاضی کرکے بھیجتے ہیں ان میں جھگڑے بھی ہونگے اور مجھے قضا کا علم حاصل نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جناب امیر کہتے ہیں اسکے بعد مجھے کبھی دو آدمیوں کے فیصلہ کرنے میں شک نہیں پیدا ہوا +

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجك احد من قریش انت اولهم ایمانا باللہ واوفاهم بعهد اللہ واقومهم بامر اللہ واقسمهم بالسویة واعدلهم فی الرعیة وابصرهم بالقضیة واعظمهم عند اللہ بالمزیة (اخرجه الحاکمی والدیلمی) معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب علی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سات باتوں میں لوگوں سے جھگڑوگے اور قریش میں سے کوئی ایک تجسے نہیں مخاصمت کرسکیگا تم ان سب سے اللہ کے ساتھ پہلے ایمان لانے والے ہو۔ اور ان سب سے خدا تعالے کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے خدائے تعالے کے حکم کے ساتھ قیام کرنے والے ہو۔ اور ان

سب سے زیادہ پوری تقسیم کرنیوالے اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ عدل کرنیوالے ہو اور ان سب سے زیادہ فیصلہ کو جاننے والے ہو اور تم ان سب سے امر کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنا الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ لیصطاد فیہ الاسد سقط اولا فتعلق بآخر وتعلق الآخر بآخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحھم الاسد وما قوا من جراحتہ فتنازع اولیائھم حتی کادوا یقتتلون فقال علی انا اقضی بینکم فان رضیتم فہو القضاء والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم قال اجمعوا من القبائل الذین حفروا البار ربع الدیۃ والثلث ونصفھا ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ اھلک من فوقہ وللثانی ثلثھا لانہ اھلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ اھلک من فوقہ وللرابع دیۃ کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ فلقوہ عند مقام ابرٰہیم فقصوا علیہ القصۃ فقال رجل قضا بیننا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجازہ اخرجہ احمد فی المناقب

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یمن کی طرف بھیجا وہان پر چار آدمی ایک گڑھے مین گر پڑے تھے جو شیر کے شکار کرنے کے لیے کھودا گیا تھا اور پہلے سے اس مین شیر گرا ہوا تھا جب ایک آدمی اس مین گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا جب دوسرا بھی اسکے ساتھ گرنے کو ہوا تو اس نے تیسرے کو پکڑا اور تیسرے نے چوتھے کو پکڑا اسیطرح سے چارون اسمین گر گئے شیر نے ان چارون کو زخمی کرکے مار ڈالا۔ انکے وارثون مین تنازع پیدا ہوا قریب تھا کہ ان مین جنگ کی نوبت پہنچ جاتی جناب امیر نے فرمایا مین اس قضیہ کو فیصل کر دیتا ہون اگر تم باہم رضی ہو جاؤ ورنہ چند آدمی تم مین سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چلے جائین آپ تمہارا جھگڑا فیصل کر دینگے۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جن لوگون نے یہ گڑھا کھودا ہے ان سے دیت اسطرح جمع کرو کہ ایک چوتھا حصہ دیت کا ہو اور ایک تیسرا حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہو اور ایک پوری دیت ہو پس پہلے آدمی کے لیے دیت کی چوتھائی ہے اور دوسرے کے لیے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ اور چوتھے شخص کے لیے پوری دیت ہی۔ ان لوگون نے اس سے انکار کیا اور رضی نہ ہوئے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر ملاقات کی اور تمام قصہ بیان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم مین اسطرح فیصلہ کیا تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کو جائز رکھا۔

(۷) قیل سبب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضاکم علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا مع جماعۃ من الناس فجاءہ خصمان فقال احدھما یا رسول اللہ ان لی حمارا وان لھذا البقرۃ قتلت حماری فبدا رجل عن الحاضرین فقال لا ضمان علی البہائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقض بینہما یا علی فقال علی لھما اکانا مرسلین ام مشدودین ام احدھما مشدود والآخر مرسل فقال کان الحمار مشدودا والبقرۃ مرسلۃ وصاحبھا معہا فقال علی صاحب البقرۃ ضامن الحمار فاقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامضاہ قضاءہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوئے حضور مین آئے ایک نے ان مین سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک گدہا تھا اور اس شخص کی گائے تھی اسکی گائے نے میرے گدہے کو مار ڈالا ہے ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا کہ جانورون سے نقصان کا کوئی ذمہ دار نہین ہوسکتا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ان دونون کا فیصلہ کر دو حضرت علی نے ان دونو آدمیون سے پوچھا کہ آیا وہ دونو جانور بندہے تھے یا کہلے تھے یا ایک ان مین سے بندہا تھا اور دوسرا کہلا تھا جواب دیا کہ گدہا بندہا تھا اور گائے کہلی تھی۔ اور اسکا مالک اسکے ساتھ تھا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدہے کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی اور انکے فیصلہ کو جاری کیا ؛

(۸) عن زید بن ارقم قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ کتاب من الیمن فیہ ان ثلثۃ نفرا توفی یختصمون فی غلام وطئوا امہ فی الجاہلیۃ فی طھر واحد کلھم یدعیہ انہ ابنہ فقضیت بینہم ان اقرعت بینہم وجعلتہ للقارع منھم علی ان یغرم للآخرین ثلثی الدیۃ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال ما اعلم فیہا الا ما قضی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تہا کہ خدمت عالی مین جناب امیر کا خط پہونچا اس مین لکہا ہوا تہا کہ میرے پاس تین شخص اپنا جہگڑا ایک لڑکے کی نسبت لیکر آئے تہے کہ زمانہ جاہلیت مین اس لڑکے کی مان کے ساتہہ ان تینون نے ایک ہی طہر مین جماع کیا تہا ان تینون مین سے ہر ایک شخص اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا تہا مینے انکے فیصلہ کے واسطے قرعہ ڈالا جسکے نام کا قرعہ نکلا مینے اس لڑکے کو اسکا فرزند قرار دیکر یہہ شرط لگادی کہ اگر یہہ شخص باقی کے دو شخصون کو دیت کی دو تہائیان ادا کردے سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے دانت مبارک نظر آنے لگے پہر آپنے ارشاد کیا کہ علیؑ نے

فیصلہ کے بغیر ہمین اسکا کوی اور فیصلہ نہین معلوم ہوتا +

(تنبیہ) سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام فقہ مین اکابر صحابہ کے مرجع تہے اور سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنۃ مانتے تہے از انجملہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی تفقہ کی نسبت روایت ہوئے ہین مع آپ کے بعض فیصلجات کے درج ذیل ہین +

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من افتاکم بیوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم بالسنۃ (اخرجہ ابو عمر) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اونہون نے لوگون سے استفسار فرمایا کہ عاشوراء کے دن روزہ کی نسبت تمکو کس نے فتوے دیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہ نے فرمایا وہ سنت نبوی کو بہت زیادہ جانتے والے ہین +

(۲) سئل شریح ابن ہانی عن عائشۃ ام المؤمنین عن مسح الخفین فقالت ائت علیا فاسئلہ (اخرجہ مسلم وابن عبد البر فی الاستیعاب) شریح بن ہانی نے جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے موزہ کے مسح کی نسبت سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے پوچہو +

(۳) عن عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی عن ابیہ اذینۃ بن مسلمۃ العبدی قال اتیت عمر بن الخطاب فقلت من این اعتمر فقال ائت علیا فاسالہ (استیعاب) عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی اپنے والد اذینہ بن مسلمہ العبدی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا کہ مین کہان سے عمرہ کیا کرون حضرت عمر رض نے مجہے کہا جناب علی علیہ السلام سے جاکر پوچہو +

(۴) عن سعید بن المسیب قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب کہتے ہین کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تہے اس مشکل امر سے جس مین جناب ابو الحسن نہ ہون +

(۵) عن یحیی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالے عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففرج عنہ لا ابقانی اللہ بعدک یا علی (اخرجہ الخجندی) یحیے بن عقیل کہتے ہین

کہ جب جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام سے کچھ پوچھا کرتے اور ان کے
جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے تیرے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے +

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال لا یفتین احد فی المسجد
وعلی حاضر (استیعاب) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب تک
کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد مین ہوتے ہون تو کوئی شخص فتوے نہ دیا
کرے +

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فقال اقضانا علی (اخرجہ السلفی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما
سے روایت ہے کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہمکو خطبہ سنایا اور اس
مین کہا کہ ہم مین بڑے قاضی علی ہین +

(۸) قیل لعمر بن الخطاب لو اخذت حلی الکعبۃ فجہزت بہ جیوش المسلمین وما تصنع الکعبۃ
بالحلی فہم بذلک فسأل علیا فقال ان القرآن انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموال
اربعۃ اموال المسلمین فقسمہا بین الورثۃ وذوی الفرائض والفی فقسمہ علی مستحقیہ والخمس
فوضعہ اللہ حیث وضعہ. والصدقات فجعلہا حیث جعلہا وکان حلی الکعبۃ یومئذ فترکہ
علی حالہ ولم یترکہ نسیانا فاقرہ حیث اقرہ اللہ ورسولہ فقال لہ عمر لولاک لافتضحنا (ربیع الابرار
فی الباب الخامس والسبعین) عمر بن خطاب سے کہا گیا اگر کعبہ کے زیورات کو آپ لیکر مسلمانون کے
لشکر مین صرف کردین تو یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہین عمر رضی
اللہ عنہ نے جناب امیر سے اس امر کی نسبت استفسار کیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالی نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانون کا مال ہے
جسکو ذوی الفرائض اور ورثہ مین تقسیم کیا ہے اور ایک جرمانہ ہے اسکو اسکے مستحقون پر بانٹا
ہے اور ایک مال خمس ہے وہ خدا نے جنکو دینا تھا دیا اور ایک زکوۃ ہے وہ بھی جنکا حق تھا انکے دینے کا
حکم دیا پس ان دنون مین بھی کعبہ کا زیور موجود تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے
بھولکر نہین چھوڑا پس تم بھی اسی کو اسیطرح پر رہنے دو جسطرح پر کہ خدا نے اور خدا کے رسول نے
اسے رہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو ہماری بڑی رسوائی ہوتی +

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر

فقال انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا امرنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما قبلتک ثم
تبلہ فقال لہ علی انہ یضر وینفع قال بم علمت ذلک قال بکتاب الله قال قال الله تبارک وتعالی
واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم الخ لما خلق الله آدم مسح علی ظھرہ فقررھم بانہ الرب
وانھم العباد واخذ الله عھودھم ومواثیقھم وکتب ذلک فی رق وکان لھذا الحجر عینان ولسان
فقال افتح ففتح فاہ فالقمہ ذلک الرق فقال اشھد لمن وافاک بالموافاۃ یوم القیامۃ واشھد
انی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول یؤتی یوم القیمۃ بالحجر الاسود لسان ذلق یشھد
لمن یستلمہ بالتوحید فھو یا امیر المؤمنین یضر وینفع فقال عمرؓ اعوذ بالله من ان اعیش فی
قوم لست فیھم یا ابا الحسن اخرجہ الجندی فی فضائل المکۃ ابو الحسن القطانی فی المطولات
والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب الایمان والسیوطی فی البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ
ابو سعید خدری رضی الله عنہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنہ کے ساتھ حج کرنے
کو گئے جب جناب عمر طواف کرنے لگے اور حجر الاسود کے سامنے بوسے کے لیئے کھڑے ہوئے تو کہنے لگے
مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اگر ہمکو رسول خدا
صلے الله علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو مین تجھے نہ چومتا پھر حضرت عمر نے اسکو بوسہ دیا جناب علی علیہ السلام نے
فرمایا یہ نفع اور نقصان پہونچا سکتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ بات آپ کہان سے کہتے ہین جناب علی علیہ
السلام نے فرمایا خدا کی کتاب سے چنانچہ الله تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جب تیرے رب نے بنی
آدم سے انکی پشتون مین عہد لیا الخ پس جب خدای پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت
پر ہاتھ پھیرا ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اسکے بندے ہین اور خدا نے انسے عہد وپیمان
لیکر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور آنکھین تھین پس خدا نے فرمایا اپنے مونہ کو کھول اس نے
مونہہ کو کھولدیا اور اس ورق کو نگل لیا الله تعالے نے فرمایا تو قیامت کے دن اسکی گواہی دیجیو جو تجھسے
عہد پورا کرنے کی وجہ سے ملے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم سے سنا
ہے کہ قیامت کے دن حجر الاسود آئیگا اور اسکی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید
کے ساتھ اسکو چومے گا پس اے امیر المومنین یہ نقصان اور نفع دے سکتا ہے۔ جناب عمر نے فرمایا
خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہون کہ مین زندہ رہون ایسی قوم مین کہ جس مین اے ابو الحسن آپ نہون +
(۱۰) وقال ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری مرفوعا الی الحسن ان عمر بن الخطاب اتی بامرأۃ
مجنونۃ حبلی قد زنت فاراد ان یرجمھا فقال لہ علیؑ یا امیر المؤمنین اما سمعت ما قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم قال وما قال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاث عن المجنون حتی یبرأ وعن الغلام حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ فخلی عمر سبیلها

ابو القاسم محمود الزمخشری حسن بصری کیطرف مرفوع کرکے لکھتے ہین کہ لوگ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اس نے زنا کیا تہا جناب عمر نے اسکے رجم کا قصد کیا حضرت علی علیہ السلام نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپکو نہین معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے مجنون سے جب تک وہ تندرست ہوجاے اور لڑکے سے جب تک وہ بالغ نہ ہو اور سوتے ہوے سے جب تک وہ بیدار نہ ہو۔ پس جناب عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا +

(۱۱) عن ابی حرب بن ابی الاسود ان عمر اراد رجم المرأة التی ولدت لستة اشهر فقال علی ان الله تعالی یقول وحمله وفصاله ثلاثون شهرا وقال الله تعالی وفصاله فی عامین فالحمل ستة اشهر والفصال فی عامین فترک عمر رجمها وقال لولا علی لهلک عمر اخرجه ابن السمان و الخلعی ومحب الطبری فی الریاض النضرة) ابی حرب بن ابی الاسود روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا جو نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ جنی تہی پس جناب علی نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودہ چھڑانا تیس مہینون کے بعد ہے اور دوسری جگہ خدا فرماتا ہے کہ بچے کا دودہ چھوڑانا دو برس کے بعد ہے پس حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی اور دودہ چھوڑانیکی دو برس پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا +

(۱۲) عن علی قال لما کان فی ولایة عمر رضی الله عنه اتی بامرأة حامل فسألها عمر بن الخطاب فاعترفت بالفجور فامر بها عمر ان ترجم فلقیها علی بن ابی طالب فقال ما بال هذه فقالوا امر بها ان ترجم فقال نعم اعترفت عندی بالفجور فقال هذا سلطانک علیها فما سلطانک علی ما فی بطنها۔ ثم قال له علی فلعلک انتهرتها واخفتها فقال قد کان ذلک قال اوما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا حد علی معترف بعد بلاء انه من قیدت او حبست او تهددت فلا اقرار له فخلی عمر سبیلها ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابی طالب اخرجه الخوارزمی فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین لوگ ایک حاملہ عورت کو لائے حضرت عمر نے اس سے پوچھا اس عورت نے اپنے زنا کا اقرار کیا حضرت عمر نے اسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ راہ مین اسے جناب علی نے دیکھا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمنے اسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت عمر نے کہا ہان اسنے

میرے پاس اپنے فجور کا اعتراف کیا ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اسپر تو تمہارا یہ حکم ہے اور اسکے پیٹ میں جو کچہ ہے اسپر تمہارا کیا حکم ہے پہر جناب علی نے فرمایا شاید تمنے اسکو جہڑکا اور دہمکایا ہوگا حضرت عمرؓ نے کہا ہان مینے دہمکایا تہا حضرت علی نے کہا شاید آپنے نہین سنا ہے جو کچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعد تشدد کے اعتراف کرنیوالے پر حد نہین ہے جسکو کہ آپنے قید کیا اور دہمکایا پس اسکا قرار نہین پس حضرت عمر نے اسکو چہوڑ دیا اور کہا کہ عورتین علی بن ابیطالب جیسے کے جننے مین عاجز ہین *

(۱۳) عن ابن المسروق ان عمر اتی بامرأة قد نکحت فی عدتها ففرق بینهما وجعل مهرها فی بیت المال وقال لا یجتمعان ابدا فبلغ علی فقال ان کان جهلا فلها المهر بما استحل من فرجها ویفرق بینهما واذا انقضت عدتها فهو خاطب من الخطاب فخطب عمر فقال ردوا الجهالات الی السنة فرجع الی قول علی (اخرجه احمد) ابن مسروق کہتے ہین کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لائے جسنے اپنی عدت مین نکاح کیا تہا۔ پس حضرت عمر نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم دیا اور اسکے مہر کو بیت المال مین جمع کر لیا۔ اور کہا کہ یہ میان بیوی ہرگز کبہی اکٹہے نہین ہونگے یہ بات حضرت علیؓ کے پاس پہونچی آپنے فرمایا کہ اگرچہ نکاح جہل کے روسے ہوا ہے تو اس عورت کو بدلے اس حظ کے کہ اسکے فرج سے اس مرد کو حاصل ہوا ہے مہر دلانا چاہیے اور جب عدت پوری ہوجاوے تو یہ مرد اسکے ساتھ نکاح کرے پس حضرت عمر نے اسکا نکاح کر دیا اور کہا جہالتون کو سنت کیطرف رد کرو پس حضرت عمر نے جناب علی کے قول کیطرف رجوع کیا *

(۱۴) عن جعفر الصادق قال اتی عمر بن الخطاب بامرأة قد تعلقت برجل من الانصار وکانت تهواه ولم تقدر علیه فاحتالت فذهبت واخذت البیضة واخرجت منها الصفرة وصبت البیاض علی ثوبها وبین فخذیها ثم جاءت الی عمر فقالت یا امیر المؤمنین ان هذا الرجل اخذنی فی موضع کذا وفضحنی فهم عمر ان یعاقبه وکان علی جالسا عنده فجعل الانصاری یحلف بالله انها تکذب علی ویقول یا امیر المؤمنین لا تعجل فی امر تبین لک براءة ذمتی فقال عمر یا علی ما تری فی امرها فقال علی نظرت الی البیاض علی ثوب المرأة فاتهمها ان تکون احتالت بذلک فقال ایتونی بماء حار قد غلی غلیانا شدیدا ففعلوا فصبوا علی موضع الثیاب من ثوب المرأة فاستوی ذلک البیاض حتی صار مثل بیاض البیض المشوی ثم شمه فاذا هو بیاض البیض فاقبل علی المرأة فهددها حتی اقرت بذلک ودفع الله العقوبة عن الانصاری ببرکة علی بن ابی طالب نقله نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السنبلائی المرندی فی مناقب الاصحاب جناب امام جعفر صادق

سے منقول ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ مین ایک عورت ایک انصاری مرد کو چاہتی تہی مگر اسے اس انصاری کا وصال میسر نہین ہوتا تہا ایک روز اسنے ایک حیلہ بنایا اور ایک انڈے کو توڑ کر زردی کو پہینکدیا اور اسکی سفیدی کو اپنے کپڑے اور جسکا سون پر چہڑک کر حضرت عمر سے آکر کہا یا امیر المومنین مجہے اس انصاری نے فلان مقام پر رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہو گئے جناب مرتضے انکے پاس بیٹہے ہوئے تہے انصاری خدا کی قسم کہا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جہوٹ بکتی ہے اے امیر المومنین آپ میری بات مین جلدی نکرین آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائگی حضرت عمر نے جناب مرتضی سے کہا آپ اس عورت کے بارہ مین کیا خیال کرتے ہین جناب مرتضے نے ارشاد کیا کہ مینے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی کو دیکہا ہے مین سمجہتا ہون کہ اسنے مکر گانٹہا ہے تم میرے پاس کہولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی اوٹہالائے آپنے اس عورت کے کپڑے کے دہبے پر ڈلوایا کپڑے سے انڈے کی سفیدی پہونکر اٹہہ آئی پہر آپنے اسے سونگہا تو اس مین سے انڈے کی بساند آنے لگی آپنے اس عورت کو دہمکایا اس نے اقرار کیا کہ مینے مکر گانٹہا تہا خدای تبارک نے بہ برکت جناب امیر علیہ السلام کی برکت سے اس انصاری سے اس عقوبت کو دفع کیا +

(۱۵) قیل ان رجلین اتیا امرأة من قریش فاستودعاها مائة دینار وقالا لا تدفعیها الی احد منا دون صاحبه فلبثا حولا ثم جاء احدهما الیها وقال ان صاحبی قد مات فادفعی الی الدینار فدفعتها الیه ثم لبثت حولا اخر فجاء الاخر فقال ادفعی لی الدینار فقالت ان صاحبك جاءنی وزعم انك قد مت فدفعتها الیه فاختصما الی عمر ان یقضی علیهما ودفع الی علی بن ابی طالب وعرف علی انهما قد مکرا بهما فقال الیس قلتما لا تدفعیها الی واحد منا دون صاحبه قال بلی قال فان مالك عندنا فاذهب فجئ بصاحبك حتی ندفعها الیك (اخرجه الخوارزمی) روایت ہر کہ دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکہہ گئے اور کہہ گئے کہ جبتک ہم دونون اکٹہے تیرے پاس نہ آوین تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دیجیو پہر ایک سال گذر گیا ان مین سے ایکنے آکر بیان کیا کہ میرا دوست مر گیا ہے وہ سو دینار مجہے دیدے اس عورت نے سو دینار اسکو دیدیے اسکے بعد پہر ایک سال گذرا وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجہے دیدے اس عورت نے جواب دیا کہ تیرا دوست میرے پاس آیا تہا اسکا خیال تہا کہ تو مر گیا ہے وہ مجہ سے امانت لیگیا ہے اس نے کہا کیا ہمارا یہ وعدہ نہین تہا کہ جبتک اکٹہے ہم دونون نہ آئین تو امانت اکیلے کسی ایک کو نہ دیجیو پس اس عورت اور مرد مین جہگڑا منتشر ہوا اور وہ دونون جناب عمر سے

پاس فیصلے کے لیے حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو جناب علی کی خدمت مین بھیجدیا جناب مرتضے فوراً سمجھ گئے
کہ ان دونون آدمیون نے اس عورت سے مکر کیا ہے اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونون نے یہ نہین کہا
تھا کہ جب تک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آئین تو ہم مین سے اکیلے کسی ایک کو امانت واپس نہ دینا۔ تیرا مال
ہمارے پاس موجود ہے اپنے دوست کو لے آ ہم تجھے دیدینگے ۔

(۱۶۱) عن قتیل ان سبعة انفس خرجوا من الکوفة مسافرین فغابوا مدة ثم عادوا وقد فقد
منهم واحد فجاءت امرأته الی علی فقالت یا امیر المؤمنین ان زوجی سافر هو وجماعة وقد
عادوا دونه فاتیتهم وسألتهم عنه فلم یخبروا فی بحالته وقد اتهمتهم بقتله واسالك باحضارهم
واستکشاف حالهم فاحضرهم وفرقهم واقام کل واحد منهم الی ساریة من سواری المسجد و
وکل بهم رجلا یمنع ان یقرب منه احد لیحادثه ثم استدعی واحدا لمحادثه وساله عن حال الرجل
فانکر فلما انکر رفع علی صوته بالتکبیر وقال الله اکبر فلما سمع الباقون صوت علی مرتفعا بالتکبیر
اعتقدوا ان رفیقهم قد اقر وحکی لعلی صورة الحال ثم استدعاهم واحدا واحدا فاقروا
بقتله بناءً علی ان صاحبهم قد اخبر علیا بما فعلوه فلما اقروا بذلك قال الاول یا امیر المؤمنین
هؤلاء قد اقروا وما انا اقررت بذلك قال هؤلاء رفقائك قد شهدوا علیك فما ینفعك
انکارك بعد شهادتهم فاعترف انه شارکهم فی امر قتله فلما تکمل اعترافهم بقتله اقام علیهم
حکم الله تعالی (مطالب السؤل لطلحة الشافعی) روایت ہے کہ سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے اور ایک مدت
تک غائب رہے پھر جب لوٹ کر آئے ایک ان مین سے مفقود ہو گیا۔ اسکی زوجہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس
آکر کہنے لگی یا امیر المومنین میرا خاوند ایک جماعت کے ساتھ سفر کو گیا تھا وہ لوگ سفر سے لوٹ آئے ہین
اور وہ نہین آیا مینے انسے اسکا حال پوچھا تھا وہ اسکا حال کچھ نہین بیان کرتے اور مین انپر اسکے
قتل کا دعوی رکھتی ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ انکے حضار کا حکم نافذ فرمائین اور ان سے انکشاف
حال کرین جناب امیر نے انکو بلایا اور ہر ایک کو ان مین سے جدا جدا مسجد کے گوشون مین بٹھادیا اور ایک ایک
آدمی کا پہرا انپر مقرر کیا تاکہ انسے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نکرے پھر ایک آدمی کو ان مین سے بلا کر اس آدمی
کے حال سے پوچھا اس نے انکار کیا اسکے انکار پر جناب امیر نے تکبیر کی بلند آواز فرمائی جب دوسرے لوگون
نے جناب امیر کی آواز کو سنا انکو گمان پیدا ہوا کہ انکے رفیق نے اقرار کر لیا ہے اور جناب امیر سے صورت
حال کو بیان کر دیا ہے پھر ہر ایک کو ان مین سے علیحدہ علیحدہ بلایا انہون نے اس بنا پر اسکو قتل کا اقرار
کیا کہ انکے رفیق نے جناب امیر سے انکا فعل بیان کر دیا ہے جب ان لوگون نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص

کہنے لگا اے امیر المومنین ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا ہے میں نے تو اقرار نہیں کیا جناب امیر نے فرمایا یہ لوگ تیرے رفیق ہیں تجھپر گواہی دیتے ہیں انکی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہیں بخشتا پس اسنے بھی انکے شریک ہونے کا اقرار کیا جب انکا اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہوگیا۔ تو جناب امیر علیہ السلام نے اللہ کا حکم انپر جاری کیا +

(۱۷) عن محمد بن یحیی بن حبان از حبان ابن منقذ کان تحتہ امرأتان ہاشمیہ والانصاریہ فطلق الانصاریۃ ثم مات علی رأس الحول فقالت لم تنقض عدتی فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ عنہ فقال ھذا لیس لی بہ علم فارتفعوا الی علی فقال علی تحلفین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لم تحیض ثلاث حیضات ولک المیراث فحلفت فاشرکت فی المیراث (اخرجہ بن الحرب الطائی)

محمد بن یحیی بن حبان کہتے ہیں کہ حبان بن منقذ کی دو جوروین تھین ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس نے انصاریہ کو طلاق دیدیا تھا پھر اسی برس میں حبان مرگیا انصاریہ کہنے لگی میری عدت ابھی تک پوری نہیں ہوئی پس اسکا مرافعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عثمان نے کہا مجھے اس فیصلہ کا علم نہیں وہ مرافعہ جناب علی علیہ السلام کے پاس لے گئے جناب علی نے اس انصاریہ سے فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف اٹھا لے کہ تجھے تین حیض نہیں گذرے تو تجھے میراث میں شریک کیا جائیگا۔ پس اس انصاریہ نے حلف اٹھالی اور وہ میراث میں شریک کی گئی +

(۱۸) کتب خالد بن الولید الی ابی بکر الصدیق انی اخذت رجلا یوطاء کما یوطاء المرأۃ فاستشار ابو بکر اصحابہ فقال بعضہم یقتل وقال بعضہم یرجم فقال لعلی ان العرب یانف من المثلۃ فما تری فیہ فقال اری ان تحرقہ فاحرقوہ (نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین الستیلانی المرہذی فی مناقب الاصحاب) خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کیطرف لکھہ بھیجا کہ یہاں ایک مرد ہے جو عورت کی طرح سے فعل کراتا ہے جناب ابو بکر نے صحابہ سے مشورت کیا بعض نے کہا اسکو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابو بکر نے جناب امیر سے کہا عرب کے لوگ مثلہ کرنے کو بہت برا جانتے ہیں آپکی اس میں کیا رائے ہے جناب امیر نے فرمایا میری رائے میں اسے آگ کے اندر دھکیلنا چاہیے پس وہ آگ میں ڈالا گیا +

(۱۹) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الاخر ثلثۃ ارغفۃ فلما وضع الغدا بین ایدیھما مر بہما رجل فسلم فقالا الغدا فجلس واکل معہما فاستوفوا فی اکلہم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیہما ثمانیۃ دراہم وقال لہما خذا

خذ دراهم هذا عوضاً مما اكلت من طعامكما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لي خمسة دراهم ولك ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك ما عرض وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضيت الا بمر الحق فقال له ليس لك في مر الحق الا درهم فقال له عرض عليك صاحبك صلحاً فقلت لا ارضى الا بمر الحق ولا يجب لك في مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفني الوجه في مر الحق حتى اقبله فقال علي اليس الثمانية الارغفة الاربعة وعشرين ثلثاً وانتم ثلاثة انفس ولا يعلم الاكثر منكما اكلا ولا الاقل فتحملون في اكلكم على السواء فاكلت انت ثمانية اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واكل صاحبك ثمانية اثلاث وله خمسة عشر ثلاثاً اكل منها ثمانية ويبقى له سبعة اكل صاحب الدراهم واكل لك واحد من تسعة فلك واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضيت الآن یا علی (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب للعلامة ابن عبد البر)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تہیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا اندونون نے اسے شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کہانے کو بیٹھ گیا وہ تینوں آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اور ان دونون کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو مینے تمہارے کھانے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیون والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییے اور تجھے تین اور تین روٹیون والے نے کہا جب تک درہم نصفا نصف نہون مین نہین راضی ہونگا۔ تصفیہ کے لیے دونون جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور تمام قصہ بیان کیا۔ جناب امیرؑ نے تین روٹیون والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے دیتا ہے لے لے حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیون سے زیادہ تہین وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہو جائے مین راضی نہین ہونیکا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہین۔ تیرا دوست صلح کے در سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جب تک مجھے میرا حق نہ معلوم ہوگا مین نہین راضی ہونیکا۔ تیرا حق تو انصاف سے ایک درہم ہے۔ اسنے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ مین قبول کرون جناب امیرؑ نے فرمایا کیا آٹھ روٹیان کی چوبیس تہائیاں نہین ہین اور تم تین آدمی کھانیوالے تھے یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ تم مین سے کون زیادہ کھانیوالا تہا اور کون کم اسلیے احتمال کیا جاتا ہے کہ بس تم تینون نے برابر کھایا ہے۔ پس تو نے آٹھ تہائیاں کھائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان تہین اور اسنے آٹھ تہائیاں

کھائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کھائین اور تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کھائی پس تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اسکی سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہین وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم کے لینے پر رضی ہون *

(۲۰) قال سعید بن منصور فی سننه باسناده سمعت علیا یقول الحمد لله الذی جعل عدونا یسألنا عما نزل به من امر دینه ان معاویة کتب الی یسألنی عن خنثی المشکل فکتبت الیه ان یورثه من قبل مباله (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن منصور اپنی سنن مین باسنادہ بیان کرتے ہین کہ مینے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے دشمن کو ایسا کر دیا کہ جب اوسے امور دینیہ مین سے کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے۔ معاویہ نے مجھے لکھکر خنثے مشکل کا مسئلہ پوچھا ہے مینے اسکو جواب مین لکھا ہے کہ اسکے بول کے مقام کی رو سے میراث ملیگی یعنے اگر عورت کیطرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل عورت کے میراث پائیگا۔ اور اگر مرد کی طرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل مرد کی میراث پائیگا *

(۲۱) تنازعت امرأتان فی ایام عمر فی ولد کل واحدة منهما تدعی ابنها فاشکل علی عمر فارسل الی علی فقال علی علی بنجار حاذق ومنشار حدید یقطع الولد فیجعل الولد بینکما نصفین فصاحت ام الصبی وقالت ادفع کل الولد الیها وقالت الاجنبیة اقطع الولد فاخذ علی الولد فادفع الی الام التی صاحت وقال للاجنبیة علمت انها ام الصبی و فی روایة ولدتا فی لیلة واحدة فجاءت ابن واحدة منهما فکل واحدة منهما تدعی الحی لها (نقله ابو بکر نجم الدین محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب عمر کے زمانہ مین ایک لڑکے کی نسبت دو عورتون مین جھگڑا ہوا ہر ایک ان مین سے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تھی حضرت عمر کو انکے فیصلے مین دشواری پیش آئی ان دونون کو حضرت امیر کیخدمت مین فیصلہ کے لیے بھیجدیا جناب امیر نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑھئی کو لاؤ تاکہ اس سے اس لڑکے کو دو برابر حصون مین کاٹ ڈالے کہ لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونون کو دیدیا جائے لڑکے کی ماں چلانے لگی آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دیدیں دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالا جائے جناب امیر نے اس لڑکے کو اٹھا کر اسکی ماں کو دیدیا۔ دوسری روایت مین ہے کہ ایک شب مین دو عورتون کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مر گیا اس زندہ لڑکے کیواسطے تنازع ہوا *

(۲۲) دعوی ان رجلا تزوج بخنثی ولها فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال واصدقها

جاریۃ کانت لہ ودخل بالخنثی واصابہا فحملت منہ وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریۃ التی اصدقہا لہا الرجل فحملت منہ الجاریۃ بولد فاشتہرت قصتہما ورفع امرہما الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فسئل عن حال الخنثی فاخبر انہا تحیض وتطاء وتوطاء وتمنی من الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیری الافہام فی جوابہا وکیف السبیل الی فضائہا وفصل خطابہا فاستدعی علی غلامیہ وامرہما ان یذہبا الی الخنثی ویعدا اضلاعہا من الجانبین ان کانت متساویۃ فہی امرأۃ وان کان الایسر انقص من الایمن بضلع واحد فہو الرجل فجاءا واخبراہ بذلک وشہدا عندہ فحکم علی الخنثی بانہا رجل وفرق بینہا وبین زوجہا ودلیل علی ذلک ان اللہ تعالی خلق ادم علیہ السلام وحیدا فاراد سبحانہ وتعالی احسانہ الیہ ولخفی حکمتہ فیہ ان یجعل لہ زوجا من جنسہ لیسکن کلواحد منہما الی صاحبہ فلما نام ادم خلق اللہ عزوجل من ضلعہ القصری من جانبہ الایسر حواء فانتبہ فوجدہا جالسۃ الی جانبہ کاحسن ما یکون من الصور فلذلک صار الرجل ناقصا من جنبہ الایسر عن المرأۃ والمرأۃ کاملۃ الاضلاع من الجانبین والاضلاع الکاملۃ اربعۃ وعشرون ضلعا ہذا فی المرأۃ فاما الرجل فثلاثۃ وعشرون ضلعا اثنا عشر فی الایمن واحد عشر فی الایسر وباعتبار ہذہ الحالۃ قیل للمرأۃ ضلع اعوج (فصول المہمہ ونور الابصار ومطالب السئول لطلحۃ الشافعی) روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورت کے اور ایک مثل مرد کے اور اسکے مہر مین ایک لونڈی دی پھر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی اسکو حمل رہگیا اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا۔ بعد اسکے اس مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو اس مرد نے اسکے مہر مین دیا تھا۔ پس اس لونڈی کو بھی حمل رہگیا اور اسکے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا۔ یہ خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر سے بھی لوگون نے بیان کیا۔ آپنے مخنث کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ مثل عورتون کے اسکو حیض بھی آتا ہے مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہے اور خود بھی حاملہ ہوتا ہے اور اس سے عورت بھی حاملہ ہوتی ہے پس لوگ نہایت حیران ہوئے کہ اسکی حکم کا کیا طریق ہوگا۔ آیا یہ مردون مین سے شمار کیا جائیگا یا عورتون مین سے پس جناب امیر نے اپنے دو غلامون کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اس مخنث کے پاس جائین اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر بائین طرف سے ایک پسلی تعداد مین داہنی طرف سے کم ہو تو وہ مرد ہے چنانچہ دونو غلام اس مخنث کے پاس گئے اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار

کیا یعنی بائین طرف کی ایک پسلی کو داہنی طرف کی پسلیون سے شمار مین کم پایا اور آپکے پاس آکر اسکی خبر دی اور ثبوت پر دونون نے گواہی ادا کی جناب امیر نے حکم دیا کہ وہ مخنث مرد ہے اور اسکو اسکے شوہر سے علیحدہ کر دیا دلیل اسبات کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنی حکمت کاملہ سے ارادہ فرمایا کہ انکے واسطے انہین کی جنس سے ایک نوع پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدم سو گئے اللہ تعالی نے انکی بائین طرف کی ایک چھوٹی سی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا جب حضرت آدم بیدار ہوئے تو انہون نے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا پایا جو نہایت خوبصورت تھین پس اس سبب سے مرد کی بائین طرف کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونو طرف کی پسلیان پوری ہوتی ہین لیکن مرد کی تئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ بائین طرف اور اسی سبب سے عورت ٹیڑھی پسلی کہلائی جاتی ہے ❊

(۲۳) قال ابن طلحة الشافعی فی مطالب السئول کان حد شارب الخمر اربعین سوطا اقامه ابوبکر کذلك فی ولایته ثم اقامه عمر صدرا فی ولایته فلما انهمك الناس فی شربها واستحقروا ضرب الاربعین شاور عمر اصحابه فی ذلك فقال علی نرده اذا شرب سکر واذا سکر هذا واذا هذا افتری وعلی المفتری ثمانون فبلغوا به حد المفتری فاخذ عمر هذا القول من علی ابن طلحه شافعی علیه الرحمة مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ شراب نوش کی حد چالیس کوڑے تھی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اسکو اسی طرح سے قائم رکھا پھر حضرت عمر نے بھی اپنی ابتدا خلافت مین اسی کو قائم رکھا جب لوگ شرب خمر مین زیادہ منہمک ہونے لگے اور چالیس کوڑون کو حقیر جاننے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسمین صحابہ سے مشورت کی جناب علی علیہ السلام نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو مست ہوجاتا ہے اور جب مست ہوجاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے پس جب اسنے ہذیان بکا تو جھوٹ کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا اسّی کوڑے ہین پس اسکو مفتری یعنی جھوٹے کی سزا دینا چاہیئے حضرت عمر نے اس قول کو جناب علی سے اخذ کر لیا ❊

(۱۹) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا انا بشیخ قد التوت ترقوتاه من الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت من الصحابة قال عمر رضی اللہ عنہ قلت فما غزوت قال الیرموك قلت حدثنی بشیء سمعته قال خرجت مع فتیة حجاجا فاصبنا بیض نعام وقد احرمنا فلما قضینا نسکنا ذکرنا ذلك لامیر المؤمنین عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضرب حجرة فاجابت منها امرأة فقال اثم ابو الحسن قالت

لا نفرغ للقتات فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الیه وهو یسوی التراب بیدہ فقال مرحبا یا امیر المومنین فقال ان هولاء اصابوا ببیض نعام وهم محرمون قال الا ارسلت الی قال انا احق باتیانک قال یضربون الفحل قلائص ابکارا بعدد البیض فما نتج منها اهدوه قال عمر فان الابل تخدج قال والبیض یمرض فلما ادبر قال عمر اللهم لا تنزل بی شدیدۃ الا وابو الحسن الی جنبی (اخرجه ابن البختری نقله محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) محمد بن زبیر سے روایت ہے کہ مین مسجد دمشق مین گیا اور ایک بوڈہے کو دیکھا جسکی گردن کی ہنسلی بڑہاپے کیوجہ سے اٹھی ہوئی تھی مینے کہا یا شیخ تونے صحابہ مین سے کس کو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مینے کہا تو کس غزوہ مین شریک ہوا ہے وہ بولا یرموک مین مینے کہا مجھے کوئی بات سُنا کہ تونے سنی ہو۔ کہنے لگا مین چند نوجوانون کے ساتھ حج کو گیا اور ہمنے شتر مرغ کے انڈے کہا لیے حالانکہ ہمنے احرام باندہا ہوا تھا جب ہم اپنے وظائف حج کو پورا کر چکے جناب امیر المومنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر وہانسے لوٹے اور فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گہرون کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کہٹکہٹایا ایک بی بی نے جواب دیا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جناب ابو الحسن گہر مین تشریف رکہتے ہین اس بی بی نے جواب دیا نہین پس جناب عمر نکڑیون کی کیاری کیطرف تشریف لیگئے اور ہمین فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے وہ اپنے ہاتہون سے مٹی کو برابر کررہے تھے اور جناب عمر کو دیکہکر فرمایا مرحبا اے امیر المومنین جناب عمر نے کہا ان لوگون نے بحالت احرام شتر مرغ کے انڈے کہائی ہین آپنے فرمایا کہ تمنے مجھے کیون نہ بلا لیا حضرت عمر بولے ہم ہی آپکی خدمت مین آنے کے حقدار تھے فرمایا ان کو چاہیے انڈون کی تعداد کے موافق نوجوان بکر اونٹنیون کے ساتھ نر اونٹون کو ملائین جب ان سے بچے پیدا ہون تو انکو قربانی کرین جناب عمر نے کہا کہ اونٹ کا نطفہ کبہی فاسد بہی ہوجاتا ہے پس تعداد کیونکر ٹہیک آئیگی جناب امیر المومنین علی نے فرمایا کبہی انڈا بہی گندا ہوجاتا ہے جب جناب عمر وہان سے لوٹے تو دعا کی اے پروردگار مجھپر ایسی سختی نازل نہ فرمانا مگر کہ ابو الحسن میری دہنی طرف موجود ہون ٭

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفرائض

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال اعلم اهل المدینة بالفرائض علی بن ابی طالب (اخرجه احمد وابن عبد البر فی استیعاب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگون

ہین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والے ہین ؎

(۲) عن مغیرۃ قال لیس احد منھم اقوی قولاً فی الفرائض من علی وکان مغیرۃ صاحب الفرائض (استیعاب) مغیرہ کہتے ہین کہ صحابہ ہین سے کوئی زیادہ قوی قول والا جناب علی سے نہین اور مغیرہ خود صاحب فرائض تھے ؎

(۳) قال محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأۃ جاءت عند علی وقد خرج من دارہ لیرکب فترک رجلہ فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائۃ دینار اوقد دفعوا الی من مالہ دینارا واحدا واسالک انصافی وایصال حقی الی فقال لھا خلف اخوک بنتین فقالت نعم قال لھما الثلثان اربعمائۃ وقال خلف اماً قالت نعم قال لھا السدس مائۃ دینار وخلف زوجۃ قالت نعم قال لھا الثمن خمس وسبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرف روایت ہے کہ ایک عورت حضرت امیر کے پاس آئی حضرت اسوقت اپنے گھر سے نکلکر سوار ہورہے تھے ایک پاؤن رکاب مین رکھا تھا کہ وہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بھائی چھ سو دینار چھوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجھکو ایک دینار دیا ہے مین آپ سے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہون حضرت نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بھائی کی دو بیٹیان رہ گئی ہونگی اسنے کہا ہان فرمایا کہ دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بھائی کی مان بھی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچی اور زوجہ بھی ہوگی پس زوجہ کو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے حضرت نے پوچھا کیا تیرے بارہ بھائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار بھائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے چالوٹ جا۔ یہ مسئلہ دیناریہ کے نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے جسکو علامہ محمد بن طلحہ مطالب السئول مین لکھتے ہین ؎

(۴) قیل انہ کان علی منبر الکوفۃ فقام الیہ رجل فقال یا امیر المؤمنین ان ابنتی قد مات زوجھا ولھا عن ترکتہ الثمن وقد اعطوھا التسع فاسالک الانصاف منھم فقال خلف صبیتین قال نعم وقال ابواہ باقیان قال نعم قال صار ثمنھا تسعا فلا تطلب سواہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کوفے کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا یا امیر المومنین میری لڑکی کا خاوند مرگیا ہے اور اسکا ترکہ مین آٹھوان حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو نوان حصہ دیتے ہین مین آپ سے انصاف کا خواہان ہون جناب امیر نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیان

چھوڑ مرا ہے اوسنے کہا کہ بجا ہے آپنے فرمایا اسکو ماں باپ بھی زندہ ہین اوسنے تسلیم کیا آپنے فرمایا کہ تیری
لڑکی کا آٹھوان حصہ اب نوان حصہ ہوگیا ہے پس تو اس سے زیادہ مت طلب کر ؁

(۵) عن جعفر الصادق قال لما ولی عمر واستوثقت له الامور اتی بمولود له رأسان وبطنان
واربعة ایدی ورجلان وقبل ودبر واحد فنظر الی شیء لم یر مثله قط نظر الی انسان اعلاه
اثنان واسفله واحد فلم یدر عمر کیف الحکم فیه فارسل الی علی فجاء فنظر الیه فقال انظرها
اذا رقد ثم یصاح فان انتبه الراسان جمیعا فهو واحد وان انتبه الواحد وبقی الآخر
فاثنان فقال عمر لا ابقانی الله بعدك یا ابا الحسن (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد
بن الحسین الستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہین کہ
حضرت عمر رض کی خلافت کیوقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جسکے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤن
اور ایک قبل اور ایک دبر تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا انوکھا بچہ دیکھا کہ ویسا کبھی نہین دیکھا
تھا سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے تک ایک تھا حضرت عمر اسکو ورثہ دینے مین حیران
ہوگئے کہ آیا اسکو ایک ورثہ دیا جاوے یا دو وارثون کا حصہ اسے دیا جاوے پس اسکو جناب امیر کیخدمت
فیصلے کے لیے بھیجدیا آپنے دیکھکر فرمایا جب یہ سو جائے تو تم لوگ جگاؤ اگر اسکے دونون سر ایکبار ہی
ہلین تو سمجھ لو کہ یہ لڑکا ایک ہی ہے اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھ لو کہ دو ہین پس عمر رضی
اللہ عنہ کہنے لگے اے ابو الحسن خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے ؁

جناب امیر علیہ السلام کا علم باصول الدین یعنی علم کلام

یہ علم جسکو علم الٰہی اور عقاید اور متاخرین کی اصطلاح مین علم کلام کہتے ہین بعد تفسیر حدیث کے اسکا
مرتبہ نہایت عالی ہے کیونکہ اس مین توحید اور نبوت اور احوال معاد سے بحث ہوتی ہے اور قضا و قدر
کے اسرار و غوامض بیان کیے جاتے ہین اسکے نکات جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبات مین موجود
ہین وہ کسی صحابی کی کلام مین نہین چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین[1] کہ متکلمین

---

[1] اما علم الاصول وقد جاء فی خطب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لم
یات فی کلام سائر الصحابۃ فجمیع فرق المتکلمین ینتهی آخر نسبتهم فی هذا العلم الیه اما المعتزلة فهم ینتسبون انفسهم الیه والاشعریة
فکلهم منتسبون الی الاشعری وهو کان تلمیذ ابی علی الجبائی المعتزلی وهو منتسب الی امیر المؤمنین علی واما الشیعة فانتسابهم الیه ظاهر
واما الخوارج فهم مع غایة بعدهم عنه کلهم ینتسبون الی اکابرهم واولئك الاکابر کانوا تلامذة علی فثبت ان جمهور المتکلمین
من فرق الاسلام کلهم تلامذة علی (اربعین فی اصول الدین)

کے جتنے فرقے ہین وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوتے ہین سب سے پہلا فرقہ جسنے سب سے پہلے اس علم مین شہرت پائی ہے معتزلہ کا ہے اسکا بانی واصل بن عطا ہے جسنے ابو ہاشم بن عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عبداللہ نے اس علم کو اپنے والد محمد بن حنفیہ سے سیکھا ہے اور محمد بن حنفیہ کو جو کچھ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے پدر بزرگوار جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام سے حاصل ہوا ہے۔

دوسرا فرقہ جسنے معتزلہ کے بعد اس علم مین کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے جو امام ابو الحسن علی بن ابی بشر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے امام ابو الحسن اشعری امام ابو علی جبائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ مین سے ہین جو مشائخ فرقہ معتزلہ مین سے تھے پس یہ فرقہ بھی معتزلہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جسکا انتساب جناب امیر علیہ السلام کی طرف اوپر ثابت ہو چکا ہے +

متکلمین مین سے تیسرا فرقہ زیدیہ کا ہے جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر علیہ السلام کیطرف ظاہر ہے +

چوتھا گروہ متکلمین سے خوارج کا ہے جو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہین۔ تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تھے جو ابتدا مین حضرت امیرؑ سے تعلیم پاتے رہے ہین +

ہم تھوڑا چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہین جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بھی باوجود اسقدر علم وفضل کے کبھی ایسے نازک و پیچیدہ مسائل توحید کو اس رزانت الفاظ کے ساتھہ نہین بیان کیا +

(۱) قال له بعض من حضر لدیه من الواردین متی کان ربنا فقال له الم یکن هو کائن بلا کیف یکون بلا کینونة کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد بلا غایت ولا منتهی لیه انقطعت دونه الغایات فهو غایت کل غایت وسع کل شئ علما (اخرجه ابن عساکر) کسی نے سوال کیا یا امیر المومنین کب سے تھا رب ہمارا فرمایا کیا وہ نہین تھا کہ پھر ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا اور وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہوتا نہین تھا وہ ہمیشہ سے تھا سب پہلون سے پہلا اور سب پچھلون سے پچھلا ہمیشہ سے بلا کیفیت اسکی انتہا نہین اسکی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے وہ ہر نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کیوجہ سے ہر شے کو لیے ہوئے ہے +

(۲) قال فی تمجید الله وتحمیده وتوحیده وهو الذی لا یبلغ مدحته القائلون ولا یحصی نعمائه العادون ولا یؤدی حقه المجتهدون الذی لا یدرکه بعد الهمم ولا ینا له غوص الفطن مطالب المسئول) جناب امیر علیہ السلام خداوند تعالی کی تمجید اور تحمید اور توحید مین بیان فرماتے ہین کہ

وہ وہ ذات ہے کہ اسکی مدح تک بولنے والے نہیں پہونچ سکتے اور نہ اسکی نعمتوں کو شمار کرنیوالے گن سکتے ہیں یا عدد شمار کرنیوالے اسکے حق کو ادا نہیں کر سکتے نہ ہمتوں کی بلندی اس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ دانائی کو اسکی ذات تک رسائی ہے جسکو زیادہ تر جناب امیرؑ کے ایسے نادر اقوال کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کے آخر میں حضرت کے چند خطبات کو دیکھے اور اگر اس سے بھی سیری نہو تو نہج البلاغہ کو مطالعہ کرے۔ یہ رسالہ اُنکی تحریر کا متحمل نہیں ہو سکتا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تصوف

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہیں چنانچہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی ھذا الامر الذی اشار الی ما تضمنہ القلوب اومی الی حقائقہ بعد نبینا صلعم علی ابن ابیطالب یعنے جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا پیشرو اس امر تصوف میں کہ جس نے اشارہ کیا ہے طرف اس شے کی جو دلوں میں آکے متضمن ہوتی ہے اور جس نے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کیطرف ایما کیا ہے وہ علی بن ابیطالب ہیں اور خواجہ پارسا پھر اسی رسالہ کے دوسرے مقام میں لکھتے ہیں ان امیر المومنین علی بن ابیطالب لو تفرغ علینا عن الحروب لنقل الینا عنہ من ھذا العلم یعنی علم الحقائق والتصوف ما لا تقوم لہ القلوب یعنے اگر امیر المومنین علی بن ابی طالب اپنے غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لیئے اس علم یعنے علم حقائق اور تصوف کے متعلق وہ باتیں نقل کیجاتیں کہ دل جسکو متحمل نہو سکتے +

اور کشف المحجوب میں مرقوم ہے قال سید الطائفۃ الجنید شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضی یعنی اماما فی علم الطریقۃ ومعاملاتہا ھو علی المرتضی۔ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارے پیر اصول اور بلا میں علی مرتضے ہیں یعنے ہمارا امام علم طریقت میں اور اسکی معاملات میں علی مرتضی ہیں +

تمام سلسلے مثل قادریہ۔ وچشتیہ وقشریہ وسہرویہ واحمدیہ الغزالیہ ومحمدیہ الغزالیہ وشطاریہ ورفاعیہ وسہروردیہ وکبرویہ وشاذلیہ ونقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام تک منتہی ہوتے ہیں +

اگرچہ اس زمانہ میں ہر ایک سلسلہ سے ہزارہا شاخیں نکلی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک انکے اصل دو طریقے تھے جنیدیہ اور طیفوریہ جنیدیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت سری سقطی سے بیعت ہے اور حضرت سری سقطی حضرت معروف کرخی کے مرید ہیں۔ اور حضرت معروف کرخی نے حضرت داؤد طائی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت داؤد طائی حضرت حبیب عجمی سے فیضیاب ہوئے ہیں اور حضرت حبیب عجمی حضرت حسن بصری کے مرید ہیں اور حضرت حسن بصری نے خرقہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سے پہنا ہے +

دوسرا طریقہ طیفوریہ ہے جو منسوب ہے طیفور ابایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جنکی بیعت حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے تھی پس جستقدر طرق ہین سبکا خاتمہ جناب امیر علیہ السلام کی ذات مقدس تک ہوتا ہے ۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فے اصول الدین مین لکھتے ہین ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان نسب جمیع الصوفیۃ ینتہی الیہ +

جناب امیر علیہ السلام کا علم نحو

یہ علم تو حضرت امیر علیہ السلام ہی کی ایجاد ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین عن ابی الاسود الدوئلی قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فرأیتہ مطرقا مفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم لحنا فاردت کتابا فی اصول العربیہ فقلت ان فعلت ہذا احییتنا وبقیت فینا ھذا اللغۃ ثم اتیتہ بعد ثلث ایام فالقی الی صحیفۃ فیھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبا عن المسمی والفعل ما انبا عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبا عن معنے لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثۃ ظاھر ومضمر وشی لیس بظاھر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاھر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء وعرضتہا علیہ فکان من ذالک حروف النصب فذکرت منہا ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ھی منہا فزدھا فیھا ابو الاسود الدوئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مین ایکدن جناب امیر علیہ السلام کی پاس گیا مینے دیکھا آپ گردن مبارک جھکائے کسی فکر مین ہین مینے استفسار کیا یا امیر المؤمنین آپ کس باب مین فکر فرماتے ہین ارشاد کیا مینے تمہارے اس شہر مین لوگون کو اپنی زبان مین غلطی کرتے ہوئے سنا ہے اسلیے مین نے ارادہ کیا ہے کہ مین ایسی کتاب لکھون کہ اس مین عربی زبان کے قاعدے ہون مینے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم لوگون کو زندہ فرما دینگے اور ہم مین یہ زبان عربی باقی رہجائیگی بعد ہ مین تین دن کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے خدمت اقدس مین گیا آپنے مجھے ایک کاغذ دیا اس مین لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کل کلام تین قسم پر ہے اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے کہ مسمی کی حرکت سے خبر دے اور حرف وہ چیز ہے کہ ایسے معنے سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد اذان ارشاد کیا اسکا تتبع کر اور جو کچھ مناسب معلوم ہو اس مین بڑہا اور آگاہ ہوا ے ابو الاسود کہ سب اشیاء تین قسم پر ہین ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی ہے کہ وہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت

اسی شے کے دریافت کرنے ہی سے معلوم ہوتی ہے کہ جو نظاہر ہے۔ حضرت ابوالاسود کہتا ہے کہ میں نے اس قاعدے سے بہت سی چیزیں نکالکے جمع کیں اور جناب امیر کو سنائیں اس میں حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا ان میں سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیْتَ اور لَعَلَّ اور کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لکن کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تو نے اسکو کیوں چھوڑ دیا میں نے عرض کیا کہ میں اسکو حروف ناصبہ سے نہیں جانتا تھا فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہے اس کو بھی زیادہ کر دے ؂

جناب امیر علیہ السلام کا علم فصاحت

اس علم میں جناب امیر علیہ السلام سید البلغا اور امام الفصحا تھے جسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل مبعوث ہوئے تھے اسیطرح سے جناب امیر خاتم الفصحا پیدا ہوئے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبہ ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصیرنی فی صلب عبد اللہ وصار علی فی صلب ابی طالب فاختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ والفصاحۃ واشتق اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وھذا علی راخرجہ ابن السبع الاندلسی فی کتاب الشفا) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ ہمارے باپ آدم پیدا ہوں میں اور علی دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوے ہیں جب آدم مخلوق ہوئے تو ہم انکی صلب میں جاگزیں ہوئے پھر ہم بزرگ پشتوں سے پاک رحموں کیطرف انتقال کرتے رہے یہانتک کہ ہم جناب عبد المطلب کی پشت میں منتقل ہوئے پھر ہم منقسم ہو گئے دو حصوں میں پس میں جناب عبد اللہ کی پشت اقدس میں منتقل ہو گیا اور علی ابو طالب کی پشت میں پس خدا نے مجھکو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور علی کو علم اور شجاعت اور فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے پاک ناموں سے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالی محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالے اعلی ہے اور یہ علی ہے ؂

جناب امیر علیہ السلام نے خطابت کے وہ طریق کلام میں ایجاد فرمائے ہیں جن سے شعرائے جاہلیت کو مطلق اطلاع نہ تھی عبد الحمید بن یحیے کا قول ہے کہ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع یعنے میں نے ستر خطبے جناب امیر علیہ السلام کے یاد کیے ہیں اور ابن نباتہ جو زبردست خطیب ہوا ہے اور حافظ ابن تیمیہ الحرانی حنبلی جنکی تقلید کرتے ہیں کہتا ہے کہ میں نے مواعظ علی بن ابی طالب سے ایک خزانہ حاصل کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی وہ فصاحت و بلاغت تھی کہ جسکے دوست دشمن سب قائل تھے چنانچہ روایت ہے کہ جب محقن بن ابی محقن جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور خوشامد کی راہ سے کہنے لگا جئتك من عند اعی الناس فقال فی جوابہ ویحك تقول اعی الناس فو اللہ ما لسن الفصاحۃ لقریش غیرہ یعنے مین تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون جو بات کرنے مین فرو ماندہ ہے معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو ایسے شخص کو بات کرنے مین عاجز کہتا ہے خدا کی قسم ہے قریش کے لیے فصاحت مین کوئی اس سے زیادہ بامحاورہ بولنے والا نہین ہے ❊

جناب امیر علیہ السلام کا علم الشعر

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اخرج الشعبی قال کان ابوبکر یقول الشعر و کان عمر یقول الشعر و کان عثمان یقول الشعر و کان علی اشعر یعنے شعبی روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور جناب حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے چنانچہ جناب کا دیوان بدیع مشہور خاص و عام ہے ❊

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی اور سکات خصم کی یہ کیفیت تھی کہ ایک بات مین دوسرے کو بند فرما دیتے تھے عن محمد بن قیس قال دخل ناس من الیہود علی علی فقالوا لہ ما صبرتم بعد نبیکم الا خمس و عشرین سنۃ حتی قتل بعضکم بعضا فقال علی قد کان صبر جمیل ولکنکم ما جفت اقدامکم من البحر حتی قلتم یا موسی اجعل لنا الٰہا کما لہم الٰہۃ (اخرجہ احمد) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ چند یہودی جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگون نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچیس برس ہی صبر نہین کیا حتے کہ تم مین سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا فی الحقیقت صبر کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکلکر خشک بھی نہین ہوئے تھے کہ تم نے کہا یا موسی جیسے مصریون کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہمکو بنا دے ❊

جناب امیر علیہ السلام کا علم الکنایات

جناب امیر علیہ السلام حسن خط مین مہارت تام رکھتے تھے چنانچہ خود حضرت امیر کا قول ہے علیکم بحسن الخط فانه من مفاتیح الرزق یعنے تمپر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو خوشخطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیون مین سے ہی ہے۔ دوسرے مقام پر حضرت فرماتے مین علموا اولادکم الکتابة فان فی الکتابة همم الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی اولاد کو کتابت سکھاؤ کیونکہ کتابت مین بادشاہون کی ہمت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلی یا ابا الحسن ربما شهدت وغبنا وربما شهدنا وغبت ثلاث اسالك عنهن هل عندك منهن علم قال علی وما هن قال الرجل یحب الرجل ولم یر منه خیرا ویبغض الرجل ولم یر منه شرا قال نعم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الارواح فی الهوی جنود مجندة تلتقی فتشام فما تعارف منها ایتلف وما تناکر منها اختلف فقال عمر واحدة والرجل یحدث الحدیث اذ نسیه اذ ذکره قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من القلوب قلب الا وله سحابة کسحابة القمر بین القمر یضیئ اذا علیه سحابة فاظلم اذ انجلت قال اثنتان والرجل یری الرؤیا منها ما یصدق ومنها ما یکذب قال علی نعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد ولا امة ینام فیستثقل نوما الا یعرج بروحه الی العرش فالتی لا یستیقظ الا عند العرش فتلك الرؤیا التی تصدق والتی یستیقظ دون العرش فهی الرؤیا التی تکذب فقال ثلاث کنت فی طلبهن فالحمد لله الذی اصبتهن قبل الموت (اخرجه الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیة والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب عمر بن الخطاب حضرت علی علیہ السلام سے کہنے لگے یا ابا الحسن بسا اوقات آپ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور ہم نہین تھے اور بسا اوقات ہم حاضر تھے اور آپ غائب تھے تین باتین ہین آپ سے پوچھتا ہون اگر آپ کو علم ہو تو آپ مجھے بتا دین حضرت علی نے فرمایا وہ کیا ہین حضرت عمر نے کہا کہ ایک آدمی سے ایک آدمی محبت کرتا ہے حالانکہ نہ اسنے کوئی نیکی دیکھتا ہے اور ایک آدمی ایک سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اسنے کسیطرح کی برائی نہین دیکھی ہوتی جناب علی نے فرمایا ہان ٹھیک ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحین ہوا مین لشکر صف بستہ باہم ملتے ہین اور بو سونگھتے ہین پس جسکو ان مین سے پہچانتے ہین محبت کرتے ہین اور جس سے نفرت کہاتے ہین اختلاف کرتے ہین حضرت عمر رضی نے کہا یہ ایک بات ہوئی پھر حضرت عمر نے کہا انسان بات کرتا کرتا اسکا ذکر بھول جاتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے کہا مینے سنا ہے کہ کوئی دل ایسا نہین کہ اوسپر مثل قمر کے بادل نہ ہو جب اسپر

وہ بادل ہوتا ہے تو وہ روشن ہوتا ہے ۔ اور جب اسپر سے وہ بادل کھلجاتا ہے تو وہ تاریک ہوجاتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ دوسری بات ہی اور آدمی خواب دیکھتا ہے بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا جناب علی نے فرمایا کوئی مرد یا عورت ایسے نہیں کہ وہ سوئے اور اسکی روح عرش کیطرف نہ پرواز کرتی ہو پس وہ روح جو عرش کے قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اسکا خواب سچا ہے اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہونچکر بیدار ہو اسکا خواب جھوٹا ہے حضرت عمر نے کہا یہ تین باتین تہین جنکی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے پہلے ان تک پہونچا دیا ✦

قال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سلیمان الشیبانی عن علی انہ اتی برجل فقیل لہ زعم هذا انہ احتلم بامی فقال اذهب فاقمہ بالشمس فاضرب ظلہ (تاریخ الخلفا) عبد الرزاق مصنف مین لکھتے کہ ہم سے ثوری بیان کرتے تہے کہ سلیمان شیبانی روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی کی نسبت جناب علی کے پاس کہا گیا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے جناب امیر نے فرمایا جا اور اسکو دھوپ مین کھڑا کرکے اسکے سایہ کو مار ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم الجفر والجامعۃ

قال طائفۃ ان الامام علی ابن ابی طالب وضع الحروف الثمانیۃ والعشرین علی طریق البسطۃ الاعظم فی جلد الجفر یستخرج منها بطریق مخصوصۃ وشرائط معینۃ ما فی لوح القضاء والقدر وهذا علم توارثہ اهل البیت (کشف الظنون للعلامۃ کاتب الچلپی) ایک گروہ کہتا ہے کہ امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اٹھائیس حرفون کو جفر کی جلد مین بسط اعظم کے طریق پر وضع کیا تہا اس سے بطریق مخصوص وشرائط معینہ اسرار لوح اور قضا و قدر معلوم ہوسکتی تہی اور یہ ایسا علم ہے کہ جس سے اہل بیت ہی کو ورثہ پہونچا ہے ✦

قال ابن قتیبۃ فی کتاب ادب الکاتب والدمیری فی حیوۃ الحیوان ان کتاب الجفر جلد جفر کتب فیہ الامام جعفر الصادق لاهل البیت کلما تحتاجون الی علمہ وکلما یکون الی یوم القیمۃ کذا حکاہ ابن خلکان عنہ ایضًا وکثیر من الناس ینسب کتاب الجفر الی امیر المؤمنین علی وهو وهم والصواب ان الذی وضعہ جعفر الصادق ابن قتیبہ ادب الکاتب مین اور دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہین کہ کتاب جفر ایک ایسی کتاب ہے جسمین امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل بیت کی ضرورت کے لیے قیامت تک کے حالات کو درج کیا ہے ۔ چنانچہ ابن خلکان بہی ان سے اس امر کو روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس علم کو جناب امیر علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے ہین لیکن یہ ایک وہم ہے ٹھیک بات

یہی ہے کہ امام جعفر صادق نے اس علم کو وضع کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم حساب

(۱) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدهما خمسة ارغفة ومع الاخر ثلثة ارغفة فلما وضع الغذاء بین ایدیهما مر بهما رجل فسلم فقالا الغذاء فجلس فاستووا فی اکلهم الارغفة الثمانیة فقام الرجل وطرح الیهما ثمانیة دراهم وقال لهما خذا هذا عوضا مما اکلت من طعامکما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لی خمسة دراهم ولک ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضی الا ان تکون الدراهم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المومنین علی فقصا علیه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لک صاحبک ما عرض وخبزه اکثر من خبزک فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضیت الا بمر الحق فقال له لیس لک فی مر الحق الا درهم فقال له عرض علیک صاحبک صلحا فقلت لا ارضی الا بمر الحق ولا یجب لک فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرضنی الوجه فی مر الحق حتی اقبله فقال علی الیس الثمانیة الارغفة الا اربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا یعلم الاکثر منکما اکلا ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیة اثلاث وانما لک تسعة اثلاث واکل صاحبک ثمانیة اثلاث وله خمسة عشر اثلاث وبقی له سبعة اکل صاحب الدراهم واکل لک واحدة من تسعة فلک واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضیت الان یا علی (استیعاب) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسکو شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے میں شریک ہوگیا۔ وہ تینوں جب آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا اٹھ کھڑا ہوگیا اور دونوں کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو مینے تمہاری کھانے میں سے کھایا ہے بس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییے اور تجھے تین تین روٹیوں والے نے کہا میں نصف لونگا۔ تصفیہ کے لیے دونو جناب امیر کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا ساتھی جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے لے لے۔ حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہوجائے میں نہیں رضی ہوتا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں تیرا دوست صلح کے رو سے جو کچھ تجھے دیتا ہے دیتا ہے تو اسپر یہ کہتا ہے جب تک کہ میرا حق مجھے معلوم نہ ہوجائیگا میں نہیں رضی ہوتا۔ تیرا حق تو انصاف کے رو سے

ایک درہم ہے۔ اسنے کہا یا امیرالمؤمنین مجہ سے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ مین قبول کرون آپنے فرمایا کہ کیا آٹھہ روٹیون
کے چوبیس تہائیان نہین ہین۔ اور تم تین آدمی کہانیوالے تہے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ
کہانیوالا تہا اور کون کم اسلیے یہی خیال کیا جاتا ہی کہ تم تینون نے برابر کہایا ہے۔ پس تو نے آٹھہ تہائیان
کہائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین۔ اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان
تہین۔ اور اسنے بہی آٹھہ تہائیان کہائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کہائین اور
تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کہائی پس تیرے ایک ٹکڑے روٹی کے عوض ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون
کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم ہی کے لینے پر راضی ہون ✤

(۲) قال محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأة جاءت عند علی و قد خرج من داره لیرکب
فترك رجله فی الرکاب فقالت یا امیرالمؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائة دینار وقد دفعوا الی دینار
واحدا و اسالك انصافی حقی الی فقال لها خلف اخوك ابنتان فقالت نعم قال لهما الثلثان اربعمائة
وقال خلف اما قالت نعم قال لها السدس مائة دینار وخلف زوجة قالت نعم قال لها الثمن خمس و
سبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولك دینار فقد اخذت حقك فانصرفی
محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین کہ ایک عورت جناب امیر کے پاس آئی آپ اسوقت اپنے
گہر سے نکلکر سوار ہورہے تہے ایک پاؤن رکاب مین ڈالا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیرالمؤمنین میرا بہائی چہہ سو
دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجہکو ایک دینار دیا ہے مین آپسے اپنا انصاف چاہتی ہون حضرت نے بلا تامل
جوابدیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہگئی ہونگی اسنے کہا ہان آپنے فرمایا دو ثلث یعنے چار سو دینار انکے
لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی جسکو ثمن
یعنے پچہتر دینار ملے پہر حضرتؑ نے پوچہا کہ تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ دو دو دینار
بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے جا لوٹ جا ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم ہیئت

عن یونس بن عبدالرحمن قال قلت لابی عبداللہ اخبرنی عن علم النجوم ما هو قال علم من الانبیاء قلت
علی بن ابی طالب کان یعلمه فقال کان اعلم الناس به (اخرجه بن طاوس) یونس بن عبدالرحمن سے منقول
ہے کہ مینے ابوعبداللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اسکی اصلیت کیا ہے انہون نے فرمایا وہ انبیا کا علم
ہے پہر مینے کہا کہ کیا علی ابن ابیطالب اس علم کو جانتے تہے وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے زیادہ اس علم

کو جانتے والے تھے ٭

تنبیہ اگرچہ اس حدیث مین علم نجوم کا ذکر ہے لیکن اس سے علم ہیئت مراد ہے کیونکہ احکام نجوم متعلق سعادت و نحوست و اخبار عن المغیبات لوازم کہانت سے ہین جناب امیرؑ اسکو خلاف شریعت جانتے تھے چنانچہ محقق شیخ علی جناب امیرؑ سے روایت کرتے ہین ایاکم و تعلم النجوم الا فیما یھتدی فی بر او بحر فانھا تدعوا الی الکھانۃ یعنی علم نجوم کے سیکھنے سے تم پرہیز کرو مگر اسقدر جو تمکو صحرا اور دریا مین رہنمائی کر سکے کیونکہ اسکے سوا علم نجوم کہانت ہی ہے پس ثابت ہوا کہ علم نجوم سے علم ہیئت الافلاک مراد ہے اور وہ مستثنٰی ہے لما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالی و عظم قدرتہ روایت ہے کہ ایکدفعہ لوگ جناب امیرؑ کے سامنے اہرام مصری کی تاریخ بنیاد کی متعلق گفتگو کر رہے تھے اور کوئی ٹھیک وقت بیان نہین کر سکتا تھا آپنے پوچھا کیا انپر کوئی تصویر بھی بنی ہوئی ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ انپر ایک چیل کی تصویر ہے جسکے پنجہ مین خرچنگ پکڑا ہوا ہے آپنے فرمایا بنی بالھرمان النسر فی السرطان یعنے مصر کے مثلث نما مینار اسوقت تعمیر ہوئی تھی جبکہ نسر طائر برج سرطان مین تھا اور نسر دو ہزار برس مین ایک برج کو طی کرتا ہے اور آجکل جدی مین ہے اس حساب سے بارہ ہزار برس انکی بنیاد کو ہوئے ہین

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل عملی کا بیان

جناب امیرؑ کا زہد

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین ایک گروہ صحابہ کا زہد اور ورع مین مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاری سلمان فارسی ابو الدرداء وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم یہ سب بزرگوار ترک و تجرید مین جناب مولی علی علیہ السلام کے مقلد تھے۔

(۱) عن قبیصۃ قال ما رأیت ازھد فی الناس من علی بن ابی طالب (رجم الاحباب فی مناقب الاصحاب) قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے لوگون مین علی بن ابی طالب سے زیادہ تر زہد والا نہین دیکھا ٭

(۲) عن حسن بن صالح قال تذاکروا الزھاد عند عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ فقال عمر و ازھد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر و ابن اثیر فی تاریخیھما) حسن بن صالح کہتے ہین کہ لوگ عمر بن عبد العزیز کے پاس زاہدون کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگون مین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ زاہد تھے ٭

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک بزینۃ لم تزین العباد

بزینة احب منها هی زینة الابرار عند اهلها الزهد فی الدنیا فجعلک لاتنال من الدنیا ولا تنال الدنیا
منک شیئا ووهب لک حب المساکین فجعلک ترضی بهم اتباعا ویرضون بک اماما (اخرجه ابو الحسین
الحاکمی وابن الاثیر فی اسد الغابه) جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؑ سے حضرت
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق تجھ کو اے علی خدا تعالی نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ
بندون کو اس سے بہتر زینت نہین دی گئی وہ زہد فی الدنیا ہے جو اللہ تعالے کے نزدیک نیک بندون کی
زینت ہے پس تجھ کو ایسا بنایا ہے کہ نہ تجھے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز ملی تجھ کو مسکینون کی
محبت دیگئی اور تجھ کو انکے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے۔ اور انکو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے ؛

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زهد الناس فی الآخرة
ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دخلا ومال اللہ دولا
قلت اترکهم وما اختاروا واختار اللہ ورسوله والدار الآخرة واصبر علی مصیبات الدنیا
وبلواها حتی الحق بک ان شاء اللہ قال صدقت اللهم افعل (اخرجه الحافظ الثقفی) جناب امیر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ مجھ سے سرور دنیا والدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی جب لوگ دنیا مین رغبت کرینگے
اور آخرت کو چھوڑ دینگے اور لوگون کی میراث کھا جائینگے اور دین کو خرابی مین ڈالینگے اور اللہ کا مال تقسیم نہ کرینگے
تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ مینے عرض کیا مین انکو چھوڑ دونگا اور جو وہ اختیار کرینگے مین اسکو ترک کردونگا
اور اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتون اور سختیون پر صبر کرونگا
یہانتک کہ مین انشاء اللہ آپ سے ملاقات کرون فرمایا تو نے سچ کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
اے خدا اسکے ساتھ ایسا ہی کریو ؛

(۵) عن علی بن ربیعة ان علی بن ابی طالب جاءه ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت المال
من صفراء وبیضاء قال اللہ اکبر فقام متوکئا علی ابن النباح حتی قام علی بیت المال وامر فنودی
فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال للمسلمین وقال یا صفراء ویا بیضاء غری غیری حتی ما بقی
منه دینار ولا درهم ثم امر بنضحه وصلی فیه رکعتین (اخرجه احمد فی المناقب) مروی ہے علی بن ربیعہ
سے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس ابن النباح آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ بیت المال کو اشرفی اور
روپئے سے بھرا رکھین جناب امیر اللہ اکبر کہکر اور ابن النباح کے کندھے پر تکیہ رکھکر اٹھے اور بیت
المال مین آکر کھڑے ہوگئے اور لوگون کے بلانیکا حکم دیا جو کچھ بیت المال مین موجود تھا سب مسلمانون
کو بخشدیا پھر فرمایا اے اشرفی اور اے روپیہ میرے غیر کو مغرور کرو۔ یہانتک کہ بیت المال مین نہ اشرفی

رہی نہ روپیہ پیہ اس میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور دوگانہ نماز کا ادا کیا ❖

(۶) عن مجمع التیمی قال رأیت علیا دخل بیت المال فرای فیہ شیئا فقال لا اری ھذا ھا ھنا وبالناس الیہ حاجۃ فامر بہ فقسم وامر بالبیت فکنس ثم نضح فصلی فیہ رجاء ان یشھد لہ یوم القیامۃ انہ لم یحبس فیہ المال عن المسلمین (اخرجہ احمد) روایت ہے مجمع تیمی سے کہ میں نے جناب امیر کو بیت المال میں جاتے ہوئے دیکھا اس میں مال بھرا تھا پس فرمایا میں اسکو اسجگہ نہیں دیکھنا چاہتا حالانکہ لوگوں کو اسکی ضرورت ہے پس تقسیم کا حکم دیا جب وہ مال تقسیم ہو چکا اس گھر میں جھاڑو دینے کا حکم کیا پھر اس میں پانی چھڑکوایا اور اس میں نماز پڑھی اس امید پر کہ قیامت کے روز اسکی گواہی دے کہ میں نے مسلمانوں سے بچا کر اس میں مال کو بند نہیں کیا ❖

(۷) عن الحسن علیہ السلام قال ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ درھم ارصدہا الخادم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے نہ مال کو جمع کیا اور نہ پیچھے چھوڑا بجز چھ سو درہم کے کہ اس سے خادم مول لینا چاہتے تھے ❖

(۸) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی آجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوبہ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) ابو نعیم سے مروی ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ پکی اینٹ پر پکی اینٹ اور نہ کچی اینٹ پر کچی اینٹ اور نہ بانس پر بانس دھرا ہے اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آبادی بڑھا دیتے ❖

(۹) عن ابن شہاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ (اخرجہ احمد) ابن شہاب زہری نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم اس امت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ابن ابی طالب سے زائد کسی شخص کو زاہد نہیں پاتے کہ انہوں نے نہ کبھی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پر بانس دھرا۔

جناب امیر علیہ السلام کا زہد فی اللباس

(۱) عن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المؤمنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک فی ھذا المال نصیبا وانت تفعل ھذا بنفسک فقال واللہ ما ارزاکم من اموالکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینۃ ما عندی غیرھا

(اخرجہ احمد فی المناقب وابن اثیر فی تاریخہ) ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے پاس قصر خورنق میں گیا موسم سرما تھا آپ شدت سرما سے کانپ رہے تھے فقط ایک پرانا کپڑا اوڑھے تھے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے آپکے لیے اور آپکے اہل وعیال کے لیے اس بیت المال میں سے حصہ مقرر کیا ہے اور آپ اپنے نفس کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا واللہ میں تمہاری مالوں میں سے کسی چیز کو پسند نہیں کرتا واللہ یہ وہی میرا کمبل ہے کہ جسکو میں مدینہ سے لایا ہوں

(۲) عن زید بن ابی وھب قال خرج علی الی الناس وعلیہ ازار مرقوع فعاتبہ الجعد بن نعجۃ فی لباسہ فقال مالک فی لبوسی ان لبوسی ھذا ابعد من الکبر واجلہ ان تقتدی بہ المسلم (اخرجہ احمد) زید بن ابی وہب سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام گھر سے باہر لوگوں میں تشریف لائے لنگی تہ بند میں جابجا پیوند لگے ہوئے تھے ابن نعجہ خارجی آپ کو اس لباس میں دیکھکر عتاب کرنے لگا آپ نے فرمایا تم کو میرے لباس سے کیا سروکار ہے یہ میرا لباس غرور سے دور ہے اور اس لائق ہے کہ مسلمان اسکی پیروی کر سکے

(۳) عن عمرو بن قیس قال قیل لعلی یا امیر المومنین لم ترقع قمیصک قال تخشع القلب ویقتدی بہ المومن (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ والمتقی فی کنز العمال) عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام سے کہا گیا کہ یا امیر المومنین آپ اپنی قمیص کو کیوں پیوند لگایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس سے آدمی کا دل نرم ہوتا ہے اور مومن اسکی پیروی کر سکتا ہے +

(۴) عن ام سلیم وقد سئلت عن لباس علی الذی اصیب فیھا قالت کان لباس الکرابیس السنبلانیہ (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) ام سلیم سے جناب علی علیہ السلام کے اس لباس کی نسبت پوچھا گیا جس میں انکا انتقال ہوا تھا وہ کہنے لگیں کہ آپ کا لباس سنبلانی کماش تھا

(۵) عن ابی ملیکۃ قال لما ارسلہ عثمان الی علی فی العاقیب وجدہ موتزرا بعباءۃ محتجزا بعقال وھو یھنا بعیرا لہ ای یطلیہ بالقطران) ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان نے انکو معاقیب میں جناب علی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے جناب علی کو دیکھا کہ آپ عبا کا تہ بند باندھے اور اس پر رسی لپیٹے ہوئے ہیں اور وہ اپنے اونٹ کو بدبودار روغن مل رہے ہیں +

(۶) عن ابی بحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازارا غلیظا ثمنہ خمسۃ دراھم وقد اشتراہ بخمسۃ دراھم قال ورأیت معہ خمسۃ دراھم مصرورۃ قال ھذا بقیۃ نفقتنا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی بحر اپنے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر علیہ السلام کو ایک موٹا تہ بند باندھے ہوئے دیکھا جسکی قیمت پانچ درہم تھی اور پانچ درہم انکی ہمیان میں بندھے ہوئے تھے کہنے لگے یہ ہمارا باقی نفقہ ہے +

(۷) عن ابی البحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازاراً غلیظاً قال اشتریتہ بخمسۃ دراہم فمن اربحنی فیہ درہماً بعتہ ایاہ قال وکان یاتزر بعباءۃ ویشد وسطہ بعقال ویھنا بعیرہ وھو یومئذ خلیفۃ (اخرجہ احمد نقلت من اسد الغابہ) ابی البحر اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا موٹا تہ بند باندہے ہوئے تھے فرمانے لگے مینے اسکو پانچ درہم سے خریدا ہے جو کوئی مجھکو اس مین ایک درہم نفع دیوے مین اسکو بیچدون راوی کہتا ہے جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام ایک چادر کا تہ بند باندہتے تھے اور ایک رسی سوا سے بحث کستے تھے اوتا پنے اونٹ کو آپ روغن ملتے تھے حالانکہ اس زمانہ مین آپ خلیفہ تھے

(۸) عن ابن عباس قال اشتری علی بن ابی طالب قمیصاً بثلاثۃ دراہم ھو خلیفۃ وقطع کمہ من موضع الرسغین وقال الحمد للہ الذی ھذا من ریاشہ (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے جبکہ وہ خلیفہ تہے ایک قمیص تین درہم کو خریدا اور اسکی آستینون کو ہاتہہ کے جوڑ کے پاس سے کتر دیا اور فرمایا کہ شکر ہے اسخدا کا کہ جسنے یہ لباس فاخرہ عطا کیا ہے جس سے معاش مین فراخی ہوسکتی ہے +

(۹) عن ابی سعید الازدی قال رأیت علیاً فی السوق وھو یقول من عندہ قمیص صالح بثلاثۃ دراہم فقال رجل عندی فجاء بہ فاعجبہ فاعطاہ ثم لبسہ فاذا ھو یفضل عن اطراف اصابعہ فامر بہ فقطع ما فضل عن اطراف اصابعہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی سعید ازدی سے نقل ہے کہ مینے جناب علی کو بازار مین دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے آیا کسی کے پاس تین درہم کی قیمت کا اچھا کرتہ ہے ایک آدمی نے کہا میرے پاس ہے آپ اس کے پاس تشریف لیگئے اور وہ کرتا انکو بہلا معلوم ہوا تین درہم پر اسکو خرید کیا جب پہنا تو وہ انکے ہاتہ کی اونگلیون سے بڑہتا تہا آپنے اسکی زیادتی کو کٹوا ڈالا +

(۱۰) عن عبد اللہ بن ابی الھذیل قال رأیت علیاً خرج وعلیہ قمیص غلیظ رازی اذا مد کم قمیصہ بلغ الظفر واذا ارسلہ صار الی نصف الساعد (ریاض النضرۃ) عبداللہ بن ابی الہذیل سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو گہر سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور ایک موٹا کرتا رازی پہنے ہوئے تہے کہ جب اسکی آستینین کہینچتے تو وہ ہاتہ کے ناخن تک پہونچ جاتی اور جبکہ اسکو چہوڑ دیتے تو وہ کلائی کے نصف تک سکڑ کر رہجاتی +

(۱۱) عن الحسن بن جرموز عن ابیہ قال رأیت علیاً یخرج من مسجد الکوفۃ وعلیہ قطریتان متوزراً بواحدۃ مرتدیاً بالاخری وازارہ الی نصف ساق وھو یطوف بالاسواق ومعہ درۃ یامرھم بتقوی اللہ عز وجل وصدق الحدیث وحسن البیع والوفا فی الکیل والقسط فی المیزان (الاستیعاب

لہ نصف الساعدین پرہند دست ۔ ۲ ریاش بالکسر جامہای فاخرہ

فی معرفۃ الاصحاب) حسن بن جرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب امیر کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ انپر دو قطری ہیں ایک سوتہ بند باندہے ہوئے ہیں اور ایک اوڑہے ہوئے ہیں انکا تہ بند نصف ساق تک ہے اور وہ بازاروں میں پھر رہے ہیں اور انکے پاس درہ ہے لوگوں کو خدا کے خوف اور سچ بولنے اور کہرا سودا بیچنے اور پیمانے کے پورا کرنے اور ترازو کے برابر رکھنے کا حکم کر رہے ہیں ٭

(۱۲) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ومعہ قنبر غلامہ فاشتری منی ثوبین غلیظین فقال لغلامہ قنبر اختر ایہما شئت فخیر قنبر احدہما واخذ علی الاخر فلبسہ (اخرجہ احمد) ابو النوار تہتہوا بیچنے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام میرے پاس قنبر کو ساتھ لیے ہوئے تشریف لائے اور مجہ سے دو موٹے کپڑے خرید کیے اور اپنے غلام قنبر کو فرمایا ایک ان میں سے جو تجھے پسند آئے لے لے پس قنبر نے ایک کو ان دونوں میں سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپ لیکر پہن لیا

(۱۳) عن ابی حیان التیمی عن ابیہ قال رأیت علیا علی المنبر یقول من یشتری منی سیفی فلو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ قال عبد الرزاق وکانت بیدہ الدنیا الا ما کان من الشام (اخرجہ ابو عمرو علامہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن حیان التیمی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ہے جو مجہ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسکو ہرگز نہ بیچتا ۔ عبد الرزاق مصنف میں تحریر فرماتے ہیں جناب امیر کا یہ حال اسوقت تہا جبکہ سوا ملک شام کے تمام اسلامی دنیا انکے ہاتہ میں تہی ٭

(۱۴) عن عطاء قال رأیت علی علی قمیص کرابیس غیر غسیل (الاستیعاب) عطا سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو میں نے دیکھا تہتہوے کا بن دہلا کرتا پہنے ہوئے ہیں ٭

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابیہ قال رأیت علیا وهو یبیع سیفا لہ فی السوق ویقول من یشتری منی هذا السیف فو الذی فلق الحبۃ لطال ما کشفت بہ الکرب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ (الریاض النضرہ) علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو بازار میں اپنی تلوار بیچتے ہوئے دیکھا کہ فرماتے تہے کہ کوئی ہے جو مجہ سے اس تلوار کو خرید کرے قسم ہے اس خدا کی جو دانے کو پہاڑتا ہے بہت سی لڑائیاں میں نے اس تلوار کے ساتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتح کی ہیں ۔ اور اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسکو نہ بیچتا ٭

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت یوما علی امیر المؤمنین علی وهو یخصف نعلہ فقلت لہ ما

قیمت ھذہ النعل التی تخصف فقال ھی واللہ احب الی من دنیا کم الا ان اقیم بہ حقا وادافع باطلا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویرقع ثوبہ ویرکب الحمار ویردف خلفہ (اخرجہ احمد) عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ مین ایکدن جناب امیر کے پاس گیا دیکھا آپ اپنا جوتا سی رہے تھے۔ مینے پوچھا آپ کا جوتا اس قیمت کا ہے فرمایا بخدا یہ جوتا مجھے تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مگر وہ امور جسکی وجہ سے مین حق کو قائم اور باطل کو دور کرسکون جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جوتا سیتے تھے کپڑون کو پیوند لگاتے تھے اور گدھے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھا لیتے تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا فرش

عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی ولیس فی دار ہ غیر حصیر رث وھو جالس علیہ فقلت یا امیر المؤمنین انت ملک المسلمین والحاکم علیھم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی ھذا الحصیر فقال یا سوید ان اللبیب لایتأنس فی دار النقلہ واما بین ایدینا دار المقامۃ قد نقلنا الیھا متاعنا ونحن منقلبون الیھا عنقریب قال فابکانی واللہ کلامہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ روایت کرتے ہین کہ مین ایکدن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا آپ ایک پرانے بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مسلمانون کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے مختار ہین قومون کے ایلچی آپ کے پاس آتے ہین لیکن آپکے گھر مین اس پرانے بوریے کے سوا کچھ نہین ہے فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہین کرتا جس سے نقل کرنا ہے ہماری ٹھکانا سامنے ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سامان کو اس مین نقل کرچکے ہین اور عنقریب ہم بھی اسکی طرف جانیوالے ہین سوید کہتے ہین بخدا آپکے کلام نے مجھے رلادیا۔

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

(۱) عن ابن عباس قال وما کان یاکل الا من شیء یاتی من المدینۃ قال وقدم الیہ فالوذج فلم اکلہ فقلت احرام قال لا ولکنی اکرہ ان اعود نفسی بما لم تعود ما اکل منہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد) ابن عباس کہتے ہین کہ جناب امیر سوا اس چیز کے جو مدینہ سے آپکے پاس آتی اور کچھ نہ کھاتے تھے ایک دن آپکے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے نہ کھایا مینے عرض کیا کیا حرام ہے فرمایا حرام تو نہین مگر مین اپنے نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہون جسکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔

(۲) عن عدی بن ثابت ان علیا اتی بالفالوذج فابی ان یاکل منہ وقال شیء لم یاکل منہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا احب ان اکل منہ (الریاض النضرۃ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے آگے فالودہ رکھا گیا آپ نے اسکے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اس چیز کا کھانا جسکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو *

(۳) عن حبۃ العرنی ان علیا اتی بالفالوذج فوضع قدامہ فقال واللہ انک لطیب الرائحۃ حسن اللون طیب الطعم ولکن اکرہ ان اعود نفسی مالم تعتد (الریاض النضرۃ) حبہ عرنی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے فرمایا واللہ تیری بو بہت خوش ہے اور تیرا رنگ بہت بھاتا ہے اور تیرا مزہ اچھا ہے لیکن مجھے کراہت ہے اس کی کہ اپنے نفس کو اس شے کی عادت ڈالوں جس کا کہ وہ خوگر نہیں ہے *

(۴) عن عبد اللہ بن زریر قال دخلت علی علی یوم الاضحی فقرب الی حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیر المؤمنین قد اکثر لک الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ہو واہلہ وعیالہ وقصعۃ یضعہا بین ایدی الناس (مطالب السؤل) عبد اللہ بن زریر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپ نے حلیم میرے آگے رکھا میں نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے آپکے لیے مال و متاع کو وافر کیا ہے۔ اگر آپ ان بطخوں کے گوشت سے ہماری دعوت کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا اے ابن زریر میں نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالوں کے سوا خدا کے مال سے لینا حلال نہیں ایک پیالہ تو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لیے ہے اور دوسرا اسکے مہمانوں کے لیے *

(۵) عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی فی قصر الامارۃ وبین یدیہ رغیف من شعیر وقدح من لبن والرغیف یابس تارۃ یکسرہ بیدیہ وتارۃ برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت لجاریۃ لہ یقال لہا فضۃ الا ترحمین ہذا الشیخ وتنخلین لہ ہذا الشعیر اما ترین نشارۃ علیہ وما یعانی منہ فقالت لای شیء یوجر ہو ونا ثم نحن وانہ عہد الینا ان لا ننخل لہ طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول لہا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا امیر المؤمنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ من خبز بر ثلاثۃ حتی لقی اللہ تعالی وما نخل لہ طعام قط ولقد جعت بالمدینۃ جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامرأۃ قد جمعت مدرا ترید ان تبلہ فقاطعتہا علی کل دلو بتمرۃ فمددت ستۃ عشر دلوا حتی مجلت یدای ثم اخذت التمر واتیت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ فلما خبرته فاكل منه (اخرجه احمد) سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ مین جناب امیر کے پاس دارالامارہ مین
گیا آپکے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودہ کا رکھا ہوا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی آپ اپنے ہاتھون سے
اور کبھی گھٹنون سے توڑتے تھے یہ حالت دیکھکر مجھے نہایت تاسف ہوا اور آپکی لونڈی فضہ سے کہا تو اس بزرگ
پر ترس نہین کرتی اور انکے لئے جو چہانکر روٹی نہین پکاتی اور یہ نہین دیکھتی کہ بھوسی اسپر لگی ہوئی ہے
اور اس سخت روٹی کے توڑنے مین انکو کیسی مشقت ہوتی ہے فضہ نے جواب دیا کیا وجہ ہے کہ اس مین انکو تو اجر
ملے اور ہم گناہگار ہون کیونکہ انہون نے ہم سے عہد لیا ہے کہ انکی روٹی ہم کبھی چہانکر نہ پکائین یہ سنکر جناب
امیر نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے مینے ساری تقریر بیان کی
اور کہا اے امیرالمؤمنین آپ اپنی جان پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اٹھایئے آپ نے فرمایا اے سوید
تجہ پر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اہل وعیال نے کبھی تین دن برابر گیہون کی روٹی
شکم سیر ہوکر نہین کھائی۔ اور کبھی انکے لیے چہانکر آٹا نہین پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینہ مین مین سخت
بھوکا تھا مزدوری کرنے کو نکلا دیکھا ایک عورت مٹی کے ڈھیلون کو جمع کرکے اُن کو بھگونا چاہتی ہے
مینے اس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول کھینچکر اس مٹی کو بھگو دیا حتے کہ میرے ہاتھون مین
چھالے پڑ گئے مین وہ کھجورین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا اور سارا واقعہ بیان کیا آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کھجورون کو نوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی علی اذا صلیت الظهر غدا فعد الی قال فلما کان الغد وصلیت الظهر غدوت
الیه فلم اجد عنده حاجبا یحبسنی دونه فوجدته جالسا وعنده کوز ماء فدعا بوعاء مشدود علیه
ختم فقلت فی نفسی لقد امننی حتی یخرج الی جواهر ولا ادری ما فیه فلما کسر الخاتم وحله فاذا
فیه سویق فاخرج منه قبضة فی القدح وصب علیه الماء وشرب وسقانی فلم اصبر فقلت یا امیرالمؤمنین
اتصنع هذا بالعراق وطعام العراق کثیر فقال اما والله ما اختم علیه بخلا ولکنی ابتاع قدر ما یکفینی
واخاف ان یوضع فیه من غیره وانا اکره ان ادخل بطنی الا طیبا فلذلک احترزت بما تری (اخرجه
الملائی سیرته) زید سے نقل ہے کہ مجھے جناب امیر نے فرمایا کل ظہر کی نماز کے بعد تو میرے پاس آئیو اور
کھانا کھائیو جب دوسرا دن ہوا۔ اور مین ظہر کی نماز پڑہ چکا انکی خدمت مین حاضر ہوا۔ کوئی حاجب انکا نہین
تھا کہ مجہ کو ان سے روکتا مینے انکو بیٹھا ہوا پایا انکے پاس پانی کا ایک لوٹا دھرا ہوا تھا۔ پس وہ
ایک ظرف سربستہ لائے جسپر مہر لگی ہوئی تھی مینے اپنے دل مین کہا البتہ اس مین سے جواہر نکالکر مجھے
عطا فرماوینگے یا کہ مین نہین جانتا کہ اس مین کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مہر کو توڑا اور اسکو کھولا

تو دیکھتا کیا ہون کہ اس مین ستو مین جناب امیر علیہ السلام نے اس مین سے ایک مٹھی بھر کر پیالہ مین ڈالی پھر
اسپر پانی ڈالا اور پیا اور مجھکو بھی پلایا مین صبر نہ کرسکا پس مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ عراق مین
رہکر یہ کہاتے مین حالانکہ عراق کے کہانے قسم قسم کے ہین جناب نے ارشاد کیا واسہ مین بخل کیوجہ سے اسپر
مہر نہین لگاتا مگر جسقدر کہ مجھکو کافی ہو اسکا اتباع کرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ کوئی چیز سوا ستو کے اس
مین نہ رکھی جائے اور مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنا پیٹ سوا پاک چیز کے بہرون اسلیے احتراز کرتا ہون
جیساکہ تونے دیکھا ہے +

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی علی یوم عید فقدم الی جرابا مختوما فوجدنا فیہ خبز
شعیر یابسا مرضوضا فقدم واکل فقلت یا امیر المؤمنین کیف تختمہ قال خفت من ھذین الولدین
ان یلیتاہ بسمن او زیت (شرح نہج البلاغۃ للعلامہ ابن الحدید) عبد اللہ بن ابی رافع سے منقول
ہے کہ مین عید کے دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چمڑے
کا تھیلا رکھدیا ہمنے اسکو کھولا اور اس مین جو کی روٹیون کے خشک ٹکڑے پائے پس جناب اس مین سے
کھانے لگے مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپنے اسپر مہر کیون لگائی ہے فرمایا مین ان لڑکون سے
ڈرتا ہون کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کرین +

(۸) عن ابن حدید قال وکان یاتدم بخل او بملح فان ترقی علی ذلک فبعض نبات الارض
فان ارتفع ذلک فبقلیل من البان الابل ولا یاکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقابر
الحیوان (شرح نہج البلاغۃ) علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ
سرکہ اور نمک سے کہانا کہایا کرتے تھے جیساتے کبھی ترقی فرماتے تو بعض ترکاریون کا استعمال کرتے
اور اگر اس سے بھی بڑہ جاتے تو کبھی تھوڑا سا اونٹ کا دودھ پی لیتے اور گوشت نہین کہایا کرتے تھے مگر
بہت کم اور فرماتے تھے اپنے پیٹ کو حیوانون کے مقبرہ مت بناؤ +

(۹) عن علی بن ربیعۃ الرائی قال کان لعلی امرأتان فکان اذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف
درھم واذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف الخ (الریاض النضرہ) علی بن ربیعۃ الرائی سے منقول
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیان تہین جب اس بی بی کی باری ہوتی تو آدہے درہم کا گوشت
خرید فرماتے اور جب دوسرے دن دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے +

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی واذا ھی تمشط فی ستر بینی وبینھا فجاء حسن
وحسین فدخلا علیھا وھو جالسۃ تمشط فقالت الا تطعمون ابا صالح شیئا قال فاخرجوا الی قصعۃ

فیها مرق مجبوب، قال قلت تطعمون هذا وانتم امراء فقالت یا ابا صالح کیف انت لو تری امیر المؤمنین علیا وانی بأترج فذهب حسین ناخذ منها اترجة فنزعها من یدہ ثم امر بہ فقسم بین الناس (الریاض النضرہ) ابو صالح سے نقل ہے کہ میں ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی کی خدمت میں گیا اور وہ کنگھی کر رہی تھیں میرے اور ان کے درمیان صرف ایک پردہ تھا اتنے میں جناب حسن حسین انکے پاس تشریف لائے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابو صالح کو تم کچھ نہیں کھلاتے ابو صالح کہتے ہیں کہ میرے لیئے ایک شوربے کا پیالہ لائے جس میں دال پڑی ہوئی تھی میں نے کہا تم امیر ہوکر ایسا کھانا کھاتے ہو۔ ام کلثوم فرمانے لگیں اے ابو صالح اگر تو امیر المومنین علی کو دیکھے تو شاید تیرا کیا حال ہو۔ ایک دفعہ جناب امیر کے پاس نارنگیاں آئیں جناب حسین علیہ السلام نے انمیں سے ایک نارنگی اٹھالی جناب امیر نے انکے ہاتھ سے چھین کر لوگوں کو بانٹ دی ❖

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

عن ام سلمۃ قالت جائت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی الیہ الخدمۃ وتسالہ خادما قالت یا رسول اللہ لقد مجلت یدای من الرحا اطحن مرۃ واعجن مرۃ فقال لہا ان یرزقک اللہ شیئا سیاتیک وسادلک علی خیر من ذلک اذا الزمت مضجعک فسبحی اللہ ثلاثا وثلثین وکبری اللہ ثلاثا وثلاثین واحمدی اللہ اربعا وثلاثین فھو خیر لک من الخادم (اخرجہ الدولابی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب سیدہ علیہا السلام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گھربار کے کام کاج کی تکلیف سے شکایت کرنے لگیں کہ میرے ہاتھ میں چھالے پڑگئے ہیں کبھی میں پیستی ہوں اور کبھی گوندتی ہوں مجھے ایک خادمہ عطا ہوجائے حضرت نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے جو رزق کہ تمہارے مقسوم میں کیا ہے وہ تمہارے پاس پہنچا رہیگا میں تمکو ایک نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم سونے لگو اسکو پڑھ لیا کرو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس دفعہ اور الحمد للہ چونتیس دفعہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے ❖

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما زوجہ فاطمۃ بعث معہا بخمیلۃ ووسادۃ من ادم حشوہا لیف ورحائین وسقا فقال علی لفاطمۃ ذات یوم واللہ سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء اللہ اباک بسبی فاذھبی فاستخدمیہ فقالت وانا واللہ لقد طحنت حتی مجلت یدای فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما جاءبک یا بنیۃ قالت جئت لاسلم علیک واستحییت ان تسالہ ورجعت فقال قلت ما فعلت فقالت استحییت ان اسالہ فاتیناہ جمیعا فقال علی یا رسول اللہ لقد سنوت حتی

اشتکیت صدری وقالت فاطمة وقد طحنت حتی مجلت یدای وقد جاء الله بسبی فاخدمنا فقال والله لا اعطیکما وادع
اهل الصفة تطوی بطونهم لا اجد ما انفق علیهم ولکنی ابیعه وانفق علیهم اثمانهم فرجعا فاتاهما صلی الله علیه وسلم وقد دخلا فی
قطیفتهما اذا غطت رؤسهما تکشفت اقدامهما واذا غطیا اقدامهما تکشفت رؤسهما فثارا فقال مکانکما ثم قال الا
اخبرکما بخیر مما سألتمانی قالا بلی قال کلمات علمنیهن جبرئیل فقال تسبحان الله دبر کل صلوة عشرا وتحمدان عشرا وتکبران
عشرا واذا اویتما الی فراشکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین قال علی فما ترکتهن منذ
علمنیهن رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین (اخرجه احمد) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیدہ کا نکاح کیا تو انکے ساتھ ایک بچھونا اور ایک تکیہ چمڑے کا جسمیں لیف خرما بھری ہوئی تھی اور دو
چکی کے پاٹ اور مشکیزہ بھیجا جناب علی نے انسے ایک دن کہا واللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرا سینہ درد کرنے لگا ہے اور خداوند تعالے نے
آپکے والد کو غنیمت میں بہت عطا کیے ہیں آپ جائیں اور انسے ایک خدمتگار طلب کریں جناب فاطمہ فرمانے لگیں میں نے اسقدر پیسا ہے کہ میرے
ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں پس جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی
تمہیں کیا ضرورت ہے جناب فاطمہ نے عرض کیا میں سلام کیلیے حاضر ہوئی تھی اور انکو سوال کرنے سے حیا مانع آئی اور واپس تشریف [illegible]
جناب علی نے کہا آپنے کیا کیا ہے جناب سیدہ نے کہا مجھے حیا آگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی پھر ہم دونو ملکر جناب
نبی صلعم کی حضور میں گئے جناب علی نے کہا یا رسول اللہ اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرے سینے میں درد پیدا ہوگیا ہے اور جناب
سیدہ نے کہا میں نے اسقدر آٹا پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اور خدا نے آپکو اسیر دیے ہیں ہمیں بھی ایک خادم عطا فرمائیں
آنحضرت صلعم نے فرمایا واللہ میں تمکو نہیں دونگا اور اہل صفہ کی دعوت کرونگا انکے پیٹ کمر سے لگے ہوئے ہیں ہم کچھ نہیں پاتے
کہ انپر نفقہ کریں لیکن ان قیدیوں کو بیچکر انکی قیمت سے ہم انکے نفقہ کا بندوبست کرینگے پس حضرت علی اور جناب سیدہ دونو
لوٹ آئے پھر آنحضرت تشریف لائے اور وہ دونو صاحب اپنی چادر اوڑھکر سونے لگے تھے جبکہ وہ اسکو اپنے سر پر اوڑھتے تھے تو انکے
پاؤں ننگے ہوجاتے تھے اور جبکہ اپنے پاؤں کو اس سے ڈھانپتے تھے تو انکے سر کھلجاتے تھے وہ تعظیم کیلیے اٹھنے لگے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو اور فرمایا جو چیز کہ تمنے مجھسے طلب کی ہے کیا تمہیں اس سے بہتر کی نسبت آگاہ کریں
جناب علی نے عرض کیا بہتر ہے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبرئیل نے تعلیم کیے ہیں فرمایا کہ دس بار ہر ایک نماز کے بعد دس
دفعہ الحمد للہ دس دفعہ اللہ اکبر کہو اور جب بستر پر جاؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور
چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو جناب علی کہتے ہیں کہ میں نے کبھی ترک نہیں کیا جب سے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھے اسکی تعلیم فرمائی
ہے لوگوں نے جناب علی سے کہا کیا آپنے صفین کی لیلۃ الہریر میں بھی اسکو نہیں چھوڑا حضرت نے کہا لیلۃ الہریر میں بھی نہیں چھوڑا
عن علی ان فاطمة شکت ما تلقی من اثر الرحی فاتی النبی صلی الله علیه وسلم سبی فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة رضی الله عنها
فاخبرتها فلما جاء النبی صلعم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة فجاء النبی صلعم وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال علی مکانکما

فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری فقال الا اعلمکما خیرا مما سألتمانی اذا اخذتما مضاجعکما فکبرا اربعا وثلثین وسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین فهو خیر لکما من خادم بخل مکمل اخرجه البخاری) جناب علی کہتے ہیں کہ جب چکی کے پیسنے سے جناب فاطمہ کے ہاتھوں کو آبلے پڑ گئے اور آنحضرت صلعم کے پاس غنیمت میں لونڈیاں آئیں حضرت فاطمہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں اور حضور کو نہ پایا حضرت ام المومنین عائشہ سے ملیں جب گھر کو واپس آگئیں تو آنحضرت تشریف لائے اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ کی تشریف آوری سے جناب رسول اللہ صلعم کو مطلع کیا پس آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سونے کو لیٹے تھے میں نے اٹھنا چاہا کہا اٹھو نہیں حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بستر پر لیٹے رہو پس ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو آپکے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہونے لگی فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں اس چیز سے بہتر ہو جسکی کہ تمنے خواہش کی ہے جب تم سونے کو لیٹا کرو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے جو تمہاری خدمت

عن اسماء بنت عمیس عن فاطمة ان رسول اللہ صلعم اتاها یوما فقال این ابنای یعنی حسنا وحسینا قالت اصبحنا ولیس فی بیتنا شئی ندوقه ذائق فقال علی اذهب بهما فانی اتخوف ان یبکیا علیك ولیس عندك شئی فذهب بهما الی فلان الیهودی فتوجه رسول اللہ صلعم فوجدهما یلعبان فی مشربة بین ایدیهما فضل من تمر فقال یا علی الا تقلب ابنی قبل ان یشتد الحر علیهما قالت فقال علی اصبحنا ولیس فی بیتنا شئی فلو جلست یا رسول اللہ حتی اجمع لفاطمة تمرات فجلس رسول اللہ صلعم وعلی ینزع للیهودی کل دلو بتمرة حتی اجتمع له شئی من تمر فجعله فی حجزته ثم اقبل فحمل رسول اللہ صلعم احدهما وعلی الآخر (اخرجه الدولابی) اسماء بنت عمیس جناب سیدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایکدن جناب سرور عالم صلعم تشریف لائے اور فرمانے لگے میرے دونوں بیٹے یعنے حسن اور حسین کہاں ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا صبح اٹھے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ اسکو کوئی چکھنے والا چکھہ سکتا جناب علی کہنے لگے میں ان دونوں کو اپنے ساتھ لیجاتا ہوں ڈرتا ہوں کہ تمہارے پاس یہ روئینگے اور آپکے پاس کوئی چیز نہیں ہے پس ان دونوں کو ساتھ لیکر فلانے یہودی کے پاس گئے ہیں آنحضرت صلعم نے بھی وہیں کا قصد فرمایا اور جاکر دیکھا کہ وہ کھیل رہے ہیں اور انکے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا یا علی قبل اسکے کہ دھوپ کی گرمی کی تیزی ہو میرے بیٹوں کو لوٹا کر نہیں لیچلتے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صبح جب اٹھے تو ہمارے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی اگر آپ تشریف رکھیں تو میں کچھ کھجوریں جناب فاطمہ کیلئے جمع کر لوں پس سرور دین پناہ صلعم بیٹھ گئے اور جناب امیر یہودی کے حوض کو بھرنے لگے ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول یہاں تک کہ کچھ کھجوریں جمع کر لیں اور اپنے تہ بند کے ڈبے میں دھر لیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو اٹھا لیا اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو +

جناب امیر علیہ السلام کا تقویٰ

(۱) پروردگار عالم آیہ والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلعم کی معیت میں متقی بیان فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر در منثور میں بذیل اس آیت کے لکھتے ہیں اخرج ابن عساکر عن مجاهد

فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی بن ابیطالب (اخرجہ ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ پروردگار عالم کے ارشاد مین والذی جاء بالصدق سے آنحضرت مراد ہین اور صدق بہ سے جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام

(۲) اخرج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی خلقہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب بیہقی اپنی اسناد کے ساتھ حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت آدم کو انکے علم کے ساتھ اور حضرت نوح کو انکے تقوی کے ساتھ اور حضرت ابراہیم کو انکے خلیل ہونیکے ساتھ اور حضرت موسیٰ کو انکی ہیبت کے ساتھ اور حضرت عیسیٰ کو انکی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو علی بن ابیطالب کو دیکھ لے ✤

(۳) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار وابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونیکے وقت فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام ✤

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی وابو نعیم) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین مجھکو علی کی نسبت تین باتون کا الہام ہوا ہے کہ وہ مومنین کے سردار اور متقین کا امام اور سفید ہاتھ پاؤن اور منہ والون کا پیشرو ہے ✤

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المومنین وامام المتقین وقائد غر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب علی سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنین کے بادشاہ اور متقیون کے امام اور نورانی چہرہ والون کے پیشرو ہو ✤

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاع الکرابیس عن ابیہ قال رأیت علیا اشتری تمرا بدرہم فحملہ فی ملحفتہ فقیل یا امیر المومنین الا نحمل عنک قال ابو العیال احق بحملہ (اخرجہ البغوی فی معجمہ) ابو صالح کپڑا بیچنے والا اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک درہم کی کھجورین خریدکین اور کپڑے مین باندھکر اٹھا رہے ہین پس ان سے عرض کیا گیا یا امیر المومنین ہم اٹھالین فرمایا بچون کا باپ ہی اسکے اٹھانیکا زیادہ حقدار ہے ✤

(۲) عن زاذان قال رأیت علیا یمشی فی الاسواق فیمسك الشسوع بیده فیناول الرجل الشسع ویرشد الضال ویعین الحمال علی الحمول وهو یقرء هذه الآیة تلك الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین ثم یقول هذه الآیة نزلت فی ذوی القدرة من الناس (اخرجه احمد فی المناقب) زاذان سے مروی ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ بازارون مین درہ ہاتھ مین لیے ہوے ٹہل رہے ہین اور لوگون کو درہ سے ہٹاتے ہین اور راہ بہولے ہوئے کو رستہ بتا رہے ہین او بوجہ اٹھانیوالون کی مدد کر رہے ہین اور یہ آیت پڑہ رہے ہین کہ یہہ آخرت کا گہر ہمنے ان لوگون کے لیے بنایا ہے جو زمین مین غرور اور فساد نہین کرتے اور عاقبت ڈرنیوالون کے لیے ہے پھر جناب امیر یہ فرماتے تھے کہ یہ آیت قدرت والے لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے ؎

(۳) عن ابی المطر البصری انه شهد علیا الی اصحاب التمر وجاریة تبکی عند التمار فقال ما شانك فقالت باعنی هذا تمرا بدرهم فرده مولای فابا ان یقبله فقال یا صاحب التمر خذ تمرك واعطها درهما فانها خادم ولیس لها امر فدفع علیا فقال المسلمون تدری من دفعت قال لا قالوا امیر المؤمنین فصب تمرها واعطاها درهما وقال احب ان ترضی عنی فقال ما ارضانی عنك اذا اوفیت الناس حقوقهم (اخرجه احمد فی المناقب) ابی مطر البصری کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو کہجور بیچنے والون کے زمرہ مین دیکھا اور ایک لونڈی رو رہی تہی جناب امیر نے پوچھا تیرا کیا حال ہے اسنے عرض کیا اس شخص نے ایک درہم کی کہجورین مجھکو دی تہین میرے آقا نے وہ پہیر دی ہین یہ لینے سے انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اے بہائی کہجور بیچنے والے یہ خدمتگار ہے اسکا اپنا اختیار نہین اپنی کہجورین لے لے اور درہم اسکو واپس دیدے اس نے جناب امیر کو دہکا دیا اور کہنا مانا مسلمان لوگون نے کہا ارے تو جانتا ہے کہ تونے کس کو دہکا دیا ہے وہ بولا نہین لوگون نے کہا یہ امیر المومنین ہین اسنے وہ کہجورین ڈال لین اور اس لونڈی کو درہم واپس کر دیا اور جناب امیر سے عرض کرنے لگا مین چاہتا ہون کہ آپ مجہہ سے خوش ہوجائین آپنے فرمایا کہ مجھے تجہ سے کوئی چیز نہیں خوش کر سکتی مگر یہ کہ تو لوگون کو انکا حق پورا دیا کرے

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تہے کبھی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہین آتا تہا ہر وقت تبسم سے لب کہلے رہتے تہے اسوجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر نکتہ چینی فرماتے

تہے روایت ہی قال معاویۃ لقیس بن سعد رحم اللہ ابا الحسن کان ھشاً بشاً ذا فکاھۃ قال قیس
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمزح ویتبسم الی الصحابۃ معاویہ نے قیس بن سعد سے تعریض کیوجہ سے
کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے نہایت کشادہ رو ہنس مکہ اے اور خوش طبع تہے قیس نے کہا جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی مزاح کرتے تہے اور صحابہ کے ساتہہ ہنستے تہے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا حلم

(۱) عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ علیہا السلام الا ترضین
انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل
ابن یسار سے روایت ہی کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا تم راضی نہیں
ہوتین کہ مینے تمہارا اپنی امت سے ازروی اسلام کے مقدم ترین اور ازروی علم کے عالم ترین اور ازروی
حلم کے انکے اعظم ترین شخص سے نکاح کیا ہے ؛

(۲) سال معاویۃ خالد بن معمر فقال لہ علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا
غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) امیر
معاویہ نے خالد بن معمر سے کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب رکہتے تہے وہ کہنے لگا انکی تین باتون پر انکے
حلم پر جبکہ وہ خفا ہوتے تہے اور انکے سچ پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تہے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے
تہے ؛

(۳) روی ان علیا علیہ السلام دعا غلاما فلم یجبہ فدعاہ ثانیا وثالثا فلم یجبہ فقام الیہ فراٰہ
مضطجعا فقال اما تسمع یا غلام فقال نعم قال ما حملک علی ترک جوابی قال امنت عقوبتک
فتکاسلت فقال امض فانت حر لوجہ اللہ تعالی (نقلہ الغزالی فی احیاء العلوم) روایت ہی کہ جناب
امیر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام کو پکارا اس نے جواب نہ دیا پہر آپنے دوبارہ سہ بارہ پکارا اس
نے جواب نہ دیا آپنے اٹہکر دیکہا کہ وہ سو رہا ہے آپنے فرمایا اے لڑکے کیا تونے میری آواز کو نہیں
سنا تہا وہ عرض کرنے لگا ہان مینے سنا تہا حضرت نے ارشاد کیا پہر تونے کیون نہیں جواب دیا وہ
کہنے لگا چونکہ مین آپکے عقوبت سے بیخوف تہا اسلیے الکسا گیا۔ آپنے فرمایا جا لوجہ اللہ مینے تجہکو آزاد کیا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافات

(۱) لما ظفر علی المروان یوم الجمل وکان اعدی الناس لہ واشدہم بغضا فصفح عنہ شرح نہج البلاغہ
نقل ہے کہ جب جمل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان پر ظفریاب ہوئے حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت
رکھتا تھا اور تمام لوگون سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسکے قتل سے درگذر فرمایا ۔

(۲) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخ نقل کرتے ہین لما ملک عسکر معاویۃ علی الماء واحاطوا
بشریعۃ الفرات وقالت روساء الشام لہ اقتلہم بالعطش کما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن
اصحابہ ان یسوغوا لہم شراب الماء فقالوا لا واللہ ولا قطرۃ حتی تموت ظمأ کما مات ابن عفان
فلما رای انہ الموت لا محالۃ قد تقدم باصحابہ حمل علی عسکر معاویۃ حملات کثیفۃ حتی ازالہم
عن مراکزہم بعد قتل ذریع وسقطت الرؤس والایادی وملکوا علی الماء وصار اصحاب معاویۃ
فی الفلاۃ لا ماء لہم فقال اصحابہ امنعہم الماء یا امیر المومنین کما منعوک ولا تسقہم منہ قطرۃ
واقتلہم بسیوف العطش وخذہم قبضا بالایدی فلا حاجۃ لک الی الحرب فقال لا واللہ لا اکافیہم
بمثل فعلہم (مطالب السئول وشرح نہج البلاغۃ لابن الحدید) یعنے جب معاویہ کی فوج پانی کی
مالک ہو گئی اور اس نے فرات کے سب رستون کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ سے کہنے لگے علی کی فوج کو پیاسا
سے مار ڈالنا چاہیے جسطرح سے کہ انہون نے جناب عثمان کو پیاس سے مار ڈالا ہے جناب امیر علیہ السلام
نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ تم لوگون نے بھی پانی کا گھونٹ پیا ہے عرض کیا کہ واللہ ایک قطرہ تک پانی کا
نہین ملا اب آپ بھی جناب عثمان کیطرح سے پیاسے مارے جائینگے جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا
کہ انکے دوستون کو موت پیش آرہی ہے معاویہ کی فوج پر سخت حملہ کیا اور سرعت کے ساتھ جنگ کرنے سے شامیون
کے لوگون کو جگہ سے ہٹا دیا اور ہاتھ اور سر کٹ کٹ کر انبار لگ گئے جناب امیر نے پانی پر قبضہ کر لیا اور
معاویہ کی فوج بیابان بے آب مین گھر گئی جناب امیر کے لشکر والون نے کہا شامیون پر آپ بھی پانی بند کر دیجئے
جسطرح سے کہ انہون نے آپ پر بند کیا تھا اور ایک قطرہ پانی کا انکو نہ دینا چاہیے اور پیاس کی تلوار سے
انکو مار ڈالنا چاہیے وہ خود ہاتھ مین آجائینگے آپ کو لڑائی کی ضرورت نہین جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا واللہ مین انکو انکے فعل کی مانند بدلہ نہین دونگا ۔

علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغۃ مین لکھتے ہین کہ حاربہ اہل البصرۃ وجہہ ووجوہ اولادہ بالسیف
وشتموہ ولعنوہ فلما ظفر بہم رفع السیف عنہم ولم یاخذ اثقالہم ولا سبی ذراریہم ولا غنم
شیئا من اموالہم یعنی اہل بصرہ نے جناب امیر کیساتھ اور انکی اولاد کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی اور گالیان دین
اور برا بھلا کہا لیکن جب جناب امیر علیہ السلام انپر ظفریاب ہوئے تو نہ انکا سامان لوٹا اور نہ انکی اولاد

کو لونڈی باندی بنایا اور نہ انکے مال کو لوٹا +

جناب امیر علیہ السلام کی شفقت علی الخلق

عن علی قال لما نزلت ھذہ الآیۃ یا یھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقون قال فنصف دینار قال لا یطیقون قال بشعیرۃ قال لا یطیقون فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم الی اخر الآیۃ وکان علی یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ احمد والنسائی وغیرھما) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو جب تم رسول کو مشورت کے لیے بلاؤ تو اپنی مشورت کرنے سے پہلے صدقہ دو) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو صدقہ کا حکم دیدو جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قدر صدقہ کا حکم دوں آپنے فرمایا ایک دینار کے لیے جناب علیؑ نے عرض کیا لوگ اس مقدار کی طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا آدھا دینار جناب علیؑ نے عرض کیا اسقدر کبھی ان میں طاقت نہیں آپنے فرمایا بس ایک جو بھر سونے کے لیئے جناب علیؑ نے عرض کیا اسکی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ آپنے فرمایا یا علی تم بہت ڈرنے والے ہو پس خداوند تعالی نے دوسری آیت نازل فرمائی (کہ ڈرتے ہو تم کہ مصلحت کہنے سے پہلی صدقہ دو) جناب علی علیہ السلام کہتے تھے کہ اس امت سے اس حکم میں صرف میری وجہ سے تخفیف ہوئی ہے +

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسئل عن شیء من عمل الرجل ویسال عن دینہ فان قیل علیہ دین کف عن الصلوۃ وان قیل لیس علیہ دین صلے علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سال صلے اللہ علیہ وسلم ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلے اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم وقال علی ھما علی وھو بری منھما فتقدم صلے اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجہ الدارقطنی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اس آدمی کے کسی عمل سے نہ پوچھتے بلکہ اوسکی قرض کی نسبت سوال فرماتے اگر کہا جاتا کہ اسپر قرض ہے تو اسکے نماز جنازہ پڑھنے سے ہٹ جاتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو نماز جنازہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب تکبیر کے لیے اٹھے حسب معمول پوچھا

کہ تمہارے دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ نماز پڑھنے سے ہٹکر بیٹھ گئے اور اپنے اصحاب کو فرمایا۔ تم اپنے دوست پر نماز جنازہ پڑھو جناب امیر نے کہا وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں اور یہ مرنیوالا اس قرضہ سے بری ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھکر اسکے جنازہ کی نماز پڑھی پھر امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خدا تجھے نیکی کی جزا دے اور تیرا قرض بھی چھڑائے جیسے کہ تونے اپنے بھائی کا قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا تفقد حال عاریا

عن ابی الصهباء قال رأیت علیا بشط[1] الکلا یسئل عن الاسعار (ریاض النضرہ) ابو الصہبا سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو نہر کلا کے کنارے اجناس کے نرخ پوچھتے ہوئے دیکھا تھا +

عن عامر الشعبی قال وفدت سودة بنت عمارة بن الاشتر الهمدانیة علی معاویة بن ابی سفیان فاستأذنت علیه فاذن لها فلما دخلت قال لها کیف انت یا ابنة الاشتر فقالت بخیر فقال لها انت القائلة یوم صفین لاخیك ؎ شمر کفعل ابیك یا ابن عمارة + یوم الطعان وملتقی الاقران وانصر علیا والحسین ورهطه واقصد لهند وابنها بهوان + ان الامام اخا النبی محمد + علم الهدی ومنارة الایمان قالت یا امیر قد مات الرأس وبتر الذنب فدع عنك تذکار ما قد نسی قال هیهات لیس مثل مقام اخیك ینسی فقالت صدقت والله یا امیر ولکن اسالك بالله اعفانی عما استعفیته قال قد فعلت فقال ما حاجتك قالت یا امیر انك صرت للناس سیدا ولامورهم مقلدا والله سائلك عما افترض علیك من حقنا ولا یزال تقدم علینا من ینهض بعزك ویبسط بسلطانك فیحصدنا حصاد السنبل ویدوسنا دیاس البقر هذا ابن ارطاة قدم بلادی وقتل رجالی واخذ مالی ولولا الطاعة لکان فینا عز ومنعة فاما عزلته فشکرناك واما لا فعرفناك فقال معاویة ایای تهددنی بقومك والله لقد هممت ان اردك الیه فینفذ حکمه فیك فسکتت ثم قالت ؎ صلی الاله علی روح تضمنه + قبر فاصبح فیه العدل مدفونا + فقال من ذاك قالت علی بن ابی طالب قال ما اری علیك منه اثرا قالت بلی اتیته یوما فی رجل ولاه صدقاتنا فوجدته قائما یصلی فانفتل من الصلوة ثم قال برافة وتلطف الك حاجة فاخبرته خبر الرجل فبکی ثم رفع رأسه الی السماء فقال اللهم انت تعلم انی لم آمرهم بظلم خلقك وترك حقك ثم اخرج من جیبه قطعة من جراب فکتب فیها بسم الله الرحمن الرحیم قد جاءتکم بینة من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءهم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین اذا اتاك کتابی

[1] موضع ست در بصرہ کہ کشتی گاہ ست ۱۲

هذا فاحفظ بها في يديك حتى ياتي من يقبضه منك والسلام فغرله فقال معاوية اكتبوا لها بالانصاف
لها والعدل عليها فقالت الى خاصة ام لقومي عامة قال اما انت وغيرك قالت هي والله اذا الفحشا
واللوم ان كان عدلا شاملا والا يسعني ما يسع قومي قال هيهات علمكم ابن ابي طالب الجرأة على
السلطان (نقله الامام ابو عمر واحمد بن عبد ربه الاندلسي في كتابه العقد الفريد) عامر شعبی ناقل
ہین کہ سودہ بنت عمارہ بن الاشتر الہمدانیہ ایکدفعہ بطریق وفادت معاویہ بن ابی سفیان کے دربار مین حاضر ہوئے اور اذن لیا
معاویہ نے اپنے سامنے بلا لیا جب وہ سامنے گئی معاویہ نے اس سے کہا اے اشتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ
نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے ہی صفین کے روز اپنے بھائی کیواسطے یہ اشعار کہے تھے۔
کہ اے ابن عمارہ نیزہ مارنے اور بہادرون کے باہم ملنے کے روز تو بھی اپنے باپ کی مانند دامن اٹھا لے اور
علی اور حسین اور انکے گروہ کی مدد کر اور ہند اور اسکے بیٹے کو خوار کر کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
بھائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جواب دیا اے امیر سر کٹ گیا دم اکھڑ
گیا جو بات بھول گئی ہو اسکا ذکر چھوڑ معاویہ کہنے لگا افسوس ہے تیرے بھائی کا وہ مرتبہ نہین تھا کہ اسکا
ذکر بھول جائے سودہ نے کہا آپ نے سچ کہا ہے لیکن جو کچھ کہ مجھ سے ہو چکا ہے خدا کے لیے آپ معاف فرماوین
معاویہ نے کہا مینے معاف کیا تو اپنی حاجت بیان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگون کے سردار رہ گئے ہین
اور انکے تمام امور آپکے گلے پڑے ہین۔ خدا نے جو امر کہ تمپر ہمارے حقوق سے فرض کیا ہے ضرور اسکی نسبت
تم سے پوچھنے والا ہے ہمیشہ ہمپر آپ اپنا عامل بھیجتے ہین جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہمپر حکومت کرتا ہے اور
ہمکو کھیتی کیطرح سے کاٹتا ہے اور گای کیطرح سے دوہتا ہے۔ یہ ابن ارطاۃ ہمارے شہر پر حاکم بناکر بھیجا گیا
ہے جسنے ہماری مردون کو مار ڈالا ہے اور ہمارا مال چھین لیا ہے اگر اطاعت ہمین مانع نہ آتی تو ہم بھی
عزت رکھتے تھے اور دفع کر سکتے تھے اگر تو نے اسکو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کرینگے ورنہ ہم جان
جاینگے۔ معاویہ کہنے لگا کیا تو مجھے اپنی قوم سے ڈراتی ہے واللہ مین چاہون تو تجھے اسی کے پاس
بھیجدون تاکہ وہ اپنا حکم تجپر جاری کرے سودہ نے خاموش ہو کر یہ شعر پڑھا ہے ۔ خدا کی رحمت ہو اس
روح پر کہ اسکو قبر نے بغلگیر کر لیا ہے کہ عدل ۔۔ یکتا ہوا اسمین دفن ہوا ہے۔ معاویہ کہنے لگا یہ کون
شخص ہے۔ سودہ نے کہا علی بن ابی طالب معاویہ نے کہا مین تو اسکی مہربانی کا کوئی اثر تجپر نہین
پاتا۔ سودہ بولی۔ ایک دفعہ مین انکی خدمت مین ایک شخص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو کہ انہون نے
ہمسے زکوۃ حاصل کرنے کے لیے ہمپر عامل مقرر کیا ہوا تھا مینے انکو نماز پڑھتے ہوئے پایا نماز سے منہ
پھیر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے مجھے ارشاد کیا تجھے کوئی ضرورت ہے مینے اس شخص کا پورا حال

عرض سنا آپ سنکر رونے لگے پھر آسمان کیطرف سر اٹھا کر کہنے لگے اے پروردگار تو جانتا ہی کہ مینے اپنے عاملون کو تیری خلقت پر ظلم کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور تیرا حق چھوڑ دینے کو نہین کہا ہی پھر اپنی جیب سے کاغذ کا پرچہ نکالا اسپر لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم بیشک تمہارے رب سے تمہارے پاس کھلا نشان آیا ہی پس تم پیمانے اور ترازو کو پورا کرو اور لوگون کی چیزین مت گھٹاؤ اور زمین مین اسکو سنوارنے کے بعد خرابی مت ڈالو اگر تم مومن ہو اجب میرا خط تمکو ملے تو جو کچھ کہ تیرے پاس ہو اسے خوب نگاہ رکھ جبتک کہ اسکا لینے والا تیرے پاس نہ پہنچ جاوے والسلام پھر جناب امیر نے اسکو معزول کر دیا معاویہ اپنی کتاب سے کہنے لگا تم ہی سے عورت کے لیے عدل اور انصاف کرنیکی نسبت لکھ بھیجو عمارہ کہنے لگی خاص میرے لیے یا کہ میری تمام قوم کے لیے معاویہ نے کہا تجھے دوسرون سے کیا سروکار ہی عمارہ کہنے لگی یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہے اگر عدل شامل ہے تو بہتر ورنہ جو میری قوم کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا معاویہ کہنے لگا علی بن ابیطالب نے تم لوگونکو بادشاہونکے سامنے گستاخی کرنیکی جرات دلادی ہے

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قیدیونکے ساتھ

وکان اذا صور علی سنانیہ جل عنھا فی مواقیت الصلاۃ ردّ ذٰلیقۃ علیھم من بیت المال ویقول علینا الوثاق وعلیھم الاباق رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلا الزبدی فی مناقب الاصحاب جناب امیر کے جیلخانہ کی کنجیان تہین جس سے نماز کیوقت وہ قیدخانہ کھلواتے تہی اور جناب امیر بیت المال سے انکی خوراک عطا فرماتے تہے اور فرمایا کرتے تہے ہمارا کام انکو قید رکھنا ہی اور انکا کام بہاگنا ہے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا تورع

عن عبداللہ بن رزین قال دخلت علی علی بن ابیطالب یوم الاضحی فقرب الینا حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیر المومنین لو قربت الینا من ھذا البط یعنی الاوز فان اللہ قد اکثر الخیر فقال یا ابن رزین سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلھا ھو واھلہ وقصعۃ یضعھا بین ایدی الناس (اخرجہ احمد) عبداللہ بن رزین سے روایت ہی کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے سامنے کیا مینے کہا اے امیر المومنین خدا آپ کو نیکی دے اگر آپ اس بطخ کو ہمارے لیے ذبح کرتے تو کیا اچھا ہوتا اللہ تعالی نے مال و متاع کو وافر کیا ہے فرمایا اے ابن رزین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالون کے سوا مال خدا سے لینا حلال نہین ایک تو خود اسکے اور اس کے گہر کے لوگون کے لیئے اور ایک اسکے مہمانون کے لیے ؛

عن ابی مطر قال رایت علیا موتزرا بازار مرتدیا برداء ومعہ الدرۃ کانہ اعرابی بدوی حتی بلغ سوق الکرابیس فقال یا شیخ احسن بیعی فی قمیص بثلاثۃ دراہم فلما عرفہ لم یشتر منہ فاتاہ آخر فلما عرفہ لم یشتر منہ شیئا فاتی غلاما حدثا فاشتری منہ قمیصا بثلاثۃ دراہم ثم

جاء ابو الغلام فاخبره فاخذ ابوه درهما ثم جاء به فقال هذا الدرهم یا امیر المومنین قال ما شان هذا الدرهم قال کان القمیص ثمن درهمین قال باعنی رضای واخذت رضاه (اخرجه احمد) ابی مطرف سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ بند باندہے ہوئے اور ایک چادر اوڑہے ہوے اور درہ ہاتھ میں لیے بازار میں پھر رہے ہیں بالکل مثل ایک دیہاتی آدمی کے معلوم ہوتے تھے گاڑہا بیچنے والوں کے بازار میں تشریف لائے اور ایک دکاندار سے کہا تین درم کا کرتہ ہمیں دیدے اس نے جناب امیر کو پہچان لیا آپ دوسرے دکاندار کے پاس چلے گئے جب اس نے بھی شناخت کیا تو آپ وہاں سے بھی چلدیے اور اس سے کوئی شے مول نلی پہر ایک بہت چہوٹی عمر والے لونڈے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم کا کرتہ مول لیا بعد ازاں اسکا والد آنکلا اس لڑکے نے اس سے ماجرا بیان کیا وہ ایک درہم لیکر جناب امیرؑ کی خدمت میں پہونچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپنے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ قمیص دو ہی درہم کا تہا آپنے فرمایا اس لڑکے نے ہماری رضا حاصل کرلی ہے اور ہمنے اسکی رضا حاصل کی ہے آپنے درہم اس سے واپس لیا۔

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

(۱) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان خازنا لعلی بن ابی طالب علی بیت المال قال فدخل علی یوما وقد زینت ابنتہ فرای علیہا لولوۃ کان عرفہا لبیت المال فقال من این لہا ھذہ لاقطعن ایدیہا فلما رای ابورافع جدہ فی ذلک نقال انا واللہ یا امیر المومنین زینتہا بہا فقال علی لقد تزوجت بفاطمۃ ومالی فراش الا جلد کبش ننام علیہ باللیل و نعلف علیہ بالنہار ناضحنا مالی خادم غیرھا (کامل ابن اثیر) ابو رافع جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام جناب امیر علیہ السلام کو بیت المال کا خازن تہا بیان کرتا ہے کہ ایکدن جناب امیر گہر میں تشریف لے گئے مینے آپکے صاحبزادی کے کان میں موتی ڈالدیے تہے جناب امیر علیہ السلام نے ان موتیوں کو بیت المال میں دیکہا تہا جب جناب امیر نے اپنے صاحبزادی کے کان میں وہ موتی دیکھی فرمایا اس نے یہ کہاں سے پائے ہیں ہم ضرور اسکے ہاتھ کاٹ ڈالینگے جب ابو رافع نے جناب امیر کی اس بارے میں کدو کاوش دیکھی عرض کیا یا امیر المومنین واللہ مینے انکو یہ موتی پہنائے تہے آپنے فرمایا جب ہلہ انکاح جناب فاطمہ علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا بستر ایک مینڈہے کی کہال کے سوا کچھ نہ تہا رات کو ہم اسپر سوتے تہے دنکو اسپر اونٹ اسپر دانہ چرتا تہا۔ کوئی خادم انکے سوا یعنی جناب سیدہ

علیہا السلام کے سوا نہیں تھا ؁

عن یحیی بن سلمة استعمل علی عمرو بن سلمة علی اصبہان فقدم ومعه ازقاق سمن وعسل فارسلت ام کلثوم بنت علی الی عمرو فطلب منه سمنا وعسلا فارسل الیها ظرف عسل وظرف سمن فلما کان الغد خرج علی واحضر المال والعسل والسمن لیقسم فعد الزقاق فنقصت زقاین فساله عنهما فقیل له بعثت ام کلثوم فاخذ تهما فبعث الی مقومین فامرهم بتقویم ما نقص منهما فقوّموا خمسة دراهم فبعث الی ام کلثوم فقال ابعثی لی خمسة دراهم ثم قسم بین المسلمین (ریاض النضرة وکامل ابن اثیر) یحییٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہ کو اصبہان پر عامل کرکے بھیجا جب وہ وہان سے آئے تو اپنے ساتھ گھی اور شہد کی مشکین بھرکر لائے جناب امیر علیہ السلام کی صاحبزادی ام کلثوم نے عمر بن سلمہ سے قدری گھی اور شہد طلب فرمایا عمر نے ایک برتن گھی کا اور ایک شہد کا ان کی خدمت مین بھیجدیا دوسرے دن جب جناب امیر گھر سے باہر تشریف لائے اور تقسیم کے لیے مال اور گھی اور شہد پیش کیا گیا حضرت نے مشکین شمار کین دو مشکین ٹوٹی ہوئی پائین عمرو سے انکو بارے مین پوچھا عرض کیا گیا کہ جناب ام کلثوم نے گھی اور شہد مانگا تھا مینے انکو بھیجدیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے وہ مشکین جانچ کرنے والون کے پاس بھیجدین اور انکے نقصان کی جانچ کرنیکا حکم دیا انہون نے عرض کیا ان مین پانچ درہم کا نقصان ہوا ہے پس جناب ام کلثوم کے پاس ایک آدمی کو بھیجکر حکم دیا کہ پانچ درہم ہمارے پاس بھیجدو پھر مسلمانون مین مال اور مشکین تقسیم کین ؁

قیل انه وصل الیه زقاق عسل جاءت من الیمن فنزل بالحسن ضیف فاستسلف الحسن درهما فاشتری به خبزا واحتاج الی الادام فطلب من القنبر ان یفتح له زقا من تلک الزقاق ففتحه واخذ منه رطلا فلما قعد امیر المؤمنین لیقسم الزقاق قال القنبر قد حدث فی هذا الزقاق حدثا فقال صدق قولک یا امیر المؤمنین واخبره الخبر فغضب فقال علی به فلما حضر الحسن هم بضربه فاقسم علیه بجعفر وکان اذا سئل بحق جعفر یسکن فقال ما حملک علی ما فعلت واخذت منه قبل القسمة قال ان لنا فیه حقا فاذا اعطینا رددناه قال وان کان لک فیه حق ولکن لیس لک ان تنتفع بحقک قبل الناس بحقوقهم ثم دفع الی قنبر درهما وقال اشتر به من اجود عسل تقدر علیه قال الراوی فکانی انظر الی ید علی علی فم الزقاق وقنبر یقلب العسل فیه وهو یبکی ویقول اللهم اغفر للحسن فانه لا یعلم (مطالب السئول) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس یمن سے شہد کی بھری ہوئی مشکین آئین ناگاہ جناب حسن علیہ السلام کے پاس چند مہمان وارد ہوئے جناب

حسن نے ایک درہم دیکر بازار سے روٹیاں مول منگائیں اور سالن کی ضرورت پیش آئی قنبر سے کہا کہ ایک مشک کہولکر شہد دیدو انہوں نے مشک کو کہولا اور اس میں سے ایک رطل شہد لیکر بہیجدیا جب جناب امیر علیہ السلام مشکوں کی تقسیم کرنے کیلیے بیٹہے قنبر سے کہا ان مشکوں میں کوئی فتور معلوم ہوتا ہے قنبر نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہیں جناب حسن کا شہد لینا انکے سامنے بیان کیا جناب امیر نے غصہ ہوکر فرمایا حسن کو میرے پاس بلا جب جناب حسن حاضر ہوئے تو جناب امیر نے انکے مارنے کا قصد کیا جناب حسن نے اپنے چچا جعفر رضی اللہ تعالے عنہ کی قسم دی جب جناب امیر کو انکی قسم دیجاتی تہی حضرت کا غصہ فرو ہوجاتا تہا پس آپنے جناب حسن سے فرمایا تمکو اسبات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا کہ تم نے تقسیم سے پہلے شہد لے لیا جناب حسن نے کہا ہمارا اسمین حق ہے ہمنے یہ خیال کیا کہ جب ہمکو ہمارا حق ملیگا ہم اسیقدر اسمین سے واپس کردینگے جناب امیر نے کہا اگر تمہارا اس میں حق ہے لیکن یہ حق تمہارا نہیں ہے کہ تم اور لوگوں سے پہلے اپنے حق سے نفع اٹہاؤ پہر قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا کہ خالص شہد اسی مقدار سے مول لاؤ۔ راوی کہتا ہے ابتک وہ بات میری نگاہوں میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مشک کا سونہہ کہولا ہوا ہے اور قنبر اس میں شہد ڈالرہا ہے اور جناب امیر رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں اے بار خدایا حسن کو بخشدے کہ وہ نہیں جانتا ہے ❊

رقیل ان عقیلا سال علیا فقال انی محتاج فاعطنی قال اصبر حتی یخرج عطاءک مع المسلمین فاعطیک معہم فالح علیہ فقال لرجل خذ بیدہ وانطلق بہ الی حوانیت اہل السوق فقل لہ دق ہذہ الاقفال وخذ ما فی ہذہ الحوانیت قال ترید ان تتخذنی سارقا قال وانت ترید ان تتخذنی سارقا اخذ اموال المسلمین فاعطیکہا دونہم قال انی اذہب الی معاویۃ قال انت وذاک راخرجہ ابن حجر فی الصواعق) روایت ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کی خدمت میں عرض کیا آپ مجہکو عطا فرماویں میں بہت محتاج ہوں جناب امیر نے ارشاد کیا آپ چندے صبر کریں میں مسلمانوں کے حصوں کے ساتہہ تمہارا حصہ بہی نکالدونگا جناب عقیل الحاح کرنے لگے حضرت امیر نے ایک آدمی سے فرمایا انکا ہاتہہ پکڑکر انکو بازار میں لیجا اور کہدے کہ بازاریوں کی دوکانوں کے قفل توڑکر جو کچہہ ان میں ہو لے لیویں جناب عقیل نے عرض کیا کیا آپ مجہسے چوری کرانا چاہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا کیا تم بہی مجہسے چوری کرانا چاہتے ہو کہ میں مسلمانوں کا مال تمکو دیدوں وہ کہنے لگے میں معاویہ کے پاس چلا جاؤنگا آپ نے فرمایا تمہارا اختیار ہے ❊

جناب امیر علیہ السلام کا عدل

وعن ابی سعید الخدری ومعاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی لک سبع خصال لا یحاجک فیهن احد یوم القیامة انت اول المؤمنین ایمانا واوفاهم بعهد الله واقومهم بامر الله وارؤفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعلمهم بالقضیة واعظمهم یوم القیامة عند الله بالمزیة (اخرجه الخوارزمی) ابو سعید خدری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تمہاری ایسی سات خصلتیں ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تم سے جھگڑا نہیں کر سکتا تم سب مومنین سے از روی ایمان اول ہو۔ اور سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا کے حکم کے قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ رعیت پر مہربان اور سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والے اور سب سے زیادہ قیامت کے دن بڑے مرتبے والے ہو ✤

سال معاویة خالد بن یعمر فقال علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمه اذا غضب وعلی صدقه اذا قال وعلی عدله اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) خالد بن یعمر سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے تھے خالد نے کہا انکی تین خصلتوں حلم کی وجہ سے جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ بولنے کی وجہ سے جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل کی وجہ سے جبکہ وہ حکم کرتے تھے ✤

عن عاصم بن کلیب عن ابیه قال قدم علی علی مال من اصبهان فقسمه علی سبعة اسهم فوجد فیه رغیفا فقسمه علی سبعة کسر وجعل علی کل جزء کسرة ثم اقرع بینهم لینظر الیهم یعطی اولا (اخرجه احمد فی المناقب) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس اصفہان سے مال آیا حضرت نے اسکے سات حصے کیے اس میں ایک روٹی بھی تھی اسکے بھی سات ٹکڑے کیے اور سات امیروں کو بلایا پھر قرعہ ڈالا تاکہ کس کو پہلے دیا جاوے ✤

قال الشعبی وجد علی درعا عند النصرانی فاقبل به الی شریح وجلس الی جانبه وقال لو کان خصمی مسلما لساویته وقال هذا درعی فقال النصرانی ما هی الا درعی ولم یکذب امیر المؤمنین فقال شریح الک بینة قال لا وهو یضحک فاخذ النصرانی الدرع ومشی یسیرا ثم عاد وقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان هذه الا احکام الانبیاء امیر المؤمنین قدمنی الی قاضیه وقاضیه یقضی علیه ثم اسلم واعترف ان الدرع سقطت من علی عند مسیره فی صفین ففرح علی باسلامه ووهب له الدرع وفرسا وشهد معه قتال الخوارج (طلحة الشافعی فی مطالب السؤل) ثعلبی رحمة الله علیه ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی اسکو قاضی شریح کی

پاس لائے اور فرش کے حاشیہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اگر میرا مدعا علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کھڑا ہوتا اور فرمایا یہ ہماری زرہ ہے نصرانی کہنے لگا نہین یہ زرہ تو میری ہے۔ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام نے جھوٹ نہین کہا تہا۔ قاضی شریح نے ہنسکر کہا آپکے پاس کوئی دلیل ہے۔ جناب امیر نے فرمایا نہین۔ پہر نصرانی زرہ کو لیکر تہوڑی دور گیا اور لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا گواہی دیتا ہون مین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور گواہی دیتا ہون کہ یہ انبیاے کرام علیہم السلام کے احکام ہین کہ امیر المومنین مجہے قاضی کے سامنے لائین اور قاضی ان پہ اپنی قضا کا حکم جاری کرے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ زرہ جناب امیر سے صفین کے جنگ مین گر پڑی تہی جناب امیر علیہ السلام اسکے مسلمان ہوجانے سے نہایت خوش ہوئے اور وہ زرہ اسی کو بخشدی اور ایک گہوڑا عطا فرمایا وہ نصرانی جناب امیر کے ساتہ خارجیون کے جنگ تک حاضر رہا ✚

عن كريمة بنت همام الطائية قالت كان علي يقسم الورس فينا بالكوفة قال فضالة حملناه على العدل منه (اخرجه احمد في المناقب) کریمہ بنت ہمام الطائی قائل ہے کہ جناب امیر کلکو تقسیم فرمایا کرتے تہے فضالہ کہتا ہے کہ ہمین اسے برابر ہی لیتے تہے ✚

جناب امیر علیہ السلام کے حیا

عن علي قال كنت رجلا مذاء فكنت استحيي ان اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكان ابنته مني فامرت مقداد بن الاسود ان يسأله فقال صلى الله عليه وسلم يغسل ذكره ويتوضأ (اخرجه الشيخان) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجہے مذی کثرت سے جاتی تہی اور حیا مانع تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے بابت پوچہون مینے مقداد بن اسود سے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین حضرتؐ نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہہ کو دہوکر وضو کرلیا کرین ✚

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت قومی

عن علي قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك تنوق في قريش وتدعنا قال وعندكم شيئا قلت نعم بنت حمزة فقال صلى الله عليه وسلم انها لا تحل لي انها ابنة اخي من الرضاعة (اخرجه المسلم) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمکو چہوڑکر قریش مین کیون شادی کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے

ف في الصحاح الورس نبت اصفر يكون باليمن يتخذ منه الغمرة للوجه ۱۲

پاس کوئی شے ہے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر حلال نہیں کیونکہ حمزہ میرے دودھ شریک تھے اور وہ رضاعت کی وجہ سے میری بھتیجی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علی قال یا اہل الکوفۃ ستقتل منکم سبعۃ نفر خیارکم مثلھم کمثل اصحاب الاخدود منھم حجر بن العدی واصحابہ فقتلھم معاویۃ فی دمشق الشام کلھم من الکوفۃ (کنز العمال)

جناب امیر علیہ السلام نے کوفہ کے لوگوں سے فرمایا ای اہل کوفہ عنقریب تم میں سے سات آدمی جو نہایت برگزیدہ میں قتل کیے جائینگے انکی مثل بعینہ ایسی ہے کہ شہیدوں کی سی ہے ان میں سے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہیں پس امیر معاویہ نے انکو دمشق الشام میں قتل کیا وہ سب کوفہ میں سے تھے

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مکحول عن علی قال فی قولہ تعالیٰ وتعیھا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعل اذنک یا علی تفعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاماً الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول میں کہ یاد رکھینگے اسکو یاد رکھنے والے کان روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو خدا ایسا کردے پس اللہ نے ایسا ہی کر دیا جناب علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر کہ میں نے اسکا دھیان رکھا اور اسکو یاد کر لیا اور بھولا نہیں +

وعن ابن عباس لما نزلت ھذہ الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئاً بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن المغازلی فی المناقب) ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دھیان رکھینگے اسکو دھیان رکھنے والے کان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان ہوجاویں علی کہتے ہیں کہ اسکے بعد مجھے پھر کبھی کوئی چیز نہیں بھولی +

وعن بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی قال فنزلت وتعیھا اذن واعیۃ (اخرجہ المغازلی فی المناقب)

ابو نعیم فی الحلیہ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول والدیلمی فی فردوس الاخبار
بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت
علی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں تجھے سکھاؤں تاکہ تو دہیان میں
رکھے اور خدا پر حق ہے کہ تجھ سے دہیان میں رکھائے بریدہ کہتے ہیں کہ پہر یہ آیت نازل ہوئی کہ دہیان
میں رکھیں گے اسکو دہیان رکھنے والے کان ٭

جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعید بن المسیب ان رجلا اوتی بہ الی عمر بن الخطاب وکان صدر امنہ انہ قال بجماعۃ من
الناس وتد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وا ومن
بما لم ارہ واقر بما لم یخلق فارسل عمر الی علی فلما جاءہ واخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق
یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال تعالی وجاءت
سکرت الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاری قال تعالی وقالت الیہود لیست النصاری
علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء ویؤمن بما لم یرہ یؤمن باللہ عز وجل ویقر
بما لم یخلق یعنی الساعۃ فقال عمر اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (نور الابصار)
سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ لوگ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے جس سے یہ بات صادر
ہوئی تہی کہ ایک گروہ نے اس سے پوچہا تہا تو نے آج کسطرح سے صبح کی ہے یعنے آج تیرا کیا حال ہے
اس نے جواب میں کہا کہ میں نے اسطرح سے صبح کی ہے کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہوں اور حق سے کراہت
کرتا ہوں اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہوں اور جسکو نہیں دیکہا اسپر ایمان لاتا ہوں اور
جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہوں پس حضرت عمر نے حضرت علی کو بلوایا جب
آپ تشریف لائے اور اس شخص کے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہے ۔ دوست
رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے ۔ کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارا اور اولاد
تمہاری فتنہ ہیں اور حق سے کراہت رکھتا ہے یعنے موت سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ
آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہے کہتے ہیں یہود کہ نہیں ہیں نصاری کسی شے پر اور کہتے ہیں نصاری کہ نہیں ہیں یہود
کسی شے پر اور جس چیز کو نہیں دیکہا ایمان لایا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل وعلا پر ایمان

لایا ہے اور جو چیز کہ نہین پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہے جس سے مراد قیامت ہے حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ مین ایسی شکل سے کہ جسکے رفع کرنے کے لیئے ابوالحسن نہ ہون خدا سے پناہ مانگتا ہون +

جناب امیر علیہ السلام کی صداقت

(۱) عن عباد بن عبداللہ قال علی انا عبداللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا صدیق الاکبر لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) عباد بن عبداللہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون اسکو میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر کاذب مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے +

عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت الصدیق الاکبر (اخرجہ الدیلمی والطبرانی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری روایت کرتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم صدیق اکبر ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ و من کنت امامہ فعلی امامہ (اخرجہ السید علی الہمدانی فی مودۃ القربی) جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے اور جسکا کہ مین امام ہون پس اسکا علی امام ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبداللہ بن مسعود قال کنت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد اصحر فتنفس الصعداء فقال رسول اللہ ما لک تتنفس قال یا ابن مسعود نعیت الی نفسی قلت استخلف یا رسول اللہ قال من قلت ابابکر فسکت ثم تنفس فقلت ما لی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف یا رسول اللہ فقال من قلت عمر بن الخطاب فسکت ثم تنفس فقلت ما لی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف فقال من قلت علیا قال ذالک والذی لا الٰہ غیرہ لو بایعتموہ ادخلکم الجنۃ

اجمعین اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک روز صبح کو جناب رسول اللہ صلعم نے ایک بڑا لمبا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود ہمکو ہمارے عنقریب انتقال کر جانے کی اطلاع کی گئی ہے میں نے عرض کیا آیا آپ نے اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جاتے ہیں آپ نے فرمایا کسکو بنا جاؤں میں نے عرض کیا ابوبکر کو آپ خاموش ہو گئے پھر آپ نے ایک گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود ہمکو ہمارے انتقال کر جانے کی اطلاع کی گئی ہے میں نے عرض کیا آیا آپ نے اپنے پیچھے کسکو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا عمر کو آپ خاموش ہو گئے پھر ایک ساعت کے بعد آپ نے ایک گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا ہمیں ہمارے انتقال کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ کسکو خلیفہ بنا جاتے ہیں آپ نے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا علی بن ابی طالب کو آپ نے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تم نے اس سے بیعت کی تو وہ تم سب کو جنت میں داخل کریگا ✽

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختار لی وصیا واخترت ابن عمی وصیی یشد بہ عضدی کما شد عضد موسیٰ باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان النبوۃ لکان نبیا (اخرجہ سید علی الہمدانی فی مودۃ القربیٰ) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تمام انبیا سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھکو وصی بنانیکا اختیار دیا ہے پس میں نے اپنے ابن عم کو منتخب کیا ہے اور انکی وجہ سے میرے بازو کو قوی کیا ہے جسطرح موسیٰ کے بازو کو انکے بھائی ہارون سے قوی کیا پس وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتا

عن عبد الرزاق باسنادہ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا فتجدوہ ھادیا مھدیا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) عبد الرزاق اپنے اسناد کے ساتھ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تم علی کو حاکم بناؤ تو تم اسکو ہادی اور مہتدی پاؤ گے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ احمد والطبرانی والجزری وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضھم (نزل الابرار) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول کے متعلق کہ (نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت سے پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنے ہمارے حق میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق میں یہ حدیث اکثر علما کی رائے پر حسن ہے اور بعض نے اسکو صحیح مانا ہے ✽

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اھل البیت قد اذھب اللہ عنا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق ہم اہل بیت سے پروردگار نے ظاہری اور باطنی برائیون کو دور کردیا ہے من خطب الحسن فی ایام مانہ قال نحن حزب الله المفلحون وعترۃ رسول الله صلے الله علیہ وسلم الاقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول الله صلے الله علیہ وسلم والثانی کتاب الله (مروج الذھب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے ایام خلافت مین خطبہ فرمایا کہ ہم رستگارون کا گروہ ہین اور جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے قریب ترین عترت ہین اور انکے اہل بیت طیب اور طاہر ہین اور ایک ان دو بھاری چیزون مین سے ہین جنکو کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے درجہ پر ہین +

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی الله عزوجل حتی یفرغ من الحساب فاما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل فاما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنہ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے الله علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علی کو پانچ ایسے امور عطا ہوئے ہین کہ میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہین اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا جب تک کہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ ہے کہ لوا الحمد اسکے ہاتھ مین ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی تیسرے یہ کہ میری حوض کے پیچھے کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا۔ چوتھے یہ ہے کہ وہ میرے ستر کو ڈھانپے گا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرے گا۔ اور پانچوان یہ کہ مجھے متعلق خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب عود کرے +

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منحصر ہے کثرت صلوۃ اور صوم اور صدقات اور ادای حج مین جسکا مفصل و مشرح بیان کیا جاتا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

روی عن علی انہ کان کلما دخل وقت الصلوٰۃ تغیر لونہ فقیل لہ فی ذلک قال جاء وقت الامانۃ التی عرضہا اللہ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا فقد حملتہا مع ضعفی ولا ادری کیف اودیہا (نقلہ شیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقیفی) جناب امیرؑ سے روایت ہے جب نماز کا وقت ہوتا آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا ایک دفعہ اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپنے فرمایا اس امانت کے ادا کرنیکا وقت آپہونچا ہے کہ امانت کو خدانے آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور مینے اپنی ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھالیا ٭

(عن علی قال ما اعرف احدا من ھذہ الامۃ عبد اللہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری عبدت اللہ تعالیٰ قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ تسع سنین (اخرجہ النسائی فی الخصائص والحافظ الثقفی) جناب علی فرماتے تھے کہ مین اپنے سوا اس امت کے کسی آدمی کو نہین جانتا جسنے مجھ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز پڑہی ہو مینے نو برس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا ٭

(۲) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا صدیق الاکبر لا یقول ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم والحاکم وابو نعیم والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب علی فرمایا کرتے تھے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے

قیل قد بسط لہ نطع بین الصفین لیلۃ الھریر فیصلی علیہ والسہام وقعت بین یدیہ ومرت علی صماخیہ یمینا وشمالا فلا یرتاع لذلک وما قام حتی فرغ من وظیفتہ (شرح نہج البلاغہ) روایت ہے کہ صفین کی لیلۃ الہریر مین درمیان دونو صفون کے آپکے لیے نطع بچھائی گئی تہی آپ اسپر نماز پڑہتے تھے اور تیر انکے سامنے سے آتے تھے اور انکے کانون کے پاس ہوکر داہنے بائین نکلجاتے تھے اور جناب امیر اون سے خوف نہین فرماتے تھے جب تک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہین ہوئے ۔ اور نہ اپنے مقام سے اٹھے جناب امیرؑ کے کثرت نوافل کا یہ حال تہا کہ علامہ ابن الحدید لکھتے ہین وکانت جبہتہ کثفنۃ[1] البعیر بطول سجودہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کی پیشانی مبارک طول سجود سے مثل اونٹ کے ثفنہ

[1] بفتح ثاء وکسر فاء ثفنہ زانوی شتر کہ وقت نشستن بر زمین رسد چون میان سینہ وہیچ ران وماند آن ثفنات جمع ومنہ ذو الثفنات لقب امام زین العابدین (منتخب)

کی ہو گئی تھی نماز کیوقت آنکو اسقدر استغراق ہوجاتا تھا کہ مطلق انکو کسو کا ہوش نہین رہتا تھا یہانتک کہ آنکو اپنے جسد عنصری سے بھی بیخبری ہوجاتی تھی چنانچہ مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین نماز کے وقت آپکی محویت کی متعلق ایک روایت بیان کرتے ہین +

شیر خدا شاہ ولایت علی — صیقل شرک خفی و جلی
رفت احد چون صف ہیجا گرفت — تیر مخالف بہ تنش جا گرفت — غنچہ پیکان بگل او نہفت
صد گل محنت ز گل او شگفت — روی عبادت سوی محراب کرد — پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بیدا ختند — چاک بتن چون گلش انداختند — غرقہ بخون غنچہ زنگار گون
آمد ازان گلبن احسان برون — گل گل خونش بمصلا چکید — گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
کاین ہمہ گل چیست تہ پای من — ساختہ گلزار مصلای من — صورت حالش چو نمودند باز
گفت کہ سوگند بدانای راز — کز الم تیغ ندارم خبر — گرچہ ز من نیست خبردار تر

جناب امیر علیہ السّلام کی کثرت صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدیک فنذر علی و فاطمۃ و فضہ جاریۃ لھما ان براءمما بھما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معہم شیٔ فاستقرض علی من شمعون الیہودی ثلثۃ اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی عددھم فوضعت بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیہم السائل فقال السلام علیکم اھل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم وقف علیھم یتیم فاثروہ ووقف علیھم الاسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معہم فرای فاطمۃ فی محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلک فنزل جبرائیل وقال خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک فقرأ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدفعہ امام حسن و حسین بیمار ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ انکی عیادت کو تشریف لائے لوگون نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ اپنے ان دونون صاحبزادون کے لیئے کچھ نذر مانتے تو بہتر ہوتا پس جناب علی نے اور جناب سیدہ نے اور فضہ انکی لونڈی نے نذر مانی کہ جب اس بیماری سے انکو صحت ہوجائیگی

توہم تین دن کے روزے رکھینگے - خداوند تعالی نے انکو شفا عطا فرمائی انکے پاس کہانیکی کوئی چیز نہین تہی جناب علی نے شمعون یہودی سے تین پیمانے جو قرض لیے جناب سیدہ نے انکو پیسا اور پانچ روٹیان انکی تعداد کے موافق پکائین اور افطار کے لیے انکے آگے رکھین اتنے مین ایک سائل آکر کہڑا ہوگیا اور کہنے لگا السلام علیکم اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مسکین مسلمان مسکینون مین سے حاضر ہے کچہ مجہے کہلا خوان جنت سے خدا تمکو کہلائے انہون نے وہ روٹیان اٹہا کر اسکو دیدین اور سوائے پانی کے گہونٹ کے کوئی چیز نہ چکہی اور صبح کو روزہ رکہا جب رات ہوئی اور طعام نکالکر کہانیکو بیٹہے ایک یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہون نے مثل پہلی دو راتون کے اسکو بہی طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علی علیہ السلام امام حسن اور حسین کا ہاتہ پکڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے جب حضرت نے انکو دیکہا کہ مثل چوزہ مرغ کے کانپ رہی ہین فرمایا یہ کیا بری حالت تمہاری ہمکو دکہائی دے رہی ہے اور اٹہکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب مین دیکہا کہ انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور آنکہین گڑہے مین پڑی ہوئی ہین حضرت کو یہ حالت بہت بری معلوم ہوئی اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ لیجیے آپکے اہل بیت کے لیئے خدای پاک تہنیت دیتا ہے پہر یہ آیت پڑہی وہ لوگ کہ کہلاتے ہین اپنی حب سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو ✢

جناب امیر علیہ السلام کے صدقات

عن علی لقد رأیتنی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی لاربط الحجر علی بطنی من الجوع وان صدقتی الیوم اربعون الفا وفی روایۃ ان صدقۃ مالی یبلغ لتبلغ اربعین الف دینار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تو مجہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکہتا کہ بہوک کیوجہ سے اپنے شکم پر پتہر باندہا ہوا تہا حالانکہ اسدن میری زکوۃ چالیس ہزار تہی - اور ایک روایت مین ہے کہ میری مال کی زکوۃ چالیس ہزار دینار تک پہونچ گئی تہی ✢

محب طبری علیہ الرحمۃ ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کے ذیل مین لکہتے ہین ربما یتوہم المتوہم ان مال علی یبلغ زکوتہ ہذا القدر ولیس کذلک فانہ رضی اللہ عنہ کان ازہد الناس علی ما علم مما تقدم قال ابو الحسن بن فارس اللغوی سالت ابی عن ہذا الحدیث قال معناہ ان الذی تصدقت بہ منک کان لی مال الی الیوم کذا وکذا یعنے اکثر متوہم کو اس حدیث سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جناب امیر کے پاس اسقدر مال تہا کہ جسکی اسقدر زکوۃ نکلتی تہی حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ آپ سب

لوگون سے زیادہ زاہد تھے چنانچہ سابقاً آپکا حال تحریر ہوچکا ہے ابوالحسن بن فارس لغوی کہتے ہین کہ مینے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچھا وہ کہنے لگے اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ جب سے میرے ہاتھ مین مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ مین رہتا تو اسکی زکوٰة اسقدر ہوتی۔ اسکے سوا ان اوقاف سے بھی مراد ہوسکتی ہے کہ جنکو جناب امیرؑ نے جاری کیا تھا اور قبل انکے اجرا کے وہ انکی مالک تھے اور شاید کہ انکا محاصل اس مقدار پر ہو جسکو کہ جناب نے بیان فرمایا ہے +

(۲) عن جعفر بن محمد عن ابیه ان عمر اقطع علیا ثم اشترے علی ارضا الی جنب قطعته فحفر فیها عینا فبینما هم یعملون فیها اذا انفجر علیهم مثل عنق الجزور من الماء فاتی علی فبشر بذلك فقال بشر والوارث ثم تصدق بها علی الفقراء والمساکین وابن السبیل فی سبیل الله (اخرجه ابن السمان) والریاض النضره فی فضائل العشره) جناب جعفر صادق اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے ناقل ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کو ایک زمین کا ٹکڑا جاگیر مین دیا پھر جناب علی نے اس قطعہ زمین کے پہلو مین ایک اور قطعہ مول لیا۔ اس مین ایک تالاب کھدوایا۔ لوگ تالاب کھود رہے تھے کہ ناگاہ اس مین سے مثل اونٹ کی گردن کے ایک چشمہ نکلا اور جاری ہوگیا جب جناب علی تشریف لائے تو لوگون نے انکو بشارت دی آپنے فرمایا یہ بشارت اسکے وارث کو دینی چاہیے۔ آپنے فقیرون پر اور مسکینون پر اور مسافرون پر اسے خیرات کردیا +

(۳) عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مهاجرین الی بلاد حبشة فاهدی لجعفر جارية قیمتها اربعة آلاف دراهم فلما قدمنا المدينة اهداها لعلی لتخدمه فجعلها فی بیت فاطمة فدخلت فاطمة یوما فنظرت الی راس علی فی حجر الجارية فقالت له یا ابا الحسن فعلتها قال لا والله یا بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فعلت شیئا قالت تاذن لی ان اسیر الی منزل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال قد اذنت لك فتجلببت بجلبابها وتبرقعت ببرقعها وارادت النبی صلی الله علیه وسلم فهبط جبریل فقال ان الله یقرئك السلام ویقول لك ان فاطمة ابنتك تشكو الیك علیا فلا تقبل منها فی علی شیئا۔ فدخلت فاطمة فقال لها یا بنیة جئت تشکین علیا فقالت ای ورب الكعبة فقال ارجعی الیه فقولی رغم انفی لرضاك ثلاثا فقال علی و اسواتاه من رسول الله صلی الله علیه وسلم شكوتنی الی خلیلی وحبیبی شهدی یا فاطمة ان الجارية حرة والاربعة آلاف درهم التی حملت من عطائی علی فقراء المهاجرین ثم لبس رداءه واراد النبی صلی الله علیه وسلم فهبط جبریل فقال یا محمد ان الله یقرئك السلام ویقول لك قل لعلی انی قد

اعطیتك الجنة بعتق الجاریة واعطیتك ان تخرج من النار من شئت بالاربعة الاف الدرهم التی تصدقت بها فادخل الجنة من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بمغفرتی اخرجه ابن السبوع الاندلسی فی کتابه الشفا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین اور جعفر بن ابی طالب جب بلاد حبشہ کو ہجرت کرکے گئے جعفر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی جب ہم مدینہ مین واپس آئے تو ہمنے وہ لونڈی خدمت کے لیئے جناب علیؑ کو دیدی جناب علیؑ نے اسی جناب فاطمہؑ کے گھر مین رکھا ایک روز جناب فاطمہ ناہرے گہ مین تشریف لائین دیکھا کہ جناب علی علیہ السلام اس لونڈی کے گود مین سر رکھکر لیٹے ہوئے مین جناب سیدہ نے کہا یا اباالحسن تم نے تو اس سے صحبت کی ہے جناب علیؑ نے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی واسہ مینے اس سی کچھ نہین کیا جناب سیدہؑ نے کہا آپ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دین آپنے انکو اذن عطا کیا حضرت سیدہ کپڑی پہنکر اور برقع اوڑہکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل تشریف لائے اور کہا خدا نے آپکو سلام بہیجکر کہا ہی کہ آپ کی بیٹی علیؑ کی شکایت لیکر آپکے پاس آئی ہین آپ انکا کہنا نہ مانین۔ اتنے مین جناب سیدہؑ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئین آپنے فرمایا ای بیٹی تم علیؑ کی شکایت کرنے آئی ہو جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا برب کعبہ بیشک مین شکایت لیکر آئی ہون۔ آپنے فرمایا تم واپس چلی جاؤ اور علیؑ سے تین دفعہ جاکر کہو کہ میری علی الرغم آپ کو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہی تب جناب علیؑ نے جناب سیدہؑ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری بڑی رسوائی ہوئی ہے۔ آپنے میری محبوب اللہ میرے خلیل کی پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہ آپ گواہ رہین مینے اس لونڈی کو آزاد کردیا ہے۔ اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا ہوئے تہے فقراء مہاجرین پر تقسیم کرنیکے لیئے لیجاتا ہون۔ پہر آپ اپنی چادر کو اوڑہکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لائے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہی کہ آپ علیؑ سے کہدین کہ مینے تجھے لونڈی آزاد کرنے کے بدلے جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار درہم کے عوض کہ تو نے خیرات کیئے ہین تجھے اختیار دیا گیا ہے کہ جسکو تو چاہے دوزخ سے نجات دی اور میری رحمت کے ساتہ جسکو تو چاہے جنت مین داخل کرے اور میری مغفرت کے ساتہ جسکو تو چاہے دوزخ کی آگ سے نجات دی۔

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسأل

عن شئ من عمل الرجل ويسأل عن دينه فان قيل عليه دين كف عن الصلوٰة وان قيل ليس عليه دين صلى عليه فاتی بجنازة فلما قام ليكبر سئل هل على صاحبكم دين قالوا دينا ران فقعد صلى الله عليه وسلم وقال صلوا على صاحبكم فقال على هما على وهو برئ منهما فقام صلى الله عليه وسلم ثم قال لعلى جزاك الله خيرا فك الله رهانك كما فككت رهان اخيك (اخرجه الدار قطنی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اسکے اعمال کی نسبت کبھی سوال نہ فرماتے۔ بلکہ اسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اس شخص پر قرض ہے تو آپ خود نماز نہ پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو آپ خود اسکی نماز پڑھاتے۔ ایک دفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب آپ تکبیر کے ارادے سے اٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار قرض ہیں حضور خود بدولت بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علی علیہ السلام نے کہا ان دونوں دینا دن کا ادا کرنا میرے ذمہ ہی اور یہ ان سے بری الذمہ ہے حضور نے بڑھکر اس کے نماز جنازہ پڑہی اور جناب علیؑ سے فرمایا خدا تجھے نیک جزادے اور تیرا قرض چھٹائی جیسکہ تو نے اپنے بھائی کو قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع علی اربعة دراهم لا يملك غيرها فتصدق بدرهم ليلا وبدرهم نهارا وبدرهم سرا وبدرهم علانية فانزل الله تعالى الذين ينفقون اموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولاهم يحزنون (نقل الواحدی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے کہ انکے سوا انکے پاس اور کچھ نہیں تھا آپنے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر خیرات کیا پس پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیئے انکے خدا کے پاس اجر ہے اور نہیں خوف انپر اور نہ وہ اندوہگین ہونگے +

عن ابی ذر الغفاری قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما من الايام الظهر فسئل سائل فی المسجد فلم يعطه احد شيئا فرفع السائل يديه الى السماء فقال اللهم اشهد انی سالت فی مسجد نبيك فلم يعطنی احد شيئا وكان علی فی الصلوٰة راكعا فاومی اليه بخنصره اليمنى

فاعطاہ الخاتم فانزل اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (نقلہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسکو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے پروردگار گواہ رہنیو مینے تیرے نبی کی مسجد مین سوال کیا ہے اور کسینے مجھے کچھ نہین دیا جناب علی علیہ السلام نماز مین تھے اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اسکو اشارہ کیا اور انگوٹھی اسکو عطا فرمائی پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نماز ادا کرتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ جھکے ہوئے ہین ✤

عن انس بن مالک ان سائلا اتی المسجد وھو یقول من یقرض الملی الوفی وعلی راکع یقول بیدہ خلفہ للسائل ای اخلع الخاتم من یدی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر وجبت قال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما وجبت قال وجبت الجنۃ واللہ ما خلعہ من یدہ حتی خلعہ من کل ذنب وخطیئۃ (اخرجہ الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد مین آکر سوال کیا کہ کون ہے جو خدا کی راہ مین بھرپور قرض دے جناب امیر رکوع مین تھے اپنے ہاتھ سے پیچھے کیطرف سائل کو اشارہ فرمانے لگے کہ انگوٹھی ہمارے ہاتھ سے اتار لے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر واجب ہوگئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون کیا واجب ہوگئی آپنے فرمایا جنت واجب ہوگئی ہے سائل نے انکے ہاتھ سے انگوٹھی نہین اتاری بلکہ انکا ہر ایک گناہ اور خطا اتار ڈالا ہے ✤ ( ) جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کو حضرت کے منصف مزاج دشمن بھی تسلیم کرتے تھے قال معاویۃ بن ابی سفیان لمحقن بن ابی محقن لما قال لہ جئتک من عند ابخل الناس فقال ویحک کیف تقول انہ من ابخل الناس وھو الذی لو ملک بیتا من تبر وبیتا من تبن لنفد تبرہ قبل تبنہ (مطالب السؤل) یعنے جبکہ محقن بن ابی محقن نے معاویہ بن ابو سفیان سے کہا کہ مین بخیل ترین خلائق سے تیرے پاس آیا ہون معاویہؓ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو انکو کیونکر بخیل کہتا ہے کہ اگر انکو ایک سونیکا گھر اور ایک انجیر کے گھر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ انجیر کا گھر تمام ہو سونیکا گھر تمام ہو جائے گا ✤

قال الشعبی وقد ذکر علیہ السلام کان اسخی الناس علی الخلق الذی یحبہ اللہ السخاء والجود ما

قال لا لسائل قط وانه کان یستقی بیدہ لنخل قوم من یهود المدینة حتی مجلت یداہ ویتصدق بالاجرة ویشد علی بطنه حجرا (مطالب السئول) شعبی رحمۃ اللہ علیہ جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام لوگوں سے ایسے سخی ترین تھے اور سخاوت اور جود کو محبوب کہتے تھے کہ آپنے کبھی کسی سائل کے لیئے اپنی زبان مبارک سے لا یعنی نہیں نہیں کہا تھا اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کے یہودیوں کے نخلستان کو سیراب کرتے تھے یہانتک کہ انکے ہاتھوں میں آبلے پڑجاتے تھے اور اجرت کے پیسے خیرات کرتے اور اپنے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندہ لیتے تھے ✤

قال الکفوی فی الطبقات کان علی یبارز کافرا وقد اصطف الفریقان وفی المسلمین قلة وفی الکفرین کثرة بلغ عدد الکفار اثنی عشر الف فارس فقال له الکافر فی المبارزة ارنی سیفك یا علی حتی انظر الیه فدفع علی سیفه الیه فقال الکافر عجبالك یا بن ابی طالب بم امنت حیث دفعت السیف الی وانا اقاتلك قال لما مددت الید الی ما ملت بد السائل ولم احسن من مروتی ان ارد ید السائل وان کان کافرا فاسلم الکافر علامہ کفوی طبقات میں لکہتے ہیں کہ علی ایک کافر سے لڑ رہے تھے اور دونو طرف لشکر کے لوگ صف باندہے کہڑے تھے مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کفار کثرت سے تھے کفار کی جمعیت دس ہزار کے قریب تھی کافر نے جناب امیر سے عرض کیا یا علی آپ اپنی تلوار مجھے دکھایئں جناب امیر نے اپنی تلوار اسکو دیدی کافر نے تلوار ہاتھ میں لیکر کہا اب کہ آپنے تلوار مجکو دیدی ہے مگر میں اب آپ مجھ سے کیونکر بچ سکیں گے جناب امیر نے فرمایا جبکہ تو نے بھیک مانگنے والوں کیطرح سے ہمارے سامنے ہاتھ پہیلایا۔ تو مروت نے تقاضا کیا کہ بھیک مانگنے والیکا ہاتھ رد کیا جائے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو یہ سنکر وہ کافر مسلمان ہو گیا ✤

وکان علیه السلام یقول لا عجب ممن یشتری الممالیك بماله ولا یشتری الاحرار بمعروفه (نقله الفقیه ابو بکر ابن محمد بن الحسین السنبلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے عجب ہے ان لوگوں سے جو اپنا مال غلاموں کے مول لینے پر صرف کرتے ہیں اور اپنے احسان سے آزاد لوگوں کو مول لیکر غلام نہیں بناتے ✤

جناب امیر علیہ السلام کی مہمان نوازی

بکا علی یوما فسئل فقال لم یاتنی ضیف منذ سبعة ایام اخاف ان یکون الله اهانني (نقله ابن حجر المکی فی اسنی المطالب فی صلة الاقارب) ایک روز جناب امیر علیہ السلام رونے لگے لوگوں نے

رونیکا سبب پوچھا آپنے فرمایا سات روز ہو گئے ہین کہ کوئی مہمان میرے پاس نہین آیا مجھے خوف ہو کہ خدا نے کہین مجھے حقیر نہ کردیا ہو ✤

جناب امیر علیہ السلام کی اصابت رای

تمام مورخ متفق ہین کہ اسلام مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی خلیفہ مدبر پیدا نہین ہوا - اسکی خاص وجہ یہی تھی کہ حضرت عمر ہر باب مین جناب علی علیہ السلام سے مشورہ لیتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے خود بنفس نفیس حرب روم مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جناب امیرؑ نے انکو منع کیا کہ آپ بذات خاص حرب مین شریک نہ ہون اگر آپ شہید ہوجائین گے تو کسر شان اسلام ہوگی اور اشاعت اسلام مین فتور آجائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے فرمانے کے مطابق عمل کیا ✤

جناب امیر علیہ السلام کا حسن سلوک

فلما ظفر علی العائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکرمھا وبعث معھا الی المدینۃ عشرین امرأۃ من نساء عبد القیس عممھن بالعمائم وقلدھن بالسیف فلما وصلت الی المدینۃ القی النساء عمائمھن وقلن لھا انما نحن نسوۃ (نقل الواحدی) نقل ہے کہ جب جمل مین جناب امیر علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظفر یاب ہوئی تو انکے نہایت تعظیم و تکریم کی اور انکو مدینہ منورہ کیطرف روانہ فرمایا اور بیس عورتین قبیلہ عبد القیس کی انکی معیت مین روانہ کین اور انکو عمامے اور تلوارین بندھائین جب وہ مدینہ شریف مین پہونچین تو انہون نے ظاہر کیا کہ ہم عورتین ہین آپ کی حفاظت کے لیئے ہمکو لباس مردانہ پہنا کر بھیجا ہے اور اپنے عمامے سر سے اتار دیئے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا کرم

عن ابی اسحاق السبیعی قال سالت اکثر من اربعین رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکرم الناس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا علی بن ابی طالب (اخرجہ الفضائلی) ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہو کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چالیس صحابیون سے زیادہ کو پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کون بزرگ زیادہ تر صاحب کرم تھا سبنے یہی کہا کہ جناب علی بن ابیطالب سب سے زیادہ صاحب کرم تھے ✤

جناب امیر علیہ السلام کی سیاست

عن عبد اللہ بن شریک العامری عن ابیہ قال اتی علی بن ابی طالب فقیل ان ھھنا قوما علی باب المسجد یزعمون انک ربھم فدعاھم فقال لھم ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم انما انا عبد مثلکم آکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعتہ اثابنی ان شاء اللہ وان عصیتہ خشیت ان یعذبنی فاتقوا اللہ وارجعوا فابوا فطردھم فلما کان الغد غدوا علیہ فجاء قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذلک الکلام فقال ادخلھم علی فقالوا مثل ما قالوا وقال لھم مثل ما قال الا انہ قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما کان الیوم الثالث اتوہ فقالوا مثل ذلک القول فقال لھم واللہ لئن قلتم لاقتلنکم باخبث قتلۃ فابوا الا ان یتموا علی قولھم فخد لھم اخدودا بین باب المسجد والقصر واوقد فیہ نارا وقال انی طارحکم فیھا او ترجعون فابوا فقذفھم اخرجہ الذھبی فی المخلص وتردیدھم محمول علی الاستثناء بہ واحراقھم مع النھی عنہ محمول علی رجاء رجوعھم او رجوع بعضھم عبد اللہ بن شریک العامری اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیان کیا کہ یہان مسجد کے دروازے پر ایک گروہ ہے جو آپ کی نسبت یہ خیال کرتے ہین کہ آپ انکے خدا ہین جناب امیر نے انکو اپنے سامنے بلوا کر کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا بک رہے ہو وہ لوگ سب کے سب کہنے لگے آپ ہمارے رب ہین اور آپ ہمارے خالق ہین اور آپ ہمارے رازق ہین۔ آپنے فرمایا تم ہلاک ہو جاؤ مین تو تمہاری مانند ایک بندہ ہون مین بھی کھاتا پیتا ہون جسطرح کہ تم کھاتے پیتے ہو۔ اگر مین خدا تعالی کی اطاعت کرونگا تو انشاء اللہ وہ مجھے ثواب عطا کریگا۔ اور اگر مین گناہ کرونگا تو ڈرتا ہون کہ مجھے عذاب کرے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے باز آؤ۔ انہون نے انکار کیا جناب امیر علیہ السلام نے انکو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آئے قنبر نے آکر عرض کیا وہ لوگ آج پھر آئے ہین اور وہی بات کہتے ہین آپنے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انہون نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی اور آپنے بھی انسے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ تم گمراہ اور فتنہ انگیز ہو۔ انہون نے پھر بھی انکار کیا تیسرے روز پھر وہ لوگ جناب امیر کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے پھر وہی بات کہی تو مین تمکو نہایت بری حالت سے قتل کرونگا۔ انہون نے پھر انکار کیا اور اپنی بات پر ثابت رہے آپنے انکے لئے مسجد اور قصر کے درمیان گڑھا کھدوا کر اس مین آگ جلوائی اور فرمایا اب بھی تم باز آؤ ورنہ مین تمکو اس گڑھے مین ڈالدونگا۔ وہ لوگ اسی ہٹ پر رہے آپ نے انکو

اس مین ڈلوا دیا۔ علامہ ذہبی مختلص مین لکھتے ہین کہ وہ ارتداد کی وجہ سے خاص ایسی سخت سزا پانیکے لیئے اور طرح کے مجرمون مین سے مستثنی سمجھے گئے تھے اور انکا آگ مین ڈالوانا باوجودیکہ احادیث صحیحہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہی واردی ہے۔ محمول اس امر پر تہا۔ کہ شاید وہ اپنے ارتداد سے باز آئین یا ان مین سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کرین۔

قیل نصیر مولی علیؑ لما قال لہ انت اللہ فحرقہ بالنار فقال وھو یحترق ولو لم یکن الٰھا لم یعذب بالنار (اخرجہ العلی القاری فی شرح شفاء قاضی عیاض) روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نصیر نے جناب امیر سے کہا آپ خدا ہین حضرت امیرؑ نے اُسکو آگ مین ڈلوادیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ خدا نہ ہوتا تو آگ کا عذاب مجہہ پر وارد نہ کرتا ۔

نصرت دین یعنی جناب امیر کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مدار فضل سمجہا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک مجاہد کا مرتبہ کثرت ثواب کی وجہ سے نہایت بلند ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین۔

جہاد کی دو قسمین ہین جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسے شارع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے مشتہیات نفس سے مخالفت کرنے کا نام ہے۔ اور زہد و تقوی اسکے آلات ہین۔ جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقوی اور نفس کشی کا حال باب زہد مین بطریق تفصیل بیان ہوچکا ہے اور ہم ثابت کرچکے ہین کہ آپ بمصداق مضمون صداقت مشحون ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سرآمد اتقیا تھے جنکے تقوی کی نسبت قرآن شریف باواز بلند شہادت ادا کرتا ہے۔ کما قال اللہ تبارک وتعالی۔ الذین جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون یعنے وہ جو سچائی کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو اسکی تصدیق کرتا ہے وہی متقی ہین اخرجہ ابن عساکر عن مجاھد فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصدق بہ علی بن ابی طالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ الذی جاء بالصدق سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق بہ سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہین ۔

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع العدو

یہ جہاد دو قسم پر ہے۔ جہاد بالدعوت اور جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالدعوت

جہاد بالدعوت وہ ہی کہ وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب سے اور دلائل قائم کرکے مخالفون کے تمام شبہات رفع کیئے جائیں اور انکے دل کو اسلام کیطرف گرویدہ کیا جائے۔ فی الحقیقت اس قسم کا جہاد منشاء بعثت کے مطابق ہونیکی وجہ سے نہایت افضل اور اعلےٰ ہے حضرت امیر کے وعظ سے تمام یمن بشرف باسلام ہوا ہے

عن البراء بن عازب قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی الیمن یدعوھم الی الاسلام فکنت فیمن سار معہ فاقام علیہ ستۃ اشھر لایجیبونہ الی شئی فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم علی بن ابی طالب فلما وصل الی اوائل الیمن بلغ الخبر فجمعوا لہ فصلی بنا فلما فرغنا صففنا صفا واحدا فتقدم بین ایدینا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قرء علیھم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت ھمدان کلھا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرء کتابہ خر ساجدا (اخرجہ ابو عمرو الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب) براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو یمن میں بھیجا تاکہ وہان کی باشندون کو اسلام کیطرف دعوت کرے مین بھی انہین کے ساتھ تھا وہ چھ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگون نے کوئی بات قبول نہ کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا جب آپ حدود یمن پر پہونچے سب لوگ انکی خدمت مین مجتمع ہوگئے جناب علیؑ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوگئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہمدان کے تمام لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوگئے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لکھکر بھیجی گئی۔ آپ سجدہ شکر بجالائے۔

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کے شجاعت سے جسقدر کہ دین اسلام کو نفع پہونچا ہے وہ کسی سے نہین پہونچا۔ اربعین

مین امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین وقد کان فی الصحابۃ جماعۃ کابی دجانۃ وخالد بن ولید وکانت شجاعتہ اکثر نفعا من شجاعۃ الکل الا تری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب لضربۃ علی خیر من عبادۃ الثقلین یعنے صحابہ مین مثل ابو دجانہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے ایک ایسی جماعت تھی جو شجاعت مین مشہور تھی لیکن سب کی شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت زیادہ تر نفع رسان تھی تم نہین دیکھتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کی ایک ضرب جن والانس کے عبادت سے افضل ہے *

پروردگار نے اپنی کلام پاک مین حضرت امیر کے جہاد کو دوسرے صحابہ کے اعمال پر ترجیح دی ہے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ یعنے کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کے مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک اخرج ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن منذر والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ بن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیھا فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشھر قبل الناس وانا صاحب الجھاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ ابو حاتم اور ابو الشیخ اور عبد الرزاق وغیرہ لکھتے ہین کہ علی اور عباس اور طلحہ بن ابی شیبہ باہم فخر کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اسکی کنجی میرے ہاتھ مین ہے مین چاہون تو اسے مین رہون عباس کہنے لگے کہ مین زمزم کا مالک ہون اور اسکا نگہبان ہون علی نے کہا مین نہین جانتا یعنے چھ مہینے پیشتر سب لوگون سے نماز پڑہی ہے اور خدا کی راہ مین جہاد کرنیوالا ہون بس پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا

کتب سیر کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت امیر سوای تبوک کے کل مشاہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہے ہین چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لوائہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فرعنہ

غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ فی القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی کی چار خصلتین
ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو نہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے ایسے پہلے شخص ہین جنہون نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہر ایک لشکر مین علمدار تھے۔ اور وہ وہ شخص ہین کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سب
لوگ بھاگ گئے تو وہ آپ کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ وہ شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو غسل دیا اور انکو قبر مین اتارا۔ اور اس بات پر بھی سب محدثین کا اتفاق ہے کہ تبوک کے سوا
حضرت امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین حاضر رہے ہین چنانچہ دوسرے
مقام پر علامہ موصوف لکھتے ہین واجمعوا علی انہ صلے القبلتین وھاجر وشھد بدرا والحدیبیۃ
وسائر المشاھد وابلی ببدر واحد وخندق وذکر السراج فی تاریخہ انہ لم یتخلف عن مشھد
شھدہ الا تبوک فانہ خلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینۃ علی عیالہ یعنے سب محدثین
نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے شخص ہین جنہون نے دونون قبلون کیطرف
نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور بدر اور حدیبیہ اور تمام
غزوات مین حاضر رہے ہین اور بدر اور احد اور خندق مین آپنے کار نمایان کیے ہین سراج اپنی تاریخ
مین لکھا ہے کہ آپ کسی مشہد سے غیر حاضر نہین رہے مگر تبوک مین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انکو اپنے عیال کی حفاظت کے لیئے مدینہ مین پیچھے چھوڑ گئے تھے ❖

تمام مشاہد مین جو حیرت انگیز کارروائیان حضرت امیر سے ظاہر ہوئی ہین تمام کتب سیر اس سے مملو ہین
ہم انکی تفصیل باب شجاعت مین لکھین گے ❖

اس بات کے ہم بھی قائل ہین کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت مین جس قدر بلاد حوزۂ اسلام مین
آئے ہین جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین نہین آئے ❖

لیکن اول تو جناب امیر بہت تھوڑے دن خلیفہ رہے ہین آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس سے زیادہ
قائم نہین رہی تذکرہ خواص الامہ مین علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین قال الواقدی وکانت
خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع فی ذی الحجۃ ثمان عشر لیلۃ خلت من سنۃ خمس
وثلاثین واستشھد فی رمضان سنۃ اربعین یعنے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آپ کی خلافت
تین مہینے کم پانچ برس ہوئی کیونکہ بارہوین ذی الحجہ ۳۵ھ کو لوگون نے آپ سے بیعت کی اور رمضان
۴۰ھ مین آپ شہید ہو گئے ❖

اس فرصت قلیل مین خانہ جنگیون سے آپکو دم بھر کی مہلت نہین ملی۔ ابھی بیعت کی تکمیل بھی نہین ہوئی تھی
کہ واقعہ جمل پیش آیا اور ابھی اس واقعہ کا خاتمہ نہین ہو چکا تھا کہ صفین کا ٹنٹا شروع ہو گیا جس مین
آپ کی خلافت کا بڑا بھاری حصہ صرف ہوا۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین فحاربت معاویۃ
علیا خمس سنین وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب علی سے امیر معاویہ پانچ برس تک لڑتے
رہے اور ابو عمر کہتے ہین ٹھیک بات یہی ہے کہ چار برس لڑے۔ غرضکہ ابھی آپ اس معرکہ سے فارغ نہین ہوئے
تھے کہ آپ کو خارجیون سے لڑنا پڑا۔ پس یہ ایسے واقعات تھے کہ جنکی سد راہ ہونے سے نہ آپ ممالک غیر پر
فوج کشی کر سکتے تھے اور نہ فتح بلاد کیطرف متوجہ ہو سکتے تھے۔ اگر صحابہ کا وہی اتفاق جو عہد شیخین
مین تھا جناب امیرؑ کی خلافت کیوقت بھی قائم رہتا تو البتہ دونون زمانون کے فتوحات کا موازنہ کیا جاتا
تاہم کتب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود ان خانہ جنگیون کی مزاحمت کے آپنے اشاعت
اسلام اور بلاد کی فتح کرنے مین اپنی ہمت کو مبذول رکھا ہے اور اس جہاد مین بھی آپ دیگر صحابہ
کرام سے کم نہین رہے چنانچہ علامہ ابن اثیر کامل التواریخ مین لکھتے ہین وفتوجہ الحارث بن مرۃ
العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فغنم واصاب غنائم
وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ھو ومن
معہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کے حکم سے حرث بن مرہ العبدی نے سندہ کی ملک کا قصد کیا اور جہاد
کر کے بہت غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا چنانچہ ایک دن مین ایک ہزار لونڈی اور غلام
غنیمت کے مال مین تقسیم کیئے اور ایک مدت تک حارث بن مرہ وہان پر مصروف جہاد رہے۔ یہانتک
کہ وہ اور انکے تمام ہمراہی ارض قیقان مین شہید ہو گئے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا قزوین اور دیلم جہاد کی غرض سے فوج کا بھیجنا

روضۃ الصفا مین محمد خاوند شاہ لکھتے ہین چون بر رای خلیفہ زمان حضرت امیرؑ روشن گشت کہ آتش
حرارت تیرہ دلان شام جز بہ تحریک تیغ آب دار و لاوران خون آشام صورت نہ بندد با عمار بن یاسر و
سہیل بن حنیف و قیس بن سعد و عدی بن حاتم الطائی و جمعی دیگر از صحابہ کرام بہ محاربہ امداد
دولت بدوی آوردند و جمعیہ طوائف قبائل کہ حاضر بودند اشارت عالیہ را قبول نمودند مگر معدود
قلیل از اصحاب مثل عبد اللہ بن مسعود کہ بعرض رسانیدند کہ یا امام المؤمنین با وجود اعتراف
بکمالات ذات بہجت صفات تو در قتال اہل قبلہ بر بصیرت نیستیم اگر با ما فضلت قفری باشد

ثغور اسلام نامزد فرمائی تا با کفار جہاد کنیم غایت عاطفت باشد آنحضرت ملتمس ایشان را اسعاد ول بستہ فرمان داد کہ بجانب قزوین وری روند ولوائے بجہۃ آن طائفہ بستہ ربیع بن خثیم سالار آن جماعت سرور گردانید انتہے ملخصا ؛

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جتنے مشاہد مثل بدر و احد و احزاب وغیرہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین پیش آئے ان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت ذاتی اور فن پہلوانی کا ظہور ہوا ہے۔ جنکے سامنے سام و نریمان کی سلحشوری بازیچہ اطفال سے زیادہ وقعت نہین رکھتی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہین۔ جمل صفین۔ نہروان۔ ان تینون مین آپکی ذاتی جوہر جلادت کے ساتھ آپکا فن سپہ سالاری اور آداب حرب اور قواعد فوج کشی ظاہر ہوا ہے۔ جن سے علی وجہ الکمال پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ آپ اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھ مقابل کی تعداد کثیر کو پس پا کر دیتے تھے ؛

چنانچہ واقعہ جمل کی نسبت علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین وذکر نقلۃ الاخبار واصحاب التواریخ ان عدۃ من قتل من اصحاب الجمل ستۃ عشر الفا وسبعمائۃ وتسعون رجلا وکان جملتھم ثلاثین الفا فاتی القتل علی اکثر من نصفھم وان عدۃ من قتل من اصحاب علی الف رجل وسبعون رجلا وکان عدتھم عشرین الفا یعنے ناقلان اخبار و صاحبان تاریخ ذکر کرتے ہین کہ اصحاب جمل تیس ہزار تھے جن مین سے سولہ ہزار سات سو نوے مارے گئے پس انکے مقتولون کی تعداد نصف سے زیادہ تھی۔ جناب امیر کیطرف بیس ہزار تھے ان مین سے صرف ایک ہزار ستر مقتول ہوئے ؛

اور حرب صفین کی نسبت علامہ موصوف لکھتے ہین قال ابن خیثمۃ وفی اوائل سنۃ سبع وثلاثین سار معاویۃ من الشام وکان قد دعی لنفسہ وسار علی من العراق فالتقیا بصفین علی شاطی الفرات فقتل من اصحاب علی خمسۃ وعشرون الفا منھم عمار بن یاسر وکان عدۃ عسکرہ تسعین الفا وقتل من اصحاب معاویۃ خمسۃ واربعون الفا وکان عدتھم مائۃ وعشرین الفا یعنے ابن خیثمہ بیان کرتے ہین کہ ہجرت کے سینتیسوین برس امیر معاویہ شام سے چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے مدعی تھے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سے روانہ ہوئے فرات کے کنارے صفین کے مقام پر دونون کا مقابلہ ہوا جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب مین سے پچیس ہزار شہید ہوئے ان مین عمار بن یاسر بھی تھے اور آپکے لشکر کی

کل تعداد نوے ہزار تھی اور امیر معاویہ کے فوج میں سے بیالیس ہزار مارے گئے اور انکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی ۔

اور جنگ نہروان کی نسبت لکھتے ہیں فلم یبق منھم غیر اربعۃ الاف فزحفوا الی علی فقال علیہ السلام کفوا عنھم حتی یبدؤکم فتنادوا الرواح الرواح الی الجنۃ وحملوا علی الناس فافترقت خیل علی علی فرقتین حتی صاروا فی وسطھم ثم عطفوا علیھم من المیمنۃ والمیسرۃ واستقبلت الرماۃ وجوھھم بالنبل وعطفت علیھم الرجالۃ بالسیوف والرماح فما کان باسرع من ان قتلوھم وکانوا اربعۃ الاف فلم یفلت منھم الا سبعۃ انفس لا غیر یعنی خارجیوں میں چار ہزار سے باقی نہ رہے وہ اکٹھے ہو کر جناب امیر کیطرف آئے جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا تم ہٹے رہو جب تک کہ وہ تمہارے سامنے آجائیں پس وہ چلاتے ہوئے کہ رحت اور آسایش جنت ہی میں ہے جناب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہوئے جناب امیر کا لشکر دو گروہوں میں ہٹ گیا یہانتک کہ تمام خارجی انکے گھیر میں آگئے پھر انکا لشکر میمنہ اور میسرہ سے انپر لوٹ پڑا تیر انداز انکے سامنے سے تیر اندازی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور پیادے نیزے اور تلواروں سے انپر ٹوٹ پڑے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ چار ہزار سب مارے گئے سات آدمیوں کے سوا ان میں سے باقی نہ بچے وفی کامل التواریخ فما افلت منھم الا تسعۃ انفس فلم یقتل من اصحاب علی الا سبعۃ علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ خارجیوں میں صرف نو آدمی باقی بچے اور جناب امیر علیہ السلام کے لشکر میں سے صرف سات آدمی شہید ہوئے ۔

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

قال مصعب بن الزبیر کان علی حذرا فی الحروب شدید الروغان لا یکاد احد یتمکن منہ وکانت درعہ صدرا لا ظھر لھا فقیل لہ اما تخاف ان تؤتی من قبل ظھرک فقال اذا امکنت عدوی من ظھری فلا ابقی اللہ ان ابقی علی (مستطرف) مصعب بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت علی لڑائیوں میں بہت ہوشیار رہتے تھے اور اسکی گھاتیں خوب جانتے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے آپ کی زرہ فقط آگے کے لئے تھی پیچھے پشت کے نہیں تھی لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ آپ کا کوئی دشمن پیچھے سے آئے آپنے فرمایا اگر میں اپنے دشمن کو پیچھے سے آنے دوں تو خدا مجھے باقی نہ رکھے ۔

(۲) لما قدم عدی بن حاتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحادثہ فقال یا رسول اللہ ان فینا اشعر الناس واسخی الناس وافرس الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمہم قال اما اشعر الناس فامرء القیس بن حجر واما اسخی الناس فحاتم بن سعد یعنی اباہ واما افرس الناس فعمرو بن معدیکرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس کما قلت یا عدی اما اشعر الناس فالخنساء بنت عمرو واما اسخی الناس فمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نفسہ واما افرس الناس فعلی بن ابی طالب (خزانۃ الادب) یعنے جب عدی بن حاتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین شرفیاب ہوا اور باتین کرنے لگا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگون مین ایک بڑا شاعر اور ایک بڑا سخی۔ اور ایک بڑا شہسوار گذرا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے نام بیان کر وہ بولا کہ ہمارا اشعر الناس امرؤ القیس بن حجر ہے اور بڑا سخی حاتم بن سعد یعنی اسکا باپ ہے اور بڑا شہسوار عمرو بن معدیکرب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسی کہ تو کہتا ہے اس طرح سے نہین اشعر الناس خنساء عرب عمرو کی بیٹی ہے اور اسخی الناس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور بڑا شہسوار علی بن ابی طالب ہے ❊

قتیبہ لکھتا ہے کہ جب صفین کا جھگڑا بہت بڑھ گیا تو حضرت علی نے معاویہ کو اپنی مبازرت کے لئے طلب کیا تاکہ دونون مین سے ایک کے قتل کی وجہ سے مسلمان آرام پا جائین۔ عمرو بن عاص نے کہا فقد انصف علی۔ علی نے انصاف کیا ہے معاویہ نے کہا اتامرنی بمبارزۃ ابی الحسن وانت تعلم انہ الشجاع المطرق اراک طمعت فی امارۃ الشام بعدی یعنے تو مجھے ابو الحسن کے ساتھ مبازرت کرنے کے لئے کہتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ ڈھونڈنے والا بہادر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میرے بعد شام کا امیر ہونا چاہتا ہے

عن ابن عباس وقد سالہ رجل اکان علی یباشر القتال بنفسہ یوم صفین فقال ما رأیت رجلا اطرح لنفسہ فی متلف من علی ولقد کنت اراہ یخرج حاسر الراس بیدہ عمامتہ وبیدہ السیف (ریاض النضرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا جناب امیر حرب صفین مین بذات خود بھی لڑتے تھے ابن عباس کہنے لگے میننے انکی مانند کسیکو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتے ہوئے نہیں دیکھا مین انکو دیکھا کرتا تھا کہ لڑائی مین ننگے سر نکلا کرتے تھے ایک ہاتھ مین عمامہ ہوا کرتا تھا اور ایک ہاتھ مین شمشیر ❊

جناب امیر کی تلوار کے کاٹ کی نسبت صاحب حیوۃ الحیوان القلادۃ الغواص سے لکھتا ہے وکانت ضربات علی ابکارا اذا اعتلا قد واذا اعترض قط یعنے جناب امیر کی ضرب مین ایک ماہری ہوا کاٹ ڈالنے والی تھین اگر سر پر پڑتی تھین تو نیچے تک تسمہ لگا باقی نہ چھوڑتی تھین اور اگر کروٹ پر پڑتین تو دو ٹکڑے کر دیتی تک صاف

کاٹ جاتی تھین ÷

واقعہ شب ہجرت

کمال الدین بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف گنجی الشافعی قدس اللہ سرہ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ پہلا واقعہ کہ جس مین جناب علی علیہ السلام کی شجاعت کا ظہور ہوا ہے یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار مدینہ نے عقبہ اول اور دوم پر بیعت کی اور مسلمان مکہ والون کی ایذا سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگے تو مکہ کے مشرکین نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کے لیئے مدینہ دار ہجرت بنگیا ہے اور اکثر مسلمان اس شہر کیطرف چلی جارہے ہین۔ رؤساء قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے دریے ہوئے اور مجتمع ہوکر رائین لگانے لگے۔ شیطان شیخ نجدی کی صورت بنکر انکے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے تمہاری مشورت کا حال معلوم ہوا ہے مین بھی اسی ارادہ سے تمہارے پاس آیا ہون تم مجھ سے کوئی نیک صلاح مت چھپاؤ قریش نے اسکو اپنے مجمع مین داخل کرلیا اور دار الندوہ مین جا بیٹھے عتبہ بن ربیعہ بولا میری رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گھر مین قید کرکے اسکا دروازہ بند کردینا چاہیئے جس مین کوئی ایسا سوراخ رہو جس سے انکو کھانا پینا پہونچ سکے پہران کی وفات کا امیدوار رہنا چاہیئے شیخ نجدی نے کہا یہ رائے درست نہین کیونکہ انکے کنبہ کو حمیت پیدا ہو جائیگی اور تم سے بر سر پرخاش ہو جاینگے سب نے کہا یہ بوڑہا سچ کہتا ہے شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اونٹ پر جسے تمنے بیچہوڑ کر سرکش بنالیا ہو سوار کرکے بیابان مین چھوڑدو۔ پس وہ جنگلی بدوؤن کے گروہ مین جا پڑینگے وہ ان کی باتون مین بگڑ جائینگے اور بدو انکو قتل کرڈالینگے پس انکا خون غیر لوگون کے ہاتھون سے ہوگا اور تم بچ رہوگے اس بوڑہے شیطان نے کہا یہ بہت بری رای ہے۔ آیا تم ایسے آدمی پر اعتماد کرسکتے ہو جس نے کہ تمہاری قوم کے جاہلون اور نادانون کو بگاڑ رکہا ہے اور تم اسکو غیرون کی طرف دھکیلتے ہو تاکہ انکو بھی بگاڑکر اپنا پیرو بنالے۔ اور حالانکہ تم اسکی شیرین بیانی اور تیز زبانی اور دلجوئی کو خوب جانتے ہو۔ واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو وہ تمام لوگون کو جمع کرکے تم سے جنگ کریگا اور تمکو تمہارے شہر سے نکالدیگا اور تمہارے شرفا کو مارڈالیگا۔ تمام کمیٹی نے اس مشورے کی تصدیق کی۔ ابوجہل بولا میں تمہین ایک ایسی رای بتاتا ہون کہ اسکے سوا اور کوئی رای نہین۔ تم قبائل قریش کے ہر بطن مین سے ایک ایک نوجوان منتخب کرو اور انکو تلوارین دیدو وہ مجتمع ہوکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگائین کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جائے جب اسطرح سے تمنے انکو قتل کرلیا تو انکا خون تمام قبائل قریش مین متفرق ہوجائیگا۔ بنی ہاشم اپنے مین تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ پاکر دیت کے لینے پر

راضی ہوجائینگے تمنے دیت دیدیا اور چہوٹ جانا ہوڑہے نجدی نے کہا یہ رائے بہت ٹہیک ہے اور اس شخص
مین اس نے سچ کہا ہے اللہ تم سب مین سے یہ کہری رائے والا ہے اسکی رائے سے تم نے نہ ہٹنا پس ابوجہل کی
رائے پر اتفاق کرکے سب اپنے اپنے ٹہکانے ہوئے جبریل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے
اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ آج آپکو آپ اپنے بستر پر نہ سوئین خدا تعالے نے آپکو یہان سے ہجرت کرنیکا حکم بہیجا
ہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے مکر سے آگاہ ہوگئے تو آپنے حضرت علی کو اپنے بستر پر سونیکا حکم دیا اور فرمایا
ہماری ردای حضرمی اوڑہ لو تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا۔ پہر آپنے انکو وصیت کی کہ یہ لوگون کی
امانتین جو ہمارے پاس ہین ان لوگون کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہکر آپ گہر سے باہر برآمد ہوئے اور
مٹی کی ایک مٹہی بہر کے کفار کے سر پر ڈالی اللہ تعالی نے تمام کفار کی آنکہین بند کردین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے حضرت علی حضور کے بستر مبارک پر سو رہے۔ تمام مشرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کے لیے مجتمع تہے اور تمام رات حضرت علی پر پتہر پہینکتے تہے نہ آپ
مضطرب ہوتے اور نہ اندوہگین۔ پہر کفار نے تمام گہر کا محاصرہ کرلیا اور تلوارین کہینچکر گہر مین گہس پڑے
اور انکو کہنے لگے آہا آپ علی ہین آپکے دوست کہان ہین آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کفار گہر سے نکل
گئے۔ اور آپ تنہا وہین رہے خدای تعالے نے حضرت علی کو کفار کے شر سے بچالیا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد تین دن اور رات مکہ مین رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امانتین ادا کین اسوقت
مکہ مین آپکے سوا کوئی مسلمان باقی نہین تہا پہر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے کلثوم
بن ہرم کے ساتھ مکہ سے باہر تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالے نے آپکے دلکو قوت شجاعت اور استواری
اور ثبات نفس اور شہامت کے ساتہہ مخصوص نہ کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہہ مین مضطرب ہوجاتے
اگرچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے آپ بستر نبوی پر سو رہے مین منفرد کے بہو بچتے سے
بے خطر تہے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے عدم خوف کے جبکہ ڈرانیوالے امور انکی آنکہون
کے سامنے آجاتے ہین تو وہ انکو دیکہکر مضطرب ہوجاتے ہین چنانچہ جناب موسی علیہ السلام کو باوجود
حاصل ہونے درجہ نبوت کے و نیز خدا کے حکم کے کہ یاموسی تو مت خوف کر۔ جب خدا تعالی نے یہ حکم دیا
کہ اپنے عصا کو پہینکدے اور جناب موسی نے اپنا عصا پہینکدیا اور وہ سانپ بنگیا۔ حضرت موسی
اسے دیکہکر خوف زدہ بہاگے اللہ تعالی نے فرمایا یاموسی مت ڈر اسکو پکڑلے۔ ہم ابہی اسکی پہلی
حالت کی طرف اسکو لوٹا دیتے ہین چونکہ جناب موسی اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہین کرسکتے
تہے آپنے اپنی ردا کے کونے کو اپنے ہاتہہ پر لپیٹ کر اسکو پکڑنا چاہا۔ پروردگار نے فرمایا یاموسی

تمہین کیا ہوگیا ہے اگر ہم تمہاری ایذا کے لیے اسکو حکم دین تو کیا تمہارا کوئی تمکو اسکے ایذا سے بچا سکتا ہے
جناب موسیٰ نے عرض کیا نہین بچا سکتا۔ مگر مین ضعیف ہون اور ضعف سے پیدا ہوا ہون پس نفوس بشری
کی طبیعت تو یہی ہے۔ اسی طرح سے جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا حال ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے کو دریا مین پھینکدو اور غم و اندیشہ مت کرو ہم اسکو پھر تمہارے پاس پہونچا دینگے
جب انہون نے جناب موسیٰ کو دریا مین ڈالدیا بہ تقاضای نفس بشری انکے دل مین اضطراب پیدا ہوگیا
قریب تھا کہ یہ امر ظاہر ہوکر موجب فضیحت ہوئے سو ہمیشہ خدا کی مہربانی نے انکو بچا لیا اور باوجود دلی اضطراب کے
بول نہ سکین اگر جناب علی کو اپنی مہربانی سے پروردگار نے دلکی قوت تامہ جسکا نام شجاعت ہے عطا نہ
فرمائی ہوتی تو وہ بھی باوجود اسکی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمکو ہرگز کوئی امر
مکروہ نہین پہونچیگا ایسے خوفناک مقام مین بہ تقاضای نفس بشری کیا مضطرب ہوجاتے۔ کیونکہ اکیلے آدمی
کا دشمنون کی جماعت مین سونا جو اسکی گرفتاری اور اسکے قتل کے درپے ہون اور اسکے دین کے
معاند اور اسکی دشمنی کو ظاہر کرنے والے ہون۔ پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے
کے بعد تین دن اور راتین انہین دشمنون کے درمیان ٹھہرا رہے اور پھر شہر سے نکلکر انکی زمینوں
اور پہاڑون مین باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے سیر کرتا رہے یہ تمام امور ایسے واضح دلائل
ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو جوہر شجاعت سے مخصوص کیا تھا ؂

ولیلۃ المبیت کانت لیلۃ الخمیس اول لیلۃ من شہر ربیع الاول سنہ ثلث وعشر من المبعث
وعمر علی خمسۃ عشرین سنۃ (سیرۃ النبوۃ) لیلۃ المبیت یعنے جس رات مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جناب مرتضیٰ سوئے اور آنحضرت مکہ سے ہجرت فرمائے جمعرات کی رات اور ربیع
الاول کی پہلی تاریخ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تیرہوان برس تھا جناب علی کی
عمر اسوقت پچیس برس کے قریب تھی ؂

غزوہ بدر الکبری مین جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف الکنجی کفایۃ المطالب مین لکھتے ہین کہ
ایک ان مواضع مین سے بدر کی لڑائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مین ہجرت کے اٹھارہوین مہینہ
سترہوین رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی اسوقت جناب علی کی عمر ستائیس برس کی تھی۔ اس وقت
جناب علی علیہ السلام اپنے بیخوف دل سے اور اپنی ثابت قدمی سے اس دریا کے منجدھار مین غوطہ لگاتے

تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنون کی گردن قلم کرتے تھے اور بدن سے سر کٹ کٹ کر قدسو نیز گرتے تھے جو کچھ کہ لوگون
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات مین لکھا ہے اور جسکو ابو محمد عبد الملک ہشام نے اپنی کتاب مسمی بہ
سیرۃ النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ اور دن مین سے کہ جنکو جناب علی علیہ السلام نے مستقل بذات
واحد یا کسی کی شرکت سے قتل کیا ہے اکیس نفر ہین ان مین سے نو آدمیو نیز تمام ناقل اخبار متفق ہین کہ
انکو جناب علیؑ نے تن تنہا قتل کیا ہے اور ان مین کسیکا اختلاف نہین۔ اور ان مین سے چار نفر ایسے
ہین جنکو آپنے دوسرون کی شرکت سے قتل کیا ہے۔ اور ان مین سے آٹھ آدمی ایسے ہین جنکی نسبت
اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے پس وہ اشخاص کہ جنکو جناب
علی نے مستقل بذات واحد بلا شارکت غیر قتل کیا ہے اور جن مین کہ علمای سیر کو بھی اختلاف نہین
وہ یہ ہین۔ ولید بن عتبہ بن ربیعہ معاویہ بن ابی سفیان کا ماموں جسکو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزہ
مین قتل کیا یہ بڑا شجاع اور جری تھا۔ اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عامر بن عبد اللہ اور
نوفل بن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے شیاطین مین سے مشہور تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اسکو ہر ایک امر مین مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا
سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھکر پہچانا خدا سے دعا کی کہ اسکے شر سے
کفایت کرے جناب علی نے اسکو قتل کر دیا۔ اور مسعود بن مغیرہ اور ابو قیس بن الفاکہ۔ اور عبد اللہ بن
المنذر بن ابی رفاعہ اور عاص بن المنبہ بن الحجاج۔ اور حاجب بن سائب اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیرؑ
نے غیر کی مشارکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہین حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب معاویہ کا بھائی اور عبیدہ
ابن الحارث اور ربیعہ اور عقیل بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھ نفر جنکی نسبت ناقلین اخبار کا
اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب علیؑ نے قتل کیا ہے یا کسی دوسرے نے وہ یہ ہین طعیم بن عدی بن نوفل
یہ تمام گمراہون کا سردار تھا اور عمیر بن عثمان او عمر بن قیس اور حرملہ بن عمر اور قتیبہ ابن الولید ابن
المغیرہ اور ابو العاص بن القیس اور اوس الجمحی اور عتبہ بن المعیط بن معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار
تھے جنکو جناب امیر نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام اہل مغازی اپنی کتابون مین ناقل
ہین کہ بدر کے دن ستر کافر مارے گئے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جب بدر کے روز صبح کو لوگ اٹھے قریش صف باندھکر کھڑے ہو گئے ان سب سے آگے عتبہ
ابن ربیعہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید کھڑے ہوئے تھے عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہمارے
قریش کے بھائیون مین سے ہمارے مقابلہ کے لیے آدمی بھیجین انصار مدینہ مین سے تین جوان انکو

مقابل نکلی عتبہ نے کہا تم کون ہو انہون نے اپنا حسب و نسب بیان کیا عتبہ بولا ہمکو تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہین - ہمنے اپنے بھائی بندونکو طلب کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے مقام پر واپس چلے آؤ - پھر آواز دی - ای حمزہ اور اے علی اور ای عبیدہ تم کھڑے ہوجاؤ - اور اس سچائی پر کہ جسپر خدا تعالی نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقیدون پر آئی ہین تاکہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکون سے بجھا دین - پس وہ اٹھے انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوگئے انکے سر پر خود تھے کفار نے انکو نہ پہچانا عتبہ نے کہا تم کون ہو اگر ہمارے بھائی بند ہو تو ہم تم سے لڑین حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب خدا کے اور اسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا آپ کفو کریم ہین جناب علی نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون اور عبیدہ نے کہا مین عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب ہون عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے ولید اٹھ علی سے لڑ - آپ اسوقت تمام قوم سے چھوٹی عمر کے تھے - پس دونون کی وار چلی ولید کا وار خالی گیا اور جناب علی علیہ السلام کی ضرب اسکے بائین ہاتھ پر پڑی وہ کٹ گیا - پھر آپنے دوسری چوٹ ماری اور اسکو قتل کرکے پھینکدیا جناب علی سے روایت ہی جب آپ بدر کا اور ولید کے قتل کرنیکا ذکر بیان فرماتے تو اپنی حدیث مین یہ بھی بیان فرماتے کہ اب تک ولید کے بائین ہاتھ کی انگوٹھی کی تابش میری نگاہ مین ہے جبکہ مینے اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اسکے کپڑون مین سے عطر کی خوشبو آتی تھی مینے سمجھا کہ اسکی شادی کی قریب ہی ہو چکی ہی - اور عتبہ جناب حمزہ سے لڑا جناب حمزہؓ نے اسکو قتل کردیا - اور شیبہ جناب عبیدہ سے لڑا آپ کی عمر قوم مین سب سے بڑی تھی دونون کی باہم چوٹین چلین شیبہ کی تلوار آپ کی پنڈلی کو لگی اور کٹ گئی جناب علی اور حمزہؓ نے انکو چھڑا لیا -

سیرۃ النبوۃ مین لکھا ہے کہ موطن غزوہ بدر الکبری سترہ رمضان کو ہوا جناب علی کی عمر اسوقت ستائیس برس کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبازرت کا حکم دیا ولید بن عتبہ آپ سے لڑا یہ شخص بڑا شجاع اور جری تھا جناب علی نے اسکو قتل کیا اور بعد اسکے کہ کفار آپ کو ہشار ہے تھے آپنے عاص بن سعید کو قتل کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان آپکے مقابلہ مین نکلا آپنے اسکو بھی قتل کیا پھر عدی اور پھر نوفل بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانون مین سے تھا - اسیطرح سے آپ ایک کی بعد ایک کو قتل کرتے تھے یہانتک کہ آپنے نصف قتل کیے اور کل مقتول ستر تھے نصف اور مسلمانون نے قتل کیئے

غزوۂ الکدر مین جناب امیر کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع

بنی سلیم علی ماء لھم یقال لہ الکدر فسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الکدر فلم یلق کید او کان لواءہ مع علی وعاد ومعہ النعم والرعلم ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ غزوہ کدر شوال سنہ دو ہجری مین واقع ہوا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی خبر لگی کہ وہ ایک کوئین پر کہ جسکو کدر کہا جاتا تھا جمع ہورہے ہین آپ انکی طرف لشکر لے گئے کوی تکلیف پیش نہ آئی۔ آپکا علم جناب علی کے ہاتھ مین تھا آپ اونٹ اور بکریان غنیمت مین لیکر وہان سے لوٹے ✤

غزوہ احد مین جناب امیر کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین ان مین سے ایک غزوہ احد ہے جو ہجرت کی تیسرے برس واقع ہوا ہے اس قصہ مین ملخص نقل یہ ہے کہ جب بدر کی روز اشراف قریش شکست کہا گئے اور ان مین سے بعض قتل اور بعض قید ہوئے مکہ والون کو انکے اشراف اور رؤسا کے قتل ہونے کی وجہ سے سخت اندوہ پیدا ہوا باہم مجتمع ہوکر مال کثیر صرف کیا اور کنانہ کے حبشیون کی ایک جماعت اور وغیرہ لوگون کو اپنی طرف گرویدہ کرکے مدینہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے اور مسلمانون کی بیخ کنی کی درپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حرب نے واپس آکر لوگون کو برانگیختہ کیا اور مدینہ منورہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی جماعت کی ساتھ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت مین سے ایک تہائی واپس ہوگئی اور آپ کی معیت مین صرف سات سو مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران مین بہی کیا ہے ✤

جبکہ لڑائی کی آگ بہڑک اٹھی اور جنگ کی چکی چلنے لگی مسلمان مضطرب ہوگئے اور جناب حمزہ نے ایک جماعت کے ساتھ شربت شہادت نوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آورون سے بائیس آدمی مارے گئے صحاب مغازی نقل کرتے ہین جناب علی نے ان مین سے سات آدمیون کو قتل کیا اور وہ یہ ہین طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی۔ عبد اللہ بن جمیل بن عبد الدار۔ ابو الحکم بن الاخنس۔ سبا بن عبد العزی۔ ابو امیہ بن المغیرہ۔ ان پانچ آدمیو نپر سبکا اتفاق ہے کہ جناب علی ہی نے انکو قتل کیا ہے۔ اور ابو سعد طلحہ بن ابو طلحہ۔ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل مین لوگون کا اختلاف ہے۔ ابو سفیان اپنے ساتھیون کے ساتھ مکہ کو لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لے آئے اور اپنی شمشیر ذو الفقار کو جناب فاطمہ علیہا السلام سے دیکر فرمایا بیٹی اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے اور جناب علی نے بہی انکو اپنی تلوار دیکر کہا اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے۔ ابن اسحاق لکھتے ہین کہ آں

روز مین ہوا کا ایک جھونکا چلا اور جناب علیؑ نے ہاتف سے آواز سنی کہ لاسیف الا ذوالفقار و لافتی الا علی یعنی ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین +

عن ابن عباس قال خرج طلحۃ بن ابی طلحۃ یوم احد وکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان اللہ یعجلنا باسیافکم الی النار و یعجلکم باسیافنا الی الجنۃ فایکم یبرز الی فبرز الیہ علی وقال لہ واللہ لا افارقک حتی اعجلک بسیفی الی النار فاختلفا ضربتین فضربہ علیؑ علی رجلہ فقطعہا وسقط الی الارض فاراد علیؑ ان یجہز علیہ فقال انشدک اللہ والرحم یا ابن عم فانصرف عنہ الی موقفہ فقال المسلمون ہلا اجہزت علیہ فقال ناشدنی اللہ ولیس بعیش فمات من ساعتہ وبشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسروا المسلمون بذلک قال محمد بن اسحاق وکان الفتح یوم احد بصبر علی علی عنائہ وثباتہ وحسن بلائہ (کفایۃ الطالب للعلامہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن طلحہ بن ابی طلحہ مشرکون کا علم بردار فوج سے باہر نکلکر کہنے لگا اے اصحاب محمد تمہارا زعم ہے کہ ہم قریش کے لوگ تمہاری تلوار سے دوزخ مین گرائے جاتے ہیں اور تم مسلمان ہماری تلوار سے جنت مین پہنچائے جاؤ گے پس کون ہے تم مین سے کہ میرا مقابلہ کر سکے جناب علی اسکے مقابلہ کے لیئے نکلے اور اسکی طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے مین جب تک کہ اپنی تلوار سے تجھے دوزخ مین نہ ڈالون تجھے نہین چھوڑونگا پس دونوں کی وار چلی اور آپنے اسکے پاؤن پر ایک ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا جناب علیؑ نے اسکو مار ڈالنے کا قصد کیا اس نے آپ کو خدا کی قسم دیکر کہا اے ابن عم آپ رحم کرین آپ اسے چھوڑ کر اپنی جگہ تشریف لائے مسلمانون نے کہا آپ نے اسکو کیون نہ مار ڈالا آپنے فرمایا اس نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تاہم وہ زندہ نہین رہیگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مرنیکی بشارت دی مسلمان خوش ہو گئے محمد بن اسحاق اپنی سیرۃ مین لکھتے ہین کہ احد کے روز جناب علی کے رنج پر صبر کرنے اور آپکی ثبات النفس اور تکلیف کو اچھی طرح سے برداشت کرنے سے فتح حاصل ہوئی +

وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتاب معالم العترۃ النبویۃ مرفوعا الی قیس بن سعد عن ابیہ انہ سمع علیا یقول اصابتنی یوم احد ست عشرۃ ضربۃ سقطت الی الارض فی اربع منہن فجاءنی رجل حسن الوجہ طیب الریح فاخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیہم فانک فی طاعۃ اللہ ورسولہ وہما عنک راضیان قال علی فاتیت النبی صلی اللہ علیہ فاخبرتہ فقال یا علی اقر اللہ عینک ذاک جبرئیل (کفایۃ الطالب) حافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی کتاب

معالم العترة النبویہ مین قیس بن سعد کی طرف مرفوع کرکے روایت کرتے ہین انکے والد نے جناب علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہو کہ احد کے دن ستر زخم مجہکو ایسے لگے تہے کہ ان مین سے چار زخمون کے ساتہہ مین زمین پر گرنے کے قریب ہوگیا تہا ناگہان ایک خوبصورت خوشبو مین مہکتے ہوئے آدمی نے میری پاس آکر میرا کندہا پکڑلیا اور مجہ کو کہڑا کردیا اور کہا ٹہر کر دشمنون پر حملہ کر کہ تو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہے اور وہ دونون تجہ سے راضی ہین جناب علیؑ کہتے ہین کہ مینے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپنے فرمایا یا علی خدا تیری آنکہون کو ٹہنڈک عطا کرے وہ جبرائیل تہے ✤

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی اٰبائہ السلام قال اصحاب اللواء یوم احد تسعة قتلهم علی قال ابن الاثیر فلما قتلهم ابصر رسول الله صلی الله علیه وسلم جماعة من المشرکین فقال لعلی احمل علیهم فحمل ففرقهم وقتل فیهم ثم ابصر جماعة فقال له احمل علیهم وحمل وفرقهم وقتل فیهم فقال جبریل ان هذه المواساة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه منی وانا منه فقال جبریل انا منکما قال فسمعوا صوتا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (کامل التواریخ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہین کہ احد کے دن مشرکین کے نو علمدار تہے جنکو جناب علیؑ نے قتل کیا ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکہتے ہین کہ جب جناب علی نے انکو قتل کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکہا اور علیؑ سے فرمایا انپر حملہ کرو آپ نے انپر حملہ کر کے انکو متفرق کردیا پہر آپنے ایک اور جماعت کو دیکہا اور علی سے فرمایا انپر بہی حملہ کرو آپنے انپر بہی حملہ کیا اور قتل کر کے انکو متفرق کردیا جبریل علیہ السلام نے کہا جناب علیؑ کے لئیے تسلی ہونی چاہیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرا ہے مین اسکا ہون جبریل علیہ السلام نے کہا مین تم دونون کا ہون۔ اور ایک آواز سنا کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین ہے ✤

عن علی قال کسرت یدعلی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیه فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم ضعوه فی یده الیسری فانه صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة (اخرجه الخوارزمی) جناب علیؑ سے منقول ہے کہ احد کے دن میرے ہاتھ کو ضرب آگئی علم میرے ہاتہ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے بائین ہاتہ مین علم دیدو کہ وہ دنیا اور آخرت مین میرا علمدار ہے۔

غزوہ خندق مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السؤل مین لکہتے ہین کہ ان مین سے ایک غزوہ خندق ہے جسکو غزوہ

ناب بھی کہتے ہین ہجرت کے پانچوین برس مین واقع ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر
کہ قریش کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہین اور ابوسفیان انکا پیشرو ہے اور غطفان بھی ان سے اتفاق کیا
اور انکا سپہ سالار عیینہ بن حصین ہے اور یہ لوگ بنی النضیر کے یہودیون کے ساتھ متفق ہوکر مدینہ کے
اصرہ کا قصد رکھتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کے واسطے خندق کھدوایا جب
ندق سے فارغ ہوئے تو قریش کنانہ کے حبشیون اور اہل تہامہ کو ساتھ لیکر اور غطفان اہل نجد کی دس
ار جمعیت کے ساتھ مسلمانون کے آگے اور پیچھے سے آ اترے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اس قصہ کا
رکیا ہے کہ جب قریش تمہارے آگے اور پیچھے سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کے تین ہزار
جماعت کے ساتھ مدینہ سے باہر تشریف لائے مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر
ہودیون کے ساتھ موافقت کرکے مسلمانون پر سخت گیری شروع کی چنانچہ سورہ احزاب مین حقتعالی نے انکا
مفصل ذکر کیا ہے ✤

شرکین کو اپنی جمعیت اور یہودیون کے متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانون کی بیخ کنی کا طمع پیدا ہوگیا از
ین سے قریش کے چند سوار آگے بڑھے جن مین انکا نامی شہسوار عمرو بن عبدود بھی تھا جو اکیلا ہزار
سوار کے برابر گنا جاتا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا۔ وہ گھوڑونکو بڑھا کر خندق پر آکھڑے ہوئے اور ایک
نگ گذرگاہ تلاش کرکے خندق سے گھوڑے کدائے اور انکے گھوڑے خندق کے اور مسلمانون کے درمیان
چہلنے اور کودنے لگے یہہ دیکھکر جناب علی چند مسلمانون کے ساتھ خندق کے اس مقام کی طرف بڑھے
ہان پر سے وہ خندق پہاند آئے تھے اور اس تنگ مقام کی ناکہ بندی کی عمرو بن عبدود لوٹ شا
ریش نے اسکے واسطے ایک بہادری کی علامت مقرر کی ہوئی تھی جس سے اسکی قدر و منزلت اور شان
شوکت معلوم ہوسکتی تھی اسکا بیٹا حسل بھی اسکے ہمراہ تھا اور چند دوست بھی اسکے ساتھ تھے عمرو ہل
من مبارز کے نعرے لگانے لگا۔ جناب علی نے اسکے مقابلہ کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بند کر بھیجا وہ پھر ہل من مبارز پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہان ہے وہ تمہاری جنت
جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ جو شخص تم مین سے قتل ہوگا وہ اس مین داخل ہو جائیگا۔ پھر کیون تم مین
سے کوئی میرے مقابلہ پر نہین آتا جناب علی یہ سنکر آنحضرت کی خدمت مین آئے اور اسکی مبارزت کیلیے خواستگار ہوئے
آپ نے فرمایا یہ عمرو بن عبدود ہے جناب علی نے عرض کیا اگرچہ عمرو بن عبدود ہے آپ مجکو اسکی مقابلہ کیلیے اجازت دیجیے حضرت نے انکو اذن دیا اور
سر اقدس سے عمامہ اتارکر انکے سر پر باندھا اور فرمایا اسی شان سے جلد جاؤ جناب علی اسکے سامنے
گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تھا ع ولقد بححت من الندا + بجمعکم ہل من مبارز + ووقفت اذ جبن

اشجاع + بموقف البطل المناجز + وكذالك انى لم ازل + متسرعا نحو الهزاهز + ان الشجاعة فى الفتى + والجود من خير الغرائز + (یعنی) بتحقیق میری آواز تم لوگون کو بلانے مبارز پکارتے پکارتے تنگ گئی اور جبکہ بہادر نامردی کرتا تھا میں دلیرون کی صف مین کھڑا تھا۔ مین ہمیشہ اسیطرح لوگون کی طرف دوڑتا تھا۔ کیونکہ جوان مرد کے لیے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچھی طبیعت ہے جناب علی نے اسکا جواب ارشاد کیا ۔ یا عمرو ویحك قد اتاك + مجیب صوتك غیر عاجز + ذونیة وبصیرة + والحق منجی كل فائز + انی لارجو ان اقیم + علیك نائحة الجنائز + من ضربة تفنی ویبقی + ذكرها عند الهزاهز + یعنی اے عمرو تجہ پر افسوس ہے تیرے پاس آ رہا ہے جو تیرے پکارنے کے جواب دینے مین عاجز نہین۔ اور صاحب نیت اور بصیرت کا اور سچ ہر ایک فیروزمند کو نجات دینے والا ہے مین بے شک امید رکھتا ہون کہ مین نوحہ گر عورتون کے بین تجھ پر برپا کراؤنگا۔ ایکایسی ضرب سے کہ تو فنا ہو جائیگا اور معرکون مین اسکا ذکر باقی رہیگا۔ عمرو بن عبدود نے کہا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین علی بن ابی طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور داماد ہون عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست تھا مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نیزہ آپکو چھیٹ لیجائے۔ آپنے فرمایا ای عمرو بن عبدود مسابت کا تذکرہ چھوڑ۔ مینے سنا ہے کہ تو نے اپنے جی مین ٹھان رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے آگے تین باتین پیش کریگا۔ تو مین ان مین سے ایک کو ضرور قبول کرونگا۔ عمرو نے کہا آپ پیش کرین آپ نے فرمایا ایک یہ ہے کہ تو کلمہ پڑھ اور مسلمان ہو جا۔ وہ بولا مجھے اسکی حاجت نہین۔ آپنے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ تو یہان سے لوٹ جا اور اس لشکر کو بھی واپس لیجا عمرو نے کہا کیا قریش کی عورتین نہ کہینگی اور عرب گیتون مین نہ گائینگے کہ مین لڑائی کے لیئے یہان آیا اور پچھلے پاؤن لوٹ گیا۔ اور جس قوم نے مجھے اپنا رئیس بنایا مینے اسکو رسوا کیا۔ جناب علی نے کہا تیسری بات یہ ہے کہ تو گھوڑے سے اتر کر مجھ سے جنگ کر۔ عمرو نے کہا مین نہین چاہتا کہ تجھ ایسے بزرگ کو قتل کرون۔ جناب علی نے فرمایا واللہ مین تجھے قتل کرنا چاہتا ہون۔ عمرو جھپٹ مین آکر گھوڑے سے کود پڑا اور اسکی کونچین کاٹ دین اور جناب علی کیطرف لپکا دونون ایک ساعت تک باہم لڑتے رہے عمرو نے ایک چوٹ کی آپنے اسے سپر سے روکا سپر کاٹ کر تلوار آپکے سر مین پہنچ گئی۔ جناب علی نے عمرو سے کہا تو تو عرب کا مشہور شہسوار ہے کیا تو لڑائی مین مجھے اکیلا کافی نہ تھا کہ تو دو مددگار بلائے ہین عمرو نے پیچھے پھر کر دیکھا آپنے اسکی دونون پنڈلیون پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئین اور غبار بلند ہو گیا جب کھل گیا تو لوگون نے دیکھا کہ آپ داڑھی پکڑے ہوئے اسکی چھاتی پر سوار ہین اور اسکا سر کاٹ رہے ہین۔ ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے اسکے کندھے پر تلوار ماری اور اسکی

ایک طرف کا کندھا زمین پر گرا دیا آپنے اسکو اسی طرح سے مقتول چھوڑ کر اسکی بیٹی عمل پر لپکی [illegible] مار ڈالا
انکی گھوڑی بھاگ گئی عکرمہ بن ابی جہل نے یہ دیکھکر اپنا نیزہ پھینکدیا اور بھاگ گیا [illegible]
بھاگ گیا تھا وہ بھی اسکے ساتھ بھاگ نکلا جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
عمرو کی ضرب کی وجہ سے انکے سر مین سے خون بہتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] علی
لعمرو بن عبدود افضل من عبادة الثقلین یعنے علی کا عمرو بن عبدود کو قتل کرنا [illegible] کی
عبادت سے افضل ہے۔

عن جابر بن عبد الله قال فما شبهت قتل علی عمرو الا بما قص الله تعالی من قصة داود
علیه السلام وجالوت حیث قال عز وجل فهزموهم باذن الله وقتل داود جالوت [illegible]
عبد اللہ کہتے ہین کہ حضرت علی کا عمرو کو قتل کرنا بالکل حضرت داود علیہ السلام اور جالوت کے قصے کے
مشابہ ہے جسکا کہ ذکر خدا نے اسطرح سے کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بھاگ گئے اور [illegible]

عن عبد الله بن مسعود قال کان یقرأ وکفی الله المؤمنین القتال بعلی وکان الله قویا
عزیزا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسطرح سے پڑھا کرتے تھے کہ لڑائی مین مومنون کے لیے اللہ
نے علی کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے۔

عن ابی الحسن المداینی قال لما قتل علی عمرو بن عبدود نعی الی اخته فقالت من ذا الذی
اجترئ علیه فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیته علی ید کفو کریم [illegible]
من هذا یا بنی عامر فانشات ؎ لو کان قاتل عمرو غیر قاتله + لکنت ابکی علیه آخر الابد
لکن قاتله من لا یعاب به - من کان یدعی قدیما بیضة البلد [illegible]
کرتے ہین کہ جب جناب علی نے عمرو بن عبدود کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو پہنچی وہ پوچھنے لگی کہ
کسکا قابو چل گیا لوگون نے کہا علی بن ابی طالب کا کہنے لگے اسکی موت [illegible]
کے ہاتھ سے ہوئی ہے - ای بنی عامر بیٹے کوئی اس سے زیادہ [illegible]
مرثیہ مین یہ شعر کہے ؎ اگر عمرو کا قاتل اسکے اس قاتل کے سوا کوئی [illegible]
اسپر رویا کرتی - لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس مین کوئی عیب نہین [illegible] شہر
کا سردار پکارا جاتا ہے ۔ قال فضل اللہ بن روزبہان فی کشف الغمة [illegible]
ان علیا لما برز الی عمرو بن عبدود قال النبی صلی الله علیه وسلم برز الایمان کله الی
الکفر کله فضل اللہ بن روزبہان کشف الغمہ مین ناقل ہین کہ جمہور اہل سیر [illegible]

اور جب جناب امیر عمرو بن عبدود کے مقابلہ کے لیئے نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا ایمان پورے کفر کے مقابلہ کو نکلا ہے +

غزوہ خیبر مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

ایک غزوہ خیبر ہے جو سنہ سات ہجری مین پیش آیا۔ اسوقت جناب علیؑ کی عمر اکتیس برس کی تہی۔ اس تمام قصہ کا خلاصہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوۃ مین سلمہ بن الاکوع کیطرف مرفوع کرکے لکہا ہے وہ روایت کرتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین خیبر کو چلے میرے چچا عامر صحابہ مین یہ رجز پڑہ رہے تھے واللہ لو اللہ ما اہتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما استغنینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + وانزل من سکینۃ علینا + یعنے اگر خدا ہمکو ہدایت نہ کرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے نہ ہم نماز پڑہتے۔ ہم تیرے فضل سے مدد چاہتے ہین۔ پس جبکہ ہم دشمنون کے سامنے جائین۔ تو تو ہمارے قدم ثابت رکہیو۔ اور تو ہم پر سکون اور تسلی نازل فرمائیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا گیا یہ عامر ہے آپنے فرمایا اے عامر اللہ تجہے مغفرت کرے۔ آپ خصوصیت سے جسکی نسبت دعا فرماتے وہ ضرور شہید ہوجاتا تہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور ہمکو بہی عامر کے ساتھ اس دعا مین حصہ دیتے تو کیا اچہا ہوتا۔ جب ہم خیبر مین پہونچ گئے مرحب یہودیون کا سردار قلعہ سے باہر نکلکر اپنی تلوار ہلا ہلا کر یہ رجز پڑہ رہا تہا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب تمام خیبر جانتا ہے کہ مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ کے لیئے میدان مین نکلے اور رجز کہنے لگے ؎ قد علمت خیبر انی عامر۔ شاکی السلاح بطل المغامر تمام خیبر جانتا ہے مین عامر ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون بے اندیشہ ہون۔ پس عامر اور مرحب مین مارا ماری ہونیلگی مرحب کی تلوار عامر کے گہوڑے کو لگی وہ اچہلا کہ عامر کو گرادی۔ انکو اپنی تلوار سے لگ گئی جس سے رگ ہفت اندام کٹ گئی۔ اس مین انکی جان تہی۔ بعض صحابی کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے کیونکہ اپنے ہاتہ سے مارے گئے مین آنحضرت کے حضور مین روتا ہوا گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے آپنے فرمایا کون کہتا ہے مینے کہا حضور کے بعض صحابی کہتے ہین آپنے فرمایا بلکہ اسکے لیئے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پہر حضرت نے مجہے جناب علی بن ابیطالب کے بلانیکو بہیجا انکی آنکہین دکہتی تہین مین انکو لیکر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم یہ علم آج ایک ایسے آدمی کو دینگے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین

حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا۔ وہ اچھی ہوگئیں آپ نے علم انکو دیا۔ مرحب قلعہ سے باہر نکلا۔ یہی
بڑائی ہانکنے لگا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب۔ اذا اللیوث اقبلت تلھب
واحجمت عن صولۃ المجحب۔ قلت حمای لا یقرب۔ اطعن احیانا وحینا اضرب۔ ان غلب الدھر
فانی اغلب۔ والقرن عندی بالدما مخضب یعنے تمام خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین
شوکت رکھنے والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ جبکہ معرکہ مین شیر دہاڑتے ہین۔ آگ کے شعلے بھڑکاتے ہین
مرحب کی حملے سے ہٹ جاتے ہین کہ بادشاہ کا حاجب ہے۔ ظاہر ہوگیا کہ میرے خوف سے کوئی نزدیک نہین آتا
کبھی مین نیزہ مارتا ہون اور کبھی تلوار۔ اگر تمام زمانہ مغلوب بھی ہوجائے تو بھی مین غالب ہون۔ میرے
سامنے حریف خون مین لتھڑا ہوا ہے۔ جناب علی نے اسکے مقابل مین یہ رجز بیان فرمائے ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ۔ عبل الذراعین شدید القصرہ + کلیث غابات
کریہ المنظرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن
بقاع جزرہ + اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد حزورہ + من یترک الحق یقوم
صغرہ + اقتل منکم سبعۃ او عشرہ + فکلھم اھل فسوق فجرہ + مین وہ ہون کہ میری ماں
نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ بہادری کے بیشہ کا درندہ شیر ہون۔ قوی بازو اور سخت گردن والا
جیسے کہ ڈراونی صورت والا جنگل کا شیر۔ مین تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہین ناپونگا۔ مین تمہین
ایک ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کا ایک ایک مہرہ جدا ہو جائیگا۔ مین نیزہ کو سخت زمین مین
گاڑتا ہون۔ مین تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون۔ بزرگ قوم سکنے ور مین بھرے ہوئے نوجوان
کی ضرب ہے۔ اسکے لیے جو حق کو چھوڑتا ہے اور ذلت پر ٹھیرتا ہے۔ مین ان مین سے سات یا دس آدمیون کو
قتل کرونگا جو سب فاسق و فاجر ہین۔ پھر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کٹکر گر پڑا۔ اور خدا
نے انکے ہاتھ سے فتح عطا کی +

دوسری روایت مین ہے کہ جناب علی علم لیکر کودتے ہوئے رزمگاہ کو تشریف لے گئے مین انکی خبر معلوم کرنے
کو انکے پیچھے ہو لیا۔ آپنے قلعہ کے نیچے پتھریلی زمین مین علم گاڑ دیا۔ قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کون
ہین آپنے فرمایا مین علی بن ابی طالب ہون یہودی نے کہا تم بلندی پانیوالے ہو موسی علیہ السلام پر
جھوٹ بات نازل نہین ہوئی جب تک کہ قلعہ فتح نہوا آپ وہان سے واپس نہوئے۔ جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ ناقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیؑ کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بھی انکے ساتھ ہولئے جب آپ قلعہ کے پاس پہنچے قلعہ والے نکلکر آپکو ساتھ

؎ حاجب اس زمانہ مین بادشاہ کے وزیر کا لقب ہوا کرتا تھا۔

لڑنے لگے ایک یہودی نے آپکو چوٹ ماری آپنے ہاتھ سے سپر پھینکدی اور قلعہ کے دروازہ کو اٹھا کر سپر بنا لیا
اور لڑتے رہے جبتک کہ خدا نے آپکو فتح دی پھر آپنے اسکو پھینکدیا ہم سات آدمی جن میں آٹھواں میں
بھی شریک تھا اس دروازے کو لوٹنے لگے ہمنے نہایت زور مارا لیکن وہ ہم سے نہ لوٹ سکا۔ بریدہ اسلمی
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن ابوبکرؓ نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمرؓ نے علم لیا مگر فتح نہوا۔ پھر آں
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم یہ علم ایسے آدمی کو دینگے کہ جبتک خدا اسکو فتح نہ دیگا وہ نہیں
لوٹیگا۔ جب حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو علم طلب کیا اور جناب علی کو بلایا انکی آنکھیں دکھتی تھیں پھر
حضرت نے علم انکے سپرد کیا۔ انھوں خیبر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ جب جناب علیؑ
قلعہ چموص کے قریب گئے خدا کے دشمن یہود انپر تیر اور پتھر پھینکنے لگے۔ آپنے انپر حملہ کیا یہانتک کہ آپ دروازہ
کے نزدیک پہونچ گئے آپکا پاؤں پھسل گیا۔ وہاں سے آپ غضبناک ہوکر دروازہ کی دہلیز کیطرف اترے اسکو
اکھاڑ کر چالیس گز پس پشت ڈالدیا خدا نے خیبر کو انکے ہاتھ پر فتح کردیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ
مجھے اس بات سے تو تعجب پیدا نہیں ہوا کہ خدا نے انکے ہاتھ سے خیبر کو فتح کیا بلکہ انکے قلعہ کے دروازہ اکھاڑنے اور
چالیس گز پس پشت پھینکدینے سے تعجب ہوا۔ اور چالیس آدمیوں نے اسکے اٹھانے میں طاقت آزمائی کی
لیکن وہ نہ اٹھا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپنے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ چالیس فرشتے انکی مددگار تھے
قال علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیہ ثم ان علیا ضرب مرحبا فتترس فوقع السیف علی الترس فقدہ وشق
المغفر والحجر الذی تحتہ والعمامتین وفلق ہامتہ حتی اخذ السیف فی الاضراس علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ الحلبیہ میں لکھتے
ہیں کہ جناب امیرؑ نے جب مرحب کے تلوار لگائی اسنے سپر پر لی تلوار سپر کو چیرتی ہوئی مغفر پر پہونچی اور مغفر کو پھاڑ کر اس پتھر کی ٹکیا کو کاٹ
ڈالا جو اس مغفر کے نیچے تھی پھر اسکی دستار کو اور سر کو کاٹتی ہوئی دانتوں میں پہونچ گئی +

واقعہ جمل میں جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ جناب امیرؑ کی بیعت مہاجرین و انصار نے اسوقت کی جبکہ پانچ دن تک مدینہ
میں مصریوں نے جناب عثمانؓ کو قتل کرکے غوغا برپا کر رکھا تھا اور مدینہ میں غافقی بن حرب العکی انکا سرغنہ تھا رسول اللہ صلعم کے اصحاب بیعت
کے لیے جناب امیرؑ کی خدمت میں آتے جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ لوگوں کا امام کے بغیر چارہ نہیں آپ انسے یہ فرماتے تھے تمہارے حالات سے
مجھے دخل نہیں کچھ ضرورت نہیں جسکو چاہو اختیار کرلو میں راضی ہوں لوگوں نے کہا آپکے سوا ہم کسیکو نہیں چاہتے اور نہ ہم آپ سے زیادہ اس
بات کے لیے کسیکو حقدار جانتے ہیں۔ آپنے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو میری بیعت خفیہ طور سے نہیں ہو سکتی بعض کہتے ہیں کہ انکی یہ
باتیں آپکے گھر میں ہو رہی تھیں بعض کہتے ہیں کہ بنی مبذول کے باغ میں یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ مسجد میں تشریف لائے لوگ بیعت کرنے
لگے سب سے اول طلحہ بن عبیداللہ نے بیعت کی انکا ہاتھ احد کی لڑائی میں ٹوٹ چکا تھا حبیب بن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ

الیہ راجعون یہ بالیہی ٹوٹے ہوئے ہاتھ نے بیعت کی ہر یہ بیعت پوری ہوتے ہوئے نظر نہین آتی۔ پھر انکے پیچھے زبیر بن العوام نے بیعت کی پھر حضرت عثمان کے چند رشتہ دارون کے سوا سب مہاجر اور انصار آپکی بیعت سے مشرف ہوئے اور جن لوگون نے آپ کی بیعت نہین کی انکے نام یہ ہین۔ محمد بن بشیر بن النعمان۔ رافع بن خدیج۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ۔ صہیب بن حبان۔ اسامہ بن زید۔ آپکی بیعت ہجرت کے پینتیسوین برس پانچوین ذی الحجہ کو جمعہ کے دن واقع ہوئے۔ نعمان بن بشیر جناب عثمان بن عفان کا خون بھرا کرتہ جس مین کہ انکی بی بی نائلہ کی ترشی ہوئی اونگلیان ٹکی تھین جو حضرت عثمانؓ کے قتل کے وقت انکی بی بی نے اپنے ہاتھ کو ڈہال کر قاتل کی شمشیر کوانسے روکنا چاہا تہا اور کٹ گئی تھین اپنے ساتھ لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور طلحہ و زبیر بھی بیعت سے چار مہینے کے بعد مکہ معظمہ مین چلے گئے۔ جناب علی نے تمام شہرون مین عامل بھیجے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال کو واپس بلا بھیجا اور معاویہ کے بلانیکے لیے اس مضمون کا خط لکھا۔ یہ خط امیر المؤمنین علی کیطرف سے معاویہ کیطرف ہے کہ اگرچہ عثمان صاحب قرابت اور حقدار تھے مین بھی ذوقرابت اور صاحب حق ہون۔ خدا تعالی نے مہاجرین اور انصار کی مشورت سے لوگون کی حکومت میرے گلے مین ڈالی ہے دوسرے لوگون نے بھی انہین کی رای کی پیروی کی ہے۔ جو کچھ کہ انکو بھلا معلوم ہوا اوسپر انہون نے عمل کیا اور جس بات سے انکو کراہت معلوم ہوئی اسکو چھوڑ دیا تم بہت جلدی میرے پاس چلے آؤ مینے تمام عاملون کیطرف لکھہ بھیجا ہے کہ میرا عہد انکے ساتھ ہرگز نہین ہے جو بات کہ میری گلے پڑی ہے مین بھی انکے گلے مین وہی ڈالنا چاہتا ہون اور اس سے مین اپنے دین اور امانت کو خریدنا چاہتا ہون۔ مجھے اس سے ہرگز چارہ نہین۔ تم میرا خط دیکھتے ہی اپنے چند شریف دوستون کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ جسوقت آپ اس خط کو لکھکر فارغ ہوئے مغیرہ بن شعبہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین یہ خط کیسا ہے۔ آپنے فرمایا مینے معاویہ کو لکھا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے۔ قاصد کے ہاتھ بھیجا چاہتا ہون مغیرہ نے کہا یا امیر المؤمنین اگر آپ قبول فرماوین تو مین آپکو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا بیان کرو۔ مغیرہ نے عرض کیا معاویہ کے سوا آپسے کوئی کچھ نہین سکتا۔ اسکے قبضہ مین شام کا ملک ہے۔ اور وہ حضرت عثمانؓ کا ابن عم اور انکا عامل ہے۔ آپ دوست اس ہو کسی ایسے عہد کی بابت کہلا بھیجین کہ وہ آپ کی اطاعت کرے۔ جب آپکے پاؤن خوب جم جائین پھر جو آپ کی رائے ہو سو کرین۔ جناب امیرؓ نے فرمایا مجھے اس بات سے خدا تعالی کا حکم روکتا ہے۔ کہ تو گمراہ کرنے والون کو اپنا دوست مت بنا خدا کی قسم ہے پروردگار مجکو ہرگز مددگار بنتا ہوا نہین دیکھے گا۔

بلکہ جس امر پر مین ہون ہی کیطرف مین اسکو کھینچون گا۔ اگر اس نے مان لیا بہتر۔ ورنہ خدا کے پاس میرا اور اسکا
انصاف ہو جائیگا۔ مغیرہ آپکے پاس سے اٹھا اور کہنے لگا آج آپ ٹھیرے رہین اور کل تک صبر کرین مین کل
آپکے پاس آؤنگا یہ دیکھا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے دوسرے دن مغیرہ نے کہا کہ یا امیر المومنین کل جو کچھ کہ مینے
عرض کیا تھا سو کیا تھا مگر آپنے اسے نہین مانا تھا جب مین رات کو سونے کے لیے لیٹا تو خیال کیا کہ آپ ہی
کی راے ٹھیک ہے آپنے جو کچھ کہ لکھا ہے معاویہ کیطرف بھیجدین اگر وہ آپکے پاس چلے آئے تو بہتر ورنہ آپ اُنکو معزول
کردین کیونکہ یہ بات شوکت کے مناسب ہے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر مغیرہ آپکے
پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہین جب لوگ بیعت کر چکے مین جناب امیر کی خدمت مین گیا دیکھا مغیرہ خلوت مین
جناب امیر علیہ السلام باتین کر رہا ہے جب وہ چلا گیا مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ آپسے کیا کہتا تھا۔
آپ نے فرمایا مغیرہ کل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے عمال معاویہ اور عمرو بن عاص کو عہدے
سے معزول نکرین جب تک کہ لوگون کی شورش فرو ہوجاے پھر ان مین سے جسے چاہین آپ معزول کرین مینے
اس سے انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین دین مین ہرگز سستی نہین کر سکتا۔ پھر کہنے لگا کہ آپ جسکو چاہین معزول
کرین لیکن معاویہ کو برقرار رہنے دین کیونکہ شام کے لوگ اسکے مطیع ہین اور اسکے کہنے پر عمل کرتے ہین
اور صاحب جرات ہے اور اسکے قائم رکھنے مین آپکے لیے قوی حجت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اپنے عہد خلافت مین اسکو حاکم شام بنایا ہے۔ مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ لوگ دو دن بھی اسکی مدد نہین
کر سکتے مغیرہ میرے پاس سے اٹھکر چلا گیا مجھے معلوم تھا کہ وہ اپنے ذہن مین ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ میری راے
ٹھیک نہین۔ اب پھر لوٹ کر آیا تھا اور کہتا تھا مینے پہلی مرتبہ آپکو جو کچھ مشورہ دیا تھا۔ آپنے میری راے سے
مخالفت کی تھی مینے یہ خیال کیا کہ جو آپکی راے مین آیا ہے آپ وہی کرینگے اب مین بھی آپکی راے کے
ساتھ اتفاق کرتا ہون آپ جسکو چاہین معزول کرین اور جسکو چاہین متولی بنائین۔ اللہ تعالی آپکے لیے
کفایت کرنیوالا ہے۔ یہ امر شوکت کے مناسب ہے ابن عباس کہتے ہین کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ
نے پہلی مرتبہ آپسے بطور نصیحت کہا تھا۔ دوسری مرتبہ دھوکا دیا ہے۔ آپنے فرمایا پہلے مرتبہ اوسنے مجھے کیونکر
نصیحت کی تھی مینے عرض کیا معاویہ اور اسکے دوست صاحب دنیا ہین جب آپ انکو انکے عمل پر قائم رہنے
دینگے تو وہ آپکے حال کے متعرض نہین ہونگے اور جبکہ آپ انکو معزول کرینگے تو وہ یہ کہین گے کہ جناب امیر نے
ہمارے خلیفہ کو قتل کرکے خلافت کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور شام کے لوگون کو آپکی طرف سے بگاڑ دینگے اسکا
سوا مین طلحہ اور زبیر سے بھی مطمئن نہین کہ وہ بھی آپسے بگڑے ہوئے ہین میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ آپ
معاویہ کو معزول نکرین جب وہ بیعت کرے تو آپ اسکو اسکی جگہہ سے اکھاڑ سکتے ہین جناب امیر نے فرمایا

مین تلوار کے سوا اور کسی چیز سے اسے جواب نہین دونگا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ بہادر آدمی ہین لیکن
لڑائی مین آپ کی رای ٹہیک نہین آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہی کہ لڑائی فریب کی ہی
آپ نے فرمایا سچ ہے مینے کہا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین انکے آنے کے بعد ان سے آپکی حسب رضا ایسا
معاملہ کرونگا کہ وہ پیچھے پہر کر دیکھہ سکین گے اور آپ پر بہی کوئی الزام وارد نہ ہوگا۔ آپنے فرمایا ای ابن
عباس مین تیرے اور معاویہ کے بہروسہ پر نہین۔ پہر مینے عرض کیا اچہا آپ میری دوسری بات مانین
اور دروازہ بند کر کے اپنے گھر مین بیٹھہ رہین۔ عرب کے تمام لوگ دوڑ دہوپ کرینگے آپکے سوا کسی کو
خلافت کا حقدار نہین پائینگے آپ ان لوگون سے لڑائی نکرین ورنہ حضرت عثمان کا خون آپکے سر تہوپ دین
گے۔ آپنے انکار کیا اور فرمایا تم میرا خط لیکر شام کو چلے جاؤ مین تمکو وہان کا حاکم کرتا ہون۔ ابن عباس
نے کہا میرے نزدیک یہ رای ٹہیک نہین۔ معاویہ بنی امیہ مین سے ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم
اور عامل ہی۔ مین ہرگز اسے مطمئن نہین۔ وہ عثمان کے بدلے میری گردن ماردیگا۔ اور اگر اس سے زیادہ
میرے حق مین احسان کریگا تو مجھے قید کرلیگا اور آپ کی قرابت کی وجہ سے ضرور مجھہ پر تشدد کرے گا
جب اس نے مجھہ پر ہاتھہ ڈالا تو گویا آپ پر ہاتھہ ڈالا آپ اپنے خط کو کسی دوسرے کے ہاتھہ اسکے پاس
بہیجدین اور ساتھہ سے یہان بلالین۔ دیکھیں وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سبرة الجہنی کو
خط دیکر معاویہ کے پاس بہیجا۔ جب اسنے معاویہ کو خط دیا تو معاویہ نے پڑہکر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب
نہ دیا۔ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کو پورے تین مہینے کا عرصہ گذر چکا تو ماہ صفر کے آخری دنون مین
معاویہ نے بنی عبس کا ایک آدمی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط دیکر کہا۔ کہ تو مدینہ مین ذکمو داخل ہوجیو
اور لوگون کے سامنے جناب امیر کو یہ طومار دیدیجیو اسنے مدینہ مین پہونچکر جناب امیر کو طومار دیدیا۔
آپنے جب اسکو کہولا تو بالکل سادہ پایا آپنے اس سے فرمایا تیرے پیچھے شام کے باشندون کا کیا حال
ہے قاصد نے عرض کیا یا امیر المومنین اگر آپ مجھے امان عطا فرمائین تو مین عرض کرسکتا ہون
آپنے فرمایا قاصد کبھی قتل نہین کیا جاتا وہ کہنے لگا مین اپنے پیچھے ایک ایسی قوم کو چہوڑ آیا ہون جو
یہ کہتے تھے کہ ہم قصاص کے بغیر کسی طرح سے راضی نہین ہونگے مینے ساٹھہ ہزار آدمی کو حضرت عثمانؓ کی
کرتے کے نیچے روتے ہوے چھوڑا ہے اور وہ قمیص دمشق کی مسجد کے منبر پر رکہا ہوا ہے اس مین حضرت
عثمان کی بیوی نائلہ کی انگلیان بہی لگی ہوئی ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجھہ سے عثمان کے
خون کے طلبگار ہین عثمان کے قاتلون کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی
حد تک پہونچاتا ہے عبسی نے کہا مجھے امان ہے۔ آپنے فرمایا جلد جا تجھے امان ہے وہ وہان سے اٹھکر

چلا گیا۔ لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اس کتے اور ڈر کتے کے قاصد کو ایسی باتین کرنا کیا مناسب تھا۔ واللہ اگر امیر المومنین اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کے ساتھ لڑائی کا سامان کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کو میمنہ کی فوج اور عمرو بن سلمہ کو میسرہ اور ابا لیلے عامر ابن الجراح کو لشکر کا مقدمہ سپرد کیا۔ قثم بن عباسؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق مین جناب عثمان کے حاکم قیس بن سعد کو اور کوفہ مین ابوموسی اشعری کو لکھ بھیجا کہ اہل شام کی لڑائی پر لوگون کو آمادہ کرین اہل مدینہ سے فرمایا خدا تعالی کی محبت کے پورا کرنے مین تمہاری امیر کو ہر طرح سے عصمت حاصل ہے تم اسکی اطاعت کرو اور اپنے دلکو غم اور غصہ مین نہ ڈالو اور اس سے سرکش نہ بنجاؤ۔ شاید پروردگار تمہاری پریشانی کو جمعیت سے بدل دے اور اس خرابی کے بدلے کہ اس قوم نے تمہاری حق مین سوچ رکھی ہے تمہین نیکی پہنچائے جناب امیر علیہ السلام لشکر کو شام کیطرف لیجانیکا تہیہ فرما رہے تھے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے برخلاف ہوجانیکی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کیطرف جانا چاہتے ہین۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ اور زبیر مدینہ سے مکہ مین چلے آئے جناب ام المومنین حضرت عائشہ نے جو ایام حج کیوجہ سے مکہ مین فروکش تھین انسے پوچھا کہ مدینہ طیبہ مین کیا ہو رہا ہے۔ دونون صاحبون نے عرض کیا ہم دونون لوگون کے غوغا کی وجہ سے مدینہ سے بھاگ آئے ہین وہان کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہین اور نہ باطل سے پرہیز کرتے ہین۔ اور نہ ایسے امور سے آپنے اپکو باز رکھتے ہین۔ ام المومنین نے کہا اس غوغا کے فرو کرنے کے لئے ہمکو چڑھائی کرنا چاہیے طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیا ہم بھی شام کو چلے جائین اور معاویہ سے جا ملین۔ ابوعامر انہین دنون مین جناب عثمان کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ مین آیا ہوا تھا۔ کہنے لگا تمکو شام مین جانیکی ضرورت نہین وہان معاویہ کافی ہے۔ تمکو بصرہ مین جانا چاہیے۔ مجھے وہان رسوخ حاصل ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کیطرف گرویدہ ہین۔ اور ہم مین طلحہ لائق بھی ہین۔ بصرہ کیطرف جانیکے لئے سب کی رائے قرار پائی۔ جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی انکے ساتھ جانیکو آمادہ ہوئین عبداللہ بن عمر کو بھی ہمراہی کے لیے کہا گیا مگر انہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین مدینہ والون کے ساتھ ہون جو کچھ وہ کرینگے مین بھی وہی کرونگا۔ اسلیے وہ مکہ مین ٹھیرے رہے۔ جناب ام المومنین حفصہؓ نے بھی انکے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انکے بھائی عبداللہ بن عمر نے انکو روک لیا۔ یعلے بن منبہ نے جو یمین مین حضرت عثمان کا عامل تھا اور انکے قتل کے بعد مکہ مین آیا ہوا تھا ایک ہزار درہم اور سات سو اونٹ انکے پاس بھیجدیے اور مکہ مین منادی کرادی کہ ام المومنین عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیر بصرہ کو جانیوالے مین جو شخص دین کی عزت کے لئے لڑنا اور حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہے اور اسکے پاس سامان اور سواری نہو

وہ ہمارے پاس آجائے۔ چہ سو شتر سوار اور ایک ہزار پیادہ باشندگان مکہ اور مدینہ کے انکے ساتھ ہولیے
انکے سوا اور بہی لوگ انکے ہمراہ ہوگئے جنکی تعداد تین ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ یعلے بن منبہ نے جناب
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کو ایک اونٹ دیا جسکا نام عسکر تہا۔ دو سو دینار کے بدلے اُس
کو خریدا تہا اس اونٹ کی نسبت بعض یہ روایت کرتے ہین کہ عرینہ کے ایک آدمی کے پاس تہا۔ وہ بیان
کرتا ہے کہ مین ایک روز اس اونٹ پر سوار تہا کہ مجہے والی ابن الخباب ملا۔ اور کہنے لگا۔ تو اس اونٹ
کو بیچے گا۔ مینے کہا ہان مین بیچتا ہون۔ اس نے قیمت پوچہی مینے ہزار درہم بتائی اس نے کہا تو دیوانہ
تو نہین مینے کہا کیون۔ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین اسپر سوار ہوکر کسی کے پیچہے نہین دوڑا
کہ مینے اسے نہ پالیا ہو۔ اور مینر اکسینے . . . بیچپا نہین کیا کہ مین اس سو گم نہ ہوگیا ہون۔ اس نے کہا
تجہے یہ بہی معلوم ہے کہ ہم یہ اونٹ کس کے لیے مانگتے ہین۔ ہم اسے جناب ام المومنین کی سواری کیواسطے
مانگتے ہین۔ تو مینے کہا تم بلا قیمت لیلو۔ وہ کہنے لگا نہین بلکہ تو میرے ساتہ ایک آدمی کے پاس چل
وہ تجہے ایک ناقہ اور درہم دیدیگا مین اسکے ساتہ گیا انہون مجہے چہ سو درہم اور ایک اونٹنی اسکے
عوض عطا کی ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی عبد اللہ بن عباس کی والدہ ماجدہ نے جہینہ
کے بدوؤن مین سے ایک آدمی کو اجرت دیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین اس خبر کے پہونچانیکو بہیجا
کہ ام المومنین اور طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے ہین۔ پہر جناب ام المومنین نے مکہ سے برآمد ہوکر منزل
کیطرف کوچ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کہکر طلحہ و زبیر کے پاس گیا اسوقت اندونو
کے بیٹے انکے پاس بیٹہے ہوئے تہے کہنے لگا تم دونون مین سے مین کس ایک کو امیر ہونیکا سلام
کہون اور نماز کا اذن کس سے لون عبد اللہ بن الزبیر نے کہا میرے باپ سے اور محمد بن طلحہ نے کہا میرے
باپ سے یہ بات جناب ام المومنین عائشہ تک پہونچی انہون نے مروان سے کہلا بہیجا کیا تو ہماری بات کو
بگاڑنا چاہتا ہے۔ عبد الرحمن بن عتاب نماز پڑہائیں معاذ بن جبل کہتے ہین کہ اگر مروان ظفریاب
ہوجاتا تو ضرور ہم آپس مین لڑمرتے۔ نہ زبیر طلحہ کو اور نہ طلحہ زبیر کو چہوڑنے والا تہا جناب ام المومنین
کے ساتھ اور امہات المومنین بہی انکے وداع کرنے کے واسطے مکہ سے ذات عرق تک نکلی تہین
اسلام کیحالت پر رونے لگین اور انکے ساتہ تمام لوگ رونے لگے۔ اس دن سے زیادہ کوئی رونے
کا دن نہین دیکہا گیا اسلیئے اسکا نام یوم النحیب کہا گیا۔ پہر وہ لوگ بصرہ کو نکلے اور جناب امیر علیہ
السلام اپنے لشکر لیکر ربیع الاول ۳۶ سنہ چتیس ہجری کی آخری تاریخون مین شام کے قصد پر مدینہ
سے باہر نکلے۔ آپ ابہی روانگی مین تہے کہ ام الفضل کے قاصد نے پہونچکر خبر دی کہ طلحہ و زبیر اور ام

المومنین عائشہ بگڑ کر مکہ سے بصرہ کو چلی گئی ہین۔ جب آپکو یہ خبر ملی اکابر اہل مدینہ کو بلا کر آپنے انکے سامنے
خطبہ پڑہا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد بیان فرمایا کہ سیبات کا انجام بخیر نہین ہوتا جب تک کہ خدا اسکی مدد نہ
کرے پس تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے سب کام اچہے کر دیگا۔ جناب علیؑ نے یہ
فرماکر شام کیطرف سے اعراض فرمایا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ طلحہ و زبیر کے بصرہ مین پہونچنے سے
پہلے رستے مین انکو جا لین اور انکو واپس کر لائین یا ان سے جنگ کرین۔ جب آپ ربذہ مین پہونچے تو آپ
کو خبر ملی کہ وہ بصرہ کی میدان سے بڑہ گئے ہین۔ علقمہ بن وقاص اللیثی کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ اور زبیر
سے بیعت کر چکے تو مین طلحہ سے ملا اکثر مین اسنے علیحدہ ملنا اچہا سمجہتا تہا دیکہا کہ اکثر وہ اپنی داڑہی کو پکڑے
ہوئے خلوت مین متفکر بیٹہے رہتے ہین مینے اسنے کہا یا ابا محمد مین آپکو ہمیشہ خلوت مین شگفتہ پایا کرتا
تہا اب دیکہتا ہون کہ آپ اپنی داڑہی کو پکڑے ہوئے متفکر بیٹہے رہتے ہین اگر کوئی بری بات تمہارے
پیش آئی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کر لو۔ مجہ سے کہنے لگے کہ حضرت عثمان کے حق مین مجہ سے خطا ہو چکی ہے
جسکی توبہ مین سوا اسکے نہین جانتا کہ انکے خون کے طلب مین میرا خون بہایا جائے۔ مینے کہا آپ اپنے بیٹے
محمد کو واپس بہیجدین آپکی زمین ہے اور عیال بہی ہے اگر آپ پر کوئی حادثہ وارد ہو تو وہ آپکے بعد آپکی زمین
اور عیال کی خبر گیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے۔ مینے محمد کے پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی
حادثہ تیرے باپ پر نازل ہو اور تو زندہ رہے تو تو اسکی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکتا ہی اس نے کہا مین اپنے
باپ سے سوا اُسکی واپسی کے لیئے طلب نہین کر سکتا۔ روایت ہی کہ طلحہ ان دنون مین کہا کرتے تہے کہ ہم قبل سے
اکثر اس فتنہ کے باتین کیا کرتے تہے انکے دوستون مین سے کسی نے کہا آپ ہی کا نام فتنہ رکہتے ہین اور
خود اس مین پڑتے بہی ہین۔ کہنے لگے تجہ پر سخت افسوس ہی۔ کبہی ہم فتحیاب بہی ہوئے ہین اور کبہی نہین
بہی ہوئے مگر کبہی ایسا واقعہ پیش نہین آیا کہ مینے اس مین اپنے قدم دہرنے کی جگہہ کو نہ معلوم کر لیا ہو
مگر مین اس معاملہ مین نہین جانتا کہ مقبل ہون یا مدبر۔ شہاب ابن طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ جمل کے
لیئے تشریف لائے اور ربذہ مین فروکش ہوئے آپکے لشکر مین میرا ایک رفیق تہا مین اسکے ملنے کے لیئے گیا اور
جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ پوچہی اس نے بیان کیا کہ طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین
عائشہ حضرت امیر سے برخلاف ہو کر بصرہ کیطرف چلی گئی ہین اور وہ لڑنے پر آمادہ ہین۔ مینے اپنے جی مین
کہا۔ اگر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریین اور جناب ام المومنینؓ کے ساتھ جنگ کرون تو
یہ ایک امر گران معلوم ہوتا ہے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرون تو یہ بہی مشکل ہے کیونکہ
وہ سب مومنون سے اولیٰ ہین۔ اسی اثنا مین مین اپنے دوست کے پاس سے اٹہکر جناب امیرؑ کے خدمت مین گیا

اور سلام عرض کیا۔ آپنے سلام کا جواب ارشاد فرمایا مین آپکے پاس بیٹھ گیا۔ آپنے میری جانب متوجہ
ہوکر ان لوگون کا تمام تذکرہ بیان فرمایا جب آپ اس قصہ کو بیان کر چکے تو آپنے نماز کا حکم دیا ہماور ہمارے
ساتھ ظہر کی نماز ادا کی پھر لوٹ کر بیٹھ گئے جناب حسن علیہ السلام اٹھکر انکے سامنے جا بیٹھے اور کہرو کر کہنے
لگے میںنے آپ سے عرض کیا تھا مگر آپنے نہ مانا میںنے پھر عرض کیا تھا۔ اب یہ دیکھیے کہ آپ کل کیسے تنگ موقع
مین لڑینگے اور کوئی آپ کا مددگار نہ ہوگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہو تو سہی کیا بات ہے تم ہمیشہ لڑکیون کی
طرح سے روتے ہو۔ تمنے کیا ایسی بات کہی تھی کہ جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ مینے اسے نہین مانا جناب
حسنؑ نے عرض کیا جب لوگون نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کو گہیر رکہا تھا تو مینے عرض کیا تھا
کہ آپ یہان سے کسی سمت کو چل دین جب یہ لوگ جناب عثمان کو قتل کرینگے تو ضرور آپ کو ڈہونڈینگے
اور آپ کی بیعت کرینگے۔ لیکن آپنے نہ کیا۔ پہر جب حضرت عثمان شہید ہوگئے اور لوگ آپ سے بیعت
کہنے کو آئے مینے عرض کیا کہ جب تک آپکے پاس تمام عرب کے قاصد نہ آجائین آپ بیعت نہ لین۔ پہر
جب طلحہ و زبیر بیعت کو لیے آئے تو مینے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانین اگر تمام امت اجماع کرے تو آپ
بیعت قبول کرین اور اگر اختلاف واقع ہو تو آپ قضای الٰہی پر راضی رہین۔ جناب امیر علیہ السلام
نے کہا واللہ مین کفتار نہین بننا چاہتا کہ جب آدمی اسکے بہٹ مین گہستا ہے تو اسکو حیران کرکے اسکی
پاؤن مین رسے ڈالتا ہے اور زیاب زیاب پکار کر اسکی نسین کاٹ دیتا ہے تیرا باپ تو مدبر کو مقبل سے
اور عاصی کو مطیع اور مخالف کو فرمان پذیر سے لڑاتا ہے پہر خدا جو چاہے سو کرے پہر جناب امیرؑ نے ربذہ
مین طلحہ و زبیر کیطرف خط لکہا۔ کہ ای طلحہ اور اے زبیر تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ جب تک لوگون نے
میری بیعت کا ارادہ نہین کیا مینے بہی انکا قصد نہین کیا۔ تم دونون کسی کے رعب سے دبکر بیعت
نہین کی اے زبیر تو تو شہسوار قریش ہے اور اے طلحہ تو تو شیخ المہاجرین ہے۔ قبل اسکے کہ تم اس
بات مین پڑتے اسکا چہوڑ دینا تمہارے لیے زیبا تہا۔ عثمانؓ کے بیٹے موجود ہین وہ عثمان کے ولی ہین
اور انکے خون کا مطالبہ کر سکتے ہین تم دونون مہاجرین مین سے ہو۔ تم اپنی والدہ کو گہر سے باہر
کہینچ لائے ہو جسمین کہ خدا نے استقرار سے بیٹہی رہنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تمہارے لیے کافی
ہو والسلام۔ اور جناب ام المومنین عائشہؓ کو یہ خط علیحدہ لکہا کہ آپ کو اپنے گہر سے اس امر
کی طلب کے لیے باہر نکلنا زیبا تہا۔ جو آپ کی شان کے مناسب ہوتا۔ اسپر آپکا یہ زعم ہے کہ اصلاح
بین الناس کے سوا آپ کی اور کوئی مراد نہین۔ بہلا آپ یہ تو بیان کرین کہ عورتون کو لشکر کی
سپہ سالاری سے کیا سروکار ہے۔ آپ اپنے زعم مین جناب عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرتی ہین

عثمان بنی امیہ مین سے تہے آپ بنی تمیم مین سے ہین جسنے کہ آپ کو اس امر کے لیئے گہر سے باہر نکالا ہے اور جسنے برانگیختہ کیا ہے وہ ایک بہاری گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ خدا سے ڈرین اور اپنے گہر کو لوٹ جائین اور رستہ کا لحاظ رکہین۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کیطرف خط دیکر روانہ کیا اور اس مین لکہا کہ مینے تمکو سب شہرون کے باشندون مین سے انتخاب کیا ہے اور جو امر کہ اسوقت حادث ہوا ہے اسکے لیے مینے تمہاری طرف توجہ کی ہے پس تم خدا کے دین کے اعوان اور انصار بنو۔ اور ہماری ساتہہ آمادہ ہو جاؤ۔ شاید کہ اس امت مین پہر اصلاح عود کر آئے اور ہم لوگ ایک دوسرے کے بہائی بنجائین تو دونون محمد کوفہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اور جناب امیر لوگون مین خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ پروردگار نے اسلام کی وجہ سے ہمین عزت دی ہے اور ہمارا قدر بلند کیا ہے اور ذلت اور باہمی نفرت اور عداوت کے بعد اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے پس جب تک کہ خدا نے چاہا لوگ اسپر چلتے رہے اسلام انکا دین اور حق انکا مذہب اور قرآن انکا پیشوا رہا یہانتک کہ یہ ان لوگون کے ہاتہہ مین آپہنسا جنکو کہ شیطان نے بہسلایا ہے اور وہ ضرور اس امت کو بہسلانیوالا ہے جسطرح سے اس امت سے پہلی امتون مین پہوٹ پڑی ہے۔ اس امت مین بہی ضرور پڑیگی۔ ہونیوالے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین (اسکو دوبارہ کر) فرمایا ہونیوالی بات ضرور ہوکر رہے گی اور عنقریب یہ امت تہتر فرقون مین بٹ جائیگی جن میں ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے پس تم اپنے دین کی تکریم کرو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا شعار بناؤ۔ اور انہین کی سنت کا اتباع کرو۔ اور جو مشکل کہ پیش آئے تمکو اس مین قرآن کیطرف رجوع کرو۔ جو کچہ کہ قرآن جتلائے اسے مانو اور جس سے انکار کرے اسے چہوڑ دو اور اسپر خوش رہو کہ اللہ تمہارا رب اور اسلام تمہارا دین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری نبی ہین اور قرآن کے منصف اور پیشوا ہونے پر رضی رہو۔ پہر آپ ربذہ سے ذی قار کی طرف روانہ ہوئے اور دونوں محمد کوفہ مین پہونچ گئے ابوموسی کو خط دیا انہون نے سب کے سامنے پڑہا اور کچہ جواب نہ دیا۔ رات کو ذوی الحجہ کے لوگ اکٹہے ہوکر ابوموسے کے پاس گئے اور پوچہا کہ روانہ ہونے کی نسبت تمہاری کیا راے ہے ابوموسی نے کہا آج تو نہین مین کل اپنی راے بیان کرونگا۔ دوسرے روز ابوموسی نے منبر پرچڑہکر بیان کیا کہ دو امر ہین ایک آخرت کے واسطے گہر مین بیٹہے رہنا۔ اور دوسرا دنیا کے واسطے گہر سے باہر نکلنا جو ان دونون مین آسان سمجہو اسے اختیار کرو پس لوگون مین سے ان دونون محمدون کے ساتہہ کوئی چلنے کے لیئے آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونون غصہ مین آکر ابوموسی سے سخت و سست کہنے لگے ابوموسی نے کہا

کہ ابھی تک عثمان کی بیعت میری اور تمہاری آقا کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہین تو جب
تک کہ عثمان کے قاتلون سے جہان کہین کہ ہون فراغت حاصل نہو جائے۔ کوئی نہین لڑ سکتا۔ دونون محمد و ہاشم
سے جناب امیر کی خدمت مین واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ آپنے اشتر سے فرمایا تو ہماری طرف
سے ابو موسی کی پاس جا اور اسکی بات پر اعتراض وارد کر تیری رائے کے سوا ابو موسی کوفہ کے عمل پر نہین رہ
سکتا جناب حسن کو بھی اپنے ساتھ لیجا اور اس فساد کی اصلاح کر جناب حسن اور اشتر ایسے وقت مین کوفہ مین
پہونچے کہ اسوقت لوگ مسجد مین جمع تھے اور ابو موسی انہین خطبہ سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ای
لوگو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہی لوگ ہین جو شرفیاب صحبت ہوئے ہین پس وہی لوگ ان
لوگون سے کہ جنکو شرف صحبت حاصل نہین ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکھنے والے ہین۔ تم کو نصیحت
کرنا ہمارا فرض ہے یہ فتنہ سخت ہے۔ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ
پیدا ہونیوالا ہے کہ بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا
خدا تعالی نے ہمکو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ہمارا خون اور مال ایکدوسرے پر حرام کیا ہے
جناب حسن علیہ السلام نے کھڑے ہو کر ابو موسی سے فرمایا ای بوڑھے تیری ماں مرے ہماری عمل سے علیحدہ
ہو جا۔ ابو موسی نے عرض کیا آپ آج کی شب مجھے مہلت دین۔ جناب حسن علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر
خطبہ ارشاد کیا اے لوگو۔ تم اپنے امیر کی دعوت مانو اور اپنی بھائیون کیطرف دوڑو۔ امیر المومنین
فرماتے ہین مین ان دو راہون مین سے ایک پر نکلا ہون یا ظالم ہون یا مظلوم اگر مظلوم ہون تو جو شخص میری مدد کریگا خدا
تعالی اسکی مدد کریگا۔ اور اگر ظالم ہون تو مجھے پکڑ لیگا۔ خدا کی قسم ہے طلحہ و زبیر وہ ہین جنہون نے
سب سے پہلے مجھ سے بیعت کی ہے اور وہی سب سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے ہین آیا مینے کسی کے مال
مین ہاتھ ڈالا ہے یا خدا کے کسی حکم کو بدلا ہے۔ پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور بری بات
سے بچو۔ عمار بن یاسر نے بھی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح مین ابی مریم عبداللہ بن زیاد سے روایت
کرتے ہین کہ جب طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کیطرف چلی گئی جناب امیر نے عمار بن یاسر اور
اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام کو کوفہ مین ہماری پاس بھیجا جناب حسن نے منبر پر چڑھکر اور عمار بن یاسر
نے منبر کے نیچے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہین۔ خدا
کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت مین تمہاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین خدا نے اسوقت تمکو امتحان
مین ڈالا ہے کہ تم علی کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنین کی اور ہر اشتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت
کرنے لگے۔ لوگ بھی انکی دعوت کو پذیرا کرنے لگے۔ ہند بن عمر نے کھڑے ہو کر اپنی قوم سے کہا امیر المومنین

نے ہمکو بلایا ہے اور اپنے فرزند ارجمند کو بھیجا ہے۔ تمکو انکی بات پذیرا کرنی چاہیئے۔ اور انکے حکم کو
ماننا چاہیئے اور اپنی رائے سے مدد دینا چاہیئے تم انکے ساتھ جلد چلو حجر بن عدی نے کہا ای لوگو امیر المومنین
کی دعوت کو قبول کرو تم سبکدوش ہو یا زیربار جس حالت مین ہو دوڑکر چلو۔ تم سب مین سے اول مین روانگی کا
فرمان پذیر ہون جناب حسن ع نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہین جو شخص خشکی کی رستہ سے آنا چاہتا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے
ورنہ دریا کی راہ سے ہماری پس پہونچ جائے نو ہزار آدمی خشکی کے رستے سے انکے ہمراہ ہو لیئے اور دو ہزار
آٹھ سو ذی قارین دریا کی رستہ سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے آپنے عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوار صاحبون کے ساتھ انکی ملاقات کی اور آؤ بھگت کرکے فرمایا۔ اے کوفہ والو
تمنے عجم کے بادشاہون کو قتل کیا ہے اور انکے جھگڑے کو توڑ پھوڑ کر انکی میراث چھین لی ہے۔ ہم نے تم کو
اسلیئے بلایا ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے اہل بصرہ کے بھائی بندون کے درمیان گواہ بنے رہو۔ اگر وہ لوٹ
جائین تو یہی ہماری مراد ہے۔ اور اگر وہ ہٹ کرینگے تو ہم ان سے مدارا پیش آئینگے یہانتک کہ وہ ہمپر
ظلم شروع کرین۔ مین کوئی رفع فساد کے واسطے اصلاح کی بات انپر صرف کرنے سے باقی نہین چھوڑونگا
پھر آپنے قعقاع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل بصرہ کے پاس جانیکا حکم دیا۔ قعقاع آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کرام مین سے تھے ان سے جناب امیر نے فرمایا تم جاکر طلحہ و زبیر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونون
کو الفت اور جماعت کیطرف دعوت کرو اور فرقت اور مباینت کی برائی جتلاؤ۔ تمہاری جیسا آدمی خود
جانتا ہے کہ ایسی معاملات مین کیا کرنا چاہیئے۔ قعقاع بصرہ مین پہونچے اور اول جناب ام المومنین کی خدمت
مین گئے اور سلام کے بعد عرض کیا اے مادر مہربان اس شہر مین آپکی تشریف آوری کا کیا باعث ہے
جناب ام المومنین نے فرمایا۔ میرے بیٹے میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیے ہوا ہے قعقاع
نے کہا آپ طلحہ و زبیر کو میرے پاس بلا دین تاکہ مین آپکے مواجہ مین انسے گفتگو کرون جناب ام المومنین نے
انکو بلا بھیجا جب وہ خدمت مین حاضر ہوئے قعقاع نے ان سے کہا مینے جناب ام المومنین سے تشریف آوری
کا باعث پوچھا تھا۔ آپنے فرمایا کہ میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح پیدا کرنے کے لیئے ہوا ہے۔ آپ دونو
صاحب بیان کرین کہ آپ اس امر مین متابع ہین یا کہ مخالف دونو صاحبون نے کہا ہم متابع ہین قعقاع
نے کہا اب آپ بیان کرین کہ اصلاح کی کیا صورت ہے خدا کی قسم ہے اگر تمنے اسکو ہمین جتا دیا تو البتہ آپ
اصلاح کرنیوالے ہین اور اگر آپ نے انکار کیا تو کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی دونون نے کہا جناب
عثمان کے قاتل دیدیئے جائین قعقاع نے کہا یہ اسوقت نہین ہو سکتا۔ میری رائے مین آتا ہے کہ اس
وقت یہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھا دی جائے تاکہ مسلمانون کا خون زمین پر نہ گرنے اس کے

ایسا ... اور کوئی دوسرا علاج نہین اگر تمنے انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا۔ اور اس سے اعراض کرنا علامت شر اور مال
کے تلف ہو جانے کا باعث ہوگا۔ تم لوگون کو عافیت پہونچاؤ خدا تمہین عافیت روزی کریگا تم نیکی کی
کنجیان بنو اور بلا کو مت چہیڑو تا کہ تمہین اور ہمین آپس مین نہ لڑوا دے۔ دونون کہنے لگے تمنے ٹہیک کہا
ہے۔ اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کے راے پر چل نکلا تو درست ہو جائیگا۔ قعقاع وہان سے واپس چلے آئے
اور جناب امیرؑ سے عرض کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہو گئے۔ جسکو کہ برا معلوم ہوتا تہا برا
معلوم ہوا۔ اور جسے خوش ہونا تہا خوش ہو گیا تمام عرب کے قاصد بصرہ سے جناب امیر کی خدمت مین حاضر
ہو گئے تا کہ اپنے اہل کوفہ کے بہائیون کی راے سے واقفیت حاصل کرین کوفہ والون نے بہی ان سے بیان
کیا کہ صلح کے سوائے کوئی دوسرا خیال ہمارے دل مین نہین۔ پہر جناب امیرؑ خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے
اور حمد و ثنا کے بعد جاہلیت کا اور اسکی برائیون کا ذکر کیا پہر آپنے ارشاد کیا کہ مین کل یہان سے کوچ کرنے
والا ہون جسنے کہ عثمان کے قتل پر اعانت کی ہو وہ ہمارے ساتہ نہ چلے۔ ذی قار مین جناب عثمان کے
قاتلون مین سے دو ہزار آدمی جناب امیرؑ کے لشکر مین موجود تہے رات کو باہم مشورت کرنے لگے انکے رئیس
عبد اللہ بن سبا جو ابن السوداء کے نام سے بہی مشہور ہے ان سے کہنے لگا تمہاری عزت اسی مین ہے کہ
تم لوگون مین ملے رہو اور جناب علی کا ساتہ نہ چہوڑو جب صبح ہو تو تم لوگون مین ملکے لڑنے لگیو جو لوگ
کہ تمہارے ساتہ ہونگے وہ بہی ناچار ہو کر لڑ پڑینگے جب جنگ چہڑ جائے تو تمنے تماشا دیکہنا کہ کیا ہوتا
ہے وہ لوگ عبد اللہ بن سبا کی راے پر متفرق ہو گئے صبحکو جناب امیرؑ قبیلہ بنی عبد القیس کے پاس جا اترے اور
وہان سے بصرہ کا ارادہ کیا۔ اعور بن سنان المنقری جناب امیر علیہ السلام سے کہنے لگا یا امیر المومنینؑ
آپ بصرہ کی طرف کیون تشریف لائے ہین۔ آپنے فرمایا مین لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیئے اور
اس آگ کے بہڑکتے ہوئے شعلہ کو بجہانے کے لیے آیا ہون شاید میری وجہ سے پروردگار اس امت کے
تفرقہ کو دور کردے اور جمعیت عطا فرمائے اور یہ لوگ لڑائی کو چہوڑ دین۔ اعور بن سنان نے کہا
اگر ان لوگون نے ہماری کہنے کو نہ مانا آپنے فرمایا ہم انکا پیچہا چہوڑ دینگے جس طرح سے کہ وہ ہمکو چہوڑ دینگے
وہ کہنے لگا اگر انہون نے ہمین نہ چہوڑا۔ آپنے فرمایا اگر وہ ہمکو نہ چہوڑین گے تو ہم انکو اپنی جان سے زور
کے ساتہ ہٹا دینگے۔ اسنے کہا آیا کوئی نظیر انپر قائم ہو سکتی ہے۔ آپنے فرمایا ہان (اس جگہہ معلوم
ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے کچہ عبارت رہگئی ہے واللہ اعلم المترجم) پہر ہیثم کا بیٹا ابو سلام کہڑا ہو کر کہنے لگا
امیر المومنین آپ اس قوم کے ساتہ جنگ کی تاخیر کرنے مین کوئی حجت مد نظر رکہتے ہین آپ نے
فرمایا ہان۔ جب کسی شی مین کچہ حکم نہ پایا جائے تو اس مین اس امر پر حکم کیا جاتا ہے جو احتیاط کے

مناسب ہو اور جس مین نفع عام ہو۔ وہ کہنے لگا پہر ہمارا اور انکا کیا حال ہونیوالا ہے آپنے فرمایا مین امید کرتا ہون کہ جو کوئی ہم مین سے اور ان مین سے قتل ہوگا اگر اسکا دل خدا کے ساتہہ خالص ہے تو وہ جنت مین داخل ہوگا۔ پہر طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عائشہؓ بصرہ سے روانہ ہوکر قصر ابن زیاد کے پاس پہونچی جناب امیرؑ کا لشکر بہی وہان پر اتنے فاصلہ سے پڑا ہوا تہا کہ یہ انکو اور وہ انکو دیکہہ سکتے تہے تین دن تک وہان ٹہیرے رہے سوا صلح کے اور کوئی امر مدنظر نہ تہا۔ اور باہم خط و کتابت جاری تہے۔ اور ان دونون لشکرون کا ملنا جمادی الآخر کے نصف ۳۶ھ اڑتیس ہجری کو ہوا جناب امیرؑ اپنے لشکر مین خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہو اور فرمایا اے لوگو۔ تم اپنے ہاتہہ اور زبان کو ان لوگون سے روک رکہو جو شخص آج کے دن دشمنی کریگا وہی کل دشمن قرار دیا جائیگا۔ ادہر جناب ام المومنینؓ ازد کے قبیلہ کے پاس فروکش ہوئین۔ ان دنون مین صبرہ بن سمجان قوم ازد کا رئیس تہا۔ کعب بن سوار اسکو کہنے لگا جب کہ یہ دونو لشکر ایک دوسرے کے آمنے سامنے اتری ہین تو اب انکا بند رہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون لشکر لہراتے ہوئے دو دریا ہین۔ تم میری بات مانو اور تم انکے درمیان مت گہسو۔ اپنی قوم کو بہی ان سے بچا رکہو۔ مجہے خوف ہی مبادا صلح نہ ہو۔ اور جنگ چہڑ جائے یہ دونو بہائی ہین اگر باہم راضی ہو گئے تو بہی اور اگر نہ ہوئے تو بہی کل ہم انپر حکم ٹہیرینگے۔ کعب جاہلیت مین نصرانی تہے۔ صبرہ نے ان سے کہا مجہی ڈر ہے کہ تجہہ مین نصرانیت کا کچہہ بقیہ نہ رہگیا ہو۔ تو مجہے یہ کہتا ہے کہ اصلاح بین الناس سے غائب رہون اور جناب ام المومنینؓ اور طلحہ اور زبیر کی مدد نکرون جبکہ ان لوگون نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔ خدا کی قسم ہے مین ہرگز ایسا نہین کرونگا۔ خباب بن راشد تیم اور عدی اور کفل اور بنی عبد مناۃ اور بنی الیاس کے پنج قبائل کی جمعیت کے ساتہہ اور ابو الحربا بنی تمیم اور بنی عمر کے گروہ کے ساتہہ اور ہلال بن وکیع حنظلہ کی قوم کے ساتہہ اور صبرہ بن سمجان قبیلہ ازد کے ساتہہ اور ساجع بن مسعود السلمی بنی سلیم کے ساتہہ اور زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتہہ اور غطفان بن شبع بنی بکر کے ساتہہ اور حارث بن راشد بنی ناجیہ کے ساتہہ اور ذوالاحمر حمیری یمن کے لوگون کے ساتہہ جناب ام المومنین کے لشکر مین حاضر تہے۔ پس بنی مضر اپنے بہائی بندون مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ دارون ربیعہ کے نزدیک اور اہل یمن اہل یمن کے پاس جو جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین تہے اترے جناب امیرؑ کے لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب اور طلحہ و زبیر کی فوج کی تعداد تیس ہزار کے قریب تہی ان دونون لشکرکے فروکش ہونے کے تیسری شب کو عبداللہ بن عباسؓ کی زبانی جناب امیرؑ نے طلحہ و زبیر کو اور طلحہ و زبیر نے جناب امیر کو سلام کہلا بہیجا۔ اور باہم صلح کے لیئے قاصد آمد و شد کرنے لگے اور صلح کی بات دونون گروہون مین شائع ہوگئی لوگ نہایت

بہی خوش ہوئے اور صلح پر مطلع ہونے سے شب کو ایسی خوشی سے سوئے کہ ویسے کبہی نہین سوئے تہے قاتلان
عثمان نے جب لوگون کی باہمی خط وکتابت کو دیکہا اور صلح کی قرار داد پر مطلع ہوئے نہایت پریشانی
مین پڑ گئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے آخر انکی رای نے لڑائی کے فتنہ اٹہانے پر اتفاق کیا
ابہی رات کا اندہیرا باقی تہا کہ انہون طلحہ وزبیر کے لشکر پر شبخون مارا۔ اعیان دونون کے لشکر مین
سے مضر اپنی ہم قوم مضر پر اور ربیعہ ربیعہ پر اسیطرح سے ہر قبیلہ والے اپنے قبیلہ کے لوگون پر جو جناب امیر
کے لشکر مین تہے اٹہہ پڑے اور لڑائی برپا ہو گئی۔ لوگ حیران تہے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ طلحہ وزبیر کے میمنہ
پر عبد الرحمن بن الحارث اور میسرہ پر عبد الرحمن بن عتاب قائم ہو گئے اور خود طلحہ وزبیر قلب مین جا
ٹہیرے اور پوچہنے لگے لڑائی یک بیک کیون چہڑ گئی ہے لوگون نے جواب دیا اسکی وجہ ہمین نہین معلوم
ناروں کی چہاؤنی ہی تہی کہ ہمپر تلوارین پڑنے لگین طلحہ وزبیر کہنے لگے تاوقتیکہ ہم انکو قتل نکرین
علی ہماری بات نہین مانینگے۔ اوہر جناب امیر بہی اپنے اصحاب کے ساتہہ اُٹھ کہڑے ہوئے اور پوچہنے لگے
یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی سائبہ نے عرض کیا کہ جب تک کہ ہم پر چہیپے نہین گرا دیے ہمکو نہین معلوم
ہوا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پہر ہم بہی سوار ہو گئے۔ اور جنگ شروع ہو گئی جناب امیر نے فرمایا جبتک کہ طلحہ
وزبیر قتل نہ ہو جائین وہ ہماری اطاعت کرنیوالے نہین کعب بن سوار جناب ام المومنین کیخدمت
مین جا کہ کہنے لگے اے مادر مہربان آپ سوار ہو جائین لڑائی چہڑ گئی ہے لوگ صلح سے انحراف
کر گئے ہین۔ انکو ایک ہودج مین سوار کرایا گیا اور ہودج کی چار طرف کو زرہ سے چہپا دیا جناب امیر
نے اپنی فوج مین آواز بلند پکار کر ارشاد کیا۔ اے لوگو مین تمکو خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ کسی
بہاگتے ہوئے کا پیچہا مت کرنا اور زخمیون کا لباس مت اتارنا۔ اور لونڈی اور غلام مت بنانا اور
کسیکے سلاح اور سامان اور کپڑون کو مت لوٹنا۔ پہر آپنے آسمان کی طرف ہاتہہ اٹہا کر جناب
الٰہی مین عرض کیا الٰہی تو دانا ہے کہ طلحہ وزبیر نے مجہہ سے بیعت کرکے لڑائی کی ہے تو جسطرح سے
چاہے اور جس چیز کے ساتہہ چاہے ان دونو سے میرے حق مین ہر طرح سے کفایت کر۔ جناب امیر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری خاصہ کی خچر شہبا نامی پر سوار تہے صرف قمیص پہنے اور ردا
اوڑہے اور عمامہ باندہے تہے۔ نہ بکتر کچہہ بہی لگائے ہوئے نہین تہے جب جب فوج نکل
آئی آپ دونو صفون کے درمیان مین جا کہڑے ہوئے اور میدان مین نکلکر زبیر رضی اللہ عنہ کو آواز
بلند پکار کر فرمایا زبیر بن العوام کہان ہین انکو چاہیئے کہ میرے پاس آئین لوگون نے عرض کیا امیر
المومنین آپ اس حالت مین زبیر کو بلاتے ہین باوجودیکہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ وہ قریش کے بہادر

شہسوار ہین جناب امیرؑ نے فرمایا وہ میرا کچھ نہین کر سکتے پھر آپنے پکار کر فرمایا زبیر کہان ہین میری پاس چلے آئین زبیر اپنے لشکر سے نکلکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور اسقدر قریب آکھڑے ہوئے کہ دونون کے گھوڑون کی گردنین باہم مل گئین اور ان مین فرق نہین معلوم ہوتا تھا جناب امیر علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ اے زبیر تجھے اس فعل پر کس شے نے ابھارا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمانؓ کے خون کا بدلا لینے نے آپنے فرمایا اگر تم اور تمہارے معتقد سب اپنے بیان مین انصاف کرین تو خود تمنے انکو قتل کیا ہے لیکن مین تمسے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا تمکو یاد ہے جب تمسے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر کیا تو علی سے محبت رکھتا ہے تمنے عرض کیا تھا یہ تو میرے مامون کے بیٹے ہین میں کیون انسے محبت نہ رکھونگا آپنے فرمایا تھا عنقریب تو اسپر خروج کریگا اور تو اسکے حق مین ظالم کریگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر جناب امیرؑ نے فرمایا مین دوبارہ قسم دیکر تمسے اس روز کا ذکر پوچھتا ہون جبکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی طرف سے تشریف لا رہے تھے اور تم بھی حضرت کے ساتھ تھے۔ آپنے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا اور تم نے منہ پھیر کر اور حضرت کو دیکھکر سلام عرض کیا تھا حضرت مجھے دیکھکر اور مین حضرت کو دیکھکر ہنسنے لگے تھے تمنے میری نسبت کہا تھا ابن ابیطالب دل لگی نہین چھوڑتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر تم انکو دل لگی کرنے والا سمجھو۔ وہ دل لگی نہین کرتے عنقریب تم انپر خروج کروگے اور تم انکے حق مین ظالم ہوگے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا گواہ ہے یہ بھی ہوا ہے۔ لیکن مین اسکو بھول گیا تھا۔ اب کہ آپنے مجھے یاد دلایا ہے مین ابھی واپس چلا جاتا ہون اگر آپنے اس سے پہلے یہ تذکرہ کیا ہوتا تو واللہ مین ہرگز خروج نکرتا۔ پھر دیکھو مین جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہون۔ یہ کہکر زبیر وہان سے لوٹ پڑے جناب ام المومنین رضؓ نے ان سے کہا ای زبیر تمہارے بعد فوج کا کیا حال ہوگا۔ زبیر نے عرض کیا کہ مین کبھی شرک مین اور اسلام مین کسی موقف مین حاضر نہین ہوا کہ مجھے اسکی نسبت پوری بصیرت حاصل نہوگئی ہو۔ مین آجکے دن اپنے معاملہ مین شک رکھتا ہون قریب ہے کہ مین اپنے قدم رکھنے کی جگہہ نہ دیکھ سکون پھر صف چیر کر... مکہ کے رستہ کو روانہ ہو گئے اور بنی تمیم کی قوم مین جا اترے عمرو بن جرموز المجاشعی نے انکی مہمانی کی اور وادی سباع کیطرف انکے ساتھ ہو لیا دیکھا کہ وہ [illegible] ملیگا رہین دہوکا دیکر انکو قتل کر ڈالا۔ انکی تلوار اور انگوٹھی لیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین فتح کی مبارکباد کے لیئے حاضر ہوا اور حضرت کو جناب زبیر کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپنے اس سے فرمایا مین تجھے دوزخ کی بشارت

بشارت دیتا ہون یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن صفیہ کا قاتل دوزخی ہوگا ابن جرموز کہنے
لگا انا للہ وانا الیہ راجعون عجب معاملہ ہے کہ اگر ہم آپکے ساتھ لڑین توبھی ہم دوزخی بنین اور اگر آپکی طرف
سے لڑین توبھی دوزخی بنین آپنے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے یہ پیشین گوئی ہو چکی ہے طلحہ رضی
اللہ عنہ کی نسبت اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے انکو بھی میدان مین بلایا اور اپنی فضیلت اور سبقت کی
حقوق انکو جتائی جسطرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے۔ اور فوج سے علیحدہ ہو گئے
مروان بن الحکم جو انہین کے گروہ مین تھا اوس نے انکے پاؤن پر تیر مارا۔ یحیے بن سعید کہتے ہین کہ جمل
کے دن مینے طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑہتے سنا ندمت ندامۃ الکسعی لما + شریت رضی بنی جرم
برغمی + یعنے مجھے کسعی کی ندامت جیسی ندامت حاصل ہوئی جبکہ مینے اپنے علی الرغم بنی جرم کی رضا
کو پیدا کرنا اپنے اوپر گوارا کر لیا۔ کہتے ہین کہ جب انکو تیر لگا اور ان کا پاؤن زخمی ہو گیا قعقاع رضی
اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اب آپ نہیں اوٹھ سکینگے ارے اس سے اعراض کر چکے ہین آپ خیمہ کے اندر گھس
جائین انکے پاؤن سے خون جاری تھا اور کہتے جاتے تھے الٰہی میرا بدلا عثمانؓ کے بدلے تو میری جان کو لیلے
تا کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے جب انکا موزہ خون سے بھر گیا۔ اپنے غلام سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار
ہو جا اور مجھے گرنے سے تہام لے میرے لئے ایسا مکان خرید کہ مین اس مین اتر پڑون آپ اسی حال سے بصرہ
مین پہونچے اور بصرہ کے باہر ویرانہ مین ایک گھر مین جا اترے اور انتقال کر گئے ذکر ہے کہ جناب امیر علیہ
السلام کے اصحاب مین سے ایک شخص انکے پاس سے ہو کر گذرا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون
ہے اس نے کہا مین جناب امیرؑ کے اصحاب مین سے ہون کہنے لگے جلد اپنا ہاتھ بڑہا کہ مین تیرے ہاتھ
پر بیعت کرون مجھے خوف ہے کہ مین مرجاؤن اور میری گردن مین خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو جب وہ وفات
پا گئے۔ تو بصرہ کے بعد بنی سعد کی قبرستان مین دفن ہوئے۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر
مین ہلچل پڑ گئی اور بہت جلد بھاگ گئے جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ جناب ام المومنینؓ
کی سواری کے اونٹ تک پہونچ گئے جب بھاگنے والون نے دیکھا کہ لشکر کے لوگ جمل کے پاس پہونچ
گئے ہین جسطرح سے کہ وہ پہلے ثابت قدم ہو کر لڑ رہے تھے اسیطرح سے یکدل ہو کر لوٹ پڑے اور
دونون لشکر کے لوگ باہم خلط ملط ہو گئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ شباہت برابر نہ اس سے پہلے اور نہ
پیچھے روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس مین کہ اسقدر لوگون کے ہاتھ
پاؤن کٹ کر ڈہیر کے ڈہیر لگ جانیکا ذکر کیا گیا ہو تمام روز یہی کیفیت رہی جب تک کہ فریقین سے بے
تعداد بہادر جمل کے گرد نہ مارے گئے روایت ہے کہ جمل کی مہار ستر آدمیون نے پکڑی ہوئی تھی ان مین سے

ایک بہی باقی نہ بچا بلکہ سب مارے گئے ان مین سے محمد بن طلحہ بہی تہے کہ جمل کی مہار پکڑ کر حملہ پر حملہ کرتے تہے
اور جب کبہی حملہ کرتے تو حم لا ینصرون پڑہ لیتے انہون نے یہ شعار جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار
کیا ہوا تہا وہ لوگ حملہ کرنے کیوقت اکثر اس آیت کو پڑہا کرتے تہے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تہا
کہ محمد بن طلحہ کو کوئی شخص قتل نکرے اور نہ انکو ایذا پہونچائی اور زندہ پکڑ لی۔ شریح بن اوفی العبسی نے انپر
حملہ کیا محمد بن طلحہ نے حم لا ینصرون پڑہا اسکے حملہ کو روکا شریح نے انکو نیزہ مارا جس سے وہ جان سے گذر گئے
محمد بن طلحہ بڑے زاہد اور عابد مشہور تہے اور کثرت صلوۃ کی وجہ سے سجاد کہے جاتے تہے۔ اپنے والد
بزرگوار کی اطاعت کیوجہ سے لڑائی مین کام آئے تہے۔ انکی نسبت انکے قاتل شریح بن اوفی العبسی کا قول ہے ؎
وہ لکلیف دینے والا نہین تہا۔ آنکہو نے ایسا مسلمان کم دیکہا ہے سوا اسکے اور کسی امر پر نہین مارا گیا کہ علی کا
تابع نہین تہا۔ اور جو کوئی حق کا تابع نہوا آخر کار ندامت اٹہاتا ہے۔ مجہے اس نے حم پڑہکر سنائی باوجودیکہ
میرا نیزہ زخم لگا نیوالا تہا۔ آیا حم پیشدستی کے آگے پڑہی جاسکتی ہے۔ مینے اسکی قمیص کے گریبان کو نیزہ
سے پہاڑ ڈالا وہ تڑپتا ہوا ہاتہون کے بل اور مونہہ کے بل زمین پر گر گیا۔ انکے قتل کے بعد جمل کی مہار
کو عمرو بن الاشرف نے تہاما جو شخص اسکے قریب جاتا تہا اوسکو وہ تلوار سے درخت کے پتے کیطرح زمین پر جہاڑ
دیتا تہا۔ حارث بن زہیر الاسدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑہا ؎ یا امنا یا خیر ام نعلم۔ اما ترین کم شجاع
تکلم۔ و تختلی ہامہ و المعصم ای ہماری مان اور سب سے اچہی مان تم نہین دیکہتی ہو کہ کسقدر تمہاری
بہادر بیٹے زخمی ہوئے ہین۔ اور کسقدر سر اور ہاتہ کٹکر گر گئے ہین پس دونون باہم وار کرنے لگے اور
ایک دوسرے کے زخم سے ہلاک ہو گئے۔ بہادرون نے جمل کے گرد گہیرا ڈال لیا جو شخص کہ جمل کی مہار پکڑتا تہا
قتل ہو جاتا تہا اور مہار پکڑتے وقت اپنی حسب و نسب کا بیان کرتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ مین فلان شخص
ہون اور میرا باپ فلان شخص تہا جب عبداللہ بن الزبیر کی نوبت پہونچی تو مہار پکڑ کر چپکے کہڑے ہو گئے
جناب ام المومنین نے فرمایا اے شخص تو اپنی حسب نسب کو کیون بیان نہین کرتا۔ عبداللہ عرض کرنے
لگے آپکا اور آپ کی بہن کا بیٹا ہون فرمانے لگین کیا تو عبداللہ ہے افسوس کیا اسمار میری بہن تمہاری
جائیگی۔ اتنے مین اشتر آپہونچا اور دونون مین لڑائی شروع ہو گئی اشتر نے انکے سر پر چوٹ ماری
جس سے خفیف سا زخم آگیا پہر دونون دست و گریبان ہو کر کشتی کرنے لگے یہانتک کہ دونون زمین
پر گر گئے ابن زبیر اپنے ساتہیون سے کہنے لگے مجہکو اور مالک اشتر کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہین سکتے
تہے کہ مالک کونسا ہے اور عبداللہ کونسا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے پہر دونون ایک
دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اشتر کہا کرتے تہے جمل کے روز مجہے ایک بہادرون کی جماعت کا سامنا ہوا

لیکن جو مجھے ابن الزبیر اور عبدالرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنے میں دقت پیش آئی وہ کسی سے پیش نہ میں
آئی - میں نے اکثر ہیبت ناک بہادر دل ثابت سینہ والوں کا سامنا کیا ہے مگر قریب تھا کہ میں ان دونوں سے
نجات نہ پاتا میں اپنے دل میں کہتا تھا کاش میرا ان سے سامنا نہ ہوتا - اس روز کے ایسے ایسے واقعات کثرت
سے روایت ہوئے ہیں دونوں لشکروں میں سے جمل کے گرد جسقدر لوگ مارے گئے انکا شمار مشکل ہے
اور جسقدر کہ ہاتھ اور بازو کٹ کٹ کر گر گئے تھے انکی گنتی ہی نہیں تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھکر چلائے
کہ اونٹ کے پاؤں کاٹ ڈالو عجب لوگوں نے اسکے پاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا اور متفرق ہو کر دوڑے
بجیر بن دلجہ الکلبی نے جلدی سے دوڑ کر اسکی ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا
گرتے ہوئے ایسی ہولناک آواز نکالی کہ کبھی سننے میں نہیں آئی تھی جب اسکا ہودج زمین پر گرا تو
ایک سخت شور برپا ہو گیا - تیروں کے لگنے کی کثرت سے ہودج خار پشت کی نظیر بنا ہوا تھا لوگوں نے
اسکے ارد گرد گھیرا ڈال لیا - اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرادی
کہ کوئی بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرے اور زخمیوں کے کپڑے نہ اتارے اور کسی خیمہ میں نہ گھسے اور ہتھیار اور
کپڑے اور سامان نہ لوے سوا اپنے مقتولوں کے درمیان میں سے ہودج کے اٹھانیکا حکم دیا - اور ام المومنین
کی خدمت میں انکے بھائی محمد بن ابی بکر کو بھیجکر حکم دیا کہ اس ہودج کے گرد خیمہ برپا کریں اور خود
ملاحظہ کریں کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہیں لگا - محمد بن ابی بکر نے ہودج میں سر ڈالکر
دیکھنا چاہا ام المومنین نے فرمایا تو کون ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا میں آپ کا قریبی اہل ہوں
فرمانے لگیں کیا تو اسماء بنت عمیس خثعمیہ کا بیٹا ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا ہاں میں وہی ہوں
ام المومنین نے فرمایا ای میرے باپ کی یادگار خدا کا شکر ہے کہ جس نے تجھے سلامت رکھا ہے - رات
کے وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصرہ میں داخل کیا اور عبداللہ بن خلف الخزاعی کے گھر میں صفیہ
بنت الحارث بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار کے پاس جو ام طلحہ الطلحات کی
نام سے مشہور تھیں جا اتارا - اور زخمیوں کو رات بھر کے آسایش ملی اور بصرہ میں داخل ہو گئے -
اور جناب امیر نے بصرہ کے باہر نزول اجلال فرمایا اور مقتولوں کے دفن کا حکم دیا - لوگ بصرہ سے باہر
نکلکر انکو دفن کرنے لگے - جناب امیر خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیجاتے تھے جب
کعب بن سوار کی لاش پر پہونچے تو فرمایا کہ تم لوگوں کا زعم تھا کہ بجز چند احمقوں کے کوئی اس گروہ کا
شریک نہ ہوگا واللہ کعب بن سوار - تو بڑی اچھے آدمی تھے - پھر عبدالرحمن بن عتاب کو دیکھکر فرمایا
یہ شخص قوم کا یعسوب تھا - یہ وہ شخص تھا کہ لوگ ہر وقت اسکے ارد گرد پھرا کرتے تھے اور انعام کے

حاصل کرنے کیلیے انکے پاس جمع رہتے تہے وہان سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہونچے اور کہنے لگے انا للہ وانا
الیہ راجعون یا ابا محمد افسوس ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا تہا کہ قریش کو اسطرح سے خون مین تڑپا ہوا پاؤن
واللہ یا ابا محمد کسینے یہ شعر کیا اچہا کہا ہے ؎ فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ + اذا ما ہو استغنی
ویبعدہ الفقر + ایک جوان تونگری مین اپنی دولت کو اپنے قریب بٹہایا کرتا تہا جب وہ اسکا دوست
تونگر ہوگیا تو وہ اسکی فقیری کی وجہ سے اس سے دوری اختیار کرنے لگا۔ پہر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکہکر
فرمایا اسے اسکی باپ کی اطاعت نے مار ڈالا ہے پہر آپنے تمام اہل کوفہ اور اہل بصرہ کے مقتولون کا جنازہ
پڑہکر سبکو ایک بڑی قبر مین دفن کیا۔ اور دونون لشکرون کے ہتیار اور کپڑے جمع کرکے مسجد مین
رکہوا دیے اور فرمایا کہ ہتیارون کے سوا لوگ اپنی اپنی چیز کو پہچانکر لے جائین۔ اور ہتیارون کو خزانہ
مین جمع رکہنے کیلئے فرمایا کیونکہ وہ غلبہ سے حاصل ہوئے ہین۔ پہر آپ بصرہ مین تشریف لیگئے تمام بصرہ
والون نے یہانتک کہ زخمیون نے اور پناہ مانگنے والون نے بہی آپکی بیعت کی۔ بیعت لیکر آپ جناب
ام المومنین رض کے پاس تشریف لائے اور ان سے سلام علیک کرکے انکے پاس بیٹہہ گئے۔ پہر جناب ام
المومنین رض نے مقتولون کی نسبت استفسار کیا کہ دونون لشکرون مین سے کون کون مارے گئے ہین۔
جب ان مقتولون کے نام بیان کیے گئے فرمانے لگین خدا انپر رحم کرے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر
ہوسکتا ہے فرمایا کہ مینے اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فلان فلان شخص جنت
مین ہونگے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ ان دونون لشکرون مین سے جس کسیکا
دل خدا کے لیے خالص تہا اور مارا گیا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا پہر جناب ام المومنین رض کے لیئے
سواری اور زادراہ وغیرہ کا سامان کرکے آپکو مکہ کیطرف روانہ کرنا چاہا اور جو لوگ کہ بصرہ مین قیام
کرنا پسند کرتے تہے انکے سوا جسقدر کہ لوگ حضرت ام المومنین رض کے لشکر کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے
تہے آنکی معیت مین روانہ کیے اور اہل بصرہ کی چالیس عورتین انکے ساتہہ بہیجین اور انکے ساتہ آنکی
بہائی محمد بن ابی بکر کو بہی روانہ کیا اور کوچ کے روز خود بدولت تشریف لائے اور آنکی خدمت مین
ٹہیرے رہے جناب ام المومنین رض فرمانے لگین واللہ میرے اور علی کے درمیان کوئی پہلے دشمنی نہین تہی
بلکہ ایسی محبت تہی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرال والون سے ہوا کرتی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا سچ فرماتی
ہین۔ سوا اس امر کے ہمارے اور انکے درمیان مین کبہی کسی قسم کا کوئی تنازع نہین ہوا وہ دنیا اور
آخرت مین ہماری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین۔ پہر جناب ام المومنین رض مکہ کیطرف روانہ ہوئین
اور جناب امیر بہی چند میل تک بطریق مشایعت انکے ہمراہ گئے اور اپنے دونون صاحبزادون کو ایک

ایکدن تک انکی مشایعت میں رہنے کے لیے بھیجدیا جناب ام المومنینؓ حج کے دنوں تک مکہ میں رہیں پھر مدینہ کو تشریف لے گئیں جب جناب امیرؑ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہوچکے جسقدر کہ لوگ انکی رکاب سعادت میں حاضر واقعہ ہوئے تھے بیت المال کو انپر تقسیم کرنیکا حکم دیا چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار عطا ہوا آپنے فرمایا اگر خدا نے ہاتھ سے اہل شام پر ظفریاب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جائے گا قعقاع رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جمل کی لڑائی کے ساتھ صفین کی لڑائی کو کچھ مشابہت نہیں اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نیزے ہاتھ میں لئے اپنے سینہ پر دہرکر چپاتی کی طرح سے اونکی بھالیں جمل والوں کے بدن میں چبھوتے تھے اور وہ بھی ہمسے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبداللہ بن سنان الکاہلی کہتے ہیں کہ جمل کے دن ہمنے اسقدر تیر چلائے کہ ہماری ترکش خالی ہوگئے اور اس قدر نیزے مارے کہ انکی بھالیں ٹوٹ گئیں۔ ہمارے سینے اور انکے سینے مثل چھلنی کے سوراخ سوراخ ہوگئے تھے۔ جناب امیرؑ نے چلا کر فرمایا تھا کہ اے مہاجرین اور انصار کے نوجوانو تلواریں کھینچ لو سروں کے خود پر تلواروں کے پڑنیکی صدا بالکل دہوبیوں کے پٹنے کی آواز کے مشابہ تھی۔ مدینہ کے لوگ مغرب سے پہلے اس واقعہ سے آگاہ ہوگئی تھی۔ اور اسکی خبر انکو یونہی ہوئی کہ اکثر چیلیں مقتولوں کے اعضا کو لیکر اڑ جاتی تھیں چنانچہ ایک ہاتھ کو لیکر اڑی وہ مدینہ میں اسکے پنجہ میں سے گر گیا۔ لوگوں نے اسے اٹھا کر دیکھا اسکی انگوٹھی کا نقش پڑھا گیا اسپر عبدالرحمن بن عتاب رضی اللہ عنہ کا نام کندہ تھا۔ اسطرح سے مکہ اور مدینہ کی مابین کے باشندے بھی اس سے مطلع ہوگئے تمام مورخ جناب امیرؑ کے لشکر کے مقتولوں کی تعداد ایک ہزار سے تک بیان کرتے ہیں۔ اور کل لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ اور اصحاب جمل کے مقتولوں کی تعداد سترہ ہزار سات سو نوے آدمی بیان کرتے ہیں اور انکے لشکر کی کل تعداد تیس ہزار تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ مارے گئے تھے *

جنگ صفین میں جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول میں لکھتے ہیں ایک ان میں سے صفین کی لڑائی ہے جس میں جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ ایسا ہی جسکے سننے سے بہادر آدمی کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور بچہ بوڑھا ہوجاتا ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے معرکہ جمل سے فراغت پاکر کوفہ کا قصد کیا اور جناب عثمانؓ کے عامل ہمدان جریر بن عبداللہ البجلی اور عامل آذربیجان اشعث بن قیس کو بلا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر بدستور سابق رہنے دیا۔ پھر بعد

سے آپ باہر نکلے اور فوج آراستہ کرکے معاویہؓ اور اہل شام کی لڑائی کے لیے لوگون سے امداد کے خواستگار
ہوئے۔ یہ بات معاویہؓ کو بھی معلوم ہوگئی۔ اس نے اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا۔ عمرو بن عاص نے
کہا جبکہ جناب امیر بذات خاص لڑنے کو نکلے ہین تجھے بھی بذات خود انکی لڑائی کے لیے نکلنا مناسب ہے
معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنے ہمراہ لیکر خط لکھا اور فوج آراستہ کرکے ایک علم عمرو بن عاص کے اور
ایک ایک اسکے دونون بیٹون عبداللہ اور محمد کے لیے اور ایک اسکے غلام کے سپرد کیا۔ پھر دونون
یعنے جناب امیرؑ اور معاویہؓ ایک دوسرے کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے اور فرات پر جا ملے۔ جناب امیر علیہ
السلام نے ابو عمرہ اور نسر بن محصن الانصاری اور سعد بن قیس الہمدانی اور شبیب بن ربعی التمیمی کو
بلا کر کہا تم اس شخص یعنے معاویہؓ کے پاس جاؤ۔ اور اسکو خدا کیطرف بلاؤ۔ اور اطاعت اور جماعت کی
طرف دعوت کرو۔ شاید کہ خدا اسے ہدایت کرے اور اس امت کی باہمی تفرقہ کو مٹا دے حسب فرمودہ
لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے۔ اس روز یکم ذی الحجہ سنہ ۳۶ چھتیس ہجری کی تاریخ تھی اول بشیر
بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت و ثنا کے بعد معاویہ سے کہا۔ اے معاویہ دنیا تجھ سے زائل ہونیوالی ہے
اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنے والا ہے۔ خدا تجھ سے حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے۔ مین
تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو اس امت مین تفرقہ مت ڈال اور لوگون کا خون زمین پر مت گرا
معاویہؓ نے اسکی بات کاٹ کر کہا کیا تو نے اپنے دوست اسلام مین سبقت رکھنے والے صاحب فضل
صاحب دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کو یہ وصیت کی ہے ای ابن عمر تو بیان
کر کیا کہنا چاہتا ہے۔ بشیر بن عمرو نے کہا مین تجھے خدا سے ڈرنے اور جو کچھ کہ تیرا ابن عم تجھے کہتا
ہے اسکے ماننے کے لیے کہتا ہون کیونکہ اوسنے تجھے دنیا و آخرت کی نسبت اختیار دیا ہے۔ معاویہؓ کہنے
لگا۔ کیا مین عثمان کے خون کا دعوی چھوڑ دون۔ واللہ مین کبھی بھی ایسا نہین کر سکتا۔ پھر سعد بن قیس
اور شبیب بن ربعی گفتگو کرنے لگے۔ معاویہ نے انکی گفتگو کی طرف التفات نکرکے کہا تم یہان سے
چلے جاؤ میرے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہین ہے۔ شبیب نے کہا تو ہمین تلوار سے ڈراتا ہے۔ خدا کی
قسم ہے ہم تجھ سے پہلے تلوار کے ساتھ تیری طرف عجلت کرنیوالے ہین یہ کہکر وہ معاویہ کے پاس سے
پھر واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوکر سارا ماجرا بیان کیا۔

مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین۔ کہ معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کے قدوم سے
پیشتر صفین پر پہونچکر اپنے لشکر کے لیے ایک عمدہ موقع اختیار کر لیا۔ فرات پر اترنیوالے کے واسطے
اس گرد و نواح مین اس مقام سے بہتر کوئی جگہ نہ تھی۔ اس مقام کے سوا اور وہان ٹبے ٹبے اور اونچے

پہلے سے جہان پر سے گہاٹ وودہ تہا اور پانی کا لینا دشوار تہا۔ معاویہ نے ابوالاعور سلمی کو جو اسکے مقدمۃ الجیش کا افسر تہا چالیس ہزار آدمی کے ساتہہ گہاٹ کی راہ بند کرنے کے لیے متعین کیا۔ جناب امیرؑ اور جناب امیرؑ کے لشکر کے نوی ہزار عراق کے باشندے وہان پہونچکر۔ تلوارین اپنے کندہے پر دہرے ہوئے تمام رات پیاسے پڑے رہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ ان لوگون کو بہی پانی پینے کے واسطے چہوڑ دینا چاہیئے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ واللہ ہرگز ایسا نہین ہوگا جس طرح عثمان پیاسے مر گئے ہین اسیطرح سے یہ لوگ بہی پیاس سے مر جائین تو بہتر ہے۔ جناب امیرؑ نے اشعث کو حکم دیا کہ چار ہزار سوار لیکر معاویہ کے لشکر مین گہس جاؤ اور انکو پریشان کر کے اپنے آدمیون کو پانی پلا لاؤ۔ ہم باقی سوار اور پیادی لیکر تمہارے پیچہے آتے ہین اشعث وہان سے روانہ ہوئے اور جناب امیرؑ انکے پیچہے ہولیے اور معاویہ کی فوج مین گہس گئے ابوالاعور کی فوج کو گہاٹ کے رستہ سے ہٹا دیا جس مقام پر کہ معاویہ ٹہیرا ہوا تہا وہان جا اترے۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا۔ یا ابا عبد اللہ اس شخص کی نسبت تیرا کیا خیال ہے جس طرح سے ہمنے اسکو پانی سے روک رکہا تہا یہ بہی ہمین روکدیگا۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا جب تک کہ تو اسکے اطاعت مین داخل نہ ہوجائے یہ تجہے پانی کا ایک قطرہ دینے پر بہی رضی نہ ہوگا معاویہ نے جناب امیرؑ کی خدمت مین آدمی بہیجکر گہاٹ کی آمد و رفت اور اپنے لشکر کے لیے پانی پینے کے واسطے اذن مانگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اون کو اذن عطا فرمایا ٭

پہر جناب امیر اپنے دوستون مین سے ایک ایک قوم کے بزرگ کو سوار دیکر جنگ کے لیئے میدان مین بہیجنے لگے۔ انکے مقابلہ مین معاویہ بہی اپنے دوستون کی ایک جماعت بہیجتا رہا اور باہم لڑائی ہوتی رہی۔ کبہی جناب امیرؑ خود بدولت اور کبہی مالک اشتر اور کبہی حجر بن عدی الکندی اور کبہی زیاد بن حفص التمیمی اور کبہی سعید بن قیس الریاحی اور کبہی قیس بن سعد الانصاری لڑنے کے لیئے نکلا کرتے تہے اور معاویہ کیطرف سے کبہی عبد الرحمن بن خالد بن الولید اور کبہی ابا الاعور سلمی وغیرہ میدان مین آیا کرتے تہے ذی الحجہ کے تمام دنون مین اسیطرح جنگ ہوتی رہی کبہی کبہی دن مین دو دو دفعہ بہی لڑائی ہوجاتی تہی۔ جب محرم کا مہینا آگیا اور ہجری سینتیسوان سال شروع ہوا۔ قاعدہ عرب کے مطابق لڑنا ملتوی کر دیا گیا۔ ادہر فریقین مین صلح کی امید پر قاصدون کی آمد و رفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم تک صلح کی کوئی بات قرار نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیرؑ نے اہل شام مین منادی کرنیکا حکم دیا۔ کہ اے شام والو

امیر المومنین نے فرمانے ہین میں نے تمکو حق کی طرف بلایا تم نے اسکی طرف التفات نہین کی اور تم سرکشی سے باز نہین آئے اور نہ تم نے اطاعت قبول کی خدا تعالی خیانت کرنیوالون کو پیار نہین کرتا پہر جناب امیر نے کوفہ کے سوارون پر مالک اشتر کو اور بصرہ کے سوارون پر سہل بن حنیف کو اور کوفہ کے پیادون پر عمار بن یاسر کو اور بصرہ کے پیادون پر معرت قیس کو مقرر کرکے اپنا علم ہاشم بن عتبہ کو دیا اور میدان مین تشریف لے آئے۔ معاویہ بہی اپنی شامی فوج کے ساتہ میدان مین آ کہڑا ہوا۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو شام کی فوج مین سے ایک دلاور تجربہ کار شہسوار مخراق نامی باہر نکلکر دونون صفون کے درمیان مین آکر مبارز طلب کرنے لگا اہل عراق مین سے عبید المرادی اسکے مقابلہ کو نکلا پہلے باہم نیزہ بازی کرتے رہے پہر تلوار لگانے لگے۔ شامی نے اسکو مار ڈالا اور گہوڑے سے اترکر اسکا سر کاٹکر پیشانی کے بل زمین پر اوندہا کرکے رکہدیا۔ اور گہوڑے پر چڑہکر مبارز طلب کرنے لگا۔ ازد کے قبیلہ کا ایک نوجوان مسلم بن عبد الرحمن نامی اسکے مقابلہ کو نکلا اس شامی نے اسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کیا جو اس سے پہلے جوان کے ساتہ کیا تہا۔ یہ کرکے پہر مبارز طلب کرنے کو کہڑا ہوا۔ جناب امیر علیہ السلام لباس بدلکر اسکے مقابلہ کو نکلے شامی انکو پہچان نہ سکا۔ جناب امیر نے بدست خود ایک کندہے پر تلوار ماری کہ اسکی طرف کا کندہا کٹ گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گہوڑے پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کرکے اسکا منہہ آسمان کی طرف پہیر کر زمین پر رکہدیا۔ اور گہوڑے پر سوار ہوکر مبارز طلب فرمانے لگے شام کا ایک اور شاہ سوار آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے اسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کیا جو اسکے پہلے دوست کے ساتہ کیا تہا اس طرح سے سات سوار یکے بعد دیگرے آپکے مقابلہ پر نکلے آپ انکے ساتہ اسیطرح سے پیش آئے جس طرح سے کہ پہلے شامی سوار کے ساتہ پیش آئے تہے۔ یہ دیکہکر شام کے لوگ آپکے سامنے سے ہٹ گئے پہر اور کوئی آپ کی مبازرت پر پیش قدمی نہ کرسکا۔ آپ دونون صفون کے درمیان مین ٹہلنے لگے۔ تغیر لباس کیوجہ سے شامی حضرت کو نہین پہچان سکتے تہے معاویہ کا ایک غلام تہا جسکو حرب کہتے تہے۔ یہ شخص بہادری مین شہرہ آفاق تہا معاویہ نے اس سے کہا۔ اے حرب تو اس سوار کے مقابلہ مین جا اور اسکو قتل کرکے میرا جی ٹہنڈا کر تو دیکہتا ہے کہ اس نے تیرے کتنے دوست مار ڈالے ہین۔ حرب کہنے لگا مین اس سوار کے مرتبہ کو خوب تاڑ چکا ہون۔ اگر تیری تمام فوج بہی اسکے مقابلہ پر نکلے گی تو یہ اسکو بہی فنا کردیگا۔ اگر تیرا یہی منشا ہے کہ مین اسکے مقابل جاؤن تو یہ سمجہ لے کہ اسکے ہاتہ سے میری موت آچکی ہے۔ ورنہ اسکے سوا کسی اور کے مقابلہ مین بہیجکر دیکہ لے۔ معاویہ کہنے لگا مین ہرگز تیری موت کا خواستگار نہین۔ تو اپنی جگہہ پر ٹہہر تاکہ تیرے

سوا کوئی اور شخص اسکے مقابلہ کو نکلے - جناب امیر علیہ السلام بآواز بلند فرمانے لگے اے شامیون تمہین کیا ہو گیا ہے - کہ تم مین سے کوئی نوجوان میرے سامنے نہین آتا - پھر آپنے اپنے سر اقدس سے مغفر اٹھا سب لوگ آپ کو پہچان گئے - اور آپ اپنے لشکر کیطرف واپس ہو گئے پھر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ دونو لشکر آمنے سامنے کھڑے تھے شام کے بہادرون مین سے ایک شخص جو کریب بن الصباح کے نام سے مشہور تھا میدان مین دونون صفون کے بیچ مین کھڑا ہو کر مبارز طلب کرنے لگا - عراق کے لوگون مین سے ایک شہسوار جسکا نام مبرقع الخولانی تھا اسکے سامنے گیا شامی نے اسے قتل کر دیا - پھر حارث الحکمی اسکے ساتھ لڑنے کو نکلا وہ بھی اسکے ہاتھون سے مارا گیا جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلادت کو دیکھا اور خود بدولت سوار ہو کر اسکے سامنے تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے جواب دیا مجھے کریب ابن الصباح الحمیری کہتے ہین - آپنے فرمایا اے کریب مین تجھے کہتا ہون کہ تو اپنے دل مین خدا کا خوف کر میری لگاہون مین تو بہادر معلوم ہوتا ہے - پس اگر جو بہادر احال ہو وہی تیرا بھی ہو تو بہتر ہے - تو خدا کے عذاب سے اپنی جان کو بچا - کہین معاویہ تجھے جہنم مین نہ لیجائے کریب نے کہا یا علی اگر آپ لڑنا چاہتے ہین تو میرے پاس تشریف لائین - یہ کہکر وہ اپنی تلوار کو چمکانے لگا جناب امیر علیہ السلام نے اسکے پاس جا کر اپنی تلوار کو میان سے باہر کیا - ایک آدہ گھری تک آپس مین چوٹین چلتی رہین جناب امیرؑ نے سبقت فرما کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر زمین پر گر گیا - آپ اس سے فارغ ہو کر پھر شامیون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہل من مبارز پکارنے لگے اسکا بھائی حارث الحمیری آپکے مقابلہ پر نکلا اپنے ایک ہی وار مین اسکا کام بھی تمام کیا - اسیطرح سے چار آدمی اس روز آپ کے ہاتھ سے قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا الله واعلموا ان الله مع المتقین یعنے حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے اور ادب رکھنے مین بدلا ہے پھر جس نے تم پر زیادتی کی تم اس پر زیادتی کرو جیسے اس نے تم پر زیادتی کی اور ڈرتے رہو الله سے اور جان رکھو کہ الله پرہیزگارون کے ساتھ ہے - پھر آپ نے چلا کر فرمایا اے معاویہ میری اور تیری لڑائی ہے بیچ مین عرب کا ناحق کام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آ تاکہ جو فتحیاب ہو میدان اسکے ہاتھ مین رہے - معاویہ نے جوابدیا - مجھے آپکے مقابلہ کی ضرورت نہین آپنے عرب کے یہ چار خونخوار ورندے مار ڈالے اب انہین پر آپ کفایت کرین - معاویہ کی فوج مین سے عروہ بن داؤد چلایا کہ اے ابن ابی طالب اگر معاویہ آپکے مقابلہ سے ڈرتا ہے آپ میرے مقابل تشریف

لائین۔ جناب امیرؑ اسکی طرف ثہپے۔ عروہ نے پیش قدمی کرکے ایک وار چلایا جو اوچہا پڑا جناب امیر نے
بڑہکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر گر گیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ سیدہا جہنم کو چلا جا۔ عروہ کا مارا جانا
شامیون پر نہایت گران گذرا کیونکہ وہ انکے مشہور بہادرون مین سے شمار کیا جاتا تہا۔ اتنے مین رات
ہوگئی اور حضرت امیرؑ اپنی فوج مین واپس ہو آئے۔ پہر ایک اور روز ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون لشکر بالمقابل
کہڑے ہوئے تہے جناب امیرؑ حسب معمول دونون لشکرون کے درمیان ٹہل رہے تہے۔ عمرو بن عاص فوج سے
باہر نکلا چونکہ جناب امیرؑ نے اپنا بہیس بدلا ہوا تہا تاکہ کہین معاویہ سے آمنا سامنا ہوجائے اور یہ روز کا ٹنٹا
نبٹ جائے۔ اسوجہ سے وہ حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان مین نکلا اور یہ رجز پڑہنے لگا ؎ یا قادۃ
الکوفۃ یا اہل الفتن + اضربکم ولا اری ابا الحسن + اے کوفہ کے سپہ سالار + اور اے فتنہ کے
جگانے والو + مین تمہین مار ڈالونگا۔ اور ابا الحسن کا لحاظ نہین کرونگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسپر
حملہ کیا۔ اس نے حضرت کو پہچان لیا اور میدان سے پیٹہہ پہیر کر بہاگا آپنے ملکر اسے نیزہ مارا نیزہ اسکی زرہ
کے حلقہ مین گڑ گیا۔ اور وہ جہٹکا کہا کر زمین پر گرا۔ اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیرؑ اب مجہے زندہ نہین
چہوڑینگے اس نے اپنی دونون ٹانگین اٹہا کر اپنی شرمگاہ کو ننگا کر دیا۔ حضرت امیرؑ نے اس سے اپنا مونہہ
پہیر لیا اور اپنے لشکر مین واپس چلے گئے۔ عمرو بن عاص وہان سے اٹہکر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔
معاویہ اسے دیکہکر ہنسنے لگا۔ عمرو بن عاص کہسیانا ہوکر کہنے لگا تو کیون ہنستا ہے واللہ اگر تو میری جگہہ
پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بہی اسیطرح ننگی ہوجاتی جسطرح سے کہ میری ننگی ہوگئی تہی۔ اگر اسوقت مین جناب
امیر واپس نہ جاتے تو تیرے عیال کو ضرور تقسیم کر جاتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا مینے
تو ہنسی سے یہ بات کہی تہی اگر مجہے معلوم ہوتا کہ تم تمسخر کی برداشت نہین کر سکتے ہو تو مین ہرگز ایسا نکرتا
عمرو بن عاص نے کہا مین تمہاری مسخراپن سے خفہ نہین ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک بہادر
دوسرے بہادر سے لڑتا ہو اور وہ گر جائے اور دوسرا اسکے مارنے سے دستکش ہوکر اسکو قتل نکرے
تو آسمان اسپر خون کے آنسون سے روتا ہے۔ معاویہ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لئے فضیحت اور رسوائی
دنیا مین یادگار رہجاتی ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا مینے ان کو نہین پہچانا تہا۔ اگر مین انکو پہچان
لیتا تو کبہی انکی طرف قدم نہ اٹہاتا۔ پہر معاویہ کے لشکر کے شہسوارون مین سے بشیر ابن ارطاۃ نے
جو شجاعت مین مشہور تہا جناب امیرؑ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابلہ مین طلب فرماتے
ہین اور معاویہ مقابل جانے سے جان چراتا ہے اسلئے اس نے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ مین
علی کے مقابل جانا چاہتا ہون شاید وہ میرے ہاتہ سے قتل ہوجائین اور میری وجہ سے انکی شہرت عرب

سے گم ہوجائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے مین انکے مقابلہ کا حوصلہ دیکھتا ہے تو اس امر کی طرف مبادرت کر
ورنہ اس قصد سے باز آ۔ کیونکہ بخدا یہ شخص بہادر ٹہو کنے والا ہے ۔ فانت له یا بشیر ان کنت مثله
والا فان اللیث للضبع اکل + متی تلقه فالموت فی راس رمحه + وفی سیفه شغل لنفسک
شاغل + ای بشیر اگر تو اسکی مانند ہے تو اسکے ساتہہ لڑای کا قصد کر ورنہ تو خود جانتا ہے کہ شیر گفتار کو
کہانے والا ہے۔ تو کب اسکے پاس جا سکتا ہے کیونکہ اسکے نیزہ کے سر مین موت ہے اور اسکی تلوار مین
تیری جان کے ساتہہ سروکار ہے۔ بشیر نے کہا اے لاحق تجہہ پر افسوس ہے۔ بہلا موت کی سوا اور کوی
بات نہین ہے پہر جو کچہہ ہو سو ہو۔ مین اسکے مقابلہ کے لیے جاتا ہون۔ یہ کہکر بشیر میدان مین گیا جناب
امیر علیہ السلام نے دیکہکر اسپر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ کی نیولی سے زمین پر چت گر پڑا اور اپنی دونو
ٹانگین اٹہاکر شرمگاہ کو کہولدیا جناب امیرؑ نے اس سے مونہہ پہیر لیا بشیر کود کر کہڑا ہو گیا اسکے
سر سے مغفر اتر گیا۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیون نے اسے پہچانکر جناب امیر سے عرض کیا
یا امیر المومنین یہ بشیر بن ارطاۃ ہے آپ اسکو زندہ نہ جانے دین آپنے فرمایا اگرچہ بشیر بن ارطاۃ ہی
ہے تو بہی اسکی شکل گم ہونے دو۔ جس بات کا کہ یہ مستحق ہے وہی اسپر وارد ہو۔ پہر بشیر گہوڑے پر
سوار ہوکر معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ ہنس کر کہنے لگا کوئی شرم کی بات نہین عمرو بن عاص کو بہی
یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ جناب امیرؑ کی فوج مین سے کوفہ کے ایک جوان نے زور سے چلا کر کہا اے
اہل شام تمکو حیا نہین آتی تمکو عمرو بن عاص نے معرکہ جنگ مین اپنا ستر کہولدینا خوب سکہا دیا ہے بشیر
عمرو بن عاص کو اور عمرو بن عاص بشیر کو دیکہکر آپس مین ہنسا کرتے تہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے
شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہو گئے اور کسی کو انکی مبارزت پر جرءت کرنے کی جسارت نہ رہی
ایک دفعہ جناب عثمانؓ کا غلام جسکا نام احمر تہا میدان مین آیا اسکے مقابلہ مین کیسان حضرت امیرؑ کا
غلام لڑنے کو نکلا۔ احمر نے اسے قتل کر ڈالا جناب امیرؑ نے یہ دیکہکر فرمایا۔ اگر مین تجہے قتل نہ کرون
تو خدا مجہے قتل کرے۔ یہ کہکر آپنے اسپر حملہ کیا وہ غلام بہی تلوار کہینچکر جناب امیرؑ پر حملہ آور ہوا
جناب امیرؑ نے اسکی تلوار پر تلوار ماری اور قریب جاکر ہاتہہ بڑہایا اور اسکی گردن کو پکڑکر گہوڑے پر سے
اٹہا لیا۔ اور زمین پر دے پٹکا کہ اسکی ہڈی پسلی چور چور ہو گئی۔ معاویہ اپنے غلام حریث کو جو نامور
بہادر تہا جناب امیرؑ کے مقابلہ کرنے سے ڈرایا کرتا تہا ایک دفعہ جناب امیر بہیس بدلکر میدان مین نکلکر مبارز
طلب فرما رہے تہے عمرو بن العاص نے حریث کو کہا جا اس سوار کا مقابلہ کر اور قتل کرنے سے حکومت
چہوڑ۔ حریث میدان مین گیا وہ جناب امیرؑ کو پہچان نہین سکتا تہا کچہہ دیر نہ گذری کہ جناب امام نے اسکو

سر کے چاند پر تلوار ماری جسکے گھاؤ سے وہ گھائل ہو کر زمین پر گر گیا معاویہ اور اہل شام تاڑ گئے کہ جناب امیرؑ مین معاویہ کو اپنے غلام کے مارے جانیکا نہایت قلق گذرا عمرو بن عاص سے کہنے لگا تو نے میرے غلام کو مروا ڈالا ہے کیونکہ تو نے اسے غرہ کر کے میدان مین بہیجا تہا۔ پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ جناب امیرؑ کے دوست عباسؓ بن ربیعہ الہاشمی میدان مین نکلے ادہر سے معاویہ کے دوستون مین سے غرار انکے مقابلہ کو آیا عباس سے کہنے لگا اے عباس تو میرے ساتھ لڑے گا؟ عباس نے کہا تو میرے ساتھ نیچے اتر کر جنگ کریگا؟ یہ کہکر دونون گہوڑے سے نیچے اترے اور جنگ کرنے لگے دونون لشکر پہکر دور سے دونوں بہادرون کی کارستانی دیکھنے لگے ایک گھنٹہ تک دونون لڑتے رہے کوی اندونون مین سے ایک دوسرے پر غالب نہ آیا۔ پہر دوبارہ جنگ کرنے لگے عباس بن ربیعہ کو شامی کی زرہ کا بند ایک جگہہ سے ڈہیلا نظر آیا عباس کی تلوار نہایت تیز تہی عباس نے اسکی زرہ کی ڈہیلی بند کے بیچا بیچ مین تاک کر ایسی تلوار لگائی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ لوگون نے یہ ہاتھ کی صفائی دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور حیران رہگئے۔ معاویہ اور اور دیگر اہل شام کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ علی لباس بدلکر میدان مین آئے ہوئے ہین۔ عباسؓ وہان سے اوٹ کر گہوڑے پر سوار ہوئے اور تہوڑی دیر تک دونون صفون کے درمیان مین ٹہلتے رہے پہر اپنے مکان کو واپس چلے گئے۔ معاویہ نے اپنے لشکر والون سے کہا کوئی ہے جو میدان مین جاکر اس سوار کو قتل کرے مین اسے بیقدر انعام دونگا یہ سنکر باشندگان یمن مین سے بنی لخم کے دو نوجوان اچہل پڑے کہ ہم اس مہم کو انجام دینگے۔ معاویہ نے کہا جو شخص کہ تم دونو مین سے اس سوار کے قتل کرنے پر سبقت کرے گا جو کچھ کہ مینے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرونگا اور دوسرے شخص کو بہی اسیقدر انعام دونگا۔ دونو ملکر میدان مین گئے۔ اور مبارزت کے مقام پر پہونچکر بلا کے لے عباس ہمارے مقابلہ کیلیے باہر نکل۔ عباس کہنے لگے مین اپنے آقا سے اجازت لیکر تمہارے پاس آتا ہون۔ وہان سے جناب امیرؑ کی خدمت مین اذن لینے کے واسطے گئے جناب امیرؑ نے ان کو اپنے پاس بلاکر انکے ہتیار اپنے زیب تن فرمائے اور انکے گہوڑے پر سوار ہو کر میدان مین تشریف لے گئے اسوقت جناب امیرؑ اور ابن عباس مین فرق کر سکنا دشوار تہا۔ دونون لخمیون نے آپ سے کہا اے عباس آپ اپنے آقا سے اجازت لے آئے ہین آپ نے انکے جواب مین اس آیت کو پڑہا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر کہ اذن دیا گیا ہے واسطے ان لوگون سے کہ لڑائی کرتے ہین وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین۔ اور بتحقیق اللہ تعالے انکو فتح دینے پر قادر ہے ان دونون مین سے ایک نوجوان نے آپ پر حملہ کیا آپ نے اسکی ناف پر

تلوار ماری اور اس صفائی سے کاٹ ڈالا کہ لوگون کو گمان ہوا کہ آپ کا وار خالی گیا ہے لیکن جب گھوڑا
اچھلا تو اسکے دونون ٹکڑے زمین پر گر گئے پھر آپنے دوسرے جوان پر حملہ کر کے اسکو بھی اسی کے دوست
کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جناب امیر علیہ السلام ایک گھنٹہ تک میدان مین گھوڑا پھیرتے رہے معاویہ تاڑ گیا
کہ یہ جناب امیر ہین کہنے لگا کہ خدا ناحق کی جھنجھٹ کا ستیاناس کرے۔ جناب امیر تو بیٹھے ہوئے تھے
مینے خود سوار ہو کر اپنے آپ کو رسوا کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو نجمی ہوئے جو مارے گئے۔ معاویہ
نے کہا مردک خاموش رہ یہ تیرے بولنے کا وقت نہین۔ عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے بولنے کا وقت نہین
تو خدا تعالی تجھپر رحم کرے۔ اور مین جانتا ہون کہ خدا نے انپر ضرور رحم کیا ہوگا۔ اس تمام لڑائی مین
جو صفین کے نام سے مشہور ہے لیلۃ الہریر کا واقعہ نہایت ہی حیرتناک ہے اس رات مین جناب امیر
جسوقت کسی آدمی کو قتل کرتے تو آواز بلند تکبیر پڑھتے۔ شمار کیا گیا تو اس رات مین آپنے پانسو تیس تکبیرین
پانسو تیس آدمیون کے قتل کرنے پر پڑہی ہین لوگ اس رات مین کس طرح سے سوجرن تھے اور جس طرح
سے سرمستی سے پھیر رہے پھر رہے تھے جب صبح نمودار ہوی مقتولون کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی
تھی۔ یہ جمعہ کے دن کی رات تھی صبح کو جناب امیرؑ اور آپ کا سارا لشکر میدان کارزار مین مصروف کشت و
خون تھا آپ قلب مین رونق افروز تھے میمنہ مین مالک اشتر اور میسرہ مین عبداللہ بن عباس گرم پیکار
تھے جناب امیر کی فوج پر فتحمندی کے آثار نمایان تھے مالک اشتر میمنہ سے مصروف تیر اندازی تھے کبھی اپنے
لشکر سے یہ کہتے تھے کہ اس نیزہ کے فاصلے سے تیر ڈالو اور کبھی کہتے تھے کہ اس کمان کے فاصلے سے تیر
چلاؤ۔ اور کبھی یہ کہتے تھے کہ اسے انداز پر تیر پھینکتے رہو۔ جب جناب امیرؑ نے دیکھا کہ مالک اشتر فتح پانے
کے قریب ہین آپ نے انکی مدد کے واسطے اور لشکر روانہ کیا۔ معاویہ نے دیکھا کہ شام کی فوج سست
ہو چکی ہے اور عراق والے غالب آگئے ہین شامی بھاگنے پر کمربستہ ہین ابن عاص سے کہنے لگا اسوقت کوئی
تدبیر ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم پریشانی سے بچ جائین اور عراق والون مین پھوٹ پڑ جائے ابن عاص نے
کہا ہان یہ تدبیر ہے کہ قرآن مجید نیزون کے ساتھ باندھکر علم کردین اور اہل عراق سے یہ کہین کہ خدا کی
کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے اگر انھون نے قبول کر لیا تو ہم لڑائی کو دوسرے وقت پر ٹالدین
گے اگر ان مین سے بعض نے انکار کیا تو بعض ضرور یہ کہین گے کہ خدا کی کتاب کو ماننا چاہیئے۔ اس وجہ
سے ان مین پھوٹ پڑ جائیگی۔ پس شامیون نے چند کلام مجید نیزون سے باندھکر علم کر دیئے اور کہا اے
اہل عراق یہ خدا کی کتاب تمہارے اور ہمارے درمیان حکم ہے جب لوگون نے کلام اللہ کو نیزون سے
بندھا ہوا دیکھا کہنے لگے ہمکو خدا کی کتاب کا لحاظ کرنا چاہیے۔ جناب امیر نے ان سے فرمایا۔ ای

بندگان خدا اپنے حقوق کو ست چھوڑو معاویہ اور ابن عاص اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک
کو مین خوب جانتا ہون یہ لوگ ہرگز قرآن والے نہین - مجھے لڑکپن اور جوانی مین انسے صحبت رہی ہے
بخدا ان لوگون نے ازراہ مکر وفریب قرآن شریف کو نیزون پر باندھکر بلند کیا ہے - اب یہ لوگ جنگ
مین سست ہو چکے ہین اور بھاگنے پر آمادہ ہین جناب امیر علیہ السلام کی لشکر کے لوگون نے لڑنے
سے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا مین انسے صرف اسلیے جنگ کرتا ہون کہ وہ خدا کی کتاب کا حکم مانیں
لیکن وہ خدا کے حکم سے نافرمانی کرتے ہین اور عہد کو توڑتے ہین انھون نے خدا کی کتاب کو چھوڑدیا
ہے - مسعود بن فدک التیمی اور زید ابن حصین الطائی جناب امیرؑ سے کہنے لگے جبکہ ان لوگون
نے آپ کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا ہے تو آپ انکی دعوت کو قبول کرین ورنہ ہم آپ کو پکڑکر انکے سپرد
کردینگے - جناب امیرؑ اور ابن عباس لڑائی سے دست بردار ہو گئے - لیکن مالک اشتر بدستور لڑتی
رہے - لوگون نے جناب امیرؑ سے عرض کیا کہ آپ مالک اشتر کو بلالین تاکہ وہ بھی لڑائی سے دستکش
ہو جائین - جناب امیرؑ نے یزید بن ہانی سے کہا کہ مالک اشتر کو جاکر یہ کہو کہ میرے پاس چلا آئے اشتر
نے یزید سے کہا کہ امیر المومنینؑ کی خدمت مین جاکر میری طرف سے عرض کر کہ یہ وقت میرے آنیکا
نہین آپ اسوقت مجھے یہانسے نہ ہٹائین مجھے فتح کے آثار نظر آرہے ہین - یزید بن ہانی نے
اگر جناب امیرؑ سے اشتر کا پیغام عرض کیا - آپنے اسے دوبارہ اشتر کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ
یہان فتنہ برپا ہو گیا ہے تم جلدی چلے آؤ اشتر دوڑتے ہوئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور کہنے لگے جسوقت کہ شامیون نے قرآن نیزون پر اٹھائے تھے مجھے معاً خیال پیدا
ہو گیا تھا کہ ہمارے آدمیون مین ضرور پھوٹ پڑجائیگی - یہ قرآن نیزون کے ساتھ باندھنا بیشک
ابن عاص کا مشورہ ہے پھر قوم کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا - اے عراق والو اے ذلت اور
خواری کے آشناؤ - اب تم غالب ہونیکے قریب تھے اونھون نے تمھین غلبہ پاتے ہوئے دیکھکر
نیزون پر قرآن شریف بلند کردیے - مجھے دم بھر کو چھوڑدو فتح ابھی ہوئی جاتی ہے - لشکر
کے لوگ کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ ہم تجھے اذن دیکر تیرے ساتھ گناہ مین شریک ہون
اشتر نے کہا تم مجھے یہ تو بتاؤ بھلا تم کسوقت حق پر تھے - آیا جس وقت تم لڑرہے تھے اور شامی
تمھارے بندگون کو قتل کر رہے تھے یا کہ اب اسوقت کہ تم نے اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لیے ہین
لشکر کے لوگ کہنے لگے اے اشتر ان باتون کو چھوڑدے ہم انکے ساتھ صرف خدا کے لیے لڑتے
تھے اب محض خدا کے لیے انکو چھوڑتے ہین - اشتر نے کہا تم دھوکا دے رہے ہو اور دھوکا کھارہے

ہو تمنے عزت کو چھوڑ کر روسیاہی کی زندگی کو قبول کر لیا ہے۔ ہم تمہاری نماز کو دنیا و آخرت مین زہد اور خدا کے ملنے کے شوق کے لیے سمجھتے تھے۔ مین دنیاوی غرض کے سوا اور کوئی تمہاری مراد نہین دیکھتا تم گوبر کھانے والی گائے کی مانند ہو کبھی تم عزت کا سونہہ نہین دیکھو گے۔ ای ظالمو میرے سامنے سے چلے جاؤ۔ اشتر نے انکو برا بھلا کہا وہ اشتر کو بد دعا کہنے لگے۔ جناب امیر انہیر اور مالک اشتر پر چلائے تمام لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن مجید کو حکم بنایا جائے۔ اشعث بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا مین دیکھتا ہون کہ جس امر کی نسبت شامیون نے ہمین دعوت کی ہے۔ اوسپر ہمارے لوگ بھی راضی ہو بیٹھے ہین کہ قرآن مجید کو انکے درمیان حکم قرار دیا جائے۔ اگر آپ کی منشا ہو تو ابن معاویہ سے پوچھ آؤن کہ انکی غرض کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جاؤ پوچھ آؤ۔ اشعث معاویہ کے پاس گیا اور کہنے لگا اے معاویہ تم نے قرآن شریف نیزون پر کیون بلند کیے ہین معاویہ نے کہا اسلیئے کہ ہم اور تم خدا کی کتاب اور اسکے حکم کیطرف رجوع کرین۔ اشعث نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ وہان سے واپس آکر جناب امیرؑ کی خدمت مین معاویہ کی تمام گفتگو بیان کی سب لوگ کہنے لگے ہم بھی اسی بات پر راضی ہین۔ پھر اہل شام نے کہا کہ ہم تو ابو موسے کی حکومت پر راضی ہین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا تمنے اول بھی نافرمانی کی ہے اب تو مت کرو۔ مین ابو موسے مین حکومت کی لیاقت نہین پاتا وہ ضعیف الرائے ہے عمرو بن عاص کے مکرون سے واقف نہین۔ اشعث اور زید بن حصین اور مسعر بن فدکی کہنے لگے ہم اسکے سوا کسیپر راضی نہین جس چیز مین کہ ہم پڑے ہین اس نے ہمین اس سے پہلے ہی ڈرایا تھا۔ ہم اسکے سوا کسی کی بات نہین مانین گے۔ جناب امیر نے فرمایا ابو موسے سے یہ بات پوری نہین ہو سکے گی۔ ابن عباس موجود ہین اگر تم کہو تو مین انکو حکومت پر مقرر کرون وہ لوگ کہنے لگے بخدا ہم اسکی پروا بھی نہین کرتے۔ انکا حکم ہونا تو خود آپ کا اپنے لیے حکم بنانا ہے ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہین۔ جو آپ کا اور معاویہ کا برابر طرفدار ہو جناب امیرؑ نے فرمایا اچھا چھوڑ دو کہ مین اشتر کو مقرر کرون وہ بولے اشتر ہی نے تو یہ آگ لگائی ہے۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا جبکہ تم میری بات کو تسلیم نہین کرتے تو جاؤ ابو موسی کو میرے پاس لے آؤ۔ اور جو چاہو سو کرو۔ ابو موسی ان دنون دونون گروہون سے الگ تھے لڑائی مین شامل نہین ہوئے تھے انکا غلام انکے پاس اس خبر کے پہونچانے کو دوڑتا ہوا گیا کہ دونون گروہون مین مصالحت ہو گئی ہے۔ ابو موسی نے صلح کی خبر سنکر کہا الحمد للہ پھر غلام نے بیان کیا کہ تم کو لوگون نے حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا انا للہ وانا الیہ راجعون جب ابو موسی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے

احنف بن قیس بھی لڑائی سے الگ تھے وہ بھی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین ابن عاص نے آپ کو زمین پر ٹپکدیا ہے۔ مین ابو موسی کی واپسی سے متعجب ہون مین تھوڑی دور تک اسکے ہمراہ ہولیا تھا مین اسکو کند زبان اور بہت چھوٹی عقل کا آدمی پاتا ہون۔ وہ ان لوگون کی اصلاح کرنے کی قابلیت نہین رکھتا۔ ان کیواسطے ایسا شخص چاہیئے جو انکے پاس پھر پھر آسمان کے تارے کی طرح سے ان سے دور رہے۔ اگر آپ مجھے حکم بناتے تو دیکھتے کہ مین کیا کرتا۔ ورنہ آپنے مجھے ابو موسی کے ساتھ دوسرا یا تیسرا حکم بنایا ہوتا۔ عمرو بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہین لگائی کہ مین اسکو نہ کھولدیا ہو۔ جناب امیرؑ نے فرمایا لوگ ابو موسی کے سوا کسی پر راضی نہین تھے۔ پھر ابو موسی اور عمرو بن عاص عہدنامہ لکھنے کے لیئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ کاتب نے عہدنامہ لکھنا شروع کیا جسکا عنوان یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ عہدنامہ ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونو کے ساتھ والون کے حسب منشا لکھا جاتا ہے۔ عمرو بن العاص نے کاتب سے کہا جناب علیؑ آپ لوگون کے امیر المومنین ہین ہمارے امیر نہین۔ امارت سے آپ کا نام محو کر دے۔ احنف بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آپ ہرگز محو نکرین اگرچہ بعض لوگ بعض کو قتل کر ڈالین۔ اگر آپنے اپنا نام امارت سے مٹا دیا مجھے خوف ہے کہ پھر کبھی امیر المومنین کا نام اپنے لیے قائم نہ کر سکین گے۔ آپ نے بھی محو کرنے سے انکار فرمایا۔ اشعث بن قیس اس امر مین بحث کرنے لگا اس نے آپ کا نام مٹا دیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر سنت کے مقابل سنت پوری ہوگئی۔ بخدا صلح حدیبیہ کے روز مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب عہدنامہ تھا۔ جبکہ مینے محمد رسول اللہ لکھا کفار کہنے لگے آپ رسول اللہ نہین ہین یا علی تم آپ کا اسم مبارک اور آپکے والد ماجد کا اسم مبارک لکھو مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کرنے کے لیئے حکمدیا۔ مینے عرض کیا مجھ سے ایسا ہرگز نہین ہو سکتا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مجھے وہ مقام بتا دے۔ مینے حضرت کو وہ مقام بتادیا حضور نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ اور فرمایا عنقریب تجھسے بھی ایسی خواہش کی جائیگی اور تجھ کو بھی لوگون کا کہنا ماننا پڑے گا۔ پھر جناب امیرؑ نے کاتب سے فرمایا۔ لکھ یہ وہ عہدنامہ ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ ابن ابی سفیان اور اہل کوفہ اور اہل شام کی حسب منشا لکھا گیا ہے کہ ہم خدا کے حکم اور اسکی کتاب کو حکم مقرر کرتے ہین جسپر کہ وہ موت کا حکم دے ہم بھی اسکی موت پر راضی ہونگے اور جسکو وہ زندہ کرے ہم بھی اسکی زندگی پر راضی رہین گے۔ پس ابو موسی الاشعری اور عمرو ابن العاص اسکے لیے حکم مقرر ہوگئے ہین جو کچھ کہ یہ دونون خدا کی کتاب مین پائین گے اسپر حکم

دینگے اور اگر خدا کی کتاب مین نہ پائینگے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جامع غیر مفرقہ کی طرف رجوع کرینگے دونو منصفون نے جناب علی اور معاویہ اور ان دونون کے لشکر سے عہد لے لیا ہے اور وہ دونون انکے اہل وعیال اور جان و مال کے امین ہین۔ اور جو فیصلہ کہ دونون منصف بیان کرینگے اسکے اجرا مین تمام امت انکی معاون ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دونون منصف تمام امت کی نسبت فیصلہ کرین نہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رمضان کے مہینے تک ان دونون کو مہلت دیجاتی ہے۔ اور اگر ان دونون کا منشاء ہو تو بعد رمضان کے فیصلہ دے سکتے ہین اور فیصلہ بیان کرنیکا مقام ایسا ہونا چاہیے جو کوفہ او شام کے وسط مین ہو۔ عہد نامہ پر اشعث ابن قیس اور عدی ابن حجر اور سعید بن قیس الہمدانی اور عقبہ بن زیاد الحضرمی اور یزید بن حجہ ... ... الہمدانی حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سے اور ابوالاعور السلمی اور حبیب بن مسلمہ وغیرہ معاویہ کی طرف سے گواہ لکھے گئے۔ اشعث نے عہد نامہ لوگون کو پڑھکر سنایا۔ اور یہ عہد نامہ بدہ کے روز تیرہوین صفر سنہ سنتیس ہجری کو لکھا گیا۔ سب لوگون نے متفق ہوکر کہا کہ دومۃ الجندل مین منصفون کا اجتماع ہونا چاہیے۔ لعبازان صفین سے لوگ واپس چلے آئے ✦

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو صفین مین ایک سو دس روز تک ٹہیرنا پڑا تہا۔ آپکے لشکر مین سے جو لوگ کہ نائل رتبہ شہادت ہوئے ان مین سے پندرہ اہل بدر تہے چنانچہ عمار بن یاسر معروف بابن سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہی انہین مین سے تہے جنکی عمر اسوقت ترپسنہ برس کی تہی۔ حضرت امیرؑ کو صفین مین ستر لڑائیان پیش آئین ✦

علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین حبہ ابن جوین العرنی سے ناقل ہین کہ مینے حذیفہ بن الیمان سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ مین پڑنے سے نہایت خالت مین ہین آپ کوئی طریق اس سے بچنے کا بتا دین۔ وہ کہنے لگے جس گروہ مین کہ ابن سمیہ ہو تم اسی گروہ مین شامل رہو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اسکو رستہ سے بہٹکا ہوا باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ اور دنیا سے اسکی آخری خوراک پانی ملا دودہ ہوگا۔ حبہ کہتے ہین کہ مین جناب عمار کی شہادت کے روز انکے پاس موجود تہا۔ عمار کہہ رہے تہے کہ مجہے میرا آخری رزق دنیا کا لادو۔ کسینے ایک پیالے مین پانی ملا دودہ انکو لادیا مینے دیکہا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسحدیث کے روایت کرنے مین ایک سہو بہی خطا نہین کیا تہا۔ پہر عمار کہنے لگے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے۔ بخدا اگر لوگ مجہے ہجر پر بہی شکیدین تو بہی مین یہی جانتا ہون کہ ہم حق

پر ہین اور وہ لوگ باطل پر ہین۔ اسکے بعد عمار جنگ گاہ مین گئے۔ اور ابو الغادیہ کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور ابن حوی السکسکی نے انکا سر اقدس بدن سے کاٹ لیا بعض راوی یہ کہتے ہین کہ آپ کو ابو الغادیہ کے سوا کسی اور نے شہید کیا ہے۔ انکی شہادت سے پیشتر ذو الکلاع نے ایک دفعہ عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کی نسبت فرمایا ہے کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور تیرا آخری رزق دنیا مین پانی ملا ہوا دودہ ہوگا اکثر ذو الکلاع عمرو بن العاص سے کہا کرتا تھا اے عمرو مجھ پر افسوس ہے یہ کیا بات ہے کہ عمار جناب علی علیہ السلام کیطرف ہین۔ عمرو بن العاص اسکو کہا کرتا تھا کہ اگرچہ اسوقت عمار جناب علی کیطرف ہین لیکن عنقریب وہ ہماری جانب چلے آئینگے۔ ذو الکلاع جناب عمار سے پہلے معاویہ کیطرف سے مارا گیا اور بعد مین جناب عمار حضرت علی کیطرف سے مارے گئے۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا مین نہین جانتا کہ مین ان دونون مین سے کس کے قتل ہونے پر زیادہ خوشی کرون۔ عمار کے شہید ہونے پر یا ذو الکلاع کے مارے جانے پر۔ بخدا اگر ذو الکلاع عمار کے بعد جیتا رہتا تو اہل شام کے عام لوگون کو اپنے ساتھ لیکر جناب امیر علیہ السلام کی طرف مائل ہو جاتا۔ جب حضرت عمار شہید ہوئے چند آدمی معاویہ کے پاس گئے ان مین سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مینے عمار کو قتل کیا ہے اتنے مین ابن حوی السکسکی آکر کہنے لگا۔ مینے انکو قتل کیا ہے مینے انکو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے جا ملینگے۔ عمرو بن عاص نے ابن حوی سے کہا تو اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ افسوس ہے کہ تیرے ہاتھ نے اسپر فتح حاصل کی لیکن تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہین کہ ابو الغادیہ حجاج کے زمانہ تک زندہ تھا۔ ایک دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لیئے گیا اس نے اسکی خوب آو بھگت کرکے پوچھا کہ عمار بن یاسر کو تو نے ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا مینے ہی قتل کیا تھا۔ حجاج کہنے لگا جو شخص کہ بڑے جوڑے چکلے آدمی کو قیامت مین دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ پھر ابو الغادیہ نے اپنی ضرورت بیان کی۔ حجاج نے اسکے پورا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہنے لگا ہم ان لوگون کو دنیا کیونکر دے سکین جبکہ ان کو اس مین سے کچھ بھی نہین دیا گیا۔ اور اسپر یہ خیال کرتا ہے کہ مین قیامت مین عظیم الباع ہونگا۔ لوگون نے حجاج سے پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہین حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی ہیکل آدمی سے مراد ہے جس کے دانت مثل احد کے اور رانین مثل جبل ورقان کی ہون اور اسکا ایک جوتڑ مدینہ مین اور ایک ربذہ مین ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ آپس مین ملکر قتل کر دیتے تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم مین دھکیل دیتا۔ عبد الرحمن السلمی روایت کرتے ہین کہ جب عمار شہید ہو گئے مین معاویہ کے لشکر مین گیا

عمرو بن العاص اور ابو الاعور کو تسلی کی باتین کرتا ہوا پایا۔ مین نے اپنے گہوڑے کو انکے لشکر مین ڈالدیا تاکہ انکی باتین خوب غور سے سنون عبد اللہ اپنے والد عمرو بن العاص سے کہہ رہا تہا۔ ابا جان آج تمنے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچہ کہ فرمایا تہا فرمایا تہا۔ عمرو بن العاص نے کہا کیا فرمایا تہا۔ عبد اللہ نے کہا تمہین نہین معلوم کہ مسجد کی بنا کیوقت لوگ ایک ایک اینٹ اٹہاتے تہے اور عمار رضی اللہ عنہ آخرت مین دگنا اجر پانے کے لیے دو دو اینٹین اٹہاتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہکر فرمایا اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا تم سنتے ہو عبد اللہ کیا کہتا ہے معاویہ نے کہا کیا کہتا ہے عمرو بن العاص نے عبد اللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ نے کہا کیا ہمنے عمار کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اس نے قتل کیا ہے جو اپنے ساتہ اسکو مروانیکے لیے لایا تہا۔ یہ سنکر لوگ اپنے اپنے خیمہ وخرگاہ سے باہر نکل آئے اور باہم کہنے لگے عمار کو اس نے قتل کیا ہے جو انکو اپنے ہمراہ لایا تہا۔ عبد الرحمن السلمی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز تہی یا کہ اسکے لشکر کے لوگون کی۔ جب عمار شہید ہوگئے جناب امیر علیہ السلام نے ربیعہ اور ہمدان کی قومون سے کہا تم میری زرہ اور میرا نیزہ ہو قریب بارہ ہزار آدمی کے جناب امیرؑ کے ساتہ ہوگئے آگے آگے جناب امیر خچر پر سوار تہے اور پیچہے پیچہے آپکے سب لوگ ہولیے سب نے متفق ہو کر حملہ کیا اور اہل شام کی صفون کو تتر بتر کردیا۔ پہر جناب امیرؑ نے چلا کر فرمایا۔ اے معاویہ لوگ ہمارے درمیان کیون مارے جائین تو خود فوج سے باہر نکل آ۔ تاکہ مین خدا کے سامنے تجہ سے لڑون جو شخص ہم دونون مین سے اپنے حریف کو مار ڈالے تمام امور اسی کی ذات سے متعلق ہوجائین۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا جناب امیرؑ نے انصاف کی بات بیان فرمائی ہے معاویہؓ نے کہا لیکن تو نے تو انصاف کی نہین کہی تو اچہی طرح سے جانتا ہے کہ کوئی شخص انکے مقابلہ پر نہین گیا کہ قتل نہین ہوا۔ عمرو بن العاص نے کہا تجہے ان سے مقابلہ نکرنا کیا بہلا معلوم ہوتا ہے۔ معاویہؓ نے کہا تیری ان باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بعد تجہے شام کی امارت کی واسطے طمع پیدا ہوگئی ہے +

علامہ یوسف الکنجی الشافعی قدس سرہ العزیز کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین جب حکومت کا وقت آگیا جناب امیرؑ نے چار سو سوار شریح بن ہانی الحارثی کے ماتحتی مین ابو موسے کے ساتہ روانہ کیے اور انکی امامت نماز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ ادہر سے معاویہ نے عمرو بن العاص کو چار سو آدمی دیکر روانہ کیا دونون حکم دومۃ الجندل مین پہونچ گئے۔ عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن الزبیر اور عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبد الرحمن بن عبد یغوث الزہری

اور ابوجہم بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بہی وہان پہونچ گیئے ان دنون سعد بن ابی وقاص بنی سلیم
کے مال کے ساتھ جنگل کو گیئے ہوئے تہے انکا ناخلف عمرو بن سعد انکے پاس جاکر کہنے لگا ابو موسی اور عمرو
ابن عاص حکومت کے لیے دومۃ الجندل پر اکٹھے ہوئے ہین اور اکثر قریش کے لوگ بہی فیصلہ سننے کے
لیے وہان گئے ہین۔ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور خاصکر ان چہ صاحبون مین
سے ہو جنکو حضرت عمر نے مشورت کے لیے مقرر کیا تہا۔ تم اس امر مین کیون نہین داخل ہوتے تم تو لوگون
سے زیادہ تر خلافت کا استحقاق رکہتے ہو۔ سعد نے وہان کے جانے سے انکار کیا بعض رواۃ یہہ بہی
لکہتے ہین کہ بعد ازان وہ بہی وہان تشریف لیگئے تہے لیکن پہر اپنی حاضری سے نادم ہوکر بیت
المقدس کو چلے گیئے اور وہان سے احرام عمرہ باندہکر مکہ معظمہ مین واپس چلے آئے جب سے کہ عمرو بن
العاص اور ابو موسی جناب علیؑ اور معاویہ کے حکم مقرر ہوئے تہے اسوقت سے عمرو بن العاص
ہر امر مین ابو موسے کو مقدم کرتا تہا اور آپ پیچہے رہتا تہا اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش
آتا تہا اور یہہ کہتا تہا کہ مین تمپر کسی امر مین تقدم کرنا نہین پسند کرتا۔ آپ مجہ سے عمر مین بڑے ہین
آپکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اے میرے پروردگار۔ تو عبد اللہ بن قیس
کے گناہ بخشدے اور قیامت کے روز اسے اچہی جگہہ مین داخل کر ایسے حرکات سے ابو موسی کے ذہن
نشین ہوگیا کہ عمرو بن عاص کا ہر امر مین مجہے اپنی ذات پر مقدم کرنا فی نفسہ تعظیم و تکریم ہے اور عمرو
ابن العاص انکو فریب مین لا رہا تہا جب دونون حکومت کے لیے اکٹھے ہوئے اور باہم رائے
لگانے لگے۔ عمرو بن العاص نے کہا آپ بخوبی جانتے ہین کہ جناب عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مظلوم
شہید ہوے ہین۔ ابو موسے نے کہا بیشک یہ بات بالکل درست ہے مین بہی اسپر گواہی دیتا ہون پہر اس نے
کہا کہ آپکو یہہ بہی معلوم ہے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ ابو موسی نے کہا ہان ٹہیک
ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا پہر اب آپکو اسے قریش کا متولی بنانے مین کیا پس و پیش ہے۔ اگر آپ
اس امر سے مخالف ہین کہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل نہین یہ شرط تو اس مین موجود ہے
کہ وہ خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ اور انکے قصاص کا طالب ہے اور صاحب
حسن سیاست اور صاحب تدبیر ہے اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ ام حبیبہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا بہائی ہے۔ ابو موسی نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے خوف کر۔ معاویہ
کی شرف مین یہ باتین جو تو بیان کر رہا ہے آیا اہل دین اور صاحبان فضل کے نزدیک یہ شرف
کی باتین ہو سکتی ہین۔ اگر مین افضل قریش کو خلافت کے واسطے پسند کرتا تو جناب علیؑ کے سپرد

کرتا۔ یہ بات جو تونے بیان کی ہے کہ وہ عثمان کا ولی ہے اسواسطے یہ امر اسکو سپرد کیا جائے مین خاص اس
امر کے لیے اسکو خلافت نہین دے سکتا کیونکہ مہاجرین اور انصار پر اسکو کسی طرح سے اولویت حاصل
نہین ہے۔ اور تونے جو اسکے غلبہ کی بات کو پیش کیا ہے اگر وا اسد معاویہ تمام اہل زمین پر غلبہ بھی حاصل
کرے مین اسکو خلیفہ نہین بنا سکتا۔ عمرو بن العاص نے کہا اگر آپ معاویہ کو خلیفہ نہین بناتے تو میرے
بیٹے عبد اسد کی نسبت آپ کیا کہتے ہین آپ پر اسکی صلاحیت اور فضیلت کا حال بخوبی روشن ہے
ابو موسی نے جواب دیا تونے اپنے بیٹے کو خود اس فتنہ کے دریا مین ڈبو دیا ہے اسیلیے یہ امر اسکی متعلق ہرگز
نہین کیا جا سکتا۔ عمرو بن العاص کہنے لگا۔ آخر یہ امر ایسے ہی آدمی کے سپرد کیا جائیگا جو روٹی کہاتا
ہو پانی پیتا ہو۔ یعنے کوئی فرشتہ تو اسکے لیے نہین آئیگا۔ ابن زبیر نے سنکر کہا اے ابو موسی عمرو
کی بات کو غور سے سن اور خیال کر یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہوشیار ہوجا۔ پھر ابن زبیر نے ابن عاص سے کہا
اے ابن عاص عرب نے باہم شمشیر زنی اور تیر اندازی کے بعد تجہ پر بہروسا کر کے اس امر کو تیرے سپرد
کیا ہے۔ تو پھر انکو فتنہ مین مت ڈال اور خدا سے خوف کر پس جبکہ عمرو بن العاص کی آرزو کو ابو موسے
نے نہ مانا ابو موسے نے اس امر کی خواہش کی کہ عبد اسد بن عمر کو خلیفہ بنایا جائے۔ عمرو بن العاص نے
اس راے کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسکے سوای کوئی اور راے پیش کرو۔
ابو موسے نے کہا میری راے مین یہ آتا ہے کہ ان دونون یعنے علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ
کر کے اس بات کو لوگون کے مشورہ پر چھوڑ دینا چاہیے تا کہ مسلمان جس شخص کو پسند کرین اپنے لیے
خلیفہ بنا لین۔ عمرو بن العاص نے کہا یہ راے بہت ہی درست ہے اسپر اتفاق کر کے دونون باہر نکل آئے
لوگ انکے انتظار مین تہے کہ دیکھین کس بات پر دونون متفق ہوتے ہین۔ عمرو بن العاص نے کہا
اے ابو موسی آپ آگے بڑہکر لوگون سے اپنی راے بیان کرین ابو موسے نے بڑہکر کہا اے لوگو ہماری
راے نے ایک ایسے امر پر اتفاق کیا ہے جسکے ذریعہ سے ہم امید کرتے ہین کہ خداوند تعالی اس
امت کے کام کو ٹہیک کر دیگا اور لوگون کی پراگندگی کو دور کر کے انکے تفرقہ کو مٹا دیگا اور ان کو
ایک جماعت بنا دیگا۔ عمرو بن العاص نے کہا ابو موسے سچ کہتے ہین جناب عبد اسد بن عباس نے ابو موسے
سے کہا تمنے عمرو بن العاص سے اگر کسی راے پر اتفاق کر لیا ہے تو تم اسکو بڑہنے دو تا کہ وہ آپ
سے پہلے اپنی راے کا اظہار کرے مین اسکے فریب سے ڈرتا ہون مجھے ہرگز اسپر اطمینان نہین
بے شک اسنے اسوقت تمہاری راے پر اپنی رضا ظاہر کی ہوگی لیکن جب تم لوگون کے درمیان اپنی
راے ظاہر کروگے تو وہ برخلاف بیان کرے گا ابو موسے نے کہا ہمنے باہم اتفاق کر لیا ہے اور

تب ناگہان اپنی داہنی جانب چہ سات قبرین دیکھین پوچھا کہ یہ قبرین کس کی ہین لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین ع آپکے تشریف لیجانے کے بعد خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے انہون نے
وصیت کی تہی کہ مجھے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبرین اور مسلمانون کی ہین اجتک
کوفہ کے باشندے اپنے مردون کو گہرون اور صحنون مین دفن کیا کرتے تہے سب سے اول خباب کوفہ کے
باہر دفن ہوئے پہر انکے پہلو مین اور مسلمان بہی دفن کیے گئے ۔ جناب امیر نے فرمایا خدا خباب پر
رحمت نازل کرے وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے اور انہون نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی
زندگی مین مجاہد بنے رہے اور ساٹھ برس تک امتحان مین رہے ۔ خدا اچھے عمل کرنیوالون کے عمل کو
ہرگز ضائع نہین کرتا آپ وہان پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے اے وحشت ناک شہر کے رہنے والو اور اے
عجز کے محلون کے باشندو مومن مردون مین سے اور مومن عورتون مین سے مسلمان مردون مین سے اور
مسلمان عورتون مین سے تمپر سلام ہو تم ہمسے آگے گئے سو ہم تمہارے پیچہے آنیوالے ہین اب
تہوڑی مدت کے بعد ہم تمسے ملینگے اے ہمارے پروردگار تو ہمپر اور انپر مغفرت کر اور اپنی عفو کے
ساتھہ ہمارے گناہون سے اور انکے گناہون سے درگذر فرما اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد کرے
اور سارے برس کے لیے نیک عمل کرے اور اپنی روزی پر قانع اور اپنے خدا پر راضی ہے پہر آپ وہان
سے ٹہلکر حبال دو مندون کے کوچہ کے پاس پہونچے اور رونے کی آواز سنی آپنے فرمایا یہ کیسی آواز ہے
عرض کیا گیا کہ لوگ صفین کے شہدا پر رو رہے ہین ۔ آپنے فرمایا کیا مین اس شخص کا گواہ نہین
جس نے صبر سے اپنے قتل ہونیکو گوارا کیا ہے اسی طرح سے خدا تعالے کا ذکر کرتے ہوئے وہان
سے آگے بڑہے اور قصر مین داخل ہوگئے ۔ خارجی آپ کے ساتھہ کوفہ مین داخل نہ ہوئے اور ایک
گاؤن مین جسکا نام حرورا تہا جا اترے اسی وجہ سے وہ حروریہ مشہور ہوئے ۔ تخمیناً بارہ ہزار آدمی
تہے انہون نے اپنے گروہ مین منادی کرادی کہ شبیب ابن ربعی التمیمی ہمارا امیر قتال اور عبد اللہ
ابن الکوی ہمارا امیر صلوۃ ہے ۔ اور ہر ایک کام مشورت سے کیا جائیگا ۔ خدای پاک کے سوا کسی کی
بیعت واجب نہین اچھے کام کرنے چاہیے اور بری باتون سے باز رہنا چاہیے ۔ اپنے نزدیک مین وہ
یہ سمجہنے لگے کہ جبتک کہ جناب علی ع نے حکم نہین مقرر کیے تہے وہ بیشک امام تہے حکومت کے
مقرر کرنے سے انکو اپنی امامت مین شک پیدا ہوگیا اور اپنی بات مین حیران ہوگئے ۔ اور
حیران کی تعریف خدا تعالی نے اپنے پاک کلام مین بیان فرمائی ہے حیران له اصحاب یدعونه
الی الهدی ائتنا یعنی وہ سراسیمہ ہو اور اسکے یار اسکو ہدایت کی طرف بلاتے ہین کہ ہمارے

پاس چلا آیا مگر خارجی اس آیت کریمہ کے ورود کو حضرت امیر علیہ السلام کے شان مین خیال کرتے تھے حالانکہ پروردگار عالم نے اپنی پاک کلام مین ایک غیر شخص کی بات کو تمثیلاً بیان فرمایا ہے جسکی توضیح کتب تفسیر سے بخوبی ملسکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کے غلام بھی حیران نہین تھے بلکہ ان سے سرگشتگان وادی حیرت ہدایت پاتے تھے جب جناب امیرؑ کے دوستون نے انکی یہ باتین سنین۔ جناب عبداللہ بن عباس انکے پاس جانے کو آمادہ ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ تم لے انکی باتون کی جواب دہی مین جلدی نہ کرنا مین تمہارے پیچھے آرہا ہون۔ میرا انتظار کرلینا جب عبداللہ بن عباس انکے پاس گئے خوارج نے پوچھا یا ابن عباس آپ کہان سے تشریف لائے ہیں انہون فرمایا مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور انکے ابن عم کے پاس سے آیا ہون جو ہم سبھون سے زیادہ خدا کو پہچاننے والا ہے اور اسکے نبی کی سنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔ خارجیون نے کہا۔ ای ابن عباس ہم نے ایک بڑے گناہ سے توبہ کی ہے کیونکہ ہمنے خدا کے دین مین منصف مقرر کیے تھے۔ اگر جناب علی بھی ہماری طرح سے توبہ کرین اور ہمارے دشمنون کے مقاتلہ کے لیے آمادہ ہوجائین۔ تو ہم بھی جناب علی کیطرف رجوع کرینگے ابن عباسؓ سے ان کے جواب دینے مین صبر نہ ہوسکا اور ان سے کہنے لگے۔ مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ جو کچھ کہ خداوند تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تصدیق نہین کرتے؟ کہ مرد اور عورت کے حق مین فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل مین سے ایک ایک منصف مقرر کرو وہ ان دونون مین مصالحت کا ارادہ کرین خدا تعالے ان مین موافقت پیدا کردیگا خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح سے ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کیون حکم مقرر نہ کیے جائین خارجیون نے جواب دیا جس امر کے حکم کو خدا نے لوگون کے تفویض کیا ہے اس مین غور کرنے کے لیے خدا نے انکو حکم بھی دیا ہے اس مین وہ غور بھی کرسکتے ہین اور حکم لگا سکتے ہین۔ اور جس امر مین کہ خدا نے خود حکم لگایا ہے اور اسکو جاری کیا ہے۔ بندونکو اس مین غور کرنے کی گنجایش نہین۔ جیسے کہ زانی کو سو درہ لگانے اور چور کے ہاتہ کاٹنے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان امور مین لوگون کو غور نہ کرنا چاہیے ابن عباس نے کہا خدا تعالے اس شخص کی نسبت کہ حرم مین شکار کرے اور ایک خرگوش جسکی قیمت ایک درہم کی چوتہائی سے زیادہ نہین ہے ذبح کرے فرماتا ہے کہ تم مین سے صاحبان عدل اسکی قربانی کا حکم لگائینگے خوارج نے کہا اسے ابن عباس کیا تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی خشکر رنجی کے حکم کو مسلمانون کے خون کے حکم کی برابر ٹھیراتے ہو۔ اور کیا تمہارے نزدیک عمرو بن العاص عادل ہے کہ کل ہم سے لڑ رہا تھا۔ اگر وہ عادل ہو تو ہم عادل نہین ٹھیر سکتے۔ ہمنے خدا کے حکم مین منصف قرار دیے ہین باوجود

خدا تعالیٰ نے معاویہ اور اسکے احباب کی نسبت اپنا حکم اس طرح پر جاری فرمایا ہے کہ یا وہ قتل کیے جائین یا اپنی بات سے باز آئین تمنے صلحنامہ مین لڑائی کی میعاد لکھدی ہے۔ باوجودیکہ جزیہ کے اقرار کرنے والون کے سوا سورۂ برارت نازل فرماکر خدا تعالیٰ نے اہل حرب کے ساتھ اہل اسلام کی موادعت کو مطلق قطع کر دیا ہے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جناب امیر بھی آپہونچے اور عبداللہ بن عباس سے فرمایا۔ کیا مینے تمہین ان سے گفتگو کرنے سے منع نہین کیا تہا؟ پہر خوارج سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے تمہارا کوئی وکیل ہے جو تمہاری طرف سے جواب دے سکے سبنے متفق ہوکر کہا عبداللہ بن الکوی ہمارا وکیل ہے۔ جناب امیرؑ نے اس سے سوال کیا کہ تمنے ہمپر کیون خروج کیا ہے اس نے جواب دیا کہ صفین کے روز کی تمہاری تحکیم کے تقرر نے ہمین اسبات پر مجبور کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جب شامیون نے قرآن بلند کیے تہے مینے تم سے نہین کہا تہا؟ کہ مین انکے مکر و فریب کو تم سے زیادہ جانتا ہون۔ ان لوگون نے قرآن شریف صرف مکر کی وجہ سے بلند کیے ہین۔ تاکہ تمہین فریب دیکر تمہین اپنی لڑائی سے باز رکھین چنانچہ انہون نے اس مکر کو گانٹھکر لڑائی کو منقطع کر دیا اور تم پر آفت کے نازل ہونیکے امیدوار ہو بیٹھے جناب امیرؑ نے تمام سرگذشت انکو کہہ سنائی اور پہر یہ فرمایا کہ اسدن تم نے میری بات ایک نہ مانی۔ مینے منصف نامہ مین یہ شرط لکھدی تہی کہ دونون منصف اسی امر کو زندہ کرین جسے کہ قرآن نے زندہ کیا ہے اور اسی امر کے مارنے کے درپے ہون جسے کہ قرآن نے مارا ہے قرآن الحمد اور و الناس کے دونون پہلوؤن کے درمیان لکھا ہوا ہے وہ خود نہین بولتا مگر لوگ اس سے متکلم ہوتے ہین۔ خارجیون نے کہا فرمایے آپنے میعاد کیون مقرر فرمائی تہی جناب امیرؑ نے فرمایا اسلیے کہ اس میعاد مین ہماری حقیقت سے ناواقف شخص واقف ہوجاے اور واقف کو زیادہ ترثبوت ملجاے۔ نیز یہ بھی خیال تہا کہ شاید خدا تعالیٰ اس مدت کے درمیان اس امت مین اتفاق پیدا کر دے اور اسکو راہ راست دکہا دے۔ خارجیون نے کہا اب یہ بتایے کہ جسدن منصف نامہ لکھا گیا تہا اور کاتب نے یہ لکھا تہا (یہ وہ امر ہے جسکی خواہش امیر المومنین علیؑ اور معاویہ کرتے ہین) عمرو ابن عاص کے انکار پر آپنے مومنین کی امارت سے اپنے نام کو مٹا دیا اور کاتب سے یہ لکھوایا (یہ وہ امر ہے جسکی علیؑ اور معاویہ خواہش کرتے ہین) پس جبکہ آپ امیر المومنین نہ ہوے اور ہم لوگ مومن ہین پس آپ بھی ہمارے امیر نہ ٹھیرے جناب امیرؑ نے جواب دیا تمکو معلوم ہوگا کہ حدیبیہ کے روز مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب تہا حضرتؐ نے مجہسے فرمایا لکھو (یہ وہ امر ہے جسپر کہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو صلح کرتے ہین) اسپر سہیل کہنے لگا اگر ہم آپکو رسول اللہ

جانتے تو جناب سے جنگ کیوں کرتے۔ بس جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کیا تھا میں
بھی امارت مومنین سے اپنا نام محو کیا ہے۔ اس فعل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل میرا مقتدا تھا۔
اب بتاؤ کہ تمہاری کوئی حجت باقی رہگئی ہے۔ تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ جناب امیر نے انسے فرمایا۔ اب اٹھو
اور اپنے شہر میں چلو خدا تم پر رحم کرے۔ کہنے لگے ہم شہر میں چلینگے۔ لیکن حکومت کی میعاد ختم ہونے
تک ہم یہیں ٹھیرتے ہیں جناب امیر انکے پاس سے واپس تشریف لے آئے۔ وہ لوگ اپنے قول میں بالکل
جھوٹے تھے۔ جب منصفون نے فیصلہ دیدیا۔ اور ہانی بن شریح ابن عباسؓ کے ساتھ جناب امیر کی
خدمت میں پہونچ گیا۔ اور حکومت کے فیصلہ سے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر لوگون کو خطبہ
سنایا اور حمد و نعت کے بعد ارشاد کیا کہ بتحقیق معصیت کا ورثہ حسرت اور نتیجہ ندامت ہی ہے میں نے تمکو ان
دونون شخصون کی حکومت سے آگاہ کیا تھا لیکن تم نے میرا کہنا نہ مانا اور میری رائے کو چھوڑ دیا۔ ان
دونون آدمیون نے جنکو کہ تم نے حکم مقرر کیا تھا خدا کی کتاب کے حکم پس پشت ڈالدیا۔ اور جس امر
کی نسبت قرآن نے موت کا حکم دیا تھا اسکو زندہ کیا اور جس امر کے زندہ کرنے کا قرآن نے حکم دیا تھا
اسکو مار دیا اور خدا کی ہدایت کو چھوڑکر دونون ہی اپنی اپنی خواہش کے پیرو ہو گئے اور خدا کی حجت
روشن اور حضرت کی نورانی سنت کو چھوڑکر دونون نے اپنی رائے سے فیصلہ دیا اور فیصلہ میں اختلاف
کیا اور دونون راہ راست سے محروم رہے۔ پس تم شام کے سفر کے واسطے مستعد ہو جاؤ۔ اور پیر کے روز
لشکر یہان سے کوچ کر جائے۔ یہ فرما کر آپ منبر سے اترے اور خارجیون کو ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے امیر المومنین علی کی طرف زید بن حصین اور عبداللہ بن وہب الراسبی۔ اور عبداللہ بن الکوی
وغیرہ کو معلوم ہو کہ ان دونون منصفون نے کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے اور خدا کی ہدایت کو چھوڑکر حکومت
میں اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کیا قرآن کے
حکم کے منعقد نہیں بنے۔ جسوقت تمہارے پاس میرا یہ خط پہونچے تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے
اور تمہارے دشمنون کیطرف جانیوالے ہیں۔ اور اسی پہلے امر پر ثابت قدم ہیں جسپر کہ ہم پیشتر تھے
خارجیون نے جناب امیر کے خط کا جواب یہ لکھا۔ اما بعد آپ نے اپنے خدا کا غضب تو نہیں کیا بلکہ
اپنے آپ کا غضب کیا ہے آپ نے اپنی جان میں کفر کیا ہے اگر آپ نے توبہ کی تو ہم غور کرینگے کہ ہم کو
آپکے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جناب امیر اس خط کو پڑھکر انکی طرف سے مایوس ہو گئے۔ اور خیال
کیا کہ انکا پیچھا چھوڑ دیا جائے اور شام والون سے لڑنا چاہیے۔ اسلیے آپ کوفہ کے لوگون کو خطبہ

ثنا نیک ایسے کھڑے ہوے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل مین سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کے قریب ہے مگر وہ شخص کہ جسکے لیئے اللہ تعالے اپنی نعمت سے تدارک کرے پس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص کہ خدا سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ اور خدا کی روشنائی کو بجھانا چاہتا ہے اس سے لڑو۔ اور ان خیانت کرنے والون گمراہون سے جنگ کرو۔ کہ جنکو اگر ولایت ملجاے تو کسرے اور ہرقل کے افعال کی پیروی کرنا اپنا فخر سمجھتے ہین۔ اب اپنے دشمنون کی لڑائی کے لیئے آمادہ ہو جاؤ۔ ہمنے تمہارے بھائیون اہل بصرہ کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ بھی تمہارے پاس پہونچ جائین انشا اللہ تعالے انکے پہونچنے کے بعد ہم بھی روانہ ہو جائینگے۔ جناب امیرؑ کیطرف سے اندنون ابن عباس بصرہ کے حاکم تھے آپنے انکی جانب خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکلکر نخیلہ مین فوج کے پاس پہونچ گیئے ہین۔ ہماری رائے دشمنون کے ساتھ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ مین سے جو اشخاص کہ ہماری شرکت کرنا چاہتے ہون آپ انکو اپنی ہمراہ لادین والسلام پھر آپنے ہر ایک قبیلہ کے رئیس کو لکھ بھیجا کہ اپنے کنبہ کے بہادرون اور غلامون کو لیکر لشکر مین پہونچ جاے۔ چنانچہ سب سے اول سعد بن قیس الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین مین بسر و چشم سب سے پہلے حاضر ہون انکے بعد معقل بن قیس اور عدی بن حاتم الطائی اپنے اپنے قوم کے بزرگون اور قبائل کے ساتھ حاضر خدمت ہو گیئے جنکی تعداد چالیس ہزار تھی انکے سوا سولہ ہزار غلامون کا گروہ تھا آپنے مدائن مین سعد ابن مسعود کو بھی لکھ بھیجا تھا کہ لڑائی کے لیئے جس قدر کہ بہادر دستیاب ہو سکین لشکر مین بھیجدیے جائین۔ اسی اثنا مین جناب امیرؑ کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہماری شرکت فرمادین تو ہم ان حروریہ سے جنگ کر کے فیصلہ کرلین جب ہم ان سے نبٹ جائینگے تو پھر اہل شام سے لڑنیکا قصد کرینگے۔ آپنے لشکر والون سے فرمایا تم ان خارجیون کا پیچھا چھوڑ دو اور میرے ساتھ معاویہ اور اہل شام کی طرف چلو کہ ان سے جنگ کیا جاے تاکہ وہ خدا کی زمین پر سرکش نہ بنجائین بندگان خدا کو اپنا خدمتگار نہ بنالین۔ لوگون نے باآواز بلند عرض کیا یا امیر المومنین ہم آپکے انصار اور شیعہ اور آپکے پیرو ہین ہم آپکے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست ہین ہم آپ کی اطاعت کرنے والے کے مطیع ہین۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کہین ہو جہان آپکی منشا چاہے آپ ہمکو لے چلین۔ جناب امیرؑ انکے ساتھ یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ آپ کو خبر پہونچی کہ خارجیون نے خروج کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن الخباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ اور انکی بی بی حمل سے تھین اسکا پیٹ چاک کر ڈالا ہے انکے سوا اور

تین عورتون کو قتل کیا ہے اور ام السنان الصید ... کو بھی مار دیا ہے۔ آپ نے حارث بن مرۃ العبدی کو
خوارج کی جانب روانہ کیا کہ اس خبر کی صحت کو دریافت کر کے لکھ بھیجیں اور کوئی بات لکھنے سے باقی نہ
چھوڑیں۔ جب حارث خارجیون کے پاس گئے اور ان سے اسکا ماجرا پوچھا ان کمبختون نے انکو بھی مار ڈالا
حضرت امیر ابھی لشکر ہی مین تھے کہ آپ کو انکے قتل کی خبر ملی لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین
آپ ان خارجیون کو کیون یہان چھوڑے جاتے ہین تاکہ ہمارے مال کو ہمارے پیچھے لوٹین اور ہمارے
عیال کو مار ڈالین۔ آپ ہمارے ساتھ ان کی لڑائی کو تشریف لے چلین۔ جب ہم ان سے فراغت
حاصل کر لین گے تو ہم اپنے شامی دشمنون کی طرف چلین گے۔ اشعث بن قیس نے بھی کھڑے ہو کر اسی
بات کی تائید کی۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اشعث خارجیون کی طرفداری کریگا۔ کیونکہ صفین کے روز
اس نے کہا تھا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہمکو کتاب اللہ کیطرف دعوت
کرتے ہین اب جبکہ اشعث نے انکی برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگون کو معلوم ہو گیا کہ وہ خوارج کی رائے
کا طرفدار نہین ہے۔ حضرت امیر نے بھی خوارج کی طرف روانہ ہونے کا قصد فرمایا اتنے مین ایک
ازدی قوم کا منجم جسکا نام مسافر بن عدی تھا حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیون
کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فلان ساعت مین باہر نکلین اور اگر آپ اس ساعت کے سوا کسی دوسرے
وقت مین تشریف لیجاوینگے تو آپ کو اور آپکے دوستون کو نہایت تکلیف پہنچیگی۔ حضرت نے اس کے
قول کی مخالفت کی اور اسکی مقررساعت کے برخلاف دوسری ساعت مین جنگ پر تشریف لے گئے
اور ظفریاب ہوگئے جب جناب امیر کوچ فرما کر خوارج کے اتنے قریب جا پہنچے کہ یہان سے آپ انکو اور وہ
آپ کو دیکھ رہے تھے آپنے انکو کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے بھائیون کے قاتلون کو دیدو کہ ہم ان کو
قتل کر دین تو ہم تمہین قتل نہین کرینگے اور تمکو چھوڑ دینگے۔ کیونکہ ہم اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے
کو جانیوالے ہین۔ شاید خداتعالے تمہارے دلون کو پھیر دے اور جس نیک کام کو تم پہلے کر رہے تھے اسی
کیطرف تمکو لوٹا دے۔ خوارج نے جوابدیا کہ ہم سب نے متفق ہو کر انکو قتل کیا ہے۔ اور ہم سب ملکر تمہاری
خون کو بہانا حلال سمجھتے ہین۔ حضرت امیر کے لشکر سے قیس بن سعد بن عبادہ باہر نکلکر کہنے لگے۔
اے بندگان خدا تم ہمارے بھائیون کی قاتلون کو ہمین دیدو اور جس امر سے کہ تم ہم سے علیحدہ
ہوئے ہو۔ اور ہمارے ساتھ ہو اسی امر مین شامل ہو جاؤ۔ اور ہمارے دشمنون اور اپنے دشمنون
کے ساتھ جنگ کرنے کے لیئے ہم سے ملجاؤ۔ تم بڑے بھاری گناہ کا ارتکاب کر رہے ہو کہ ہمکو مشرک
ٹھیراتے ہو اور خود مسلمانون کے خون بہاتے ہو۔ عبداللہ بن سنجرۃ السلمی انکے جواب مین کہنے

لگا۔ ہمپر حق ظاہر ہوگیا ہم تمہارا اتباع ہرگز نہین کرینگے۔ پہر جناب امیر علیہ السلام خود بدولت لشکر سے باہر تشریف لیگئے اور خوارج کو مخاطب کرکے فرمانے لگے۔ اے گنہگارون کے گروہ جسکو کہ ناحق کے جہگڑے اور بیہودہ ہٹ نے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا ہے اور خواہش نفسانی اور ستیزہ خوئی نے حق کی پیروی سے باز رکہا ہے۔ تمہارے نفوس خود سرکش ہین۔ اور تمنے حکومت کی آڑ پکڑ رکہی ہے تمنے خود مجہسے اسکی خواہش کی تہی۔ مین تو اسسے باہی جاتا رہا۔ مینے تمسے نہین کہا تہا کہ شامی تمکو دہوکا دے رہے ہین۔ تمنے مخالفون کی مانند میرے کہنے کو نہ مانا اور مثل نافرمان لوگون کے میرے دشمن بنگئے مینے ناچار اپنی رائے کو بہی تمہاری رائے کیطرف پہیر دیا باوجودیکہ اسوقت شامیون کا کام تمام ہوچکا تہا اور وہ پریشان خواہین دیکہنے کے قریب ہوگئے تہے لیکن تمہارے بڑے بوڑہون کی رائے اسپر قرار پائی کہ دو شخص حکم بنائے جائین پہر مینے ان دونون سے یہ شرط ٹہیرائی کہ قرآن سے فیصلہ کرین اور ہرگز اس سے تجاوز نکرین مگر ان دونون نے حق کو چہوڑ دیا۔ باوجودیکہ حق انکی آنکہون کے سامنے پہر رہا تہا۔ اب تم بیان کرو کہ کیون تم ہمارے ساتہ لڑنے کو حلال سمجہتے ہو۔ اسپر تم لوگون کو ناحق ستاتے اور۔۔۔ انکے گلے کاٹتے ہو یہ بات تو دنیا و آخرت مین صاف گہاٹا کہانے کی نشانی ہے یہ سنکر خوارج چلانے لگے کہ ہرگز کوئی جواب ندے اور لڑائی پر آمادہ ہوجاؤ۔ اور پکارکر کہنے لگے جنت کے سوا اور کوئی مقام آرام کا نہین ہے حضرت اپنے اصحاب کے پاس واپس تشریف لے آئے اور صف آرائی کا حکم دیا میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبیب بن ربعی یا معقل ابن قیس الریاحی کو مقرر کیا اور سوارون کی سپہ سالاری ابو ایوب انصاری کی سپرد فرمائی اور پیادون کی افسری ابو قتادۃ الانصاری کے متعلق کی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلب مین جاگزین ہوئے خوارج نے میمنہ زید ابن قیس الطائی اور میسرہ شریح ابن عوفی العبسی کے سپرد کرکے سوارون پر حمزہ بن سنان الاسدی اور پیادون پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مقرر کیا۔ ادہر جناب امیر علیہ السلام نے رایت امان حضرت ابو ایوب الصاری کے تفویض فرمایا۔ انہون نے باواز بلند پکار کر منادی کردی کہ جو شخص اس علم کے نیچے آجائیگا اور اسنے کسی کو قتل نہ کیا ہوگا اور کسی مسلمان کو اذیت نہ پہونچائی ہوگی۔ اسکو قتل سے امان ملیگا اور جو شخص کوفہ کو چلاجائے یا مدائن کو لوٹ جائے اسکو بہی امان حاصل ہے۔ اگر اسوقت بہی ہمارے بہائیون کے قاتل ہمکو دیدیے جائین تو ہمین تمہارے ساتہ جنگ کرنے کی ضرورت نہین منادی کو سنکر فروہ بن نوفل الاشجعی پانسو سوار

لیکر حضرت امیر کے لشکر مین آملا اور ایک گروہ انہی سے کوفہ کو اور ایک گروہ مدائن کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب ان کی جمعیت تھی لیکن ان مین سے چار ہزار باقی رہ گئے۔ اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنیکو دوڑے۔ آپنے اپنے لشکر سے فرمایا جبتک کہ وہ تم پر حملہ نکرین تم ان سے کچھ مت کہو اتنے مین خارجی الرواح الرواح فی الجنۃ پکارتے ہوئے حملہ آور ہوئے حضرت امیر کے لشکر دو حصون مین منقسم ہو گئی اور خارجیون کو بیچ مین لے لیا میمنا و میسرہ کی فوجین دونون طرف سے انپر لوٹ پڑین تیر انداز انکے سامنے آکھڑے ہوئے اور پیادے تلوا۔ وان اور نیزون سے انپر ٹوٹ پڑے۔ کچھ دیر نہین گذرنی پائی تھی کہ سوا سات آدمیون کے تمام خارجی مارے گئے۔ دو آدمی ان مین سے خراسان کیطرف بھاگ نکلے۔ چنانچہ ابتک اس ملک مین ان دونون کی نسل موجود ہے اور دو آدمی یمن کیجانب فرار کرگئے وہان بھی ان کی نسل موجود ہے جو اباضیہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انکے مورث اعلے کا نام عبداللہ بن اباض تھا۔ اور دو آدمی تل مورون کیطرف چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال و متاع غنیمت مین دستیاب ہوا اور حضرت کے لشکر مین سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ اور خارجیون سے صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر علیہ السلام کی کرامت تھی کہ آپنے اس جنگ سے پیشتر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری فوج مین سے دس آدمی بھی نہین مارے جاینگے اور انکی گروہ مین سے دس آدمی بھی باقی نہین بچین گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر خوارج کے ظہور سے پیشتر اپنے اصحاب سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایک ایسا گروہ خروج کرنے والا ہے جو دین سے اس طرح پر بھاگ جائیگا جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکی علامت یہ ہے کہ ان مین ایک ننھا آدمی ہوگا۔ بارہا لوگون نے اس گفتگو کو جناب امیر سے سنا ہوا تھا جب نہروانیون نے خروج کیا۔ تو آپ اپنے دوستون کے ساتھ انکی جنگ کے لیے تشریف لے گئے اور جو معاملہ کہ گذرنا تھا گذر چکا اور آپکو جنگ سے فراغت حاصل ہوگئی۔ آپ اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اب انہین تم اس ننھے کو تلاش کرو لوگ اسکو تلاش کرنے لگے بعض شخصون نے آکر عرض کیا وہ تو ان مین نہین ملتا۔ بلکہ بعض یہی کہنے لگے کہ وہ ان مین نہین ہے آپنے فرمایا واللہ وہ انہین مین ہے قسم ہے خدا کی نہ مینے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ اتنے مین ایک شخص نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہمنے اسے ڈھونڈھ نکالا ہے بعض راویون کا یہ بیان ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی آکر اسکے دستیاب ہونیکا مژدہ سناتا حضرت خود بدولت ہی تلاش کو نکلے آپکے ساتھ یہ ابن تمامہ الحنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہان نہر کے کنارے ایک گڑھے مین چند لاشون کے نیچے سے برآمد ہوا سب لوگون نے اسکو دیکھا کہ اسکا ایک ہاتھ ہم بازو کے نہین ہے اور جائے ہاتھ

کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے اور سر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اس پر کالے کالے بال جمے ہوئے ہیں جب اسکو کھینچا جاتا تھا تو وہ ٹڑ بڑ پورے ہاتھ کے برابر لانبا ہو جاتا تھا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پھر سمٹ کر پستان کی سی شکل بنجاتا تھا جب جناب امیر نے اسکو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا تھا مگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل نیک نہ چھوڑ بیٹھو۔ تو میں تمکو اس شخص کی شان میں کہ جن لوگوں نے لڑا ہے اور لڑائی میں اس نعش کو نگاہ رکھا ہے چنانچہ جس حق پر کہ ہم ہیں جو کچھ کہ خدائے پاک نے اپنے نبی کریم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے ضرور بیان کر دیتا۔

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے۔ یہ واقعہ ۳۸ھ اڑتیس ہجری میں پیش آیا اور اس واقعہ میں جناب امیر علیہ السلام کے دوستوں میں سے یزید بن نویرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور انکو شرف سبقت فی الاسلام بھی حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنتی ہونے کی نسبت اپنی زبان مبارک سے بشارت بیان فرمائی تھی انکو ابتدائے واقعہ ہی میں خوارج نے شہید کیا۔

ان لوگوں کی تعداد جنکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے

روضۃ الصفا میں خاوندشاہ لکھتے ہیں نقل ست کہ حضرت امیر در ایام ترع فرزندان خود را بسیار وصیت نمودہ بود از انجملہ یکے این ست کہ با امیر المومنین حسن فرمود کہ چون من رحلت کنم چنان بکن کہ خلق را معلوم نشود کہ مدفن من کدام ست کہ من دہ ہزار کس از شجاعان کفر و دلیران اسلام کہ قتل بر ایشان واجب بود بدست خود کشتہ ام و میترسم کہ فرزندان ایشان قبر من بشگافند و مخالفت من از بنی امیہ بیشتر ست انتہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا حال لکھتے ہیں اور یہ بھی دو قسم پر ہے یعنی حسن صورت و قوت بدن۔

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت مین جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب مین مشہور تھے +

عن ابی الحجاج قال رایت علیا یخطب و کان من احسن الناس وجہا (اسد الغابہ) ابی الحجاج کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو خطبہ پڑہتے ہوئے دیکہا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تھے

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی حلیہ مبارک

(۱) عن محمد بن باقر قال کان علی مقبل العینین عظیمہما ذا بطن اصلع ربعۃ لا یخضب (اسد الغابہ) جناب محمد بن باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر بڑی بڑی سہیلی آنکھون والی اور توندیلی پیٹ والے تھے انکے چاندپر بال کم تھے انکا قد میانہ تہا داڑہی کو نہین رنگتے تھے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطہر قوما من الذنوب بالصلعۃ فی رؤسہم وان علیا لاولہم (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابو بکر بن محمد بن حسین السیلانی المرتضے فی مناقب الصحابہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے ایک قوم کو گناہون سے بوجہ انکے چندلے ہونیکے پاک کیا ہے اور علی ان سب سے پہلا ہے +

(۳) عن ابی لبید قال رأیت علیا یتوضأ فحسر العمامۃ عن رأسہ فرایت رأسہ مثل راحتی علیہ مثل خط الاصابع من الشعر (اخرجہ ابن الضحاک) ابو لبید سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوئے دیکہا آپنے اپنا عمامہ سر سے اٹھایا مینے آپکے سر کو دیکہا کہ مثل میری ہتیلی کے تہا اسپر انگلیون کے خط کیطرح بال تہے +

(۴) عن قیس بن عباد قال قدمت المدینۃ اطلب العلم فرأیت رجلا علیہ بردان ولہ ضفیرتان قد وضع یدہ علی عاتق عمر فقلت من ہذا قالوا علی (اخرجہ ابن الضحاک) قیس بن عباد کہتا ہے کہ مین مدینہ مین علم حاصل کرنے کے لیے گیا ایک آدمی کو دیکہا اسپر صرف دو چادرین تہین یعنے ایک ردا اور ایک تہبند اور انکی دو چوٹیین گندہے ہوئے ہین وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندہے پر ہاتہ دہرے ہوئے تھے مینے پوچہا یہ کون ہین لوگون نے کہا علی ہین +

قال محب الطبری فی ریاض النضرۃ ولا تضاد بینہما اذ یکون الشعر انحسر عن وسط رأسہ وکان فی جوانبہ شعر متہدل یعنے ان دونون روایتون مین تضاد نہین ہے جبکہ جناب امیر کے سر اقدس کے چاندپر کم ہونا بالون کا مانا جائے اور گدی کی طرف کے بال چہوٹے ہوے تسلیم کیے جاوین +

(۵) قال ابو اسحاق السبیعی رأیته ابیض الراس واللحیۃ وکان ربما خضب اللحیۃ (اسد الغابہ) ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہو کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ انکے سر اور داڑہی کے بال بالکل سفید تھے اور کبھی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے ٭

(۶) عن رزام بن سعد الضبی قال سمعت ابی ینعت علیا قال کان رجل فوق الربعۃ ضخم المنکبین طویل اللحیۃ وان شئت قلت اذا نظرت الیہ قلت ادم وان تبینتہ من قریب قلت ان یکون اسمر ادنی من ان یکون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہو کہ مینے اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا حلیہ بیان کرتے ہوے سنا ہے کہ جناب امیر میانہ قد سے کچہ اونچے تہے انکے شانے اور بازو بہرے بہرے اور گہنی داڑہی تہی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ سبزہ رنگ ہین اور اگر تو گہری نظر کرکے انکو قریب سے دیکھتا تو کہلتی ہوئی گندمی رنگ تہی قریب سبزہ رنگ کے ٭

(۷) عن قدامۃ بن عتاب قال کان علی ضخم البطن ضخم مشاش المنکب ضخم عضلۃ الذراع ضخم عضلۃ الساق دقیق مستدقہا قال ورأیت یخطب فی یوم من الشتاء علیہ قمیص وازار قطریان معتم بثوب مما ینسج فی سواد کم (اسد الغابہ) قدامہ بن عتاب سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام توند والے پیٹ والے تہے انکی شانہ کی ہڈی چوڑی تہی انکے بازو بہرے بہرے اور کلائیان باریک اور انکی رانین پر گوشت اور پنڈلیان پتلی تہین مینے انکو جاڑے کے موسم مین دیکہا تہا وہ قطری قمیص پہنے ہوے اور قطری تہبند باندہے ہوئے تہے انکا عمامہ سیاہ وہان یون جالا تہا۔

(۸) عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب وکان من احسن الناس وجہا وقیل کان کانما کسر ثم جبر لا یغیر شیبہ خفیف المشی ضحوک السن (اسد الغابہ) ابو الحجاج سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو مینے خطبہ پڑہتے ہوئے دیکہا کہ سب لوگون سے خوبصورت تہے اور روایت ہو کہ آپ تہے اپنی داڑہی کو نہین رنگتے تہے آہستہ چلتے تہے انکے دانت ہنسی سے کہلے رہتے تہے۔

(۹) واحسن ما رأیتہ فی صفتہ رضی اللہ عنہ کان ربعۃ من الرجال الی القصر ما ہو ادعج العینین حسن الوجہ کانہ القمر لیلۃ البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شثن الکفین اغید کان عنقہ ابریق فضۃ اصلع لیس فی راسہ شعر الا من خلفہ کثیر اللحیۃ منکبیہ مشاش کمشاش السبع الضاری لا یبین عضدہ من ساعدہ ادمجت ادماجا اذا مشی تکفا وان امسک بذراع رجل امسک بنفسہ فلم یستطع ان یتنفس وہو الی السمرۃ ما ہو شدید الساعد والید فاذا

مشی الی الحروب هرولۃ ثبت الجنان قویا ما صارع احدا قط الا صرعہ اشجاعا منصورا علی من لاقاہ

(استیعاب) علامہ ابن عبد البر استیعاب مین بصدر ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین کہ مینے کیا خوب انکے اوصاف لکھے ہوئے دیکھے ہین کہ جناب امیر کا قد مبارک میانہ مگر کسیقدر ٹھگنا تھا انکی آنکھین بڑی بڑی اور کالی تھین انکا چہرہ خوبصورتی مین چودہوین رات کے چاند کی مثل تھا۔ انکا پیٹ توندیلا اور ان کے کندہون کی ہڈی چوڑی تھی انکی ہتھیلیان سخت تھین موٹی موٹی انگلیون والے تھے انکی گردن مثل ایک چاندی کی صراحی کے تھی۔ انکے چاند پر بال کم تھے مگر گدی اور سر پیچھے کی طرف سے سر بالون سے بھرا ہوا تھا انکی داڑہی اسقدر گھنی تھی کہ کندہون کے دونون طرف تک پہونچتی تھی دونون کندہون کی ہڈیان مثل شیر کے کندہون کی ہڈیون کی تھین انکی کلائی اور بازوؤن مین فرق نہین تھا یعنے دونون ایک سی تھے اور ٹھوس اور مضبوط تھے چلنے مین آگے کو جھک کر چلتے تھے جب کسی کی کلائی پکڑ لیتے تو اس شخص کا گلا گھٹ جاتا کہ وہ سانس نہین لے سکتا تھا وہ رنگ مین گندم گون تھے انکی کلائی اور ہاتھ سخت تھے جب جنگ کو جاتے تھے تو دوڑ کر نہایت ٹھنڈے دل سے جاتے تھے وہ ایسے بہادر تھے کہ جس سے جنگ کی اسپر فتحیاب ہوئے۔

(۱۰) عن الشعبی قال رأیت علیا وراسہ ولحیتہ قطن بیضاء (اخرجہ بن الضحاک) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا کہ آپکا سر اور داڑہی سفید روئی کی طرح تھی۔

اور محب الطبری ریاض النضرہ مین لکھتے ہین وروی انہ کان اصفر اللحیۃ والمشہور انہ کان ابیضہا فیشبہ ان یکون خضب مرۃ ثم ترک یعنے روایت ہے کہ آپ کی ریش مبارک زرد تھی اور مشہور زیادہ تر یہ ہے کہ سفید تھی شاید کبھی آپنے اپنی ریش مبارک رنگا ہو اور پھر چھوڑ دیا ہو۔

جناب امیر علیہ السلام کی قوت بدن

عن ابی رافع قال خرجنا مع علی حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برایتہ فلما دنا من الحصن خرج الیہ اہلہ فقاتلہم فضربہ رجل یہودی وطرح ترسہ من یدہ فتناول الباب کان عند الحصن فترس بہ نفسہ فلم یزل بیدہ حتی فتح اللہ علیہ ثم القاہ من یدہ حین فرغ فلقد رأیتنی فی نفر معی سبعۃ عشر وانا منہم نجتہد علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ (اخرجہ احمد) ابو رافع رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول کہ جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر کو علم دیکر خیبر مین روانہ کیا ہم جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی نے قلعہ سے نکلکر ان

پر چوٹ چلائی آپ نے سپر پھینک کر قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا جب تک کہ خدا تبارک وتعالے نے آپ کو فتح دی وہ آپ کے ہاتھ اقدس مین تہا۔ پہر آپ نے اسے پھینک دیا مینے ستر آدمیون کے ساتھ اسے لوٹنا چاہا وہ ہم سے نہ لوٹ سکا ٭

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال حمل علی الباب علی ظہرہ یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیہ ففتحوھا وانھم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون رجلا (تاریخ الخلفاء) وفی کنز العمال عن جابر بن سمرۃ فقال ھذا حدیث حسن وفی طریق ثم اجتمع علی سبعون رجلا جھدھم ان اعادوا الباب (اخرجھما الحاکم فی الاربعین) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام نے خیبر کے دن دروازہ کو اپنی پشت اقدس پر اٹھا لیا تہا یہان تک کہ مسلمانون نے اسپر چڑھکر قلعہ کو فتح کیا بعد اس کے چالیس آدمیون نے اس کو اٹھانا چاہا۔ تو نہ اوٹھا سکے کنز العمال مین یہ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوی ہے اور صاحب کنز العمال کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایک روایت مین ہے کہ پہر ساٹھہ آدمیون نے اسکے لوٹانے پر کوشش کی ٭

(۲) لما توجہ علی الی صفین واحتاج اصحابہ الی الماء والتمسوا یمینا وشمالا فلم یجدوہ فعدل بھم امیر المؤمنین عن الجادۃ قلیلا فلاح ھم الدیر فساروا الیہ وسألوا من فیہ عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الیہ حیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراھب فقالوا یا امرنا ان نسیر الی حیث اومی الینا لعلنا ندرک الماء ولیس لنا قوۃ فقال علی لاحاجۃ بکم الی ذلک ولوی عنق بغلتہ نحو القبلۃ واشار الی مکان یقرب الدیر فقال اکشفوہ فظھرت صخرۃ عظیمۃ فقالوا یا امیر المؤمنین ھھنا صخرۃ علی الماء فاجتھدوا فی قلعھا فما زالت عن موضعھا فاجتمع القوم وجھدوا فی تحریکھا فلم یجدوا الی ذلک سبیلا واستصعبت علیھم فلما رای ذلک لوی رجلہ عن سرجہ ثم حسر عن ساعدہ ووضع اصابعہ تحت جانب الصخرۃ فحرکھا وقلعھا بیدہ فظھر لھم الماء فبادروا وشربوا وکان اعذب ما ھو شربوہ فی سفرھم وابردہ ثم جاء الی الصخرۃ فتناولھا بیدہ ووضعھا حیث کانت والراھب ینظر من فوق دیرہ فنادی یا قوم انزلونی فانزلوہ فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا ھذا انت نبی مرسل قال لا قال فملک مقرب قال لا قال انا وصی رسول اللہ محمد بن عبداللہ خاتم النبین قال ابسط یدک اسلم علی یدیک فبسط امیر المؤمنین والراھب اسلم علی یدیہ (مطالب

السئول لطالب الشافعی) جناب امیر علیہ السلام جب صفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مقام پر جناب امیر کے رفقا کے پاس پانی نہ رہا وہ ہنے بائین ڈہونڈہا کہین پتہ نہ ملا جناب امیر ہم انکو رستہ سے اتار کر ایک طرف لیگئے تہوڑی دور جاکر میدان مین عیسائیون کا ایک گرجا دکہائی دیا لوگون نے اسکے قریب جاکر اسکے پادری سے پانی کے لیے استفسار کیا اس نے کہا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف کہ مین تمہین اشارہ کرتا ہون اس طرف چلے جاؤ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائے گا امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ وہ ہم کو پانی کا پتہ بتاتا ہے کہ یہان سے دو فرسخ پر ہے لیکن ہم مین وہان تک پہونچنے کی طاقت نہین جناب امیر ع نے فرمایا تمکو وہان جانے کی ضرورت نہین قبلہ کیطرف اپنی نچر کا منہ پہیر کر اس دیر کے قریب ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو کہودو لوگون نے کہودنا شروع کیا وہان ایک بہاری پتہر نمودار ہوا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین یہان تو پتہر ہے جس مین کہودنا ممکن نہین آپنے فرمایا یہی پتہر پانی پر ہے لوگون نے اسکو اکہاڑنا شروع کیا اسکو جنبش تک نہوئی اور وہ اپنی جگہہ پر سے نہ ہلا۔ تمام لشکر کے لوگون نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہ ہٹا۔ یہ دیکہکر آپ اپنی سواری سے اترے اور آستین کو ٹولکر اس پتہر کے نیچے انگلیان رکہکر اسکو ہلایا اور ہاتہ پر اٹہا لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹہے پانیکا چشمہ نکل آیا لوگ دوڑ کر پانی پینے لگے انکو پورے سفر مین ایسا ٹہنڈا اور میٹہا پانی نہین ملا تہا پہر آپنے اس پتہر کو وہین پر رکہدیا جس طرح سے کہ وہ پہلے تہا راہب اپنے گرجا کی چہت پر سے یہ کیفیت دیکہہ رہا تہا لوگون سے کہنے لگا مجہے نیچے اتارو لوگون نے اسے چہت پر سے نیچے اتارا اور جناب امیر کی سامنے آکر کہڑا ہو گیا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین وہ بولا تو آپ فرشتہ مقرب ہین آپنے فرمایا نہین مین خدا کے رسول محمد ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا وصی ہون راہب کہنے لگا آپ ہاتہ بڑہائین مین آپکے ہاتہ پر مشرف باسلام ہوتا ہون آپنے ہاتہ بڑہایا اور وہ راہب مسلمان ہو گیا۔

(۳) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبہ قال لیخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نستبق حتی تواریناً بالبیوت خشیة ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والحاکم)
جناب علی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھ جا مین بیٹھ گیا اور میرے دوش پر سوار ہوئے مین اٹھنے لگا جبکہ جناب نے میری ناتوانی کو دیکھا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے کندہے پر سوار ہو مین جب دوش اقدس پر سوار ہوا تو خیال کیا جاتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چہت پر چڑہ گیا۔ وہان ایک مورت پیتل یا تانبے کی رکھی ہوئی تہی مین اسکو دہنے بائین اور آگے پیچہے سے ہلانے لگا یہانتک کہ وہ اکہڑ گئی جناب نے مجھے فرمایا کہ اسکو پہینکدے مینے اسکو اکہاڑ کر پہینکدیا وہ بت اسطرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کانچ ٹوٹ جاتا ہے پہر مین اتر آیا اور جناب کی معیت مین دوڑنے لگا اور ہم دونون گہر مین چہپ گئے تاکہ کوئی ہمکو نہ دیکہے علامہ ابن حدید کہتے ہین کہ اس بت کا نام ہبل تہا اور وزن مین اسقدر بہاری تہا کہ کئی آدمی اسکو نہین اٹہا سکتے تہے جناب امیر نے اسکو بآسانی اٹہا لیا ✦
باوجودیکہ حضرت امیر اکثر صائم الدہر رہتے تہے۔ اور کہانا بہی پیٹ بہر کر نہین کہاتے تہے اور وہ بہی سوکہی روٹی ہوا کرتی تہی اسپر قوت کا یہ حال تہا کہ ابن قتیبہ لکہتے ہین ما صارع احدا الا صرعہ یعنے کسی پہلوان سے حضرت نے کشتی نہین کی کہ اسکو پچہاڑا نہ ہو۔ حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل باب شجاعت مین بیان ہوچکا ہے صرف اسیقدر بیان کافی ہے۔ غرضکہ حضرت کی قوت مظہر قوت خدا تہی چنانچہ خود حضرت کا مقولہ ہے ما قلعت باب خیبر بقوة جسمانیة لکن بقوة رحمانیة یعنے ہمنے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہین اکہاڑا بلکہ قوت رحمانی سے اکہاڑا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجیہ کا بیان

فضائل خارجی کئی قسم پر ہین مثلاً نسب کا عالی ہونا قرابت اچہی ہونی مصاہرہ مین شرف کا ہونا اولاد صالح ہو

جناب امیرؑ کی نسب عالی

علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ناحور بن یعود بن یعرب بن یشجب بن

ثابت بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراھیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نسب عالی اس سے کیا بہتر ہوسکتی ہے کہ جناب مرتضیٰ والدین کیطرف سے ہاشمی اور ہم جد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے فضائل مین بیشمار حدیثین وارد ہین ✦

بنی ہاشم کے فضائل کا بیان

(۱) عن واثلۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی بنی کنانۃ من بنی اسمٰعیل واصطفی من بنی کنانۃ قریشا ثم اصطفی من قریش بنی ھاشم (اخرجہ المسلم والترمذی وابوھاشم وغیرھم) واثلہ سے روایت ہو کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق منتخب کیا اللہ تعالے نے بنی کنانہ کو بنی اسمعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو ✦

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال جبریل علیہ السلام قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا فلم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔ (اخرجہ احمد فی المناقب والذھبی فی المخلص والحاملی والسمرقندی وابن الجراح) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے مینے مشرق سے اور مغرب سے زمین کو لوٹا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی باپ کی اولاد کو نہین پایا ✦

بنی ہاشم کا سب سے اول جنت مین جانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معشر بنی ھاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقۃ باب الجنۃ ما بدات الا بکم (اخرجہ احمد فی المناقب والمخلص الذھبی والحاملی) جناب علی سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے گروہ بنی ہاشم اس ذات پاک کی قسم ہے جسنے مجھ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر مینے جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑی تو مین ہرگز تمہارے سوا کسی سے اندر داخل کرنیکا آغاز نہین کرونگا

بنی ہاشم کی عیادت کا مسلمانون پر فرض ہونا

عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب للزبیر بن عوام هل لك فی ان تعود الحسن ابن علی فانه مریض فکان الزبیر تلکأ علیه فقال له عمر اما علمت ان عیادة بنی هاشم فریضة وزیارتهم نافلة (اخرجه بن السمان فی الموافقة) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام سے کہا کیا تم جناب حسن کی بیمار پرسی کا ارادہ رکھتے ہو کیونکہ وہ بیمار ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ اس میں توقف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور زیارت انکی نفل ✦

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحة بن مصرف قال کان یقال لبغض بنی هاشم نفاق (اخرجه ابوبکر ابن یوسف البهلول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ عہد صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ بنی ہاشم کا بغض علامت نفاق ہے ✦

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نحن بنی عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی (اخرجه ابن ماجة والدیلمی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی او جعفر او حسن اور حسین اور مہدی۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت الله لکم ثلثة ان یجعل لکم جودا نجدا رحماء (اخرجه بن السری) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے تمہارے لیے خدا سے تین باتوں کی دعا کی ہے کہ تمکو سخی اور دلیر اور رحیم دل بنادے ✦

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت الله ان یثبت قائمکم وان یهدی ضالکم وان یعلم جاهلکم وان یجعلکم رحماء نجباء (اخرجه الملا فی سیرته وابوبکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفنوانی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے خدا سے آرزو کی ہے کہ تمہارے قائم کو ثابت رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے اور تمہاری جاہل کو تعلیم کرے اور تمکو رحم دل اور نجیب بنا

عن ابن عباس قال دخل ناس من قریش علی صفیۃ بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاھلیۃ فقالت صفیۃ منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا تنبت النخلۃ فی الارض الکبا قالت وما الکباء قالوا الارض التی لیست بطیبۃ فذکرت ذلک صفیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال ھجر بالصلوۃ فھجر فقام علی المنبر فنادی بصوت عال یا ایھا الناس من انا قالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال اجل انا محمد بن عبد اللہ وانا رسول اللہ فما بال اقوام یبتذلون اھلی فواللہ لانا افضلھم اصلا وخیرھم موضعا اخرجہ البزار والمحب الطبری فی الاکتفاء) ابن عباسؓ نقل کرتے ہین کہ چند آدمی قریش کے صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس گئے اور فخر کرنے لگے اور جاہلیت کا ذکر کرنے لگے جناب صفیہ نے کہا ہم مین سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ کہنے لگے ایک درخت زمین کبا مین پیدا ہوا ہے صفیہ نے کہا کیا چیز ہے وہ کہنے لگے کبا وہ زمین ہے جو اچھی نہو یہ بات کو صفیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا انحضرتؐ نے بلال سے کہا اے بلال لوگون کو نماز کے لیئے پکار بلال رضی اللہ عنہ نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا حضرت منبر پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے اے لوگو مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپ نے فرمایا میری نسب بیان کرو لوگون نے کہا آپ محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہین آپ نے فرمایا ہان مین محمدؐ بن عبد اللہ اور رسول اللہ ہون پس کیا حال ہے ان لوگون کا جو میرے اہل کو حقیر سمجھتے ہین واللہ مین سب لوگون سے ازروی اصل و وضع بہت افضل ہون +

عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یقول الناس فی اھلہ فصعد المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقہ ثم جعلھم فرقتین وجعلنی فی خیر فرقۃ وخلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ وجعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا (اخرجہ احمد) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ لوگ آپکے اہل کی انسبت کچھ کہتے ہین پس حضرت منبر پر چڑھے اور فرمانے لگے مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپنے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون خدا نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے اپنی بہترین خلقت مین گردانا پھر انکے دو گروہ بنائے اور مجھے انکے بہتر گروہ سے بنایا پھر ہر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھے ان مین سے بہتر قبیلہ مین سے بنایا پھر انکے گھر بنائے اور مجھے ان مین سے اچھے گھر مین سے اٹھایا +

جناب ابوطالب ابن عبدالمطلب کا ذکر

جناب ابوطالب کا نام عبدمناف ہی بعض مورخین نے عمران بہی لکہا ہے حاکم لکہتے ہین کہ انکا نام عبدمناف ہے اور ابوطالب انکی کنیت ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کے برادر عینی تہے ان دونو بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ المخزومیہ تہین سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ مین لکہتے ہین کان ابوطالب ممن حرم الخمر علیہ فی الجاھلیۃ کابیہ عبدالمطلب یعنے ابوطالب ان لوگون مین سے تہے کہ جنہون نے جاہلیت مین اپنے پر شراب کو حرام کیا ہوا تہا مثل اپنے والد عبدالمطلب کے +

ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخمینا ۳۵ برس بڑے تہے۔ اور باوجودیکہ فقیر تہے لیکن شیخ القریش اور سید بطحا اور رئیس مکہ معظمہ مشہور تہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو اسوقت آپکے جد امجد عبدالمطلب بقید حیات تہے حضرت انکے دامن عاطفت مین تربیت پاتے رہے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو جناب ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کفیل حال ہوئے اصابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن حجر لکہتے ہین لما مات عبدالمطلب اوصی بمحمد الی ابی طالب فکفلہ واحسن تربیتہ وسافر بصحبتہ الی الشام وھو شاب ولما بعث قام فی نصرتہ وذب عنہ لمن عاداہ ومدحہ عدۃ مدائح منھا قولہ لما استسقی اھل مکۃ فسقوا ۔ وابیض یستسقی الغمام بوجہ + ثمال الیتامی عصمۃ للارامل یعنے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا انہون جناب ابوطالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے لیے وصیت کی پس جناب ابوطالب نے آپکی عمدہ طرح سے کفالت کی اور تربیت مین اپنے باپ کی وصیت بجالائے۔ اور آپ کو ساتہہ لیکر شام کا سفر کیا حضرت اسوقت جوان ہوچکے تہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث بالرسالۃ ہوئے جناب ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کو اٹہہ کہڑے ہوئے۔ اور جو لوگ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوگئے تہے انکے شر کو حضرت سے دور کیا اور حضرت کی بہت تعریفین بیان کین منجملہ انکے جناب ابوطالب کا وہ مشہور شعر ہے کہ جب ایک دفعہ مکہ کے لوگ خشک سالی مین مبتلا ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سی باران رحمت نازل ہوئی جناب ابوطالب نے آپ کی مدح مین کہا تہا جسکا کہ ترجمہ یہ ہے ؎

جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہین آپ کی وجہ سے

ابن سعد نے بھی یہ بھی لکھا ہے اور آپ یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کے پشت و پناہ ہیں محدث علی ابن برہان الدین الشافعی انسان العیون میں جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے رہتے ہیں اس طرح سے بیان کرتے ہیں وکان ابوطالب فی کل لیلۃ یامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی فراشہ ویضطجع بہ فاذا نام الناس اقامہ وامر احد بنیہ او غیرہم من اخوانہ او ابن عمہ ان یضطجع مکانہ خوفا علیہ ان یغتالہ احد ممن یرید بہ السوء یعنی جناب ابوطالب ہر شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر لیٹنے کے لیے کہتے اور جب لوگ سوجاتے تو آپ کو وہاں سے اٹھا کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپکے بستر پر اس خوف سے سلاتے کہ مبادا وہ لوگ کہ آپکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے آپ کو تکلیف نہ پہونچائیں ۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالی وینہون وینأون عنہ قال نزلت فی ابوطالب کان ینہی عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینأی عما جاء بہ (اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف) جناب ابن عباس اس آیۃ کے شان نزول میں جسکا کہ یہ ترجمہ ہے (کہ بند کرتے ہیں اور باز رکھتے ہیں اس سے) کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے تھے اور حضرت کو بھی جسکے لیے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے ۔

ومانقلہ القرطبی فی کتابہ المسمی بالاعلام عن شدۃ محبت ابی طالب لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد خرج الکعبۃ یوما واراد ان یصلی فلما دخل فی الصلوۃ قال ابوجہل لعنہ اللہ من یقوم الی ہذا الرجل فیفسد علیہ الصلوۃ فقام عبد اللہ ابن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ بہ وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانفتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ واتی الی ابی طالب عمہ وقال یا عم الا تری ما فعل بی فقال لہ ابوطالب من فعل بک ہذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن الزبعری فقام ابوطالب فوضع سیفہ علی عاتقہ ومشی حتی اتی القوم فلما راوہ قد اقبل نہضوا لہ فقال ابوطالب ان قام رجل جللتہ بسیفی ہذا ثم قال یا بنی من فعل بک ہذا فقال عبد اللہ بن الزبعری فاخذ ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوہہم ولحاہم واساء لہم القول قرطبی اپنی کتاب اعلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھنے لگے ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ہے کہ انکی نماز کو فاسد کرے یہ سنکر عبد اللہ بن زبعری نے اوجھڑ لیا اور خون آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک پر ملدیا حضرت وہان سے نماز کو ترک کرکے اپنے چچا ابوطالب کے پاس گئے اور کہا اے چچا تم نہین دیکھتے ہو کہ میرے ساتھہ کیا کیا گیا ہے ابوطالب نے پوچھا کہ یہ گستاخی کس نے کی ہے آپنے فرمایا عبداللہ بن زبعری نے پس جناب ابوطالب اپنے کاندہے پر تلوار رکھکر لوگون کے پاس آئے جب ان لوگون نے ابوطالب کو متوجہ اپنی طرف پایا تو وہ اٹھہ کھڑے ہوئے جناب ابوطالب نے کہا واللہ اگر کوئی تم مین سے اٹھیگا تو مین اس تلوار سے اسکو قتل کرونگا بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اے میرے بیٹے کس نے تم سے یہ گستاخی کی ہے آپنے عبداللہ بن زبعری کا نام لیا جناب ابوطالب نے لید اور خون لیکر انکے چہرون اور داڑھیون کو اور کپڑون کو ملدیا اور سخت و سست باتین کہین *

انکے اسلام لانیکی نسبت نہایت اختلاف ہے۔ ثقۃ الحفاظ ابوالکرام عبدالسلام بن محمد بن حسن لکھتے ہین اتفق ائمۃ اہل البیت ان اباطالب مات مسلما وخلاف اہل البیت فی الاسلام غیر معتبر یعنے ائمہ اہلبیت علیہم السلام اس بات پر متفق ہین کہ جناب ابوطالب مسلمان ہوگئے تھے اور انکے اسلام مین اہل بیت کے خلاف روایتین معتبر نہین *

انسان العیون مین علامہ علی بن برہان الدین الشافعی لکھتے ہین عن مقاتل ان اباطالب قال عند موتہ یا معشر بنی ہاشم اطیعوا محمدا وصدقوا ترشدوا) مقاتل سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب نے وقت وفات بنی ہاشم کو وصیت کی کہ اے گروہ بنی ہاشم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور انکو سچا جانو ہدایت پکڑو۔ رستگاری پاؤگے *

عن ابن عباس قال لما تقارب من ابی طالب الموت نظر العباس الیہ یحرک شفتیہ فاصغی الیہ فقال یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بہا (انسان العیون للعلامہ علی بن برہان الدین الشافعی) اس روایت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بھی مدارج النبوۃ مین لکھا ہے۔ در روایت ابن اسحاق آمدہ کہ وے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ وابن عباس گفتہ کہ چون قریب شد موت ابوطالب نظر کرد عباس بسوئے وے ودید کہ می جنبانند لبہائے خود را پس گوش نہاد بسوئے او پس گفت بآنحضرت یا ابن اخی واللہ بتحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو او را بدان کلمہ *

ابن عساکر اپنی تاریخ مین بذیل ترجمہ جناب ابوطالب صاف طور سے قائل ہوئے ہین کہ انکا اسلام خود جناب ابوطالب کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے *

ودعوتنی وعلمت انك صادق ولقد صدقت وكنت قبل امينا

ولقد علمت بان دين محمد من خير اديان البرية دينا

یعنے ہدایت کی تونے مجکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے۔ اور بیشک تونے سچ کہا ہے اور تو پہلے سے امین ہے اور جان لیا مینے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینوں سے بہتر ہے۔

عن ابی رافع قال سمعت اباطالب يقول سمعت ابن اخی محمد بن عبد الله يقول انه ربه بعثه بصلة الارحام وان يعبد الله وحده ولا يعبد معه غيره ومحمد الصدوق الامين (اخرجه ابن عساكر فی تاريخه) ابو رافع کہتے ہین کہ مینے جناب ابوطالب کو کہتے ہوے سنا ہے کہ میرے بہائی کا بیٹا محمد بن عبداللہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے صلۂ رحم کے لیے بہیجا ہے اور اسکے لیے بہی کہ مین ایک خدا کی پرستش کرون اور اسکے سوا کسی دوسرے کو نہ پوجون اور محمد بہت راست گو اور امین ہین ❖

اگرچہ جناب ابوطالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے لیکن اسمین کسیکو کلام نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور انکے انتقال کے برس کا نام عام الحزن رکہا۔ اور خدا سے انکی مغفرت[1] مانگی قال الواقدی عن علی لما توفی ابو طالب اخبرت رسول الله صلی الله عليه وسلم فبكى بكاءً شديدا ثم قال اذهب فاغسله وكفنه غفر الله له فقال له العباس يا رسول الله اترجوا له فقال ای والله انی لارجوله وجعل رسول الله يستغفر له اياما ولا يخرج وقال ابن عباس عارض رسول الله صلی الله عليه وسلم وقال وصلتك رحم فجزاك الله يا عم خيرا (تذكرة خواص الامه لسبط ابن الجوزی) واقدی کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تہے جب جناب ابوطالب کا انتقال ہوا اور مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچائی آپ بہت روئے اور مجھے ارشاد کیا جاؤ انکو غسل دو اور کفناؤ خدا انکو بخشے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کے امید رکہتے ہین آپنے فرمایا واللہ مین امید رکہتا ہون اور آپ کتنے دن گہر سے باہر نہ نکلے اور ابوطالب کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہے ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ابوطالب کے جنازے کے لیئے جہگڑا کیا اور فرمایا ای چچا کہ مین تم سے صلہ رحم بجا لایا اے چچا تمکو اللہ جزای

[1] عن ابی سعيد الخدری رض قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا بعثت الی الربع عمومتی لما العباس فيكنى بابی الفضل فله ولولده الفضل الی يوم القيمة اما حمزة فيكنى بابی يعلی فاعلى الله قدره فی الدنيا والاخرة اما عبد العزى فيكنى بابی لهب فادخله الله النار وادخلها عليه اما عبد مناف فيكنى بابی طالب فله ولولده المطاولة والرفعة الی يوم القيمة (اخرجه ابن عساكر والسيوطی فی الدر المنثور فی سورة تبت يدا ابی لهب)

خیر دے ؛

عن علی قال لما مات ابو طالب اخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموته فبکی وقال اذهب فاغسله وکفنه وواره غفر اللہ له ورحمه (اخرجه ابو داؤد والنسائی وابن خزیمة وغیرهم) جناب علی کہتے ہین کہ جب ابو طالب فوت ہوگئے تو مینے جناب سرور دنیا و دین کو انکے انتقال کی خبر دی آپ نے مجہے فرمایا جاو انکو نہلاؤ اور کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے ؛

بعض روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف بہی لے گئے بلکہ انکے جنازہ کے پیچہے انکو بنی اعمام سے تنازع بہی کیا ہے چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین کہتے ہین عن ابی عامر الهوزنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج معارضا جنازة ابی طالب وهو یقول یا عم وصلتك رحما یعنے ابی عامر ہوزنی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابو طالب کے جنازہ پر انکی بنی اعمام سے تنازع کرنے کو نکلے اور فرمایا اے چچا مینے تم سے صلہ رحم بجالایا ؛

اس مین بہی شک نہین کہ جناب ابو طالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے رہے عن علی انه اسلم قال له ابو طالب الزم ابن عمك (اخرجه ابن عساکر) جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین اسلام لایا مجہسے ابو طالب فرمانے لگے اپنے ابن عم کی متابعت کر ؛

عن عمران بن حصین ان ابا طالب قال لجعفر لما اسلم صل جناح ابن عمك فصلی جعفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجه ابن عساکر) عمران بن حصین نقل کرتے ہین کہ جب جناب جعفر مشرف باسلام ہوئے تو ابو طالب نے انسے کہا اپنے ابن عم کے بازو کیطرف کہڑا ہو تب جعفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز کو ادا کیا ؛

جب تک کہ جناب ابو طالب بقید حیات رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہین پہنچنے دی عن هشام بن عروة عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نالت منی قریش شیئا اکرهه حتی مات ابو طالب (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) ہشام بن عروہ اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جبتک کہ ابو طالب زندہ رہے ہمین مکروہ امر قریش سے نہین پہنچا ؛

جناب امیر کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر

علامہ ابن حجر انکے صدر ترجمہ مین لکہتے ہین فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف القرشیۃ الہاشمیۃ ام علی بن ابی طالب وہی اول ہاشمیۃ ولدت خلیفۃ قال الزہری ہی اول ہاشمیۃ ولدت لہاشمی یعنے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر مہربان جناب امیر المومنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہین جن سے اول خلیفہ بنی ہاشم تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہون سب سے اول تدوین حدیث فرمائی ہے فرماتے ہین کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہین جو ہاشمی مرد جناب ابوطالب سے حاملہ ہوکر بچہ جنی ہامن یعنے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہین کہ جنکے دونو مان باپ ہاشمی تہے ✦

جناب فاطمہ بنت اسد کے اسلام پر سب مورخ متفق ہین کہ وہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ شریک ہجرت تہین اور سابقات الاسلام کی فہرست مین بعد خدیجۃ الکبری کے انہین کا نام درج ہے۔ قال الشعبی اسلمت وہاجرت مع النبی صلی اللہ علیہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے برابر سمجہتے تہے ✦

عن انس بن مالک قال لما ماتت فاطمۃ بنت اسد بن ہاشم ام علی فدخل علیہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجلس عند رأسہا وقال رحمک اللہ یا امی کنت امی بعد امی تجوعین و تشبعنی وتعرین وتکسینی وتمنعین نفسک طیب الطعام وتطعمنی تریدین بذلک وجہ اللہ والدار الآخرۃ وقال انس امر بغسلہا فلما بلغ الماء الذی فیہ الکافور اسکبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ علیہا والبسہا قمیصہ وامر عمر واسامۃ بن زید وابا ایوب الانصاری یحفر قبرہا فلما حفروا وبلغوا لحد لحفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدہ واخرج ترابہ ثم اضطجع فیہ وادخلہا فیہ ہو وابوبکر والعباس ثم دعا بہذا الدعاء اللہم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد والقنہا حجتہا ووسع علیہا مدخلہا بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی انک ارحم الراحمین وروی عن ابن عباس نحو ذلک وزاد فقالوا ما رأیناک صنعت بأحد ما صنعت بہذہ قال انہ لم یکن بعد ابی طالب ابر منہا البستہا قمیصی لتکسی من حلل الجنۃ واضطجعت فی قبرہا لیہون علیہا عذاب القبر وروی ایضا من علی باختلاف یسیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت ہاشم جناب علی کی مادر مہربان کا انتقال ہوگیا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف لے گئے اور انکے سرہانے بیٹہ گئے اور فرمایا اے میری مان تجہپر خدا رحم کرے تو میری مان تہی تو آپ بہوکی رہتی تہی اور مجہے کہلایا کرتی تہی اور تو آپ ننگی رہتی تہی اور مجہے پہنایا کرتی تہی تو اپنی جان کو اچہے کہانے سے باز رکہتی تہی

اور مجھے کھلاتی تھی تو خاص خدا کے لیے اور آخرت کے گھر کے لیے حسن سلوک مجھ سے کرتی تھی انس کہتے ہین کہ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غسل کا حکم دیا جب اس پانی کے ڈالنے کی نوبت پہنچی جس مین کہ کافور ملا ہوا تھا۔ آپنے اپنے دست مبارک سے اپنے وہ پانی ڈالا اور اپنا پیراہن انکو پہنایا اور جناب عمر بن خطاب اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کو قبر کھودنے کا حکم دیا جب وہ قبر کھود چکے اور لحد تک پہونچے تو آپ نے اپنے دست مطہر سے اسکو کھودنا شروع کیا اور اس سے مٹی نکالی اور اس مین لیٹ گئے اور ان کو خود بدولت حضور نے اور جناب ابو بکرؓ اور عباسؓ نے قبر مین اتارا پھر انکے لیے یہ دعا پڑہی کہ اے پروردگار میری ماں فاطمہ بنت اسد کو مغفرت کر اور اسکی دلیل اسکو تلقین فرما اور اسپر اسکی قبر کو کشادہ کر بطفیل اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا علیہم السلام جو کہ مجھ سے پہلے گذرے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح سے مروی ہے انھونے اس بات کو اپنی روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انکی قبر مین خود بدولت لیٹے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آج تک آپنے کسی سے نہین کیا آپنے فرمایا کہ بعد جناب ابو طالب کے ان سے زیادہ کوئی میرے ساتھ نیکی کرنیوالا نہین تھا مینے اسلیے اپنا پیراہن انکو پہنایا تاکہ وہ جنت کی پوشاک پہنین اور ان کی قبر مین مین اسلیے لیٹا کہ انپر عذاب قبر آسان ہو جاوے۔ جناب امیر نے بھی اس حدیث کو تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

(۱) عن ابن عباس قال توفی لصفیة بنت عبد المطلب ابن فبکت علیه قال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم تبکین یا عمه من توفی له ولد فی الاسلام کان له بیتا فی الجنة یسکنه فلما خرجت لقیها رجل فقال لها ان قرابتک محمد صلے الله علیه وسلم لن تغنی عنک شیئا فبکت فسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم صوتها ففزع من ذلک وخرج وکان صلے الله علیه وسلم مکرما لها فقال لها یا عمه تبکین وقد قلت لک ما قلت قالت لیس ذلک ابکانی واخبرته بما قال الرجل فغضب رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوۃ فهجر ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب و نسب ینقطع یوم القیمة الا سببی ونسبی وان رحمی موصولة فی الدنیا والاخرۃ (اخرجه الطبرانی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ جناب صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہپی کا ایک بیٹا مرگیا وہ رونے لگین
آپنے ان سے کہا پہپی جان تم رونے ہو حالانکہ جس شخص کا بیٹا اسلام مین مرجائے جنت مین اسکو ایک گھر
رہنے کے لیے ملیگا جب جناب صفیہ گھر سے باہر نکلین تو ان سے ایک آدمی کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی قرابت سے آپ کو کچھ نفع نہین ملیگا وہ پہر رونے لگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا رونا سنا
حضرتؐ گھبرا اٹہے آپ انپر نہایت مہربان تہے آپنے انسے کہا پہپی جان ہمنے آپسے جو کچھ کہ کہنے کا حق تہا
کہا ہے آپ پہر روتی ہین جناب صفیہ نے عرض کی مین بیٹے کے مرنے سے نہین روتی اور آپ کو تمام قصہ
سنایا جو کہ اس آدمی نے کہا تہا جناب بہت خفہ ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگون کو نماز کے لیے
پکار بلال نے لوگون کو نماز کے لیے پوکارا پہر جناب خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور بعد حمد وثنا ربار یتعالے
کے فرمایا کیا حال ہے اس گروہ کا جو یہہ خیال کرتے ہین کہ میری قرابت قیامت کے دن نفع نہین دیگی۔ بتحقیق
کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن میرے سبب ونسب کے سوا منقطع ہوجائیگی میری قرابت دنیا و
آخرت مین ملنے والی ہے ✦

(۲) عن عبد المطلب بن ربیعة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ لا یدخل قلب امرئ
ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واللہ کسی آدمی کے دل مین ایمان داخل نہین ہوگا
جب تک کہ تم سے للہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نکرے ✦

اگرچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت مین حضرت عباس بن عبد المطلب بہی شریک ہین لیکن جناب
علی حضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ترقریب ہین کیونکہ جناب عبداللہ والد ماجد سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور ابوطالب والد ماجد جناب علی علیہ السلام برادر عینی تہے ان دونون بزرگوارون کی والدہ
ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن العائذ المخزومیہ تہین یہ قرب حضرت عباس کو حاصل نہین تہا چنانچہ اسکا
ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بہی فرمایا ہے ✦

(۳) عن الشعبی قال بینا ابوبکر جالس اذ طلع علی فلما راہ قال من سرہ ان ینظر الی اقرب
الناس قرابة واعظمهم منزلة وافضلهم حالة واعظمهم غناء عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلینظر الی ھذا الطالع واشار الی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن السمان فی الموافقة)
شعبی کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے کہ جناب علی علیہ السلام
تشریف لائے جب انہونے جناب علیؑ کو دیکہا تو کہنے لگے جو شخص کہ خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قرابت والے اور سب سے بڑے منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگوں سے بڑے رتبہ والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اس آنیوالے کو دیکھے اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا۔

(۴) قال ابوبکر بن عیاش لو اتانی ابوبکر و عمر و علی لبدات بحاجة علی قبلهما لقرابته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان اخر من السماء احب الی من ان اقدمهما علیه (صواعق محرقہ) ابوبکر عیاش کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس ابوبکر اور عمر اور علی تشریف لائیں تو میں حضرت علی کے ضرورت کو پہلے روا کرونگا ان دونوں صاحبوں کی ضرورت پر بوجہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے آسمان سے زمین پر گرنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ میں ان دونوں صاحبوں کی ضرورت کو جناب امیر کی ضرورت پر مقدم سمجھوں۔

(۵) اخرجه الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهلها فقال لهم انشدکم باللہ هل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ فی الرحم منی من جعله صلی اللہ علیه وسلم نفسه نفسه و ابناءه ابناءه غیری قالوا اللهم لا۔ دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ مشورت کے روز اہل شوری پر جناب امیر نے حجت پیش کی کہ میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم میں رشتہ داری میں مجھ سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہے میرے سوا اور کس کے نفس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفس اور کس کے بیٹوں کو اپنا بیٹا کہا ہے سب نے کہا خدا کی قسم کوئی نہیں۔

(۶) و اولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمهاجرین عن عباس قال ذلك علی لانه کان مؤمنا مهاجرا ذا رحم (اخرجه ابن مردویه) اور قرابت والے بعض انکے نزدیک تر ہیں بعض سے اللہ کی کتاب میں ایمان والوں اور ہجرت کرنے والوں میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر سے مراد ہے کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے۔

مصاہرت کا شرف

(۱) عن محمد بن سیرین فی قوله تعالی وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال انها نزلت فی النبی صلعم و علی بن ابی طالب هو ابن عم النبی و زوج فاطمة فکان نسبا وصهرا (کفایة الطالب) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی شان نزول میں کہ جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ ذات جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پہر نسب اور سسرال سکے لیئے بنائے) بیان کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی بن ابی طالب کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول پاک کے ابن عم اور جناب سیدہ کے زوج ہین پس انکے دو رشتے ایک از روے نسب اور ایک از روی سسرال والی کے ٹھہرا ﴿

(۲) عن عمر بن الخطاب قد ذکر وعندہ علی قال ذاك صهر رسول الله صلی الله علیہ وسلم نزل جبریل فقال ان الله یامرك ان تزوج ابنتك من علی (اخرجہ ابن السمان) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ذکر کیا اور انکے پاس جناب علی علیہ السلام بیٹے تشریف رکہتے تہے۔ کہ یہ یعنے جناب علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد مین جبرئیل نے شرف نزول فرما کر کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ حکم فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنی دختر نیک اختر کی شادی علی سے کرین ﴿

(۳) عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یؤتی احد ولا انا اوتیت صهرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقة مثل ابنتی ولم اوت مثلها واوتیت الحسن والحسین من صلبك ولم اوت من صلبی مثلهما ولا انتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی ابو سعد فی شرف النبوۃ والامام علی بن موسے الرضا فی مسندہ) ابی حمرا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یا علی تجھے تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ کسی ایک کو حاصل نہین ہوئین اور مجھے بہی وہ باتین نہین ملین۔ تجھ کو مجھ سا سسرال ملا ہے کہ مجھ کو نہین ملا اور تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے کہ مجھ کو ایسی نہین ملی تجھ کو تیری صلب سے حسن اور حسین ملے ہین اور مجھکو میری صلب سے ان جیسا نہین ملا۔ بتحقیق تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہوا ﴿

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اللهم اشهد قد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن البخاری) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو مین لوگون کو یہ بات پہونچا دی ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب میرا بہائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص کہ اسے دشمن رکہے اسے آگ مین اوندہا گرا ﴿

یہ شرف جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کی ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہین ہوا۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہی جناب سرور صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تہے۔ لیکن جناب نبوی کی اشرف اولاد حضرت سیدہ ہی تہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت سیدہ ہی سے

ہو اہے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہوگئی ہے ایسلیے مناسب معلوم ہوتا ہو کہ جناب سیدہ علیہا التحیۃ والثنا کے مناقب وفضائل کا کسیقدر اس مقام مین ذکر کیا جائے ۔

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء

جناب سیدہ علیہا السلام کی سنہ ولادت مین مورخین کا اختلاف ہو بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پیلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت مین واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولد فاطمۃ سنۃ احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہو کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اکتالیس برس کے بعد واقع ہوا ہے ۔

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے ۔ بہرحال بقول صحیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بالرسالۃ ہونیکے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے ۔ اور احادیث مندرجہ ذیل بھی اسی کی مؤید ہین ۔

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بسفرجلۃ من الجنۃ فاکلتھا لیلۃ اسری بی فعلقت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فکنت اذا اشتقت رائحۃ الجنۃ شممت فیہ فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے اور شب معراج مین مینے اسے کھایا۔ اور خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اسی شب مین مجھ سے حاملہ ہوئین اور فاطمہ کو جنیو پس جب مجھ کو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو مین فاطمہ کا دہن مبارک سونگھتا ہون ۔

(۲) عن ام المومنین عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیھا فانک ترید ان تلعقھا عسلا فقال صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبریل الجنۃ وناولنی تفاحۃ فاکلتھا فصارت نطفۃ فلما نزلت من واقعت خدیجۃ ففاطمۃ من تلک النطفۃ فکلما اشتقت الی تلک التفاحۃ قبلتھا (اخرجہ الخطیب والدولابی وابو سعد فی شرف النبوۃ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین آپ اپنی زبان مبارک کو انکے منہ مین ڈالتے

ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب معراج مین مجھ کو آسمانون کی سیر کرائی گئی اور جبرئیل مجھ کو جنت مین لے گئے اور وہ میری پاس جنت کی ایک بہی لائے مینے اسکو کھایا وہ تحلیل پاکر ایک نطفہ کی شکل بن گئی جب مین زمین پر آیا اُس سے جناب خدیجہ کبری حاملہ ہوئین اور اس نطفہ سے جناب فاطمہ پیدا ہوئین جب مجھے اس بہی کیطرف شوق غالب ہوتا ہے تو مین جناب فاطمہ کے مونہہ کو چومتا ہون ؛

جناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام نامی ام المؤمنین سابقۃ الاسلام صدیقۃ الکبری سے خدیجہ بنت خویلد ہے جو سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی ہین جنکے فضل مین لا تعد و لا تحصے احادیث وارد ہین ؛

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی نساء امتی کما فضلت مریم علی نساء العالمین (اخرجہ الدیلمی) روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کو میری امت کی عورتون پر اس طرح سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح سے کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان کی عورتون پر فضیلت عطا ہوئی ہے ؛

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ اربع مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم قال ابن عباس خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع خطوط ثم قال اتدرون لم خططت ہذہ الخطوط قالوا لا قال ذلک (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کھینچے اور پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو مینے یہ خط کیون کھینچے ہین لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون مین سے چار عورتین افضل ہین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم ؛

جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے ؛

(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اسلیے فاطمہ نام رکہا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ؛

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء ادمیۃ لم تحض و

ولم تطمث انما سماها فاطمۃ لان اللہ عزوجل فطمہا من النار (اخرجہ الغسانی) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ نوع انسان مین حور ہے حیض و نفاس سے طاہر ہے اسکا نام اسلئیے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ٭

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ علی یا رسول اللہ لم سمیت فاطمۃ قال ان اللہ قد فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ الف التحیۃ والثناء) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا فاطمہ کہکر پکار احضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکا نام نامی فاطمہ کیون رکھا ہے فرمایا کہ خداوند تعالے نے انکو اور ان کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے ٭

اسد الغابہ وکانت فاطمۃ تکنی بابیہا ای فاطمۃ بنت محمدؐ) یعنے جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کے نام مبارک کنیت کی جاتی تھین یعنے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ٭

بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے (نزل الابرار)

جناب سیدہ کے اشہر القاب ہین سے (البتول - سیدۃ النساء - افضل النساء - خیر النساء - الصدیقہ - الزہراء - المبارکہ - الطاہرہ - الزکیہ - الراضیہ - المرضیہ - المحدثہ) ہین (نزل الابرار)

البتول

عن علی قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول وفاطمہ بتول فقال البتول التی لم ترحمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنے ہین کیونکہ ہم نے آپکو کہتے بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے فرمایا بتول وہ ہے جسنے سرخی کو نہ دیکھا ہو یعنے اسکو کبھی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیا علیہم السلام کی بیٹیون پر حیض مکروہ ہے ٭

سیدۃ النساء

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ الا ترضیین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین وسیدۃ نساء المؤمنین وسیدۃ نساء اہل الجنۃ وسیدۃ نساء ہذہ الامۃ اخرجہ الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا آیا تم اس سے راضی نہین ہوتین کہ تم تمام جہان کی عورتون کی سردار
ہو۔ اور تم تمام مؤمنین کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم اس
امت کی عورتوان کی سردار ہو*

(۲) عن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل ملك من السماء فاستاذن اللہ ان یسلم
علی فبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة (اخرجه احمد والترمذی والنسائی والرویانی
والحاکم وابن حبان) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اللہ تعالے سے اس نے میرے سلام کرنے کے لیے اذن طلب کیا
اور مجھکو خوشخبری پہونچائی کہ تحقیق فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے*

(۳) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان مریم
بنت عمران (اخرجه ابو یعلی۔ وابن حبان۔ والطبرانی والحاکم) ابو سعید ناقل ہین کہ تحقیق پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سردار ہے اہل جنت کی لوگون کی عورتون کی سوا مریم بنت
عمران کے*

(۴) عن فاطمة قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمة اما ترضین ان تاتی یوم
القیامة سیدة نساء المؤمنین (اخرجه الدیلمی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ مجھکو
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب
مومنین کی عورتون کی سردار ہو*

(۵) عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد فاطمة وهی مریضة فقال لها کیف تجدك
یا ابنة قال انی وجعة وانه لیزیدنی مالی طعام اکله قال یا بنتی اما ترضین انك سیدة نساء
العالمین قال یا ابت فاین مریم بنت عمران قال سیدة نساء عالمها وانت سیدة نساء عالمك اما
واللہ لقد زوجتك سیدا فی الدنیا والاخرة (استیعاب عبد البر) عمران بن حصین کہتے ہین
کہ ایک دفعہ سرور دنیا و دین علیہ الصلوۃ والتسلیم جناب فاطمہ کی عیادت کو گئے وہ مریض تہین حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے بیٹی ہم یہ کیا حال تیرا دیکہ رہے ہین عرض کیا یا رسول اللہ مین بیمار ہو گئی
ہون۔ اور مجہ کو اس نے اور بھی ناچار کیا ہے کہ میرے پاس کچہ کہانیکی چیز نہین جسے مین کہا سکون۔ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو راضی نہین ہوتی کہ تو تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو جناب
فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس مریم بنت عمران کہان رہین حضرت نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردا

ہے اور تم اپنے عالم کی ہو ✤

(۶) عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فحدثها فبکت ثم حدثها فضحکت فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم سالتها عن بکائها وضحکها فقالت اخبرنی انه یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت (اخرجه الترمذی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کی برس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو بلایا ان سے کوئی بات کی وہ رونے لگیں پھر ان سے دوسری بات کی وہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا میں نے انکو انکے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی جناب فاطمہ فرمانے لگیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے انتقال پر ملال کی خبر دی میں رونے لگی پھر حضرت نے مجھے خبر دی کہ میں سوا مریم بنت عمران کے سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں پس میں ہنس پڑی ✤

(۷) عن ابی هریرة و ابی الدرداء قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة سیدة نساء العالمین ما خلا مریم بنت عمران (اخرجه الدیلمی و الطبرانی و ابن حبان) ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سب جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے ✤

(۸) عن عائشة قالت کنا ازواج النبی صلی الله علیه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفی مشیتها من مشیة رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما راها قال مرحبا یا ابنتی ثم اجلسها ثم سارها فبکت بکاء اشدیدا فلما رای حزنها سارها الثانیة فاذا هی تضحک فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم سالتها عما سارك قالت ما کنت لافشی علی سر رسول الله صلی الله علیه وسلم سره فلما توفی قلت عزمت علیك بما لی علیك من الحق لما اخبرتنی قالت اما الان فنعم اما حین سارنی فی امر الاول فانه اخبرنی ان جبرائیل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی به العام مرتین ولا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله و اصبری فانی نعم السلف انا لك فلما رای جزعی سارنی الثانیة قال یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة و سیدة نساء المؤمنین (اخرجه البخاری و المسلم) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیں آپکے پاس موجود تھیں اتنے میں جناب فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں انکی رفتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے جیتی نہیں تھی - یعنے بعینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کے مشابہ تھی جب حضور نے انکو دیکھا تو مرحبا لمسے میری بیٹی کہکر پکارا پھر ان سے سرگوشی کی وہ سنکر رونے لگیں حب حضور نے انکا غم واندوہ دیکھا دوبارہ ان سے سرگوشی کی وہ ہنس پڑیں جب حضور انکے تشریف لے گئے جناب عائشہ کہتی ہین کہ مینے جناب فاطمہؓ سے پوچھا کہ حضور نے آپسے کیا سرگوشی کی تھی جناب فاطمہ نے کہا مین ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہین کرنے کی جب حضور اس دار دنیا سے رحلت فرما گئے تو مینے جناب فاطمہ سے کہا مین تمکو اس حق کی جو میرا تمپر ہے قسم دیکر پوچھتی ہون کہ مجھے اس راز کو بتاؤ - جناب فاطمہؓ نے فرمایا - اب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہین اب مین اسکو بیان کرتی ہون جب پہلے امر مین مجھ سے حضور نے سرگوشی کی تو بیان کیا کہ ہر برس مین جبرئیل مجھسے ایک دفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تھے اس سال مین دو دفعہ مقابلہ کیا ہے مین سوا اسکے نہین دیکھتا کہ میری رحلت قریب آگئی ہے پس تو خدا سے ڈرتی رہ اور صبر کر مین تیرا اچھا آگے جانیوالا ہون - جب حضور نے میرے رونے کو ملاحظہ کیا تو پھر مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا یا فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ تو سب اہل جنت کی عورتون کی سردار اور سب مومنین کی عورتون کی سردار ہو ❖

افضل النساء

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد (اخرجه ابوداؤد والنسائي والحاكم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتون سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین -

خیر النساء

عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خير نساء امتي فاطمة بنت محمد (اخرجه الحاكم) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت کی عورتون سے بہتر فاطمہ بنت محمد ہین (صلے اللہ علیہ وسلم)

عن انس ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسيه بنت مزاحم (اخرجه احمد) انس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ یہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل مین کافی ہین تیرے لیئے سب دنیا کی عورتون سے چار عورتین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم ❖

الصدیقہ

عن ابی الحمراء قال قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یوتی

احد ولا انا اوتیت صهرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقة مثل ابنتی ولم اوت مثلها واوتیت الحسن والحسین من صلبك ولم اوت من صلبی مثلهما ولا نتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی) ابوالحمرا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تجھ کو تین ایسی باتیں عطا ہوئیں ہیں کہ کسیکو نہیں ملیں۔ اور وہ مجھ کو بھی نہیں ملیں تجھ کو سسر مجھسا ملا ہے اور مجھ کو مجھسا نہیں ملا۔ تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے اور مجھ کو ویسی نہیں ملی۔ تجھ کو حسن وحسین تیری صلب سے عطا ہوئے ہیں۔ اور مجھکو ان جیسی نہیں ملی۔ اور البتہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں ؀

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک احب اہل بیت ہونا جناب سیدہ کا

عن اسامة بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب اهلی الی فاطمة (اخرجہ الترمذی والحاکم و قال الدیلمی قالہ حین سالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والعباس فقالا یا رسول اللہ ای اهلك احب الیك اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور دیلمی فردوس الاخبار میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مبارک اسوقت ارشاد فرمائے تھے جبکہ جناب علی اور عباس نے حضور سے پوچھا تھا کہ آپکے نزدیک آپکے اہل سے کون زیادہ پیارا ہے ؀

(۲) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشة فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمة فقیل من الرجال قالت زوجها (اخرجہ الترمذی والنسائی) جمیع بن عمیر نقل کرتے ہیں کہ میں اپنی پھپی کے ساتھ جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور اسنے پوچھا کہ سب لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ پیارا تھا فرمانے لگیں جناب فاطمہ پھر کہا گیا کہ مردوں میں سے کون زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا کہ ان کا خاوند یعنے علی بن ابیطالبؓ)

(۳) عن بریدة قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة ومن الرجال علی (استیعاب علامہ ابن عبد البر) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سب عورتوں سے زیادہ آنحضرتؐ کو جناب فاطمہ پیاری تھیں اور سب مردوں سے زیادہ جناب علی ؀

جناب فاطمہ کا بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شئی خیر للمراۃ فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شئی خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی (اخرجہ البزار فی مسندہ) حضرت علی سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ عورتون کے لیے کیا چیز مناسب ہے سب چپ ہو رہے جب مین لوٹکر گھر مین آیا تو مینے جناب فاطمہ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتون کے لیے بہتر ہے انھون نے جواب دیا کہ انکو مرد نہ دیکھنے پائین پس مین جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو بیان کیا آپنے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جس نے فاطمہ کو ایذا دی ایذا دی

(۱) عن المسور بن مخرمۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی (اخرجہ الدیلمی و احمد والحاکم) مروی ہے مسور بن مخرمہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھکو ایذا دی ✦

(۲) عن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاھا (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم) منقول ہے ابن زبیر سے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے ✦

(۳) روی عن مجاھد قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا و من لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی من اذاھا فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ ابن عساکر) مجاہد کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اسکو پہچانتا ہو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو پس یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ میرے دل کا ٹکڑہ اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونون پہلوؤن کے درمیان ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی ✦

ذکر اس بات کا کہ جناب فاطمہ کا غضب اللہ تعالی کا غضب ہے

عن علی قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک ویرضیٰ برضاک (اخرجہ ابو یعلی - والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تیرے غضب کی وجہ سے غضب مین آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے ❊

جناب سیدہ رضی کا حیض ونفاس سے طاہر ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء ادمیۃ لم تحض ولم تطمث انما سماھا فاطمۃ لان اللہ فطمھا من النار (اخرجہ الدولابی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ سرور دنیا و آخرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے اسلیے اسکا نام فاطمہ رکہا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا رکہا ہے ❊

(۲) عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول و فاطمہ بتول فقال البتول التی لم ترحمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا بتول کس کو کہتے ہین کیونکہ یا رسول اللہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ مریم بتول اور فاطمہ فرمایا کرتے ہین حضور نے ارشاد کیا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکہے یعنے حیض اور طمث سے پاک ہو۔ کیونکہ حیض نبیون کی بیٹیون کے لیے مکروہ ہے ❊

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ار لھا دما فقلت یا رسول اللہ لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس فقال لھا صلے اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاھرۃ مطھرۃ لا یری لھا دما فی طمث (مسند اھل البیت) اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہین کہ حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت مین جناب سیدہ کی دائی تہی مینے انکو کسی قسم کا خون جو عورتون کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکہا مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر عرض کیا یا رسول اللہ مینے جناب سیدہ کے لیئے خون حیض اور نفاس کا نہین دیکہا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو نہین جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے اسکے لیے طمث مین خون نہین دیکہا جاسکتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جناب فاطمہ سے زیادہ کو شبیہ نہین تہا

(۱) عن ام سلمة قالت کانت فاطمة اشبه الناس شبها و وجها بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن عساکر)
جناب ام المومنین ام سلمہ کہتی ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شمائل مین نہایت شبیہ تھین *

(۲) عن عائشة قالت ما رأیت احدا اشبه سمتا و دلا و هدیا و حدیثا برسول الله صلی الله علیه وسلم فی قیامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت وکانت اذا دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قام الیها فقبلها و اجلسها فی مجلسه وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل علیها قامت من مجلسها فلما مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم دخلت فاطمة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکبت علیه فقبلته ثم رفعت رأسها فبکت ثم اکبت علیه ثم رفعت رأسها فضحکت فقلت ان کنت لاظن ان هذه من اعقل النساء فاذا هی من النساء فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت لها رأیت حین اکبت علی النبی صلی الله علیه وسلم فرفعت رأسك فبکیت ثم اکبت علیه فرفعت رأسك فضحکت ما حملك علی ذلك قالت انی اذا لبذرة - اخبرنی انه میت من وجعه هذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع اهله لحوقا به فضحکت (اخرجه الترمذی و ابوداود والنسائی و ابوحاتم باختلاف یسیر) جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب فاطمہ سے زیادہ قیام و قعود مین بات کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسیکو شبیہ نہین دیکھا جب فاطمہ تشریف لاتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوتے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائین اور حضور پر جھک پڑین اور چہرہ اقدس کو چومنے لگین پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھکین اور سر اٹھا کر ہنسنے لگین مینے کہا مین گمان کرتی تہی کہ یہ یعنے جناب فاطمہ تمام عورات سے عقلمند ہین یہ تو معمولی عقل والی عورتون مین سے نکلین جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے مینے انسے کہا مینے آپکو دیکہا کہ جب آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جھکین تو سر اٹھا کر رونے لگین پھر دوبارہ آپ انپر جھکین اور سر اٹھا کر ہنسنے لگین۔ آپکو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ اسوقت اسکی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا حضور نے مجھکو خبر دی تہی کہ ہم اس مرض مین انتقال فرمائینگے پس مین رو پڑی پھر مجہ کو خبر دی کہ مین انکو سب اہل سے پہلے انکے ساتھ جا ملونگی پس مین اسوجہ سے ہنسنے لگین *

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتی تو سب سے

اول جناب سیّدہ علیہا السلام سے ملاقات فرماتے

(۱) عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سافر اٰخر عھدہٖ یاتیان فاطمۃ و اول من یدخل علیہ اذا قدم فاطمۃ) اخرجہ احمد والبیہقی) ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجاتے تو سب سے آخر جناب فاطمہ علیہا السلام انسے ملتیں۔ اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ سے ملتے +

(۲) عن ابی ثعلبۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من غزو او سفر بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم اتی فاطمۃ ثم اتی ازواجہ (اخرجہ ابو عمر) ابو ثعلبہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے بعد ازواج کے پاس تشریف لیجاتے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل فاطمۃ (اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ کے پاس جاتے +

قیامت کے روز سب سے اول جنت میں جناب فاطمہؓ کا داخل ہونا

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول شخص یدخل الجنۃ علی وفاطمۃ مثلھا فی ھذہ الامۃ کمثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت میں داخل ہونگے وہ علی اور فاطمہ ہیں فاطمہؓ کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے کہ بنی اسرائیل میں مریم بنت عمران +

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبعث الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب لیوافق المؤمنین من قومھم ویبعث صالح علی ناقتہ وابعث انا علی البراق وتبعث فاطمۃ امامی (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام انبیا علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چارپایوں کے اوپر سوار کیے جائینگے جو انکی قوم کے مومنوں کے مطابق ہونگے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائینگے اور میں براق پر سوار ہونگا اور میرے آگے فاطمہ ہونگی +

قیامت کے روز جناب سیدہ کے ورود کے وقت اہل موقف کو سر جھکانا

اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ نادی منادٍ من بطنان العرش یا اهل الموقف غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم لتجوز فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الصراط (اخرجہ اسمعیل بن احمد) ابن عمر کہتے ہین کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہل موقف اپنی آنکھین بند کر لو اور اپنے سر جھکا دو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صراط سے گذر جائے۔

(۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد ثم ینادی منادٍ من بطنان العرش ان الجلیل جل جلالہ یقول نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان هذہ فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترید ان تمر علی الصراط (اخرجہ الخوارزمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب اولین وآخرین کو ایک میدان مین جمع کریگا پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا کہ اللہ سبحانہ وتعالے فرماتا ہے کہ اے اہل موقف تم اپنے سر کو جھکا لو اور اپنی آنکھون کو بند کر لو یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین صراط سے گذرنے کا ارادہ رکھتی ہین۔

(۳) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادی اہل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمر (اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ وابونعیم فی الدلائل والسیوطی فی مسند السافرۃ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا ایک پکارنے والا پکاریگا اے لوگو بند کر لو اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ گذر لے۔

جناب سیدہ کو جنت مین ام موسیٰ و مریم بنت عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملنا

عن ابی سعید الخدری انہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی السماء السابعۃ قال رأیت فیہا لمریم ولام موسی ولاٰسیۃ امرأۃ فرعون ولخدیجۃ بنت خویلد قصورا من یاقوت ولفاطمۃ بنت محمد سبعین قصرا من مرجان الاحمر مکللا باللؤلؤ ابوابہا من عود (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے ساتوین آسمان پر گذر کر کے دیکھا کہ مریم اور ام موسیٰ اور آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہین اور فاطمہ

بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ستر قصر ہونگے کے دیکھیے جو موتیون سے جڑے ہوے تہے انکے دروازے عود کی لکڑی سکے تہے ✦

جنت مین جناب سیدہ کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان مین ہونا

عن ابی فاختة قال قال علی زارنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وبات عندنا والحسن والحسین نائمان فاستسقی الحسن فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم الی قربة لنا فجعل یعصرها فی القدح ثم جاء لیسقیه فناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعه وبدأ بالحسن فقالت فاطمة یا رسول الله کانه احبهما الیک قال هو استسقی اول مرة ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی وایاک وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیامة (اخرجه احمد فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور رات ہمین بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہما السلام دونون سوئے ہوئے تہے پس حضرت حسن نے پانی مانگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹہے اور مشک کیطرف تشریف لیگئے اور پیالے مین پانی ڈالا پہر آئے تاکہ پلادین حسن کو اور پکڑ لیا اسے جناب حسین نے پینے کے لیے پس حضور نے انہین روکدیا اور پہلے جناب حسن کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے یا رسول اللہ گویا آپکو اندونون مین سے حسن سے زیادہ الفت ہے فرمایا اسلیے کہ حسن نے پہلے مانگا تہا پہر فرمایا کہ مین اور تم اور یہ دونو یعنے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن مکان واحد مین ہونگے ✦

اسحدیث سے بعض صاحبون کا شبہ بالکل جاتا رہتا ہے جو ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہین کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ علیہا السلام سے افضل ہین کیونکہ امہات المومنین جنت میں بمعیت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ مین ہونگے۔ اور حضرت سیدہ بمعیت جناب مرتضوی دوسرے قصر جنت مین تشریف رکہتے ہونگے۔ لا محالہ جناب مرتضوی کے مکان سے حضور کا مکان درجہ عالی پر ہوگا اسوجہ سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی حضرت سیدہ علیہا السلام سے برتر مقام مین ہونگے اور جنت مین برتر مقام ہونا دلیل فضیلت ہے۔ لیکن احادیث کے مقابل نزعونات کو پیش کرنا نہ چاہیے۔ اہلحدیث کے معتقدات کو دیکہنا چاہیے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاف لا نفضل احدا علی بضعة الرسول کے قائل ہین ✦

ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکہتے ہین عن ابن عباس فی قوله تعالی والحقنا بهم ذریتهم قال

ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرءوا الذین اٰمنوا واتبعتہم ذریاتہم بایمان والحقنا بہم ذریاتہم وما التناہم من عملہم من شیٔ قال سیک جلال الدین السمہودی فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذالک بذریتہ صلی اللہ علیہ وسلم (جواہر العقدین) ابن عباس آیت کریمہ کی تفسیر جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ہمنے انکی ذریتہ کو ان سے ملا دیا ہے فرماتے ہین کہ پروردگار عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجہ مین رکھے گا اگرچہ عمل مین اس سے کمتر ہونگے پہر اس آیتکو پڑھا جسکا ترجمہ یہ ہے ۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انکی راہ چلی انکی اولاد ایمان سے پہونچا دیا ہمنے اُن تک انکی اولاد کو اور گہٹایا نہین اُن سے اُن کا کیا کچھ بہی سید جلال الدین سمہودی لکھتے ہین کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملیگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکہنا چاہیئے ✦

جناب سیدہ علیہا السلام کے نکاح کا بیان

(۱) عن عبداللہ بن جعفر الہاشمی قال انکح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بعد واقعۃ احد وکان عمرھا اذذاک خمسۃ عشر سنۃ وخمسۃ اشہر ونصف وکان سن علی احدی وعشرین سنۃ وخمسۃ اشہر وقال زبیر بن بکار تزوجھا علی فی السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ وکان عمرھا اذذاک خمسۃ عشر وخمسۃ اشہر (استیعاب) عبداللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الہاشمی کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور ساڑہے پانچ مہینے کی تہی ۔ اور جناب علی کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تہا ۔ اور زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب فاطمہ سے جناب علی کا نکاح ہجرت کو دوسرے برس ہوا ہے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور پانچ ماہ کا تہا ✦

(۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر انت لہا یا علی فقلت مالی من شیٔ الا درعی فزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) حارث جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے واسطے جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہا یا علی آپ جناب فاطمہؓ کی زوجیت کے لیے مناسب معلوم ہوتے ہین جناب علی نے کہا میرے پاس تو سوای زرہ کے اور کوی سامان

بنیادی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے انکا نکاح کردیا +

(٣) عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب ابوبکر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا صغیرۃ فخطبھا علی فزوجھا منہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر نے حضرت سیدہ کی خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں پس جناب علی نے خواستگاری کی حضور نے ان سے نکاح کردیا +

(٤) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یخلق علی ما کان لفاطمۃ کفو (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علی نہ پیدا ہوتے تو فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا +

(٥) عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال لی یا انس تدری ما جاءنی بہ جبرائیل من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ما جاءک بہ جبریل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی فانطلق وادع لی ابا بکر وعمر وطلحۃ والزبیر وبعدتھم من الانصار قال فانطلقت فدعوتھم فلما ان اخذوا مجالسھم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ المحمود بنعمتہ والمعبود بقدرتہ المطاع سلطانہ المرھوب الیہ من عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسمائہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزھم باحکامہ واعزھم بدینہ واکرمھم بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل المصاھرۃ نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشج بہ الارحام والزمھا الانام فقال عز وجل وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا وکان ربک قدیرا وامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاءہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ان اللہ تعالی امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی واشھدکم انی زوجت فاطمۃ من علی علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی السنۃ القائمۃ والفریضۃ الواجبۃ فجمع اللہ شملھما وبارک اللہ لھما اطاب اللہ نسلھما وجعل نسلھما مفاتیح الرحمۃ ومعادن الحکمۃ وامن الامۃ اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وانی قد زوجتکھا علی اربعمائۃ مثقال فضۃ فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیا خر ساجدا شکرا للہ فلما رفع رأسہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما وعلیکما واسعد جدکما واخرج منکما

کثیر الطیب قال انس واللہ لقد اخرج منھما الکثیر الطیب (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو حاتم) انس
سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپ کو وحی کے سبب سے
غش طاری ہوا جب افاقہ مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے میرے پاس جبرئیل خداوند عرش کی
طرف سے کیا حکم لایا ہے مینے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون جبرئیل آپکے پاس کیا حکم لائے مین
فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی سے تزویج کرین پس تو
جا اور میرے پاس ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اور انہین کی تعداد کے موافق انصار مین سے لوگون
کو بلا لا۔ انس کہتا ہے کہ مین گیا۔ اور انکو بلا لایا۔ پس جسوقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا کہ جمیع حمد ثابت واسطے اللہ کے ہے جو محمود ہے بسبب اپنی نعمتون کے اور معبود ہے
بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنے غالب ہونیکے اور اسکی طرف لوگ گریز کرتے ہین
اسکے عذاب سے۔ جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان مین وہ ایسا ہے کہ اسنے خلقت کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے انکو عزت بخشی
ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے انکو بندگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق اللہ عز وجل نے سسرالی رشتہ
کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اسکے سبب سے رحمون کو ملایا ہے اور
تمام خلق پر اسکو لازم کردیا ہے اور فرمایا ہے (وہ اللہ ایسا ہے کہ اسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اسکے
واسطے نسب اور سسرال کا رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا کا حکم اسکی قضا
کیطرف جاری ہوتا ہے۔ اور اسکی قضا قدر کیطرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر
ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کردیتا ہے
اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب۔ یعنے لوح محفوظ) اما بعد پس
اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے عقد کرون اور مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فاطمہ
کا علی سے چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اسبات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ
واجب پس اللہ تعالے ان دونون مین جمعیت عطا کرے اور انمین برکت دے اور ان دونون
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونون کی نسل کو رحمت کی کنجیان اور حکمت کی کان اور امت کے لیے
امان بنائے مین یہ کہتا ہون اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہون بعد اسکے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرکے فرمایا یا علی اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ سے
تیرا نکاح کرون سو مینے تم دونون کا چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے پس علی نے عرض کیا

راضی ہوں بعد اسکے حضرت علی سجدہ مین گرے شکر کرنے کے لیئے پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تم دونوں کے واسطے اور تم دونون پر برکت کرے اور تم دونون کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے۔ انس کہتے ہین کہ واللہ حق سبحانہ وتعالی نے اندونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے۔

(۲) عن انس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة امرھم ان یجھزوھا فجعل لھا سریرا ووسادة من ادم حشوھا لیف وقال زفی ابنتی الی علی وامرہ ان لا یعجل علیھا حتی آتیھا فجاءت مع ام ایمن حتے قعدت فی جانب البیت فلما صلی العشاء اقبل برکوة فیھا ماء فتفل فیھا فقال لفاطمة تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدییھا وعلی رأسھا وقال اللھم انی اعیذ بك وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال لھا ادبری فادبرت فصب بین کتفیھا وقال اللھم انی اعیذ بك وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال تقدم یا علی وصب علی رأسہ وبین ثدییہ ثم قال اللھم انی اعیذ بك وذریتہ من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبر فصبہ بین کتفیہ وقال اللھم انی اعیذ بك وذریتہ من الشیطان الرجیم فقال لعلی ادخل باھلك بسم اللہ الرحمن الرحیم فبکت فاطمة فقال ما یبکیك وقد زوجتك اقدمھم سلما واحسنھم خلقا فخرج وغلق علیھما الباب بیدہٖ (اخرجہ احمد وابوحاتم والنسائی وابوالخیر الحاکمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا عقد کر دیا لوگون کو انکے جہاز کی تیاری کا حکم دیا انکے لیے ایک تخت اور ایک چھوٹا چمڑے کا لیف خرما سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علی کے لیئے زینت دو اور جناب علی کو کہلا بھیجا کہ جب جناب فاطمہ پہونچیں تو تعجیل نہ کرے پس جناب سیدہ ام ایمن کے ساتھ جناب علی کے گھر مین تشریف لے گئین اور گھر مین ایک طرف بیٹھ گئین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لیکر تشریف لائے اور اس مین اپنا لعاب دہن مبارک سے ڈالا اور جناب فاطمہ سے کہا آگے آؤ وہ آگے گئین حضرت نے انکی چھاتی پر اور سر مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹین اور انکے دونو کندھون کے درمیان پانی کے چھینٹے دیکر دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا یا علی آگے آؤ وہ آگے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چھاتی اور سر اقدس پر اس پانی کے

چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پہر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹے اور انکی دونو کندہون کے درمیان مین پانی کے چھینٹے دیکر فرمایا اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پہر جناب علی سے کہا اب آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لیجائین ساتھ نام اللہ مہربان رحم والے کے پس جناب فاطمہ رونے لگین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ تم کیون روتی ہو مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہے اور سب سے اچھے خلق والا ہے۔ یہ فرماکر آنحضرت باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے انکا دروازہ بند کردیا ✤

ذکر اس امر کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) والطبرانی فی الکبیر۔ ابن مسعود سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق پروردگار عزوجل نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا علی سے نکاح کرون ✤

(۲) عن انس بن مالک قال ابوبکر خطب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر لم ینزل القضاء ثم خطب عمر مع عدۃ من قریش فقال لہ مثلہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخلیق ان یزوجہا قال وکیف وقد خطبہا اشراف قریش فلم یزوجہا فخطبہا فقال صلے اللہ علیہ وسلم قد امرنی ربی عزوجل بذلک (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جناب فاطمہ کی خواستگاری کی حضور نے ارشاد فرمایا یا ابابکر حکم خدا نازل نہین ہوا۔ پہر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیون کے ساتھ خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکر کو دیا تہا۔ تب حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ اگر آپ خواستگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لیئے زیادہ حقدار تہے جناب علیؓ نے کہا مین کسطرح سے استدعا کرون کیونکہ اشراف قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت استدعا کی اور حضور نے انکا نکاح نہین کیا۔ پس جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے انکا نکاح کردیا۔ اور فرمایا کہ مجھکو اسکا حکم پروردگار نے کیا ہے ✤

(۳) عن عمر قال ذکر عند علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل جبرائیل فقال

ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی (اخرجہ ابن السمان) روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جناب علی کا ذکر کیا گیا وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو امر کرتا ہے کہ آپ فاطمہ کا علی سے نکاح کر دیں +

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ زوجک فاطمۃ وجعل صداقہا الارض فمن مشی علیہا مبغضا لک مشی حراما (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی تحقیق اللہ تعالے نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو اسکا مہر قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت تیرے بغض کے اسپر چلتا ہی اسپر اسکا چلنا حرام ہے

جناب سیدہ علیہا السلام کا مہر

واختلف فی مہرہا ایاہا فروی انہ مہرہا درعۃ وانہ لم یکن لہ ذلک الوقت صفراء وبیضاء وقیل ان علیا یزوج فاطمۃ علی اربعمائۃ وثمانین درہم (استیعاب عبد البر) جناب سیدہ علیہا السلام کے مہر مین علما کا اختلاف ہے۔ روایت ہی کہ انکا مہر زرہ تھی کیونکہ جناب علی کے پاس اسوقت سونے چاندی سے کچھ موجود نہیں تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علی نے چار سو اسی درہم پر ان سے نکاح کیا تھا

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

(۱) عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ھذا جبرائیل یخبرنی ان اللہ عز وجل زوجک فاطمۃ واشہد علی تزویجہا اربعین الاف ملک واوحی الی الطوبیٰ ان انثری علیہم الدر والیاقوت فنثرت علیہم الدر والیاقوت (اخرجہ الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ جبریل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عز وجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہے اور انکے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہے اور طوبیٰ درخت کو اشارہ کیا کہ انپر در و یاقوت نثار کرے پس اسنے در و یاقوت انپر نثار کیے +

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ یا فاطمۃ لما اراد اللہ ان املکک بعلی امر اللہ جبرائیل فقام فی السماء الرابعۃ وصف الملائکۃ صفوفا ثم خطب علیہم فزوجتک من علی ثم امر اللہ شجر الجنان فحملت الحلی والحلل ثم امرہا فنثرت علی الملائکۃ

فمن اخذ منهم شيئا اكثر مما اخذ غيره افتخر به الى يوم القيمة (اخرجه الديلمى) ابن مسعود سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ جب اللہ تعالی نے ارادہ کیا تمکو علی کی ملکیت میں دے
جبرئیل کو حکم دیا اس نے کھڑے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندھیں پھر اس پر خطبہ ارشاد
فرمایا پھر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ حلوں سے بارور ہوا پھر اسکو حکم دیا اور اس نے ان
زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اسکی وجہ سے
قیامت تک فخر کرتا رہا۔

(۳) عن بلال بن حمامة قال طلع علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم متبسما ضاحكا ووجهه
مشرق كدارة القمر فقام اليه عبد الرحمن بن عوف فقال يا رسول الله ما هذا النور قال بشارة اتتنى
من ربى فى اخى وابن عمى وابنتى فان الله زوج عليا من فاطمة وامر رضوان خازن الجنان فهز
شجرة الطوبى فحملت رقاقا يعنى صكاكا بعدد محبى اهل بيت وانشا تحتها ملائكة من نور ودفع
الى كل ملك صكا فاذا استوت القيمة باهلها بالخلائق فلا يبقى محب لاهل بيتى الا وقعت
اليه صكا فيه فكاكه من النار فصار اخى وابن عمى وابنتى فكاك رجال ونساء من امتى من النار
(رواه ابو بكر الخوارزمى) بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایکروز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے
ہمارے پاس تشریف لائے۔ اپکا رخ انور چاند کے ہالہ کی طرح سے نورانی تھا عبدالرحمن بن عوف نے اٹھکر
عرض کیا یا رسول آج چہرہ اقدس پر یہ کیسا نور ہے آپنے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بھائی اور
ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے بتحقیق اللہ تعالے نے علی کے ساتھ فاطمہ کا نکاح کیا
ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم کیا ہے اس نے درخت طوبی کو ہلایا ہے وہ بارور ہو گیا ہے یعنے اوسکا ہر
ایک پتہ برات نجات کا کاغذ بنگیا اور شجر طوبی کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے اور ہر ایک فرشتے کو برات کا کاغذ دیا جبکہ قیامت
اپنے تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی پس میرے اہل بیت کا محب باقی نہیں رہے گا۔ کہ اوسکو برات کا کاغذ نہ ملے گو
اس میں دوزخ کی آگ سے رہائی کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی مردوں اور
عورتوں کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہوئے۔

جناب سیدہ رض کی اولاد کا بیان

قال ابو عمر فولدت له الحسن والحسين وام كلثوم وزينب ولم يتزوج على عليها غيرها حتى ماتت رضي الله عنها
ابو عمر کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لیے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب

کو جناب ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکے سوا دوسرا نکاح نہین کیا۔ جبتک کہ انکا انتقال ہوگیا

جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سب سے اول آخرت مین لاحق ہوئے ہین

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اول اھلی لحوقا بی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میرے اہل سے پہلے مجھہ سے ملوگے +

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام الیہا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکبت علیہ ثم رفعت رأسہا فبکت ثم اکبت ثم رفعت رأسہا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لھا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ اخبرنی انہ میت من وجعہ ھذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع لحوقا بہ فذلک حین ضحکت (اخرجہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) المذرۃ قال الھروی البذر الذی یفشون ما یسمعون من السر یقال بذرت بین الناس تشییعہا بین (الحب جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہین کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شبیہ نہین تہا۔ جب وہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لاتین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے لیے اٹھ کہڑے ہوتے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ تشریف لائین اور حضرت پر جہک گئین پہر سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ حضرت پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا تو مینے ان سے کہا کہ مینے تمکو دیکہا جبکہ آپ پہلی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین اور پہر دوبارہ جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ انہون نے فرمایا۔ اس وقت اسکے فشا کا اندیشہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی تہی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہین اسلیے مین رونے لگی پہر مجھکو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجھہ سے ملنے والی ہو پس اس وجہ سے مین ہنسنے لگی +

جناب سیدہ علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت انھا لم تضحک فی مدۃ حیاتھا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانھا کانت تذوب من الحزن علیہ و شوقھا الیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات مین نہین ہنسے اور غم مین پگلتی رہین۔ اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شوق مین گھلتی رہین +

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان فاطمۃ عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر و دفنت لیلا (اخرجہ ابن عساکر) ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھہ مہینے تک زندہ رہین اور رات کے وقت دفن ہوئین +

(۳) عن عروۃ ان فاطمۃ توفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستۃ اشہر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھہ مہینے بعد فوت ہوئین +

(۴) وقیل بعضھم ماتت بعد وفات ابیہ بمائۃ یوم (استیعاب) بعض راویون نے یہی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے +

(۵) روی ابن شہاب ثلثۃ اشہر (استیعاب) ابن شہاب زہری جنہون نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمرو بن عبد العزیز مدون کیا ہے روایت کرتے ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہی ہین +

(۶) عن ابن بریدۃ قال عاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بریدہ کہتے ہین کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہین +

(۷) قیل بخمسین یوما (نزل الابرار) یہی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہین +

(۸) قیل باربعین یوما (نزل الابرار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہین +

(۹) قال عبد اللہ بن حارث وعمرو بن دینار توفیت بعد ابیھا ثمانیۃ اشہر (استیعاب) عبد اللہ بن حارث اور عمرو بن دینار کہتے ہین کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے +

والاصح انھا بقیت بعد وفات ابیھا بستۃ اشہر و ھو مذھب الجمھور (استیعاب) اور زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہ اپنے والد ماجد کی وفات کے چھہ مہینے تک زندہ رہی ہین اور یہی جمہور کا مذہب ہے

(۱۰) قال المدائنی ماتت لثلث خلون من شهر رمضان ...... سنہ احدی عشر وهی ابنة تسع و عشرین سنة (استیعاب) مدائنی کہتے ہین کہ جناب سیدہ نے رمضان کی تاریخ ۳ سنہ ۱۱ گیارہوین ہجری میں وفات پائی ہے اسوقت انکی عمر انتیس ۲۹ برس کی تہی ✤

(۱۱) قال ابن الخشاب توفت ولها ثمان وعشرین سنة وخمسین یوما (تاریخ موالید ووفات اهل بیت) ابن خشاب کہتے ہین کہ جناب سیدہ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تھی

(۱۲) قال الزبیر بن بکار سألت عن عبد الله بن حسین یا ابا محمد کم بلغت فاطمة بنت محمد صلی الله علیه وسلم من السن فقال ثلثین (استیعاب) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ مینے جناب عبد اللہ بن حسین سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچہا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کا سن مبارک وفات کیوقت کیا تہا۔ فرمایا تیس برس کا ✤

(۱۳) وَاختلفوا فی غسلها اخرجه احمد عن ام سلمة قالت اشتکت فاطمة فمرضتها فاصبحت یوما کانت مثل ما کانت فخرج علی فقالت یا امتاه اسکبی لی غسلا فقامت واغتسلت کاحسن ما کانت تغتسل ثم قالت ناولنی ثیابی الجدد فناولها ایاها فلبستها ثم قالت قدمی الفراش الی وسط البیت فقدمت فاضطجعت واستقبلت وجعلت یدیها تحت خدها وقالت انا مقبوضة وقد اغتسلت فلا یکشفنی احد وقبضت فجاء علی فبکا فقال والله لا یکشفها احد ثم حملها وصلی علیها ودفنها (تذکرہ خواص الامہ) جناب سیدہ کے غسل مین علماء سیر کا اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ جناب سیدہ بیمار ہوئین اور انکا مرض طول پکڑ گیا۔ ایک دن صبح کو تہین انکا مزاج مبارک جیسے کہ تہا ویسے ہی علیل تہا جناب علی گہر سے باہر تشریف لیگئے جناب سیدہ نے خادمہ سے ارشاد کیا کہ ہمین غسل کرا۔ آپنے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے بہی بدرجہا بہتر تہا۔ پہر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے لاؤ خادمہ نئے کپڑے لائی آپنے انکو پہنا۔ پہر ارشاد کیا کہ ہمارا بستر گہر کی انگن مین بچہادو۔ خادمہ نے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچہادیا۔ آپ روبقبلہ ہوکر لیٹ گئین اور اپنے دونو ہاتہون کو رخسار کے نیچے رکہہ لیا۔ اور فرمایا۔ مین اسوقت انتقال کرنے والی ہون اور مینے غسل کر لیا ہے۔ مجہہ کو اب کوئی نہ کہولے یہ فرما کر دار آخرت کو رحلت کر گئین پہر جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے انکو کوئی نہین کہولیگا پس اسیطرح سے جنازہ کو اٹہا کرلے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کر دیا ✤

(۱۴) وفی نزل الابرار فلذ فنها بغسلها ذلك وله غسل بعد الموت وكان ذلك شيئ خصص به ابوها صلی الله علیه وسلم اور نزل الابرار مین علامہ بدخشی لکھتے ہین کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئی ہین جوکہ بحالت حیات خود انہون نے کیا تہا اور یہ ایک ایسی بات تہی کہ انکے والد ماجد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے خاص مقرر کی تہی ✤

(۱۵) روی عن محمد بن اسحاق ان الملائکة غسلها (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتے ہین کہ بعد وفات کے فرشتون نے انکو غسل دیا ہے ✤

(۱۶) وروی ان اسماء بنت عمیس غسلتها (تذکرة خواص الامة) یہہی روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے جناب سیدہ کو غسل دیا ✤

(۱۷) والاصح ان علیا غسلها وکانت اسماء بنت عمیس تصب علیها وکان ذلك مخصوصا بعلی و انما انکر علیه ابن مسعود قال له اما سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم تقول هی زوجتك فی الدنیا و الاخرة (تذکرة خواص الامة) زیادہ تر صحیح یہ بات ہے کہ جناب علیؑ نے انکو غسل دیا تہا اور اسماء بنت عمیس صرف پانی ڈالتی تہین۔ اور یہ بات صرف جناب علیؑ کے لیے ہی مخصوص تہی۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ پر اعتراض بہی کیا تہا جناب علیؓ نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہین سُنا ہے کہ مجہسے فرمایا تہا۔ کہ یہ دنیا و آخرت مین تیری بی بی ہین ✤

(۱۸) قیل صلی علیها علیؑ وقیل عباسؓ (نزل الابرار) روایت ہے کہ جناب سیدہ کے جنازہ کی نماز حضرت علیؑ نے پڑہی تہی۔ اور بعض کہتے ہین حضرت عباسؓ نے پڑہی تہی

(۱۹) وقیل انها دفنت فی زاویة عقیل (تذکرة خواص الامة) یہہی روایت ہے کہ جناب سیدہ علیها السلام عقیل بن ابیطالب کے گہر کے کونے مین دفن کی گئی ہین ✤

(۲۰) وقیل انها دفنت فی البقیع الغرقد (تذکرة خواص الامة) اور بعض کہتے ہین کہ بقیع غرقد مین آپکا جسد اطہر مدفون ہے ✤

اولاد صالح

جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اللهم اشهد انی قد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم کب من عاداه فی النار (اخرجه ابن النجار) ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار گواہ رہیو کہ میں نے پہنچا دیا ہے
کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب) میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے اے پروردگار
جو شخص اسکو دشمن رکھے اسکو اوندھا دوزخ کی آگ میں گرا ۔

(۲) عن ابن عباسؓ قال کنت انا والعباسؓ جالسین عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ دخل علیؑ و
سلم فرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ
فقال العباس یا رسول اللہ اتحب ھذا فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ
کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی)
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عباسؓ دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں جناب علیؑ تشریف لائے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جواب سلام دیا اور اٹھکھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
آیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپنے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے میں ان سے نہایت
محبت رکھتا ہوں بتحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب میں قرار دیا ہے اور
میری ذریت کو علی کی صلب میں قرار دیا ہے ۔

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و
جعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے ہر ایک نبی کی ذریت کو خاص
اسی کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب سے قرار دیا ہے ۔

(۴) عن علی قال طلبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ووجدنی فی حائط نائما فقربنی
برجلہ قال قم فواللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ڈھونڈا اور ایک دیوار کے نیچے
سویا ہوا پایا آپنے پائے مبارک سے مجھکو ہلا کر فرمایا اٹھ میں تجھ کو خوش کرتا ہوں کہ تو میرا بھائی
اور میرے بچوں کا باپ ہے ۔

(۵) عن محمد بن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما انت یا علی
فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم) محمد بن اسامہ
بن زید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ سے فرماتے تھے پس یا علی تو ہمارا

داماد اور ہمارے بچون کا باپ ہے۔ اور تو میرا اور مین تیرا ہون *

(۲) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہو مینے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور داماد اور میری بچون کا باپ ہے الٰہی جو اسے دشمن رکھے اُسے اوندہا آگ مین دھکیل *

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہوگئی ہے

(۱) وفی اسد الغابہ وانقطع نسل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا منہا اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن اثیر لکھتے ہین کہ سواے نسل جناب سیدہؑ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہوگئی ہے۔

(۲) قال السمھودی فی جواھر العقدین لما رای علی بن ابی طالب الحسین یسرع الی الحرب فی الصفین قال یا ایھا الناس املکوا عنی ھذین الغلامین اخاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سمہودی جواہر العقدین مین لکھتے ہین کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسین صفین کے میدان مین لڑائی کے لیے تشریف لیجارہے ہین فرمایا اے لوگو ان دونون لڑکون کو یعنے حسنین علیہما السلام کو تھام لو مین ڈرتا ہون کہ انکے شہید ہوجانے کیوجہ سے کہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع نہ ہوجاے *

جناب سیدہؑ کی اولاد کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولی اور عصبہ ہونا

(۱) عن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل نبی اب ینتمون الی عصبۃ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم (اخرجہ الطبرانی) قال العلامۃ ابن حجر المکی طرق یقوی بعضھا بعضا (صواعق محرقہ) جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی اب کی نسبت ایک عصبہ کیطرف کیجاتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لیے مین ولی اور عصبہ ہون *

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی اب عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی وخلقوا من طینتی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وابن عساکر فی تاریخہ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ہر ایک نبی باپ کے لیے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اسکی طرف انکو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کہ انکے لیے ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۳) سأل الرشيد عن موسى الكاظم كيف قلتم انا ذرية رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسى ومن ذريته داؤد وسليمان الى قال عيسى وليس له اب (صواعق محرقه)

روایت ہے کہ جناب موسی کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر کہلاتے ہو باوجودیکہ آپ تو حضرت علی کی ذریت ہیں۔ جناب امام نے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان۔ تھے۔ اور عیسی۔ پس امام نے فرمایا کہ عیسی کا تو باپ نہیں وہ اپنی ماں کیوجہ سے ذریت ابراہیم میں سے ٹھیرے۔

(۴) عن الشعبي و عاصم بن النجود المقری ان الحجاج ابن يوسف الثقفي بلغه ان يحيى بن يعمر التابعي يقول ان الحسن والحسين من ذريت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يحيى يومئذ بخراسان فكتب الحجاج الى قتيبة بن مسلم والى خراسان ان ابعث الى يحيى بن يعمر فبعث به اليه فقام بين يديه فقال انت الذى تزعم ان الحسن والحسين من ذرية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اجل يا حجاج قال الشعبي فتعجبت من جوابه فقال الحجاج تاتيني بها بينة واضحة من كتاب الله ولا تاتيني بهذه الاية ندع ابنائنا وابنائكم ونسائنا ونسائكم قال فان خرجت وراء من ذلك واتيك بها بينة واضحة من كتاب الله فهو امانى قال نعم فقال قال الله تعالى ووهبنا له اسحق ويعقوب كلا هدينا من قبل ومن ذريته داؤد وسليمان وايوب ويوسف وموسى وهارون كذلك نجزى المحسنين وزكريا ويحيى وعيسى والياس كل من الصالحين ثم قال يحيى بن يعمر من كان ابو عيسى وقد الحقه تعالى بذرية ابراهيم وما بين عيسى وابراهيم اكثر ما بين الحسن والحسين ومحمد صلى الله عليه وسلم (تاريخ ابن خلكان۔ وحيوة الحيوان الدميري والروض الازهر) شعبی اور قاری عاصم ابن النجود رحمہما اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف ثقفی کو خبر لگی کہ یحیے بن یعمر التابعی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت ہیں اسوقت یحیے خراسان میں تھے حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکہا کہ یحیے بن یعمر کو میری طرف روانہ کر قتیبہ نے یحیے کو حجاج کے پاس بہیجدیا جب وہ سامنے آیا۔ حجاج نے کہا آیا تیرا زعم ہے کہ حسن اور حسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریت ہیں یحیے نے کہا ہاں شعبی کہتا ہے مجھے یحیے

کے بے دھڑک ہان کہنے سے تعجب آیا حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر۔ اور قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم کی آیت کو دلیل مین پیش نکریو۔ یحییے نے کہا اگر مینے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن سے واضح طور پر پیش کی تو تو مجھکو امان دیگا۔ حجاج نے کہا ہان۔ یحییے نے یہ آیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہمنے اسکو اسحاق اور یعقوب سبکو ہمنے ہدایت کی اور نوح کو ہمنے ہدایت کی اس سے پہلے اور اسکی ذریت سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اسیطرح سے ہم جزا دیتے ہین محسنون کو اور زکریا اور یحییے اور عیسی اور الیاس ہر ایک نیکون مین سے) پہر یحییے بن یعمر نے کہا عیسے کا کون باپ تہا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت مین ملادیا ہے اور عیسی اور ابراہیم علیہما السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسن اور حسین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا ہے +

(۴) عن الطیفم عن ذکوان مولی المعاویۃ قال قال لی معاویۃ لا اعلم احدا اسمی ھذین الغلامین ابنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن قولوا ابنی علی قال ذکوان فلما کان بعد ذلک امرنی ان اکتب بنیہ فی الشرف قال فکتبت بنیہ وبنی بنیہ وترکت بنی بناتہ ثم اتیتہ بالکتاب فنظر فیہ فقال ویحک اغفلت اکبر بنی فقلت من قال اما بنو فلانۃ بنی لابنتہ قال فقلت اللہ اکبر لیکون بنی بناتک بنیک ولا یکون بنی فاطمۃ بنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یسمعن ھذا احد منک (اخرجہ الحافظ عبد العزیز بن الاخضر) امیر معاویہ کا غلام ذکوان بیان کرتا ہے کہ ایکدفعہ معاویہ نے کہا مین نہین جانتا کہ ان دونون لڑکون (یعنے حسن و حسین) کو کس نے جناب رسالتمآب کے بیٹے قرار دیا ہے۔ انکو تو علی کے بیٹے کہنا چاہیے۔ ذکوان کہتا ہے کہ اسکے بعد مجھکو معاویہ نے دفتر مین اپنی اولاد کے نام لکہنے کا حکم دیا۔ مینے اسکے بیٹون اور پوتون کا نام لکہا اور نواسون کا نام چہوڑ دیا اور وہ کاغذ معاویہ کے دکہانے کو لایا۔ معاویہ مجھے کہنے لگا تو میرے بڑے بیٹون کے نام درج کرنا بہول گیا ہے مینے کہا وہ کون ہین معاویہ بولا آیا میری فلانی بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے نہین ہین مینے کہا اللہ اکبر تیری بیٹی کے بیٹے تو تیرے بیٹے ٹہیرے اور جناب فاطمہ کے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہ ٹہیرے معاویہ نے کہا ارے چپ رہ تجہسے کوئی یہ بات نہ سن پائے +

قیامت کے دن بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ الا

سببی و نسبی و کل ولد ام فان عصبتہم لابیہم ما خلا ولد فاطمۃ فانی انا ابوہم وعصبتہم (اخرجہ ابوصالح ۔ وابونعیم فی الحلیۃ ۔ وابن السمان ۔ والمسلم فی المتابعات والدارقطنی والطبرانی فی الاوسط والبیہقی ۔ وابوالحسن المغازلی فی المناقب ۔ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہوجائیگی مگر میرا نسب اور سبب ۔ اور ہر ایک ماں کے بیٹون کے لیے عصبہ باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ مین انکا باپ اور عصبہ ہون ۔

(۲) عن فاطمۃ وابن عمر وصح عن عمر کما مر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل سبب و نسب منقطع یوم القیمۃ ما خلا سببی و نسبی (اخرجہ الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر مین بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تصحیح ہوچکی ہے کہ انہون نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہوگی بجز میرے سبب اور نسب کے ۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور بہت ہونا

عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال ہل تدری ما جاء بہ جبریل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال امرنی ربی ان ازوج فاطمۃ من علی فادع لی ابابکر وعمر فلما اقبل علی فقال لہ یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وقد زوجتکما علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ارضیت قال یارسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکما الکثیر الطیب وبارک اللہ فی نسلکما قال انس واللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ ابوالخیر قزوینی والرویانی فی مسندہ والدولابی والسمہودی فی جواہر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضور وحی کے نزول سے بیہوش ہوگئے جبکہ ہوش مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ جبرئیل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے مینے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے آپنے فرمایا خدا تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے نکاح کرون تو جا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لا ۔ جب جناب علی تشریف لائے آپنے ان سے ارشاد کیا یا علی بہ تحقیق پروردگار عالم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا تجھ سے نکاح کردون مین نے تم دونون کا چار سو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے ۔ آیا تو راضی ہے ۔ جناب علی نے عرض کیا یارسول

السرین اضحی ہون۔ آپ نے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالی تم دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کرے سانس کہتے ہین خدا کی قسم ہے اللہ تعالے نے ان دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کیے ہین ✣

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا وان اللہ ادخلہا باحصان فرجہا وذریتہا الجنۃ اخرجہ الطبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکہا ہے اور اس نگاہ رکہنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے اسکو اور اسکی ذریت کو جنت مین داخل کیا ہے ✣

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لم سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی و نقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہو کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ بیٹے تمہارا نام فاطمہ کیون رکہا ہے علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے کیون فاطمہ نام رکہا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلیے کہ پروردگار نے اسکو اور اسکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غیر معذب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک یوم القیامۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ سے فرماتے تہے کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالے تجہ کو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہین کرنیوالا

صحت ولادت کے باعث جناب امیر کی اولاد کا انہی آبائی کرام کے نام سے پکارا جانا

عن العباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل علی فلما راٰہ اسفر فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انک تسفر فی وجہ ھذا الغلام فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ولم یکن نبی

الا و ذریتہ الباقیۃ بعدہ من صلبہ و ان ذریتی من بعدی من صلب ھذا انہ اذا کان یوم القیٰمۃ
دعی الناس باسمائھم واسماء امھاتھم سترا من اللہ علیھم الا ھذا و ابنیہ فانھم یدعون باسمائھم
واسماء ابائھم لصحۃ ولادتھم (مروج الذھب للمسعودی) جناب عباسؓ بن عبدالمطلب ذکر کرتے ہین
کہ ایک دفعہ مین جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے
جب حضور اقدسؐ نے انکو دیکھا چہرہ اقدس زرد ہوگیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے
کو دیکھکر کیون زرد ہوگیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا واللہ مجھکو اس سے سخت
محبت ہے کوئی نبی نہین گذرا کہ اسکی ذریت اسی کی صلب سے اسکے بعد باقی نہ رہی ہو۔ اور میری ذریت
میرے بعد اسکی صلب سے باقی رہے گی جب قیامت کا دن ہوگا لوگون کو خدا کی طرف سے بوجہ انکی پردہ پوشی
کے انکے نامون سے اور انکی ماؤن کے نامون سے پکارا جائیگا۔ الا یہ یعنے علی بن ابی طالب) اور اسکی
اولاد کہ وہ بباعث انکی صحت ولادت کے انکے نامون اور انکے باپون کے نامون سے پکاری جائینگے

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام السبط الاکبر

(۱) قال الزھری ولد الحسن فی نصف من رمضان سنۃ ثلاث من الہجرۃ (اسد الغابہ) زہری رحمۃ اللہ
علیہ کہتے ہین کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرے سال واقع
ہوئی ✦

(۲) قال ابن سعد وابن عبدالبر ولد الحسن سنۃ ثلاث فی نصف شھر رمضان وقیل فی شعبان
وقیل سنۃ اربع وقیل سنۃ خمس والاول اصح (اصابہ فی تمیز الصحابہ) علامہ ابن سعد طبقات مین اور
ابن عبدالبر استیعاب مین لکھتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے برس نصف رمضان
کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچوین برس پیدا ہوئے ہین اور پہلی بات
صحیح زیادہ ہے ✦

(۳) روی ابن الخشاب الشیعی انہ ولد ستۃ اشھر ولم یولد لستۃ اشھر مولود فعاش الا الحسن
وعیسی بن مریم وفی روایۃ الا الحسن و یحیی (تاریخ موالید و وفات اھل بیت) ابن خشاب ذکر
کرتے ہین کہ جناب حسن چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہین کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہین پیدا ہوا اور پھر زندہ
رہا ہو بجز حسن اور عیسے ابن مریم کے اور ایک روایت مین ہے بجز حسن اور یحیے بن زکریا کے

(۴) عن ام الفضل قالت قلت یا رسول اللہ رأیت کان عضوا من اعضائک فی بیتی فقال خیرا

رأيته تلد فاطمة غلاما فترضعه بلبن قثم (اخرجه البغوی والدولابی) ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے خواب دیکھا ہے کہ حضور کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے حضور نے فرمایا تونے بہت اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہ ایک بیٹا جنے گی تو اسکو قثم بن عباس کا دودھ پلائے گی ❊

(۵) عن علی عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بکبش وقال یا فاطمة احلقی رأسه وتصدقی بزنة شعره فضة فکان وزنه درهما او بعض درهم (اخرجه الترمذی) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ مین ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکے سر کو منڈوا اور اسکے بالون کے برابر چاندی تصدق کر۔ پس ان بالون کا وزن ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا ❊

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا او کبشین (اخرجه ابوحاتم) ابن عباس سے منقول ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے یا دو دو مینڈھون سے کیا تھا ❊

(۷) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین وختنهما لسبعة ایام (اخرجه الطبرانی) جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کا عقیقہ اور ختنہ ساتوین دن کیا تھا ❊

(۸) عن علی قال لما ولد الحسن اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنه الیمنی واقام فی اذنه الیسری وختنه یوم السابع وعق عنه کبشین ووزن شعره وتصدق بوزنه فضة واعطی القابلة رجل العقیقة (نزل الابرار) جناب علی سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے داہنے کان مین اذان اور اونکے بائے کان مین اقامت پڑہی اور ساتوین ختنہ کیا اور دو مینڈھے عقیقہ کیے اور انکے سر کے بالون کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے مینڈھے کے پائے دائی کو عطا کیے ❊

(۹) عن علی قال لما ولد الحسن سمیته باسم عمی حمزة فلما ولد الحسین سمیته باسم عمه جعفر فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انی امرت ان اغیر اسم ابنی هذین فقلت اللہ ورسوله اعلم فسماهما حسنا وحسینا (اخرجه احمد والهیثم بن کلیب الشاشی والحاکم فی المستدرک) جناب علی ذکر کرتے مین کہ جب حسن پیدا ہوئے تو مینے انکا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر حمزہ رکھا اور

جب حسین پیدا ہوئے انکا نام انکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام بدلدوں میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جاننے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام حسن اور حسین رکھا ۔

(۱۰) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسماء هلمی ابنی فدفعته الیه فی خرقة صفراء فالقاها عنه قائلا الم اعهد الیکن لا تلففوا مولودا فی خرقة صفراء فلففته فی خرقة بیضاء فاخذه فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی ای شیء سمیت ابنی فقال ماکنت لاسبقک بذلک فقال لا انا اسبق ربی فهبط جبریل فقال یا محمد ان ربک یقرأک السلام ویقول لک علی منک بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدک فسم ابنک هذا باسم ولد هارون فقال وما کان اسم ولد هارون یا جبریل فقال شبر فقال ان لسانی عربی فقال سمه الحسن ففعل صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بعد حول ولد الحسین فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت مثل الاول وساقت قصة التسمیة کالاول وان جبریل امره ان یسمیه باسم ولد هارون شبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل الاول فقال سمه حسینا اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحیة والثناء فی مسنده والوصابی فی فضائل الاربعة الخلفاء) اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں جناب حسن کی ولادت میں حضرت سیدہ کی دائی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر مجھ سے ارشاد کیا اے اسماء میرے بیٹے کو مجھے دو کہا میں نے جناب حسن کو حضرت کی گود میں دیدیا میں نے انکو زرد کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا حضرت نے وہ کپڑا اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا ہے کہ کسی بچے کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو میں نے انکو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا حضرت نے لیکر انکے دہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی پھر جناب امیر سے پوچھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے جناب امیر نے عرض کیا میں اس میں حضور پر سبقت نہیں کر سکتا ہوں۔ آپنے ارشاد کیا میں بھی اس امر میں اپنے رب پر سبقت نہیں کرتا۔ پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہوکر کہا خدا تعالی نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علی آپ سے بمنزلہ ہارون کے ہیں موسے سے لیکن وہ آپکے بعد نبی نہیں ہیں آپ اپنے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے پر رکھیں۔ حضرت نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا۔ جبریل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل کہنے لگے آپ ان کا نام حسن رضی اللہ عنہ رکھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رکھا۔ دوسرے برس کہ جب جناب حسین رضی اللہ تعالی عنہ تولد ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس وہی معاملہ پیش آیا جو جناب حسن کی ولادت کے وقت پیش آیا تھا۔ جبریل نے انکا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر کہہ کر حسین

بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور انکا نام حسین رکھا۔

(۱۰) علی قال لما ولد الحسن سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ قلنا حربا قال ھو حسن فلما ولد الحسین سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ قلنا حربا فقال ھو حسین فلما ولد الثالث سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ فقلنا حربا فقال ھو محسن ثم قال انما سمیتھم بولد ھارون شبر وشبیر ومشبر (اخرجہ احمد والطبرانی والدارقطنی والحاکم والبیہقی وابن عساکر) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے انکا نام حرب رکھا پس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسن ہے۔ پہر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام حرب رکھا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسین ہے۔ پہر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہمنے انکا نام حرب رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا نام تمنے کیا رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے ارشاد فرمایا اسکا نام محسن ہے پہر فرمایا مینے انکے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام پر رکھے ہین اور ان کے نام شبر اور شبیر اور مشبر تھے۔

(۱۱) عن سلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمی ھارون ابنیہ شبرا وشبیرا وانی سمیت ابنی الحسن والحسین کما سمی ھارون ابنیہ (اخرجہ البغوی) روایت ہی سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے دونون بیٹون کا نام شبر وشبیر رکھا تہا مینے اپنے دونون بیٹون کا نام حسن وحسین رکھا ہے۔

(۱۲) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اسماء اھل الجنۃ ما سمیت العرب بھما فی الجاھلیۃ (اخرجہ ابن سعد) عمران بن سلیمان کہتے ہین کہ سرور دنیا ودین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہین اسماء اہل جنت سے کبھی

ف وقیل ھما سریانیان ومعناھما الحسن والحسین اسم وتصغیر مثل جبل وجبیل وقمر وقمیر (داللہ اعلم) یہ بھی کہا گیا ہی کہ یہ دونو نام سریانی ہین اور انکے معنے مثل حسن وحسین کے ہین ایک اسم ہے اور ایک کی تصغیر مثل جبل وجبیل اور قمر وقمیر کی۔

عرب نے یہ نام جاہلیت میں نہیں رکھے ÷

(۱۳) قال ابو محمد العسکری سماہ النبی صلی اللہ علیہ الحسن وکناہ ابا محمد ولم یکن ھذا الاسم فی الجاہلیۃ (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن کا نام حسن اور انکی کنیت ابو محمد رکہی تھی۔ اور یہ کنیت جاہلیت میں کبھی کسی کی نہیں تھی ÷

(۱۴) قال النبی صلی اللہ علیہ حسن سبط من الاسباط (اسد الغابہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط ہیں اسباط میں سے ÷

(۱۵) ویلقب السید والنقی والطیب والزکی والولی والمجتبی (نزل الابرار) آپکے اشہر القاب میں سے سید اور نقی اور طیب اور زکی اور ولی اور مجتبی ہیں ÷

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کان ادعج العینین سھل الخدین دقیق المسربۃ کث اللحیۃ ذا وفرۃ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن وجھا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن (ذکرہ الدولابی) آپکی آنکہیں سیاہ اور بڑی بڑی نہایت خوشنما تہیں۔ رخسارے پتلے کتابی خط وخال کسی قدر گٹھا ہوا تہا۔ گال گداز و تہیں۔ داڑہی گنجان کانوں کی لونک بال کہنے کی تہی۔ گردن چاندی کی صراحی کیطرح سفید اور بلند تہی۔ شانے اور بازو گداز اور بہرے ہوے تھے سینہ چوڑا چکلا تہا۔ قد نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ بلکہ درمیانہ تہا۔ آپکی صورت نہایت پاکیزہ تہی وسمہ کا خضاب کیا کرتے تہے آپکے بال گہونگروالے تہے۔ بدن خوب صورت اور سڈول تہا۔

جناب حسن علیہ السلام کا سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اشبہ ہونا

(۱) عن علی قال الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینہ سے لیکر سر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تہے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنے سینہ سے پاؤں تک حضور کے ساتھ سب سے زیادہ شبیہ تہے ÷

(۲) عن انس بن مالک قال لم یکن اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمشکل نہیں تہا

(۳) عن عقبة بن الحرث قال صلى ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعہ علی فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ ابوبکر علی عاتقہ قال بابی شبیہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس شبیہ بعلی قال وعلی تبسم (رواہ البخاری)

عقبہ بن الحارث سی روایت ہی کہ ایک روز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑہکر مسجد سی باہر نکلے جناب علی علیہ السلام بہی انکے ہمراہ تہے امام حسن کو دیکہا کہ لونڈون کے ساتھ کہیل رہے ہین ابوبکر رض نے انکو اپنے کندہے پر اٹہا لیا اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہین علی کے ہمشکل نہین اور علی ہنس رہے تہے +

احب خلائق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن عبداللہ بن الزبیر قال اشبہ اہل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ واحبہم الیہ الحسن بن علی رأیتہ یجیئ وہو ساجد فیرکب رقبتہ او قال ظہرہ فما ینزلہ حتی یکون ہو الذی ینزل ولقد رأیتہ یجیئ وہو راکع فیفرج لہ بین رجلیہ حتی یخرج من جانب الاخر (اخرجہ ابن سعد) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ امام حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب گہر والون سی زیادہ آنحضرت کے ساتھ شبیہ تہی۔ اور سب گہر والون سے آنحضرت کو پیارے تہے بہ تحقیق مینے انکو دیکہا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہو جاتے اور جب تک کہ وہ خود نہ اترتے حضور انکو نہ اتارتے۔ اور بہ تحقیق مینے انکو دیکہا ہے کہ وہ تشریف لائے ہین۔ اور حضور حالت رکوع مین ہین حضرت نے انکے لیے اپنی دونون ٹانگین کہولدین اور وہ ایک طرف سے گہسے اور دوسری طرف سے نکل گئے +

(۲) عن ابی ہریرۃ قال لا ازال احب ہذا الرجل یعنی الحسن بن علی بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع بہ ما یصنع بغیرہ قال رأیت الحسن فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یدخل اصابعہ فی لحیتہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل لسانہ فی فیہ ثم یقول اللہم انی احبہ فاحبہ (ذخائر العقبی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین اسوقت سی ہمیشہ اس مرد یعنی امام حسن کو دوست رکہتا ہون جب سے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکے ساتھ پیش آتے دیکہا ہے کہ انکے سوا کسی دوسرے سے پیش نہین آئے۔ مینے جناب حسن کو حضور کے آغوش .... مبارک مین دیکہا ہے کہ وہ حضور کی ریش مبارک مبارک مین اپنی انگلیان ڈالرہے ہین اور حضور اپنی زبان اطہر کو انکے مونہہ مین ڈال کر... فرماتے ہین کہ اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بہی اس سے پیار کر +

(۳) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (رواہ البخاری) براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن حضور کے کندھے پر سوار ہیں اور حضور فرماتے ہیں اے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اسے پیار کر۔

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدلع لسانہ للحسن بن علی فاذا رای الصبی حمرۃ اللسان ھش الیہ (اخرجہ بن سعد) ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لیے اپنی زبان مبارک سے باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرخی کو دیکھتے تو اُنکی جانب جھک پڑتے۔

(۵) عن ابی ھریرۃ انہ لقی الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ کشف لی عن بطنک فداک ابی حتی اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ قال فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ (اخرجہ ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کی بعض بازاروں میں دیکھا اور کہا آپ پیٹ سے کپڑا اٹھا دیں تاکہ جس جگہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے میں بھی وہاں پر بوسہ دوں جناب امام حسن نے اپنا بطن مبارک کھولدیا پس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپکی ناف کو بوسہ دیا۔

(۶) عن ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم وابن ماجۃ وابو یعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جماعت کے نزدیک ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا نہ حضور مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں حضور سے بات کرنے کی جرات کرسکتا تھا۔ یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لیگئے۔ اور پھر وہاں سے لوٹے اور جناب فاطمہ کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا یہیں ہے یعنی حسن یہیں ہیں ہمنے گمان کیا کہ شاید انکی والدہ ماجدہ نے انکو روکا ہوا ہے اور وہ انکو نہلا رہی ہیں کپڑے اتار کپڑے پہنا رہی ہیں کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے دونوں نے ایک دوسرے کو سینہ سے چمٹا لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر اور اس سے

بھی پیار کر جو کہ اس سے پیار کرے ٭

عن المقبری قال کنا مع ابی ھریرۃ فجاء الحسن بن علی فسلم فرد علیہ القوم ومضی ابو ھریرۃ لا یعلم فقیل لہ ھذا حسن بن علی یسلم فلحقہ فقال وعلیک یا سیدی فقیل لہ تقول لہ سیدی فقال اشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ سید (اخرجہ الطبرانی) مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ ابو ہریرہ رض کے پس آئے حسن بن علی ... سلام ارشاد کیا پس جواب دیا قوم نے آپکو اور چلے گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کون ہے) ... لوگون نے کہا انکو کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علی ہین ابو ہریرہ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا انکو کہ تمنے یا سیدی کیون کہا ہے ابو ہریرہ نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے ٭

(۸) عن انس بن مالک قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راقد فی بیوتہ علی قفاہ اذجاء الحسن یدرج حتی قعد علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنعتہ فقال ویحک یا انس دع ابنی وثمرۃ فوادی فان من اذا ھذا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء فصبہ علی البول صبا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے ناگہان حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے مینے آپکو روکا پس فرمایا آنحضرت نے افسوس ہو تجھکو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو پس جس نے ایذا دی اسکو اس نے ایذا دی مجھے اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر انکا بول دھو ڈالا ٭

(۹) عن زید بن الارقم قال قام الحسن بن علی یوما یخطب فقام رجل فقال انی اشھد لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فجاء الحسن یمشی حتی اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ علی عاتقہ وقال من احبنی فلیحبہ والیبلغ الشاھد منکم الغائب ولولا کرامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثت بہ (اخرجہ الحاکم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ فرمانے لگے اتنے مین ایک شخص نے کھڑے ہوکر فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ جناب تشریف لارہے ہین جب حضور نے انکو دیکھا انکو پکڑ کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو دوست رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ اسکو دوست رکھے اور تم حاضرین پر لازم

ہے کہ یہ بات ان لوگوں کو پہونچا دیں جو کہ غائب ہیں اگر جناب بدسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت نہ ہوتی تو میں یہ بات نہ بیان کرتا ❖

(۱۰) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو (اخرجہ البخاری والمسلم والترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے دوش اقدس پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا ای صاحبزادے یہ اچھا مرکب ہے جس پر کہ تم سوار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو عمدہ ہے ❖

(۱۱) عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن ابیہ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء وھو حامل حسنا فتقدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوۃ فصلی فسجد بین ظھرانی فی الصلوۃ سجدۃ اطالھا قال ابی انی رفعت رأسی فاذا صبی علی ظھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین ظھرانی صلواتک سجدۃ اطلتھا حتی ظننا انہ قد حدث امر او انہ یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی ھذا ارتحلنی فکرھت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ (اخرجہ احمد والبغوی والنسائی والطبرانی والحاکم والبیھقی) عبد اللہ ابن شداد بن الھاد اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے لیے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے انکو زمین پر بٹھا کر حضور نے تکبیر کہی اور نماز شروع کی جب نماز میں سجدہ کو گئے تو اسکو طول دیا میرا باپ کہتا ہے کہ میں نے سر اٹھایا کہ دیکھتا ہوں کہ جناب حسن حضور کی پشت پر سوار ہیں اور حضور سجدہ میں ہیں پس میں نے بھی سجدہ کیطرف رجوع کیا۔ جب حضور نماز ادا کر چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے نماز کے درمیان جو سجدہ کو بہانتک طول دیا کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی امر حادث ہوا ہے یا وحی نزول فرمایا ہے آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ میں اسے جلدی سے اتاروں جبتک کہ اسکی آرزو پوری نہ ہولے ❖

(۱۲) عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقول ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین (اخرجہ احمد والبخاری وابوداؤد والنسائی والطبرانی) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور دنیا و دین کو منبر

پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو میں جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہی کہ پروردگار اسکی وجہ سے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دیگا

(۱۳) اخرج الدارقطنی ان الحسن بن علی جاء لابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ واجلسہ فی حجرہ وبکی دارقطنی لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہ سے نیچے اتر آؤ حضرت ابوبکر نے فرمایا تونے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہ ہے پھر ابوبکر نے جناب حسن کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور رونے لگے۔

(۱۲) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسن (صواعق محرقہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جوانان اہل جنت کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ حسن کو دیکھ لے۔

(۱۴) عن البراء بن عازب وابن مسعود وابی ھریرۃ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی فلیحبہ یعنی الحسن (اخرجہ الدیلمی) براء بن عازب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے یعنے حسن بن علی علیہ وعلی ابیہ السلام کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

عن الاعمش قال تغوط رجل علی قبر الحسن فجن فجعل ینبح کما ینبح الکلب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) اعمش رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک خبیث ... نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پاخانہ پھرا پس اسکو جنون ہوگیا۔ اور کتے کیطرح سے بھونکنے لگا۔ اور مر گیا جب وہ دفن ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

ومن زھدہ ما روی انہ خرج للہ تعالی من مالہ ثلاث مرات وشاطرہ مرتین حتی فی نعلہ (مراۃ الجنان اما عبداللہ یافعی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہی کہ تین دفعہ انہوں نے

اپنی کل مال کو سارا خدا میں لٹا دیا اور دو دو فعہ آپنا آدھا مال تقسیم کیا یہانتک کہ اپنی جوتی کا ایک پاؤں رکھ لیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

وعن جودہ انہ سالہ انسان فاعطاہ خمسین الف درہم وخمسمائۃ دینار وقال ایت بحمال یحمل لک فاتی بحمال فاعطاہ طیلسانہ وقال یکون کراء الحمال من قبلی (مراۃ الجنان للیافعی) اور جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپنے اسکو پچاس ہزار پانسو درہم بخشدیا اور کہا حمال کو لے آ تاکہ اٹھا کر لیجائے وہ حمال کو لے آیا آپ نے اس حمال کو اپنا چوغہ اتار دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے ❊

(۲) ان رجلا سالہ وشکا الیہ حالہ فدعا الحسن وکیلہ وجعل یحاسبہ علی نفقاتہ ومقبوضاتہ حتی استقصاہا فقال ہات الفاضل فاحضر خمسین الف درہم ثم قال ما فعلت بالخمسمائۃ دینار التی معک قال عندی قال فاحضرہا فلما احضرہا دفع الدراہم والدنانیر الی الرجل واعتذر (منہ انوار الابصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زار کی شکایت کی آپنے وکیل کو بلایا اور آپ اس سے اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہانتک کہ تمام جانچ ہوچکی پس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہو اسکو لے آ۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر آپنے فرمایا کہ تیرے پاس پانسو دینار تھے تو نے کیا کیے ہیں وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں آپنے فرمایا اسکو حاضر کر جب اس نے حاضر کیے آپنے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدیے اور اس سے عذرخواہی کی ❊

(۳) ومن کرمہ ما نقل عنہ انہ سمع رجلا یسال اللہ ربہ ان یرزقہ عشرۃ آلاف درہم فانصرف الحسن الی منزلہ وبعث بہا الیہ (نور الابصار) اور جناب کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپنے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے جناب حسن علیہ السلام وہاں سے گھر کو لوٹ پڑے اور اسکے پاس دس ہزار درہم بھیجدیے ❊

(۴) قیل للحسن لای شیء نراک لا ترد سائلا وان کنت علی فاقۃ فقال انی للہ سائل وفیہ راغب وانا استحیی ان اکون سائلا وارد سائلا وان اللہ تعالی عودنی عادۃ عودنی ان یفیض نعمہ علی وعودتہ ان افیض نعمہ علی الناس فاخشی ان قطعت العادۃ ان یمنعنی المادۃ وانشد ؎ اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا بمن فضلہ فرض علی معجل ومن فضلہ فضل علی کل فاضل وافضل ایام الفتی حین یسئل

(نور الابصار) جناب حسن سے لوگون نے عرض کیا کہ آپکو ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے بہی ہوتے ہین تو سائل کو رد نہین کرتے آپنے فرمایا مین خدا کی درگاہ کا سائل ہون اور خدا سے مانگنے والا ہون اور مجھے حیا آتی ہے کہ سائل ہوکر سائل کو رد کرون ۔ خداوند تعالی نے میرے ساتھ یہ عادت جاری کی وہ مجھپر اپنی نعمتون کو پہونچاتا ہے اور مینے عادت کی ہے کہ اسکی نعمتون کو اسکی خلقت پر پہنچاؤن پس مین ڈرتا ہون کہ عادت اللہ منقطع نہ ہوجاے اگر مین اپنی عادت کو روکون پہر یہ شعر پڑہا ہے کہ جب میرے پاس سائل آتا ہے تو مین اسکو مرحبا کہتا ہون ۔ اسکے فضل ہی سے ہے مجھپر فرض کو جلدی ادا کرنا ۔ او اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے ۔ اور جوان مرد کی عمر کا وہ حصہ نہایت افضل ہے جس مین کہ وہ بخشش کرتا ہے ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

ذکر جماعۃ من العلماء فی تصانیفھم انہ مر بصبیان معھم کسر خبز فاستضافوہ فنزل مت علی فرسہ فاکل معھم ثم حملھم الی منزلہ وکساھم وقال الید لھم لانھم لم یجدوا غیر ما اطعموہ ونحن نجد اکثر منہ (مرآۃ الجنان للیافعی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین اسکا ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایکدفعہ چند لڑکون کے پاس سے ہوکر گذرے انکے پاس روٹیون کے ٹکڑے تہے لڑکون نے آپ کی ضیافت کی آپ گہوڑے پر سے اترے اور انکے ساتھہ کہانے کو بیٹھے پہر انکو اپنے گہر لے گئے اور انکو نئے کپڑے پہنائے اور انکے لیے بدلا دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ انکے پاس سوا اسکے کہ جو کچہہ انہون نے ہمکو کہلایا ہے اور کچہہ نہین تہا ۔ اور ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

ما روی انہ بلغہ ان ابا ذر رضی اللہ عنہ یقول الفقر احب الی من الغنا والسقم احب الی من الصحۃ فقال رحم اللہ ابا ذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ تعالی لم یتمن غیر ما اختار اللہ لہ (مرآۃ الجنان للیافعی) روایت ہے کہ جناب امام حسن کو خبر لگی کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تونگری سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپنے فرمایا ابو ذر پر خدا رحم کرے مین یہ کہتا ہون کہ جس نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیون خدا کے اختیار کے سوا اور کچہہ اختیار کرے ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلم

(۱) عن عمیر بن اسحاق قال کان مروان امیرا علینا فکان یسب علیا کل جمعۃ علی المنبر والحسن یسمع فلا یرد شیئا ثم ارسل الیہ رجلا یقول لہ بعلی وبعلی وبعلی وبک وبک وبک وما وجدت مثلک الا مثل البغلۃ یقال لہا من ابوک فتقول امی الفرس فقال لہ الحسن ارجع الیہ فقل لہ انی واللہ ما امحو عنک شیئا مما قلت ولکن موعدی وموعدک اللہ فان کنت صادقا فاجزاک اللہ بصدقک وان کنت کاذبا فاللہ اشد نقمۃ (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مروان ہمپر حکمران تھا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑہکر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تھا۔ اور جناب حسن علیہ السلام سنا کرتے.... اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کے پاس ایک آدمی کو بھیجا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجہپر اور تجہپر اور تجہپر اور تمہاری مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا باپ کون ہے وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ تو واپس مروان کے پاس جاکر ہماری طرف سے بیان کر دے کہ خدا کی قسم ہے کہ ہم تجہ سے کسی بات کو نہیں بہولے۔ لیکن ہمارے اور تیرے درمیان پروردگار انصاف کرنے والا ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالی تجہ کو جزا دیگا۔ اور اگر تو جہوٹ بک رہا ہے تو پروردگار کی نقمت بہت سخت ہے۔

(۲) عن رزیق بن سوار قال کان بین الحسن وبین مروان کلام فاقبل علیہ مروان فجعل یغلظ وحسن ساکت فامتخط مروان بیمینہ فقال لہ الحسن ویحک ما علمت ان الیمین للوجہ والشمال للفرج اف لک فسکت مروان (اخرجہ ابن سعد) رزیق بن سوار سے نقل ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تہی مروان گالیاں بکنے لگا جناب حسن چپ ہو رہے مروان نے اپنے سیدہے ہاتہ سے ناک سنکی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجہ پر تو نہیں جانتا کہ سیدہا ہاتہ مونہہ کے لیے ہے اور الٹا فرج کے لیئے افسوس ہے تجہپر۔ مروان چپ ہو گیا۔

(۳) عمیر بن اسحاق قال ما تکلم عندی احد کان احب الی اذا تکلم ان لا یسکت من الحسن ما سمعت منہ کلمۃ فحش قط الا مرۃ فانہ کان بین الحسن وعمرو بن عثمان خصومۃ فی ارض فعرض الحسن امرا لم یرضہ عمرو فقال الحسن فلیس عندنا الا ما رغم انفہ قال فہذا اشد

کلمۃ فحش ما سمعتھا منہ قط (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ جتنے میری پاس گفتگو نہیں کی کہ مجھے بھلی معلوم ہوتی ہو جبکہ جناب امام حسن بات کرنے لگتے تو ہکا چپ رہتا جناب حسن کے سامنے مجھے بدل معلوم ہوتا۔ میں نے کبھی کوئی کلمہ فحش انکی زبان مبارک سے نکلتے ہوئے نہیں سُنا۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسن اور عمرو بن عثمان میں ایک زمین کی نسبت جھگڑا تھا۔ جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا عمرو بن عثمان اس پر راضی نہ ہوا جناب حسن نے فرمایا ہمارے پاس تیکے ناک پر مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہیں۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ بہت سخت فحش کا کلمہ تھا جو میں نے کبھی جناب حسن سے نہیں سنا تھا +

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قیل ان الحسن بن علی حج حجات ماشیا وکان یقول انی لاستحیی من ربی ان القاہ ولم امش الی بیتہ (اسد الغابہ) کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ پا کیے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے رب سے ملوں اور اسکے گھر کی طرف پیادہ پا نجاؤں +

(۲) عن عبد اللہ بن عمیر قال لقد حج الحسن خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عمیر ناقل ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ پا کیے تھے +

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وولی الخلافۃ بعد قتل ابیہ لثلاث عشر بقیت من رمضان من سنۃ اربعین وبایعہ اکثر من اربعین الفا کانوا قد بایعوا اباہ وبقی سبعۃ اشھر خلیفۃ بالعراق ثم ترک الخلافۃ (اسد الغابہ) جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیرہ دن باقی رہے چالیسویں سنہ میں خلیفہ ہوئے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے انکی بیعت کی اور ان لوگوں نے انکے والد بزرگوار کی بیعت کی تھی۔ اور عراق میں سات مہینے خلیفہ رہے پھر آپنے خلافت کو ترک کر دیا +

(۲) عن سفینۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک (اخرجہ احمد واصحاب السنن وصححہ ابن حبان) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال ہوگی پھر بادشاہی ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور صاحبان سُنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے +

قال العلماء لم یکن فی الثلاثین بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الخلفاء الاربعۃ و ایام الحسن (تاریخ الخلفاء) علماء کہتے ہین کہ تیس برسون مین صرف خلافت خلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور جناب امام حسن کی خلافت کے دن تھے ۔

(۳) عن سعید بن جمھان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم فقال کذب بنو الزرقاء بل ھم ملوک من اشد الملوک و اول الملوک معاویہ (تاریخ الخلفاء السیوطی) سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ سے پوچھا بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان مین ہے وہ کہنے لگے یہ کنجی عورت کی پوت جہوٹ بولتے ہین یہ بادشاہ ہین سخت ترین بادشاہون مین سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے ۔

(۴) عن یوسف بن سعد قال قام الرجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافۃ فقال سودت وجوہ المسلمین فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری بنی امیۃ علی المنبر فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تملکھا بعدی بنو امیۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم وابن جریر فقد اسد الغابہ) یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت کو ترک کر دیا ایک شخص نے کہڑے ہو کر کہا آپنے مسلمانون کا سونہ کالا کر دیا ہے ۔ آپنے فرمایا بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب مین دیکہا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑہتے اترتے ہین حضور کو برا معلوم ہوا حضور کی تسلی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی ۔ کہ ہمنے اتاری شب قدر ۔ اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے ۔ یہ وہی ہزار مہینہ ہے کہ میرے بعد بنی امیہ جسکے مالک ہونگے ۔

(۵) وقد اختلف فی وقت وفاتہ قال الواقدی مات سنہ تسع واربعین (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام کی وفات مین اختلاف ہے واقدی کہتے ہین کہ ہجرت کے انچاسویں برس آپنے انتقال فرمایا ہے ۔

(۶) وقال المدائنی مات فی ربیع الاول سنہ خمسین (استیعاب فی اصابہ) اور مدائنی کہتے ہین کہ پچاسوین برس آپکا انتقال ہوا ہے ۔

(۷) وقال الھیثم بن عدی مات سنہ اربع واربعین (اصابہ) اور ہیثم بن عدی کہتے ہین کہ چوالیسوین برس آپنے رحلت فرمائی ہے

(۸) وکان سبب موتہ ان زوجتہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس سقتہ السم فکان توضع تحتہ طست

وترفع اخری نحو اربعین یوما فمات منہ فلما اشتد مرضہ قال لاخیہ الحسین یا اخی سقیت السم ثلاث مرات ولم استق مثل ھذہ انی لاضع کبدی قال الحسین من سقاك یا اخی قال ما سوالك عن ھذا ترید ان تقاتلھم اکلھم الی اللہ عزوجل ولما حضرتہ الوفاۃ ارسل الی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا یطلب منھا ان یدفن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجابتہ الی ذلك فقال لاخیہ اذا انا مت فاطلب الی عائشۃ ان ادفن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلقد کنت طلبت منھا فاجابت الی ذلك فلعلھا تستحیی منی فان اذنت فادفنی فی بیتھا وما اظن القوم یعنی بنی امیہ یمنعونك فان فعلوا فلا تراجعھم فی ذلك فادفنی فی بقیع الغرقد فلما توفی جاء الحسین الی عائشۃ فی ذلك فقالت نعم وکرامۃ فبلغ ذلك مروان وبنی امیۃ فقالوا واللہ لا یدفن ھنالك ابدا فبلغ ذلك الحسین ومن معہ فلبس السلاح ولبسہ مروان فسمع ابو ھریرۃ فقال واللہ انہ لظلم یمنع الحسن ان یدفن مع واللہ انہ لابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتی الی الحسین فکلموہ ناشدہ اللہ وقال الیس قد قال اخوك ان خفت فردنی الی مقبرۃ المسلمین ففعل فحملہ الی البقیع ولم یشھدہ احد من بنی امیۃ اسد الغابہ

جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے زہر دیا ایک طشت آپکے نیچے رکھدیا جاتا تھا اور وہ خون سے بہر ہوا اٹھا لیا جاتا تھا یہی حالت چالیس تک رہی کہ انکا مرض ترقی کر گیا۔ آپنے بہائی جناب امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بہائی مجھکو تین دفعہ زہر دیا گیا ہے لیکن کبھی ایسا زہر نہین دیا گیا۔ میرا جگر کٹ کر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین نے عرض کیا آپ کو کس نے زہر دیا ہے۔ آپنے فرمایا تم کیون پوچھتے ہو آپکا ان سے لڑنیکا ارادہ ہے۔ مین ان کو خدا کے سپرد کرتا ہون۔ جب جناب امام کی وفات کا وقت قریب آیا جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین پیغام بہیجا کہ آپ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دین جناب ام المومنین نے اسکو منظور کیا جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بہائی جناب حسین علیہ السلام سے فرمانے لگے جب ہمارا انتقال ہوجائے آپ جناب ام المومنین سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا بہیجیں انہون نے مجہ سے شاید کہ بوجہ حیا اقرار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھکو جگہ دیجائے گی پس اگر وہ اجازت دیدین مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کرنا لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنی امیہ کی قوم آپ کو میرے وہان پر دفن کرنے سے مانع ہونگے پس ان سے نہ جہگڑیں اور آپ مجھکو بقیع غرقد مین دفن کردین جبکہ جناب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہوگیا جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاس اسکے لیے تشریف

ے گئے آپنے فرمایا بہتر ہے اوسان کا دفن ہونا عین کراست ہو یہ خبر مروان اور بنی امیہ کو پہونچی ۔ کہنے لگے
ہم اسجگہہ کبہی نہین دفن ہونے دینگے حب جناب امام حسین علیہ السلام نے سنا سلاح جنگ زیب تن فرمائی
اور مروان نے بہی ہتیار باندہ لیے یہ سنکر ابو ہریرہ کہنے لگے خدا کی قسم ہے بڑا ظلم ہے کہ جناب امام
حسن علیہ السلام کو انکے والد ماجد علیہ التحیۃ والثنا کے پاس دفن کرنے سے منع کیا جائے ۔ واللہ وہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہین ۔ پہر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا
کہ مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون کہ آپ جنگ نہ کرین آیا آپ کے بہائی بزرگوار نے نہین کہا تہا
کہ اگر آپ کو کسی قسم کا خوف ہو تو مجہکو مسلمانون کے مقبرہ مین دفن کرین پس جناب امام حسین حضرت
حسن علیہ السلام کے جنازہ کو جنت البقیع مین لیگئے اور بنی امیہ مین سے کوئی شخص آپکے جنازہ پر حاضر ہوا

(۹) وسمتہ امرأتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس الکندی وقالت طائفۃ کان ذلک منہا بتدسیس معاویۃ (استیعاب) اور آپ کو آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا ۔ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تہا ۔

(۱۰) وذکروا ان امرأتہ جعدۃ سقتہ السم وقد کان معاویۃ دس الیہا ان احتلت فی قتل الحسن وجہت الیک بمائۃ الف درہم وزوجتک یزید فکان ذلک الذی بعثہا علی سمہ فلما مات وفی لہا المعاویۃ بالمال وارسل الیہا انا نحب حیاۃ یزید ولولا ذلک لوفینا لک بتزوجہ (مروج الذہب للمسعودی) ذکر کرتے ہین آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا اس مین معاویہ کی سازش تہی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسن کو قتل کیا تو مین تجہ کو ایک لاکہہ درہم بہیجونگا اور یزید لعین سے تیرا نکاح کردونگا ۔ پس اس فریب نے اسکو جناب امام حسن کی زہر دینے پر برانگیختہ کیا تہا جب جناب امام رحلت فرماگئے امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اسکے پاس بہیجدیا اور کہلا بہیجا کہ مین یزید کی زندگی کا خواہان ہون اگر اسبات کا خوف نہ ہوتا تو مین تیرا نکاح اس سے کردیتا ۔

(۱۱) عن الفضل بن عباس قال وفد عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ قال فواللہ انی لفی المسجد اذ کبر معاویۃ فی الخضراء فکبر اہل الخضراء ثم کبر اہل المسجد بتکبیر اہل الخضراء فخرجت فاختۃ بنت قرظۃ بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف من خوخۃ لہا فقالت سرک اللہ یا امیر ما ہذا الذی بلغک فسررت بہ قال موت الحسن بن علی فقالت انا للہ وانا الیہ راجعون ثم بکت وقالت مات سید المسلمین وابن بنت رسول رب العالمین ۔ فقال معاویۃ نعما واللہ ما

فعلمت انہ کان کذلک اھلا ان یبکی علیہ ثم بلغ الخبر ابن عباس فراح فدخل علی معاویۃ قال علمت ابن عباس ان الحسن توفی قال الذلک کبرت قال نعم قال واللہ ما موتہ بالذی یؤخر اجلک ولئن اصبنا بہ فقد اصبنا بسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین فجبر اللہ تلک المصیبۃ ورفع تلک العبرۃ فقال ویحک یا ابن عباس ما کلمتک الا وجدتک معدا اخرجہ محمد ابن جریر الطبری فی تاریخہ) فضل بن عباس کہتے ہین کہ عبداللہ بن عباس بطریق سفارت معاویہؓ کے پاس گئے ہوئے تھے وہ ناقل ہین کہ مین مسجد مین تھا ناگہان معاویہؓ نے تکبیر بلند کی اور قصر خضراکے آدمی بھی تکبیر کہنے لگے اور انکی آواز سُنکر مسجد کے لوگ بھی تکبیر پڑہنے لگے یہ سنکر فاختہ بنت قرظہ اپنی کہڑکی سے باہر نکلین اور کہا اے امیر خدا تجہ کو خوش رکہے کون سی ایسی خبر آپکو ملی ہے کہ جسکی وجہ سے آپ خوش ہوئے ہین معاویہ نے کہا جناب حسن علیہ السلام کے مرنیکی خبر سے خوش ہوا ہون۔ فاختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رونے لگین اور کہنے لگین افسوس ہے کہ مسلمانون کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا مرگیا ہے۔ معاویہ نے کہا ہان قسم ہے خدا کی وہ ایسا ہی اہل تھا جو کچھ کہ مینے کہا ہے۔ وہ ہرگز اس کا اہل نہین تھا کہ کوئی اسپر روئے۔ یہ خبر ابن عباس تک پہونچی۔ وہ آرام کرکے معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے کہا اے ابن عباس مجہ کو معلوم ہوا ہے کہ حسن بن علی کا انتقال ہوگیا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ کہنے لگے اہا تمنے اسی لیے تکبیر پڑہی تھی معاویہؓ نے کہا ہان ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مرگئے ہون تو تو بھی باقی نہین رہیگا۔ اور اگر ہم مرجائینگے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین کے پاس پہونچ جائینگے پس خداوند تعالی ہمارے زخم کی مرہم پٹی کرے گا اور ہماری آنسو پونچہہ جائینگی معاویہ کہنے لگے تجہ پر افسوس ہے اے ابن عباس مینے کبھی تجہ سے گفتگو نہین کی کہ تمکو طیار نہ پایا ہو۔

مناقب جناب امام حسین علیہ السلام

(۱) قال اللیث ابن سعد ولدت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسین بن علی فی لیال خلون سنۃ اربع (اخرجہ الدولابی) لیث بن سعد کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام ہجری کے چوتہی برس کچہ روز گذرے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۲) قال الزبیر بن بکار ولد الحسین بخمس خلون من شعبان سنۃ اربع (اسد الغابہ) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچوین تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے ہین۔

(۳) قال جعفر بن محمد لم یکن بین الحمل بالحسین بعد ولادۃ حسن الا طہر واحد (رأس الغا) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کی حمل اور ولادت حسن علیہ السلام میں فاصلہ ایک طہر کا تھا +

(۴) وقال القتادۃ ولد الحسین بعد الحسن بسنۃ وعشرۃ اشہر فولد ستین وخمستہ اشہر ونصف شہر من الھجرۃ (راس الغا) اور قتادہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے یعنی جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت رسالت سے ۔۔۔ مہینے کے بعد پیدا ہوئے

(۵) قال الواقدی علقت فاطمۃ بالحسین بعد ولادت الحسن بخمسین لیلۃ (اصابہ) وھذا ارجح المرویات (نزل الابرار) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوق حضرت حسن علیہ السلام کے پچاسویں شب کے بعد ہوا ہے علامہ ابن حجر نے اسکو اصابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھا ہے اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ سب راویوں میں یہ روایت راجح ہے +

(۶) قال بعض الرواۃ انہ ولد لستۃ اشہر (نزل الابرار) بعض راویوں کا یہ قول ہے کہ جناب حسین علیہ السلام چھ ماہ کے پیدا ہوئے ہیں +

(۷) فلما ولد اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنے واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع من ولادتہ وعق عنہ کبشا اوکبشین وقال لفاطمۃ زنی شعرہ وتصدقی بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جب جناب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک سینڈھا عقیقہ کیا یا دو سینڈھے ذبح کیے جناب فاطمہ سے فرمایا ۔ اسکے بالوں کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے دو +

(۸) عن محمد بن المنکدر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن الحسین لسبعۃ ایام (اخرجہ الدولابی) محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا ہے +

(۹) وسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسینا وکان یکنی اباعبد اللہ ویلقب السید والطیب والزکی والسبط والرشید والوفی والمبارک والتابع لمرضات اللہ والدلیل علی ذات اللہ والشہید الاکبر (نزل الابرار) اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین اور کنیت

ابا عبداللہ۔ اور لقب سید اور طیب اور زکی اور سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع لمرضاۃ اللہ اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر کہا ❊

(۱۰) عن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس و الحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک اخرجہ الترمذی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ سر سے سینہ تک حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے اور حسین صدر سے پاؤن تک حضور کے مشابہ تھے ❊

(۱۱) عن انس بن مالک قال اتی ابن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست ینکت علیہ وقال فی حسنہ شیئا قال انس کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک کہتے ہین کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت مین لایا وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال مین کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب لوگون سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ تھے ❊

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب الحسین حسین سبط من الاسباط (اخرجہ الدیلمی وابن سعد وابن ابی شیبۃ و احمد والبخاری وابن ماجۃ والترمذی والحاکم وابو نعیم وابن اثیر فی اسد الغابہ) یعلی بن مرہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور مین حسین سے ہون خدا اسکو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھے حسین سبط ہی اسباط سے

(۱۳) عن الغیزار بن حریث بینما عبد اللہ بن عمر جالس فی ظل الکعبۃ اذ رای الحسین مقبلا فقال ہذا احب اہل الارض الی اہل السماء الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) غیزار بن حریث سے روایت ہی کہ ایک روز عبداللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہان جناب امام حسین علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آجکے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ محبوب ہے ❊

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمس وعشرین حجۃ ماشیا (اسد الغابہ) عن مصعب بن عبد اللہ قال حج الحسین خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پا پیادہ کیئے ہین

(۱۵) عن ابی ہریرۃ قال ابصرت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اخذ

بکفی حسین وقدما ہ علی قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول حزقہ حزقہ ترق عین[1] بقہ قال فرقی الغلام حتی وضع قدمہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ (اخرجہ ابو عمر والطبرانی فی الکبیر) ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی دونو آنکھون سے دیکھا اور دونون کانون سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھہ جناب حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے اور جناب حسینؑ کے دونو قدم حضورؐ کے سینہ مبارک پر تھے اور آپ فرما رہے تھے ای پیر بچے مجھبر آنکھہ جیسے نیچے اوپر کو اچھل پس لڑکے نے یعنے امام حسینؑ نے جھلانگ ماری اور دونون قدم حضورؐ کے سینہ مطہر پر رکہے پہر آپنے فرمایا اپنے منہ کو کھول پہر آپنے انکے منہ کو چوما۔ اور فرمایا اے پروردگار مین اسکو محبوب رکھتا ہون تو بھی اُس کو محبوب رکھہ +

(۱۶) عن عبید بن حنین قال حدثنی الحسینؑ قال اتیت عمر و ھو یخطب علی المنبر فصعدت الیہ فقلت انزل عن منبر ابی واذھب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر و اخذنی فاجلسنی معہ اقلب حصی بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزلہ فقال لی من علمک فقلت واللہ ما علمنی احد قال فاتیتہ وھو خال بمعاویۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فی الباب فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد ذلک فقال لم ارک قلت یا امیر المومنین انی جئت وانت خال بمعاویۃ مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقال انت احق من ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سندہ صحیح عند الخطیب (اصابہ) عبید بن حنین کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مین حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑہ رہے تھے مینے اوپر چڑہ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اتر جا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹھہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہین تھا۔ یہ کہکر مجھ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹھا لیا۔ مین اُسپر بیٹھا رہا اور کنکرون کو ادہر ادہر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجھ کو اپنے ساتھ اپنے گہر مین لیگئے اور مجھ سے پوچھا کہ یہ بات تمکو کس نے سکھائی ہے۔ مین نے کہا واللہ مجھ سے کہاں کسی نے نہین سکھائی جناب امام فرماتے ہین کہ پہر مین انکے پاس گیا وہ معاویہؓ کے ساتھ خلوت کر رہے تھے اور ابن عمر دروازہ پر تھے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور مین بھی انکے ساتھ لوٹ آیا۔ پہر اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے ہمنے آپ کو نہین دیکھا مینے کہا یا امیر المومنین مین تمہارے پاس آیا تھا تم معاویہ کے ساتھ خلوت مین تھے۔ پس ابن عمر رضی کے

[1] عرب کی عورتین بچون کو کہلاتے ہوئے اکثر یہ لوری دیتی ہین +

ساتھ لوٹ گیا، وہ کہنے لگے تم ابن عمر سے زیادہ ترحقدار تھے ✣

(۱۷) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسین علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (نزل الابرار) براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یا الٰہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر ✣

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی (اخرجہ ابن حبان۔ وابو یعلی وابن عساکر) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھ لے ✣

(۱۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجرہ فجعل اصابعہ فی لحیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ ای الحسین فادخل فاہ فی فیہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ خیثمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آغوش مبارک میں لیٹ گئے اور اپنی انگلیاں حضور کی ریش مبارک میں ڈالنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مونہہ کو کھولا اور اپنا منہ انکے مونہہ میں ڈالا پھر فرمایا اے پروردگار میں اسکو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ ✣

(۲۰) عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتص لعاب الحسین کما یمتص الرجل التمرۃ (اخرجہ ابن الضحاک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب دہن اسطرح سے چوستے تھے جسطرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے ✣

(۲۱) عن زید بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمر علی باب فاطمۃ فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی (نزل الابرار) زید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکلکر جناب سیدہ علیہا السلام کی دروازہ پر سے گذرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور فرمایا یا فاطمہ تم نہیں جانتی کہ اسکے رونے سے میرا دل دکھتا ہے ✣

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امام حسینؓ کی شہادت سے خبر دینا

عن ابی ابی امامة الباهلی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تبکوا هذا الصبی یعنی حسینا قال وکان یوم ام سلمة فنزل جبرئیل فدخل رسول الله صلی الله علیہ وسلم .... وقال لام سلمة لا تدعی احدا یدخل علی فجاء الحسین فلما نظر الی النبی صلی الله علیہ وسلم فی البیت اراد ان یدخل فاخذته ام سلمة واحتضنته وجعلت تناغیه وتسکته فلما اشتد البکاء خلت عنه فدخل حتی جلس فی حجر النبی صلی الله علیہ وسلم فقال جبریل للنبی صلی الله علیہ وسلم ان امتك ستقتل ابنك هذا فتناول جبرئیل تربته فقال بمکان کذا وکذا فخرج رسول الله صلی الله علیہ وسلم قد احتضن حسینا کاسف البال مغموما فظننت ام سلمة انه غضب من دخول الصبی فقالت یا نبی الله جعلت لك الفداء انك قلت لنا لا تبکوا هذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیك فجاء فخلیت عنه فلم یرد علیها جوابا فخرج الی الصحابة وهم جلوس فقال لهم ان امتی یقتلون هذا وفی القوم ابو بکر وعمر وقال صلی الله علیہ وسلم هذه تربته واراهم ایاها (اخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامة الباهلی) ابی

امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنے امام حسین علیہ السلام کو تم مت رولایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ رضہ کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھری میں تشریف لیگئے۔ اور ام سلمہ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا ناگہان جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرتؐ کو دیکھکر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہ نے انکو پکڑکر گلے سے لگالیا۔ اور انکو اندر جانے سے روک رکھا اور انکو رونے سے چپ کرانے لگین جب وہ سخت رونے لگے جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرتؐ کے پاس جاکر گود مین بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا آپکی امت انکو عنقریب قتل کریگی اور ہاتھ بڑھا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی اور کہا وہ ایسے مکان مین شہید کیے جائینگے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسینؓ کو گود مین لیے ہوے نہایت غمگین برآمد ہوئے جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسینؓ کے اندر جانیسے ناراض ہوئے ہین وہ عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ مین آپکی قربان ہوجاؤن حضورؐ نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسیکو میرے پاس گھر مین مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو مین نے انکو روک رکھا تھا حضرت نے جناب ام سلمہ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے حضرتؐ نے انسے فرمایا تحقیق میری امت اسکو شہید کریگی صحابہ مین حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرتؐ نے انکو دکھا کر فرمایا کہ جناب یہ شہید کیے جائینگے وہان کی یہ مٹی ہے +

(۲) عن انس بن الحارث قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ان ابنی هذا یقتل بارض

العراق فقال هذه كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلا فقتل بها مع الحسين (اخرجه بن السكن والبغوی وابن منده وابونعیم وابن عساکر) انس بن الحارث کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ میرا بیٹا یعنے امام حسین عراق کی زمین مارا جائیگا جسکو کربلا کہتے ہین ۔ پس جو شخص کہ تم مین سے وہان موجود ہو اسکو چاہیے کہ اسکی مدد کرے ۔ پس انس بن حارث امام حسن کے رکاب سعادت مین نکلے اور وہان شہید ہو گئے ۔

(۳) عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلے الله علیه وسلم قال اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بارض الطف وجاءنی بهذه التربة واخبرنی ان فیها مضجعه (اخرجه بن سعد والطبرانی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین مین مارا جائے گا ۔ اور یہ مٹی مجھکو لاکر دکھائی گئی ہے ۔ کہ اس مین انکی قبر ہوگی +

(۴) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلے الله علیه وسلم وعنده جبریل فی مشربه عائشة رضی الله عنها فقال له جبریل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك بالارض التی یقتل فیها واشار جبریل بیده الی الطف بالعراق فاخذ تربة حمراء فاراه ایاها (اخرجه البیهقی) ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہو کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب مین تشریف لائے اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جبریل تشریف رکھتے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو آپ کی امت مارڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین اس زمین سے خبر دی سکتا ہون جس مین کہ وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہان کی اپکو دکھائی +

(۵) عن ام الفضل بنت الحارث ان النبی صلے الله علیه وسلم قال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی هذا یعنی الحسین واتانی من تربة حمراء (اخرجه ابو داود والحاکم) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے یعنے حسین کو عنقریب قتل کریگی ۔ اور مجھے سرخ مٹی وہان کی لادی ہے

(۶) عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت علی رسول الله صلے الله علیه وسلم یوما بالحسین فوضعته فی حجره ثم حانت منی التفاتة فاذا عینا رسول الله صلے الله علیه وسلم تهریقان فقال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی هذا فاتانی بتربة من تربة حمراء (اخرجه الحاکم والبیهقی) ام الفضل بنت حارث

کہتے ہین کہ مین جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت ؐ کے حضور مین گئے اور مینے انکو حضور کے گود مین رکہدیا پہر مجہے ایک کام پیش آگیا جب اس سے فارغ ہوئے توکیا دیکہتی ہون کہ حضور کی چشم مبارک اشکبار ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہین اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجہ کو وہان کی سرخ مٹی لاکر دکہائی ہے +

(۶) عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی الیوم ملك ولم یدخل علی قبلها فقال لی ان ابنك هذا حسینا مقتول وان شئت اریتك من تربة الارض التی یقتل فیها فاخرج تربة حمراء (اخرجه احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو آگے اس سے کبہی نہین آیا تہا کہنے لگا بتحقیق یہ آپکا بیٹا حسین شہید ہونے والا ہے اگر آپ چاہین توجس زمین مین وہ قتل ہونگے اسکی مٹی حضور کو دکہاؤن پہر سرخ مٹی مجہے نکالکر دی +

(۷) عن ام سلمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وهو خاثر وفی یده تربة حمراء یقلبها فقلت ما هذه التربة یا رسول اللہ قال اخبرنی جبریل ان هذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وهذه تربتها (اخرجه اسحاق بن راهویه والبیهقی وابو نعیم) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرماکر اٹہے انکے دست مبارک مین سرخ مٹی تہی جسکو لوٹ پوٹ کررہے تہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے آپنے ارشاد کیا کہ جبریل نے مجہکو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین مین شہید ہونگے اور یہ وہان کی مٹی ہے +

(۸) عن ام سلمة قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبریل فقال یا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومی الی الحسین واتاه بتربة فشمها ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها فی قارورة (اخرجه ابو نعیم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گہر مین کہیل رہے تہے پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتحقیق آپکی امت اس آپکے بیٹے کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضور کو اس جگہہ کی مٹی لاکر دکہائی آپنے اسکو سونگہکر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا یا ام سلمہ جب تم اس مٹی کو لوٹو اور خون ہوگئی یاد رکہو پس سمجہ لو کہ یہ میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے مین نے وہ مٹی ایک شیشہ مین ڈالدی +

(۹) عن معاذ بن جبل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی الی الحسین واتیت بتربته واخبرت

بقاتلہ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھکو اسکی مٹی دکھائی گئی ہے اور اسکے قاتل کی خبر دی گئی ہے ؎

(۱۰) عن ابن عباس قال ما کنا نشک واھل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بارض الطف (اخرجہ الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اسمین شک نہین کرتے تہے کہ حسین علیہ السلام زمین طف مین شہید کیے جائینگے ؎

(۱۱) عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نصف النہار اشعث واغبر بیدہ قارورۃ فیھا دم ملتقط فسألہ فقال دم الحسین واصحابہ لم ازل اتبعہ منذ الیوم فنظر وافوجد ولقد قتل ذلک الیوم (اخرجہ احمد والترمذی والبیہقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشی تہی اس مین مٹی سے ملا ہوا خون تہا حضور سے استفسار کیا گیا آپنے فرمایا حسین اور اسکے دوستون کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مین ہمیشہ اسکو دیکہا کرتا تہا ایک دن اسکو دیکہا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہین ؎

(۱۲) عن انس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استاذن ملک المطر ربہ ان یزور النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بہ وکان فی یوم ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا ھی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یلثمہ ویقبلہ فقال الملک اتحبہ قال نعم قال ان ستقتلہ امتک وان شئت اریک المکان الذی یقتل بہ فاراہ فجاء بسھلۃ او تراب احمر فاخذتہ ام سلمۃ فجعلتہ فی ثوبھا (اخرجہ البغوی فی معجمہ وابو حاتم فی صحیحہ وابو نعیم فی الحلیۃ واحمد والملا فی سیرتہ وروی احمد نحوہ وفی روایۃ الملا قالت ام سلمۃ فصرنا ولنی کفا من تراب احمر وقال ان ھذا من تربۃ الارض التی یقتل بھا فمتی صار دما فاعلمی انہ قد قتل قالت ام سلمۃ فوضعتہ فی قارورۃ عندی وکنت اقول ان یوما یتحول فیہ دما انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالے نے اسکو اذن دیا اسدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر تشریف رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کردے تا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے اتنے مین جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دہکیل کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر کود پڑے حضور انکو چومنے لگے فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپنے فرمایا ہان۔ اس نے عرض کیا کہ آپ کی امت انکو قتل کر دیگی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مکان دکھاؤں جہان پر وہ شہید ہونگے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہہ دکھائی۔ اور حضور کو نرم مٹی یا خاک وہان کی لاکر دی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑون مین رکھ لیا البغوی نے معجم مین اور ابو حاتم نے اپنی جامع صحیح مین اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اسحدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بھی اسیطرح سے روایت کی ہے۔ اور ملا نے اپنی سیرت مین اسحدیث کو کسیقدر زیادتی سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بہر سرخ مٹی مجھکو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہان وہ شہید ہونگے پس جبکہ یہ خون بنجائے تمنے جان لینا کہ وہ قتل ہو گئے ہین جناب ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے اسکو ایک شیشی مین رکھ لیا۔ اور مین اسکو لوٹ پوٹ کرتی رہی ایک دن جو مینے اسکو لوٹا تو وہ خون ہوگئی تہی ✤

(۱۳) عن الشعبی قال مر علی بکربلا عند مسیرہ الی صفین وحاذی نینوی قریۃ علی الفرات فوقف وسال عن اسم ھذہ الارض فقیل لہ کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعہ ثم قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل انفا واخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال لہ کربلا ثم قبض جبریل قبضۃ من تراب شمنی ایاھا (اخرجہ احمد) شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صفین کیطرف جاتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کنارے گذر ہوا تو ٹہر کر پوچھا کہ اس زمین کا نام کیا ہے لوگون نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے اشکون سے زمین تر ہوگئی پہر فرمایا کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضور رو رہے تھے مینے عرض کیا جناب کیون گریہ کر رہے ہین حضرت نے فرمایا ابہی ابہی جبریل میرے پاس آئے تہے مجھکو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائیگا جس مقام کا نام کربلا ہے پہر جبریل نے وہان کی مٹی کی مٹھی بہر کر مجھے سنگہائی ✤

(۱۴) عن اصبغ بن نباتہ قال اتینا مع علی موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم وھھنا موضع رحالھم وھھنا مھراق دمائھم فتیۃ من ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء والارض (اخرجہ الملا وابو نعیم) اخطب الخطبا ابلغ البلغا اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت مین موضع قبر حسین

علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے۔ یہ انکے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ ہے یہ انکے اسباب کی جگہ ہے یہ انکے خون کے بہنے کی جگہ ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس میدان مین شہید ہوگا انپر آسمان اور زمین روئین گے ✦

(۱۵) عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینة فاخبران الحسین قد توجہ الی العراق فلحقہ فی مسیرہ لیلتین عن الربذة فقال لہ ان اللہ تعالی خیر نبیہ بین الدنیا والاخرة فاختار الاخرة وانکم بضعة واللہ لایلیہا احد منہما بدًا وماصرفہا اللہ تعالی عنکم الا للذی ہو خیر لکم فارجعوا فابی فاعتنقہ ابن عمر قال استودعک اللہ تعالی من قتیل (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آرہے تھے انکو خبر لگی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق کیطرف توجہ فرمائی ہے وہ انسے سفر مین آملے اور ربذہ مین دو راتین انہین کے ساتھ رہے پس کہنے لگے اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا اور آخرت کے مختار کیا ہے۔ پس حضور نے آخرت کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہین آپ لوگون مین سے کسی ایک کو بھی دنیا نہین ملے گی اور خدا تعالے نے آپ صاحبون سے اسکو نہین ہٹایا مگر ایسی چیز کے لیے جو آپ کے لیے بہت بہتر ہے۔ آپ یہان سے واپس تشریف لیچلین۔ آپنے انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین رخصت ہوتا ہون شہید سے ✦

(۱۶) عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع الحسین بنہر کربلا فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق اللہ ورسولہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اہل بیتی وکان شمر ابرص (اخرجہ ابن عساکر) محمد بن عمر بن حسن کہتے ہین کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہان آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔ آنحضرت صلعم اللہ فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبری کو دیکھ رہے ہین کہ میرے اہل بیت کے خون کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر برص دار تھا ✦

(۱۷) عن ام سلمة قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باکیا وبرأسہ ولحیتہ التراب فسألتہ فقال شہدت قتل الحسین آنفا (اخرجہ الترمذی والدیلمی والحاکم والبیہقی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا روتے ہوئے اور سر اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ مینے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین سے آرہے ہین

(۱۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی ابنتی فاطمة ومعہا ثیاب مصبوغة

بالدم فتتعلق بقائمة من قوائم العرش فتقول یا عادل احکم بینی و بین قاتل ولدی فیحکم لابنتی ورب الکعبۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کو سیدہ میری بیٹی فاطمہ اٹھیں گے اور انکے پاس خون کا بھرا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہیں گے لے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میری بیٹے کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جائے گا حسب منشا میری بیٹی کی۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے ÷

(۱۹) عن یحیی الحضرمی انہ سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینیوی نادی صبرا ابا عبد اللہ بشط الفرات قلت ماذی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات واراني قبضۃ من تربتہ (اخرجہ ابو نعیم) یحیی حضرمی (جنہوں نے جناب امیرؑ کے ساتھ صفین کیطرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل پہونچے چلا کر فرمانے لگے یا ابا عبد اللہ فرات کے کنارے صبر کریو۔ میں نے عرض کیا یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائینگے اور اسجگہہ کی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے ÷

(۲۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیہ نصف عذاب اہل النار (اخرجہ الدیلمی والحاکم فی المستدرک والذہبی فی التلخیص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا اسپر نصف اہل نار کا عذاب ہوگا۔

عن رأس الجالوت قال کنا نسمع انہ یقتل بکربلا ابن نبی فکنت اذا دخلتہا رکضت فرسی حتی اجوز عنہا فلما قتل الحسین جعلت اسیر بعد ذلک علی ہینتی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) راس جالوت کا بیان ہے کہ ہم ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ کربلا میں کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائیگا سو جب میں کربلا میں پہنچتا تو ادب کی وجہ سے اپنے گھوڑے کو جلد وہاں سے چلا کر لیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گذرتا رہا ÷

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامہ ابو اسحاق الاسفرائنی فی کتابہ المسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین فیما

الحسین جالساً فی بیته یوماً من الایام الا وفارس اتی الی بابه وطرقه فقال الحسین من بالباب فقیل له رسول
من اهل الکوفة فاذن له بالدخول فدخل علیه اخرج الکتاب ناول له فاخذه وقرءه فاذا هو من اهل
الکوفة ویقولون فیه یکون فی علمك یا حسین یا ابن بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزید بن معاویة
ظلم وجار وقتل الرجال ونهب الاموال وطغی وتمرد وقد عم ظلمه سائر الاقطار یامر بالمنکر وینهی عن المعروف
ویشرب الخمر ولا یخشی الله وافشی القبائح فی جمیع البلاد واظهر الظلم والجور فی العباد وعدم مراقبة الله
فی شیء من الاشیاء واخفی العدل فی الرعیة واظهر الظلم والجور بالکلیة وانا قد ارسلنا الیك یا ابا
عبد الله سابقاً نحو الف کتاب نطلبك ان تحضر الی عندنا ونحن نساعدك علی الیزید ونأخذ خلافة
ابیك وجدك لان الخلافة لك ولابیك ولا لیزید ولا لابیه تتولی علینا احداً من اهل بیتك و
نسألك بحق جدك محمد صلی الله علیه وسلم ان تحضر الینا وان لم تحضر نقف غداً بین یدی الله سبحانه
خاصمناك ونقول یا ربنا ظلمنا الحسین ورضی فینا بالظلم ما جوابك الذی تقوله لله وتتخلص به من
حقوق الله فلما قرأ الحسین المکتوب اقشعر جلده خوفاً من الله تعالی (انتهی) علامہ ابو اسحاق اسفراینی اپنی
کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہین کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر مین بیٹھے
ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا جناب امام حسینؑ نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا
گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے آپ نے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اس نے داخل ہوکر جناب امام کو ایک خط دیا
آپنے اسکو لیکر پڑھا دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اس مین لکھتے ہین۔ یا امام حسین اے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بےگناہ جوان کو قتل کرنا اور
لوگون کے مال کا لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور تمرد کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے بری
باتون کے لیے حکم کرتا ہے اور اچھی باتون سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا سے نہین ڈرتا تمام شہرون
مین برائیون کو پھیلاتا ہے ظلم اور جور کو خدا کے بندون پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے مین خدا سے خوف
نہین کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم وجور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم پہلے قریب ایکہزار
خط کے آپکی خدمت مین بھیج چکے ہین۔ ہم آپکی تشریف آوری کے لیے عرض کرتے ہین کہ آپ ہمارے پاس
تشریف لائین ہم آپکی یزید کے مقابلہ مین مدد کرینگے آپ اپنے باپ دادا کی خلافت کو لیجیے کیونکہ خلافت آپکا اور آپکے
والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اسکے باپ کا آپ ہم پر اپنے اہل بیت مین سے کسیکو والی کرکے بھیجدین ہم
آپکے جد امجد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہین کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائین۔ اگر آپ
تشریف نہین لائینگے تو ہم کل خدا کے سامنے آپسے جھگڑینگے اور ہم کہین گے اے ہمارے پروردگار امام حسین علیہ

السلام نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہم میں ظالم اور جدکو رہا کہا ہے آپ خدا کو کیا جواب دینگے اور انکے حقوق سے کیونکر چہوٹینگے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے خط کو پڑہا آپکے بدن مبارک پر رونگٹے کہڑے ہوگئے خدا پاک کے خوف سے۔

قال عمار بن معاویۃ الذهبی قلت لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین حدثنی عن مقتل الحسین کانی حضرته قال لما مات معاویۃ الولید بن عتبۃ بن ابی سفیان علی المدینۃ فارسل الی الحسین لیاخذ بیعته لیلیه فقال اخرنی وارفق به فاخره فخرج الی مکۃ فاتاه رسل اهل الکوفۃ انا قد حبسنا انفسنا علیك ولسنا... نحضر الجمعۃ مع الوالی فاقدم علینا رجل من اهل بیتك قال وکان النعمان بن بشیر الانصاری علی الکوفۃ فبعث الحسین الیهم مسلما فقال سر الی الکوفۃ فانظر ما کتبوا فان کان حقا قدمت الیه فخرج مسلم حتی اتی المدینۃ فاخذ منها دلیلین فمرا به فی البریۃ فاصابهم عطش فمات احد الدلیلین فقدم مسلم الکوفۃ فنزل علی رجل یقال له عوسجه فلما علم اهل الکوفۃ بقدومه دخلوا الیه فبایعه منهم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن یهوی یزید بن معاویۃ الی النعمان بن بشیر قال انك ضعیف مستضعف قد فسد البلد فقال له النعمان لان اکون ضعیفا فی طاعۃ الله احب الی ان اکون قویا فی معصیۃ الله ما کنت لاهتك سترا فکتب الرجل بذلك الی یزید فدعا یزید مولی له یقال له سرجون فاستشار له فقال له لیس للکوفۃ الا ابن زیاد وکان ممن عزله عن البصرۃ فکتب الیه برضاه عنه وانه قد اضاف الیه الکوفۃ وامره ان یطلب مسلما فان ظفر به قتله فاقبل ابن زیاد فی وجوه اهل البصرۃ حتی قدم الکوفۃ ملتثما فلا یمر علی احد الا قال له اهل المجلس علیك السلام یا ابن رسول الله یظنونه الحسین قدم علیهم فلما نزل ابن زیاد القصر دعا مولی له فدفع الیه ثلثۃ الاف درهم فقال اذهب حتی تسال عن الرجل الذی یبایعه اهل الکوفۃ فادخل علیه اعلمه انك من حمص وادفع الیه المال وبایعه فلم یزل المولی یتلطف حتی دلوه علی شیخ یلی البیعۃ فذکر له امره فقال لقد سرنی اذ هداك الله وساءنی ان امرنا لم یستحکم ثم ادخله علی مسلم فبایعه ودفع له المال وخرج حتی اتی ابن زیاد فاخبره وتحول مسلم حین قدم ابن زیاد من تلك الدار الی دار هانی ابن عروۃ المرادی وکان ابن زیاد قال لاهل الکوفۃ ما بال هانی ابن عروۃ لم یاتنی فخرج الیه محمد بن الاشعث فی اناس من وجوه اهل الکوفۃ وهو علی باب داره فقالوا له ان الامیر قد ذکرك واستبطاك فانطلق الیه فرکب معهم حتی دخل علی ابن زیاد وعنده شریح القاضی فلما سلم علیه قال له یا هانی این مسلم بن عقیل فقال لا ادری

فاخرج اليه المولى الذى دفع الدراهم الى مسلم فلما راه سقط فى يده قال ايها الامير والله ما دعوته الى
منزلى ولكنه جاء فطرح نفسه على فقال أئتنى به فتلكاء فاستدناه فادنوه فضربه بالقضيب وامر بحبسه
فبلغ الخبر قومه فاجتمعوا على باب القصر فسمع ابن زياد الجلبه فقال لشريح القاضى اخرج اليهم فاعلمهم
انى انما حبسته لاستخبره عن خبر مسلم ولا باس عليه منى فبلغهم ذلك فتفرقوا ونادى مسلم لما بلغه
الخبر شعاره فاجتمع اليه اربعون من اهل الكوفة فركب وبعث ابن زياد الى وجوه اهل الكوفة فجمعهم
عنده فى القصر فامر كل واحد منهم ان يشرف على عشيرته فيردهم فكلموهم فجعلوا يتسللون فامسى مسلم
وليس معه الا عدد قليل منهم فلما اختلط الظلام ذهب اولئك ايضا فلما بقى وحده تردد فى الطريق
بالليل فاتى باب امرأة فقال اسقنى ماء فسقته فاستمر قائما فقالت يا عبد الله انك مريب فما شانك
قال انا مسلم فهل عندك ماوى قالت نعم ادخل فدخل وكان لها ولد من موالى محمد بن اشعث
فانطلق الى محمد بن اشعث فاخبره فلم يفجا مسلم الا والدار قد احيط بها فلما راى ذلك خرج
بسيفه يدفعهم عن نفسه فاعطاه محمد بن اشعث الامان فامكن من يده فاتى به الى ابن
زياد فامر به فاصعد على القصر ثم قتله وقتل هانى بن عروه وصلبهما ولم يبلغ الحسين ذلك
حتى كان بينه وبين القادسيه ثلثة اميال فلقيه الحر بن يزيد التميمى فقال ارجع فانى لم ادع لك خيرا
واخبره الخبر فهم ان يرجع وكان معه اخوة مسلم فقالوا والله ما نرجع حتى نصيب بثارنا او نقتل
فساروا وكان ابن زياد قد جهز الجيش لملاقاته فلاقوه بكربلا فنزلها ومعه خمسة واربعون نفسا
من الفرسان ونحو مائة راجل فلقيه الحسين واميرهم عمر بن سعد ابن ابى وقاص وكان بن زياد
ولاه الرى وكتب له بعهده عليها اذا رجع من حرب الحسين فلما التقيا قال له الحسين اختر
منى احدى ثلث اما ان الحق بثغر من الثغور واما ان ارجع الى المدينة واما ان اضع يدى فى يد يزيد
فقبل ذلك عمر بن سعد منه فكتب فيه الى زياد فكتب اليه لا اقبل منه حتى يضع يده فى يدى فامتنع حسين
فقاتلوه فقتل معه اصحابه ومنهم سبعة عشر شابا من اهل بيته ثم كان آخر ذلك ان قتل واتى
براسه الى ابن زياد فارسله ومن بقى من اهل بيته الى يزيد منهم على بن حسين كان مريضا ومنهم
عمته زينب بنت فاطمة فلما قدموا على يزيد ادخلهم على عياله ثم جهزهم الى المدينة (اصابه
فى تمييز الصحابة لابن حجر) عمار بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہ
وعلی آبائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اس طرح سے بیان کریں کہ
انکی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے آپ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مر گیا ان دنوں میں ولید بن عتبہ بن

ابی سفیان مدینہ کا حاکم تہا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف یزید کی بیعت کرنیکے لیے پیغام بہیجا آپ نے فرمایا مجھے مہلت دو اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے۔ آپ کے پاس کوفیوں کے خط پہونچے کہ ہمنے آپکی وجہ سے اپنے آپ کو یزید کی بیعت سے روک رکہا ہے۔ اور ہم حاکم کے ساتھ نماز جمعہ مین شریک نہین ہوتے آپ ہماری پاس اپنا آدمی اپنے گھر کے لوگون مین سے بہیجدین اندنون نعمان بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تہا جناب امام حسین علیہ السلام نے انکے پاس مسلم کو بہیجا اور فرمایا کوفہ کیطرف جاؤ اور دیکہو یہ کیا لکہتے ہین اگر سچ ہے تو ہم کوفہ مین آئین۔ مسلم وہان سے مدینہ طیبہ مین آئے اور وہان سے دو رہنما اپنے ساتھ لیکر بیابان کیطرف نکلے۔ پیاس کیوجہ سے ایک رہنما مر گیا۔ اور مسلم کوفہ مین پہونچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گہر مین فروکش ہوئے جب کوفیون کو ان کی تشریف آوری کی خبر لگی تو جوق جوق ان کی خدمت مین آنے لگے اور ان مین سے دس ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک شخص یزید کی ہواخواہون مین سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اسلیے شہر بگڑ گیا ہے نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ مین خدا کی طاعت مین ضعیف ہون لیکن مین اسکو اس سے بہتر سمجہتا ہون کہ خدا کی معصیت مین قوی ہون مین نے کبہی کسی کی پردہ دری نہین کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو لکہ بہیجا یزید نے اپنے غلام سرجون سے مشورہ کیا اس نے رائے دی کہ اسوقت کوفے کی حکومت کے لیے ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہین یزید نے اسکو بصرہ سے معزول کیا ہوا تہا۔ یزید نے اسکو خط لکہکر خوشنود کر لیا اور اسکی حکومت مین کوفہ کو اور بڑہا دیا اور حکم دیا کہ کوفہ مین پہونچکر مسلم کو تلاش کرے اگر وہ ہاتہ لگ جائین تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے سامنے کوفہ کو روانہ ہوا۔ اور لباس بدلکر رات کو اندہیرے مین داخل کوفہ ہوا کسی آدمی کے پاس سے نہین گذرتا تہا کہ وہ اور اہل مجلس اسکو جناب امام حسین علیہ السلام کا گمان کرکے السلام علیک یا ابن رسول اللہ نہین کہتے تہے۔ اور خیال کرتے تہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لے آئے ہین۔ جب ابن زیاد قصر دار الامارہ مین اترا اس نے اپنے ایک غلام کو تین ہزار درہم دیے اور کہا جاکر اس شخص کو تلاش کر کہ جسکی اہل کوفہ بیعت کرتے ہین۔ اور اسکے پاس پہونچکر یہ جتلا کہ مین حمص سے آیا ہون اور یہ روپیہ اسکو دیدے اور اسکی بیعت کر۔ وہ غلام اسیطرح سے ہر ایک سے حالات پوچہتا پہرتا رہا یہانتک کہ اسکو ایک بزرگ کے پاس لے گئے اس نے اسکے پاس اپنا حال بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجھے مسرت حاصل ہوگی جبکہ تجھے اور مجھے اللہ تعالی ہدایت دیگا۔ ہمارا کام ابہی پختہ نہین ہوا ہے پہر اسکو مسلم کے پاس لے گیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال انکو دیدیا وہان سے نکلکر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی جبکہ ابن زیاد کوفہ مین آیا تہا تو اسوقت مسلم عوسجہ کے گہر

سے ہانی بن عروہ مرادی کے گھر مین چلے گئے تھے ۔ ابن زیاد لوگون سے کہا کرتا تھا ۔ کہ ہانی کا کیا حال ہے وہ میرے
ملنے کو نہین آتا ۔ پس محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ اسکے پاس گیا وہ اسوقت اپنے گھر کے دروازہ
پر تھا اسکو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اسکے ساتھ گھوڑے پر سوار
ہوکر ابن زیاد کے پاس گیا ابن زیاد کے پاس اسوقت قاضی شریح بھی موجود تھا جب اس نے ابن زیاد
کو سلام کیا ابن زیاد بولا اے ہانی مسلم کہان ہین وہ کہنے لگا مین نہین جانتا ہون ابن زیاد نے
اس غلام کو جس نے کہ درہم دیئے تھے اسکے سامنے کیا جب ہانی نے اس غلام کو دیکھا ابن زیاد کے
سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے امیر مینے مسلم کو اپنے گھر مین نہین بلایا وہ خود آگیا ہے ابن زیاد
نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ وہ کسمسایا لوگون نے اسکو پکڑ کر نزدیک کیا ابن زیاد نے چھڑی سے اسکو مارا اور
اسکے قید کرنے کا حکم دیا جب یہ خبر اسکی قوم کو پہونچی قصر دارالامارہ کے دروازہ پر اکٹھے ہوکر آئے جب
ابن زیاد نے جھگڑا سنا قاضی شریح سے کہا نکلکر انکو کہدے کہ مین نے ہانی کو اسلیے بند کیا ہے کہ
اس سے مسلم کی خبر پوچھون مجھ سے کوئی تکلیف اسکو نہین پہونچے گی ۔ لوگ سنکر متفرق
ہوگئے جب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر لگی کوفہ کے چالیس ہزار مرد اسکے پاس جمع ہوگئے اور مسلم
سوار ہوئے اسوقت قصر مین ابن زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے اس نے انکو حکم دیا کہ اپنے اپنے قبیلہ
سے باتین کر کے انکو لوٹا دو وہ انکو تسلی دینے لگے شام کیوقت مسلم کے پاس چند نفر کے سوا کوئی باقی نہ رہا
جب اندھیرا ہوگیا تو وہ بھی جاتے رہے اور مسلم اکیلے رہ گئے رات کو راہ مین بھٹک کر ایک عورت
کے دروازہ پر پہونچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا اس نے پانی پلایا اور کہا اے بندہ خدا
تم پریشان معلوم ہوتے ہو تمہارا کیا حال ہے آپنے کہا مین مسلم ہون آیا تیرے پاس آج رات کی جگہ ہے
اس عورت نے کہا ہان اپ اندر آئیے آپ اندر گئے اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی
کیا کرتا تھا ۔ اس نے جاکر محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی ۔ ناگہان مسلم کیا دیکھتے ہین کہ تمام گھر کا لوگون نے
محاصرہ کر لیا ہے جب مسلم نے یہ دیکھا اپنی تلوار کھینچکر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو
امان دیکر ہاتھ پکڑ لیا ۔ اور ہمراہ لیکر ابن زیاد کے پاس آیا ۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ انکو قصر کی چھت پر لیجاؤ
لوگون نے چھت پر چڑھا کر انکو شہید کیا اور ہانی ابن عروہ کو بھی مار ڈالا اور دونو کی نعش کو لٹکوا دیا یہ خبر جناب
امام حسین علیہ السلام کو نہ ملی جب تک کہ وہ قادسیہ سے تین میل پر پہونچ گئے ۔ آپ سے حر بن یزید التمیمی ملا
اور عرض کیا آپ واپس تشریف لیجاوین اور انکو مسلم کے شہید ہونے سے آگاہ کیا حضرت کے رکاب سعادت مین
مسلم بن عقیل کے بھائی بھی موجود تھے ۔ انہون نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نلین یا قتل نہوجائین واللہ ہم

نہ ہین جا ئین سکے ۔ ابن زیاد نے انکے لیے فوج تیار کی ہوئی تھی جہان سے کربلا مین آملی اس فوج
کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تھا ابن زیاد نے ری کی حکومت کا اسسے وعدہ کیا تہا کہ جناب امام حسین علیہ
السلام سے جنگ کرنیکے بعد اس ملک کا اسکو حاکم کیا جائیگا جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے بیان
فرمایا کہ تین باتون مین سے ایک بات کو اختیار کرے یا تو ہمین کسی قلعہ تک پہونچ جانے دے ۔ یا ہم مدینہ
طیبہ کو لوٹ جائین یا ہم یزید کے پاس پہونچا دے ۔ عمر بن سعد نے پچھلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو
لکھ بہیجا ابن زیاد نے جواب مین لکھا مین قبول نہین کرتا حسین کا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیا جانا چاہیے
جناب امام حسین علیہ السلام نے اسکو قبول نہ فرمایا اس بات پر جنگ شروع ہو گئی اور آپ کے ساتھ
تمام آپکے اصحاب شہید ہو گئے ان مین آپ کے اہل بیت کے سترہ جوان تھے آپ سب کے آخر مین شہید ہوئے
آپکا سر اقدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اسکو اور آپکے اہل بیت کو یزید کے پاس بہیجدیا ۔
ان مین جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تہے ۔ اور جناب کی پہوپی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام
بہی تہین یزید نے انکو مدینہ منورہ مین بہیجدیا ۔

(۳) وقتله سنان بن انس النخعي وقيل قتله رجل من بني مذحج وقيل قتله شمر بن ذي الجوشن
وكان شمر ابرص واجهز خولي بن يزيد الاصبحي من حمير برأسه واتى به الى ابن زياد (استيعاب)
جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ بنی مذحج کے ایک
آدمی نے بعض کہتے ہین شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص وار تہا ۔ اور خولی بن
یزید الاصبحی آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہا کر ابن زیاد کے پاس لایا تہا ۔

(۴) واختلف في سن الحسين يوم قتله فقيل قتل وهو ابن سبع وخمسين وقيل قتل وهو
ابن ثمان وخمسين (استيعاب) آپ کے سن مبارک مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ شہادت کے
وقت ستاون برس کے تہے بعض اٹھاون برس بیان کرتے ہین ۔

(۵) عن هلال بن نافع انه قال كنت واقفا مع عمر بن سعد اذ جاء والا الصائح يقول ابشر
ايها الامير فقد قتل الحسين فوالله ما رأيت قتيلا مضمخا بدمه احسن منه ولا انور وجها
ومما اعجبني الا صعد الى السماء ثم حصرت ما في بدنه من جراح السيف والرماح والنبال فوجدتهم
مائة وعشرين جرحا (نور العين في مشهد الحسين) ہلال بن نافع کہتا ہے کہ مین عمر و بن
سعد کے پاس کہڑا ہوا باتین کر رہا تہا کہ ایک چلاتا ہوا آیا اے امیر بشارت ہو حسین مارے گئے
ہلال کہتا ہے خدا کی قسم ہے مینے کسی قتیل کو خون مین تہترا ہوا انکی مانند نہین دیکہا اور باوجود

اسکے چہرہ کا نور وجمال آسمان کیطرف صعود کر رہا تہا۔ پہر مینے انکے جسد اطہر کے زخمون کا شمار کیا جو تلوار وں سے اور نیزون سے اور تیرون سے لگے تہے کل ایک سو بیس زخم تہے +

(۶) انه قتل علی راس احدی وستین یوم الجمعة وقیل یوم السبت وهو یوم عاشوراء من المحرم بکربلا من ارض العراق (اسد الغابه) جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سنہ ۶۱ اکسٹھہ ہجری کے ابتدا مین جمعہ کے دن ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ہفتہ کے دن ہوئی ہے دسوین محرم کو کربلا کے میدان مین جو ملک عراق مین واقع ہے +

(۷) عن حبیب بن ثابت قال لما اصیب الحسین قال زید بن ارقم بباب المسجد افعلتموها اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی استودعتکهما وصالح المؤمنین فقیل لابن زیاد ان زید بن ارقم قال کذا وکذا فقال ذاك شیخ قد ذهب عقله (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) حبیب بن ثابت کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید ہوگئے زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ مین بیان کیا کہ ای تمنے یہ کیا فعل کیا ہے میں گواہی دیتا ہون کہ مینے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ای پروردگار مین انکو اور صالح المومنین کو تیرے سپرد کرتا ہون جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی کہ زید بن ارقم یون کہتے ہین وہ کہنے لگا بسبب بڑہاپے اسکی عقل جاتی رہی ہے ۔

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

(۱) عن حبیب بن ثابت قال سمعت الجنة تنوح علی الحسین وهی تقول ؎ مسح النبی جبینه ـ فله بریق فی الخدود ابواه فی علیا قریش وجده خیر الجدود (اخرجه ابو نعیم) حبیب بن ثابت کہتے ہین کہ مینے پریون کو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہ کہتی تہین ـ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ماتہے کو چوما ہے انکے رخسارون مین چمک ہتی۔ انکے مان باپ قریش کے بزرگ تہے۔ انکے نانا سب نانا ؤن سے بہتر تہے +

(۲) عن ام سلمة قلما کانت لیلة قتل الحسین سمعت قائلا یقول ؎ ایها القاتلون جهلا حسینا ابشروا بالعذاب والتنکیل + قد لعنتم علی لسان ابن داود + وموسی وحامل الانجیل (صواعق محرقه) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت مین ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اے جہالت سے امام حسین کے قتل کرنے والو تمکو عذاب اور خواری کی بشارت ہو۔ تمپر لعنت ڈالی جاچکی ہے سلیمان ابن داود کی اور موسی اور حامل انجیل یعنے عیسی کی

قال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابويعلى وابن حبان والحاكم في روايتهم عن
ابي سعيد وابونعيم عن علي والطبراني عن كليهما الا ابني الخالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا و
زاد ابن ماجة عن ابن عمر والحاكم عنه وعن ابن مسعود والطبراني عن مالك بن الحويرث والديلمي
عن انس وابن عساكر عن علي وابن عمر بعد قوله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة وابوهما خير منهما
وفي الطبراني عن حذيفة وابوهما افضل منهما وفي رواية الطبراني عن اسامة بعد قوله
صلى الله عليه وسلم اهل الجنة اللهم اني احبهما فاحبهما وعند ابن عساكر من احبهما فقد احبني
ومن ابغضهما فقد ابغضني والديلمي عن ابي هريرة من احب الحسن والحسين فقد احبني و
من ابغضهما فقد ابغضني امام نسائی اور رویانی اور ضیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابویعلی ابوسعید
اوسا امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان دونوں صحابیون سے اور ابن ماجہ ابن عمر سے اور ابن عدی عبد اللہ
بن مسعودؓ سے اور حاکم چارون صاحبون سے اور ابونعیم جناب علی علیہ السلام سے اور طبرانی ان سے
اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور جابر اور براء بن عازب اور اسامہ بن زید اور
مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالے عنہم سے اور دیلمی انسؓ اور ابن عساکر جناب علی اور انکے فرزند
ارجمند جناب حسن اور ام المومنین جناب عائشہ اوسا ابن عمر اور ابن عباس اور ابی رمثہ سے اوسا ابن
النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور ابویعلی اور ابن حبان اور
حاکم نے اپنی روایت مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور ابونعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے
دونون صاحبون سے روایت کرتے ہین یہ الفاظ زیادہ کیے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا کہ سوا میری خالہ کے بیٹون عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر
سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور دیلمی نے
انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا اور ان دونون کا یعنے امام حسنین کا
والد ماجد ان سے بہتر ہے۔ اور طبرانی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انکے والدین انسے افضل
ہین۔ اور ایک روایت مین طبرانی نے جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اس مین بعد لفظ اہل
جنت کے یہ الفاظ روایت کیے ہین کہ اے میرے پروردگار مین ان دونون سے محبت رکھتا ہون
تو بھی ان دونون سے محبت رکھ۔ اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہین کہ آپنے فرمایا جو

جو شخص کہ ان دونوں سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور شیخ ابوہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ جو شخص حسن و حسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا +

(۴) عن فاطمة علیها السلام قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما الحسن فله هیبتی و سودد‌ے واما الحسین فان له جرأتی وجودی (اخرجه الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن میں میری ہیبت اور پیشوائی ہے اور حسین میں میری جرات اور میرا جود ہے +

(۵) عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحانتای فی الدنیا (اخرجه الترمذی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۶) عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان ابنی هذین ریحانتی من الدنیا (اخرجه ابن عدی وابن عساکر) ابی بکرہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے تمام دنیا میں سے میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۷) عن انس بن مالک قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه ویقول هما ریحانتای من هذه الامة (اخرجه النسائی) انس بن مالک سے روایت کہ میں ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور جناب حسن و حسین علیہما السلام آپکے بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے یہ میرے دونوں پھول کے پودے ہیں +

(۸) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الحسن والحسین احببته ومن احببته احبه الله ومن ابغضهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله (اخرجه الطبرانی فی مسند سلمان) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا میں نے اسکو اور جسکو دوست رکھا میں نے دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونوں کو دشمن جانا میں نے اسکو اور جسکو دشمن جانا میں نے دشمن جانا اس کو اللہ تعالے نے +

(۹) عن ابی نعیم قال کنت عند ابن عمر فاتاه رجل من اهل العراق یسأله عن دم البعوضة یصیب الثوب فقال ابن عمر انظر والی هذا یسأل عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله صلے الله

علیہ وسلم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ النسائی والدیلمی) ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے آکر ان سے مچھر کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگجائے تو اسکا کیا حکم ہے۔ ابن عمر نے کہا کہ اس آدمی کیطرف دیکھو کہ مچھر کے خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور بتحقیق میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونو دنیا سے میرے لیے پھول کے سے پودے ہیں ✦

(۹) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ فقلت اتحبہما یا رسول اللہ قال وکیف لا احبھما وھما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ الطبرانی والضیا) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں گیا اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور کے سامنے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیونکر ان سے محبت نکروں۔ اور حالانکہ یہ دونوں اس دنیا سے میرے دو نئے پھولوں کے پودے ہیں ✦

(۱۰) عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ لبعض الحاجۃ فخرج وھو مشتمل علی شیء ولا ادری ما ھو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ھذا الذی انت مشتمل علیہ فکشف فاذا الحسن والحسین ۔ فقال ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انک تعلم انی احبھما فاحبھما (اخرجہ الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی کسی حاجت کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود میں کوئی چیز معلوم ہوتی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ کیا چیز ہے جب میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی گود میں کیا ہے آپ نے اپنی ردا کو کھول دیا جناب امام حسن اور حسین گود میں تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی خدا تو جانتا ہے کہ میں انکو پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے پیار کر ✦

(۱۱) عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذ جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین

بليه ثم قال صدق الله ورسوله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما (اخرجه احمد والترمذی وابن ماجه وابو داؤد والنسائی وابن حبان والحاکم) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے انکو گلے مین سرخ کرتے تھے حضور انکو دیکھکر منبر سے نیچے اتر آئے اور انکو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہین مینے ان لڑکون کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھ مین صبر نرہا یہانتک کہ مینے اپنی بات کو کاٹکر انکو اٹھا لیا

(۱۲) عن عقبة بن عامر ان النبي صلے الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سيفا العرش وليسا بمعلقين (اخرجه الطبرانی) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو عرش کی شمشیرین ہین کہ معلق نہین ✤

(۱۳) عن يعلى بن مرة ان النبي صلے الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سبطان من الاسباط (اخرجه البخاری والترمذی وابن ماجه) یعلی بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو سبط ہین اسباط مین سے ✤

(۱۴) عن انس ان النبي صلے الله عليه وسلم قال احب اهل بيتي الى الحسن والحسين (اخرجه الترمذی) انس کہتے ہین کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب اہل بیت مین مجھے زیادہ تر پیارے حسن اور حسین ہین ✤

(۱۵) عن ابی هريرة ان النبي صلے الله عليه وسلم قال من احب الحسن والحسين فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني (اخرجه احمد وابن ماجه والحاکم والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے حسن اور حسین سے پیار کیا اسنے مجھ سے پیار کیا اور جسنے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✤

(۱۶) عن ابی هريرة قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على بيت فاطمة فخرج اليه الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلے الله عليه وسلم ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فرقى على عاتقه وخرج الآخر الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا بك ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فاستوى على عاتقه الآخر واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم باقفيتهما حتى وضع افواههما على فيه ثم قال اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من احبهما

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازہ پر کھڑے ہوگئے اتنے مین امام حسن یا امام حسین باہر نکلے حضرت نے انسے ارشاد کیا اے میری آنکھون کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو پس وہ صاحبزادہ حضرت کی دونو انگلیان پکڑکر دوش اقدس پر سوار ہوگیا اتنے مین دوسرا صاحبزادہ نکلا آپ حضرت نے اس سے بھی فرمایا شاباش اے میری آنکھون کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو۔ پس وہ صاحبزادہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونون انگلیان پکڑکر دوش اقدس پر سوار ہوگیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ انکے منہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ مین ان کو دوست رکھتا ہون۔ تو بھی ان کو دوست رکھہ۔ اور دوست رکھہ اس شخص کو جو انہین دوست رکھے +

(۱۷) عن ابی ھریرۃ قال دخل التیمی الاقرع بن حابس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ یقبل اما حسنا واما حسینا فقال تقبلھما ولی عشرۃ من ولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم (اخرجہ ابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تیمی اقرع ابن حابس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور آپکو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین علیہما السلام کو چوم رہے ہین کہنے لگا آپ اندونون کو چومتے ہین اور باوجودیکہ میرے دس بچے ہین مین ایک کو بھی نہین چومتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہین رحم کرتا انہین رحم کیا جاتا۔

(۱۸) عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والحسن والحسین یثوثبان علی ظھرہ فیباعدھما الناس فقال صلے اللہ علیہ وسلم دعوھما بابی ھما وامی من احبنی فلیحب ھذین (اخرجہ ابو حاتم والنسائی والحافظ الدمشقی والدیلمی وابن السری) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے تھے اور حسن وحسین علیہما السلام آپ کی پشت مبارک پر کودا کرتے تھے ایک دفعہ لوگون نے انکو ہٹا دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو میری مان اور میرا باپ انپر تصدق ہون جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے چاہیے کہ انسے پیار کرے +

(۱۹) عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن او الحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ۔ وعن ابی ھریرۃ مثلہ (اخرجہ ابن حرب الطائی والحافظ السلفی وابو الطاھر المخلص) اسرائیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

حسن اور حسین کو پیار کریگا مجھ سے پیار کریگا۔ اور جس نے انسے بغض کیا مجھ سے بغض کیا۔ ابوہریرہ رضی سے بھی اسی کی مثل مروی ہے +

(۱۹) عن ابی هریرة قال کنا نصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم العشاء فاذا سجد وثب الحسن و الحسین علی ظهره فاذا رفع رأسه اخذهما بیده من خلفه اخذا رفیقا فیضعهما علی الارض فاذا عاد عادا حتی قضی صلوته فاقعدهما علی فخذیه (رواه احمد) ابوہریرہ رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشا میں شریک تھے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب جناب نے سر اٹھایا تو ان دونو صاحبزادونکو اپنے دست مبارک سے آہستہ اپنے پیچھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا اور جب پھر حضور سجدے کو لوٹے تو وہ دونوں صاحبزادے پھر حضور کی پشت اقدس پر سوار ہو گئے یہانتک کہ حضور نے نماز کو ادا کیا اور ان دونوں کو اپنی زانونپر بٹھا لیا +

(۲۰) عن انس بن مالك قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم لرجل عهدا فدخل الرجل لیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فرای الحسن والحسین یرکبان علی عنقه مرة ویرکبان علی ظهره مرة ویمران بین یدیه وخلفه فلما فرغ صلی الله علیه وسلم قال له الرجل ما یقطعان الصلوة فغضب النبی صلی الله علیه وسلم وقال ناولنی عهدك فاخذه فمزقه ثم قال من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ولا انا منه (اخرجه الغسانی وابن ابی الفراتی) انس بن مالک رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے ایک شخص کے واسطے پروانہ لکھا ہوا تھا وہ حضور میں سلام کے لیے حاضر ہوا حضور اسوقت نماز میں تھے اس نے دیکھا کہ حسنین علیہما السلام کبھی آپکی گردن مبارک پر اور کبھی پشت اقدس پر سوار ہوتے ہیں اور آگے پیچھے سے ہو کر گذر جاتے ہیں جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونو صاحبزادوں نے کیا نماز کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلے الله علیہ وسلم نے غصہ میں آکر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمیں دے اور اس سے وہ پروانہ لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا جو کوئی ہمارے چھوٹوں پر رحم نکرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نکرے وہ ہمارا نہیں ہم اسکے نہیں ہیں

(۲۱) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سمیتهما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی هارون شبر وشبیر (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) سلمان رضی الله عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے میں نے نام رکھا انکا حسن اور حسین مانند نام دونو فرزندوں ہارون علیہ السلام کے انکا نام شبر اور شبیر تھا +

(۲۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسمی ھذین حسنا وحسینا (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے +

(۲۲) عن ابی ھریرۃ قال کان الحسن والحسین یصطرعان بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھن حسن فقالت فاطمة یا رسول اللہ تقول ھن حسن فقال ان جبریل یقول ھن حسین (اخرجه ابن مثنی فی معجمه) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب حسنین علیہما السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کشتی کر رہے تھے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے شاباش اے حسن جناب سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حسن کو شاباش دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حسین کو جبریل شاباش دیتا ہے +

(۲۳) عن بن عباس قال بینما نحن ذات یوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت فاطمة تبکی فقال لها فداك ابوك ما تبکیك قالت ان الحسن والحسین خرجا ولا ادری این باتا فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکین فان خالقهما الطف بهما منی ومنك ثم رفع یدیه فقال اللهم احفظهما وسلمهما فاتی جبریل وقال یا محمد لا تحزن فهما فی حظیرۃ بنی النجار نائمین و قد وکل اللہ بهما ملکا یحفظهما فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعه اصحابه حتی اتی الحظیرۃ فاذا هما متعنقان نائمین واذا الملك الموکل بهما قد جعل احد جناحیه تحتهما والآخر فوقهما یظلهما فاکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیهما یقبلهما حتی انتبها من نومهما ثم جعل الحسن علی عاتقه الایمن والحسین علی عاتقه الایسر فتلقاه ابوبکر فقال یا رسول اللہ ناولنی احد الصبیین احمله عنك فقال نعم المطی مطیهما ونعم الراکبان هما وابوهما خیر منهما حتی اتی المسجد فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قدمیه وهما علی عاتقیه ثم قال معاشر المسلمین الا ادلکم علی خیر الناس جدا وجدۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین جدهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین وجدتهما خدیجة بنت خویلد سیدۃ نساء اهل الجنة الا ادلکم علی خیر الناس ابا واما قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین ابوهما علی وامهما فاطمة سیدۃ نساء العالمین الا ادلکم علی خیر الناس عما وعمة قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین عمهما جعفر بن ابی طالب وعمتهما ام هانی بنت ابی طالب الا ادلکم علی خیر الناس خالا وخالة قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین خالهما القاسم بن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وعلی وخالتہما زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم انک تعلم ان الحسن والحسین
فی الجنۃ ومن احبہما فی الجنۃ ومن ابغضہما فی النار (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تھے کہ ناگہان جناب سیدہ
علیہا السلام روتی ہوئین تشریف لائین حضور نے اُنسے فرمایا تیرا باپ تجھ پر فدا ہو تم کیون روتی ہو عرض
کیا کہ حسنین گہر سے نکل گئے ہین نہین معلوم کہان سو گئے ہین حضور نے فرمایا انکا خالق انپر تجھ سے
اور مجھ سے زیادہ مہربان ہے پہر ہاتھ اٹھا کر آپنے دعا کی اے میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور انکو
سلامت رکھ پس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد آپ غمگین نہون وہ دونو خطیرہ بنی نجار مین سو
گئے ہین خدا تعالے نے انپر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کرے پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اپنے اصحاب کرام کے ساتھ اٹھ کہڑے ہوئے اور خطیرہ مین تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک
دوسرے کے ساتھ لپٹا ہوا اور سوتا ہوا دیکہا اور وہ فرشتہ جو انپر موکل ہے اوس نے اپنا ایک بازو انکے
نیچے بچہایا ہوا ہے اور ایک بازو کا انپر سایہ کیا ہوا ہے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہک کر ان کو
چوما اور جگایا پہر جناب حسن کو داہنے کندہے پر اور جناب حسین بائین کندہے پر سوار کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ رستے مین ملے انہون نے عرض کیا یا رسول مجھے ایک صاحب زادہ کو دیدین کہ مین اٹھالون
آپنے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی اور وہ نہایت عمدہ سوار ہین۔ اور ان کا باپ انسے بہتر ہے پہر آپ
مسجد مین تشریف لائے اور دونون پاؤن پر کہڑے ہو گئے۔ اور وہ دونون صاحبزادی آپکے کندہون پر
سوار تھے۔ آپنے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانان مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے
ازروی دادا اور دادی کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بیان فرمادین آپنے فرمایا وہ
حسن اور حسین ہین کہ انکا دادا خدا کا رسول انبیون کا ختم کرنیوالا ہے اور انکی دادی ام المومنین خدیجہ
بنت خویلد اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے پہر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب
آدمیون سے ازروی باپ اور مان کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین
کہ ان کا باپ علی بن ابی طالب ہے اور انکی مان فاطمہ ہے جو سب دنیا کی عورتون کی سردار ہین پہر ارشاد
کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے ازروی چچا اور پہپی کے بہتر ہین لوگون نے
عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ انکے چچا جعفر طیار ہین اور انکی پہپی ام ہانی
بنت ابی طالب [illegible] کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو ازروی ماموں اور خالہ کے سب سے
بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ ماموں انکا قاسم بن محمد

صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پھر آپنے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ حسن اور حسین جنت میں ہونگے اور جو کوی ان سے محبت کریگا وہ بھی جنت میں ہوگا اور جو کوی انسے بغض کریگا وہ دوزخ میں ہوگا ۔

(۲۲) عن جابر قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلے والحسن والحسین علی ظھرہ وھو یقول نعم الجمل جملکما (اخرجہ النسائی) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسالتماٰب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کے حضور میں گیا آپ اسوقت نماز پڑھ رہے تہے اور جناب حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر چڑہے ہوئے تہے ۔ آپنے فرمایا کیا اچھا ہے تمہارا اونٹ

(۲۳) عن سلمان قال کنا حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت ام ایمن فقالت یا رسول اللہ لقد ضل الحسن والحسین قال وذالک زاد النھار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قوموا واطلبوا ابنی قال واخذ کل رجل تجاہ وجھہ واخذت نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل حتی اتی سفح جبل واذا الحسن والحسین ملتزق کل واحد منھما صاحبہ واذا شجاع قائم علی ذنبہ یخرج من فیہ شبہ النار فاسرع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسرع مخاطبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انساب فدخل فی بعض الاجحرۃ ثم اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافرق بینھما ومسح وجوھھما وقال بابی وامی انتما اکرمکما علی اللہ تعالی ثم حمل احدھما علی عاتقہ الایمن و الآخر علی عاتقہ الایسر فقلت طوبیٰ لکما نعم المطیۃ مطیتکما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منھما (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید الحسن) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہے ہوئے تہے اتنے میں ام ایمن نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ دن بہت آگیا ہے حسنین کہیں گم ہو گئے ہیں حضرت نے فرمایا میرے بچوں کو تلاش کرو ہر ایک نے اپنی ناک کی سیدھ پکڑلی میں حضرت کے ساتھ ہوگیا ۔ ہم ایک پہاڑ کے نیچے پہونچے حسنین علیہما السلام کو ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سوتا پایا اور ایک سانپ کو انپر سایہ کیے ہوئے دیکھا جسکے موںہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تہے حضرت اس کی طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں کرنے لگا پہر وہ لوٹ کر ایک سوراخ میں گہس گیا ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑہ کر ان کو جدا کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچہا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تم خدا کے بڑے پیارے ہو ۔ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک کاندہے اور دوسرے

دوسرے کاندھے پر اٹھا لیا۔ مینے کہا اے صاحبزادو تمہیں مبارک ہو تمہاری سواری کیا اچھی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سوار بھی تو اچھے ہیں اور ان کے ماں باپ ان سے بہتر ہیں۔

(۲۴) عن ابن عباس قال لما فتح اللہ المدائن علی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایام عمر امر عمر بالانطاع فبسطت فی المسجد فاول من بدء الیہ الحسن فقال یا امیر المؤمنین اعطنی حقی مما افاء اللہ علی المسلمین فقال عمر بالرحب والکرامۃ فامر لہ بالف درھم ثم انصرف فبدر الیہ الحسین فامر لہ بالف درھم ثم انصرف فبدر الیہ عبد اللہ بن عمر فامر لہ بخمسمائۃ درھم فقال لہ یا امیر المؤمنین انا رجل مشتد الضرب بالسیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین طفلان یدرجان فی سکک المدینۃ تعطیہم الف الف درھم وتعطینی خمسمائۃ قال عمر نعم اذھب فاتنی باب کابیھما وام کامھما وجد کجدھما وجدۃ کجدتھما وعم کعمھما وعمۃ کعمتھما وخال کخالھما فانک لا تاتینی بہ اما ابوھما فعلی المرتضی وامھما فاطمۃ الزھراء وجدھما محمد مصطفی وجدتھما خدیجۃ الکبری وعمھما جعفر بن ابی طالب وعمتھما ام ھانی بنت ابی طالب وخالتھما رقیۃ وام کلثوم بنتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخالھما ابراھیم اخرجہ ابو سعید السمان

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر مدائن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرنے کا حکم دیا سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام انکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المؤمنین ہمارا حق دیجیے اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کے لیے فتح کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بزرگی سے اور کرامت سے لیں جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے ہزار درہم کا حکم دیا تب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے جناب عمر نے انکو بھی ہزار درہم کا حکم دیا۔ جب وہ لوٹے تو عبد اللہ بن عمر انکے پاس آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے پانسو درہم کا حکم دیا عبد اللہ بن عمر کہنے لگے یا امیر المؤمنین میں مضبوط آدمی ہوں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تلوار سے لڑتا تھا اور حسن اور حسین لڑکے تھے اور مدینہ کے بازاروں میں کھیلا کرتے تھے آپنے انکو ہزار ہزار درہم اور مجھکو پانسو درہم دیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں جا اور میرے پاس انکے باپ جیسا باپ اور انکی ماں جیسی ماں اور انکے دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور انکے چچا جیسا چچا اور انکی پھپی جیسی پھپی اور انکی ماموں جیسا ماموں اور انکے خالہ جیسی خالہ لیکر آ۔ تو ہرگز نہیں لا سکیگا۔ انکا باپ علی مرتضی

انکی ماں فاطمہ زہرا ہے انکے جد امجد محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہین انکی جدہ کریمہ جناب ام المومنین خدیجہ کبرے ہین انکے چچا جعفر طیار اور انکی پھپی ام ہانی بنت ابی طالب اور انکی خالہ رقیہ اور ام کلثوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ان اور ابراہیم علیہ السلام انکے ماموں ہین +

اہل عبا علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالك قال فی قوله تعالی مرج البحرین یلتقیان قال علی وفاطمة یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسین (اخرجه صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک اس آیت کریمہ کی تفسیر مین کہ دو دریا باہم ملتے ہین فرماتے ہین کہ دو دریا سے مراد جناب علی اور فاطمہ ہین اور دوسری آیت کریمہ جسکے معنے یہ ہین کہ نکلتے ہین انسے موتی اور مونگا کی تفسیر مین کہتے ہین کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہین +

(۲) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة و الحسن والحسین قلت فمحبونا قال من وراءکم (اخرجه ابن سعد والحاکم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت مین مین داخل ہونگا میرا علی تم اور میرا فاطمہ اور حسن اور حسین مینے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب آپنے فرمایا تمہارے پیچھے +

(۳) عن ابی هریرة قال نظر رسول الله صلے الله علیه وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجه احمد والطبرانی والحاکم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نگاہ فرماکر کہا مین لڑنے والا ہون اس سے جو ان سے لڑے۔ اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو ان سے صلح کرے +

(۴) عن زید بن ارقم قال نظر رسول الله صلے الله علیه وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم (اخرجه الترمذی والطبرانی فی الکبیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نظر فرماکر ارشاد کیا مین جنگ کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے +

(۵) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیم خیمۃ وھو متکی علی قوس عربیۃ وفی الخیمۃ علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال یا معشر المسلمین انا سلم لمن سالم اھل ھذہ الخیمۃ وحرب لمن حاربھم وولی لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب الولادۃ ولا یبغضھم الا شقی الجد ردی الولادۃ نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ برپا کرتے ہوے دیکھا اور آپ عربی کمان پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ اور خیمہ مین جناب علی اور فاطمہ اور حسین اور حسن علیہم السلام تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانون کے مین اس خیمہ والون سے صلح کرنیوالون کے ساتھ صلح کرنیوالا ہون اور جنگ کرنیوالون کے ساتھ جنگ کرنیوالا ہون اور اسے دوست رکھتا ہون جو انہین دوست رکھے انکو نہین دوست رکھیگا مگر نیک بخت پاک ولادت والا۔ اور انکو نہیں دشمن رکھیگا مگر بدبخت ناپاک ولادت والا ٭

(۶) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ الا ابنی خالۃ عیسی بن مریم ویحیی بن زکریا وفاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ما کان من مریم (اخرجہ ابو یعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن وحسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین مگر میری خالہ کے بیٹے عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا اور فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے ٭

(۷) عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب ویبعث صالحا علی ناقتہ کیما یوافی بالمؤمنین من اصحابہ المحشر ویبعث الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنۃ وعلی بن ابی طالب علی ناقتی وانا علی البراق ویبعث بلال علی ناقتہ فینادی بالاذان وشاھدا حقا حقا حتی اذا بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ شھد بھا جمیع الخلائق من الاولین والاخرین فقبلت ممن قبلت منہ (اخرجہ الطبرانی وابو الشیخ والحاکم والخطیب وابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مبعوث کریگا اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو دواب پر اور صالح نبی کو انکی اونٹنی پر تاکہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کرین اور حسن اور حسین جنت کے ناقون پر سوار کیے جائینگے۔ اور علی بن ابیطالب میرے ناقہ پر سوار کیے جائینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور بلال اپنے ناقہ پر سوار کیا جائیگا۔ اور اذان مین پکاریگا اور تمام مخلوق حق حق کہکر اسکی گواہی دیگی

اور جب اشہدان محمدا رسول اللہ کہیگا تمام اول و آخر کی خلایق اسکی شہادت دینگی پس جس نے کہ سنکے قبول فرمایا ہوگا اس سے قبول کرونگا ✦

(۸) عن حذیفة قال قلت لامی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب فاسالہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی نبی صلوٰة العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا احذیفة قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلة استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اھل الجنة والحسن والحسین سید اشباب اھل الجنة (اخرجہ الترمذی واخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والرویانی والحاکم باختلاف یسیر والطبرانی فی الکبیر) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے اپنی والدہ سے کہا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین مین انکے ساتھ مغرب کی نماز پڑہنے جاتا ہون اور حضور نبوی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت چاہونگا۔ پس مین خدمت مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا۔ اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پھر حضرت نے عشا کی نماز پڑھی اور پھر لوٹ پڑے مینے حضرت کا اتباع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سنکر فرمایا کون ہے آیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہے خدا تیری اور تیری مان کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے کبھی زمین پر نہین نازل ہوا تہا۔ اس نے اپنے پروردگار سے میرے سلام کے لیے اذن پایا ہے اور مجھکو بشارت دی ہے۔ کہ فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہین اور حسن و حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین ✦

(۹) عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ملکا لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی ان فاطمة سیدة نساء امتی وان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنة (اخرجہ ابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے میری زیارت نہین کی تہی خداوند تعالے نے اسے میری زیارت کا اذن دیا۔ اس نے مجھکو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری امت کی تمام عورتون کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین۔

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمة وعلیا والحسن والحسین فی حضرات القدس فی قبة بیضاء سقفھا عرش اللہ تعالی (اخرجہ ابن عساکر) ابن عمر رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہونگے کہ جسکی سقف خدا کا عرش ہو۔

(۱۱) عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علی و فاطمۃ والحسن والحسین یوم القیمۃ فی قبۃ تحت العرش (اخرجہ الدیلمی) ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسنین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک قبہ میں ہونگے۔

(۱۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر رجالکم علی وخیر شبابکم الحسن والحسین وخیر نساءکم فاطمۃ (اخرجہ الخطیب و ابن عساکر فی تاریخیہما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں میں بہتر علی ہیں۔ اور تمہارے نوجوانوں میں بہتر حسن حسین ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہیں۔

(۱۳) عن ابن عمر و علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای ہذان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہما خیر منہما (اخرجہ ابن ماجۃ عن ابن عمر والحاکم عنہ وعن ابن مسعود والطبرانی عن ابی الحویرث وابن عساکر عن ابن عمر و علی) عبداللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے۔

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ (اخرجہ الترمذی والدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۵) عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و فاطمۃ وحسن وحسین مجتمعون ومن احبنا یوم القیامۃ فی مکان واحد ناکل ونشرب حتی یفرق بین العباد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسنین اور جو لوگ ہمکو دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہونگے کھائینگے اور پئینگے یہانتک کہ لوگ متفرق کیے جاوینگے۔ دوزخی دوزخ کے لیے۔ اور جنتی جنت کے لیے۔

(۱۵) عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی (اخرجه ابن ماجة والحاکم والدیلمی) انس رضی الله عنه کہتے ہین کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہین مین اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی ❊

(۱۶) عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول باذنی والا صمتا انا شجرة وعلی لقاحها وفاطمة حملها والحسن والحسین ثمارها ومحبوا اهل بیت ورقها وکلنا فی الجنة حقا حقا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے الله علیه وسلم سے مینے ان کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ دونون بہرے ہوجائین کہ مین درخت ہون اور علی اسکا پیوند ہے اور فاطمہ اسکا حمل ہے اور حسن اور حسین اسکے پہل ہین اور ہم اہل بیت کے محب اسکے اوراق ہین سچ سچ ہم سب جنت مین ہونگے ❊

(۱۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفاطمة انی وایاک وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمة (اخرجه احمد) جناب امیر علیه السلام روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے الله علیه وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تہے کہ مین اور تم اور حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن ایک مکان مین ہونگے ❊

(۱۸) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاه والحسن والحسین خیوطه وفاطمة علاقته والائمة من امتی عموده یوزن فیه اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہین کہ سرور عالم صلے الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ مین علم کا ترازو ہون اور علی اسکے پلے ہین اور حسنین اسکی رسیان ہین اور فاطمہ اسکا علاقہ ہے اور میری امت کے امام اسکی عمود ہین کہ جس مین ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہین ❊

(۱۹) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنة مکتوبا بالذهب لا اله الا الله محمد حبیب الله علی ولی الله وفاطمة امة الله والحسن والحسین صفوة الله علی باغضیهم لعنة الله (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیه السلام کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے الله علیه وسلم فرماتے تہے کہ جب شب معراج کو مجہے سیر کرائی گئی مینے جنت کے دروازہ پر سونے سے لکہا ہوا دیکہا لا اله الا الله محمد حبیب الله ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ الله کی کنیز ہے حسن و حسین برگزیدگان خدا ہین اور انکے بغض رکہنے والون پر خدا کی لعنت ہے ❊

فائدہ خاندان نبوت یعنی ان ذوات مقدسہ کی شان میں چار لفظ استعمال ہوئے ہیں (۱) آل (۲) اہلبیت (۳) عترت (۴) ذوالقربے جنکی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث درج ذیل ہے ✦

آل کی تحقیق لغت میں آل کا لفظ خاص قرابت داروں اور گھر کے لوگوں کے لیے وضع ہوا ہے اور کبھی معدے کے رشتہ دار بھی مراد لیے جاتے ہیں۔

بعض کے نزدیک آل اصل وضع میں اہل بتا (ہ) ہا ہمزہ سے بدل گیا جیسکہ ہیہات اور ایہات میں ہا ہمزہ سے بدلا ہے پھر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اسی لیے اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے ✦

کسائی امام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اویل) بھی آئی ہے ✦

اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کو عام ہے کیونکہ محاورہ عرب میں اہل البصرہ بولا جاتا ہے نہ آل البصرہ امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسماء نکرہ اور زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہیں ہوتا برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب میں آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل اصطلاح سے آل موضع و آل قریہ اور آل زمان بھی مستعمل نہیں بجائے اسکے اہل رجل و اہل موضع اور اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب میں شائع و ذائع ہے ✦

ابن عرفہ کہتے ہیں کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہیں جو کسی شخص کیطرف قرابت میں رجوع کریں اور یہ ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنے رجوع کے ہیں دکتاب الغریبین لابی عبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی ✦

ابن درید جمہور میں لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہیں ✦

اس بات کے تعین کرنے میں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہیں۔ علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضے اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آل امجاد ہیں ✦

اور ایک گروہ وہ اشخاص مراد لیتے ہیں جنپر زکوۃ حرام ہے یعنے اولاد عبدالمطلب

تیسرے گروہ نے پیروان دین کو بھی آل میں داخل کیا ہے۔

اور ایک گروہ نے آل سے صرف جناب علی و جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو مراد لیا ہے

امام راغب مفردات مین لکھتے ہین ویستعمل فیمن یختص بالانسان اختصاصاً ذاتیاً او بقرابۃ قریبۃ
او بموالاۃ قال آل ابراھیم وآل عمران وقال ادخلوا آل فرعون اشد العذاب وقیل آل النبی اقاربہ
وقیل المختصون بہ من حیث العلم وذالک اھل الدین ضربان مختص بالعلم المتقن والعمل المحکم
فیقال لھم آل النبی وامتہ وضرب یختصون بالعلم علی سبیل التقلید ویقال لھم امۃ محمد
ولا یقال لھم آل محمد وکل آل النبی امتہ ولیس کل امتہ لہ آلہ یعنے اس لفظ کا استعمال
ایسے شخص مین کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کیوجہ سے نزدیک
ہو اللہ تعالی نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف مین وارد کیا ہے اور فرمایا ہے ای
آل فرعون تم سخت عذاب مین داخل ہو۔ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور کے قریبی رشتہ دار مراد
لیے جاتے ہین اور بعض لوگ ان سے بہی مراد لیتے ہین جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت
رکہتے ہین اور ان سے مراد دیندار لوگ ہین جنکی دو قسمین ہین ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور عمل
محکم کے ساتھ مخصوص ہین۔ پس وہ لوگ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کہلائے جاتے ہین
اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکہتے ہین اور وہ محض امت کہلائے
جاتے ہین انپر آل کا اطلاق نہین ہوتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل آل آپ کی امت ہے۔ اور
کل امت آل نہین ❊

ابو عبیدہ نقل کرتے ہین کہ مینے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کہہ رہا تہا اہل مکۃ
آل اللہ فقلنا ما تعنی بذالک قال الیسو مسلمین والمسلمون آل اللہ وانما یقال آل فلان
للمتبع وفی شبہ مکۃ لانھا ام القریٰ۔ ومثل فرعون فی الضلال واتباع قومہ لہ
فقلنا لہ یقال لقبیلۃ الرجل آل قال لا الا اھل بیتہ خاصۃ انتہی (یعنے اہل مکہ خدا کی
آل ہین ہمنے اس سے پوچہا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے وہ کہنے لگا کیا یہ لوگ مسلمان نہین۔
اور مسلمان خدا کی آل ہین۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی تو اس سے اسکے متبعین مراد ہوتے
ہین مکہ بہی اسی کے شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القرے ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فرعون کے متبعین
کو گمراہی مین اسکی آل کہا گیا ہے۔ ہمنے کہا کہ کیا کسی آدمی کے قبیلہ کو اسکی آل کہا جاتا ہے وہ
بولا نہین بلکہ اسکے گہر کے لوگون کو خاصکر اسکی آل کہا جاتا ہے۔

اسی کی موید وہ حدیث ہے جسکو کہ امام بغوی نے شرح السنۃ مین لکہا ہے عن عبد الرحمن بن ابی
لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ قال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقلت بلی اھدھا الی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (رواہ اخرجہ البخاری) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں جو میں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا بیان فرمایئے کعب کہنے لگے ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اہلبیت پر کسطرح سے درود بھیجنا چاہیے آپنے فرمایا کہ تم اسطرح سے پڑھا کرو کہ اے پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جسطرح سے کہ تونے رحمت نازل کی ہے حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اور برکت دے محمد اور آل محمد کو جسطرح کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تو ہی ہے ستودہ بزرگ ✤

کمال الدین بن طلحہ شافعی رح مطالب السؤل میں اس حدیث کو درج کرکے لکھتے ہیں فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر احدھما بالاخر والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون اللہ اھل بیتہ واھل بیتہ الہ فیتحد ان فی المعنی ویکشف حقیقۃ ذالک ان اصل آل اھل (انتھی) یعنے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کو دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنے میں برابر ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل آپکے اہلبیت ہیں اور اہلبیت آل ہیں پس یہ دونوں معنے میں متحد ہیں اور اسکی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل اصل میں اہل ہے اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہوگیا کہ آل سے مراد اہلبیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہلبیت سے کون کون ذوات مقدسہ مراد ہیں پس حدیث مندرجہ ذیل اسکی تعیین کے لیے کافی ثبوت ہے ✤

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتنی بزوجک وابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کساء ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البیہقی) شھر بن حوشب جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو ہمارے پاس لے آؤ جب وہ اپنے ہمراہ لائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر اپنی چادر اڑھادی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت انپر نازل کر جیسے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بے شک تو ہے ستودہ اور برگزیدہ ✤

دوسرا فریق اپنے قول کی تائید مین یہ حدیث کو پیش کرتا ہے جسکی سند صحیح ہونے پر مسلم اور نسائی اور ابو داود نے اتفاق کیا ہے + عن عبد اللہ بن ربیعۃ بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ہذہ الصدقات انما اوساخ الناس وانہا لا تحل لآل محمد یعنے عبد اللہ بن ربیعہ بن الحرث کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدقات لوگون کی میل ہین اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حلال نہین +

تیسرا گروہ جو پیروان دین کو بھی آل مین شامل کرتا ہے اسکا تمسک اس آیت سے ہے (الا آل لوط انا لمنجوہم اجمعین) یعنے مگر لوط کی آل کہ ہم سبکو نجات دینے والے ہین اور اسپر تمام مفسر متفق ہین کہ اس آیت مین آل لوط سے تمام متبعین جناب لوط مراد ہین +

ان تمام ہو بین کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اسکو یون ظاہر کرتے ہین (فالمعانی کلہا مجتمعۃ فیہم علیہم السلام فانہم اہل بیتہ وتحرم علیہم الصدقۃ وہم دائنون بدینہ والمتبعون منہاجہ وسبیلہ فاطلاق اسم الآل علیہم حقیقۃ وعلی غیرہم مجازا بالاتفاق) یعنے آل کے تمام معانی ان چار ذوات مقدسہ علیہم السلام مین مجتمع ہین کیونکہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہین اور انہین پر صدقہ حرام ہے اور یہی حضور کے دین کے پورے پیرو ہین اور یہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ٹھیک چلنے والے ہین پس آل کے نام کا حقیقت مین انہین پر اطلاق ہو سکتا ہے اور انکے غیر پر مجازا بولا جاتا ہے اور اسپر علما کا اتفاق ہے +

حقیقت یہ ہے کہ فضائل اہلبیت مین جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین ان مین کسی جگہہ لفظ آل کا اور کسی جگہہ لفظ ذریت کا اور کسی جگہہ لفظ عترت کا استعمال ہوا ہے پس ان تمام الفاظ کا مفہوم خاص اہل بیت ہی ہو سکتے ہین تمام مومنین پر آل کا حمل ہرگز نہین ہو سکتا اسلئے کہ بالاتفاق اہلسنت وجماعت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص متبع سنت نبوی نہین گذرا پس اگر آل کا لفظ عام ہوتا اور اس سے متبعین مراد ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے برات واپس لیکر جناب علی کو نہ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ اسکو میرے اہل مین سے ایک آدمی لیجائیگا +

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذہا منہ وقال لا یذہب بہا الا انا او رجل من اہل بیتی ہو منی وانا منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور انکے پیچھے جناب علی کو روانہ کیا انھون نے حضرت ابو بکر سے اس سورت کو لے لیا اور آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کوئی نہیں لیجائیگا مگر مین یا میرے گھر کا کوئی آدمی جو میرا ہو اور مین اسکا ہون۔

لطیفہ قال المنصور لجعفر بن باقر علیہما السلام نحن وانتم فی رسول اللہ سواء فما فضلکم فقال لو خطب الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تزوج منکم لجاز لہ ولا یجوز لہ ان یتزوج منا (من المحاضرات للراغب اصبہانی) منصور دوانقی جناب امام جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے کہنے لگا ہم اور تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مین برابر ہین پس تمہین ہم پر کیا فضیلت ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کی خواستگاری کرتے تو جائز ہوتا۔ اور ہم سے نکاح کی خواستگاری نہین کرسکتے تھے۔

(۲) قال المامون لعلوی ما فضلکم علینا فی العرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی حرمنا ولا یدخل علی حرمکم (نقل الشیخ ابی القاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصبہانی فی المحاضرات) مامون نے ایک علوی سید سے کہا تمکو ہم پر عرب ہونے مین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مین کیا فضیلت ہے علوی نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری عورتونکو پردہ کرنے کی ضرورت نہین اور تمہاری عورتونکو پردہ کی ضرورت ہے۔

پانچ باتون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کا آنحضرت سے مساوی ہونا

امام فخرالدین رازی کہتے ہین قد جعل اللہ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مساوین لہ فی خمسۃ اشیاء یعنے اللہ عزوجل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کو پانچ باتون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مساوی ٹھیرایا ہے۔

اول ہا فی السلام قال السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ وقال لاہل بیتہ سلام علی آل یاسین یعنے پہلا امر یہ کہ سلام مین انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شریک اور مساوی ٹھیرایا ہے پروردگار عالم فرماتا ہے کہ سلام ہو تجھ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور اسکی برکتین اور انکے اہلبیت کے حق مین فرمایا کہ آل یاسین پر سلام ہو۔

سید نور الدین علی بن جمال الدین عبداللہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ جواہر العقدین مین لکھتے ہین نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس انہ قال فی قولہ تعالی سلام علی آل یاسین علی آل محمد۔ ونقلہ الثعلبی عن الکلبی فقال علی آل یاسین علی آل محمد سماہ اللہ یاسین مثل یعقوب سماہ اسرائیل و اسحاق واسمہ

یعنے مفسرین کی ایک جماعت نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ وہ آیت سلام علی ال یاسین کی تفسیر میں کہتے ہین کہ مراد اس سے آل محمد ہے۔ کلبی علیہ الرحمۃ سے نقاش روایت کرتے ہین کہ آل یاسین سے آل محمد مراد ہے۔ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین کہا ہے جسطرح سے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل کہا ہے اور احمد اور محمد آپکے نام رکھے ہین ؞

والثانیۃ فی الطہارۃ قال اللہ تعالی طٰہٰ ای یا طاہر ما انزلنا علیک القرآن لتشقی ۔ وقال لاھل بیتہ ویطہرکم تطہیرا یعنے دوسرا امر کہ جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ طہارت ہے۔ اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے طٰہٰ جسکے معنے یہ ہین کہ اے طاہر ہمنے اسلیے تیری طرف قرآن کو نازل نہین کیا کہ تو ہلاک جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے لیے فرمایا ہے کہ طاہر کریگا تمکو حق طاہر کرنے کا ؞

والثالثۃ فی الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ کما فی التشہد یعنے تیسرا امر جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ درود شریف ہے جیسے اب تشہد مین ہے ؞

عن کعب بن عجرۃ قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نصلی علیک وکیف نسلم علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بتحقیق اللہ تعالی اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہین نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو درود بھیجو اسپر اور سلام بھیجو حق سلام بھیجنے کا) ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہمین آپ تعلیم فرماوین کہ ہم آپپر کس طرح سے درود بھیجا کرین اور کسطرح سے سلام بھیجا کرین۔ آپنے ارشاد کیا کہ تم یون کہا کرو اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک توہی ہے ستودہ بزرگ ؞

عن ابی مسعود البدری قال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر ابن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک

علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید (اخرجہ مسلم) وعند الطبرانی فسکت حتی جاءہ الوحی فقال تقولون اللھم صل الخ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالے نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم کیا ہے پس ہم کس طرح سے آپ پر درود پڑھا کریں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہمکو خیال پیدا ہوا کاش بشیر بن سعد حضور سے نہ سوال کرتے۔ پھر آپنے ارشاد کیا کہ تم یون پڑھا کرو۔ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسیکہ تونے رحمت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک تو ہی ستودہ اور برگزیدہ ہے اے ہمارے پروردگار برکت دے محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تحقیق تو ہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح پر روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہانتک کہ حضور کیطرف جناب الٰہی سے وحی نازل ہوئی اور آپ نے ارشاد کیا کہ تم یون درود پڑھا کرو اللھم صل الخ

عن شہر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتینی بزوجك وابنیك فجاءت بہم فالقی علیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کساء کان تحتی خیبریا اصبناہ من خیبر ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتك وبرکاتك علی محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وآل ابراھیم انك حمید مجید (اخرجہ البیہقی) شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا میرے پاس اپنے شوہر اور دونون بیٹیون کو بلا لاؤ وہ انکو اپنے ہمراہ لائین آپنے ایک کپڑا جو مجھے خیبر مین ملا تھا اور میرے پاس تھا انپر ڈالدیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہین پس تو اپنی رحمت اور برکتین انپر نازل فرما جسطرح سے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہین اور تو ہے ستودہ اور برگزیدہ

عن عمر رضی اللہ عنہ قال انہ لا یکون الصلوۃ الا بقراۃ ویتشھد وصلوۃ علی النبی وآلہ (نقلہ حافظ ابن حجر فی عمل الیوم واللیلۃ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نماز نہین ہوتی مگر ساتھ قرارت کے اور تشہد کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑھنے کے

عن ابن مسعود قال لا صلوۃ لمن لم یصل فیھا علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (رواہ ابن عبد البر) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے تشہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود نہ پڑھا اسکی نماز نہین ہوئی ❊

عن الشعبی قال من لم یصل علی النبی و آلہ فی التشہد فلیعد صلوتہ (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جس نے تشہد مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرے +

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتصلوا علی الصلوۃ البتراء قالوا وما الصلوۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللہم صل علی محمد وتسکتون بل قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد (جواہر العقدین لجلال الدین السمہودی الشافعی وینابیع) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجہپر تم درود ناقص نہ پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول آپ ناقص درود کیا ہے اپنے فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ اسے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد پر اور پہر تم خاموش ہوجاتے ہو بلکہ یون کہا کرو کہ اے پروردگار رحمت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر قد قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لاصلوۃ لہ

(جواہر العقدین للسمہودی) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت کو خدا نے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسکے لیے نازل کیا ہے تمہارے مرتبہ کی بڑائی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص تمپر درود نہ پڑہے اسکی نماز نہین ہوتی -

والرابعۃ تحریم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاتحل الصدقۃ لمحمد ولا لآل محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چوتہا امر کہ جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہین +

عن الحسین بن علی قال انا آل محمد لاتحل لنا الصدقۃ (جواہر العقدین للسمہودی الشافعی) جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہین ہمپر صدقہ حلال نہین +

عن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ثم قال اما شعرت ان لاتحل لنا الصدقۃ (اخرجہ المسلم والطحاوی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک پہل صدقہ کے پہلون مین سے

لیکر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ کیا تاکہ وہ ڈالدین پھر فرمایا تو نہیں جانتا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ❖

(والخامسۃ) المحبۃ قال اللہ تعالیٰ فاتبعونی یحببکم اللہ وقال لاھل بیتہ قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (نقلہ السمہودی) یعنے پانچواں امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہدے یا رسول اللہ اتباع کرو میرا تم کو اللہ دوست رکھیگا۔ اور حضرت کے اہل بیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہدے کہ نہیں مانگتا میں اسپر اجر مگر دوستی قرابت والوں کی ❖

احادیث فضائل آل علیہم السلام

(۱) عن الاعمش عن ابی وائل قال قرأت مصحف عبداللہ بن مسعود ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (تفسیر ثعلبی) اعمش ابی وائل سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کے قرآن شریف میں اس آیت کو اسطرح پر پڑھا ہے کہ خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب جہان سے برگزیدہ کیا ہے ❖

عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلۃ الرأس من الجسد وعلی بمنزلۃ العین من الرأس فان الجسد لا یھتدی الا بالرأس وان الرأس لا یھتدی الا بالعین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان سے روایت ہے جان لو آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علی بمنزلہ آنکھ کے سر سے پس تحقیق بدن نہیں رستہ پاتا مگر ساتھ سر کے اور سر نہیں رستہ دیکھتا مگر ساتھ آنکھ کے ❖

(۲) وفی تفسیر قولہ تعالیٰ اھدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حبان سمعت ابا بریدۃ یقول صراط محمد وآلہ (تفسیر ثعلبی ومعالم التنزیل) اور اللہ تعالیٰ کے قول میں کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دکھا ہمکو راہ سیدھی مسلم بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابوبریدہ سے سنا ہے کہ کہتے تھے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کی راہ ہے ❖

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب آل محمد یوما خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکدن کا محبت کرنا ایکبرس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اسپر مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی محمد وعلی آل محمد مائۃ مرۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود پڑھتا ہے خدا تعالی اسکی سو حاجتیں پوری کرتا ہے +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا قام علی قدمیہ بین الرکن والمقام وصام وصلی ثم لقی اللہ تعالی مبغضا لآل محمد دخل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن والدیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی مابین رکن ومقام اپنے دونو قدموں پر کھڑا ہوکر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جا ملے درانحالیکہ وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا +

(۶) عن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد زف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح اللہ من قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوب بین عینیہ آیۃ من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ (رواہ الثعلبی) عبد اللہ بجلی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خراماں ہوگا جیسے کہ دولہن اپنے دولہا کے گھر کی طرف خراماں ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکھی ہوئی ہوگی اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ کافر مریگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہیں سونگھے گا۔

(۷) عن مجاهد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عز وجل آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس فالہمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین فقال لہ ربہ یرحمک فلما سجد لہ الملائکۃ تداخلہ العجب فقال یارب اخلقت خلقا ھو احب الیک منی فلم یجب ثم قال الثانی فلم یجب ثم قال الثالثۃ فلم یجب ثم قال الرابعۃ فقال اللہ عز وجل لہ نعم ولولاھم ما خلقتک فقال یارب اریہم فاوحی اللہ

ثم وجل الی الملائکۃ انجیہا رفعوا الحجب فلما رفعت اذا ادم بخمسۃ اشباح قدام العرش فقال یا رب من ھؤلاء
قال یا ادم ھذا نبیی وھذا علی امیر المؤمنین وھذا فاطمۃ بنت نبیی وھذان الحسن والحسین ابنا علی وولد
نبیی ثم قال ھم الاولی ففرح بذلک فلما اقترف الخطیئۃ قال یا رب اسالک بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ
والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر اللہ لہ فھذا قال اللہ تبارک وتعالی فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ
فلما اھبط الی الارض صاغ خاتما فنقش علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویکنی ادم بابی محمد
(اخرجہ ابو الفتح محمد بن علی بن ابراھیم النطنزی فی خصائص العلویۃ) مجاہد ابن عباس سے نقل کرتے ہین کہ جب اللہ
تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب مین اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدم چھینک کر الہام ربانی سے
خدا کا شکر بجا لائے۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو حضرت
آدم نے بوجہ عجب خدا سے عرض کیا۔ کہ کیا کوئی مخلوق تو نے مجھ سے زیادہ محبوب پیدا کی ہے جناب الٰہی
سے اسکا جواب نہ ملا پھر دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا اسیطرح تیسری مرتبہ پوچھا۔ اور جواب نہ پایا چوتھی
دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا ہان اگر ہم انکو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی نہ پیدا کرتے۔ آدم نے عرض
کیا ای پروردگار وہ اشخاص مجھے دکھا کہ کون ہین۔ خدا تعالی نے عرش کے پردہ دار فرشتون کو پردہ
اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہون نے پردہ اٹھایا تو عرش کے سامنے پانچ صورین نظر پڑین آدم
نے کہا ای پروردگار یہ کون بزرگ ہین بار یتعالی نے ارشاد کیا۔ یہ میرا نبی ہے اور یہ امیر المؤمنین علی ہے اور
یہ میری نبی کی بیٹی فاطمہ ہے اور یہ حسن و حسین علی کے دونو بیٹے ہین اور یہی سب سے پہلے پیدا ہوئی ہین
آدم کو انکے دیکھنے سے خوشی ہوئی پس جب آدم سے لغزش سرزد ہوئی تو آدم نے کہا ای میرے پروردگار مین ان
پنجتن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہون کہ تو میری خطا سے درگذر فرما پس خدا نے حضرت آدم کو بخشدیا
پس یہی قصہ ہے جسکا اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے (یعنی سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند کلمے اور توبہ کی انکو ذریعہ
سے) پھر جب آدم زمین پر اتار گئے تو انہون نے ایک انگوٹھی بنا کر اسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش
کندہ کیا اور حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

از روے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہین جو اسکے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب مین شریک ہون اور انھین معنون
کے قائم مقام اسکی دین اور صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب)
اس امر کے تعین کرنے مین کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ ہین متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہین بعض نے بنی قصی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے۔
زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبد المطلب ہین سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اونکا
بیت ہین یہ قائل اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ و ام سلمہ
رضی اللہ عنہما کے نزدیک صرف اہل عبا مراد ہین اور آیت تطہیر انہین کی شان مین نازل ہوئی ہے
اور قتادہ وغیرہما تابعین بہی اسی کے قائل ہین ٭

متاخرین نے ان مختلف اقوال مین ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت در اصل تین ہین (بیت النسب)
(بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب اہل بیت نسب ہین۔
(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہین ٭
(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہین ٭

اہل عبا بسبب ازدیاد فضل انہین چمکتے ہوئے ستارے ہین۔ اور باوجود ضمیر جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت
سے خارج کرنا سیاق آیت کے مخالف ہے۔ کیونکہ آیات سابق ولاحق مین انہین کیطرف خطاب ہے۔ اور
ضمیر جمع مذکر تغلیب کیوجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنے جناب علی اور حسنین) ان مین داخل ہین لیکن
زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت مین داخل نہین کیا عن زید بن حیان
قال انطلقت انا وحصین بن سبرۃ وعمران بن حصین الی زید بن ارقم فلما جلسنا قال له حصین
لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت منه وغزوت معه و
صلیت خلفه حدثنا یا زید ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابن اخی لقد
کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول الله صلی الله علیه وسلم
فما حدثتکم فاقبلوه وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما خطیبا
بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد الله واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایها النا
س انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین کتاب الله
فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله واستمسکوا به فحث ورغب فیه ثم قال واهل بیتی
اذکرکم الله فی اهل بیتی فقال حصین یا زید الیس نساءه من اهل بیته فقال لا وایم الله
ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها۔ اهل بیته
اصله وعصبته الذین حرموا الصدقة بعده اخرجه المسلم۔ زید بن حیان کہتے ہین
کہ مین اور حصین بن سبرہ اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی پاس گئے جب ہم

انکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید آپنے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے اور حضور کی معیت میں غزوات کیے ہیں اور آپکے پیچھے نماز پڑھی ہے جو کچھ کہ تمنے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہم سے بھی بیان کریں زید کہنے لگے اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی ہے اور زمانہ میرا پرانا ہو گیا ہے بعض باتیں کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں اور مجھے یاد تھیں ہیں انکو بھول گیا ہوں پس جو کچھ کہ میں تمکو بتاؤں اسے قبول کرو اور جو کچھ کہ میں نہ کہوں اسمیں مت کلام کرو پھر کہنے لگے کہ ہم میں ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسکو خم بولتے ہیں درمیان مکہ اور مدینہ کے خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خداوند تعالی کی حمد وثنا اور وعظ اور نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد اے لوگو میں بھی ایک بشر ہوں اب گمان ہے کہ میرے پاس خدا کا قاصد آئیگا پس میں اسے مان لونگا اور میں تم لوگوں میں دو بھاری چیزیں چھوڑنیوالا ہوں ایک تو خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اسکے متمسک ہو جاؤ۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ کیا اور اسکی رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے میں تم کو اپنے اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں پس حصین نے کہا اے زید آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہیں زید نے کہا نہیں۔ خدا کی قسم ہے عورت مرد کے ساتھ بہت تھوڑے سے زمانہ تک رہتی ہے پھر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم کی طرف رجوع کرتی ہے۔ انکے اہل بیت آپ کی اصل اور خویش ہیں جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے

اس حدیث کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (امن اہل بیتہ نساءہ فقال لا) ھذا دلیل لابطال قول من قال ہم قریش کلھا فقد کان فی نسائہ قرشیات وھن عائشۃ وحفصۃ وام سلمۃ وسودۃ وام حبیبۃ رضی اللہ تعالی عنھن) یعنے حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہیں زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ نہیں۔ یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لیے کہ جو شخص کہتا ہے کہ تمام قریش آپ کی اہلبیت ہیں کیونکہ آپ کی بیبیوں میں قرشی عورتیں بھی تھیں اور وہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ اور جناب حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ ہیں۔ رضی اللہ تعالی عنھن اور جناب ام المومنین ام سلمہ کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

آیۃ التطہیر

(۱) عن ام سلمة قالت ان هذه الآية نزلت فی بیتی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم
تطهیرا وانا جالسة عند الباب فی البیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعلی وفاطمة وحسن وحسین
فجللهم بکساء وقال اللهم هولاء اهل بیتی وحامتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا
قالت ام سلمة وانا معهم یا رسول الله قال انک علی الخیر (اخرجه المسلم والترمذی والدولابی
والبیهقی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہین کہ یہ آیت میرے گھر مین نازل
ہوئی (جسکا کہ ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجائے تم سے پلیدی کو اے
اہل بیت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا مین دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تشریف رکھتے تھے پس
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت
اور میرے مددگار ہین ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کردے اُن کو پاک کرنا جناب ام سلمہ
فرماتی ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین مین سے ہون آپنے فرمایا تو خیر پر ہے
(۲) عن ام سلمة قالت بینما رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی بیتی یوما اذ قالت الخادمة
ان علیا وفاطمة بالسدة قالت فقال لی قومی فتنحی عن اهل بیتی قالت فقمت فتنحیت من
البیت قریبا فدخل علی وفاطمة والحسن والحسین وهما صبیان صغیران فاخذ الصبیین
فضمهما واجلسهما فی حجره فقبلهما واعتنق علیا باحدی یدیه وفاطمة بید الاخری
فقبل فاطمة وعلیا فاقذف علیهم خمیصة سوداء فقال اللهم الیک لا الی النار انا واهل
بیتی قالت قلت وانا یا رسول الله فقال وانت علی مکانک (اخرجه احمد والطبرانی) جناب
ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے
گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض کیا کہ جناب علی اور سیدہ دروازہ پر ہین پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اوٹھ اور میرے اہل بیت سے ایک طرف ہوجا ام سلمہ فرماتی ہین
کہ مین اوٹھکر گھر سے قریب ایک طرف کو ہوگئی پس جناب علی اور فاطمہ اور حسنین گھر مین داخل ہوگئے
اور حسنین ابھی چھوٹے لڑکے تھے پس دونون لڑکون کے بازو پکڑکر انکو اپنی گود مین بٹھا لیا اور
انکو بوسہ دیا اور جناب علی کی گردن مین ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے جناب فاطمہ کو پکڑا اور
ان دونون کو بھی بوسہ دیا اور انپر سیاہ کمل اوڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار مین تیرے سپرد
کرتا ہون نہ دوزخ کی مین اپنے آپکو اور اپنے اہل بیت کو ام سلمہ کہتی ہین مینے عرض کیا یا رسول

اللہ اور مین بہی فرمایا تو اپنے مکان پر رہے ۔

(۳) عن عمر ابن ابی سلمہ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا فی بیت ام سلمہ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمہ وحسنا وحسینا فجللہم بکساء ثم قال اللہم ہولاء اہل بیتی فاذھب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا قالت ام سلمہ وانا معہم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک (اخرجہ البیہقی والحاکم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیب یعنی جناب ام المومنین ام سلمہ کی بیٹے سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت جناب ام سلمہ کے گہر میں نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلوایا اور انکو کپڑا اڑہا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہہ میرے اہل بیت ہین ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر انکو پورا پاک کرنا ۔ ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین بہی انہین کے ساتہہ ہون آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر رہے ❖

(۴) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمہ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ مسلم والترمذی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے اور اوپر سیاہ بالون کی ایک گلیم منقش تہی پس حسن تشریف لائے آپنے انکو اسمین لے لیا پہر حسین تشریف لائے وہ بہی انکے ساتہہ داخل ہوگئے پہر جناب فاطمہ تشریف لائین انکو بہی حضرت نے داخل کر لیا پہر جناب علی تشریف لائے انکو بہی حضرت نے داخل کر کے فرمایا سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ ای اہل بیت تمسی پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا ۔

(۵) عن واثلہ بن الاسقع قال اتیت فاطمہ اسئلہا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ واذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منہم حتی دخل الحجرہ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین فخذہ الیسری وجلس علی وفاطمہ بین یدیہ ثم لف علیہم الکساء ثم قرا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد وابن حاتم والحاکم والبیہقی والدیلمی) واثلہ بن الاسقع کہتے ہین کہ مین جناب سیدہ علیہا السلام کی خدمت مین اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے مین اون سے کچہہ پوچہون وہ فرمانے لگین کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے ہین مین اون کے انتظار مین وہان بیٹہہ گیا کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے اور حضور کے ساتہہ جناب علی اور حسنین بہی تہے پس آپنے ان مین سے

پہر ایک کا ہاتہہ پکڑ اکر حجرہ مین داخل ہوگئے پس جناب حسن کو اپنے داہنی ران پر بٹہایا اور جناب حسین کو بائین پر اور جناب علی اور سیدہ علیہا السلام کو اپنی سامنے بٹہایا۔ اور انکو ایک کپڑا اوڑہا دیا اور پہر اس آیت کو پڑہا کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ اے اہل بیت پلیدی کو تم سے دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(۶) عن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ (اخرجہ احمد والترمذی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہہ مہینے تک جناب سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سے گذرتے جبکہ نماز صبح کے لیے گہر سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت اور پہر آیت تطہیر پڑہتے۔

(۷) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وہو یقول اہل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے اہل بیت تم پر اللہ رحم کرے اور پہر یہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۸) عن الحسن بن علی قال فی خطبۃ نحن اہل البیت الذی قال اللہ سبحانہ فینا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ ابن سعد) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک دفعہ خطبہ مین ارشاد کیا کہ ہم ہین اہل بیت جنکی شان مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور پاک رہے تمکو پورا پاک کرنا

(۹) عن ابی سعید فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قال انہا نزلت فی خمسۃ النبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین۔ (اخرجہ احمد فی مسندہ وابن جریر الطبری مرفوعا والطبرانی والثعلبی فی تفسیرہ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ آیت تطہیر پنج تن پاک کے شان مین نازل ہوئی اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند مین اور ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مرفوع کرکے اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور یہ حدیث

اکثر علماء کے نزدیک حسن ہے اور بعض نے اسکی صحت بھی بیان کی ہے۔

(۱۰) وذهب ابو سعيد الخدری رضی الله تعالى عنه وجماعة من التابعين منهم مجاهد وا قتادة وغيرهما الى انهم على و فاطمة والحسن والحسين (تفسير معالم التنزيل) یعنے ابو سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ اور تابعین میں سے ایک جماعت کہ جن میں سے مجاہد اور قتادہ وغیرہما ہیں انکا یہ مذہب ہے کہ آیت تطہیر میں علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہی مراد ہیں

(۱۱) عن علی قال نحن اهل البيت قد اذهب الله عزوجل عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن (اخرجه الديلمی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ اہلبیت ہیں جنسے کہ خدا عزوجل نے برائیں ظاہر و باطن کی دور کی ہیں۔

آیت مباہلہ

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا و فاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هولاء اهل بيتی (اخرجه مسلم والترمذی والنسائی) سعد ابن ابی وقاص رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبکہ آیت نازل ہوئی (کہ پس کہہ دی یا رسول اللہ نصاری کو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (رواه الحاكم فی المستدرك) جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ انفسنا سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی مراد ہیں اور ابناءنا سے جناب حسنین اور نساءنا سے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا۔

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ما شانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رايت مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبرائيل فقال له قل لهم اذا اتوك ان مثل عيسى عند الله كمثل ادم

وفی روایۃ ان واحداً منهم قال له المسیح ابن الله لانه لا اب له وقال اخر المسیح هو الله لانه احیا الموتی واخبر
عن الغیوب وابرا الاکمه والابرص وخلق من الطین طیراً وتزعم انه عبد فقال صلی الله علیه وسلم هو عبد الله وکلمته
القاها الی مریم فغضبوا فقالوا انما نحن لا نرضی الا ان تقول هو الله وقالوا ان کنت صادقاً فارنا عبداً لله یحیی
الموتی ویشفی الاکمه والابرص ویخلق من الطین طیراً فینفخ فیه فیطیر فسکت عنهم فنزل الوحی بقوله
تعالی لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم وقوله تعالی ان مثل عیسی عند الله کمثل
ادم وقوله تعالی فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله علی الکاذبین ثم قال لهم ان الله
امرنی لو تنقادوا للاسلام اباهلکم ثم انهم وعدوا الی الغد ولما اصبح صلی الله علیه وسلم اقبل ومعه
حسن وحسین وفاطمه وعلی وعند ذلک فقال لهم اسقفهم انی لاری وجوها لو سالوا الله ان یزیل
لهم جبلا لازاله فلا تباهلوا فتهلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی فقال له صلی الله علیه
وسلم لاباهلک (اخرجه ابو حاتم نقلت من سیرۃ الحلبیه) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ نجران کا ایک
گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب کو کیا کہتے ہین آپنے فرمایا
وہ کون ہے وہ بولے کہ عیسی جنکی نسبت آپ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے آپنے ارشاد کیا کہ میرا گمان
بجا ہے وہ کہنے لگے آپنے عیسے جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپکو ویسے کی خبر لگی ہے۔ یہ کہکر وہ آپکے پاس سے چلے
گئے۔ پس جبرئیل آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا جب وہ آئین تو آپ اُن سے کہدین کہ
خدا کے نزدیک عیسی بعینہ آدم کی مثال رکہتے تہے۔ اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے۔ کہ گروہ
نجران مین۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہین انکا
کوئی باپ نہین اُسکے ساتہ والے دوسرے شخص نے کہا بلکہ وہ خود خدا تہے کیونکہ وہ مردے کو زندہ کرتے
تہے اور غیب کی خبرین دیتے تہے اندہے اور کوڑہی کو اچہا کرتے تہے اور مٹی سے جانور بناتے
تہے اور آپ اُنکو بندہ خیال کرتے ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اُس کا پاک کلمہ تہے
جو مریم کی طرف القا ہوا تہا وہ غصے ہوگئے اور کہنے لگے ہم نہین راضی ہونگے جب تک آپ یہ
نہ کہین کہ وہ خدا تہے۔ اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی ایسا خدا کا بندہ بتاوین کہ جو مردے
کو زندہ کرے اور اندہے اور کوڑہی کو اچہا کرے اور مٹی سے جانور بناوے اور اُن مین پہونکے اور وہ
اڑجاوین۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوگئے۔ پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ
تعالی آپ سے فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالی مسیح

ابن مریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہ مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے علم آگیا ہے پس کہہ دے کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اسکی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ پھر آپ نے گروہ نصاریٰ سے کہا کہ اگر تم اسلام کے معتقد نہیں ہوگے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا جب صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حسنین اور علی اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے اسقف نے کہا میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو ضرور ٹل جائیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے ؛

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قضاء قضاہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اھل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے ؛

اہل بیت کا مفاتیح رحمت اور موضع رسالت اور معدن علم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن اھل البیت مفاتیح الرحمۃ و موضع الرسالۃ و معدن العلم (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور علم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا امت کے لیے امان ہونا

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاھل السماء و اھل بیتی امان لامتی (اخرجہ ابن ابی شیبۃ و ابو یعلی فی مسانیدھم و ابو عمر الطبری و الطبرانی فی الکبیر)

فی مسند سلمہ بن الاکوع) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں ✦

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا هلک اهل بیتی جاء اهل الارض من الایات ما کانوا یوعدون (اخرجہ ابن المغازلی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے اہل زمین کو وہ نشانات پیش آئینگے جنکا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ✦

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء فاذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بیتی ذهب اهل الارض (اخرجہ احمد فی المناقب ومسند والحاکم فی المستدرک وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت۔ وھکذا فی نوادر الاصول) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت کے لوگ جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے ✦

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف واذا خالفتها قبیلة من العرب صاروا حزب ابلیس (اخرجہ الحاکم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ بن جائینگے ✦

اہل بیت کا مثل باب حطہ بنی اسرائیل کا ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ذر قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل اهل بیتی فیکم کمثل باب حطة فی بنی اسرائیل من دخله غفر له (اخرجہ الدیلمی عن کلیهما والحاکم فی تاریخه وابو یعلی وسماک والبزار وابو الحسن المغازلی عن ابی ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی خدر

(فی الصغیر والاوسط عن ابی سعید الخدری ابن عباس اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ میرے اہل بیت تم لوگون مین ایسے ہین جیسے کہ بنی
اسرائیل مین توبہ کا دروازہ جو شخص کہ اسمین داخل ہوا وہ بخشا گیا +

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

عن حبیش ابن المغفرة قال رأیت اباذر اخذ بعضادتی باب الکعبة وهو یقول من عرفنی فقد
عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مثل اهل
بیتی فیکم کمثل سفینة نوح فی قومه من رکبها نجی ومن تخلف عنها غرق (اخرجه الحاکم فی
تاریخه وابو یعلی فی مسنده والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماک بن الحرب والبزار وابو الحسن
المغازلی) حبیش بن المغفرہ کہتے ہین مینے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ پکڑے ہوئے
دیکھا وہ کہہ رہے تھے جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو پہچان لے مین ابوذر غفاری ہون
مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہی کہ تم مین میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل
ہین جو انکی قوم کے لیے تھی جو شخص اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا +

(۲) عن ابی ذر انه قال وهو اخذ بباب الکعبة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل اهل بیتی
فیکم کمثل سفینة نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها هلك (اخرجه احمد فی مسنده والجزری
فی تاریخه) ابوذر غفاری سے مروی ہی کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے
کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہین جو اسپر سوار
ہوا نجات پا گیا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا +

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل اهل بیتی مثل سفینة نوح من رکبها
نجی ومن تخلف فیها غرق (اخرجه الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیة والبزار فی المسند)
ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح
کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا نجات پایا جو اس سے مخالف ہوا ہلاک ہوا۔

(۴) عن سلمة بن الاکوع قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل اهل بیتی فیکم کمثل سفینة
نوح من رکبها نجی (اخرجه ابن المغازلی فی المناقب) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسی کہ

نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا ✤

(۵) عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا سلم ومن ترکہا غرق (اخرجہ البزار فی مسندہ) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا سلامت رہا جس نے اسے ترک کیا غرق ہوا ✤

(۶) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وانما مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اس کے نہیں کہ تم مین میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا۔ اور سوا اسکے نہین کہ تم مین میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہین جو بنی اسرائیل مین تھا جو اسمین داخل ہوا بخشا گیا ✤

اہل بیت کے ساتھ دوسرون کا قیاس نہین ہو سکتا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت مین ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہین کیا جا سکتا ✤

(۲) عن علی قال علی المنبر نحن اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یقاس بنا احد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا کہ ہم مین اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہین ہو سکتا ✤

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنب یا حیض کیحالت مین مسجد نبوی مین داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل

حائض من النساء وجنب من الرجال الا على محمد واھل بیتہ علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر فرمایا کہ یہ میری مسجد حیض والی عورت اور جنب والے مرد پر حرام ہے مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن حسین علیہم السلام پر۔

قیامت کے دن سب سے اول اہلبیت کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اھل بیتی ثم الاقرب من القریش ثم الانصار ثم من امن بی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا ھو افضل (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اول جسکی کہ میں شفاعت کرونگا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جسکی میں پہلے شفاعت کرونگا وہی افضل ہوگا۔

اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا (اخرجہ الثعلبی واحمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نہیں رضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری بیبیاں ہمارے سیدھے ہاتھ ہونگی۔

(۲) عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب سرور کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں ہوں اور تو ہے اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پس پشت ہوگی اور انکے پیچھے ہماری بی بی

وَلی اور ہمارے گروہ کے لوگ ہمارے دا ہنے بائیں ہونگے ✦

(۳) عن ابن عمر قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المہاجرین والانصار الا
من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبہ
فقال اغضبنی فلما جلس قال مالک یا علی قال اذانی بنو اعمامک قال یا علی اما ترضی ان تکون
رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذراریناوا شیاعنا عن ایماننا
وشمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید عبد الملک فی شرف النبوۃ) عبد اللہ بن عمر کہتے
ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا۔ اور تمام مہاجر اور انصار
بھی موجود تھے مگر وہ لوگ کہ لشکر مین تھے کہ ناگہان جناب علی بن ابیطالب پیادہ پا تشریف لائے
اور وہ بیچ کھلتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اسکو خفا کیا مجھے خفا کیا۔ جب
جناب علی بیٹھ گئے آپنے فرمایا اے علی تجھے کیا ہوا ہے انھون نے عرض کیا حضور کے بنی عم نے
مجھے ستایا ہے حضرت نے فرمایا آیا تو راضی نہین کہ تو چوتھا شخص ان چارون کا ہو جو سب پہلے
جنت مین داخل ہونگے مین اور تو اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد اور دوست ہمارے دہنے
بائین ہونگے ✦

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد الحوض اھل بیتی ومن احبہم
من امتی (اخرجہ الدیلمی والملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اول وہ لوگ کہ حوض پر وارد ہونگے میرے اہل بیت ہین اور میری امت کے
وہ لوگ جو انہین دوست رکھین گے ✦

جنت مین اہل بیت نبوی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درجہ مین ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا
وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی
فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ
علیہا السلام سے فرمایا کہ مین اور تو اور یہ دونون بیٹے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت
کے روز ایک مکان مین ہونگے ✦

اہل بیت کا قطعا دوزخی نہ ہونا

قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی نقل القرطبی عن ابن عباس انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یدخل احد من اہل بیتہ فی النار (اخرجہ قیاس الغازی فی المناقب وابن جریر فی تفسیرہ والسیوطی فی احیاء المیت) اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے (کہ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پس تو راضی ہو جائیگا) قرطبی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی کیے گئے ہیں کہ نہیں داخل کیا جائیگا آپکے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان لا یدخل النار احدا من اہل بیتی فاعطانی ذلک (اخرجہ ابو سعید عبد الملک الواعظ فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کا ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ربی فی اہل بیتی ان لا یعذبہم (اخرجہ الحاکم) انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے ربنے میرے اہل بیت کی نسبت وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا ۔

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعاء خمسۃ القرآن والرحم والامانۃ ونبیکم واہل بیت نبیکم (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنیوالے پانچ ہیں قرآن اور رحم اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت

اہل بیت کی محبت کا سات جگہ پر کام آنا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب اہل بیتی نافع فی سبع مواطن اہوالھن عظیمۃ عند الوفات وعند القبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رساں ہے جنکے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت قبر میں۔ اٹھنے کے وقت حساب کتاب کے مقام پر میزان کے قریب اور پلصراط کے پاس ÷

مسلمانوں پر اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض طاعتی وطاعۃ اہل بیتی علی الناس خاصۃ وعلی الخلق عامۃ قیل یا رسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اہل مکۃ والخلق ما خلق اللہ من ذی روح (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے میری اور میرے اہل بیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصا اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ کون ہیں اور خلقت کیا ہے۔ آپنے ارشاد کیا لوگ اہل مکہ ہیں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہیں ÷

اہل بیت کے محب کا جنتی ہونا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من احبنی واحب ہذین وامہما وابا ہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھسے اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے ماں باپ سے محبت رکھیگا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا ÷

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اہلی واحبوا علیا من ابغض احدا من اہل بیتی فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجہ احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک سے بغض رکھا بتحقیق اسپر میری شفاعت حرام ہوگئی ÷

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا [illegible] ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اهل بیتی او قاتلهم او اغار علیهم او سبهم (اخرجه الامام علی بن موسی الرضا فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے جنت کو حرام کر دیا ہے اس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا ان سے لڑے یا انکو لوٹے یا انکو برا کہے +

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا اهل البیت احد الا اکبه اللہ فی النار (اخرجه الحاکم و ابن حبان و روایۃ الاخری عند الحاکم الا ادخله اللہ النار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے ہم اہل بیت سے کوئی نہین بغض رکھیگا مگر اسکو اللہ تعالے آگ مین اوندھا گرائیگا اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت مین یون ہے کہ مگر خدا اسکو آگ مین ڈالے گا +

اہل بیت کے دشمنون پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعاء بد کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم ارزق من ابغضنی و ابغض اهل بیتی کثرۃ المال والعیال کفاهم بذلك غیا ان یکثر مالهم فیطول حسابهم وان یکثر عیالهم فتکثر شیاطینهم (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض کرین انکو مال اور عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونو کو انکی گمراہی کیلیے کافی گردان تاکہ انکا مال بہت ہو پس ان کا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو [illegible]شیاطین اور بڑھین +

حدیث انی تارک فیکم الثقلین کا بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی (اخرجه الطبرانی فی مسند زید بن ثابت وفی روایۃ انی تارك فیکم خلیفتین) ز[illegible] سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین

دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں جدا ہونگے جب تک کہ میرے پاس نہ آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ میں دو خلیفے چھوڑے دیتا ہوں ۔

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایہا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن ایک پانی کے کنارے جسے خم کہا جاتا تھا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خدا کی صفت وثنا بیان کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو میں بھی آدمی ہوں گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہونچا نیوالا آئیگا اور میں اسکی اجابت کرنے والا ہوں میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اول خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لیلو اور اس سے تمسک کرو۔ پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگوں کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پھر فرمایا میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی ۔ کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاونگا اور میں اجابت کرونگا اور میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رسی اتری ہے اور دوسری میرے خویش اہل بیت ہیں مجھے مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وہو علی ناقۃ

العضبا و یخطب فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذ تم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ
و عترتی اھل بیتی (اخرجہ الترمذی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ مینے عرفہ کے دن
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ناقہ عضبا پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہین اور مینے سنا
کہ آپ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعد تم مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تمنے انکو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے
وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت ہین +

(۴) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ عز وجل
حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اھل بیتی وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ
احمد فی مسندہ والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب رسول الثقلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ فرماتے ہین مین تم مین دو خلیفے چھوڑنیوالا ہون اللہ عز وجل کی کتاب جو ایک دراز رسی درمیان آسمان
اور زمین کے ہے اور میرے خویش اہل بیت اور بیشک یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب
تک کہ حوض پر وارد نہون +

(۵) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذ تم بہ لن تضلوا کتاب اللہ سببہ
بیدہ وسببہ بایدیکم واھل بیتی (اخرجہ اسحاق بن راھویہ فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق مینے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تمنے اسکو
پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ ایک تو اللہ کی کتاب ہو جسکا ایک سر خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا تمہارے
ہاتھون مین ہے۔ اور میرے اہل بیت ہین۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب
اللہ عز وجل طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (رواہ
البزار والدولابی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مین تم مین وہ چیز چھوڑنیوالا ہون کہ اگر تمنے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ اللہ عز وجل
کی کتاب ہو کہ اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ مین ہے اور میرے خویش
اہل بیت ہیں۔ اور ہرگز یہ دونو نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر نہین اتر یگے +

(۷) عن ابی ذر انہ اخذ بحلقۃ باب الکعبۃ فقال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انی تارک
فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی فانھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیھما (اخرجہ الترمذی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہ رہے تھے

کہ میںنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں کتاب اللہ اور میری عترت پس بتحقیق وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں پس دیکھو تم ان دونوں سے میرے پیچھے کیا برتاؤ کرتے ہو۔

(۸) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم مصدرہ عن حجۃ الوداع قام خطیبا بالناس بالہاجرۃ فقال ایہا الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر و الثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفہ والطرف الآخر بایدیکم وھو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اھل بیتی ان اللہ ھو اللطیف الخبیر اخبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن عقدۃ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر غدیر خم پر نازل ہوئے تو لوگوں کو دو پہر کیوقت خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میںنے تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر پس ثقل اکبر ایک طرف اسکا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف اس کا تمہارے ہاتھ میں اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز ابد تک نہیں گمراہ ہوگے اور ثقل اصغر پس میرے خویش اہل بیت ہیں بتحقیق اللہ تعالے نے کہ وہ خبر دینے والا ہے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہوں۔

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خلفت فیکم اثنین ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ابدا کتاب اللہ ونسبی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم نے ان دونوں کے ساتھ تمسک کیا تو ابد تک گمراہ نہ ہوگے اللہ کی کتاب اور میری نسب اور ہرگز یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں۔

(۱۰) عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجتہ حتی اذا کان بغدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قام خطیبا بالہاجرۃ ثم قال اما بعد ایہا الناس فانی اوشک ان ادعی فاجیب وقد ترکت فیکم ما لم تضلوا بعدہ ابدا کتاب اللہ طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی الا انہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس ہو کر غدیر خم پر پہونچے دو درختوں کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا پھر دوپہر کو خطبہ پڑھنے

کے لیئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں اعلان کرتا ہوں کہ میں بلایا جاؤنگا اور میں منظور کرونگا اور میں تم میں
دو چیز چھوڑتی ہے کہ جسکو ساتھ تمسک کرنے سے تم ابد تک گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے کہ جس کا ایک
طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میرے خویش اہلبیت ہیں میں
تمہیں اپنے اہل بیت کی نسبت خدا کو یاد دلاتا ہوں نشان یہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ✤

(۱۱) عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض
ابطه فقال من کنت مولاه فعلی مولاه ثم قال ایها الناس انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله و
عترتی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
منقول ہے کہ مقام غدیر خم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہاں تک بلند کیا کہ
ہمنے آپ کی بغل کی سفیدی کو مشاہدہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ میں مولا تھا اسکا علی مولا ہے۔ پھر فرمایا ای
لوگو میں تم میں دو بھاری چیزیں پیچھے چھوڑنیوالا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اور یہ دونو ہرگز ایک
دوسرے سے جدا نہیں ہونیوالے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ✤

(۱۲) عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرة وحذیفة بن اسید وزید بن ارقم قالوا لما صدر رسول الله صلی
الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم یحج غیرها حتی کان بالجحفة نهی اصحابه عن سمرات عن البطحاء
متقاربات لا ینزلوا تحتهن حتی اذا نزل القوم واخذوا منازلهم سواهن ارسل الیهن فقم ما
تحتهن من الشوک وعمد الیهن فصلی تحتهن ثم قام فقال ایها الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر
انه لن یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی لاظن ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم
مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجاهدت ونصحت فجزاک الله خیرا
قال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وان ناره
حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشهد قال ایها الناس الا تسمعون الا فان الله مولای
وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاه فهذا مولاه واخذ بید علی فرفعها حتی عرفه
القوم اجمعون قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال ایها الناس انا فرطکم
وانکم واردون علی الحوض حوضا ما بین بصری وصنعاء فیه عدد نجوم السماء قدحان الا و
انی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما حتی تلقونی قالوا وما
الثقلان یا رسول الله قال الثقل الاکبر کتاب الله طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا

تضلوا وکلا تتبدلوا والثقل الاصغر عترتی فان تعالی قد نبانی اللطیف الخبیر انہما لن یفترقا حتی یلقیانی
وسألت الله ربی بہم ذلک فاعطانی فلا تسبقوہم فتہلکوا ولا تعلموہم فہم اعلم منکم اخرجہ
ابن عقدۃ وابو موسی المدینی والطبرانی فی الکبیر عن عامر بن ابی لیلی بن حمزۃ اور حذیفہ بن اسید اور
زید بن ارقم رضی اللہ عنہم نقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے
اور اس حج کے بعد آپنے پھر کوئی حج نہیں کیا۔ اور جحفہ مین فروکش ہوئے اپنے دوستون کو کنکریلی
زمین مین خاردار درختون کے جھنڈ کے نیچے اترنے سے منع کیا جب لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین
فروکش ہوئے ان درختون کو برابر کرایا اور انکے نیچے سے کانٹون کو جھاڑو دلائے اور انکے نیچے
نماز ادا کی پھر فرمایا اے لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدا نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے عمر
نہیں پائی مگر اپنے سے پہلے نبی گذرے ہوئے کی عمر سے آدھی۔ اور مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا
جاؤنگا پس مین خدا کی دعوت کو مان لونگا اور مین پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے
خدا کا پیغام پہونچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سبنے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے پہونچا دیا اور نہایت
کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی اللہ تعالی آپکو جزا دے فرمایا آیا تم نہیں گواہی دیتے ہو کہ نہیں
ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور بیشک محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور تحقیق جنت اور دوزخ حق ہے
اور موت کے بعد جی اٹھنا حق ہے لوگون نے عرض کیا ہان ہم گواہی دیتے ہین فرمایا اے لوگو تم
نہیں سنتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور مین تمہاری جانون سے بہتر ہون پس جسکا کہ مولا مین ہون
پس اسکا یہ مولا ہے حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ساری قوم نے انکو دیکھا پھر فرمایا
اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے پھر فرمایا اے لوگو مین تمہارے آگے
جانیوالا ہون اور تحقیق تم حوض پر وارد ہونیوالے ہو جسکا کہ عرض میری آنکھون کے سامنے سے صنعا
تک ہے اور اس مین آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق پیالے ہین بیشک جبکہ تم میرے
پاس آؤگے تو مین تمکو تمہاری چیزون سے پوچھنے والا ہون۔ پس دیکھو کہ تم کیا میرے پیچھے
لینے کرتے ہو یہانتک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگون نے عرض کیا۔ وہ دو بھاری چیزین کیا ہین فرمایا
وہ جو بڑی بھاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف تمہارے
ہاتھون مین ہے پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہیں ہوگے اور اسکو مت بدلو اور وہ جو
چھوٹی چیز بھاری ہے میری عترت ہے پس میرے مہربان خبر دینے والے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ
یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے جبتک کہ مجھ سے ملین گے اور یہ بات مینے

خدا سے طلب کی جاسکتی ہیں اور مجھے خبیر نے خبر دی ہے پس تم میری عترت پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤگے اور انکو مت سکھانا کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں ٭

(۳۱) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال انشد الله من شهد یوم غدیر خم الاقام ولا یقم رجل یقول انبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعا قلبه فقام سبعة عشر رجل منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلا وابو الهیثم وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن فالقا علیهن ثوبه ثم نادی الصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشک ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیک واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلک اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی صدقتم وانا علی ذلک من الشاهدین (اخرجه ابن عقدة) ابو الطفیل یعنی اسعد کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے کھڑے ہوکر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا یہ کہے کہ یہ بات مجھ تک پہونچی ہے مگر وہ شخص کھڑا ہو جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو۔ پس سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم طائی اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلی اور ابو الہیثم ابن التیہان اور ابو سعید خدری اور شریح الخزاعی اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہم اور قریش میں سے چند نفر بھی تھے جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے لوٹے جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور درختوں کے نیچے سے جھاڑنے کا حکم دیا اور ان پر اپنا کپڑا ڈالدیا پھر نماز کے لئے لوگوں کو پکارا ہم اپنے اپنے

خیمون سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خدائے پاک کی صفت اور ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگون نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا آپنے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ رہیو۔ پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور خدا کی دعوت کو منظور کرونگا۔ مین بھی پوچھا جانیوالا ہون اور تم بھی پوچھے جاؤگے تمہارا خون اور تمہارا مال حرام ہوگیا ہے مثل تمہارے حج کے دن کی حرمت کی اور اس تمہارے مہینہ کی حرمت کی مین تمہین عورتون کے لیئے اور ہمسایون کے لیئے اور غلامون کے لیئے عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت پس یہ دونون جبتک حوض پر وارد نہ ہون ہرگز ایکدوسرے سے نہین جدا ہونگے مجھکو خدائے مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہے پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرمانے لگے تم لوگون نے سچ کہا ہے اور مین بھی اسپر گواہ ہون ۔

(۱۴) عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه الذی قبض فیه وقد امتلأت الحجرة من اصحابه ایها الناس یوشک ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد قدمت الیکم القول معذرة الیکم الا انی مخلف فیکم الثقلین کتاب ربی عز وجل وعترتی اهل بیتی ثم اخذ بید علی فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض فاسألهما ما خلفتم فیهما (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین کہ جس مین حضور انتقال فرما گئے فرمایا اور اسوقت صحابہ سے حجرہ بھرا ہوا تھا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے کہ مین بہت جلدی انتقال کرنیوالا ہون اور مینے عذر کے ساتھ بات تمہین سنادی ہے ہمین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اپنے رب عزوجل کی کتاب اور اپنے خویش اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن اسکے ساتھ یہ دونو جبتک کہ حوض پر نہ پہونچین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے ۔

(۱۵) عن محمد بن عبد الرحمن بن خلاد وکان من رهط جابر بن عبد الله حیث اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی والفضل بن عباس فی مرض وفاته قال فخرج یعتمد علیهما حتی جلس علی المنبر وعلیه عصابة فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد ایها الناس فماذا تستنکرون من موت نبیکم الم ینع الیکم نفسه ونعی الیکم نفسکم ما خلد احد ممن بعث قبلی فیما الیهم

فاخلفوني فيكم فاني لاحق بربي وقد تركت فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي كتاب الله بين ايديكم
تقرؤنه صباحا ومساء فيه ما تاتون وما تدعون الا فلا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وكونوا اخوانا
كما امركم الله الا ثم اوصيكم بعترتي اهل بيتي (اخرجه السيد ابو الحسين يحيى بن الحسن في كتاب اخبار
المدينة) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن خلاد کہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے گروہ میں سے تھے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فضل بن عباس کا ہاتھ پکڑ کر مرض وفات میں حجرہ مبارک سے باہر تشریف
لائے اور ان دونوں پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ یہانتک کہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور کے سر اقدس پر
اسوقت دستار مبارک بندھی تھی۔ پس خدا کی صفت وثنا کی بعد فرمایا اے لوگو تم اپنے نبی کے مرنے سے کیون
برا مانتے ہو آیا تمہاری جانوں جیسی اسکی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں اسکی جان جیسی نہیں۔ آیا
جو مجھ سے پہلے آیا ہے۔ اور جو لوگ کہ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے۔
کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں۔ پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں۔ میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں
کہ اگر تم نے اسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے وہ خدا کی کتاب ہے کہ تم اسے صبح وشام
پڑھتے ہو اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے۔ اور جنکا کہ تمکو وعدہ دیا گیا ہے۔ پس آپس میں مت
جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے آپس کے بھائی بنجاؤ پھر میں تمکو اپنے
خویش اہلبیت کی بابت وصیت کرتا ہوں ۔

(١٧) عن ابن عمر قال اخر ما تكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخلفوني في اهل بيتي الخ
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے
اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ ۔

احادیث متفرق اہلبیت کے فضائل میں

عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما نزلت هذه الاية الا بذكر الله تطمئن القلوب قال ذاك
من احب الله ورسوله واهل بيتي صادقا غير كاذب (اخرجه ابو بكر بن مردويه) جناب امیر علیہ السلام
روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے
ہیں انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا اور اسکے رسول اور میرے
اہل بیت سے سچی محبت رکھنے والا ہو بغیر جھوٹ کے ۔

(١٨) عن علي قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا حتى استوى على المنبر فحمد الله واثنى عليه

قال ما بال رجال یغضوننی فی اهل بیتی والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذریتی (اخرجه ابن حبان) جناب جابر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضب مین دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھکر خدا پاک کی صفت ثنا بیان فرما کر کہا کیا حال ہے ان لوگون کا کہ میری اہل بیت کی نسبت مجھکو ایذا دیتے ہین اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ کوئی بندہ جبتک ایمان نہین لائیگا جب تک مجھ سے محبت نہین کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہین کریگا جب تک کہ میری ذریت سے محبت نہین کریگا *

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاهلی من بعدی (اخرجه الحاکم وابو یعلی الموصلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا نیک وہ ہے جو میرے اہل کے ساتھ میرے بعد نیک ہو *

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ بما یغذوکم من نعمه فاحبونی لحب اللہ واحبوا اهل بیتی بحبی (اخرجه الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تمکو اپنی نعمتون سے کھلاتا ہے اور مجھے خدا کے لیے محبت کرو۔ اور میرے اہل بیت کو میرے لیے محبت کرو۔

(۵) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اهل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا الا منافق شقی (اخرجه الملا فی سیرته) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہین دوست رکھیگا مگر مومن متقی اور نہین دشمن رکھیگا مگر منافق بدبخت *

(۶) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض اهل البیت فهو منافق (اخرجه احمد فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے *

(۷) عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفظنی فی اهل بیتی فقد اتخذ عند اللہ عهدا (اخرجه ابو سعد والملا فی سیرته) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اہل بیت کی حفاظت کریگا مین نے اسکے لیے خدای تعالے سے عہد لیا ہے *

(۸) عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا باهل بیتی فانی اخاصمکم

خصم علیا ومن اکن خصمہ وخصمہ اللہ ومن خصمہ اللہ دخل النار (اخرجہ ابو سعد الملاء) ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کرو میرے اہل بیت کے ساتھ میں بیشک انکے لیے کل تم سے جھگڑوں گا اور جس سے کہ میں جھگڑنے والا ہونگا اس سے اللہ تعالےٰ جھگڑیگا۔ اور جس سے اللہ تعالےٰ جھگڑیگا وہ آگ میں گھسیگا +

(۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذانی فی اہلی فقد اذی اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے اہل کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی +

(۱۰) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرء ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہ ہوتا مگر میرے قرابتیوں کی محبت سے +

(۱۱) عن جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من ابغضنا اہل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ میں فرمایا اے لوگو جس نے ناراض کیا میرے اہل بیت کو اللہ تعالےٰ اسکو دن قیامت کو یہودیوں میں اوٹھائیگا۔

(۱۲) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اہل بیتہ (اخرجہ البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء المیت) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضور پرنور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر ایک چیز کے لیے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے اہل بیت کی +

(۱۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد ان ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ البتہ قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس راضی ہو جائیگا تو۔ کہا راوی نے پس راضی ہوگئے محمد صلعم کہ اگر اہل بیت دوزخ میں نہ داخل ہونگے۔

(۱۴) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لامتی من احب اہل بیتی (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری امت کے لیے ہے اور اس شخص کے لیے جو میرے اہلبیت کو دوست رکھے

عترت کی تحقیق

بت کا قول ہے عترۃ الرجل سوا اسکے مددگار مراد ہیں جیسیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ
عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار اور مددگار ہیں ۔
بن سکیت کے نزدیک عترت اور رہط کے ایک معنے ہیں اور رہط قوم اور قبیلہ کو کہا جاتا ہے اور اس کا
طلاق عربی زبان میں صرف مردوں پر ہوتا ہے محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول میں لکھتے
ہیں کہ بعض کے نزدیک عترۃ مرادف عشیرۃ اور بعض کے نزدیک مرادف ذریت ہے باپ دادا کی اولاد کو
عشیرۃ اور نسل کو ذریت کہتے ہیں ۔
لبی کہتے ہیں کہ عترت سے قریبی اہل بیت اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد ہو سکتے ہیں (الغریبین لابی
عبیدہ) ثعلب بن اعرابی سے روایت کرتا ہے کہ عترت سے صرف ذریت مراد ہے یعنے وہ اولاد جو اس کی
صلب سے پیدا ہو اور وہ نسل جو اسکے پیچھے ہے۔ عرب اس کے سوا اور کسی کو عترت نہیں کہتے ہیں ازہری
ی قول کی تائید کرتا ہے۔ (مصباح المنیر)
پس اسی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت یعنے اولاد جناب امیر علیہ السلام کی جو جناب سیدہ کی بطن
مبارک سے پیدا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت کہلاتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ عترۃ
لعنہ یا یوں لکھتے ہیں۔ (عترتہا الذی ینسبون الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھم اولاد فاطمۃ) یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عترت وہ لوگ ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجاتی ہے اور وہ جناب سیدہ کی اولاد ہیں
بعض اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ اولاد بنت ذریت میں داخل نہیں۔ باوجودیکہ
بیٹی کی اولاد کا ذریت میں داخل ہونا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے جس کی بحث ہم پیشتر لکھ چکے ہیں۔

یہ لفظ بھی اہل عبا کے سوا دوسروں کی شان میں وارد نہیں ہوا۔

احادیث فضائل عترت

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم
وھبھم لی قال ففعل (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے خدا کریم یہ میرے بدکاروں کو نیکو کاروں کے لئے بخش دے یہ لوگ تیرے رسول کی عترت ہیں ان کے

ہم انکو انکے نیکیان کے بدلے بخش اور ان سب کو میرے لیے بخشدے ساو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خداتعالی نے ایسا ہی کیا ہے ۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ انا لہم شفاعتی یوم القیامۃ المکرم لذریتی والقاضی لھم حوائجھم والساعی فی امورھم عند اضطرارھم الیہ والمحب لھم بقلبہ ولسانہ (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اھل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیون کو قیامت کے روز میری شفاعت پہونچیگی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنیوالا ہے دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتون کو پورا کرتا ہے تیسرے وہ جو کہ انکے امور مین جبکہ وہ مضطر ہین کوشش کرتا ہے چوتھے وہ جو کہ دل و زبان سے انکا دوست ہے ۔

(۳) عن ابن عباس فی قولہ تعالی الحقنا بھم ذریاتھم قال ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن معہ فی درجتہ فی الجنۃ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرأ والذین امنوا واتبعناھم بایمان الحقنا بھم ذریاتھم الخ وقال فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذاک بذریۃ صلی اللہ علیہ وسلم (نقلہ السمہودی فی جواہر العقدین) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین جسکا کہ ترجمہ یہہ ہے (کہ ملا دیا ہے ہمنے ان سے انکی ذریت کو) روایت ہی کہ بتحقیق اللہ تعالی بلند کریگا مومن کی ذریت کا درجا اس کے ساتھہ جنت مین اگرچہ اس مومن سے عمل مین وہ کمتر ہونگے پہر ابن عباس نے اس آیت کو پڑہا جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکی ذریت کو انکا پیرو کیا ہے ایمان کے ساتھہ ملا دیا ہے ہمنے انکے ساتھہ انکی ذریت کو) اور یہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہ ہے تو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا ۔

(۴) عن علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاھلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک انزع البطین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یعنی علی سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق خدا نے تجہے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعون کو تیرے شیعون کے محبون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع اور بطین ہے ✤

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ کنت انا وانت وولداک علی خیل بلق متوجۃ متیجات بالدر والیاقوت فیامر اللہ بکم الی الجنۃ والناس ینظرون (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ

آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو مین اور تو اور تیری اولاد ابلق گھوڑون پر سوار ہونگے اور انکو سرون پر دور اور یاقوت کے بڑا و تاج رکھے ہوئے ہونگے پس تمکو اللہ تعالی جنت کی طرف جانیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے ۔

(۶) عن عاصم بن النجود عن ذر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرم اللہ ذریتہا علی النار اخرجہ البزار فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ قاری عاصم بن النجود ذر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہین کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنے شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ پس خدا نے اسکی ذریت پر آگ کو حرام کردیا ہے ۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لما سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمہا و ذریتہا من النار رواہ اخرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ المحب الطبری فی الریاض عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیون نام ہوا ہے علی نے کہ اسوقت حاضر تہے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیون فاطمہ نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اسکو اور اسکی ذریت کو آگ سے چہڑایا ہے ۔

(۸) عن عبد الرحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرہا سبع عشرۃ او تسع عشرۃ یوما ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا فان موعدکم الحوض۔ والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ ولتؤتن الزکوۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ھو ھذا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی والحاکم عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو طائف کیطرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا انیس دن محاصرہ کیا پہر خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ مین تمہین اپنی عترت کے ساتھہ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون بیشک حوض کوثر تمہارے وعدے کی جگہہ ہے مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ضرور تم نماز پڑہو اور زکوۃ دو ورنہ تمہاری طرف ایسے ایک آدمی کو بہیجونگا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پہر جناب علی کا ہاتھہ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے ۔

(۹) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی عترتی اھل

بیہقی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ سب سے آخری کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو۔

(۱۰) عن معقل بن یسار قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای الذی حث علی التمسک بھم (اخرجہ الدار قطنی) معقل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت میں جنکے تمسک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ فرمایا تھا۔

(۱۱) عن ابی لیلی قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من عترتہ ویکون اھلی احب الیہ من اھلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ (اخرجہ الدیلمی) ابو یعلےٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایمان لائیگا کوئی بندہ کہ جب تک مجھے اپنی جان سے زیادہ محبت نکرے اور میری عترت کو اپنی عترت سے سوا پیار نکرے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نرکھے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے۔

(۱۲) عن ابی سعید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عزوجل علی من اذانی فی عترتی (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا غضب بھڑکتا ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کی بابت میں ایذا دیتا ہے۔

(۱۳) ومن خطب الحسن فی ایامہ فی بعض مقاماتہ انہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترة رسول اللہ الاقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (صواعق محرقہ الذھب المسعودی) جناب حسن علیہ السلام کے خطبات سے کہ آپنے بعض ایام میں بعض مقامات پر فرمائے ہیں نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہم ہی ہیں خدا کا گروہ جو رستگار ہونیوالا ہے اور ہم ہی ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار اور انکے پاک اور طیب اہل بیت اور ان دونوں میں سے ایک جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے۔

ذی القربیٰ کی تحقیق

ذی القربیٰ سے یہی یہی ذوات مقدسہ مراد ہیں چنانچہ امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں
لکھتے ہیں عن ابن عباس قال نزلت هذه الآیة قل لا اسألکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ قالوا
من قرابتك هولاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علی و فاطمة و ابناهما (اخرجه احمد و ابن
ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و الدیلمی و الثعلبی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ کہدے یا رسول اللہ نہیں مانگتا میں تم سے اسکی اجرت مگر قرابتیوں
کی مودت۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنکی مودت کو خدا نے ہم پر واجب کیا ہے آپنے
فرمایا وہ فاطمہ اور علی اور انکے دونوں بیٹے ہیں۔

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اهل البیت فی حم آیة لا یحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ قل لا
اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ (اخرجه ابو الشیخ) مروی ہے زاذان سے کہ جناب امیر
علیہ السلام فرماتے تھے کہ سورہ حم میں ہم اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہے جسکا کہ مضمون یہ ہے
کہ ہم اہل بیت کی مودت کو محفوظ نہیں رکھیگا مگر ہر ایک مومن پھر آپنے اس آیت کو پڑھا کہدے یا رسول
اللہ نہیں مانگتا میں تم سے اسکی اجرت مگر قرابتیوں کی مودت۔

تنبیہ

چونکہ اس فصل میں جناب امیر علیہ السلام کی اولاد صالح کا بیان ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ آئمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے۔

منحصر ہونا امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام میں

(۱) عن جابر بن سمرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یزال هذا الامر عزیزا ینصرون علی ناواهم
اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش (اخرجه الشیخان وله طرق والفاظ ومنها لا یزال هذا الامر
صالحا ومنها لا یزال هذا الامر ماضیا وراه احمد) ومنها لا یزال الناس ماضیا ما ولیهم اثنا
عشر رجلا (اخرجه المسلم) ومنها عنده ان هذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیهم اثنا عشر خلیفة
ومنها عنده لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفة ومنها عند البزار لا یزال امر امتی قائما
حتی یمضی اثنا عشر خلیفة۔ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے
کہ ہمیشہ یہ امر عزت والا رہیگا جب تک کہ مدد کرینگے بارہ خلیفہ جو سب قریش سے ہونگے

شیخین یعنے بخاری و مسلم نے تو اسی طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ لیکن اسکے طریقے اور الفاظ بہت سی ہیں۔ ان میں ایک روایت یہی ہے کہ آپ نے فرمایا ہمیشہ یہ امر اچھا رہیگا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہیگا (ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا) اور ایک روایت مسلم کی ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہیگا جبکہ تولیت اسکی بارہ خلیفے کرینگے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گذرے گا جب تک کہ جاری کرینگے اسکو بارہ خلیفے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا جبتک کہ بارہ خلیفے گذر جائینگے۔ اور بزار نے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہے گا جبتک کہ بارہ خلیفے گذر جائینگے

(۲) عن مسروق قال کنا مع عبد اللہ بن مسعود جالسا فی المسجد فاتاہ رجل فقال یا ابن مسعود ھل حدثکم نبیکم کم یکون بعدہ خلیفۃ قال نعم کعدۃ نقباء بنی اسرائیل (اخرجہ احمد فی المسند والبزار والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی انکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابن مسعود آیا آپ لوگوں کو آپکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہنے لگے ہاں مثل بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد کے

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ وفاطمۃ علاقتہ والائمۃ من امتی عمودہ یوزن فیہ اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں حسن و حسین اس ترازو کے پلڑے ہیں علی اسکی زبان ہے فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کئے جاتے ہیں۔

(۴) عن سلمان قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الحسین علی فخذیہ وھو یقبل عینیہ ویقبل فاہ ویقول انت سید ابن سید وانت امام ابن امام وانت حجۃ ابن حجۃ ابو حجج تسعۃ تاسعھم قائمھم (اخرجہ فی المودۃ السید علی الھمدانی الشافعی واخطب خوارزم فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسین علیہ السلام آپکی ران پر بیٹھے ہیں اور حضور انکی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے تو سید ہے سید کا بیٹا ہے اور تو امام کا بیٹا امام ہے اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور تو نو حجتوں کا باپ ہے نواں انکا قائم آل محمد صلعم ہے۔

والد الحسین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نو شخص اولاد حسین میں سے معصوم ہیں۔

مناقب امام زین العابدین علیہ السلام

وھو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزین العابدین ویقال لہ علی الاصغر و لیس للحسین عقب الا من زین العابدین وھو ابو الائمۃ وسادات التابعین وامہ سلافہ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وکان یقال لزین العابدین ابن الخیرتین لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للہ تعالی من عبادہ خیرتان فخیرتہ من العرب قریش ومن العجم فارس (ابن خلکان) آپ کا نام نامی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے آپ مشہور ہیں زین العابدین کے لقب سے۔ اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی آپ ابو الائمہ اور سید التابعین ہیں حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلافہ بنت یزدجرد ہے یزدجرد پر شاہان فارس کا سلسلہ ختم ہوتا ہے آپکو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں یعنی عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو منتخب کر لیا ہے +

(۲) ولد یوم الخمیس فی المدینۃ خامس شعبان سنہ ثمان وثلاثین فی ایام جدہ علی بن ابی طالب قبل وفاتہ بسنتین۔ وکنیتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزین العابدین وسجاد۔ وذوی الثفنات والزکی والامین وامہ ام ولد اسمہا غزالہ وقیل ام سلمۃ وقیل شاہ زنان (تذکرہ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری کو آپکے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں انکی وفات سے دو برس پہلے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زین العابدین اور سجاد۔ اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہے جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام مبارک غزالہ تھا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زنان تھا +

ذہبی نے طبقات الحفاظ میں آپ کی کنیت ابو الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بھی لکھی ہے +

اور آپکا سجاد لقب ہونیکی وجہ تسمیہ کہ جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے ان ابی علی ابن الحسین ما ذکر اللہ عز وجل نعمۃ علیہ الا سجد ولا قرء ایۃ من کتاب اللہ عز وجل فیہا سجود

الا سجد ولا فرغ من صلوٰۃ مفروضۃ الا سجد ولا وفق لاصلاح بین اثنین الا سجد وکان اثر السجود فی جمیع مواضع سجودہ فسمی السجاد بذلک یعنی میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام جب کبھی خدا کی نعمت کا ذکر کیا کرتے تو سجدہ کرتے اور جب کبھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس میں سجدہ آجاتا تو آپ سجدہ فرماتے اور جب فرضوں سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور جب دو شخصوں کی صلح کراتے تو سجدہ کرتے اور آپ کے تمام مواضع سجود میں سجدے کا نشان پائے جاتے تھے اسلیے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا اسی وجہ سے آپ کو ذوی الثفنات بھی کہا جاتا تھا ✦

اور آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک رات نماز میں مصروف تھے کہ شیطان نے اژدہا کی صورت بنکر چاہا کہ آپ کو عبادت الٰہی سے باز رکھے حضرت نے مطلق اسکی طرف التفات نہ کی یہانتک کہ اوس نے حضرت کے پاے مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپ نے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو غیب سے آواز آئی انت زین العابدین (شواہد النبوۃ جامی) اور امام مالک کہتے ہیں سمی زین العابدین لکثرۃ عبادتہ یعنے جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے ✦

آنکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۳۳ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۸ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۷ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۶ھ میں ہوئی ۔

قال ابن سعد فی الطبقات وکان علی بن الحسین من الطبقۃ الثانیۃ من التابعین وکان ثقۃ مامونا کثیر الحدیث عالیا رفیعا ورعا عابدا خائفا یعنے جناب علی بن حسین تابعین کے دوسرے طبقہ میں سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سی حدیثوں والے بلند مرتبہ والے خدا سے ڈرنیوالے عابد اور خائف تھے ✦

وکان ابن عباس اذا راٰہ قال مرحبا بالحبیب بن الحبیب رتن کرم خواص الامہ اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے شاباش اے محبوب محبوب کے بیٹے ✦

عن صالح بن حسان قال قال رجل لسعید بن المسیب ما رأیت احدا اورع من فلان قال فھل رأیت علی بن الحسین قال لا قال ما رأیت احدا اورع منہ (حلیۃ الابرار للحافظ ابی نعیم) صالح بن حسان کہتا ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب التابعین سے کہا کہ میں نے فلانے شخص سے کسی کو زیادہ متورع نہیں دیکھا سعید نے جواب دیا کہ تو نے علی بن حسین کو بھی دیکھا ہے اس نے کہا نہیں سعید نے کہا میں نے ان سے زیادہ کوئی متورع نہیں دیکھا ✦

قال الذھبی فی العبلہ ما رأینا قرشیا افضل منہ ذہبی (؟) کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قریشی ان سے

افضل نہیں دیکھا +

من الزھری قال ما رأیت احدا افضل و افقہ من علی بن الحسین وکذا قال ابو حازم (حلیۃ الابرار طبقات الحفاظ) ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین سے زیادہ افضل اور فقیہ کوئی نہیں دیکھا اور ابو حازم سے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلہا الزھری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات الحفاظ للذھبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہیں جو زہری جناب علی بن حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں +

قال مالک کان من اہل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہیں کہ جناب امام زین العابدین اہل فضل میں سے ہے +

و فی روایۃ کان اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر حتی مات علی بن الحسین (حلیۃ الابرار) اور ایک روایت میں کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے جب تک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے ہم سے پوشیدہ خیرات گم نہیں ہوئی +

قال ابن عائشۃ سمعت اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر الا بعد موت علی بن الحسین قال ابن اسحاق کان ناس من اہل المدینۃ یعیشون لا یدرکون من این معاشہم و ماکلہم فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یؤتون بہ لیلا الی منازلہم قال سفیان و کان یحمل جراب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلوہ جعلوا ینظرون الی سواد فی ظہرہ فقیل ما ھذا فقالوا کان یحمل جراب الدقیق لیلا علی ظہرہ یعطیہ فقراء اہل المدینۃ (صواعق محرقہ) ابن عائشہ کہتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہماری مخفی خیرات علی ابن حسین کے مرنے سے جاتی رہی۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کھانا پاتے تھے لیکن انکو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے پاتے ہیں۔ اور کون انکو پہونچاتا ہے۔ جب علی ابن حسین فوت ہو گئے تو رات کو انکا کھانا انکے مکانوں پر نہ آیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ رات کو آپ روٹیوں کا تھیلا اپنی پیٹھ پر رکھ کر خیرات بانٹتے تھے۔ جب انکو غسل دینے لگے تو ایک سیاہ داغ آپ کی پشت پر دکھائی دیا پوچھا گیا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا تھیلا اٹھا کر فقراء اہل مدینہ کو دیتے تھے +

قال ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ و اما علی بن الحسین علی اختلاف المذاہب مجمعون علیہ

لا یمتری احد فی تدبیرہ ولا اشک احد فی تقدیمه وکان اهل الحجاز یقولون لم تر ثلثة فی الدهر یرجعوا
الی اب قریب کلهم یسمی علیا وکلهم یصلح للخلافة لتکامل خصال الخیر فیهم یعنون علی بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب وعلی بن عبد الله بن جعفر وعلی بن عبد الله بن عباس رضوا علیهم ابو
عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکہتے ہین باوجود اختلاف مذاہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق
ہین اور کوئی شخص آپکی بزرگی کے بارے مین شک نہین رکہتا۔ اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہمنے دنیا مین
کوئی تین آدمیون جیسا نہین دیکہا کہ بالکل اپنے دادا کے ساتھ مشابہت رکہتے تھے اور ان تینون
کا نام علی تہا اور ہر ایک ان تینون مین سے باعث کامل ہونے خصائل خیر کے خلافت کی صلاحیت
رکہتا تہا۔ وہ یہ ہین یعنے علی بن حسین بن علی۔ اور علی بن عبد اللہ بن جعفر۔ اور علی بن عبد اللہ بن عباس
کان زین العابدین عظیم التجاوز والعفو والصفح حتی انه سبه رجل فتغافل عنه فقال له ایاک
اعنی فقال وعنک اعرض واشار الی قوله تعالی خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاهلین
صواعق محرقہ۔ جناب امام زین العابدین بڑے تجاوز کرنیوالے اور عفو کرنے والے اور گناہون سے
درگذر کرنیوالے تھے۔ یہانتک کہ ایک شخص نے آپکو برا کہا آپنے اس سے تغافل فرمایا۔ اس نے کہا آپ مجھسے
بے پروا ہین۔ آپنے فرمایا مین تجھسے اعراض کرتا ہون۔ اور آپنے اس آیت کیطرف اشارہ فرمایا جسکا
ترجمہ یہ ہے۔ عفو کو اختیار کر اور اچھے کام کا حکم دے اور جاہلون سے منہ پھیر لے ۔

عن حفص القرشی قال کان علی بن الحسین اذا توضأ اصفر لونه فقیل له ذالک فقال الا تدرون
بین یدی من اقف وحکی انه یصلی فی الیوم واللیلة الف رکعة صواعق محرقہ۔ حفص قرشی
کہتے ہین کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جبکہ وضو کرتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہوجاتا۔ آپکی خدمت
مین اسکی نسبت عرض کیا آپنے فرمایا تم نہین جانتے کہ مین کسکے سامنے کہڑا ہوتا ہون اور یہی مروی
ہے کہ جناب دن رات مین ایک ہزار رکعت پڑہا کرتے تھے ۔

عن ابی الفرج الاصبهانی قال وقعت نار فی دار علی بن الحسین وهو ساجد فقالوا النار النار
یا ابن رسول الله فما رفع رأسه حتی طفیت فقیل له ما الذی الهاک عنها فقال النار الاخری (تذکرة
خواص الامة) علامہ ابو الفرج الاصبهانی لکہتے ہین کہ ایکدفعہ آپکے گہر مین آگ لگی آپ اسوقت
سجدے مین تھے لوگ آگ آگ پکارنے لگے حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی
لوگون نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپکو کس چیز نے اس آگ سے غافل کر دیا تہا آپنے فرمایا دوزخ کی
آگ نے ۔

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلانا یقع فیک فقال قم بنا الیہ فقام معہ وھو یظن انہ یستنصر لنفسہ فلما وصل قال لہ یا فلان ان کان ما قلت حقا فغفر اللہ لی فانی کان افتراء فغفر اللہ لک رواہ کرہ خواص الامۃ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب امام علی بن الحسین علیہ السلام سے جاکر بیان کیا کہ فلان آدمی آپ کی بدگوئیان کرتا ہے آپ نے فرمایا اسکے پاس میرے ساتھ چل وہ آپکے ساتھ ہولیا اسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ بیشک اپنی مدد کے لیے ساتھ لے چلے ہیں جب آپ اس آدمی کے پاس پہونچے تو فرمایا اسے فلان تو نے جو مجھکو برا کہا ہے اگر سچ ہے تو اللہ تعالی مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو تجھے بخشے ✱

اخرج ابو نعیم انہ لما حج ہشام بن عبد الملک فی حیوۃ ابیہ فاجتھد ان یستلم الحجر فلم یمکنہ من الازدحام فنصب منبر الی جانب زمزم وجلس ینظر الی الناس وحولہ جماعۃ من اعیان اھل الشام فبینما ھو کذلک اذ اقبل زین العابدین فلما انتھی الی الحجر تنحی الناس حتی استلمہ فقال رجل من اھل الشام لہشام من ھذا قال لا اعرفہ مخافۃ ان یرغب اھل الشام فی زین العابدین فقال الفرزدق انا اعرفہ ثم انشاء حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء مین لکھتے ہیں کہ جب ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی زندگی مین حج کرنے کے لیے گیا۔ اس نے حجر الاسود بوسہ دینے کے لیے نہایت زور مارا لیکن لوگون سے بھیڑ کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہوسکا۔ مجبور ہوکر وہ چاہ زمزم کے قریب بیٹھ گیا اور لوگون کی آمد و رفت دیکھنے لگا اسکے گرد اعیان اہل شام کی ایک جماعت کھڑی تھی وہ ابھی اسی حال مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہان جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے جب حجر الاسود کے پاس پہونچے تو لوگ منتشر ہوگئے یہانتک کہ آپنے حجر الاسود کو چوما اہل شام مین سے ایک آدمی نے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہین جنکی کہ لوگ اسقدر تعظیم کرتے ہین ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہوجائین کہنے لگا مین نہین جانتا کہ یہ کون ہین۔ ابو فراس فرزدق جو اس زمانہ مین مشہور شاعر تھا کہنے لگا مین انکو پہچانتا ہون۔ اور اس نے فی البدیہ یہ قصیدہ پڑھکر سنایا ✱

قصیدۂ فرزدق

ما قال لا قط الا فی تشهده ۔ لولا التشهد کانت لاؤه نعم

کبھی اس نے بجز وقت تشہد کے لا نہیں کہا ۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو اسکا لا بھی نعم ہوتا

لا یخلف الوعد میمون نقیبته ۔ رحب الفناء اریب حین یعتزم

وعدہ کا خلاف نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے ۔ مہمانوں کیلیے اسکے گھر کا صحن فراخ ہے دانا ہے جبکہ وہ قصد کرتا ہے

عم البریة بالاحسان فانقشعت ۔ عنها العناية والاملاق والعدم

انکے احسان کے ساتھ خلقت کو گھیر لیا ہے پس دور ہو گیا ہے ۔ خلقت سے رنج اور گدائی اور افلاس

من معشر حبهم دین وبغضهم ۔ کفر وقربهم منجی ومعتصم

یہ اس گروہ سے ہے کہ انکی محبت دین ہے اور انکا بغض ۔ کفر ہے اور انکا قرب نجات دینے والا ہے اور پناہ دینے کی جگہ ہے

ان عد اهل التقی کانت ائمتهم ۔ او قیل من خیر اهل الارض قیل هم

اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جائے تو یہ انکے امام ہیں ۔ اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر رہنے والوں میں کون افضل ہیں تو جواب دیا جاتا ہے کہ یہی ہیں

لا یستطیع جواد بعد غایتهم ۔ ولا یدانیهم قوم وان کرموا

جہاں وہ پہنچے ہیں وہاں کوئی جوانمرد سخاوت کرنیوالا نہیں پہنچا ۔ ان تک کوئی قوم نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ سخاوت کرنیوالی ہو

هم الغیوث اذا ما ازمة ازمت ۔ والاسد اسد الشری والباس محتدم

وہ برسنے والے ابر ہیں جبکہ قحط کی تکلیف لوگوں کو بگاڑ دیتی ہے ۔ وہ شیر ہیں شیر کچھار کے جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

لا ینقص العسر بسطا من اکفهم ۔ سیان ذلک ان اثروا وان عدموا

انکے ہاتھ کی فراخی کو یعنی سخاوت کو عسرت نقصان نہیں پہنچاتی ۔ یہ دونوں یعنی تنگی اور فراخی انکو یکساں برابر ہیں اگر وہ مالدار ہوں یا نہ ہوں

مقدم بعد ذکر الله ذکرهم ۔ فی کل بدء ومختوم به الکلم

انکا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے ۔ ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر

۱ تشهد اشهد ان لا اله گفتن ۲ نقیبه بمعنی جان و منه فلان میمون النقیبة ای کان مبارک النفس ۳ رحب بمعنی فراخ ۴ فنا گرداگرد مکبر و منه فناء الدار ۵ اریب خردمند ۶ یعتزم بعین مهمله مضارع اعتزام بمعنی قصد کردن ۷ انقشعت ماضی انقشاع بمعنی کشاده شدن ۸ املاق درویش شدن ۹ عنا یه رنج دیدن ۱۰ عدم نیستی و درویشی صراح ۱۲ ۱۱ ازمة بمعنی سختی و قحط ۱۲ الشری راهی ست در کوه سلمی که جای باش شیران ست ۱۳ محتدم از احتدام افروخته شدن آتش ۱۲

یابیٰ لھم ان یحل الذم ساحتھم	خیم کریم وایدٍ بالندی ھضم
انکے گھر کے صحن میں انہنے سو مذمت انکار کر لی ہے	سخاوت انکی عادت ہے اور انکے ہاتھ بخشش مین خرچ کیے ہین
ای الخلائق لیست فی رقابھم	لاولیۃ ھذا اولہ نعم
وہ کون سے لوگ ہین کہ انکے غلامون کے شمار مین نہین	انکے پیشوا ہونیکی وجہ سے یا انکے صاحب نعمت ہونیکی وجہ سے
من یعرف اللہ یعرف اولیۃ ذا	والدین من بیت ھذا نالہ الامم
جو شخص خدا کو پہچانتا ہے انکو پیشوا جانتا ہے	اور دین انکے گھر سے امتون نے پایا ہے

فلما سمعھا ھشام غضب وحبس فرزوق وامر لہ زین العابدین باثنی عشر الف درھم وقال اعذرنا لو کان عندنا اکثر لوصلناک بہ فقال امتدحتہ للہ لا للعطاء فقال زین العابدین انا اھل البیت اذا وھبنا شیئا لا نستعیدہ فقبلھا فرزوق (صواعق محرقہ) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا تو غصہ مین آکر فرزوق کو قید کر دیا۔ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزدق کو دینے کا حکم دیا کر کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بھیجتے فرزدق نے کہا مین نے خدا کے لیے انکی مدح کی ہے نہ عطا کے لیئے جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسیکو کچھ دیتے ہین تو واپس نہین لیتے۔ فرزوق نے وہ درہم قبول کر لیے۔

عن الزھری قال حمل عبد الملک بن مروان علی بن الحسین مقیدا من المدینۃ فاثقلہ حدیدا ووکل بہ حفظۃ قال فاستاذنتھم فی وداعہ فاذنوا فدخلت علیہ والقیود فی رجلیہ والغل فی یدیہ وھو فی قبۃ فبکیت وقلت وددت انی مکانک وانت سالم فقال یا زھری اتظن ذلک یکربنی لو شئت لما کان وانہ لتذکرۃ فی عذاب اللہ ثم اخرج رجلیہ من القید ویدیہ من الغل ثم قال لا جزت علی ھذا یومین من المدینۃ قال فما مضت الا اربع لیال الا وقد فقدوہ وقدم الموکلون الذین کانوا معہ الی المدینۃ یطلبونہ فما وجدوہ فما وجدوہ فسالت بعضھم فقالوا انا نراہ انہ لنازل ونحن لہ مترصد حتی طلع الفجر فلم نجدہ ووجدنا حدیدہ وقال الزھری فقدمت بعد ذلک علی عبد الملک فسالنی عنہ فاخبرتہ فقال قد جاء فی یوم فقدہ الاعوان فدخل علی فقال ما انا وانت فقلت اقم عندی فقال لا احب ثم خرج فواللہ لقد امتلا قلبی منہ خیفۃ (صواعق محرقہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبد الملک نے خیم چون خیم عادت خوشہ اللہ سے جوانمردی ستہ مضمر خرچ کنندہ۔

ابن مروان کے حکم سے عاملوں نے امام زین العابدین کو قید کردیا اور پاؤن مین بیڑیان اور ہاتہون مین
ہتکڑیان پہنائین مین عاملون سے اجازت لیکر امام کے لینے کے لیے گیا۔ جب مینے انکا یہ حال دیکھا
تو مجھسے نہ رہا گیا اور رونے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا کہ مین بجائے آپکے اس قید مین ہوتا اور
یہ حال آپکا مین اپنی آنکھون سے نہ دیکھتا امام نے فرمایا کہ اے زہری کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین اس قید
سے تکلیف مین ہون اگر مین چاہون تو ابہی اس سے چھوٹ سکتا ہون بندگان خدا کو کوئی قید کر سکتا
ہے یہ صرف اسلیئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکھکر ہر وقت عذاب آخرت کو یاد کرتے رہین۔ یہ کہکر
پاؤن بیڑیون سے نکال لیے کہ مین حیرت مین رہگیا۔ فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگون
کے ساتہ ہین۔ چوتہے دن عبد الملک کے نوکر جو امام پر موکل تہے مدینہ مین واپس آئے اور امام کو ڈہونڈہنے
لگے انکو کہین پتہ امام کا نہ ملا۔ مینے ان مین سے ایک کو پوچہا کہ کیا ماجرا گذرا ہے اس نے بیان کیا
کہ جب ہم ایک منزل مین فروکش ہوئے تو ہم رات بہر سب کے سب بیدار تہے صبح کو جب خیمہ مین گئے تو
بجز بیڑیون کے کچھہ نہ دیکھا زہری کہتے ہین کہ جب مین عبد الملک کے پاس گیا تو مینے اس قصہ کو اس
سے نقل کیا۔ اسنے کہا کہ جسوقت میرے گماشتون کے ہاتہون سے نکل گئے اسیدن میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا مجہے کہ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے کہ جسکے بدلے مین تو ہمکو یہ تکلیف دیتا ہے۔
مینے عرض کیا کہ اب آپ میرے پاس اقامت فرماوین انکار کیا اور چلے گئے مجھکو انکے چہرہ سے
اس قدر خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے بہر گیا۔

منہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین حج کے لیئے گیا اور سجاد علیہ السلام کی قدمبوسی سے مشرف ہوا
امام نے پوچہا خزیمہ بن کاہل الاصغری کا کیا حال ہے مینے عرض کیا مین اسکو کوفہ مین زندہ چہوڑ آیا ہون
فرمایا۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ جب مین لوٹ کر کوفہ مین آیا ان دنون مین مختار ابن
ابی عبیدہ بن جراح نے خروج کیا ہوا تھا میری اس سے دوستی تہی۔ ایک روز مین سوار ہو کر اسکے
ملنے کو جا رہا تہا۔ جب اسکے مکان کے قریب پونچا تو وہ سوار ہو چکا تہا مین بہی اسکے ساتہہ ہو لیا
ایک مقام پر پونچکر وہ ٹہیر گیا۔ اتنے مین خزیمہ کو لوگون نے گرفتار کر کے حاضر کیا۔ مختار نے حکم دیا
کہ فی الفور اسکے ہاتہہ قطع کر ڈالو۔ جلادون نے اسکے ہاتہہ کاٹ ڈالے پہر لکڑیون کے انبار مین ڈالکر
جلا دیا۔ جب مینے یہ حال دیکھا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑہنے لگا۔ مختار نے مجھہ سے اسکا سبب
استفسار کیا مینے اس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا۔ اس نے مجھکو دوبارہ قسم
دلاکر پوچہا مینے کہا کہ کیا مین اس امر مین امام پر جہوٹ بول سکتا ہون۔ مختار گھوڑے سے اترکر

خدا کا شکر بجا لایا۔ جب نماز سے فارغ ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ تو ما[illegible] مین میرا گہر پڑتا تہا جب میرا گہر
نزدیک آگیا تو مینے اسکو دعوت کے لیے کہا کہنے لگا کہ اے منہال آج تو نے مجہہ سوا امام کی دعا کی خبر بیان
کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتہون سے پوری ہوئی ہے مجہکو چاہیئے کہ مین آج اسکے
شکریہ مین تمام دن روزہ رکہون۔ یہ کہکر مجہ سے رخصت ہو گیا (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز محمد حنفیہ رضی
اللہ عنہ حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا مین تمہارا چچا ہون۔ اور عمر مین بہی آپسے
بڑا ہون سو آپ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر علیہ السلام کی تبرکات مجکو دیدین۔ کیونکہ بعد حضرت
امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کر لینا ضروری
ہے کہ بعد شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا کے امام برحق کون ہے۔ تشریف لائیے ہم حجر الاسود
سے پوچھ لیتے ہین۔ دونون صاحب حجر الاسود کے پاس تشریف لے گئے سجاد علیہ السلام نے اسماء
ماثورہ الہی کو پڑہکر حجر الاسود کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیرے
ہاتہہ مین ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام برحق اور وصی اور جانشین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے حجر الاسود بحکم رب العزت بزبان فصیح گویا ہوا کہ اے محمد بن حنفیہ امامت
حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے کل امور دین مین آپ پر انکا اتباع واجب ہے (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے خدمتگارون کے ساتہہ جانب صحرا تشریف لیگئے۔ جب چاشت
کے وقت کہانا حاضر کیا گیا۔ اتنے مین ایک ہرن آکر سامنے کہڑا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ مین علی
ابن الحسین بن علی ہون میری مان فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ہین اے ہرن میرے ساتہہ آکر
کہانا کہالے ہرن نے الفور حاضر ہوکر مودبانہ گوشہ بساط پر بیٹہہ گیا۔ اور کہانا کہا کر چلا گیا
حاضرین مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پہر اسکو بلائین حضرت نے فرمایا میرا
زنہاری ہے ہرگز اسکو نہ چہیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہے کہ حضور کی زنہاری کو ہم چہیڑین حضرت نے
آواز دی وہ ہرن پہر آکر حاضر ہو گیا۔ ایک شخص نے اسکی پیٹہہ پر ہاتہہ رکہا وہ فی الفور بہاگ گیا
حضرت نے فرمایا تمنے میری زنہاری کو کیون چہیڑا اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہین آئیگا (شواہد النبوۃ)

عمرہ سبع وخمسون منہا سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب ثم عشر مع عمہ الحسن ثم احدی
عشر مع ابیہ الحسین علیہم السلام یقال سمہ الولید بن عبد الملک ودفن بالبقیع عند عمہ
الحسن وتوفی سنہ ۹۴ او سنہ ۹۵ (تذکرۂ خواص الامہ) آپکے عمر ستاون برس کی تہی دو برس

آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنار عاطفت مین پرورش پاتے رہے۔ اور دس برس اپنے چچا حسن
علیہ السلام کے حضور مین کھیلتے رہے اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے
کہا جاتا ہے کہ آپکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوایا تھا۔ آپ اپنے چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو مین درمیان
قبرستان بقیع مدفون ہین سنہ ۹۴ھ یا سنہ ۹۵ھ مین آپ کی وفات واقع ہوئی ہے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات مسموما وان الذی سمه الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی
کہتے ہین کہ آپکا انتقال زہر سے ہوا ہے اور بہ تحقیق ولید بن عبد الملک نے آپکو زہر دیا تھا۔

وکان یخضب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو
حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ وسمہ کیا کرتے تھے +

توفی فی ثانی العشر محرم سنہ ۹۴ھ وکان عمرہ اذ ذاک سبعا وخمسین سنة (تذکرہ خواص الامہ)
آپکا انتقال بارہوین محرم سنہ ۹۴ھ کو ہوا ہے اسوقت آپ کی عمر ستاون برس کی تھی +

واولادہ خمسة عشر احد عشر ذکرا واربع اناث۔ واشهرهم محمد المکنی بابی جعفر الملقب
بالباقر۔ آپ کی پندرہ اولادین تھین گیارہ مرد چار عورتین سب سے زیادہ تر مشہور امام محمد ہین جنکی
ابو جعفر کنیت اور باقر لقب ہے +

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وهو ابو جعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب و امه ام عبد الله بنت الحسن
ابن الحسن بن علی وهو هاشمی من هاشمیین وانما سمی الباقر من کثرة سجودہ بقر السجود جبهته
ای فتحها ووسعها وقیل لغزارة علمه۔ قال الجوهری فی الصحاح التبقر التوسع فی العلم۔ قال
وکان یقال لمحمد الباقر لتبقرہ فی العلم ویسمی الشاکر والهادی (تذکرہ خواص الامہ) وفی
صواعق محرقہ سمی بذلک من بقر الارض ای شقها واثار مخبیاتها ومکانها فکذلک هو اظهر
من مخبیات کنوز المعارف وحقائق الاحکام واللطائف ما لا یخفی الا علی منطمس البصیرة او فاسد
الطویة والسریرة ومن ثمه قیل هو باقر العلم وجامعه وشاهرہ ورافعه صفا قلبه وزکا علمه
وطهرت نفسه وشرف خلقه وعمرت اوقاته بطاعة الله وله من الرسوخ فی مقامات العارفین
ما تکل عنه السنة الواصلین وله کلمات کثیرة فی السلوک والمعارف لا یحتملها هذه العجالة
وکفاہ شرفا ان ابن المدینی روی عن جابر انه قال له وهو صغیر رسول الله صلی الله علیه

يسلم عليك فقيل له وكيف ذلك قال وكنت جالساً وعند الحسين في حجره وهلاعبه فقال ياجابر يولد له مولود اسمه علي اذا كان يوم القيامة ينادي منادي ليقم سيد العابدين فيقوم ولده ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته ياجابر فاقرأه مني السلام يعنی باقر لغت مین بقر الارض سے ماخوذ ہے یعنے زمین کو پھاڑ کر اسکی مخفیات کو ظاہر کرنے والا جناب امام کو اسلیئے باقر کہتے تھے کہ وہ بھی معارف اور حقائق احکام اور حکمت اور لطائف کے سربستہ خزانے ظاہر فرماتے تھے جو بصیرت کے اندھے اور فاسد طبیعت والے پر نہین ظاہر ہوتے۔ اور اسوجہ سے بھی ان کو باقر کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرنیوالے اور اسکو بلند کرنے والے تھے جناب امام کا قلب صاف اور علم روشن اور نفس پاک۔ اور خلقت شریف تھے۔ انکی اوقات خدا کی طاعت سے معمور تھے۔ اور عارفون کی سیر و مقامات مین اسقدر رسوخ رکھتے تھے۔ کہ وصف کرنے والون کی زبان اس سے قاصر ہے۔ سلوک اور معارف مین انکے اقوال نہایت کثیر ہین۔ اس رسالہ مین ان کی گنجایش نہین ہو سکتی۔ ابن مدائح جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے۔ در آنحالیکہ وہ ابھی نہایت صغیر السن تھے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حاضرین نے پوچھا یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ جابر نے کہا کہ مین ایکروز سرور عالم کی خدمت بابرکت مین بیٹھا ہوا تھا اور حسین علیہ السلام انکی گود مین کھیل رہے تھے سرکار نے فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا جسکا نام علی رکھا جائے گا۔ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ سید العابدین اٹھین اسوقت امام حسین علیہ السلام کا وہ بیٹا اٹھے گا۔ پھر اسکا ایک بیٹا محمد ہوگا۔ اے جابر اگر تو اسوقت زندہ رہے تو اسکو میرا سلام کہیو +

قال المناوي في طبقاته سمي باقر لانه بقر العلم اي شقه فعرف اصله وولد محمد باقر بالمدينة في ثالث صفر ۵۷ قبل قتل جده الحسين بثلاث سنين۔ كنيته ابوجعفر۔ القابه الباقر۔ والشاكر۔ والهادي عبد الرؤف مناوی اپنی طبقات مین لکھتے ہین کہ آپ کا نام باقر اسلیئے رکھا گیا ہے کہ انھون نے علم کو پھاڑا ہے۔ باقر مشتق ہے بقر سے جس کے معنے پھاڑنے کے ہین۔ امام محمد باقر ۵۷ھ کے صفر کی تیسری تاریخ کو اپنے جد امجد امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین برس پہلے مدینہ شریف مین تولد ہوئے آپکی کنیت ابو جعفر اور القاب باقر اور شاکر۔ اور ہادی ہین +

قال ابن سعد محمد الباقر من الطبقة الثالثة من التابعين من اهل المدينة كان عالما عابدا ثقة ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ مین سے تھے بڑے عالم اور عابد اور ثقہ تھے ۔

روی عن ابیہ وجدیہ الحسن والحسین وجابر وابن عمر وطائفۃ وعنہ ابنہ جعفر الصادق و عطاء وابن جریج وابو حنیفۃ والاوزاعی والزہری وخلق وثقہ الزہری وغیرہ ذکرہ النسائی فی فقہاء التابعین من اہل المدینہ (طبقات الحفاظ للذہبی) آپنے اپنے والد اور اپنے اجداد امام حسن وحسین علیہم السلام اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک طائفہ صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے ۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطا اور ابن جریج اور امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی اور زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ جسنے کہ سب سے اول حدیث کو تدوین کیا ہے آپکو حدیث مین ثقہ لکھا ہے اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین مین آپ کا ذکر کیا ہے ۔

قال ابو یوسف قلت لابی حنیفۃ لقیت محمد بن علی قال نعم وسألتہ یوما فقلت اراد اللہ المعاصی فقال ایعصی اللہ قہرا قال ابو حنیفۃ فما رأیت جوابا افحم منہ (تذکرہ خواص الامۃ) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا آپنے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے وہ کہنے لگے ہان مین اُنسے ملا تھا اور یہ پوچھا تھا آیا خدا تعالی معاصی کا ارادہ کرسکتا ہے ۔ آپنے فرمایا آیا اللہ تعالے قہر سے گناہ کرسکتا ہے ۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مینے اس سے کوئی شاندار جواب نہین دیکھا ۔

قال عطاء ما رأیت العلماء عند احد اصغر علما منہم عند ابی جعفر لقد رأیت الحکم عندہ کانہ مغلوبا (تذکرہ خواص الامۃ) عطا کہتے ہین علما کو از روئے علم کسی کی پاس اسقدر اپنے آپکو چھوٹا سمجھتے ہوئے نہین دیکھا جسطرح سے کہ وہ اپنے آپکو جناب امام ابو جعفر محمد باقر کی روبرو سمجھتے تھے مینے حکم کو انکے سامنے مغلوب پایا ہے ۔

وتوفی مسموما کابیہ وہو علوی من جہتہ ابیہ وامہ ودفن ایضا فی قبۃ الحسن توفی سنہ ۱۱۸ھ عن ثمان وخمسین (صواعق محرقہ) آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح سے مسموم شہید ہوئے ہین آپ ماں باپ دونوں کیطرف سے علوی تھے آپ بھی مزار بقیع مین جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبد کے اندر مدفون ہوئے ہین آپ کی وفات سنہ ۱۱۸ مین ہوئی ۔ آپنے اٹھاون برس عمر پائی ۔

قال الذهبی فی طبقاته مات سنة ۱۱۴ه وهو ابن ۵۳ سنة ذہبی اپنی طبقات میں آپکی سنہ وفات ایک سو چودہ برس اور عمر تہتر برس لکھتا ہے ✤

قال صاحب الارشاد لم یظهر عن احد من علم الدین والسنن وعلم القرآن والسیر وفنون الآداب ما ظهر عن ابی جعفر محمد الباقر وعلی آبائه السلام صاحب ارشاد لکھتا ہے کہ جسقدر علم دین اور سنن اور علم قرآن اور سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہیں وکسی ایک سے ظاہر نہیں ہوئے ✤

عن زید بن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر فمر بهما زید بن علی اخوه فقال ابوجعفر اما رأیت هذا لیخرجن بالکوفة ولیقتلن ولیطافن برأسه فکان کما قال (صواعق محرقه) زید بن ابی حازم سے منقول ہے کہ میں امام ابوجعفر محمد علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید بن علی آپکے چھوٹے بھائی ہمارے پاس سے ہوکر گذرے جناب امام نے فرمایا اسکو دیکھتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مارا جائیگا اور اسکا سر تمام شہر میں پھرایا جائیگا پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ✤

امام جعفر صادق علیہ السلام

هو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیه وعلی آبائه السلام وروی عنه ان ابی سمانی جعفرا بعلم علی اسم نهر فی الجنة کنیته ابوعبد الله وقیل ابو اسمٰعیل ویلقب بالصادق والصابر والفاضل والطاهر (تذکره خواص الامه) آپ کا اسم مبارک جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ خود آپ روایت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے میرا نام جنت کی ایک نہر کے نام پر جعفر رکھا ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسمٰعیل ہے۔ صادق اور صابر اور فاضل اور طاہر آپکے القاب ہیں ✤

ولد بالمدینة سنة ۸۰ه وقیل سنة ۸۳ه (طبقات المناوی) آپ ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں تولد ہوئے ہیں۔

امه فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین (طبقات الحفاظ للذهبی وطبقات المناوی) آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ہے اسی لیے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

بچھ دو فو جناب ہے +

روی عن ابیه والزهری ونافع وابن المنکدر وعنه الثوری وابن عیینة وشعبة ویحیی القطان ومالك وابنه موسی الکاظم (طبقات الحفاظ) آپنے اپنے والد ماجد اور زہری اور نافع اور ابن المنکدر سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپسے سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیے القطان اور امام مالک اور آپکے فرزند ارجمند جناب امام موسی الکاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے +

وفی الصواعق روی عنه جماعة من اعیان الائمة کیحیی بن سعید وابن جریج ومالك بن انس والثوری وابن عیینة وابو حنیفة وابو ایوب السجستانی وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقة لایسئل عن مثله علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہین کہ اعیان ائمہ میں سے ایک جماعت مثل یحیے بن سعید وابن جریج اور امام مالک بن انس اور امام سفیان ثوری اونکا ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ ابو ایوب السجستانی نے آپسے حدیثکو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہین کہ ویسے شخصون کی نسبت ہرگز نہین پوچھا جاتا +

قال علماء السیر قد اشتغل بالعبادة عن طلب الریاسة وذکر حافظ ابو نعیم فی حلیة الابرار عن عمر بن المقدام قال کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انه من سلالة النبیین (صواعق محرقه) تمام علماء سیر کا اتفاق ہے کہ آپ ہمیشہ ریاست کی طلب کو چھوڑ کر عبادت مین مشغول رہا ہین حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار مین عمر ابن المقدام سے ناقل ہین کہ وہ کہا کرتے تہے کہ جب مین امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ ہین۔

وسعی به عند المنصور لما حج فلما حضر الساعی به قال له احلف قال نعم فحلف بالله العظیم فقال احلفه یا امیر المؤمنین بما اراه فقال حلفه فقال له قل برئت من حول الله وقوته والتجأت الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا فامتنع الرجل ثم حلف فمات مکانه فقال امیر المؤمنین لجعفر لا باس علیك انت المبرأ الساحة المامون الغائلة ثم انصرف فلحقه الربیع بجائزة حسنة وکسوة سنیة (صواعق محرقه) کہتے ہین کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اسکے پاس جناب امام کی نسبت ایک بہتان بیان کیا جب وہ بہتان دہرنے والا شہادت ادا کرنے کے لیے آپکے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہے اس نے کہا ہان مین کہا سکتا ہون اور خدا کے قسم کہائی۔ آپنے منصور سے فرمایا یا امیر المؤمنین جس طرح سے ہم چاہتے ہین اس طرح سے ہم اسکو قسم کہلائین منصور نے کہا آپ اسیطرح سے اسکو قسم کہلائین۔ آپنے اس شخص سے کہا تو اس طرح

سے قسم کہا کہ مین خدا کی توانائی سے بیزار ہوکر اپنی قوت اور توانائی کیطرف پناہ پکڑتا ہون بے شک جعفر
نے ایسا ویسا کیا ہے پہر اس کم آدمی نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا پہر قسم کہائی اور اسی جگہہ پر مر گیا
منصور نے آپسے عرض کیا آپ بے جرم ہین اپکا ساحت شک سے پاک ہے اور آپ آخر کار امن پایب ہیز
جب آپ وہان سے لوٹے تو آپ سے منصور کا غلام ربیع نامی عمدہ جائزہ اور بہاری کسوت لیے ہوئے ملا۔

قتل بعض الطغاة مولاه فلم یزل لیلة یصلی ثم دعا علیه عند السحر فسمعت الاصوات بموته
ولما بلغه قول الحکم بن عباس الکلبی ‌ صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة + ولم نر مهدیا
علی الجذع یصلب + قال اللهم سلط علیه کلبا من کلابك فافترسه الاسد (صواعق
محرقة) روایت ہے کہ ایکے بعض بدمعاشون مین سے آپکے ایک غلام کو مار ڈالا۔ آپ تمام رات نماز پڑہتے
رہے صبح کے قریب آپنے دعا فرمائی اور اسکے مرنیکا آوازہ سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کے
شعر کی خبر لگی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے تمہارے زید کو درخت کے تنہ سے پہانسی دیا ہے اور ہمنے
کسی مہدی کو نہین دیکہا کہ کسی درخت کے تنہ سے صلیب دیا گیا ہو آپنے یہ شعر سنکر انہی کتون مین سے ایک کتا اسپر مسلط کر پس اسکو شیر نے پہاڑ ڈالا

اعجاز امام

ومن مکاشفاته اراد بنو هاشم مبایعة محمد الملقب بالنفس الزکیة واخیه فی اواخر دولت
بنی امیه وضعفهم وارسل لجعفر لیبایعهما فامتنع فقال والله لیست لی ولا لهما۔ انها
لصاحب القباء الاصفر لیلعبن بها صبیانهم وغلمانهم وکان المنصور العباسی یومئذ
حاضرا وعلیه قباء اصفر فمازالت کلمة جعفر تعمل فیه حتی ملکوا۔ وسبق جعفرا الی ذلك والده
الباقر فانه اخبر المنصور بملك الارض شرقها وغربها وبطول مدتها۔ قال له المنصور ملة بنی
امیه اطول ام مدتنا فقال مدتکم ولیلعبن بهذا الملك صبیانکم کما بالاکرة فلما
الخلافة للمنصور تعجب من قول الباقر (صواعق محرقة) آپکے مکاشفات مین سے ہے کہ دولت
بنی امیہ کی آخری وقت مین جبکہ ان کو ضعف پیدا ہو گیا بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزکیہ اور
اسکے بہائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بہی بیعت کی تکلیف دی آپنے بیعت سے
انکار فرماکر کہا واللہ یہ نہ میرے لیے ہے نہ ان دونون کے لیے بلکہ زرد کپڑے والے کیواسطے ہے
اسکے بچے اور لڑکے اسکے ساتھہ کہیلینگے منصور عباسی اسوقت موجود تہا۔ اور زرد رنگ کے کپڑے
پہنے ہوئے تہا۔ پس آپکے پیش گوئی نے بنی عباس مین ظہور کیا اور منصور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ اور
آپسے پہلے آپکے والد ماجد امام محمد باقر نے منصور کو بادشاہ ہونے سے آگاہ کیا تہا۔ اور اسکی
سلطنت کی حدود شرقی اور غربی اور طول مدت سے خبر دی تہی منصور نے حضرت باقر سے پوچہا

تہا کہ بنی امیہ کی مدت سلطنت زیادہ ہوئی تیچ یا ہماری مدت سلطنت آپنے اسکے بیان کیا تہا کہ تمہاری
مدت سلطنت بہت زیادہ ہوگی اور تمہارے بال بچے اس ملک کے ساتھ کہیں گے جس طرح
سے کہ گیند کے ساتھ کہیلا جاتا ہے۔ جب منصور کو خلافت ملگئی تو جناب باقر علیہ السلام قول کو یاد
کرکے تعجب کیا کرتا تہا +

اخرج ابو القاسم الطبری من طریق ابن وهب فقال سمعت اللیث بن سعد یقول حججت ثلاث
عشر ومائة فلما صلیت فی المسجد رقیت ابا قبیس فاذا رجل جالس یدعو فقال یارب یارب
حتی انقطع نفسه ثم قال یاحی یاحی حتی انقطع نفسه ثم قال الهی انی اشتهی العنب فاطعمنی
واللهم ان بردی قد خلقا فاکسنی - قال اللیث والله ما استتم کلامه حتی نظرت الی سلة
مملوة ولیس علی الارض یومئذ عنب واذا بردین موضوعین لم ار مثلهما فی الدنیا فاراد
ان یاکل فقلت انا شریکك فقال ولم فقلت لانك دعوت وکنت أمن - فقال تقدم وکل
فقدمت واکلت عنبا لم اکل مثله قط ما کان بر عجم فاکلنا حتی شبعنا ولم تتغیر الصلة فقال
لا تدخر ولا تخباء منه شیئا ثم اخذ احد البردین ودفع الی الاخر فقلت انا غنی عنه فاتزر
باحدهما وارتدی بالاخری ثم اخذ بردیه الخلقین ونزل وهما بیده فلقیه رجل بالسعی فقال
اکسنی یا ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما کساك الله فانی عریان فدفعهما الیه فقلت لمن
هذا قال جعفر الصادق فطلبته بعد ذلك لاسمع منه شیئا فلم اقدر علیه رصواعق محرقه

ابو القاسم طبری اپنی تاریخ مین ابن وہب کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ مینے لیث ابن سعد کو کہتے ہوے
سنا ہے کہ مین سنہ ۱۱۳ مین حج کرنیکو گیا۔ مین عصر کی نماز پڑہکر جبل ابوقبیس پر گیا۔ کیا دیکہتا ہون
کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا مانگ رہا ہے اور یارب یارب کہتا ہے یہانتک کہ اسکی آواز منقطع ہوگئی
پہر اس نے یاحی یاحی کہا یہانتک کہ پہر اسکی آواز بند ہوگئی۔ پہر دعا کی کہ آلہی مین انگور کی آرزو رکہتا
ہون تو مجہے انگور کہلا۔ اور میری دو نو چادرین پرانی ہوگئی ہین مجہے نیا لباس پہنا۔ لیث کہتا ہے
واللہ ابہی انکی دعا ختم نہ ہونے پائی تہی کہ مینے انگور کے بہری ہوئی ایک پٹاری دیکہی ان دنوں
دنیا مین کہین انگور کا پتہ بہی نہین تہا۔ اور دونون چادرین اسکے ساتہ دہری ہوئی تہین کہ مینے
دنیا مین ویسی چادرین نہین دیکہی تہین پس وہ انگور کہانے لگے مینے کہا مین بہی آپکا شریک
ہون کہنے لگے کیون مینے کہا جب آپ دعا کرتے تہے تو مین آمین کہتا تہا کہنے لگے آگے بڑہو
آمین آگے بڑہکر کہانے لگا مینے ایسے لذیذ انگور کبہی نہین کہائے اور ان میں دانہ نہین تہا

ہم کہا کہ سیر ہو گئے اس تپاری کو دیکھا اگر دنیا سے بہری ہوی تہی آپنے فرمایا اس سے ذخیرہ مت کیجیو
نہ چہپائیو پہر ایک چادر مجھکو دی مینے کہا مجھے اسکی ضرورت نہین آپنے ایک کو اوڑہ لیا اور دوسری کا
تہبند بنایا اور دونون پرانی چادرین ہاتہ مین لیے ہوے نیچے اترے ایک آدمی ملا کہنے لگا یا ابن
رسول اللہ آپ مجھے لباس پہنائیں بتصدق اسکے کہ خدا نے آپکو لباس پہنایا ہے کیونکہ مین ننگا ہون
آپنے دونون چادرین اسکو دیدین مینے اس سائل سے پوچہا یہ کون ہین اس نے کہا یہ امام جعفر صادق
علیہ السلام ہین۔ اسکے بعد پہر مینے آپکو بہت ڈہونڈا تا کہ مین آپ سے کوئی حدیث سنون لیکن
مینے آپ کو نہ پایا۔

توفی ۱۴۸ھ اربع وثمانین ومائۃ مسموما (صواعق محرقہ) آپ ۱۴۸ھ ہجری مین زہر سے فوت
ہوئے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات جعفر الصادق ۱۴۸ھ فی شوال ولہ من ثمان وستون سنۃ
فقال انہ مات مسموما فی ایام المنصور ودفن بالبقیع واولادہ سبعۃ او ستۃ واشہرہم الکاظم
ومن تصنیفاتہ کتاب الجفر (تذکرہ خواص الامہ) ابن الصباغ المالکی المکی کہتے ہین کہ جناب امام
جعفر صادق ۱۴۸ھ شوال کے مہینے مین زہر سے فوت ہوئے آپکی اڑسٹہ برس کی تہی منصور کی خلافت
کے دنون مین آپکا انتقال ہوا۔ اور مزار بقیع مین دفن ہوئے آپ کی اولاد چہ یا سات تہے جن مین
سے زیادہ مشہور جناب امام کاظم ہین۔ آپ کی تصنیفات مین کتاب جفر والجامع ہے۔

امام موسی الکاظم علیہ السلام

ہو موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ وعلی اٰبائہ السلام ولد موسی الکاظم
بالابواء ۱۲۸ھ امہ ام ولد یقال لہا حمیدۃ البربریہ کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرۃ الکاظم
والصابر والصالح والامین (تذکرہ خواص الامہ) آپکا نام موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین
بن علی ہے آپ کا تولد ابوا ایک موضع کا نام ہے جو بامین مکہ اور مدینہ کے ہے جہان جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقد مطہر ہے۔ اور صاحب قاموس کے نزدیک ابوا
مین عبد اللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اور حضرت آمنہ خاتون کا مزار
دار ارلعہ مین ہے۔ جو مکہ کے ایک گہر کا نام ہے (بعض کے نزدیک امام محمد باقر بہی ابوا مین ہی تولد
ہوئے ہین) ابن ۱۲۸ھ کو ہوا اور آپکی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا اسم مبارک حمیدہ بربریہ تہا

آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور الکاظم اور الصابر اور الصالح اور الامین آپکے القاب ہیں۔

وکان یکنی بعبد الصالح لکثرة عبادته واجتهاده وقیامه اللیل وکان اذا بلغه عن احد یؤذیه یبعث الیه بمال (طبقات الحفاظ للذہبی) باعث کثرت عبادت اور اجتہادات اور بیداری کے آپ کو عبد الصالح بھی کہتے تھے جب آپ آگاہ ہو جاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے تو آپ کچھ مال اسکے پاس بھیجدیتے ۔

فی فصول المہمہ کان موسیٰ الکاظم اعبد اهل زمانه واعلمهم واسخاهم کفا واکرمهم نفسا وکان یتفقد فقراء اهل المدینة فیحمل الیهم الدراهم والدنانیر الی بیوتهم لیلا وکذلک النفقات ولا یعلمون من ای جهة وصلهم ذلک ولم یعلموا بذلک الا بعد موته فصول مہمہ میں لکھا ہے کہ جناب امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ عابد اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور بزرگ نفس والے تھے آپ فقراء اہل مدینہ کے حال پر مہربانی فرماتے اور انکے گھروں میں درہم و دینار اور کھانا وغیرہ بھیجتے اور ان لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ کہاں سے آتا ہے اور یہ راز انپر امام کی وفات تک کھلا ۔

وفی الصواعق وکان معروف عند اهل العراق بباب قضاء الحوائج عند الله اعبد اهل زمانه واسخاهم علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق میں خدا کیطرف سے حاجتوں کے پورا ہونے کا دروازہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ میں سب لوگوں سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ عابد تھے ۔

(وایضاً فیه) ساله الرشید کیف قلتم نحن ذریة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسیٰ ومن ذریته داؤد وسلیمان الی ان قال عیسیٰ ولیس له اب وایضا فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الایة ولم یدع رسول الله صلی الله علیه وسلم عند مباهلة النصاری غیر علی وفاطمة والحسن والحسین فکان الحسن والحسین هما الابناء کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کہلاتے ہیں۔ اور آپ تو علی کی اولاد ہیں جناب امام موسیٰ کاظم نے قرآن کی یہ آیت پڑھی کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے ۔ یہانتک کہ حضرت عیسیٰ کے نام تک پہونچے اور فرمایا کہ عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا ۔ اور دوسری یہ آیت پڑھی کہ پس جو کوئی تجھ سے جھگڑے اس کے بعد کہ تجھکا علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ ہم پکاریں اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو آخر آیت تک

پڑہکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سابلہ نصاری کے مقابلہ مین سوا علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے دوسرے کسیکو نہین لے گئے۔ پس حسنین آپکے ابنا ٹھہرے۔

ومن بدیع کراماتہ ماحکاہ ابن الجوزی والامہرمزی وغیرہما عن شقیق البلخی انہ خرج حاجًا سنہ تسع واربعین ومائۃ فراٰہ بالقادسیۃ متفردا عن الناس فقال فی نفسہ ھذا فتی من الصوفیۃ ان یکون کلا علی الناس فمضی الیہ فقال یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم فاراد ان یحاللہ فغاب عنہ عن عینیہ فما راٰہ الا بواقصہ یصلی واعضاءہ تضطرب ودموعہ تتجاوز فجاء الیہ لیعتذر فخفف فی صلوتہ فقال لہ وانی غفار لمن تاب و اٰمن فلما نزلوا زمالہ راٰہ علی بئر سقطت رکوتہ فیہا فدعی فطغی الماء حتی اخذھا وتوضأ وصلی اربع رکعات ثم مال الی کثیب رمل فطرح منہ فیہا وشرب فقال لہ اطعمنی من فضل ما رزقک اللہ تعالی فقال یا شقیق ان تریدلم تزل انعم اللہ علیک ظاہرۃ وباطنۃ فاحسن ظنک بربک فناولنیہا فشربت منہا فاذا سویق وسکر وما شربت واللہ الذ منہ ولا اطیب ریحا فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتہی شرابا ولا طعاما ثم لم ارہ الا بمکۃ وھو بغلمان وغاشیۃ وامور علی خلاف ما کان علیہ بالطریق (صواعق محرقہ) آپ کی کرامات بدیعیہ مین سے ایک وہ حکایت ہے جسکو ابن الجوزی اور امہرمزی رحمہما اللہ نے شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ۱۴۹ھ ایک سو انچاس مین شقیق حج کرنے کو گئے اور قادسیہ مین جناب امام کاظم کو دیکہا کہ لوگون سے جریدہ طور پر تشریف لیجا رہے ہین شقیق اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگون کا بار خاطر بنے آپ شقیق کے پاس سے ہوکر گذرے اور یہ آیت پڑہی کہ (اے شقیق اتم پرہیز کرو بہت سے گمانون سے بعض گمان گناہ ہین) شقیق ؟ کرکہین ایک جگہہ آپ کی معیت مین قروکش ہون۔ لیکن آپ شقیق کی نگاہون سے پوشیدہ ہوگئے پہر آپ کو واقصہ مین نماز پڑہتے ہوئے دیکہا کہ آپکے تمام اعضا کانپ رہے ہین اور آنسو جاری ہین شقیق آپکی خدمت مین عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے آپنے اپنی نماز مین تخفیف فرماکر یہ آیت پڑہی کہ (مین بخشنے والا ہون اسکو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا) جب زبالہ مین پہر پہنچے تو شقیق نے پہر انکو دیکہا کہ ایک کوئین مین آپ کا لوٹا گر گیا ہے اور آپ بیٹہا وس لوٹے کو مانگا اور کوئین مین پانی بلند ہوگیا یہانتک کہ آپنے لوٹا پکڑ لیا۔ اور وضو فرمایا اور نماز کی چار رکعات پڑہین پہر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تہوڑی سی ریت لیکر لوٹے

مین ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا کچھ کہ آپ کو خدا نے کھلایا ہے آپ اسکا جو بچا مجھکو عنایت فرماوین آپنے فرمایا نہین اے شقیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا تجھے اپنی نعمتین عطا فرمایا کرے پس تو اپنے رب کیجانب اپنا گمان نیک رکھا کر پھر آپنے وہ لوٹا مجھے دیدیا مینے اس سے پیا تو وہ ستو اور شکر سے بھرا ہوا پایا۔ مینے کبھی ایسے لذیذ ستو نہین پیے تھے اور نہ اس سے زیادہ خوشبودار دیکھے تھے۔ پس مین سیر ہو گیا کئی دن تک مجھکو پھر بھوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پھر راستے مین آپکو نہ دیکھا جب مکہ مین پہونچا تو دیکھتا ہون کہ آپ نوکرون اور خدمت گارون کے درمیان سوار تشریف لیجاتے ہین اور جن امور کو مینے راہ مین دیکھا تھا ان کے برخلاف بڑی شان و شوکت سے آپکی سواری جارہی ہے ؛؛

وکان الموسی الهادی حبسه اولا ثم اطلقه لانه رای علیا یقول له هل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم فانتبه وعرف انه المراد فاطلقه لیلا ولما قال له الرشید حین راٰه جالسا عند الکعبة انت الذی یبایعک الناس سرا فقال انا امام القلوب وانت امام الجسوم ولما اجتمعا امام الوجه الشریف علی صاحبه افضل الصلوة والسلام قال الرشید السلام علیک یا ابن عم فقال الکاظم السلام علیک یا ابت و کانت سببا لامساکه وحمله معه الی بغداد وحبسه فلم یخرج من حبسه الا میتا مقیدا ودفن جانب الغربی من بغداد (صواعق محرقہ) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپکو قید کیا تھا پھر چھوڑ دیا کیونکہ اس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا تھا کہ آپ اس سے فرماتے ہین تم اسی نیت سے خلافت چاہتے تھے کہ تم لوگ زمین مین فساد اور قطع رحم کرو۔ موسی الہادی نے خواب سے بیدار ہو کر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہین پس آپ کو راتہی مین رہا کر دیا۔ اور پھر جب رشید نے آپکو کعبہ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا آپ ہی لوگون سے پوشیدہ بیعت لیتے ہین۔ آپنے فرمایا مین دلون کا امام ہون اور تو جسمون کا امام ہے جس روز کہ دلون کا امام اور جسمون کا امام دونون ملکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روبرو کھڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کرے گا اے ابن عم السلام علیک اور کاظم عرض کریگا السلام علیک اے میرے باپ یہی آپ کی گرفتاری کا سبب ہوا ہارون رشید آپکو گرفتار کر کے بغداد مین لے آیا اور قید رکھا تا وقت انتقال آپ اس سے رہا نہ ہوئے۔ اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے ؛؛

ولما حج الرشید سعی به الیه وقیل ان الاموال یحمل الیه من کل جانب حتی بیشتری ضیعة بثلاثین

الف دینار فقبض علیہ وانفذہ لامرہ بالبصرۃ عیسی بن جعفر بن المنصور فحبسہ سنۃ ثم کتب الیہ الرشید فی دمہ فاستعفی واخبر انہ لم یدع علی الرشید وانہ ان لم یمکن یرسل من یسلمہ والاخلی سبیلہ فبلغ الرشید کتابہ فکتب للسندی ابن شاھک بتسلیمہ وامرہ فیہ فجعل لہ سما فی طعامہ وقیل فی رطب فتوعک ومات بعد ثلاثۃ ایام وعمرہ خمسۃ وستون سنۃ (صواعق محرقہ)

جب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت کسی نے خلیفہ کے پاس شکایت کی کہ آپکے پاس ہر طرف سے مال آتا ہے اور آپنے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے اسپر قبضہ کر لیا اور عیسی بن جعفر بن منصور کو حاکم بصرہ نے لکہ بہیجکر آپ کو قید کر دیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے پر انکے قتل کے لیے عیسی کو لکہا عیسے نے آپکے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکہ بہیجا کہ خلیفہ کسی آدمی کو بہیجدیں تاکہ مین امام کو اسکے سپرد کردون۔ اگر نہیں بہیجے گا تو مین انکو چہوڑ دونگا جب رشید کو یہ خبر معلوم ہوی تو اسنے لکہ بہیجا کہ امام کو سندی بن شاہک کے سپرد کردے اور سندی کو جناب امام کے قتل کرنیکا حکم بہیجدیا اوسنے آپکے کہانے مین زہر ملادیا۔ کہتے ہیں کہ کہجور مین آپ کو زہر دیا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہوتے تہے تین دن کے بعد انتقال فرما گئے آپ کی عمر اسوقت پینسٹھ برس کی تہی +

وتوفی فی خمس من شہر رجب سنہ ۱۸۳ھ واولادہ فی فصول المہمہ سبعۃ وثلاثون واشہرہم علی الرضا آپکا انتقال پانچوین رجب سنہ ۱۸۳ھ کو ہوا۔ اور فصول مہمہ کے مصنف نے ۳۷ آپکی اولاد کے آدمی لکہے ہین +

ومن مصنفاتہ مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیۃ الابرار (کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون) آپکی مشہور تصانیف میں مسند ہے جسکو حافظ ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے +

امام علی بن موسے الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدینۃ سنہ ۱۴۸ھ وقیل سنہ ۱۵۳ھ امہ ام ولد یقال لہا ام البنین و اسمہا اروی کنیتہ ابو الحسن القابہ الرضا والصابر والزکی والولی (تذکرہ خواص الامۃ) جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سنہ ۱۴۸ھ یا سنہ ۱۵۳ھ کو مدینہ طیبہ مین تولد ہوئے آپکی والدہ ماجدہ ام الولد تہین جنکو بعض نے ام النبین لکہا ہے۔ انکا اسم شریف اروی تہا

جناب امام کی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا۔ اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہین +

قال ابراهیم بن العباس ما رأیت اعلم منه وکان المامون یمتحنه بالسوال عن کل امر فیجیبه الجواب الشافی وکان قلیل النوم کثیر الصوم لا یفوته صوم ثلاثة ایام من کل شهر وکان کثیر الخیر واکثر ما یکون فی اللیالی المظلمة وکان جلوسه فی الصیف علی حصیر وفی الشتاء علی مسح (تذکرہ خواص الامہ)

ابراہیم بن عباس کہتا ہے کہ مینے ان سے زیادہ کوی عالم نہین دیکہا ماموں اکثر سوالات مین اُن کا امتحان لیا کرتا تہا۔ اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تہے۔ آپ بہت کم سوتے تہے۔ اور روزے کثرت سے رکہا کرتے تہے۔ ہر مہینے کے تین دن کے روزے آپنے کبہی نہین فوت کیے آپ اکثر اندہیری راتون مین خیرات دیا کرتے تہے۔ اور گرمی کے دنون مین چٹای پر اور جاڑے کے دنون مین کمبل پر بیٹہا کرتے تہے +

وفی الصواعق هو انبههم ذکرا واجلهم قدرا ومن ثم احله المامون محل مهجته وانکحه ابنته واشرکه فی مملکته وفوض الیه امر الخلافة فانه کتب بیده کتابا سنة احدی ومائتین بان علی الرضا ولی عهده واشهد علیه جمعا کثیرا لکنه توفی قبله فاسف علیه کثیرا واخبر قبل موته بانه یاکل عنبا ورمانا مسموما وان المامون یرید دفنه خلف الرشید ولم یستطع وکان ذلک کله کما اخبر به (صواعق محرقه) صواعق محرقہ مین ہے کہ سیادات سے از روی ذکر کے روشن تر ہین اور قدر مین سب سے برتر ہین اسیوجہ سے ماموں نے اپنے سینہ مین انکو جگہہ دی تہی اور اپنی بیٹی کے ساتہہ انکا نکاح کیا تہا۔ اور اپنی مملکت مین شریک بنایا تہا اور امر خلافت انکی طرف سپرد کرکے سنہ ۲۰۱ ہجری مین ایک جماعت کی گواہی سے آپکی ولی عہدی کا عہدنامہ اپنے ہاتہہ سے لکہدیا تہا۔ لیکن آپ اس سے پہلے انتقال فرما گئے جسپر کہ ماموں کو نہایت افسوس ہوا آپنے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تہا کہ آپکو زہر دار انگور یا انار کہلایا جائیگا ماموں کا ارادہ تہا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو مین خود دفن ہو لیکن یہ بات اسکو حاصل نہوئی اور ماموں کی جگہہ پر جناب امام دفن ہوئے۔ یہ سب خبرین جناب امام نے اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی تہین +

عن موسی بن عمران قال رأیت علیا الرضا فی مسجد المدینة وهارون الرشید یخطب قال ترونی وایاه ندفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص الامہ) موسی بن عمران ناقل ہین کہ مینے جناب امام علی الرضا علیہ التحیہ والثنا کو مدینہ کی مسجد مین دیکہا اسوقت ہارون رشید منبر پر خطبہ پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا مین دیکہتا ہون کہ مین اور یہ یعنے ہارون رشید ایک گہر مین دفن ہونگے +

ومن عزّ الیہ معروف الکرخی استاذ السری السقطی لانہ اسلم علی یدیہ (رواہ الحاکم) معروف کرخی استاذ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں مین سے تھے کیونکہ وہ آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوے تھے ❊

عن محمد بن عیسی بن حبیب قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحجاج فیہ ببلدنا فسلمت فوجدت عندہ طبقا من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحانی فناولنی منہ ثمانی تمرۃ فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابو الحسن علی الرضا من المدینۃ ونزل ذلک المسجد وھرع الناس للسلام علیہ فمضیت نحوہ فاذا ھو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فیہ وبین یدیہ طبق من خوص المدینہ فیہ تمر صیحانی فسلمت علیہ فاستدنانی وناولنی قبضۃ من ذلک التمر فاذا اعدتھا بعدد ما ناولنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت لہ زدنی فقال لو زادک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزدناک (رواہ الحاکم) محمد بن عیسے بن حبیب کہتا ہے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد مین آپ فروکش ہوے ہین مین حضور کے سلام کے لیے حاضر ہوا ہون اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کھجورون کے پتون کا طبق رکھا ہوا ہے جس مین صیحانی کھجوریز ہین آپنے مجھکو ان مین سے آٹھہ کھجورین عطا فرمائی ہین جب اس خواب پر بیس دن گذر گئے تو جناب امام ابو الحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد مین اترے اور لوگ سلام کے لیے دوڑے مین بھی آپکے پاس گیا دیکھا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکھتے ہین جس جگہہ پر کہ مینے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا تھا۔ اور مدینہ کی کھجور کے پتون کا طبق صیحانی کھجورون سے بھرا ہوا آپکے سامنے رکھا ہوا ہے مینے سلام عرض کیا آپنے مجھے قریب بلا کر مٹھی بھر کران کھجورون مین سے عطا فرمائین مینے انکو شمار کیا تو اسی تعداد کے مطابق پائین جو مجھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین عطا فرمائی تھین۔ مینے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجھے زیادہ عطا کرین آپنے فرمایا اگر تجھے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کرینگے تو ہم بھی زیادہ دینگے۔

وفی الصواعق لما دخل نیسابور کما فی تاریخھا وشق سوقھا وعلیہ مظلۃ لا یری من ورائھا تعرض لہ الحفظان ابو ذرعۃ الرازی ومحمد بن اسلم الطوسی ومعھما من طلبۃ العلم والحدیث ما لا یحصی فتضرعا الیہ ان یریھم وجہہ ویروی لھم حدیثا عن آبائہ فاستوقف البغلۃ وامر غلمانہ ان یکشف المظلۃ واقر عیون تلک الخلائق برویۃ طلعتہ المبارک فکانت لہ ذوابتان معلقتین علی عاتقہ والناس بین صارخ وباک ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلتہ۔ فصاحت العلما

یامعاشر الناس انصتوا فانصتوا واستملی منه الحافظ المذکوران فقال حدثنی ابی موسی الکاظم عن
ابیه جعفر عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابیطالب
قال حدثنی حبیبی وقرۃ عینی ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم قال حدثنی
جبرئیل قال سمعت رب العزۃ سبحانه یقول لا الٰہ الا اللہ حصنی فمن قالها دخل حصنی فمن دخل حصنی امن
عذابی۔ ثم ارخی الستر وسار فعد اهل المحابر والدوی الذی یکتبون فانافوا عشرین الفا وفی
روایۃ ان الحدیث مروی۔ الایمان معرفۃ بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان۔ لعلهما واقعتان۔
وقال احمد لو قرأت هذہ الاسناد علی مجنون لبرء من جنته صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر تاریخ
نیساپور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیساپور میں تشریف لیگئے تو زائرین کے ازدحام
سے چلنا دشوار تھا۔ آپ ایک خچر پر سوار تھے اور آپ پر چیپانا لگا ہوا تھا جسکی وجہ سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ
سکتے تھے ابوزرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث نے آگے بڑھکر باگ تھام
لی۔ طلبۂ علم اور محدثین کی جماعت کثیر ان دونوں کے ہمراہ تھی جو شمار میں نہیں آسکتی تھی۔ دونو بزرگوں
نے نہایت عجز سے عرض کی کہ حضور لوگوں کو اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمائیں۔ اور اپنے آبا کرام کی
کوی حدیث سنائیں۔ آپنے خچر کو کھڑا کردیا اور چتری کو اتار دیا۔ آپ کی طلعت مبارک کو دیکھکر خلقت کی
آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہوی۔ دو گیسو آپکے کندہوں پر لٹکے ہوئے تھے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں
لوٹتے۔ اور خچر کے پاؤں کو چومتے تھے۔ علما نے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہوجاؤ تمام لوگ خاموش ہوگئے
دو حافظان حدیث کی التماس پر آپنے فرمایا مجھ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے۔ اور ان
سے انکے والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے۔ اور ان سے ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت
کیا ہے اور ان سے انکے اب مکرم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے۔ اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل
ہیں کہ وہ اپنے والد مہربان جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک
ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آگاہ کیا۔ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کلمۂ لا الٰہ
الا اللہ میرا حصن ہے اور جو میرے حصن میں داخل ہوا میرے عذاب سے بیخوف ہوا۔ یہ کہکر جناب امام
نے پردہ چھوڑ دیا۔ اور تشریف لیگئے۔ جو لوگ کہ دوات اور قلم لیکر اس حدیث کو لکھ رہے تھے انکا شمار کیا گیا تو
انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جناب امام نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا
کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے ساتھ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتھ عمل کرنے کا
نام ہے۔ شاید یہ دونوں واقعات علیحدہ علیحدہ ہوے ہوں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر

اس حدیث کو انہیں اسناد کے ساتھ پڑہکر دیوانہ پر پہونکا جائے تو البتہ اسکی دیوانگی جاتی رہے گی۔ اور وہ تندرست ہو جائیگا ✤

وکانت وفاته سنه ۲۰۳ فی اخر صفر وعمرہ خمس وخمسون ودفن بسنا اباد رستاق من اعمال طوس و اولادہ خمسة واشهرهم جواد (صواعق) آپ کی وفات سنہ ۲۰۳ مین صفر کے آخرے تاریخون مین ہوئی ہے اسوقت اپکی عمر پچپن برس کی تہی۔ آپ قریہ سنا آباد مین جو شہر طوس کا ایک گانون ہے دفن ہوئے ہین آپکی پانچ اولاد تہین جن مین زیادہ مشہور امام جواد علیہ السلام ہین ✤

ومن مصنفاته مسند اهل البيت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات مین سے مشہور کتاب مسند اہل بیت ہے جس مین اہل بیت کے روایات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے ✤

امام جواد علیہ السلام

امه ام الولد يقال لها سكينة المرسية وكنيته ابو جعفر لكنية جده محمد الباقر ولقبه۔ تقى والجواد والقانع والمرتضى ولد بالمدينة تاسع عشر رمضان سنه ۱۹۵ (تذکرہ خواص الامه) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا نام نامی سکینۃ المرسیہ تہا جناب امام کی کنیت آپکے جد امجد امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت پر ابو جعفر تہی آپکے اشہر القاب تقی اور جواد ہین اور آپ القانع اور المرتضی کے القاب سے بہی مشہور ہین انیسوین رمضان سنہ ۱۹۵ کو مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا ✤

(وفى الصواعق) كان واقف والصبيان يلعبون فى ازقة بغداد ومر المامون ففروا ووقف محمد وعمرہ تسع سنين فالقى محبته فى قلبه فقال له يا غلام ما منعك من الانصراف فقال له يا امير المؤمنين لم يكن بالطريق ضيق فاوسعه لك وليس لى جرم فاخشى والظن بك حسن ان تفر من لا ذنب له فاعجبه كلامه وحسن صورته فقال ما اسمك واسم ابيك فقال محمد بن على الرضا فترحم عليه وعلى ابيه وساق جوادہ وكان معه بزاة للصيد فلما بعد عن العمران وارسل بازا على دراجة فغاب عنه ثم عاد وفى منقاره سمكة وتعجب من ذلك غاية العجب و رجع فراى الصبيان على حالهم ومحمد عندهم ففروا الا محمد فدنا منه وقال يا محمد ما فى يدى فقال يا امير المؤمنين ان الله خلق فى بحر قدرته سمكا صغارا تصيدها بزاة الملوك والخلفاء فيختبر بها سلالة اهل المصطفى عليه وعليهم السلام فقال له انت ابن الرضا حقا واخذه معه واحسن اليه وبالغ فى اكرامه ولم يزل مشفقا به مما ظهر له بعد ذلك

من فضله وعلمه وكمال عقله وظهور برهانه مع صغر سنه وعزم على تزويج بنته ام الفضل وصمم على ذلك فمنعه العباسيون من ذلك خوفا من ان يعهد اليه كما عهد الى ابيه فلما ذكر لهم انما اختاره لتميزه على كافة اهل الفضل علما ومعرفة وحلما مع صغر سنه فتنازعوا فى اتصاف محمد بذلك ثم تواعدوا على ان يرسلوا اليه من يختبره فارسلوا اليه يحيى بن اكثم وخواص الدولة فامر المامون بفرش حسن لمحمد فجلس عليه فساله يحيى مسائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخليفة حسنت يا ابا جعفر فان اردت ان تسال يحيى ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول - رجل نظر الى مرأة اول النهار حراما ثم حلت له عند ارتفاع الشمس ثم حرمت عليه عند الظهر ثم حلت له لعصر ثم حرمت عليه المغرب ثم حلت له العشاء ثم حرمت عليه نصف الليل ثم حلت له الفجر فقال يحيى لا ادرى فقال محمد امة نظرها اجنبى وهو حرام ثم اشتراها عند ارتفاع النهار واعتقها لزهر وتزوجها العصر وظاهر منها المغرب وكفر العشا وطلقها رجعيا نصف الليل وراجعها الفجر فعند ذلك قال المامون للعباسيين قد عرفتم ما تنكرون ثم زوجه فى ذلك المجلس بنته ام الفضل ثم توجه بها الى المدينة فارسلت تشتكى منه لابيها انه تسرى عليها فارسل اليها ابوها انا لم نزوجك له لنحرم عليه حلالا فلا تعودى بمثله صواعق محرقہ میں ہے کہ ایک دن آپ بغداد کی گلی میں کھڑے ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے مامون کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہے اسوقت آپ کی عمر نو برس کی تھی مامون نے جب جناب امام کو دیکھا۔ تو اسکے دل میں امام کی محبت پیدا ہو گئی اور آپ سے پوچھنے لگا اے لڑکے تو کیوں نہیں بھاگ گیا۔ آپنے جواب دیا یا امیر المومنین رستہ تنگ نہیں تھا کہ میرے ہٹ جانے سے تمہاری سواری کا رستہ کشادہ ہو جاتا۔ اور میں مجرم نہیں تھا کہ آپکے خوف سے بھاگ جاتا اور تمہاری نسبت میرا گمان بھی نیک تھا۔ کہ بغیر جرم کے کسی کو نہیں بھگائیں گے۔ مامون کو یہ کلام نہایت پسند آیا۔ اور آپکی صورت بھلی معلوم ہوئی۔ پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے آپنے فرمایا محمد بن علی الرضا۔ مامون کو آپ پر اور آپکے والد ماجد پر نہایت ترس آیا اور اپنی گھوڑا بڑھا دیا۔ مامون اس وقت شکار کھیلنے کے لیے نکلا تھا۔ اور اسکے ساتھ چند باز تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز کو تیتر پر چھوڑا وہ غائب ہو گیا جب لوٹ آیا تو اسکی چونچ میں ننھی سی ایک مچھلی تھی۔ مامون دیکھکر نہایت متعجب ہوا اور وہاں سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے مامون نے قریب ہو کر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ میں کیا ہے آپنے فرمایا یا امیر المومنین خدا تعالے نے اپنے دریائے قدرت میں ایک ننھی سی مچھلی پیدا کی ہے جسکو کہ بادشاہوں کے باز شکار کرتے ہیں اور اہل بیت مصطفی صلعم

صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خبر دیتے ہین مامون نے کہا بیشک آپ امام علی الرضا کے فرزند ہین آپکو
اپنے ساتھ لیگیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا جس قدر کہ اسپر آپکے علم و فضل اور کمال عقل اور ظہور برہان کی حقیقت
کھلتی گئی اسیقدر وہ آپکی تعظیم و تکریم مین مبالغہ کرتا گیا۔ آخر غرض اس نے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل
کے نکاح کرنے کا قصد کیا۔ بنی عباس ابھی خوف سے مانع ہوئے۔ کہ ان کے باپ کیطرح سے کہین انکو بھی
ولیعہد نہ بناے۔ مامون نے عباسیون سے کہا کہ باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور
علم مین انکے ممتاز ہونیکی وجہ انکو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے بنی عباس آپکے ان اوصاف مین تنازع کرنے
لگے اور ان لوگون نے مقرر کیا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائینگے جو ان امور مین انکا امتحان کرے۔ اس
بات کے لیے انھون نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحییٰ بن اکثم کو پیش کیا سب ارکین
دولت اسوقت جمع تھے خلیفہ نے جناب امام کے لیے ایک مکلف مسند بچھانیکا حکم دیا جب جناب نے اسپر
جلوس فرمایا یحییٰ نے ان سے چند مسائل پوچھے آپنے دلائل واضح سے جواب دیئے خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر
آپنے بہت ہی اچھی طرح سے انکے مسائل کا جواب دیا ہے۔ اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو مگر آپ یحییٰ سے ضرور
پوچھین آپنے یحییٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ صبحکو ایک مرد نے ایک عورت
کیطرف دیکھا۔ اور وہ اسوقت اسپر حرام تھی۔ پھر آفتاب کے طلوع کے وقت وہ اسپر حلال ہو گئی۔ پھر ظہر کیوقت
اسپر حرام ہو گئی اور عصر کے وقت پھر حلال ہو گئی پھر مغرب کے وقت حرام ہو گئی پھر عشا کو حلال ہو گئی اور آدھی
رات کو حرام ہو گئی۔ پھر فجر کو حلال ہو گئی یحییٰ نے کہا مین اس مسئلہ کو نہین جانتا۔ جناب امام نے فرمایا
صبحکو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکھا وہ اسوقت اس مرد پر حرام تھی اور آفتاب کے طلوع کے وقت
اسکو خرید لیا وہ اسپر حلال ہو گئی ظہر کے وقت اس نے اسکو آزاد کر دیا اور عصر کے وقت اس سے نکاح کیا۔ اور
مغرب کے وقت ظہار[؎] کیا اور عشا کو کفارہ دیا۔ اور آدھی رات کو اسے طلاق رجعی دی۔ اور فجر کو اس سے
رجوع کیا یہ سنکر مامون نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جھگڑتے تھے اب تمنے دیکھ لیا۔ پھر اسی مجلس
مین جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کر دیا۔ جناب امام مامون کی بیٹی کو لیکر مدینہ شریف
چلے گئے وہان سے اسنے اپنے باپکے پاس شکایت کر بھیجی کہ جناب امام کنیزون کے ساتھ خلا و ملا رکھتے
ہین مامون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہمنے تیرا نکاح انسے اسلیے نہین کیا کہ تو انپر خدا کے حلال کو
حرام کرے ہرگز ایسی باتین پھر نکریو

و توفی فی المحرم سنۃ عشرین ومائتین و دفن فی مقابر قریش فی ظہر جدہ الکاظم و عمرہ خمس و عشرون

[؎] ظہار بالکسر گفتن مرد زوجہ خود را کہ تو بر من ہمچو پشت مادر منی و مانند آن گفتن کہ ان بر وے حرام میشود تا کفارہ ندہد حلال نمیگردد منتخب

عشرون سنة ويقال انه سم ايضا (صواعق) آپ کا انتقال محرم ۲۲۰ھ کو ہوا۔ اور بغداد مین قبرستان قریش مین اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت کے پیچھے دفن ہوئے پچیس برس آپنے عمر پائی کہتے ہین کہ آپکو بھی زہر دیا گیا ہے ۞

يقال ان ام الفضل بنت المامون سقته بامر ابيها (تذکرہ خواص الامہ) سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ ام الفضل مامون کی بیٹی نے اپنے باپ کے حکم سے آپکو زہر دیا ۞

الامام علی العسکری علیہ السلام

قال ابن الخشاب فی تاریخ موالید اهل البیت ولد ابو الحسن علی الهادی بالمدینة فی رجب سنة ۲۱۴ وامه ام ولد یقال لها سمانة المغربية وكنيته ابو الحسن والقابه الهادی والمتوکل والناصح والنقی والمرتضی والفقیه والامین والطیب تاریخ موالید اہل بیت مین ابن الخشاب لکھتے ہین کہ جناب امام ابو الحسن علی الہادی علیہ السلام کے ولادت باسعادت رجب ۲۱۴ھ مین ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا کہ اسم مبارک سمانہ مغربیہ تہا۔ آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور المتوکل۔ اور الناصح اور النقی اور المرتضے اور الفقیہ اور الامین اور الطیب القاب ہین ۞

وسمی العسکری لانه لما اشخص من المدینة المنورة الی سر من رای واسکنه بها وکانت تسمی العسکر فعرف بالعسکری فکان وارث ابیه علما وسخاء ومن ثم جاءه الاعرابی من اعراب الکوفة وقال انی من المتمسکین بولائک جدک وقد رکبنی دین اثقلنی حمله ولم اقصد لقضائه سواک فقال کم دینک قال عشرة الاف درهم فقال طب نفسک بقضائه انشاء الله تعالی ثم کتب له ورقة فیها ذلک المبلغ دینا علیه وقال له ائتنی بها فی المجلس العام وطالبنی بها واغلظ فی الطلب ففعل فاستمهله ثلاثة ایام فبلغ ذلک المتوکل فامر له بثلاثین الفا فلما وصلته اعطاها الاعرابی فقال یا ابن رسول الله ان العشرة الالاف لا اقضی اربی فابی ان یسترد منه من الثلاثین شیئا فولی الاعرابی وهو یقول الله اعلم حیث یجعل رسالته ونقل بعض الحفاظ ان امراة زعمت انها شریفة بحضرة المتوکل فسال عمن یخبره بذلک فدل علی علی العسکری فجاء فاجلسه معه علی سریره فساله فقال ان الله حرم اولاد الحسین علی السباع فتلقی للسباع فعرض علیها ذلک فاعترفت بکذبها ثم قیل للمتوکل الا تجرب ذلک فیه فامر بثلاثة من السباع فجیء بها فی صحن قصره ثم دعاه فلما دخل بابه اغلق علیه والاسباع قد اصمت الاسماع من زئیرها فلما مشی فی الصحن یرید الدرجة مشت الیه وقد سکنت فتمسح

ودارت حولہ وهو يمشيها بكمه ثم رجعت فصعد المتوكل ويحدث معه ساعة ثم نزل فخلت معه الاوليا حتى خرج فاتبع المتوكل بجائزة عظيمة فقيل للمتوكل افعل كما فعل ابن عمك قال اتريدون قتلي رحمة عق محرقہ) آپ کا نام عسکری اسوجہ سے ہوا کہ آپ مدینہ منور سے سر من راہ مین جسے سامرہ کہتے ہین نکالے گئے تھے اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بھی ہے اسلیے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت مین اپنے والد ماجد کے وارث تھے ایک دفعہ کوفہ کے اعراب مین سے ایک اعرابی آپ کی خدمت مین آکر کہنے لگا مین آپ کی جد امجد کی دوستی کے ساتھ متمسک ہون اور قرض کے بوجھ سے دب گیا ہون مین آپکے سوا اسکے ادا ہونیکی سبیل نہین جانتا آپنے فرمایا تجھے کتنا قرض دینا ہے کہنے لگا دس ہزار درہم آپنے فرمایا تو غم نہ کھا انشاءاللہ ادا ہوجائیگا۔ آپنے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکھدیا اور کہا کہ اس تمسک کو لیکر تو مجلس عام مین ہمارے پاس آئیو اور سخت تقاضا کیجیو۔ اسنے ویسا ہی کیا آپنے اس سے میٹھی باتین کر کے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ متوکل کو یہ معلوم ہوا اسنے تیس ہزار درہم آپ کی خدمت مین بھیجے آپنے وہ سب اس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری نہایت درجہ کی آرزو دس ہزار درہم تھے بیس ہزار آپ لے لین آپنے تیس ہزار مین سے ایک درہم بھی واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت سے یہ کہتا ہوا لوٹا۔ کہ اللہ تعالی اپنی رسالت کے مقام کو خوب پہچانتا ہے۔ بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہین کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونیکا دعوی کیا متوکل نے کہا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعوی مین آزمایش کیجائے لوگون نے جناب امام علی العسکری کیطرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو بلا کر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس عورت کے دعوے سیادت مین امتحان کرنے سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے درندون پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے تم درندون کو اسکے پیچھے ڈالدو یہ سنکر اس عورت نے اپنے جھوٹ کا اقرار کیا۔ لوگون نے متوکل سے کہا تم انکا تجربہ کیون نہین کرتے متوکل تین درندے قصر کے صحن مین چھٹروا دیے پھر جناب امام کو بلوایا آپ کو اس مین داخل کر کے دروازہ بند کر دیا اور خود چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھنے لگا جب درندون نے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو خاموش ہو گئے جب آپ صحن مین پہونچکر سیڑھی پر چڑھنے لگے تو درندے آپکی طرف بڑھے۔ اور تھم گئے۔ اور آپکو چھوکر گرد پھرنے لگے آپ اپنی آستین انپر ملتے تھے پھر درندے کھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ متوکل جناب امام کے ساتھ چھت پر سے باتین کرتا رہا اور اترا آیا پھر جناب صحن سے باہر تشریف لے آئے متوکل نے آپکے پاس گران بہا صلہ بھیجا لوگون نے متوکل سے کہا تو بھی ایسا

کہ کسکو کہا۔ جس طرح سے تیرے ابن عم نے کیا ہے متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہان ہو +

وتوفی ابو الحسن علی الہادی وله من العمر اربعون سنة یوم الاثنین لخمس لیال بقیت من جمادی الاخرة ۲۵۴ھ ودفن فی دارہ بسر من رای ویقال انه مات مسموما واولادہ اربعة اشهرهم حسن الخالص۔

(صواعق محرقہ) جناب امام ابو الحسن علی الہادی پیر کے دن پچیسوین جمادی الآخر ۲۵۴ھ کو فوت ہوئے آپکی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ مین اپنے گھر مین دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سے رحلت ہوئی ہے آپ کی چار اولادین تھین جن مین سے جناب امام حسن الخالص زیادہ تر مشہور ہوئے

الامام حسن الخالص علیه السلام

امه ام ولد یقال لها سوسن وکنیته ابو محمد والقابه الخالص والسراج والعسکری ولد بالمدینة لثمان خلون ربیع الاخر سنة ۲۳۲ھ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھین جنکا نام سوسن تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور آپکے القاب الخالص اور سراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھوین ربیع الآخر ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے +

وقع لبهلول معه انه راه وهو صبی یبکی والصبیان یلعبون فظن انه یتحسر علی ما فی ایدیهم فقال اشتری ما تلعب فقال یا قلیل العقل ما للعب خلقنا فقال له فلماذا خلقنا قال للعلم والعبادة فقال له من این لك ذلك قال من قول الله تعالی افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ثم ساله ان یعظه فوعظه بابیات ثم خر الحسن مغشیا علیه فلما افاق قال له ما نزل وانت صغیر لا ذنب لك فقال الیك عنی یا بهلول انی رأیت والدتی توقد النار بالحطب الکبار فلا تتقد الا بالصغار وانی اخشی ان اکون من صغار حطب جهنم۔ ولما حبس قحط الناس بسر من رای قحطا شدیدا فامر الخلیفة المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلاثة ایام فلم یسقوا فخرج النصاری ومعهم راهب کلما مد یده الی السماء هطلت ثم فی یوم الثانی کذلك فشکك بعض الجهلة وارتد بعضهم فشق ذلك علی الخلیفة فامر باحضار الحسن الخالص فقال ادرك امة جدك رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ان تهلك فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشك ان شاء الله تعالی وکلم الخلیفة فی اطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم له فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراهب یده مع النصاری غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یده فاذا فیها عظم ادمی فاخذه من یده وقال استسق فرفع یده فزال الغیم وطلعت الشمس

یتعجب الناس من ذلک فقال الخلیفة للحسن ما ھذا یا ابا محمد فقال ھذا عظم نبی ظفر بہ ھذا الراھب من بعض القبور ما کشف عن عظم النبی تحت السماء الا ھطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم فکان کما قال وزالت الشبھة عن الناس ورجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلاة الخلیفة تصل الیہ کل وقت (صواعق محرقہ) آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپکو بہلول دانا نے دیکھا کہ لڑکے کھیل رہے ہیں اور آپ انکے قریب کھڑے رو رہے ہیں بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لیے روتے ہیں جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہیں بہلول نے کہا میاں صاحبزادے میں ایسی کھیلنے کی چیز تمہیں بھی مول لے دوں آپنے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول نے کہا پھر ہم کس چیز کے لیے پیدا ہوئے ہیں آپنے فرمایا علم اور عبادت کے لیے بہلول نے کہا آپ نے یہ بات کہاں سے حاصل کی ہے آپنے کہا خدای پاک کے کلام مبارک سے کہ آیا تم یہ جانتے ہو کہ تم بیکار پیدا ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کروگے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند نصیحت کی باتیں پوچھیں آپنے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام بیہوش ہو کر بہلول پر گر گئے۔ جب افاقہ میں آئے تو اس نے پوچھا کہ آپکو کیا ہوا ہے۔ آپ ابھی بچے ہیں آپنے تو ابھی کوئی خطا نہیں کیا آپ نے فرمایا اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ موٹی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں اس طرح سے ہی مجھے بھی ڈر ہے کہ کہیں میں بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنجاؤں۔ اور جب آپ سامرہ میں قید ہو گئے لوگوں میں قحط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے لوگوں کو تین دن کی نماز استسقا کے واسطے شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مینہ نہ برسا۔ عیسائیوں کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا ان میں ایک راہب تھا جب اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسیطرح ہوا۔ بعض جاہلوں کو شک پیدا ہو گیا۔ ایدین سے لوٹنے لگے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری حسن خالص علیہ السلام کو بلا کر کہا اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی دستگیری فرماویں قبل اسکے کہ ہلاک ہو جائے جناب امام نے فرمایا لوگوں کو چاہیے کل شہر سے باہر نکلیں انشاء اللہ میں شک زائل کر دونگا۔ خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قید خانہ سے نکالدینے کا حکم دیا وہ سب رہا کیے گئے جب نماز استسقا کے لیے شہر سے باہر نکلے راہب نے آسمان کیطرف ہاتھ پھیلائے۔ بادل پیدا ہو گیا جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اس میں ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی آپنے وہ ہڈی اسکے ہاتھ سے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اس نے ہاتھ اٹھایا ابر کھل گیا آفتاب نکل آیا

لوگ اس بات سے نہایت متعجب ہوئے خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا ابا محمد یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ کسی نبی کے جسم مبارک کی ہڈی ہے۔ جو کسی قبر سے اس راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے اور نبی کے جسم اطہر کی ہڈی کا یہ خاصہ ہے کہ جب آسمان کو برہنہ کرکے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اس کا امتحان کیا گیا۔ ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا لوگوں کا شبہ بٹ گیا۔ جناب امام اپنے گھر کو تشریف لیگئے۔ اور نہایت عزت اور تکریم سے اقامت گزین رہے۔ اکثر بادشاہی انعامات انکی خدمت میں پہونچتے رہتے تھے۔

وفی فصول المہمہ ولما ذاع خبر وفاته ارتجت سر من رای وقامت صیحة واحدة عطلت الاسواق وغلقت دکاکین ورکب بنوہاشم القواد والکتاب والقضاة والمعدلون وسائر الناس الی جنازته فکانت سر من رای یومئذ شبیه بالقیامة فلما فرغوا من تجہیزہ بعث الخلیفة الی عیسی بن المتوکل لیصلی علیه وصلی علیه ودفن بالبیت الذی دفن فیه ابوہ وکانت وفاته فی یوم الجمعة لثمان خلون من شہر ربیع الاول سنہ ۲۶۰ وعمرہ ثمان وعشرون سنة ویقال سم ایضا ولم یخلف غیر ولدہ ابی القاسم محمد الحجہ۔ فصول المہمہ میں لکھا ہے کہ جب امام کے انتقال کی خبر مشہور ہوئی تمام سامرہ ہل گیا اور عزخانہ بپا ہوگیا بازار دن تیسرا ال ہوگئی دکانیں بند ہوگئیں تمام بنی ہاشم اور قصاص کا حکم دینے والے اور منشی اور قاضی اور عدالتی اور عامہ خلائق انکے جنازے کو دوڑے سر من رائے اس دن قیامت کا نمونہ تھا جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے اپنے بھائی عیسے بن المتوکل کو نماز کے لیے بھیجا اس نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسی گھر میں دفن کیا جس میں کہ آپکے والد ماجد دفن ہوئے تھے۔ آپنے ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ کو جمعہ کے دن ۲۶۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر اسوقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہیں کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا تھا۔ آپکے پیچھے آپ کے فرزند ارجمند ابوالقاسم محمد الحجہ کے سوا۔ آپکی اور کوئی اولاد نہیں رہی

الامام المہدی علیہ السلام

اسمہ محمد کنیته ابو القاسم لقبه الحجہ والمہدی والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب الزمان۔ وعمرہ عند وفات ابیه خمس سنین لکن اتاہ اللہ فیہا الحکمة ویسمی القائم قیل لانه تسارو غاب فلم یعرف این ذہب (صواعق محرقہ) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے یعنے نام اور کنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہین اور آپ کا لقب الحجہ اور المہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے - آپکے والد کی وفات کیوقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر مین آپکو حکمت عطا کی تھی اور اسلیے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہوگئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہان تشریف لے گئے +

قال الشیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الادلۃ علی کون المہدی حیا باقیا بعد غیبتہ الی الآن وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والالیاس من اولیاء اللہ وبقاء الاعور الدجال والابلیس اللعین من اعداء اللہ تعالی وھولاء قد ثبت بقاءھم بالکتاب والسنۃ شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان مین جہان پر کہ انہون نے بعد غائب ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ابتک انکے زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہین ایک دلیل یہبھی بیان کی ہے کہ مثل عیسے بن مریم اور خضر اور الیاس کے جو خدا کے دوست ہین اور اعور دجال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا مین سے ہین جناب مہدی علیہ السلام کے بقا مین بھی کوئی مانع نہین اور ان لوگون کا باقی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے +

احادیث مرویہ متعلق وجود صاحب الامر علیہ السلام

(۱) عن عبداللہ بن عمر قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی وعلی راسہ غمامۃ ینادی منادھذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ (اخرجہ ابونعیم) والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المہدی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اسکے سر پر بادل کی ہوئی ہوگی غیب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو +

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المہدی منی وھو اجلی الوجہ اقنی الانف یملا الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی وابوداؤد وابونعیم والدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کیا ہے کہ مہدی مجھ مین سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی +

(۳) عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیبعثن الله من عترتی رجلا افرق الثنایا اجلی الجبهة یملأ قسطا وعدلا (اخرجه ابو نعیم) عبد الرحمان بن عوف رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول پاک صلے الله علیه وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق الله تعالی میری اولاد مین سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جسکے اگلے دانت کشادہ ہونگے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا ۰

(۴) عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی رجل من ولدی وجهه کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خده الایمن خال کانه کوکب دری یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی بخلافته اهل السماء والارض والطیر فی الجو (اخرجه ابو نعیم والرویانی فی مسنده والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) حذیفہ رضی الله عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد مین سے اسکا چہرہ مثل چودھوین رات کے چاند کی چمکتا ہوگا اسکا رنگ عربی لوگون کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا۔ اسکے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کے پرندے خوش ہو جائینگے ۰

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفه (اخرجه الحافظ ابو نعیم فی الحلیة والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) ابو سعید خدری رضی الله عنہ راوی ہین کہ جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم مین سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسے ابن مریم اسکے پیچھے نماز پڑھینگے ۰

(۶) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لن تهلك امة انا اولها وعیسی بن مریم آخرها والمهدی وسطها (اخرجه احمد فی مسنده وابو نعیم فی عوالیه وابن ماجة) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق مخبر صادق صلوات الله وسلامه علیه نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہین ہوگی کہ مین اسکے اول ہون اور آخر اسکے عیسے علیه السلام ہین اور مہدی علیه السلام اسکے بیچ مین ہے ۰

(۷) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله تعالی ذلك الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسمی

اسم ابی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما اخرجہ احمد وابو داؤد وابو ضیغمۃ والترمذی قال حسن صحیح ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابہی باقی نہین رہے گا تو خدا تعالے اس دن کو اس قدر بڑہائیگا کہ اس مین میرے اہل بیت مین سو ایک آدمی کو پیدا کرے گا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سو بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بہری ہوگی ✤

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لبعث اللہ فیہ رجلا من عترتی یملأہا عدلا کما ملئت جورا اخرجہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ احمد وابو داؤد والترمذی والدیلمی لا تذہب الدنیا حتی یملک رجل من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابہی باقی نہین رہیگا۔ تو خدا تعالے اسی ایک دن مین میری عترت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سو بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بہری ہوگی۔ اور ایک روایت مین امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور ترمذی اور دیلمی نے یون بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہین گذرے گی دنیا جب تک میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی اسکا مالک نہین ہوجائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ✤

(۹) عن ثابت بن قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملأن الارض جورا وظلما فاذا ملئت جورا وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی فیملأہا عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرہا ولا الارض شیئا من نباتہا یمکث فیکم سبعا او ثمانیا فان اکثر فتسعا اخرجہ الطبرانی والبزار ثابت بن قرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہ تحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ البتہ زمین ظلم اور جور سے بہر جائیگی اور جب ظلم اور جور سے بہر جائے گی تو پروردگار مجہ مین سے ایک آدمی کو برانگیختہ کرے گا اسکا نام میرے نام اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا وہ اسکو عدل و انصاف سے بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بہری ہوگی پس آسمان اپنے ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک گہانس کے پتے کو اگنے سے نہین روک سکے گی۔ وہ تم مین سات یا آٹھ برس ٹہریگا۔ اگر اس سے زیادہ ٹہیرا تو نو برس ✤

(۱۰) عن زر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی (اخرجہ ابو داود) زر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک نہین جائے گی جب تک کہ عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت مین سے نہ ہوجائیگا جسکا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ❖

(۱۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملان الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرجن من اہل بیتی رجل یملاھا قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا ویقسم المال بالسویۃ ویجعل اللہ الغنی فی قلوب ہذہ الامۃ فیملک سبعا او تسعا ولا خیر فی عیش الحیوۃ بعد المہدی (اخرجہ ابن الحارث واحمد وابو نعیم والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ بتحقیق مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی نکلیگا۔ جو اسے عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے بھری ہوگی۔ وہ مال کو لوگون مین برابر تقسیم کریگا۔ اللہ تعالی تونگری کو اس امت کی لوگون کے دل مین بھر دیگا۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہے گا۔ اور بعد مہدی کے زندگانی مین بہتری نہین رہے گی ۔

(۱۲) عن حامل الصدفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیکون بعدی خلفاء وبعد الخلفاء امراء وبعد الامراء ملوک وبعد الملوک جبابرۃ ثم یخرج من اہل بیتی رجل یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا (اخرجہ الطبرانی) حامل الصدفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہون کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جسطرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ❖

(۱۳) وانہ لعلم للساعۃ قال مقاتل ومن تبعہ من المفسرین ان ہذہ الآیۃ نزلت فی المہدی (صواعق محرقہ) اور بتحقیق وہ جاننے والا ہے قیامت کو۔ اس آیت کے شان نزول مین مقاتل اور اسکے پیچھے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امام مہدی کے حق مین نازل ہوئی

(۱۴) عن کعب قال انما سمی المہدی لانہ یہدی لامر قد خفی یستخرج التابوت من ارض یقال لہا انطاکیہ (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی) کعب سے روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلیے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امرون کی طرف لوگون کو ہدایت کرینگے تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالینگے ❖

(۱۵) عن سلیمان بن عیسی قال بلغنی انه علی ید المهدی یظهر تابوت السکینة من بحیرة طبریة حتی یحمل فیوضع بین یدیه ببیت المقدس فاذا نظر الیه الیهود اسلمت الا قلیلا منهم (اخرجه ابونعیم بن حماد الکوفی والسیوطی فی عرف الوردی) سلیمان بن عیسی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکالکر اپنے سامنے بیت المقدس مین رکھینگے سے دیکھکر بہت تھوڑے یہودی اسلام لائینگے ✤

(۱۶) عن جعفر بن یسار الشامی قال یبلغ رد المهدی المظالم حتی کان تحت ضرس الانسان الشیء انتزعه حتی یرده (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تمام مظالم کو لوٹا دینگے یہانتک کہ ظالم شخص کے دانتون کی جڑون سے نکالکر وہ چیز واپس دلائینگے ✤

(۱۷) عن علی قال ویحا للطالقان فان لله کنوزا لیست من ذهب ولا فضة ولکن بها رجال عرفوا الله حق معرفته وهم انصار المهدی آخر زمان (اخرجه نعیم الکوفی فی کتاب الفتن والسیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ طالقین پر افسوس ہے۔ خدا کے خزانے اسمین نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہین جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے۔ اور وہ مہدی آخر الزمان کے انصار ہین ✤

(۱۸) عن کعب قال قتادة۔ المهدی خیر الناس اهل نصرته وبیعته من اهل کوفان والیمن وابدال الشام علی مقدمته جبریل وساقته میکائیل۔ محبوب فی الخلائق یطفی الله به الفتنة العمیاء وتامن الارض ان المرأة تحج فی خمسة نسوة ما معهن رجل لا تتقی شیئا الا الله تعالی یعطی الارض زکوتها والسماء برکاتها (اخرجه نعیم بن حماد۔ والسیوطی فی عرف الوردی)۔ کعب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگون سے بہتر مہدی کے انصار اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرنے والے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے جبرئیل انکے مقدمۃ الجیش مین اور میکائیل سب سے پچھلے فوج ساقہ مین تشریف رکھتے ہونگے۔ خدائے پاک مہدی کی برکت سے اندھا دھند کے فتنون کو بجھا دیگا۔ یہانتک کہ زمین مین امن پھیل جائیگا۔ کہ ایک عورت پانچ عورتون کے ساتھ حج کرنے کو نکلے گی کوئی مرد انکے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شے سے خوف نہ کھائیگی۔ زمین اپنی زکوۃ ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا ✤

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وآله قال یاوی الی المهدی امته کما یاوی النحل

الی یسوبہا ویملا الارض عدلا کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی امرہم الاول لا یوقظ نائما ولا یہریق دما (اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کیطرف لوگ اس طرح اکر مجتمع ہوجاینگے جسطرح سے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے قریب جمع ہوجاتی ہیں وہ زمین کو عدل سے یوں بھر دیگا جسطرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی یہانتک کہ سب لوگ اپنے پہلے امر پر متفق ہوجائیں گے۔ مہدی نہ کسی سوتے کو جگائیں گے اور نہ کسیکا خون بہائیں گے +

المہدی کا جناب سیدہ کی اولاد میں سے ہونا

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من عترتی من ولد فاطمہ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والبیہقی والدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری آل فاطمہ کی اولاد سے ہوگا +

(۲) عن ام سلمۃ قالت ذکرت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق المہدی فقال نعم ہو حق وہو من ولد فاطمۃ (رواہ ابن المناوی فی الملاحم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپ نے فرمایا ہاں سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا

(۳) عن الزہری قال المہدی من ولد فاطمۃ وما الخلافۃ الا فیہم (اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت انکے سوا نہیں ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ ولج البیت وقال واللہ ما ادری ادع خزائن البیت وما فیہ من السلاح والمال او اقسمہ فی سبیل اللہ فقال لہ علی بن ابی طالب امض یا امیر المومنین فلست بصاحبہ انما صاحبہ منا شاب قریشی یقسمہ فی سبیل اللہ فی اخر الزمان (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز بیت اللہ کے خزانہ میں تشریف لیجا کر کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بیت اللہ کے خزائن کا مال اور اسکے ہتیار لوگوں کو تقسیم کردوں یا اسیطرح پر رکھا رہنے دوں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ا

امیرالمومنین جس طرح پر ہے اسی طرح پر اسکو رہنے دو۔ آپ اسکی تقسیم کرنیکے اہل نہیں ہیں اسکی تقسیم کرنے کا اہل ایک نوجوان ہم اہل قریش میں سے آخر زمان میں پیدا ہوگا۔ وہ اسکو خدا کی راہ میں تقسیم کریگا

عن ابن عباس قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تمضی الایام واللیالی حتی یلی منا اہل البیت فتی فلم تلبسه الفتن ولم یلبسها فقال یا ابن عباس یعجز عنها مشیختکم ولا ینالها شبانکم وهو امر الله یؤتیه من یشاء (اخرجه ابن شیبه فی مصنفه والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی)

ابن عباس رضے اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا سلسلہ تبتک نہیں گذرنے پائیگا جبتک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان نہیں آئیگا نہ تو فتنے اس سے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں سے مشابہ ہوگا۔ اے ابن عباس تمہارے بڑے اس سے عاجز آجاوینگے۔ اور تمہاری نوجوان اس سے نہیں بیشک پائینگے۔ یہ ایک اللہ تعالے کا حکم ہے جسے چاہے عطا کرے ٭

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ملک الارض مومنان وکافران فالمومنان ذو القرنین وسلیمان۔ والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکها خامس من اهل بیتی (اخرجه ابن الجوزی فی تاریخه والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومنین سے اور کافروں سے دو دو آدمی تمام روئے زمین کے مالک ہوئے ہیں۔ مومنوں سے ذو القرنین اور سلیمان علیہما السلام اور کافروں سے نمرود اور بخت نصر پانچواں ہم اہل بیت میں سے تمام روئے زمین کا مالک ہوگا ٭

(۷) عن علی بن الهلالی المکی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شکایته التی قبض فیها فاذا فاطمة عند رأسه فبکت حتی ارتفع صوتها فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفه الیها فقال حبیبتی فاطمة ما الذی یبکیک فقالت اخشی الضیعة من بعدک فقال حبیبتی اما علمت ان اللہ عز وجل اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباک فبعثه بالرسالة ثم اطلع اطلاعة فاختار منها بعلک فاوحی الی ان انکحک ایاه یا فاطمة نحن اهل البیت قد اعطانا اللہ سبع خصال لم یعط احد قبلنا ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین واکرمهم علی اللہ واحب المخلوقین الی اللہ وانا ابوک ووصیی خیر الاوصیاء واحبهم الی اللہ عز وجل وهو بعلک وشهیدنا خیر الشهداء واحبهم الی اللہ وهو حمزة بن عبد المطلب هو عم ابیک وعم بعلک ومنا من له جناحان اخضران یطیر فی الجنة مع الملئکة حیث یشاء وهو ابن عم ابیک واخو بعلک

ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك الحسن والحسين وهما سيدا شباب اهل الجنة وابوهما والذی بعثنی بالحق خیر منهما و یا فاطمة والذی
بعثنی بالحق ان منهما مهدی هذه الامة اذا صارت الدنیا هرجا ومرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت
السبل واغار بعضهم علی بعض فلا کبیر یرحم صغیرا ولا صغیر یوقر کبیرا فیبعث الله عند ذلک
منهما من یفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت به فی اول الزمان
یملأ الدنیا عدلا کما ملئت جورا یا فاطمة لا تحزنی ولا تبکی فان الله عز وجل ارحم بک وارأف
علیک منی وذلک لمکانک منی وموضعک فی قلبی وزوجک هو اشرف اهل بیتی حسبا واکرمهم
منصبا وارحمهم بالرعیة واعدلهم بالسویة وابصرهم بالقضیة وقد سألت ربی عز وجل ان تکونی
اول من یلحقنی قال علی فلما قبض النبی صلی الله علیه لم تبق فاطمة الا خمسة وسبعین یوما حتی
الحقها الله تعالی به اخرجه الطبرانی فی الکبیر وابونعیم والسیوطی فی عرف الوردی یعنی ابن الهلالی
المکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں حضور کے پاس گیا جناب فاطمہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں حضرت کی حالت کو دیکھکر روتے روتے جناب فاطمہ
کی گھگی بندھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور فرمایا میری پیاری فاطمہ
تم کیوں روتی ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت
نے فرمایا میری پیاری کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے دیکھکر ان میں
سے تمہارے والد کو انتخاب کیا اور انکو مبعوث برسالت کرکے بھیجا۔ پھر دوبارہ اہل زمین کو دیکھکر تمہارے
شوہر کو منتخب کیا اور مجھے حکم دیا اور میں نے تمہارا نکاح ان سے کیا یا فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات
ایسی باتیں عطا کی ہیں کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دیگئی ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو دیجائینگی میں خاتم النبیین
اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہوں اور میں تمہارا والد ہوں۔ اور ہمارا وصی
سب وصیوں سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے اور ہمارا شہید
سب شہیدوں سے افضل اور ان سب سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ حمزہ بن عبد المطلب تمہارے
والد ماجد اور تمہارے شوہر کا چچا ہے۔ اور ہم اہل بیت میں سے ایک وہ ہے جسکے دو سبز پر ہیں اور
فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے جنت میں اڑتا پھرتا ہے اور تمہارے والد کا ابن عم اور تمہارے
شوہر کا بھائی ہے اور اس امت کے اسباط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ دونوں تمہارے بیٹے حسن اور
حسین ہیں جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور قسم ہے اس خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ
بھیجا ہے انکے والد ان سے بہتر ہیں اور اس خدا کی قسم ہے جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ اس

امت کا مہدی بھی انہدونوں میں سے پیدا ہوگا جبکہ دنیا میں جھگڑے بکھیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہو جائینگے
آمدورفت کے رستہ بند ہو جائینگے ایکدوسرے کو لوگ لوٹنے لگینگے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائیگا
اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کریگا۔ پس ایسے وقت میں اللہ تعالی اسکو برانگیختہ کریگا اور وہ گمراہی
کے تمام مضبوط قلعوں کو فتح کرے گا۔ اور پردہ جہالت میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھولیگا۔ جیسے کہ میں نے
ابتداء امر میں دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ میں اسکو قائم کرے گا۔ جس طرح کہ دنیا ظلم سے
بھری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بھر دیگا۔ یا فاطمہ تم غم مت کرو مت رؤو۔ خدا تم پر بہت مہربان ہے تمہارا
درجہ میرے نزدیک بلند ہے تم نے میرے دل میں جگہہ پائی ہے تمہارا شوہر حسب میں میرے سب
اہل بیت سے افضل ہے اور اسکا منصب ان سب کے منصب سے مکرم ہے اور وہ رعیت کی ساتھ سب سے
زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور سب سے زیادہ جھگڑوں کی تہ کو پہونچنے والا ہے۔ مینے خدا سے
التجا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہیں مجھ سے ملا ئیگا علی ابن الہلالی ناقل ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پچہتر دن سے زیادہ زندہ نہیں
رہیں۔ خدا نے بہت جلدی انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملادیا +

(۸) عن علی قال اذا نادی المنادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک
یظھر المھدی علی افواہ الناس ویشربون حبہ ولا یکون لھم ذکر غیرہ اخرجہ ابو نعیم و
السیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آسمان سے پکارنے والا
پکاریگا۔ کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مہدی ظاہر ہوگا لوگوں
کو اسکی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اسکے ذکر کے سوا کسی دوسرے کا ذکر انکی زبان پر نہ ہوگا

(۹) عن ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلے اللہ علیہ وسلم
وینادی منادی من الارض ان الحق فی ال عیسی وقال العباس انما الصوت الاسفل
کلمۃ الشیطان والصوت الاعلی کلمۃ اللہ العلیا (اخرجہ ابو نعیم والسیوطی) ابوجعفر امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پکارنیوالا آسمان سے پکاریگا کہ حق آل محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کا ہے تو ایک پکارنیوالا زمین سے پکارے گا کہ حق آل عیسے کا ہے۔ عباس کہتا
ہے کہ صوت اسفل شیطان کی آواز صوت اعلے خدا سے برتر کی آواز ہوگی +

(۱۰) عن مکحول عن علی قال قلت یا رسول اللہ امنا المھدی ام من غیرنا یا رسول اللہ قال
بل منا یختم اللہ بہ کما بنا فتح (اخرجہ ابو نعیم بن الحماد وابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی)

ابن محمد جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مہدی ہم مین سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر مین سے حضرت نے فرمایا بلکہ ہم ہین سے ہوگا۔ اللہ دین کو ختم کریگا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے ✦

(۱۱) عن ابی هریرة قال حدثنی خلیلی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج علیهم رجل من اهل بیتی فیضربهم حتی یرجعون الی الحق قلت وکم یملك قال خمسا واثنتین (اخرجه ابو یعلی والسیوطی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہانتک قیامت قائم نہین ہوگی جب تک کہ لوگون پر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہین برآمد ہوگا پس وہ انکو ماریگا۔ یہانتک کہ وہ پھر حق کیطرف رجوع کرین گے مینے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کریگا آپ نے فرمایا پانچ دن دو برس ✦

(۱۲) عن سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمة فتذاکرنا المهدی فقالت سمعت النبی صلی الله علیه یقول المهدی من ولد فاطمة (اخرجه ابن ماجة) سعید بن المسیب کہتے ہین کہ ہم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین بیٹھے ہوے مہدی کا ذکر کر رہے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا مینے مخبر صادق علیہ السلام سے سنا ہو کہ فرماتے تھے مہدی فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی من عترتی من ولد فاطمة (اخرجه ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری آل اور فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۴) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لفاطمة المهدی من ولدك (اخرجه ابو نعیم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۵) عن قتادة قلت لسعید بن المسیب احق المهدی قال نعم هو حق قلت ممن هو قال من قریش قال من ای قریش قال من بنی هاشم قلت من ای بنی هاشم قال من ولد عبد المطلب قلت من ای ولد عبد المطلب قال من اولاد فاطمة قلت من ای اولاد فاطمة قال حسبك الآن (رواه المناوی فی الملاحم) قتادہ کہتے ہین کہ مینے خیر التابعین سعید بن المسیب سے کہا کہ آیا مہدی کا ہونا حق ہے وہ کہنے لگے ہان انکا ہونا حق ہے مینے کہا وہ کس قوم مین سے ہونگے وہ کہنے لگے قریش مین سے مینے کہا قریش کے کس گروہ مین سے وہ کہنے لگے بنی ہاشم مین سے مینے کہا

کون سے شخص ہو تم ہیں سو وہ کہنے لگے عبد المطلب کی اولاد میں سے ہیں تو کہا عبد المطلب کی کس اولاد میں سے وہ بولے فاطمہ کی اولاد میں سے پھر کہا فاطمہ کی کس اولاد میں سو وہ بولے اب تجھے اتنی بات ہی کافی ہے +

(۱۶) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن بنو عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي (اخرجه ابن ماجه والديلمي) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں۔ اور حمزہ۔ اور علی۔ اور جعفر۔ اور حسن۔ اور حسین۔ اور مہدی +

(۱۷) عن حذيفة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ما هو كائن ثم قال لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لطول الله تعالى ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجلا من ولدي اسمه اسمي فقام سلمان وقال يا رسول الله من اي ولدك هو قال من ولدي هذا وضرب بيده على الحسين (اخرجه ابو نعيم في عواليه) حذیفہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ پڑھا۔ اور جو ہونے والی باتیں تھیں انکا ذکر کیا۔ پھر فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہیں رہیگا تو اللہ تعالے اسے اسقدر دراز کریگا کہ اس میں میری اولاد میں سے ایک آدمی پیدا کریگا جسکا نام میرے نام پر ہوگا۔ سلمان نے کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے کس فرزند میں سے ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرے اس فرزند میں سے ہوگا۔ اور ہاتھ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کو مارا +

(۱۸) عن ابي هارون العبدي قال اتيت ابا سعيد الخدري فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثني بشيء مما سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم في علي فقال يا بني اخبرك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرض مرضة نقه فدخلت عليه فاطمة تعوده وانا جالس عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلى الله عليه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتى بدت دموعها على خدها فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك يا فاطمة قالت اخشى الضيعة بعدك يا رسول الله فقال يا فاطمة ان الله تعالى اطلع على اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانية فاختار منهم بعلك فاوحى الله الي فانكحته منك واتخذته وصيا اما علمت انك بكرامة الله اياك زوجتك اعلمهم علما واكثرهم حلما واقدمهم سلما فضحكت فاطمة واستبشرت فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يزيدها

مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فقال لہا یا فاطمۃ لعلی ثمانیۃ اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین وامرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر یا فاطمۃ نحن اہل البیت اعطینا ست خصال لم یعطہا احد من الاولین ولا یدرکہا الآخرین غیرنا۔ نبینا خیر الانبیاء وہو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وہو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وہو حمزۃ عم ابیک ومنا سبطا ہذہ الامۃ وہما ابناک ومنا مہدی الامۃ الذی یصلی عیسی خلفہ ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ہذا مہدی الامۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین کہ مینے ابو سعید خدری کے پاس جا کر کہا آپ جنگ بدر مین موجود تہے۔ وہ بولے ہان مین موجود تہا مینے کہا کیا تم مجہ سے کوئی حدیث بیان کر سکتے ہو جو تمنے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کے حق مین سنی ہے۔ وہ کہنے لگے ارے میری مینٹہ مین تجہ سے بیان کرتا ہون کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہو کر ضعیف ہو گئے۔ تو جناب فاطمہ رض آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کی داہنی طرف بیٹہا ہوا تہا جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ضعف کو دیکہا تو رونے سے انہین اچہو آگیا۔ اور رخسارون پر آنسو ظاہر ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے فاطمہ تم کیون روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپکے بعد مین اپنی تباہی سے ڈرتی ہون۔ آنحضرت نے فرمایا اے فاطمہ پروردگار زمین کے باشندون پر اطلاع پاکر تیرے باپ کو چن لیا۔ پہر دوبارہ اطلاع پاکر ان مین سے تیری خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پہر خدا نے میری جانب وحی کی اور مینے اس سے تیرا نکاح کر دیا۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہین جانتی خدا کی مہربانیون کو کہ خاص تیرے حق مین کی ہین۔ مینے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم مین سب سے زیادہ اور حلم مین سب سے اچہا اور صلح مین سب سے مقدم ہے۔ پس جناب فاطمہ ہنس پڑین اور خوش ہو گئین۔ پہر آنحضرت نے چاہا کہ ان تمام مہربانیون کے بیان کرنے سے جو اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کے نصیب کی ہین۔ انکا اور دل بڑہائین۔ پس آپنے فرمایا ای فاطمہ علی کے آٹہ دانت یعنی مناقب ہین۔ خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت کا حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ مکرمہ کا پاک ہونا اور حسن وحسین کا اسکی اولاد مین سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت مین ہمین چہ چیزین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہم سے پہلے لوگون کو بہی نہین دی گئین اور ہم سے پچہلے بہی ان چیزون کو نہین حاصل کر سکین گے۔ ہمارا نبی سب نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے

اور ہمارا وصی سب وصیوں سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے۔ اور ہمارا شہید سب شہیدوں سے بہتر ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس امت کے سبط بھی ہم ہیں سے ہیں اور وہ تیرے دونوں بیٹے ہیں۔ اور اس امت کا مہدی بھی ہمیں میں سے ہے۔ کہ جسکے پیچھے عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑہیں گے پھر جناب حسین علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اس سے اس امت کا مہدی پیدا ہوگا ✦

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد و امجاد کا حال کسیقدر تفصیل یا اجمال ہی سے لکھا جائے تو یہ مجالہ ہرگز اسکا متحمل نہیں ہوسکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بابن عقبہ کی کتاب۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب کو مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے۔ کہ جناب امیر کی نسل میں کیسے کیسے چمکتے ستارے پیدا ہوئے ہیں جن کی روشنی روئے زمین پر ہدایت کی روشنی پھیلی ہے ✦

قد تم الباب الثالث من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب ویلیہ الباب الرابع

چوتھا باب جناب امیر علیہ السلام کے خصوصیات میں

المسمے

بالعروۃ الوثقی فی خصائص المرتضیٰ

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت

عن فاطمۃ بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعۃ اشہر من حملی بعلی ابن ابی طالبؑ کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر الی یقول یا امی ما لک قد تغیر لونک قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ان کانت انثی فزوجنیھا فقال ابو طالب ان کان ذکرا فھو لک عبد وان کانت انثی فھی لک امۃ فلما وضعتہ جعلتہ فی غشاوۃ فقال ابو طالب لا تفتحوہ حتے یاتی محمد فیاخذ حقہ فجاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفتح الغشاوۃ فاخرج منھا غلاما حسنا فغسلہ بیدہ وسماہ علیا وبزق فی فیہ واصلح امرہ ثم انہ القمہ لسانہ فما زال علی یمصہ حتے نام فلما کان من الغد طلبنا لہ ظئرا فابی ان یقبل ثدیا فدعونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالقمہ لسانہ فنام فکان کذالک ما شاء اللہ (اخرجہ الامام الفقیہ الحسین الکاکی فی کتابہ باحتۃ الصلاۃ فی ضمیمۃ الصحابۃ) جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہیں کہ جب حضرت علی کو میرے پیٹ میں رہتے ہوئے چار مہینے گذر چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اکثر ہمارے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے اماں جان تم سے غضب عذر کیوں ہوتی جاتی ہو میں نے عرض کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں حاملہ ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کر دینا۔ ابو طالب کہنے لگے اگر لڑکا پیدا ہوا تو وہ آپ کا غلام ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ رکھا ابو طالب کہنے لگے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاویں

اسکی بہت کھوتا رہا آخر خود اپنے حق کو لے لیں گے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کپڑے کو کھولا اور ایک خوبصورت لڑکا اس میں سے نکالا اور اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور علی اسکا نام رکھا اور اسکے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چوسنے لگا اور چوستا چوستا سو گیا دوسرے روز ہم نے دودہ پلانیوالی عورت بلائی اس لڑکے نے اس عورت کا پستان سونہہ میں نہ لیا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت نے آکر اپنی زبان مبارک کو اسکے منہ میں ڈالا وہ حضرت کی زبان مبارک کو چوستا چوستا پھر سو گیا اسیطرح سے خدا نے جبتک کہ چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہی کو چوستا رہا ۰

قال محمد بن طلحۃ الشافعی ولد فی لیلۃ الاحد الثالث والعشرین من شہر رجب سنۃ تسعمائۃ وعشرین من التاریخ الفارسی المضاف الی اسکندر الیونانی وکان ملک فارس یومئذ ابرویز بن ہرمز وولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ بخدیجۃ بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ولادتہ ثمانیا وعشرین (المطالب السؤل) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تئیسویں ۹۲۰ھ اسکندری کو ہوا ان دنوں ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونیکے بعد آپ بیچ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف میں تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا ۰

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وہناک نسوۃ کثیرۃ اذ اقبلت منہن امرأۃ فقلت من انت رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت العجلان من بنی ساعدۃ فقلت لہا ہل عندک من شیٔ تحدثنی بہ قالت ای واللہ حدثتنی عمارۃ بنت عبادۃ بنت نضلۃ بن مالک بن العجلان الساعدی انہا کانت ذات یوم فی نساء من العرب اذ اقبل ابو طالب کئیبا حزینا فقلت ما شانک قال ان فاطمۃ بنت اسد فی شدۃ من المخاض واخذ بیدہا وجاء بہا الی الکعبۃ وقال اجلسی علی اسم اللہ فطلقت طلقۃ واحدۃ فولدت غلاما مسرورا نظیفا منظفا لم ار کحسن وجہہ فسماہ علیا وحملہ النبی صلی اللہ علیہ حتی اداہ الی منزلہا قال علی بن الحسین فواللہ ما سمعت بشیٔ قط الا وہذا احسن منہ (اخرجہ الفقیہ ابن المغازلی الشافعی فی المناقب) جناب امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ ہم کربلا معلی کی زیارت کر رہے تھے وہاں بہت سی عورتیں بھی موجود تھیں ان میں سے ایک عورت نکلکر ہمارے پاس آئی ہمنے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے بیان کیا میں قبیلہ بنی ساعدہ میں سے ہوں میرا نام زبدہ بنت العجلان ہے ہمنے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ

یاد ہو تو ہم سے بیان کرو وہ کہنے لگی مجہ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی کہتی تہی کہ مین ایک روز عرب کی عورتون مین موجود تہی ناگاہ مین ابوطالب تشریف لائے انکے چہرہ سے آثار حزن نمایان تہے مینے پوچہا آپکا کیا حال ہے وہ فرمانے لگے فاطمہ بنت اسد کو درد لگ رہی ہین - پہر فاطمہ بنت اسد کا ہاتہ پکڑکر کعبہ مین لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہین بیٹہہ جا ابہی وہ اچہی طرح بیٹہنے نہ پائی تہی کہ ایک پاک اور پاکیزہ خوش رو لڑکا اسکو پیدا ہوا اس حسن وجمال کا لڑکا ہمنے کبہی نہین دیکہا تہا - اسکا نام ابوطالب نے علی رکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد کے بچکو اٹہاکر گہر کو لے گئے جناب امام زین العابدین فرماتے ہین واللہ ہمنے اس سے بہتر کبہی کوئی بات نہین سنی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا آغوش سرور عالم صلعم مین تربیت پانا

عن ابی الحجاج مجاهد بن جبیر قال کان من نعمة الله علی علی وما اراد الله به من الخیر ان قریشا اصابتهم ازمة شدیدة وکان ابوطالب ذا عیال کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه العباس وکان من ایسر بنی هاشم یا عم ان اخاک اباطالب کثیر العیال وقد اصاب الناس ما تری فانطلق بنا الیه فلنخفف من عیاله آخذ من بنیه رجلا فنکفلهما عنه قال العباس نعم فانطلقا حتی اتیا اباطالب فقالا انا نرید ان نخفف عنک من عیالک حتی ینکشف عن الناس ما هم فیه فقال لهما ابوطالب اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فضمه الیه واخذ العباس جعفرا فضمه الیه فلم یزل علی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بعثه الله عز وجل نبیا فاتبعه وامن به وصدقه (مطالب السئول فی الریاض النضره) ابوالحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے کہ جناب علی کے حق مین خدا کی نعمت تہی اور خدا نے انکے حق مین نیکی کا ارادہ کیا تہا کہ اہل مکہ کو درد ناک قحط پیش آیا اور ابوطالب کثیر العیال تہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ ان دنون تمام بنی ہاشم مین بڑے مالدار تہے - جاکر کہا اے عمو ابوطالب بڑے عیالدار ہین اور آپ دیکہہ رہے ہین کہ اسوقت لوگون کو کیا مصیبت پیش آرہی ہے تم ہمارے ساتہہ ابوطالب کے پاس چلو تاکہ ہم انکا عیال بانٹ لین انکا ایک لڑکا مین لے لون اور ایک تم لے لو اور ہم ان دونوں کا تکفل حال کرین عباس کہنے لگے بہت بہتر بات ہے - دونو ملکر ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم آپکے عیال کے بوجہ سے کسیقدر سبکدوش کرنا چاہتے ہین تا وقتیکہ قحط لوگون کے سر سے ٹلجائے - ابوطالب نے

کہا اگر عقیل کو میرے لیے چھوڑ دو اور جو چاہو سو کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیلیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا علی ہمیشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے رہے یہانتک کہ پروردگار نے حضرت کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتباع کیا اور ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی ✤

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول الناس من هذه الامة ورودا علی الحوض اولها اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونیوالا اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر هذه الامة بعدی اولها اسلاما علی بن ابی طالب (المسترشد) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہیں کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان هذا اول من امن بی وهذا فاروق هذه الامة وهذا یعسوب المومنین وهذا اول من یصافحنی یوم القیمة وهذا صدیق الاکبر (اخرجه الطبری والدیلمی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہہ اس امت کی حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ سب سے پیشتر قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہہ صدیق اکبر ہے ✤

(۴) عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی وصدق (اخرجه الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی سے فرما رہے تھے کہ تو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور تو نے میری تصدیق کی ہے ✤

(۵) عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی بن ابی طالب (اخرجه احمد والترمذی وصححه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانیوالے علی بن ابی طالب ہیں ✤

(۶) عن ابن عمر وانس بن مالک وجابر رضی اللہ عنہم قالوا بعث صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثاء (اخرجہ البغوی والترمذی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والطبرانی) ابن عمر اور انس بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن علی اسلام لائے ۔

(۷) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علی وعلی علی سبع سنین وذلک لانہ لم ترفع شھادۃ ان لا الہ الا اللہ الی السماء الا منی ومن علی بن ابی طالب اخرجہ الخوارزمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر اور علی پر سات برس تک فرشتے درود بھیجتے رہے ہیں اس وجہ سے کہ بجز میرے اور علی کے آسمان کیطرف کسی کی لا الہ الا اللہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوئی تھی ۔

(۸) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اول المسلمین اسلاما واول المومنین معی ایمانا واعلمھم بایات اللہ واوفاھم بعھد اللہ وارؤفھم بالرعیۃ و اقسمھم بالسویۃ واعظمھم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پہلے قدم اور تم ایمان لانے کی وجہ سے سب سے مقدم ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے پورا پورا تقسیم کرنے والے اور ان سب سے خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے ہو ۔

(۹) عن ابی سعید و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لک یا علی سبع خصال لا یحاجک فیھن احد یوم القیامۃ انت اول المومنین باللہ ایمانا واوفاھم بعھد اللہ وارؤفھم بالرعیۃ واقسمھم بالسویۃ واعلمھم بالقضیۃ واعظمھم منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی عن ابی سعید الخدری والحاکم عن معاذ بن جبل) دیلمی فردوس الاخبار میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حاکم مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں سے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب سے برتر ۔ اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب سے مہربان اور برابر بانٹنے میں ان سب سے پورا تقسیم کرنے والا اور ان سب سے جھگڑوں کے فیصل کرنے میں زیادہ علم والا ۔ اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب سے اونچے مرتبے والا ہے ۔

(۱۰) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وهو يقول کفوا عن ذکر علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منهن کل واحدۃ منهن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وابوعبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذ ضرب رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی کتف علی فقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلۃ هارون من موسی کذب یا علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک (اخرجہ الطبری وابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سے باز رہو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں اگر ان تینوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے بہتر تھی کہ جس پر آفتاب کا پرتو پڑتا ہے میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن الجراح چند صحابہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے علی تو اسلام لانے میں سب مسلمانوں کا پیش قدم اور ایمان لانے میں سب مومنوں کا پیش رو ہے اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا موسے سے۔ وہ بالکل جھوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو۔ کہ مجھے دوست رکھتا ہو۔ اور تجھ سے عداوت رکھے۔

(۱۱) عن سعد بن ابی وقاص وابی سعید وام سلمۃ واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد الله قالوا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابی وقاص اور ابوسعید اور ام المومنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم سب مسلمانوں سے پہلے اسلام لائے ہو۔

(۱۲) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا صدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (اخرجہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب علی علیہ السلام کو بصرہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہوں اور ان سے اول ایمان لایا ہوں

(۱۳) عن ابن عباس قال نظر علی فی وجوہ الناس فقال انی لاخو رسول الله صلی الله علیہ وسلم ووزیرہ ولقد علمتم انی اولکم ایمانا بالله عزوجل وبرسولہ ثم دخلتم من بعدی فی الاسلام رسلا رسلا وانی لابن عم رسول الله صلی الله علیہ وسلم وشریکہ فی نسبہ وابو ولدہ وزوج سیدۃ

لنساء اهل الجنۃ (الیواقیت لابی عمر الزاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب علی
نے لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہون تم تحقیق جانتے
ہو مین تم سب سے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانے مین مقدم ہون تم میرے بعد مین گروہ گروہ داخل
اسلام ہوئے ہو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ابن عم ہون اور نسب مین شریک ہون ان مین انکے بچون کا
باپ ہون مین تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار کا خاوند ہون ۔

(۱۴) عن لیلی الغفاریۃ قالت کنت امرأۃ اخرج مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادادی الجرحی
فلما کان یوم الجمل اقبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی زینب عشیۃ فقلت حدثینی ھل سمعت
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الرجل شیئا قالت نعم دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو وعائشۃ علی فراش وعلیھما قطیفۃ قالت فاقعی علی کجلسۃ الاعرابی فقال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ان ھذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاء بی واخر الناس بی عھدا عند الموت
(الیواقیت لابی عمر الزاہد) لیلے غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین ایسی عورت تھی کہ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین غزوات مین جایا کرتی تھی اور زخمیون کے علاج کیا کرتی تھی جب جمل
کا دن ہوا تو مین بھی جناب علی کے ساتھ جنگ کو نکلی آپ جب اس جھگڑے سے فارغ ہوے تو مین رات
کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی مینے ان سے کہا جو کچھ کہ تم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے
حق مین سنا ہو مجھ سے بیان کرو ۔ کہنے لگین ہین ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس مین گئی دیکھا کہ حضرت اور بی بی عائشہ ایک بستر پر لیٹے ہوے ہین اور دونون پر ایک کمبل
پڑا ہوا ہے مجھے ابھی جلسہ اعرابی کی برابر بھی دیر نہ گذری ہوگی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہ تحقیق یہ
شخص (یعنے علی) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگون سے اول ہی ۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن
مجھ سے ملنے والا ہے ۔ اور میری موت کے وقت سب سے آخر مجھ سے بات کرنے والا ہے ۔

(۱۵) عن ابن عباس قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجۃ وقال ابو عمر ھذا حدیث صحیح الاسناد
لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ علی جناب صدیقہ الکبرے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے ہین ۔ ابو
عمر کہتا ہے کہ اس حدیث کی سب سندین صحیح ہین کسی شخص کو اسکی روایتون مین طعن کی گنجایش
نہین ۔

(۱۶) قال الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار قد اتفقت

العلماء ان اول من آمن بعد خدیجۃ رضی اللہ عنہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور علی ابن
ابی طالب و ھو قول ابن عباس و سلمان و ابی ذر و جابر بن عبد اللہ الانصاری و زید بن ارقم و
خباب بن الارت و محمد بن المنکدر و ربیعۃ الرائی ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیہ کریمہ والسابقون
الاولون الخ کے تحت میں لکھتے ہیں کہ بتحقیق تمام علماء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
کے مردوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور
سلمان اور ابوذر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور زید بن ارقم اور خباب بن الارت و محمد بن المنکدر
اور ربیعۃ الرائی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السباق ثلاثۃ
فالسابق الی موسی یوشع بن نون والسابق الی عیسی صاحب الیاسین والسابق الی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کرنیوالے تین ہیں پس
حضرت موسے کیطرف سبقت کرنیوالے یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسی کیطرف صاحب الیاسین
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابی طالب ہیں +

(۱۸) عن ابن عباس فی قولہ تعالی السابقون الاولون من المھاجرین والانصار قال سبق یوشع
ابن نون الی موسی و سبق صاحب الیاسین الی عیسی و سبق علی بن ابی طالب الی محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی والضحاک و ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسی کی طرف اور صاحب الیاسین
نے حضرت عیسے کی طرف اور علی بن ابی طالب نے جناب محمد بن عبد اللہ کیطرف سبقت کی ہے +

(۱۹) عن ابن عباس و ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار
مومن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین و حزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون
رجلا ان یقول ربی اللہ و علی بن ابی طالب و ھو افضلھم (اخرجہ ابن النجاری عن ابن عباس
و احمد عن ابی لیلی) ابن النجاری رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
علیہ ابو لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار الیاسین یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریوں پر ایمان لانے والا
جسنے کہ کہا تھا اسے قوم کے لوگو رسولوں کا اتباع کرو۔ اور حزقیل فرعون کے گروہ سے ایمان

لانیوالا جس نے یہ کہا تہا کہ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پالنے والا خدا ہی ہے اور
علی بن ابی طالب ور وہ ان سب سے افضل ہین -

(۲۰) عن ابن عباس فی قوله تعالی من یطع الرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم قال علی یا رسول
الله اهل نقدر علی ان نزورک فی الجنة کما نراک فی الدنیا قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من
اسلم من امته فنزلت هذه الآیة اولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین
والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فقال ان الله عز وجل
قد انزل بیان ما سألت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن النجار) ابن
عباس رضی الله عنه سے آیت مذکورہ کہ جن لوگون نے خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتہ
ہین جنپر کہ خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ جناب علی نے آنحضرت صلے الله
علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول الله آیا ہم آپ کو جنت مین بہی دیکہہ سکتے ہین جس طرح سے کہ ہم حضور کو
دنیا مین دیکہتے ہین حضرت صلے الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہر نبی کا ایک رفیق ہے کہ وہ سب امت سے
پہلے اس نبی پر اسلام لایا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ انکے ساتہ ہین جنپر کہ خدا نے نعمت نازل
کی ہے یعنی نبیون و صدیقون و شہیدون اور نیک لوگون کے ساتہ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچہے رفیق
ہونگے حضرت صلی الله علیہ وسلم نے علی کو بلا کر فرمایا - یا علی خدا تعالی نے تیرے سوال کا بیان نازل
فرمایا ہے - اور تجہکو میرا رفیق بتایا ہے - کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے -

(۲۱) عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد الله بن عیاش بن ربیعة یا عم
لا تخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر رضی الله عنه کان له السن والسابقة مع النبی صلی الله
علیه وسلم ثم ان الناس کانوا صعوا الی علی قال ای ابن اخی ان علیا کان له ما شئت من ضرس قاطع فی
العلم والبسطة فی النسب قرابة من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام
العلم بالقرآن والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه الذهبی) سعید بن
عمرو ابن سعید بن العاص کہتا ہے کہ مینے عبد الله بن عیاش بن ربیعہ سے پوچہا کہ اے چچا کیا تم مجہے ابو بکر اور
علی کے حالات سے خبر دار نہین کر سکتے - کیونکہ ابو بکر رضی الله عنہ کہن سال تہے اور آنحضرت صلی الله
علیہ وسلم کے ساتہ اسلام مین سبقت بہی رکہتے تہے - یہ ایسی کیا بات تہی کہ لوگ جناب علی رضی الله عنہ کی
طرف تہے تو انہون نے جواب دیا اے میرے بہتیجے - جو تو چاہتا ہے اسی کے مطابق علم و فضل مین علی رضی
نیز دانت رکہنے والا تہا - نسب فراخ - رسول الله علیہ وسلم کی قرابت - اور حضرت کا داماد ہونا اور اسلام مین

سبقت اور قرآن کا علم۔ اور سُنت میں پوری آگاہی۔ اور جنگ میں بہادری اور سخاوت میں بخشش کہتے تھے

(۲۲) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیٔ مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه فدخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رات ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الیّ فانکحته ایاك واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید الخیر کله الذی قسمه الله لمحمد وال محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها احد من الاخرین غیرنا نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی الامة الذی یصلی خلفه عیسی ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی الامة۔ اخرجه الدارقطنی) ابوہارون العبدی کہتے ہیں میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ میں حاضر تھے کہنے لگے ہاں میں نے ان سے کہا کیا تم مجھے نہیں بتا سکتے جو کچھ تم نے علی کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جواب دیا۔ سے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر نہایت ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے تشریف لائیں میں حضرت کے داہنی جانب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکھ کر رونے لگیں رونے سے ان کی ہچکی بندھ گئی یہاں تک کہ انکے رخسار پر آنسو جاری ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیوں روتی ہیں عرض کیا کہ میں آپ کے بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے زمین کے باشندوں کو اچھی طرح دیکھ کر تیرے باپ کو ان میں سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھ کر تیرے شوہر کا انتخاب کیا پھر میری طرف وحی بھیجی اور میں نے تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا۔ آیا تم نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ

نے خاص تمہارے لیے کیا مہربانی کی ہے۔ تیرا خاوند سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے اور اسلام لانے مین سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہ مسکرائین اور خوش ہوگئین حضرت نے چاہا کہ انکو اور زیادہ اس خیر سے حصہ دین کہ پروردگار نے محمد و ال محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپنے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھہ تیز دانت ہین یعنے مناقب ہین اللہ اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور اُسکی دانائی اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھہ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگون کو نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنے والے بھی نہین حاصل کرسکتے ہمارا نبی تمام نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب اوصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدون سے برتر ہے وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور ہمین سے اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے پیچھے حضرت عیسے نماز پڑہین گے۔ پہر حضرت صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جناب امام حسین کے دوش مبارک پر ہاتھہ مارکر فرمایا مہدی اس سے ہوگا ✤

(۴۳) عن ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجہد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدمع علی خدیہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما ان اللہ تعالی اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختارنی منہم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک فاوحی اللہ الی ان ازوجہ ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدار قطنی) ابو ایوب انصاری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہوگئے حضرت فاطمہ عیادت کے لیے تشریف لائین حضرت پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھہ کر رونے لگین یہانتک کہ اُنکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر حضرت نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے خاص تمہارے حق مین کیا مہربانی کی کہ مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے مین وہ سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب سا دیکھہ کر مجھے انتخاب کیا اور نبی مرسل بنایا پہر دوبارہ دیکھکر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی مینے اسکے ساتھہ تیرا نکاح کرکے اسے اپنا وصی بنایا ✤

(۲۴) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدۃ نعود فاطمۃ فلما ان دخلنا علیہا ابصرت اباہا دمعت عیناہا قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلت الطعم وکثرت الھم وشدۃ السقم قال لہا اما واللہ ما عند اللہ خیر مما ترغبین الیہ یا فاطمۃ اما ترضین ان زوجتک بخیر امتی اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما واللہ ابنیک سیدا شباب اہل الجنۃ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بریدہ اٹھو ہمارے ساتھ چل کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کریں جب ہم جناب فاطمہ کے پاس پہنچے وہ ہمیں دیکھکر رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ای میری بیٹی تم کیوں روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت غم اور شدت بیماری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے بہتر نہیں ہے جس کی تم تمنا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام امت سے بہتر اور ان سے اسلام لانے کی وجہ سے مقدم اور ان سے علم میں زیادہ اور ان سے حلم میں بڑا ہے۔ اور تیرے دونوں فرزند اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۲۵) عن معقل بن یسار قال وضئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ہل لک فی فاطمۃ نعودہا فقلت نعم فقام متوکئا علی حتی دخلنا علیہا فقال کیف تجدنک قالت واللہ اشتد حزنی واشتد فاقتی فقال اما ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہ کی عیادت کے لیے چلیں میں نے عرض کیا ہاں۔ حضرت مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے اور جناب فاطمہ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تمہاری یہ کیا حالت ہے عرض کیا واللہ مجھ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقوں نے ستایا ہے حضرت نے ارشاد کیا تم راضی نہیں ہوتے ہو کہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام امت میں اسلام لانے میں مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہے۔

(۲۶) قال ابو حازم ومحمد بن المنکدر وربیعۃ بن عبد الرحمن والکلبی علی اول من اسلم (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) ابو حازم اور محمد بن المنکدر اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور کلبی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

(۲۷) عن اسحاق قال کان اول ذکر امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلی معہ وصدق بما جاء من عند اللہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردوں

ہین یہ جو شخص کہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور جو چیز کہ وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اسکی تصدیق کی ہے سو وہ علی بن ابی طالب ہین ؛

(تنبیہ) اب سب حدیثین اس خبر کے معارض ہین جو بروایت عامر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے باب مین مروی ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ وہ حدیث از قبیل آحاد ہے چنانچہ امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین (واما الخبر الذی تمسکوا بہ فی اثبات ان اسلام ابی بکر سابق علی اسلام علی فہو من باب الآحاد) یعنی وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے وہ حدیث احاد مین سے ہے۔ اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہونے پر قریبا اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین (قال ابن عباس وانس بن مالک وجماعۃ انہ اول من اسلم ونقل بعضہم الاجماع علیہ) یعنی ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ مین سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اول اسلام لائے ہین۔ اور بعض راویون سے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے ؛

علامہ ابن عبد البر استیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین (روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفۃ وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم) یعنی سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور خباب اور جابر اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہین ؛

اسکے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہین (قال ابن شہاب وقتادہ وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب) یعنی شہاب اور قتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہین کہ مردون مین سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہین ؛

جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد تھا چنانچہ علامہ ذہبی اسکے ذیل مین لکھتے ہین (روی سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفۃ اکان ابابکر اولہم اسلاما قال لا) یعنی سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہین انہون نے جواب دیا نہین۔

اسکے بعد لکھتے ہین (سئل محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اولہما اسلاما وانما شبہ علی الناس لان علیا اخفی اسلامہ من ابی طالب) یعنی محمد بن کعب القرظی سے کسی نے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہین یا ابوبکر انہون نے جواب دیا سبحان ان دونون مین سے علی پہلے

اسلام لائے ہین لیکن لوگون کو شبہ ہوگیا کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوف سے اپنا اسلام ظاہر نہین کیا تہا ❊

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخوف ابوطالب اپنے اسلام کا اخفا نہین کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تہا چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین لکہتے ہین ثم ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذلک بیوم وہما یصلیان فقال یا محمد ما ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفی لنفسہ وبعث بہ رسلہ فادعوک الی اللہ وحدہ والی عبادتہ وکفر باللات والعزی فقال علی ہذا امر لم اسمع بہ قبل الیوم فلست بقاض امرا حتی احدث ابا طالب فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفشی سرہ قبل ان یستعلن امرہ فقال لہ یا علی ان لم تسلم فاکتم فمکث علی تلک اللیلۃ ثم ان اللہ اوقع فی قلب علی الاسلام فاصبح غادیا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جاءہ فقال ماذا عرضت علی یا محمد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتکفر باللات والعزی وتبرا من الانداد ففعل علی واسلم) یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بالرسالہ ہونیکے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نماز پڑہنے کے پیچہے ایک روز علی تشریف لائے اور ام المومنین کو حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے دیکہا عرض کیا یا محمد آپ یہ کیا کر رہے ہین حضرت نے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کا دین ہے جو اس نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے اور نبیون کو اسکے لیے مبعوث کیا ہے مین تجہے خدا کی اور اسکی عبادت کیطرف دعوت کرتا ہون اور لات وعزی سے روگردانی کے لیے کہتا ہون جناب علی نے عرض کیا یہ ایسی بات ہے کہ مینے آج کے سوا کبہی نہین سنی مین اپنے کسی فعل مین مختار نہین جب تک کہ ابوطالب سے یہ پوچہہ لون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ اس بہید کو قبل اسکے کہ اسکے اعلان کا حکم ہو افشا ہوجائے حضرت نے فرمایا اگر تم ایمان نہین لاتے تو اس بات کو مخفی رکہو پس جناب علی پر ایک رات گذری اور خدا نے انکے دل مین اسلام کی محبت القا فرمائی دوسرے روز صبح کو حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کل آپنے مجہے کیا ارشاد کیا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس امر کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اسکا شریک نہین لات وعزی سے بیزار ہوجا جناب علی نے ویسا ہی کیا اور اسلام سے مشرف ہوگئے ❊

علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین (قال مجاہد والصحیح فی امر ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ اول

من اظهر اسلامه) یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب مین زیادہ تر یہی صحیح ہے کہ انھون نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا ہے ❊

لیکن اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے اول اظہار اسلام بہی جناب علی ہی نے کیا ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی اور علامہ جریر طبری وغیرہ رحمہم اللہ عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین (قال جئت فی الجاھلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلھا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام بیمینہ حتی جاءت امراۃ فقامت خلفھما فرکع الشاب فرکع الغلام والمراۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمراۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال هل تدری من الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب هذا ابن اخی فقال هل تدری من هذا الغلام فقلت لا فقال علی بن ابی طالب بن عبد المطلب هذا ابن اخی هل تدری من هذہ المراۃ التی خلفهما فقلت لا قال هذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجۃ ابن اخی هذا حدثنی ان ربہ رب السموات والارض امرہ بهذا الدین هو علیہ ما علی الارض کلها احد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلاثۃ) یعنے ایام جاہلیت مین مین ایک دفعہ مکہ مین گیا اور جا کر حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس ٹہیرا جب آفتاب بلند ہوا اور وسط آسمان سے ڈہلا مین کعبہ کیطرف دیکہہ رہا تہا استنے مین ایک جوان ہنسے آگئے پہر آسمان کی جانب نگاہ اٹہا کر دیکہا اور قبلہ کی طرف پہرا اور اسکی طرف منہ کر کے کہڑا ہو گیا پہر تہوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو پر کہڑا ہو گیا پہر ایک عورت آئی اور وہ ان دونون کے پیچہے کہڑی ہو گئی پہر اس جوان نے رکوع کیا اور اس لڑکی اور عورت نے بہی اسکے ساتھہ رکوع کیا پہر جوان نے رکوع سے سر اٹہایا ان دونون نے بہی رکوع سے سر اٹہایا پہر اس نے سجدہ کیا ان دونون نے بہی سجدہ کیا مینے عباس سے کہا عجیب انوکہی بات ہے عباس کہنے لگے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے مین نے کہا نہین وہ کہنے لگے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے اب تجہے یہ بہی معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین کہنے لگے یہ علی بن ابی طالب میرا بہتیجا ہے اور یہ جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا نہین عباس کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بہتیجے کی بی بی ہے اس نوجوان نے مجہے بتایا ہے کہ میرا پروردگار آسمان اور زمین کا پروردگار ہے یہی اسکا دین ہے تمام زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں ✣

علامہ جریر طبری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ الرسل والملوک مین اسکے بعد ان الفاظ کو روایت کیا ہے (قال العفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یا لیتنی کنت رابعا) یعنے اسلام لانے کے بعد جبکہ عفیف کے دل مین اسلام کاخوب رسوخ ہوگیا تو یہ کہا کرتے تھے کاش مین ان تینون کے ساتھ چوتھا ہوتا۔ پس جناب عباس کے قول سے کہ (ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھولاء الثلثۃ) ثابت ہوتا ہے کہ ہنوز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام نہین لائے تھے کہ جناب علی کا اسلام [illegible] عفیف کندی رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوچکا تھا۔ اور لفظ ہؤلاء الثلثۃ کی قید سے اور عفیف کو یہ کہنے سے کہ کاش اگر مین اسوقت اسلام لاتا تو مین اسوقت اسلام کا چوتھا رکن ہوتا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ابوبکر [illegible] [illegible] باسلام نہین ہوئے تھے ورنہ حضرت عباس ہؤلاء الثلثۃ کی قید نہ [illegible] تے اور عفیف کنت [illegible] رابعا نہ کہتے بلکہ کنت خامسا کہتے۔ لیکن قیاس مین نہین کرتا کہ یہ راز حضرت عباس کو معلوم ہوگیا ہو [illegible] رابوطالب سے مخفی رہا ہو ✤

بعض نے جناب علی علیہ السلام کی سبقت اسلام کو تسلیم کرکے یہ کہا ہے کہ انکا اسلام بہ نسبت اسلام [illegible] [illegible] فضل نہین سمجھا جاسکتا۔ کیونکہ سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جناب علی [illegible] [illegible] نہین ہوئے تھے چنانچہ خود انکا قول ہے ؎ سبقتکم الی الاسلام طرا علاما ما بلغت اوان حلمی [illegible] تم پر ایسی حالت مین اسلام لانے مین سبقت کی ہے کہ میری سن لڑکپن [illegible] تھی مین بھی [illegible] [illegible] حالت مین تھا۔ ابھی حد احتلام تک نہین پہونچا تھا پس ایک کم سن لڑکے کا اسلام مشائخ قریش کے اسلام فائق نہین ہوسکتا ✤

[illegible] کا جواب دو طرح پر ہوسکتا ہے

جناب امیر کی عمر اسلام لانے کے وقت

(۱۱) بعض کے نزدیک مشرف باسلام ہونیکے وقت جناب علی پندرہ یا سولہ برس کے تھے لیکن سب سے [illegible] زیادہ معتبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ اسوقت تیرہ سال کے تھے۔ اور ابو عمر تابعی نے [illegible] اسی کو صحیح مانا ہے (دیکھو استیعاب) اس سے زیادہ تر ثبوت محمد بن حنفیہ کی روایت سے ملتا ہے کہ وہ جناب امیر کی عمر (۱۵ سال) کی بیان کرتے ہین (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابو جعفر محمد بن علی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے اور مطالب السئول کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے ✤

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا اختلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳) سال تک اس دار فانی مین رونق افروز رہے ہین اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر (۲۹½) ساڑھے اونتیس برس زندہ رہے ہین پس (۶۵-(۲۳ + ۲۹½) = ۱۲½ رہے یعنے پینسٹھہ سال تئیس اور ساڑھے اونتیس نکالنے کے بعد ٹہیک ساڑھے بارہ برس باقی رہے ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت مین اسلام لائے ہین جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہونچ چکی تھی اور ان کی عقل خداداد مین پختگی آگئی تھی ۔ نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم مین تھے

(ب) اگر یہی تسلیم کیا جائے کہ جناب علی اسلام لانیکے وقت بالغ نہین تھے تو اسپر کوئی شرعی دلیل موجود نہین ہے کہ قبل از بلوغ ایک لڑکے عاقل ہوشیار ہونہار ۔ پختہ مغز ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جائے ۔

اسیوجہ سے جناب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ بالغ نہوا ہو مقبول ہے قال الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ حدثنا اسمعیل بن ادریس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیاً الی الاسلام وھو ابن تسع سنین او یقول دون التسع ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ انتہی قال فلولم یکن الاسلام مقبولاً عنہ لما دعاہ الیہ وکذا دعا شرذمۃ عن اطفال الصحابۃ الی الاسلام و قبلہ منھم کما یظھر عن کتب الاثر وقد بایع عبد اللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن جعفر وجعفر بن الزبیر وھم ابناء سبع سنین ۔ شیخ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند (جسکا نام مسند ابو حنیفہ ہے) مین لکھتے ہین کہ اسمعیل بن ادریس نے ہمسے روایت کی ہے اور اس نے اپنے والد سے سنا ہے کہ کہتا تھا مجھسے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بھی کم تھے اور انہون نے بچپن سے مطلق بتون کی پرستش نہین کی تھی ۔ اسکے بعد شیخ قاسم بن قطلوبغا لکھتے ہین ۔ اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبھی اسلام کی جانب مدعو نکرتے اسیطرح سے حضرت نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرف مدعو کرکے انکا اسلام قبول کیا تھا چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبد اللہ ابن زبیر اور عبد اللہ ابن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تھا

حافظ ابو نعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایع الحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن جعفر و

ھم صغاراً لم یعقلوا ولم یبلغوا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسنؓ و حسینؓ اور عبداللہ بن عباسؓ
اور عبداللہ بن جعفرؓ کی بیعت قبول فرمائی درانحالیکہ وہ کم سن تھے پوری تمیز نہین رکھتے تھے اور
ابھی بالغ بھی نہین ہوئے تھے ❊
اسکے سوا یہ امر بھی جناب امیرؓ کی فضیلت کا کافی ثبوت ہے کہ وہ ایسے سن مین اسلام لائے ہین کہ جس
مین لڑکون کی طبیعت اکثر لہو ولعب کی طرف مائل ہوتی ہے توحید کے غوامض کا سمجھنا اور منشاء نبوت
کے مطابق عمل کرنا۔ اور معاد کی حقیقت تک پہونچنا انکے عقول سے باہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن و سال میں
جناب امیرؓ کا اسلام لانا صاف اس امر پر دال ہے کہ آپ عہد طفولیت ہی مین عقل خداداد کے وسیلہ سے ایسے
امور اہم کی تہ کو پہونچ گئے تھے جنکے سمجھنے سے بڑے بڑے مشائخ قریش کی عقلین دنگ تھین۔

جناب امیرؓ کا ہرگز بتون کی پرستش نکرنا

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة ما کفروا باللہ قط مومن آل یاسین وعلی بن ابی
طالب وآسیہ امراة فرعون (اخرجہ ابن عدی وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ تین شخص ہین جو ہرگز خدا سے کفر نہین کیا ہے مومن آل یاسین (یعنے حضرت یوشع پر
ایمان لانیوالا) اور علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ ❊
عن الحسن بن مدائنی قال لا یعبد الاوثان قط لصغره ومن ثم یقال کرم اللہ وجھہ دون غیره من
الصحابة (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب وشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی
فی مسنده المشہور بمسند ابی حنیفة) حسن بن مدائنی رحمة اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے
بچپن سے ہرگز بتون کی پرستش نہین کی اسی وجہ سے انکو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے یعنے خدا نے انکے
مونہہ کو بزرگی دیا تھا کہ وہ بتون کے آگے نہین جھکے۔ اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق مین نہین
بولا جاتا (نزل الابرار علامہ بدخشی)

جناب امیرؓ کا سب صحابہ سے پہلے حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھنا

(۱) عن ابن عباس انہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیره ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو الذی لواءه معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم المھراس وھو الذی غسلہ
وادخلہ قبره (اخرجہ الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب علی مین چار ایسی باتین ہین کہ انکو

سوا کسی دوسرے مین نہین ہے ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز مین شریک ہوئے اور وہ ایسے شخص ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ مین حضرت کا علم انکے پاس تہا اور انہون نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرتؐ کے ساتھ صبر کیا۔ اور انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ✤

(۲) عن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی معہ علی یوم الثلاثاء (اخرجہ البغوی فی معجمہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن جناب علی نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ✤

(۳) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت خدیجۃ یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء قبل ان یصلی معنا احد من الناس (اخرجہ احمد فی مناقب) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جناب ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے پیر کے روز نماز پڑہی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑہی قبل اسکے کہ لوگون مین سے کوئی شخص ہمارے ساتھ نماز مین شرکت کرتا ✤

عن ابی رافع قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ یوم الاثنین فی اخر النہار وصلی علی یوم الثلثاء فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین واشہر قبل ان یصلی معنا احد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے کہ پیر کی صبح کو مجہے نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ نے اسی روز کہ پچھلے وقت مین نماز پڑہی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑہی علی ہفت سات سال اور کئی مہینے پوشیدہ نماز پڑہی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہتا ✤

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم الثلثاء (اخرجہ الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجہپر پیر کے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑہی ✤

(۶) عن حبۃ العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد والنسائی) حبہ عرنی سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین وہ پہلا شخص ہون جو اسلام لایا ہے اور جسنے حضرت کے ساتھ پہلے نماز پڑہی ہے ✤

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجہ النسائی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے سب سے پہلے حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑہی ہے۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا

ذلک بعد الاکاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص وحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ والحاکم فی المستدرک و ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا میں نے سب سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے۔

(۹) عن ابن عباس وجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علیّ و علی علیّ سبع سنین قبل الناس وذلک بانہ کان یصلی ولا یصلی معنا غیرنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سات برس تک ملائک مجھپر اور علی پر درود پڑہتے تھے اور یہ اسوجہ سے تھا کہ علی میرے ساتھ نماز پڑہا کرتے تھے اور ہم دونوں کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہنے والا نہیں تھا۔

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبد احد من ہذہ الامۃ سبع سنین (اخرجہ الخلعی نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے خدا کی بندگی سات برس قبل اسکے کی ہے کہ اس امت میں سے کوئی خدا کی بندگی کرتا۔

(۱۱) عن مجاہد عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الآیۃ واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وہما اول من صلی ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وفقیہ بن المغازلی فی المناقب وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ) خاصکر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہیں دونوں صاحبوں نے پہلے نماز پڑہی ہے۔

(۱۲) عن عفیف الکندی قال جئت فی الجاہلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلہا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینہ فلم یلبث حتی جاءت امرأۃ فقامت خلفہما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ہل تدری من ہذا الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہذا ابن اخی ہل تدری من ہذا الغلام فقلت لا فقال علی

ابن ابی طالب بن عبد المطلب ھذا ابن اخی ۔ ھل تدری من ھذہ المرأۃ التی خلفھما فقلت لا قال ھذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجۃ ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموت والارض امرہ لھذا الدین ھو علیہ واللہ ما علی الارض احد علی الدین غیر ھؤلاء الثلاثۃ (اخرجہ احمد والنسائی وزاد جریر الطبری قال عفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یالیتنی کنت رابعا وزاد احمد قال عفیف لو کان اللہ یرزقنی الاسلام یومئذ فاکون ثانیا مع علی بن ابی طالب) عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ایام جاہلیت مین مکہ مین گیا اور عباس بن عبد المطلب کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب نے بلند ہوکر گسیر ڈالا مین کعبہ کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ایک جوان نے آکر آسمان کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور پہر کعبہ کیطرف مونہہ کرکے کہڑا ہوگیا ۔ کچہ دیر نہین گذری تہی کہ ایک لڑکا آیا اور جوان کے داہنے بازو کیطرف کہڑا ہوگیا پہر کچہ دیر نہین گذری ہوگی کہ ایک عورت آکر انکے پیچہے کہڑی ہوگئی ۔ پس جب اس نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بہی رکوع کیا ۔ اور جب اس جوان نے سر اٹہایا تو ان دونون نے بہی سر اٹہایا ۔ پہر اس جوان نے سجدہ کیا تو ان دونون نے بہی سجدہ کیا ۔ مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکہی بات ہے وہ کہنے لگے تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے مینے کہا مین نہین جانتا اس نے کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بہتیجا ہے ۔ اور یہ بہی تجہے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین ۔ اس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے اور یہ بہی تجہے معلوم ہے کہ یہ عورت کون ہے ۔ مینے کہا مجہے نہین معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بہتیجے کی بی بی ۔ اس جوان نے مجہسے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانون اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر انکے دین کا مدار ہے تمام روی زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہین ۔ علامہ جریر الطبری نے ان الفاظ کو اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جب عفیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوگئے اور اسلام انکے دل مین خوب راسخ ہوگیا تو وہ کہا کرتے تہے کاش مین ان تین شخصون کے ساتہہ چوتہا ہوتا ۔ اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسحدیث مین عفیف رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اگر اسروز خدا تعالیٰ مجہے اسلام نصیب کرتا تو مین جناب علی علیہ السلام سے دوسرے درجہ پر ہوتا ۔

(۱۲) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اول شئ علمتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قدمت مکۃ فی عمومۃ لی فارشدنا علی العباس بن عبد المطلب فانتھینا الیہ وھو جالس الی الکعبۃ من ثم فجلسنا الیہ فبینا نحن عندہ اذ اقبل رجل من باب الصفا تعلوہ حمرۃ ولہ وفرۃ جعدۃ

علی انصاف اذنیہ اقنی الانف براق الثنا ادعج العینین کث اللحیۃ دقیق المسربہ شثن الکفین حسن الوجہ معہ غلام وامرأۃ قد سرت محاسنہا حتی قصد انحو الحجر فاستلمہ ثم استلم الغلام والمرأۃ ثم طاف بالبیت سبعاً والغلام والمرأۃ یطوفان معہ فقلنا یا ابا الفضل ھذا الدین لم یکن نعرفہ فیکم او شیء حدث فقال ھذا ابن اخی محمد بن عبداللہ والغلام علی بن ابی طالب والمرأۃ امرأتہ خدیجۃ بنت خویلد و اللہ ما علی وجہ الارض احد یعبد اللہ بھذا الدین الا ھؤلاء الثلثۃ (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبداللہ بن مسعود) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جو پہلی بات مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یہ ہے کہ ایک دفعہ مین ایک کام کے لیے اپنے چچوں کے ساتھ مکہ مین گیا پس ہم عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہان انکے پاس بیٹھ گئے اتنے مین باب صفا سے ایک سرخ وسپید رنگ کا آدمی آیا اور اسکے رخسار تک گھونگر یلے بال کانون کی نصف لو تک تھے اسکی ناک نہایت اونچی تھی۔ اسکے دانت بہت سفید تھے اسکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھین۔ اسکی داڑھی بہت گھنی تھی۔ اسکی سبلی نہایت پتلی تھی ہاتھون پر گھٹی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اسکے ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جس نے کہ اپنا مونہہ چھپایا ہوا تھا۔ اس جوان نے ٹرہکر حجرالاسود کا بوسہ لیا او راس لڑکے اور بی بی نے بھی اسکو چوما پہر وہ جوان سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد پہرا اور اسکے ساتھ وہ لڑکا اور بی بی بھی گرد پہرے ہمنے عباس سے کہا یا ابا الفضل ہمنے تو یہ طریقہ تم مین کبھی نہین دیکھا شاید کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہے اور یہ لڑکا علی بن ابیطالب ہے یہ بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان کی بیوی ہے واللہ ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس دین والا نہین ہے ﴿

(۱۵) اخرجہ ابن اسحاق فی سیرتہ وابن السمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حضرت الصلٰوۃ خرج الی شعاب مکۃ وخرج معہ علی بن ابی طالب مستخفیا من عمہ ابی طالب ومن جمیع اعمامہ وسائر قومہ فیصلیان الصلٰوۃ فیھا فاذا امسیا رجعا فمکثا کذلک ما شاء اللہ ان یمکثا۔ ثم ان اباطالب عثر علیہما یوما فوجدھما یصلیان فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اخی ما ھذا الدین اراک تدین قال یا عم ھذا دین اللہ ودین ملائکتہ ودین رسلہ ودین انبیاء ابراھیم وبعثنی اللہ بہ رسولا الی العباد وانت یا عم احق من بذلت لہ النصیحۃ ودعوتہ الی الھدی واحق من اجابنی الیہ واعاننی علیہ فقال ابوطالب یا ابن اخی انی واللہ لا استطیع ان افارق دین ابائی وما کانوا علیہ ولکن واللہ لا یخلص الیک شیء تکرھہ ما بقیت وذکروا انہ قال لعلی یا بنی ما ھذا الدین الذی انت علیہ قال یا ابت امنت برسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وصدقت بما جاء بہ وصدقت وصلیت معہ واتبعتہ فقال اما انہ لم یدعک الا الی الخیر
فالزمہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت میں اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہین کہ جب نماز کا وقت
ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی کو ساتھہ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعمام اور قوم سے مخفی
مکہ کے پہاڑون کی غارون مین تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہان سے واپس آتے جب تک
کہ پروردگار کا ارادہ تھا اسیبات پر ٹھیرے رہی ایک روز حضرتؐ کے ساتھ جناب علی نماز پڑھ رہے تھے
کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑہتے دیکھکر کہنے لگے اے میرے بھتیجے یہ کونسا دین ہے کہ جس پر تم
عمل کر رہے ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان یہ اللہ اور اسکے فرشتون اور اسکے رسولون
اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجھکو خدا نے اس دین کے لیے لوگون کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا ہے
چچا جان آپ زیادہ ترحقدار ہین اس شخص سے جسکو کہ مین نصیحت کرون اور ہدایت کی طرف بلاؤن اور
آپ میری بات کے ماننے اور میری مدد کرنے کے زیادہ ترمستحق ہین۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجہ
سے نہین ہوسکتا کہ مین اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دون۔ لیکن خدا کی قسم ہے تمکو کسی قسم کی برائی
نہین پہونچ سکے گی جب تک کہ مین زندہ ہون اکثر رواۃ نے یہہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علیؑ سے
پوچھا اے میرے بیٹے یہ کونسا طریقہ ہے کہ جسپر تم عمل کر رہے ہو جناب علی نے جواب دیا کہ مین خدا کے
رسول پر ایمان لایا ہون اور جو کچھ کہ وہ لائے ہین مینے اسکی تصدیق کی ہے اور مین سچ کہتا ہون کہ
مینے انکے ساتھہ نماز پڑہی ہے اور مینے انکا اتباع کیا ہے۔ پس ابوطالب نے انسے کہا تم انکی بات ضرور
مانو کیونکہ وہ تمکو سوائے نیک بات کے اور کچھ نہین بتاوین گے ہ

(۲۱) عن حبۃ العرنی قال رأیت علیا ضحک علی المنبر لم اره ضحک ضحکا اکثر منہ حتی بدت نواجذہ
ثم قال قول ابی طالب ظہر علینا ابوطالب وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصلیان ببطن نخلۃ
قال ماذا تصنعان یا ابن اخی فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقال ما بالذی تصنعان
من بأس ولکن واللہ لا تعلوا استی ابدا۔ وضحک تعجبا من قول ابیہ ثم قال اللہم لا اعرف لک
عبدا من ہذہ الامۃ عبدک قبلی غیر نبیک ثلاث مرات۔ لقد صلیت قبل ان یصلی الناس سبع سنین
حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مینے جناب امیرؑ کو منبر پر ہنستے ہوے دیکھا کہ کبھی اس سے زیادہ ہنستے
ہوے نہین دیکھا یہانتک کہ ہنسنے مین انکی داڑہین ظاہر ہوگئین پھر ابوطالب کا قول بیان کیا۔ کہ ایک
دفعہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک نخلستان کے اندر نماز پڑہ رہا تہا۔ کہ ابوطالب آپہونچے
اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کر رہے ہو حضرتؐ نے انہین اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب نے

کہنے لگے اس بات میں جو کچھ کہ تم کر رہے ہو کچھ خوف نہیں ہے لیکن واللہ لوگوں کے سامنے میرے چوتڑ کبھی اونچے نہیں ہونگے۔ جناب امیر کو اپنے والد کی بات سے از روئے تعجب کے ہنسی آئی تھی۔ پھر فرمایا۔ اے پروردگار تو گواہ ہے کہ اس امت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے نبی کے میں نہیں جانتا کہ جس نے میرے سوا مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہو۔ میں نے سب لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے ❖

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے دوش اقدس پر سوار ہوکر بتوں کو توڑنا

(۱) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تنکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی تواریناا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند۔ والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ میں گیا مجھ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے جب میں اٹھنے لگا حضرتؐ نے میری ناتوانی کو دیکھکر فرمایا بیٹھ جا آپ اتر پڑے اور اس خدا کے نبی نے مجھے کہا میرے کندھے پر چڑھ میں دوش اقدس پر سوار ہوا اور آپ مجھ کو لیکر اٹھے اسوقت مجھ کو گمان ہو سکتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤں۔ یہانتک کہ بیت اللہ پر چڑھ گیا اس پر کانسی یا کہ تانبے کی مورت تھی میں نے اسے داہنے بائیں آگے پیچھے سے ہلانے لگا جسوقت کہ میں نے اس پر قابو پالیا مجھے حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ مورت کانچ کیطرح سے ٹوٹ گئی پھر میں اتر آیا اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑکر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمیں نہ دیکھے ❖

جناب امیرؑ کا کعبہ کے بتوں کو توڑنا

واخرج الحاکمی وقال بعد قولہ فصعدت علی الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الق صنمھم

الاکبر وکان من نحاس موتد باوتاد من حدید الی الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالجہ فلم
ازل اعالجہ حتی استمکنت منہ فقال لی اقذفہ فقذفتہ - ثم ذکر باقی الحدیث (ابوالخیر الحاکمی اس حدیث
میں جناب امیر کے اس قول کے بعد (کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا) اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر نے
کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پھینکدے وہ تانبے کی میخوں
سے جکڑا ہوا اور لوہے سے زمین میں گڑا ہوا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دو میں اس
کو ہلاتا رہا یہانتک کہ میں اس پر قابو پا گیا پھر حضرت صلعم نے فرمایا اسے پھینکدو میں نے اسے پھینکدیا پھر جناب امیر
نے باقی حدیث کو روایت کیا ◆

(۲) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وحولہا ثلثمائۃ وستون صنما لقبائل
العرب لکل قوم صنم فجعل یطعنہا ویقول جاء الحق وزھق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی القاھا
جمیعا وبقی صنم خزاعۃ فوق الکعبۃ وکان من قواریر صفر فقال یا علی ارم بہ فحملہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی صعد فرمی بہ فکسر (تفسیر النیسابوری فی قولہ تعالی جاء الحق وزھق الباطل) عبداللہ بن
مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گردا گرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے ہر ایک
قبیلہ کا جدا گانہ بت تھا حضرت چھڑی کے ساتھ انکو ٹہکاتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ حق آگیا اور باطل
بھاگ گیا پس وہ منہ کے بل وہ بت گرتے تھے یہانتک کہ سب بت گرا دیئے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا
جو صیقل کئے ہوئے اور زرد رنگ ہوئی پیتل سے بنا ہوا تھا حضرت نے جناب امیر کو کندھے پر اٹھا کر فرمایا یا علی اسکو پھینکدو وہ جناب امیر نے چڑھ کر پھینکدیا
اور ٹوٹ گیا ◆

جناب امیر کا شب ہجرت میں حضرت کی بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذ اتاہ رھط یقعون فی علی بن ابی طالب فرد
علیہم ابن عباس وقال لما ھاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون
یؤذون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصاح ابوبکر یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد انطلق نحو بئر میمون فادرکہ فانطلق ابوبکر حتی لحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات
والکفار یرمون علیا بالحجارۃ وھو قد لف رأسہ فی الثوب الی الصبح (اخرجہ احمد والنسائی)
عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ انکے پاس آکر
جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس انکی طرف لوٹ پڑے اور کہا جب آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اوڑھ لیا اور حضرت کے بستر پر

سوتے ہیں مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو پکارا جناب علی ؑ نے
ان سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر میمون کیطرف تشریف لے گئے ہین آپ وہان انسے جا ملین
ابو بکر رضی اللہ عنہ وہان حضرت سے جا ملے اور جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو رہے اور کفار انپر پتھر پھینکتے
تھے اور وہ اپنے سر کو صبح تک چادر مین چھپائے رہے +

(۲) عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمه العباس ان عليا قد سبقك بالهجرة
(اخرجه الطبرانی فی الکبیر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ بتحقیق علی ؑ نے ہجرت مین تم پر سبقت کی ہے +

(۳) عن ابن عباس قال لما اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهاجر الى المدينة خلف على بن
ابى طالب لقضاء ديونه ورد الودائع التى كانت عنده وامره ليلة ان ينام على فراشه قال و
تسجى بردى هذا الحضرمى الاخضر فنم فيه فانه لن يخلص اليك شئ تكرهه منهم احد ولا يصيبونك
بمكروه والقوم قد احاطوا بالدار قال فاوحى الله الى جبرائيل وميكائيل انى قد اخيت بينكما و
جعلت عمر احدكما اطول من عمر الاخر فايكما يوثر صاحبه بالحياة فاختار كلاهما الحياة فاوحى
الله اليهما فلا كنتما مثل على بن ابى طالب اخيت بينه وبين محمد صلى الله عليه وسلم فبات على فراشه
يفديه بنفسه ويؤثره بالحياة اهبطا الى الارض فاحفظاه من عدوه فنزلا جبرئيل عند راسه
والميكائيل عند قدميه والملائكة تنادى بخ بخ من مثلك يا ابن ابى طالب الله يباهى بك
الملائكة ثم توجه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة فانزل الله تعالى عليه فى شان على
ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد قال ابن عباس من يشرى
نفسه ابتغاء مرضات على بن ابى طالب۔ وعن ابن عباس انشد على شعرا فى تلك الليلة ۔
وقيت بنفسى خير من وطئ الحصا + ومن طاف بالبيت العتيق وبالحجر + رسول الاله الخلق
اذ مكروا به + فنجاه ذو الطول الكريم من المكر + وبات رسول الله فى الغار آمنا + موقى
حفظ الاله وفى ستر + وبت اراعيهم متى ينشروننى + وقد وطنت نفسى على القتل والاسر +
(اخرجه ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی
اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض ادا
کرنے کے لیے اور لوگون کی امانتین پھیر دینے کے واسطے اپنے پیچھے مدینہ مین چھوڑا اور اپنے بستر
پر سونے کیو حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھکر سو رہو ہرگز تمھین کوئی امر مکروہ

ان لوگون کے ہاتھ نہین پہونچیگا۔ کفار تمام شب گھر کو گھیرے ہوے تھے۔ اللہ تعالی نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا۔ میں نے تم دونون کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ اور تم دونون میں سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم میں سے کون ایسا ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا تم دونو علیؑ کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پہ سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو اپنر فدا کرتا ہے تم دونون زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ جبرئیل جناب علیؑ کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤن کی طرف اترے اور تمام رات اُنکی حفاظت کرتے رہے انکے سوا اور فرشتے کہتے تھے واہ واہ ای علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہین خدا اور اسکے فرشتے تجھپر فخر کرتے ہین۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ تھے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان مین حضرت پر یہ آیت نازل ہوئی رکون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندون پر مہربان ہے؛ ابن عباس کہتے ہین کہ وہ شخص جس نے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب ہین اور ابن عباس لکھتے ہین کہ جناب علی نے اس رات مین یہ چند اشعار تصنیف فرمائے بدرگاہ رکھا مینے اپنی جان سے بہتر اس شخصکو جسنے سنگریزون کو روندا۔ اور جسنے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول حبیا نسے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا برتر بزرگ نے انکو مکر سے بچایا۔ اور امن سے رسول خدا غار مین شب باش ہوئے۔ خدا کی نگھبانی او حفظ اور پردے مین۔ اور مینے رات کو ایسی حالت مین گذارا۔ کہ مین دیکھ رہا تھا کہ وہ ریشمنے کفار، مجھے پریشان کر رہے ہین۔ اور بے شک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قائم رہا +

(۴۲) عن ابی رافع قال رخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الیہ اھلہ وامرہ ان یؤدی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلھا وامرہ ان یضطجع علی فراشہ لیلۃ خروج وقال ان قریشا لم یفقدونی ما رأوک فاضطجع علی علی فراشہ وکانت قریش ینظرون الی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرون علیہ علیا فیظنونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا اصبحوا راوا علیہ علیا فقالوا لو خرج محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیخرج علی معہ فحبسھم اللہ بذالک عن طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین رأوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ بعد ما خرج الیہ اھلہ یمشی اللیل ویکمن النہار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعوا لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی

الله علیہ وسلم فلما راہ اعتنقہ وبکی رحمۃ لما بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بہما رجلیہ ودعا لہ بالعافیۃ فلم یشتکہما حتی استشہد علیہ السلام (اخرجہ ابن اثیر الجزری فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ) ابو رافع کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اسلیے مدینہ مین اپنے پیچھے چھوڑا تہا آپ اپنے اہل کو ساتھ لیکر اور حضرت کے پاس کی امانتین اور وصیتین لوگون کو سپرد کرکے مدینہ کو چلے آئین کیونکہ مشرکین حضرت کو امین جانتے تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپکے سپرد کیا کرتے تھے علی علیہ السلام نے وہ تمام حضرت کی امانتین ادا کین حضرت نے ہجرت کی رات کو انہین اپنے بستر مبارک پر سونے کے لیے ارشاد کیا۔ اور فرمایا کہ جب قریش تمہین دیکہین گے تو ہمکو گم شدہ نہین خیال کرینگے۔ جناب علی ارشاد نبوی کے موافق بستر اقدس پر سو رہے قریش اس بستر پر جناب علی کو لیٹا ہوا دیکہکر اور ان کو پیغمبر خدا سمجہکر تمام شب ان پر پتھر پہینکتے رہے صبح کیوقت جناب علی کو دیکہکر کہنے لگے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکل گئی ہوتے تو علی بہی انکے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ سے پروردگار نے قریش کو حضرت کے طلب کرنے سے باز رکہا حضرت نے جناب علی کو ارشاد کیا ہوا تہا کہ مدینہ مین ہمسے آملین انہون نے اول اپنے تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا پہر آپ روانہ ہوئے رات کو چلتے تہے اور دن کو چھپ رہتے تہے یہانتک کہ مدینہ شریف مین پہنچے جب حضرت کو ان کے پہونچنے کی خبر ملی تو فرمایا کہ علی کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ حاضر ہونے سے معذور ہین حضرت خود بدولت تشریف لے گئے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور انکی حالت دیکہکر رحمت سے آبدیدہ ہوئے اور انکے قدمون کو دیکہا کہ ورم کر آئے ہین۔ اور ان سے خون ٹپک رہا ہے حضرت نے اپنے دونون ہاتہون کو لعاب دہن سے ترکرکے انکے پاؤن پر ملا اور عافیت کی دعا مانگی جناب علی اچہے ہوئے پہر کبہی وقت شہادت تک پاؤن کے دکہنے کی انکو شکایت نہوی ؎

(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی عن فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنوا القوم منہ فعرفوہ فقالوا لہ این صاحبک قال لا ادری اورقیبا کنت علیہ امرتہم بالخروج فخرج فانتہروہ وضربوہ واخرجوہ الی المسجد فحبسوہ ساعۃ ثم ترکوہ (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) محمد بن کعب القرظی کہتے ہین کہ جب علی علیہ السلام جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس سے اٹھے اور قریش نے نزدیک ہوکر انکو پہچانا ان سے پوچہا کہ تمہارے دوست کہان ہین جناب علی نے جواب دیا مین نہین جانتا کہان ہین کیا مین انپر نگہبان تہا تمنے انکو چلے جانے کے لیے کہا وہ چلے گئے قریش نے جناب علی کو مارا اور برا بہلا کہا اور کعبہ مین انکو نکال لائے ایک گہنٹہ تک قید رکہکر چہوڑ دیا۔

جناب امیرؑ کی خصوصیت جناب سیدہؑ کے نکاح کے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا (اخرجہ ابوحاتم والنسائی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خواستگاری کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہیں پھر جناب علیؑ نے اُنکی خواستگاری کی اور حضرتؐ نے اُنسے جناب سیدہ کا نکاح کر دیا۔

جناب امیرؑ کا گھر حضرتؐ کے گھروں کے درمیان میں ہونا

(۱) عن غیار قال سالت عبداللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی وعثمان قال اما علی فھذا بیتہ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم احد فعفی اللہ عنہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) غیار کہتا ہے میںنے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علی اور عثمان کے مرتبہ سے مجھکو خبر دار نہیں کرتے وہ کہنے لگے پس علی انکا گھر یہ دیکھہ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گھر وہاں بچھے نہیں ملیگا۔ اور عثمان پس انہوں نے احد کے دن بھاری گناہ کیا۔ لیکن خدا نے نہیں بخشدیا۔ اور تمہارا ایک چھوٹا گناہ کیا اور تمنے اُنکو مار ڈالا۔

(۲) عن سعد بن ابی عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تسل عن علی ولکن انظر الی بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البخاری والنسائی) وزاد البخاری ثم قال لعل ذاک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجھد علی جھدک وزاد النسائی قال فانی ابغضہ قال ابن عمر ابغضک اللہ عزوجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جناب علیؑ کی نسبت سوال کیا ابن عمر نے کہا انکی نسبت مت پوچھ انکا گھر یہ دیکھہ کہ حضرتؐ کے گھروں کے بیچ میں ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ پھر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بری معلوم ہوئی ہوگی اُس نے کہا ہاں ابن عمر بولے خدا تیری ناک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج میں مر جا۔ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں اس شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا میں اُنسے یعنی جناب علیؑ سے بغض رکھتا

ہون میں عمر نے کہا خدا کی قسم میں حلال کہے ۔

(۵) عن نافع بن عمر رضی الله عنه قال انا سأل رجل عن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم واشار بیده فقال
هذا بیته فی بیوت (اخرجه النسائی) نافع ابن عمر رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہنے لگے کہ علیؑ
ہیں جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ابن عم ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا یہ انکا گھر ہے جسے
تم دیکھ رہے ہو یعنی جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہے ۔

جناب امیر کے دروازہ کے سوا تمام صحابہ کے دروازے مسجد نبوی میں سے بند ہو جانے

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لنفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ابواب شارعة
فی المسجد فقال یوما سدوا هذه الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول
الله صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه قال اما بعد فانی قد امرت بسد هذه الابواب غیر باب
علی فقال فیه قائلکم انی والله ما سددت شیئا ولا فتحته ولکنی امرت بشیء فاتبعته (اخرجه احمد والنسائی
والحاکم) زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم کے صحابہ
میں سے چند نفر کی آمد و رفت کے لیئے مسجد میں دروازے تھے ایک روز حضرتؐ نے حکم دیا کہ علیؑ کے
دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دو بعض لوگ اس میں کچھ گفتگو کرنے لگے حضرتؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ
پڑھا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ علیؑ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کیئے
جائیں یا اسی خطبہ میں حضرتؐ نے ارشاد کیا واللہ میں نے کسی کے دروازے کو بند نہیں کیا اور نہ کھولا ہے
لیکن مجھکو حکم ہوا سو میں نے وہی کیا ہے ۔

(۲) عن سهیل بن صالح عن ابیه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال لقد اوتی علی بن ابی طالب
ثلاث خصال لان تکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر النعم جوار رسول الله صلی الله علیه وسلم له فی المسجد
والرایة یوم خیبر وتزوجه ابنته فاطمة (اخرجه احمد) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ عمر
بن الخطاب رضی الله عنہ کہتے تھے کہ جناب علیؑ کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں کہ اگر مجھے حاصل ہوتیں
تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتیں مسجد میں جناب رسول مقبول صلی الله علیه وسلم کی
ہمسائگی ۔ اور خیبر کے دن علمدار ہونا ۔ اور حضرت صلی الله علیه وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح

(۳) ابی هریرة عن عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدة منهن
احب الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما هی قال تزوجه ابنته فاطمة وسکناه فی المسجد لا یحل لی فیه

ما قيل لعلي الراية يوم خيبر (اخرجه ابن السمان) امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ تحقیق جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی دی جاتی تو میرے
نزدیک وہ سرخ پشم والے اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہوتی پوچھا گیا وہ کونسی باتیں ہیں کہنے لگے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا زوج ہونا۔ اور مسجد میں رہایش کرنا کہ انکو وہ امر جائز ہے جو کسی کو
جائز نہیں۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا ✦

(۴) عن ابن عمر قال كنا نقول خير الناس ابو بكر ثم عمر ولقد اعطي علي بن ابي طالب ثلاث خصال
لان يكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم زوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته وولدت
له وسد الابواب الا بابه في المسجد واعطاه الراية يوم خيبر (اخرجه احمد) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر ابو بکر اور عمر ہیں اور جناب علی کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر
ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی حضرت
کی بیٹی کا زوج ہونا اس سے اولاد کا ہونا اور مسجد سے انکے دروازے کے سوا سب دروازوں کا
بند ہونا۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا ✦

(۵) عن سعد بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الشارعة وترك
باب علي (اخرجه احمد) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب صحابہ کی آمد ورفت کے دروازے بند کر دیئے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کا دروازہ چھوڑ دیا تھا

(۶) عن سعيد بن ابي وقاص قال كانت لعلي مناقب لم تكن لاحد كان يبيته في المسجد واعطا
الراية يوم خيبر وسد الابواب الا باب علي (اخرجه احمد وابو الحسن فقيه الملك) سعید بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام کے ایسے فضائل ہیں کہ وہ کسی کو حاصل نہیں تھے
انکا گھر مسجد میں تھا خیبر کے روز انکو علم دیا گیا تھا اور انکے دروازے کے سوا سب دروازے بند کئے گئے تھے

(۷) عن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بابواب فسدت وترك باب علي فاتاه العباس فقال
يا رسول الله سددت ابوابنا وتركت باب علي فقال ما انا سددتها ولكن الله سدها (اخرجه
احمد والنسائي والطبراني) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے [illegible] جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے مسجد کے [illegible] بند کرا دیئے اور جناب علی کا دروازہ چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ حضرت کی
خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے [illegible] دروازہ چھوڑ
دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بند نہیں کئے [illegible] اللہ نے انکو بند کیا ہے ✦

(۸) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلہا فسدت الا باب علی (اخرجہ احمد والنسائی والطبرانی والترمذی وفقیہ بن المغازلی) وفی روایۃ اُخری امر بسد الابواب المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وھو جنب لیس لہ طریق غیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا اور وہ بند کیے گئے مگر علی کا دروازہ۔ دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا سوا علی کے دروازے کے اور وہ مسجد مین سے آتے جاتے تہے بحالتیکہ وہ جنب مین ہوا کرتے تہے اور مسجد کے سوا انکے گہر کا دوسرا راستہ نہین تہا *

(۹) عن الحرب بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ان ھو امر بہ (اخرجہ النسائی) حرب بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین جا کر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے پوچہا آیا آپنے جناب علیؑ کی کوئی منقبت سنی ہے سب کہنے لگے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مسجد مین رہا کرتے تہے ایک رات ہم لوگون کو لیکار کر کہا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلجائین صبح کو حضرتؐ کے چچا آکر کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکالدیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکہہ لیا ہے حضرتؐ نے فرمایا مینے تمہارے نکلجانے اور اس لڑکے کے رکہنے کے لیے حکم نہین دیا بلکہ خدا نے دیا ہے *

(۱۰) عن جابر بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سد ابواب المسجد الا باب علی فقال رجل اترک لی قدر ما اخرج منہ وادخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلک فقال فیقدر راسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلک فانصرف کانہ باکیا حزینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سد الابواب کلہا غیر باب علی فرہا مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کر دو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجہے صرف اپنی جگہہ چہوڑ دیجیئے فرمائین کہ جس سے مین آجاسکون حضرتؐ نے فرمایا ہمین حکم نہین دیا گیا۔ پہر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجہے

صرف اتنی جگہ دی جائے کہ جس میں سے میرا سر نکل سکے حضرتؐ نے فرمایا ہمیں اسکا حکم ہی نہیں ہے وہ شخص روتا ہوا اور نہایت غمگین واپس ہو گیا پھر آپ نے فرمایا علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دو پس کبھی وہ اس دروازے سے گذرتے اور جنب ہیں ہوا کرتے ﴿

(۱۱) عن علاء بن عرار قال سألت عبد الله بن عمر عن علی و عثمان فقال اما علی فلا تسئل عنه احدا وانظر الی منزلته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قد سد ابوابنا فی المسجد واقر بابه واما عثمان فانه اذنب ذنبا عظیما یوم التقی الجمعان فعفی الله واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموه (اخرجه النسائی) علاء بن عرار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے علی کی نسبت کسی سے مت پوچھو اور انکی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ لے کہ ہمارے سب کے دروازے مسجد میں سے بند کر دیے اور انکا دروازہ برقرار رکھا۔ اور حضرت عثمان نے جس روز کہ دو نو گروہ اکٹھے ہوئے ایک بھاری گناہ کیا پھر خدا نے انہیں بخشدیا اور تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انکو مار ڈالا ﴿

(۱۲) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته علی و فاطمة والحسن والحسین (اخرجه البیهقی والطبرانی فی الکبیر) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ﴿

(۱۳) عن عثمان بن عبد الله القرشی من حدیث طویل قال خطب علی فی اول یوم بویع فیه عثمان فقال فیها انا شدکم الله هل تعلمون کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللهم لا (اخرجه ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہیں کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی اس روز جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس میں قسم دیکر لوگوں سے پوچھا کہ آیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو جانتے ہو جو جنب کی حالت میں مسجد کے درمیان جا سکتا تھا سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہیں جا سکتا تھا

(۱۴) عن ناصح بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بسد الابواب کلها غیر باب علی فقال العباس یا رسول الله اترک لی قدر ما ادخل انا وحدی فقال ما امرت بشیء من ذلک فسدها (اخرجه الطبرانی) ناصح بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے دروازے کے سوا سب کے دروازوں کو بند کرنے کا امر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لیے صرف اتنی جگہ چھوڑ دیں کہ جہاں سے میں اکیلا

داخل ہوسکون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مجہ کو حکم نہین ہو بس سب دروازے بند کردیے +

(۱۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سأل ربہ ان یطہر مسجدہ بہارون وانا سألت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم و فتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم اخرجہ البزار فی مسندہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتہہ پکڑ کر فرمایا موسی علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی تہی کہ وہ انکی مسجد کو ہارون کے ساتھ پاک کرے مینے بھی خدا سے طلب کیا ہے کہ میری مسجد کو تجہ سے پاک کرے پہر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دے بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کرین انہون نے سمعا وطاعۃ کہکر حکم کی تعمیل کی پہر اسیطرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر اسی طرح سے عباس رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمہارے دروازے بند نہین کیے اور نہ علی کا دروازہ کہولا ہے مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کیے ہین +

(۱۶) عن عمر بن سہیل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرہم ان یسدوا ابوابہم فانطلقت فقلت لہم ففعلوا الا حمزۃ فقلت یا رسول اللہ قد فعلوا الا حمزۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لحمزۃ فلیحول بابہ فقلت لحمزۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرک ان تحول بابک فحولہ فرجعت الیہ وہو قائم یصلی فقال ارجع الی بیتک اخرجہ البزار) عمر بن سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاکر لوگون کو کہدے تاکہ اپنے اپنے دروازے بند کردین مینے جاکر کہدیا انہون نے بند کردیے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بند نہ کیا مینے آکر عرض کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سواسبنے بند کردیے آپنے فرمایا جاکر حمزہ کو کہو کہ البتہ اپنے دروازے کو پہیرے مینے ان سے جاکر کہا انہون نے بہی اپنا دروازہ پہیر لیا مین حضرت کی خدمت مین لوٹ آیا آپ نماز پڑہ رہے تہے بعد فراغت کے آپنے فرمایا جا اپنے گہر واپس ہوجا۔

(۱۷) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب و ہو تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک و ابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیہم فنودی الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منہا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سددتہا ولا انا فتحتہا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ولکن واللہ ہو امرہ

ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی علمه شدید القوی
(اخرجه ابو بکر ابن مردویه) حبہ عرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں
کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد میں تھے لوگوں پر انکا بند کیا جانا نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہیں اب تک میری
آنکھوں میں ہے کہ میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہیں اور انکی آنکھیں آنسو سے
ڈبڈبا رہی ہیں اور حضرت سے عرض کر رہے ہیں کہ آپ نے اپنے چچا اور ابوبکر اور عمر اور عباس کو مسجد سے
نکالدیا ہے اور اپنے چچازاد بھائی کو رہنے دیا ہے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ ان لوگوں پر دروازوں کا
بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ
ارشاد کیا کہ تمجید و توحید میں ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا گیا تھا حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا اے لوگو میں نے
ان دروازوں کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے اور نہ تم کو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو یعنے علی کو رکھا ہے۔
پھر آپ نے سورہ والنجم پڑھا۔ کہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہیں بہکا اور
نہیں بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتوں والا اسکو سکھاتا ہے

(۱۸) عن حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله عنه قال لما قدم اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم المدینة
لم یکن لهم بیوت وکان یبیتون فی المسجد فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا
ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابها الی المسجد ثم ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث الیهم معاذ
ابن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج
منه فقال سمعا وطاعة ثم ارسل الی عمر فسد بابه وقال سمعا وطاعة لله ولرسوله وعلی متردد لا یدری
اهو فیمن یقیم او فیمن یخرج وکان النبی صلی الله علیه وسلم قد بنی له فی المسجد بیتا بین ابیاته فقال له
النبی صلی الله علیه وسلم اسکن طاهرا مطهرا فبلغ حمزة قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی فقال یا
محمد اخرجتنا وتمسک غلمان بنی عبد المطلب فقال له لو کان الامر لی ما جعلت دونکم من احد
والله ما اعطاه ایاه الا الله وانک لعلی خیر من الله ورسوله اخرجه فقیه ابو الحسن ابن المغازلی
وابو بکر بن مردویه) حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ مدینہ میں آئے چونکہ رات کو سونے کے لیے ان کے گھر نہیں تھے اسلیے مسجد میں ہی سو
رہا کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو
پھر صحابہ نے مسجد کے اردگرد اپنے گھر بنا لیے اور انکے دروازے مسجد میں رکھے حضرت نے معاذ بن جبل
کو ان کیطرف بھیجا انہوں نے ابوبکر سے جا کر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد

مین سے بند کر لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعاً وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس معاذ کو بھیجا انہون نے بھی سمعاً وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا جناب علی علیہ السلام متردد تھے اور انکو معلوم نہین تھا کہ آیا مین بھی رہتا ہون یا کہ نکالا جاتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا گھر مسجد کے درمیان اپنے گھرون کے بیچ مین بنوایا ہوا تھا۔ فرمایا یا علی تم مسجد مین پاک اور پاک کرنیوالے ہوکر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمکو تو نکالتے ہین اور بنی عبد المطلب کے لونڈون کو۔ رہنے کا حکم دیتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ مینے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہاری کسی کے لیئے نہیں تھا۔ خدا کی قسم ہے کہ یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسی نے اسکو نہین دیا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکو ترین ہو ✦

(۱۹) عن علی بن ثابت قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ اوحی الی نبیہ موسی ان ابن لی مسجداً طاہراً لا یسکنہ الا موسی وھارون وابنا ھارون وان اللہ اوحی الی ان ابن لی مسجداً طاہراً لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی۔ اخرجہ ابن المغازلی۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلکر فرمانے لگے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجکر ارشاد کیا تھا کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے اسی طرح سے خدا تعالے نے مجھے وحی بھیجکر فرمایا ہے کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین میرے اور علی اور علی کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے۔

تنبیہ علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین سد ابواب کی نسبت ایک دلچسپ بحث لکھی ہے۔ جو مختصاً درج ہے ✦

جاء فی سد الابواب التی حول المسجد احادیث منہا حدیث سعد بن ابی وقاص اخرجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی فی الاوسط ورجالہا ثقات وحدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیثی ابن عباس اخرجہما احمد والنسائی ورجالہما ثقات وحدیث جابر بن سمرۃ اخرجہ الطبرانی وحدیث ابن عمر اخرجہ احمد واسنادہ حسن واخرج النسائی من طریق العلاء بن عرار ورجالہ رجال الصحیح الا العلاء وقد وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وہذہ الاحادیث یقوی بعضہا بعضاً وکل طریق صالح للاحتجاج فضلاً عن مجموعہا وقد اورد ابن الجوزی ہذا الحدیث فی الموضوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر مقتصراً علی بعض طرقہ عنہم واعلہ

ببعض من تکلم فیه من رواته ولیس ذلک بقادح لما ذکرت من کثرۃ الطرق واعلہ ایضا بانہ مخالف للاحادیث
الصحیحۃ الثابتۃ فی باب ابی بکر وزعم انہ من وضع الرافضۃ قابلوا بہ الحدیث الصحیح فی باب ابی بکر
رضی اللہ عنہ وانتہی واخطأ فی ذلک خطأ شنیعا فانہ سلک رد الاحادیث الصحیحۃ بتوھم المعارضۃ مع
ان الجمع بین القضیتین ممکن وقد اشار الی ذلک البزار فی مسندہ فقال ورد من روایات اھل
الکوفۃ الجمع بینہما ما دل علیہ حدیث ابی سعید الخدری الذی اخرجہ عن النبی صلی اللہ علیہ
قال لا یحل لاحد ان یطرق ھذا المسجد جنبا غیری وغیرک والمعنی ان باب علی کان الی جھۃ المسجد
ولم یکن لبیتہ باب غیرہ فلذلک لم یومر بسدہ ویؤید ذلک ما اخرجہ اسمعیل القاضی فی احکام
القرآن من طریق المطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ لم یاذن لاحد ان یمر فی
المسجد وھو جنب الا لعلی لان بیتہ کان فی المسجد ومحصل الجمع ان الامر بسد الابواب وقع
مرتین ففی الاولی استثنی علی وفی الاخری استثنی ابو بکر ولکن لا تتم ذلک الا بان یحمل ما
فی قصۃ علی علی الباب الحقیقی وما فی قصۃ ابی بکر علی الباب المجازی والمراد بہ الخوخۃ کما صرح
بہ فی بعض طرقہ کانہم لما امروا بسد الابواب سدوھا واحدثوا اخوخا یستقربون الدخول
الی المسجد منہا فامروا بعد ذلک بسدھا فھذہ طریقۃ لا باس فیہا فی الجمع بین الحدیثین و
اشار بہا ابو جعفر الطحاوی فی مشکل الآثار وابو بکر الکلاباذی فی المعانی الاخبار وصرح بان
بیت ابی بکر کان لہ باب من خارج المسجد وخوخۃ الی داخل المسجد وبیت علی لم یکن لہ باب الا من داخل
المسجد۔ انتہی کلامہ ملخصا۔ یعنے وہ دروازے کہ مسجد کے اردگرد تھے ان کی نسبت بہت سی حدیثیں وارد
ہوئی ہیں ان میں سے سعد ابن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے
روایت کیا ہے اسکی سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جسکے سب
رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا
ہے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور دو حدیثیں ابن عباس کی ہیں جنکو امام احمد اور نسائی نے روایت
کیا ہے انکے بھی سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمرہ کی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا
ہے اور ایک ابن عمر کی حدیث ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی حسن ہیں
یعنے اچھے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علاء بن عرار کے طریقہ سے روایت
کیا ہے۔ عرار کے سوا اسکے رجال بھی ثقہ ہیں۔ اور عرار کو یحیے ابن معین نے ثقہ مانا ہے یہ تمام
حدیثیں ایک دوسری سے قوی ہیں۔ انکے مجموعہ سے قطع نظر کر کے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن جوزی نے اسحدیث کو موضوعات مین لکھا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم
اور ابن عمر سے ہاں لیکن اسکے بعض طریقون پر اسکا اقتصار کیا ہے۔ اور ان لوگون کی باتون سے اس مین سقم
پیدا کیا ہے جن لوگون نے اسحدیث کے بعض راویون مین کلام کیا ہے لیکن اس سے ہماری بات مین رخنہ
پیدا نہین ہوسکتا جب کہ ہمنے اسحدیث کو بہت سے طریقون سے ثابت کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے ایک اور حجت
بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کی مخالف ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کی نسبت وارد ہے۔
ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اس حدیث کو بمقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابوبکرؓ کی شان مین وارد
ہے رافضیون نے وضع کیا ہے۔ لیکن ابن جوزی نے بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے
وہم سے صحیح حدیثون کے رد کرنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔ باوجودیکہ جمع بین القضیتین ممکن ہے چنانچہ
بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند مین اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتون مین
ان کا جمع وارد ہے۔ اور ان دونون کے جمع کرنے کے لیے وہ حدیث ہے جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علی تیرے سوا کسی کو جنب کی حالت
مین مسجد سے عبور کرنا جائز نہین اس سے مراد یہ ہے کہ علی علیہ السلام کا دروازہ مسجد مین تھا اور اس دروازے
کے سوا انکے گھر کا اور کوئی دروازہ نہین تھا اسی لیے حضرتؐ نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم
نہین دیا تھا۔ اور اسی کی مؤید ہے وہ حدیث جس کو کہ قاضی اسمعیل نے کتاب احکام القرآن مین مطلب
بن عبد اللہ بن حنطب کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے کسی کو علی کے سوا جنب کی حالت مین مسجد
سے گذرنے کی اجازت نہین دی تھی اور دونون حدیثون کے جمع کا ماحصل یہ ہے کہ دروازون کے بند کرنے
کا دو دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ مین جناب علی علیہ السلام اور دوسری دفعہ مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستثنی
کیے گئے۔ لیکن یہ بات اسوقت پوری ہوسکتی ہے کہ جناب علیؓ کے قصہ مین حقیقی دروازہ اور جناب ابوبکرؓ
کے قصہ مین مجازی دروازہ یعنے خوخہ مراد لیا جائے۔ چنانچہ اسحدیث کے بعض طریقون مین اسکی تصریح موجود
ہے۔ جب پہلی دفعہ دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیے اور خوخہ یعنے
دریچے مسجد کیطرف بنا لیے تاکہ نماز کا وقت دیکھکر مسجد مین آجائین لیکن جناب علی کا دروازہ آمد و رفت
کے لیئے بدستور کھلا رہا بعد مین ان دریچون کے بند کرنے کا حکم ہوگیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنی
دریچہ کے سوا سب صحابہ کے دریچے بند کیے گئے۔ پس یہی ایک طریقہ لاباس فیہ ان دونون حدیثون
کے جمع مین ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونون حدیثون کو ابو جعفر الطحاوی نے مشکل الاثار مین اور
ابوبکر کلاباذی نے معانی الاثار مین جمع کیا ہے کہ صاف اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد مین ابوبکر رضی اللہ عنہ

کا نوخہ تہا اور دروازہ مسجد کی جانب سے مسجدہ تہا۔ اور جناب علی کو ...

جناب امیر کے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں ...

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک (اخرجہ البزار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ یا علی میرے اور تیرے سوا ... مسجد میں جنب کی حالت میں آنا جائز نہیں ہے۔

(۲) عن ابن عباس سد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وهو جنب وهو طریقه ولیس له طریق غیره (اخرجہ احمد والنسائی) ... ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے سب صحابہ کے دروازے ... دروازے کے اور وہ مسجد میں بحالت جنب داخل ہوا کرتے تہے اور ... رستہ تہا سوا اس کے اور کوئی انکا رستہ نہیں تہا۔

(۳) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی المسجد هو جنب الا لعلی لان بیته کان فی المسجد (اخرجہ اسمعیل القاضی فی احکام القرآن) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو بحالت جنب مسجد میں سے ہوکر گذرنے کا اذن نہیں دیا تہا مگر علی کو کہ انکا گہر مسجد ہی میں تہا۔

(۴) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی هذا حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته علی وفاطمة والحسن والحسین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنبی مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکے اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر۔

(۵) عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ما هی قال تزوجه ابنته فاطمة واسکناه المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحل له ما لا یحل لغیره والرایة یوم خیبر (اخرجہ احمد وابو یعلی والحاکم فی المستدرک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے کہ علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں

حاصل ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک وہ سرخ پشم والی اونٹ سے بھی زیادہ تر محبوب ہوتی کہ پوچھنے لانے سوال کیا وہ کیا ہین کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہ سے انکا نکاح کرنا اور مسجد مین اپنے ساتھ انکو رکھنا اور جو بات کہ مسجد مین انکے لیئے جائز تھی ان کے سوا دوسرے کسی کو جائز نہین تھی۔ اور خیبر کے دن علم کا دیا جانا ٭

(۶) عن جابر بن عبداللہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد فی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد وقد اجفلنا واجفل علی معنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ تذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مکانک عن حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم مسجد مین سوتے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ہاتھ مین کھجور کی ٹہنی تھی فرمایا۔ کیا تم اونگھ رہے ہو۔ ہم دوڑنے لگے جناب علی بھی ہمارے ساتھ دوڑے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ادھر آؤ تم کو جائز ہے مسجد مین جو کچھ کہ مجھے جائز ہے آیا تو راضی نہین ہوا کہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبوت کے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے بیشک تو قیامت کے روز میرے حوض سے لوگون کو ہانک دیگا جس طرح سے کہ بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانک دیا جاتا ہے عوسج کا عصا تیرے ہاتھ مین ہوگا گویا کہ مین تیرے مقام کو اپنے حوض سے اسوقت دیکھ رہا ہون ٭

(۷) عن عثمان بن عبداللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی یوم بویع فیہ عثمان فقال فیھا انا شدکم اللہ ھل تعلمون معشر المہاجرین والانصار ان احدا کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبداللہ قرشی ایک حدیث طویل مین ذکر کرتے ہین کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگون نے بیعت کی جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس مین فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے ہو کہ حالت جنب مین وہ داخل مسجد ہوا کرتا تھا۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین ہے ٭

(۸) عن جابر بن سمرۃ قال امرنا بسد ابواب المسجد کلھا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو مسجد کے تمام دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تھا سوا علی علیہ السلام کے دروازے کے وہ اکثر اس سے گذرا کرتے تھے اور جنب مین ہوا کرتے تھے

(۹) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عزوجل امر موسی وھارون ان یتبوا لقومھما بیوتا وامرھما ان لا یبیت فی مسجدھما جنب ولا یقربوا فیہ النساء الا ھارون وذریتہ ولا یحل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی ھذا ولا یبیت فیہ الا علی وذریتہ (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ میں ارشاد کیا کہ اللہ تعالی نے موسی اور ہارون کو حکم دیا اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ مسجد مین کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور ہمین عورتون سے صحبت نکرین سوا ہارون اور انکی ذریت کے اور کسیکو حلال نہین کہ میری پاس مسجد مین رہے اور عورت سے صحبت کرے سوا جناب علی علیہ الصلوۃ والسلام اور اس کی ذریت کے ؛

حضرتؐ کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ مینے تمکو نہین نکالا اور علی کو نہین داخل کیا مگر خدا نے

(۱) عن ابراھیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا تلاوموا فقالوا واللہ انما اخرجنا وادخلہ فرجعوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ادخلتہ واخرجتکم بل اللہ ادخلہ واخرجکم (اخرجہ النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے اٹھہ گئے وہ باہم ملامت کرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نکالدیا ہے اور علی کو اپنے پاس رکھا ہے جب وہ لوگ حضرتؐ کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہین نہین نکالا اور علی کو داخل نہین کیا بلکہ خدا نے ان کو داخل کیا ہے اور تمکو نکالا ہے۔

(۲) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلۃ لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یارسول اللہ واخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ولکن اللہ ھو امر بہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) حرب بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب علی کے بارے مین تمنے بھی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد مین جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا کرتے تھے ایک رات ہم مین منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آل علی کے سوا سب مسجد سے نکل جاوین صبح جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تشریف لائے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے اعمام اور اصحاب کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اس لڑکے کو رکھہ لیا ہے سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے نکالنے اور اسکے رکھنے کے لیے نہیں حکم دیا بلکہ خدانے حکم دیا ہے ٭

(۳) عن حبة العرنی قال لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیهم قال حبة کانی لانظر الی حمزة بن عبد المطلب رضی الله عنه تحت قطیفة حمراء وعیناه تذرفان وهو یقول اخرجت عمك وابابکر وعمر والعباس واسکنت بن عمك فقال رجل یومئذ ما یألو یرفع ابن عمه قال فعلم رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قد شق علیهم فنودی الصلوة جامعة فلما اجتمعوا صعد المنبر فلم یسمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم خطبة ابلغ منها تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایها الناس ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتکم واسکنته ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی ان هو الا وحی یوحی (اخرجه ابو بکر بن مردویة) حبہ عرنی کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پہ یہ بات نہایت شاق گذری حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکھون مین ہے کہ جناب حمزہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور رو رہے ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا کو اور ابو بکر اور عمر کو اور عباس کو نکالدیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکھا ہے جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امران لوگون پہ شاق گذرا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید و توحید مین اس سے بلیغ تر خطبہ کبھی نہین سنا گیا تہا حمد و ثنا سے فارغ ہونیکے بعد فرمایا اے لوگو مینے دروازے بند نہین کیے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھا ہے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی یہ آیتین پڑہین جنکا ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے ٭

(۴) عن سعد بن ابی وقاص وکان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد قال فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی فخرجنا باجمعنا فلما اصبحنا اتاه عمه فقال یا رسول الله اخرجت اعمامك واصحابك واسکنت هذا الغلام قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عزوجل امر موسی ان یبنی مسجدا طاهرا لا یسکنه الا هو وهارون وابنا هارون وان الله قد امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین سدوا هذه الابواب الا باب علی فخرج

ان ینزل العذاب فخرج الناس مبادرین وخرج حمزة یجر قطیفة له حمراء وعیناه تذرفان ویبکی ویقول
یا رسول الله اخرجت عمک واسکنت ابن عمک فقال صلی الله علیه وسلم ما انا اخرجتک ولا انا اسکنته و
لکن الله عز وجل اسکنه (اخرجه ابو سعد فی شرف النبوة) سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے (کہ وہ بھی حضرت
کی صحبت میں مسجد میں آیا کرتے تھے) ایک رات ہمکو پکار کر حکم دیا گیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی
کے سوا سب لوگ مسجد سے نکلجائیں صبح کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ
حضور نے اپنے اصحاب اور اعمام کو نکالکر اس لڑکے (یعنے علی) کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا
نے موسی کو حکم دیا تھا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے اسمیں بجز موسی اور ہارون اور ابنائے ہارون کے کوئی رہنے نہ پاوے اسی طرح
سے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد بناؤں جسمیں میرے اور علی اور حسنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عذاب کے
نازل ہونے سے پیشتر اپنے دروازے بند کر دیو۔ لوگ دوڑ کر دروازے بند کرنے میں مشغول ہوگئے حمزہ وہاں سے اپنا سرخ کمبل
گھسیٹتے ہوئے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو نکالکر اپنے بھائی کو رکھ
لیا ہے حضرت نے فرمایا نہ میں نے تمکو نکالدیا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اسکو رکھا ہے ✦

(۵) عن علی قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده
بهارون وانا سالت ربی ان یطهر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع ثم قال
سمعا وطاعة فسد بابه ثم ارسل الی عمر مثل ذلک ثم ارسل الی العباس مثل ذلک ثم قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن الله فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجه
البزار فی مسنده الوصابی فی الاکتفاء بفضائل الاربعة الخلفاء) جناب سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر
ارشاد کیا کہ موسی نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسی کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے
رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند
کر لے انہوں نے سمعاً وطاعةً کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمرؓ اور عباسؓ رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کہلا بھیجا اسکے
بعد حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے۔ مگر خدا
نے علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں ✦

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده
بهارون وذریته وانی سالت الله ان یطهر مسجدی لک ولذریتک من بعدک ثم ارسل الی ابی بکر ان
سد بابک فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلک ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت
ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعیم فی فضائل الصحابة)

ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ موسیٰ نے خدا سے التجا کی تھی کہ اسکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے ذریعہ سے پاک کرے اور میں نے بھی خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے لیے اور تیری ذریت کے لیے پاک کردے پھر حضرت نے ابو بکر کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کرے انھوں نے سمعا وطاعۃً کہکر دروازہ بند کرلیا پھر حضرت عمر کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا پھر حضرت نے منبر پر چڑھکر فرمایا میں نے تمھارے دروازے نہیں بند کیے اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے بلکہ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے خصوصیت دینا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ قال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھیا چارہ قائم کیا جناب امیر روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اپنے اصحاب میں بھائی بندی کا رشتہ جوڑا ہے اور مجھے کسیکا بھائی نہیں بنایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے ۔

(۲) عن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ حتی بقی علی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضیٰ ان اکون اخاک قال بلی یا رسول اللہ رضیت قال فانت اخی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الخلعی) وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب میں بھیا چارہ بنایا یا علی باقی رہ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ میں تیرا بھائی بنوں جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے ۔

(۳) عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین الصحابۃ فبقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر واخی بین ابی بکر وعمر وقال لعلی انت اخی (اخرجہ احمد فی مسندہ) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ تحقیق سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھیا چارہ قائم کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات اقدس اور ابو بکر وعمر اور علی باقی رہ گئے حضرت نے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور جناب علی سے فرمایا تو میرا بھائی ہے ۔

(۴) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این فلان واین فلان فجعل ینظر فی وجوہ الصحابۃ ویتفقدھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ

فاخی بینہم فقال لہ علی بن ابی طالب لقد ذھبت روحی یا رسول اللہ حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ وانت اخی ووارثی فقال یا رسول اللہ ما ارث منک قال ما ورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب اللہ وسنن انبیائہ وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی والحسن والحسین وانت رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والمتقی فی کنز العمال) زید بن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا آپ ہر شخص کی نسبت استفسار فرماتے تھے فلان شخص کہان ہے اور فلان شخص کہان ہے آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہانتک کہ تمام اصحاب حضرت کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپنے ان میں بھیا چارہ قائم کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری جان تو نکل گئی تھی جبکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپنے میرے سوا اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کہ کرنا تھا کیا حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میںنے تجھے اپنی ذات کے لیے سب سے پیچھے چھوڑا ہوا تھا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے اور میرا بھائی اور وارث ہے پس علی نے کہا یا رسول اللہ میں کیا چیز حضور سے میراث میں لونگا فرمایا جو کچھ اگلے نبیوں نے لیا ہے جناب علی نے عرض کیا اگلے نبیوں نے کیا چیز میراث میں لی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبیوں کی سنتیں تو بہشت میں میرے ساتھ میری قصر میں ہوگا۔ میری بیٹی فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ تو میرا رفیق ہے پھر آپنے اس آیت کو پڑھا کہ بھائی آمنے سامنے تختون پر ہونگے۔

(۵) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مواخ بینکم کما اخی اللہ بین الملائکۃ ثم قال لعلی انت اخی ورفیقی ثم تلا ھذہ الآیۃ اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ میں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضرت فرما رہے تھے میں تم میں برادری قائم کرنیوالا ہوں پھر جناب علی علیہ السلام سے فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر آپنے اس آیت کو ارشاد کیا کہ بھائی آمنے سامنے تختون پر ہونگے

(۶) عن رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اخی وانا اخوک (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب علی علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہون

(۷) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین

المهاجرین والانصار کان یواخی بین الرجل ونظیرہ ثم اخذ بید علی فقال ھذا اخی قال حذیفۃ فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین الذی لیس لہ شبیہ ولا نظیر وعلی اخوہ (اخرجہ احمد فی المناقب وابوبکر بن مردویہ) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتہ اخوت ملاتے تھے تو ہر ایک صحابی کو اسکی نظیر کے ساتھ اسکا بھائی چارہ قرار دیتے تھے۔ سیدعلیؓ کا ہاتھ پکڑکر فرمایا یہ میرا بھائی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں انکی شبیہ ونظیر کوئی نہیں علی علیہ السلام انکے بھائی ہیں ۔

(۸) عن ابن عباسؓ قال لما اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ من المہاجرین والانصار وھو انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین ابوبکر وعمر واخی بین عثمان بن عفان و عبدالرحمن بن عوف واخی بین طلحۃ والزبیر واخی بین ابی ذر الغفاری والمقداد رضی اللہ تعالی عنہم ولم یواخ بین علی وبین احد منہم فخرج علی مغضبا حتی اتی جدولا من الارض وتوسد ذراعہ ونام فیہ فسفی علیہ الریح التراب فطلبہ النبی صلی اللہ علیہ فوجدہ علی تلک الحالۃ فوکزہ برجلہ وقال لہ قم فما صلحت ان تکون ابا تراب اغضبت حین حین اخیت بین المہاجرین والانصار ولم اواخ بینک وبین احد منہم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی الا من احبک فقد حف بالامن و الایمان ومن ابغضک اماتہ اللہ میتۃ الجاھلیۃ وحوسب فی الاسلام (اخرجہ الطبرانی و السیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا ناتا اسطرح پر قائم کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو مقداد کا بھائی قرار دیا اور علی کو کسیکا بھائی نہ بنایا جناب علی نہایت غصہ ہوکر نکل گئے اور زمین پر گرگئے اور اپنی کلائی کا تکیہ کرکے سوگئے ہوا سے مٹی اڑکر انکے بدن پر پڑگئی حضرت نے انکو تلاش کیا اور ایسی حالت میں پایا حضرتؐ نے انکو اپنے پاؤں سے ٹہکا کر فرمایا اٹھ تجھ کو بجز ابوتراب بننے کے کچھ صلاحیت نہیں ہے کیا تو خفا ہو گیا جبکہ میں نے صحابہ کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسا کہ ہارون موسے سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجھے دوست رکھیگا

وہ امن اور ایمان مین گہرا رہیگا۔ اور جو تجھے دشمن رکھے گا خدا اسکو کفار کی موت سے ماریگا۔

(۹) عن انس رضی الله عنه قال لما کان یوم المباهلة اخی النبی صلی الله علیه وسلم بین المهاجرین و الانصار و علی واقف یراه و یعرف مکانه و لم یواخ بینه و بین احد فانصرف علی باکی العین فافتقده النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما فعل ابو الحسن قالوا انصرف باکی العین قال یا بلال اذهب فائتنی به فمضی بلال الی علی وعلی قد دخل منزله باکی العین فقالت فاطمة ما یبکیک لا ابکی الله عینیک قال یا فاطمة اخی النبی صلی الله علیه وسلم بین اصحابه المهاجرین والانصار وانا واقف یرانی و یعرف مکانی و لم یواخ بینی و بین احد قالت لا یحزنك الله لعله انما اخرك لنفسه فقال بلال یا علی اجب النبی صلی الله علیه وسلم فاتی علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له ما یبکیك یا ابا الحسن فقال اخیت بین المهاجرین و بین الانصار وانا واقف ترانی و تعرف مکانی و لم تواخ بینی و بین احد قال انما اخرتك لنفسی الا یسرك ان تکون اخا نبیك قال بلی یا رسول الله فاخذ بیده فارقاه المنبر فقال اللهم ان هذا منی وانا منه الا انه منی بمنزلة هارون من موسی الا ان من کنت مولاه فعلی مولاه قال فانصرف علی قریر العین فاتبعه عمر بن الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحت مولای و مولا کل مومن (اخرجه ابو الحسن فقیه ابن المغازلی)

انس رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ مباہلہ کے روز جناب سرور عالم صلے الله علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیاچارہ قائم کیا علی کہڑے ہوئے تہے حضرت انکو دیکہہ رہے تہے آپنے انکے ساتھ کسی کو شریک اخوت نکیا جناب روتے ہوئے گہر کو چلے گئے جب حضرت نے انکو نہ دیکھا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہین لوگون نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہین حضرت نے بلال سے فرمایا اے بلال جاکر انہین بلا لاؤ بلال انکے بلانے کے لیے گئے جناب علی اسوقت تک گہر مین داخل ہو چکے تہے جناب سیدہ نے انہین روتا ہوا دیکہکر کہا خدا تمہین نہ رلائے تم کیون روتے ہو جناب علی کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار مین رشتہ اخوت جوڑا ہے اور مجہے حضرت دیکہہ رہے تہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندیگین نہون شاید حضرت نے تمہین اپنی ذات مقدس کے بہائی بنانے کے لیے پیچہے رکہا ہو۔ اتنے مین بلال نے پکار کر کہا یا علی حضرت کے پاس تشریف لے چلیے جناب علی حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا یا ابا الحسن تم کیون روتے ہو عرض کیا یا رسول الله حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیاچارہ کا ناتا جوڑا ہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہین بنایا فرمایا۔ یا علی مینے تمکو اپنی ذات کے لیے پیچہے ہٹنے دیا تہا۔ آیا تم اپنے نبی کے بہائی بننے سے خوش نہین جناب امیر نے عرض کیا یا رسول الله مین خوش ہون۔ حضرت صلے الله تعالے علیہ و آلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہین منبر پر چڑہایا۔ اور فرمایا بار الٰہا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ مجہسے بمنزلہ ہارون کے

ہے ہوسے سے جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے انس کہتے ہین کہ جناب علی نہایت ٹھنڈی آنکھون سے گہر کو واپس ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکے پیچھے گئے اور کہنے لگے لے ابو الحسن آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ میرے اور ہر مومن کے مولا بنگئے ہین ✦

(۱۰) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت او اقتل واللہ انی لاخوہ وولیہ ووارثہ وابن عمہ ومن احق بینی وبینہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جو نازل ہوئی ہے کہ (اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہوجائین تو تم اپنی اڑیون کے بل پہر جاؤگے) خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اپنے اڑیون کے بل ہرگز نہین پہرینگے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہوجائین اور تم اپنی اڑیون پر پہر جاؤ تو مین تم سے جہاد کرونگا جس بات پر کہ حضرت نے جہاد کیا ہے واللہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی اور وارث اور ابن عم ہون اور وہ شخص ہون جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے ✦

(۱۱) عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخا بین الناس وترک علیا حتی بقی اخرھم لا یری لہ اخا فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس وترکتنی قال ولم ترانی ترکتک انما ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فان اذا کرک قل انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یدعیھا بعدک الا کذاب (اخرجہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علی سب سے پیچھے رہ گئے انکا بہائی بنتا ہوا کوئی نظر نہین آتا تہا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یون ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ مینے تجھے کیون چھوڑ رکھا ہے۔ ہمنے صرف اپنے ذات کے لیے چھوڑ رکھا ہے۔ تو میرا بہائی ہے اور مین تیرا بہائی ہون۔ ہم تجھے بتاتے ہین یون کہا کر مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہیگا تو وہ جہوٹا ہے۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المسلمین وجعل یخلو ویجعل علیا حتی بقی فی اخرھم ولیس معہ اخ فقال لہ اخیت بین المسلمین وترکتنی فقال انما ترکتک لنفسی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ وانا اخوک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت معی فی قصری فی

الجنة معہ ابنتی فاطمة وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین ثم قال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذاکرک احد فقل انا عبد اللہ واخو رسوله ولا یدعیها بعدی الا کذاب مفتر (اخرجه جمال الدین المحدث فی روضة الاحباب) (فی الاربعین) یعنی زید کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون میں اخوت کا رشتہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے یہانتک کہ وہ سب سے آخر ہوگئے اور انکا بھائی بننے کے لیے کوئی باقی نہ رہا جب جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانون کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑدیا ہے حضرت نے فرمایا بیشک مجھے اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہون تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کی جگہ پر ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرے ساتھ میرے گھر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت نے اس آیت کو ارشاد فرمایا کہ بھائی بھائی اپنے آمنے سامنے کے تختون پر ہونگے میں تجھے کہتا ہون کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو یہ کہیو میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر کہ وہ جھوٹ کہنے والا ٹھیرے گا ✤

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ و اخو رسوله وانا الصدیق الاکبر لا یقولها بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص و الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبه فی سننه والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو نعیم فی الحلیة والعقیلی، عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہون میرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹا کاذب میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ✤

(۴) عن ابی الطفیل قال لما جعل امر الشوری بین علی و عثمان وطلحة والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید. فقال علی هل فیکما احد اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینه وبینه اذا اخی بین المسلمین قالوا اللهم لا (استیعاب عبد البر) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو بیچ جناب علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کے لیئے چھوڑدیا جناب امیر نے فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی [illegible] نے اپنے اور اسکے درمیان رشتہ برادری قائم کیا ہو سب کہنے لگے خدا گواہ ہے نہین ✤

(۵) عن علی قال طلبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی فی حائط نائما فضربنی برجله وقال قم لوالله لا ارضینک انت اخی و ابو ولدی تقاتل علی سنتی من مات علی عهدی فهو فی

كنز الجنة ومن مات على عهدك فقد قضى نحبه ومن مات على حبك بعد موتك ختم الله بالامن و
الايمان ما طلعت الشمس وما غربت (اخرجه في المناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپ اپنے پاؤں مبارک سے
مجھے ہلا کر فرمایا اٹھ ہم تجھ سے راضی کرین تو میرا بھائی اور میرے بچون کا باپ ہے تو میری سنت پر لڑے گا
جو میرے عہد پر مریگا وہ جنت کے خزانہ مین ہوگا۔ اور جو تیرے عہد پر مرے گا اسکی آرزو پوری ہوئی جو شخص
تیری محبت پر تیرے بعد مریگا خدا تعالی اسکا خاتمہ امن اور ایمان پر کرے گا جب تک کہ آفتاب نکلتا اور
چھپتا رہے گا ✦

(۱۶) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللهم اشهد فقد بلغت
هذا اخي وابن عمي وصهري وابو ولدي اللهم كب من عاداه في النار (اخرجه ابن الني ...) ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے پروردگار
تو گواہ رہیو کہ مینے پہونچادیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے
میرے پروردگار جو شخص کہ اس سے دشمنی کرے اسے آگ مین اوندھا کرے گا ✦

(۱۷) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت اخي ورفيقي في الجنة يا علي اسبغ
الوضوء وان شق عليك ولا تاكل الصدقة ولا تنز الحمير على الخيل ولا تجالس منجما (اخرجه الخطيب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی اور جنت مین میرا رفیق ہے یا علی وضو اچھی طرح سے کر جو اگرچہ تجھ پر
شاق گذرے اور خیرات نہ کھایا اور گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑھایو اور نجومیون کے ساتھ ست بیٹھیو ✦

(۱۸) عن ام المومنين عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خير اخوتي
علي وخير اعمامي حمزة (اخرجه الديلمي) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب بھائیون سے علی اور چچاؤن سے
حمزہ بہتر ہین ✦

(۱۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خير اخوتي علي وخير اعمامي
حمزة وذكر علي عبادة (اخرجه الطبراني وابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور
کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے سب بھائیون مین بہتر علی ہین اور سب چچاؤن مین
بہتر حمزہ ہین اور علی کا ذکر عبادت ہے ✦

(۲۰) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہیں اس شخص کی جو ذو القرنین ہے محبت کی وصیت کرتا ہوں وہ میرا بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب ہے۔ پس بتحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن ۔

(۲۱) عن مخدوج بن یزید الہذلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی اما علمت یا علی ان اول من یدعی یوم القیامۃ بی واقوم عن یمین العرش فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم انت اول من یدعی لک بقرابتک ومنزلتک عندی فیدفع الیک لوائی وہو لواء الحمد تسیر بین السماطین آدم وجمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی وطولہ مسیرۃ الف سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء لہ ثلاث ذوائب من نور ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم الثانی الحمد للہ رب العالمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طول کل سطر الف سنۃ وعرضہ الف سنۃ ونسیر والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراہیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ خضراء من الجنۃ ثم ینادی مناد من تحت العرش نعم الاب ابوک ابراہیم ونعم الاخ اخوک علی ابشر یا علی انک تکسی اذا اکتسیت وتدعی اذا دعیت (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج بن یزید الہذلی کا مروی ہے کہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کرکے علی سے کہا یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر ہو موسے سے بغیر اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قیامت میں سب سے اول میں بلایا جاؤنگا۔ اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤنگا۔ اور مجھے جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ یا علی میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت حساب دیگی۔ پہر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاویگا۔ اور تجھے میرا علم یعنے لواء الحمد دیا جائیگا۔ تو دونوں صفوں کے بیچ میں چلے گا۔ آدم اور ساری دنیا میرے علم کے سایہ میں پناہ گزین ہونگے۔ اسکی لمبائی ہزار سال راہ کی ہوگی۔ اسکی بھال سرخ یاقوت سے بنی ہوگی اسکے تین گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اور ایک دنیا کے بیچ میں اس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہونگی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین

تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر سطر کا طول وعرض ہزار سالہ راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے داہنے ہاتھ اور حسین بائیں ہاتھ ہونگے یہانتک کہ تو میرے اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے آکر ٹھیرے گا۔ اور تجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ اور منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کیا اچھا باپ ہے تیرا ابراہیم اور کیا اچھا بھائی ہے تیرا علی بشارت ہو تجھے اے علی کہ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا تو تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب میں بلایا جاؤنگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۳۰۳) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموات بالفی سنۃ (اخرجہ فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین وآسمان کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پیشتر جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں محمد اسکے رسول ہیں۔ علی اسکے رسول کے بھائی ہیں ×

(۳۰۴) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع انا اخو المصطفی لاشک فی نسبی + بہ ربیت وسبطاہما ولدی + جدی وجد رسول اللہ منفرد + وفاطمۃ زوجی لا قول ذی فند + صدقتہ وجمیع الناس فی بھم + من الضلالۃ والاشراک والنکد + قال فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال صدقت یا علی (نقلت من مطالب السئول لمحمد بن طلحۃ الشافعی) مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ میں نے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں میری نسب میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے۔ میں نے ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ انکے دونوں نواسے میرے بیٹے ہیں میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ایک ہے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام میری زوجہ ہے یہ قول دروغ نہیں ہے۔ میں نے اسوقت حضرت صلعم کی تصدیق کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی اور شرک اور انکار کی وجہ سے شبہ میں تھے حضرت نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۳۰۵) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک دون عمک قال لما نزلت فانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فاصنع لنا صاعا من الطعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب وابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ

اربعون رجلا فیہم اعمامہ ابوطالب و حمزۃ وعباس وابولہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعت لہم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال خذوا بسم اللہ فاکل القوم حتی ما لہم بشیٔ حاجۃ وما اریٰ الا موضع ایدیہم وایم اللہ الذی نفسی بیدہٖ وان کان الرجل الواحد منہم لیاکل ما قدمت بجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئت بذلک العس فشربوا حتی رؤا و ایم اللہ وبقی الشراب کانہ لم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رایتم من ھذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی فلم یقم الیہ احد قال فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا قال اجلس ثم قال ذلک ثلاث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہٖ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند وفی المناقب والنسائی فی الخصائص و ابن اسحاق فی سیرتہ وابن جریر فی تاریخہ وابن ابی حاتم وابوبکر بن مردویہ باختلاف یسیر)

ربیعہ بن ناجد ناقل ہین کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المومنین آپ نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد بہائی کا کس طرح ورثہ پایا ہے جناب امیر نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو خدا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ یا علی مجھے رشتہ دارون کے ڈرانے کے لیے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن مین طعام تیار کرکے اسپر بکری کے پائے رکھدو اور ایک ظرف مین دودہ بہردو اور تمام بنی عبد المطلب کو بلالاؤ کہ مین ان سے گفتگو کرون اور خدا کا حکم انکو پہنچا دون۔ مینے حسب ارشاد کہانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو بلالایا ان دنون وہ کل چالیس آدمی تہے جن مین حضرتؐ کے چارون چچا ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بہی شامل تہے جب وہ حاضر ہوئے حضرتؐ نے اس طعام سے قدرے تناول فرماکر انسے کہانے کے لیے ارشاد کیا جسے تمام لوگ کہاکر سیر ہوگئے مینے دیکہا کہ انہون نے طعام صرف اسیقدر کہایا ہے جس مقام پر کہ انہون نے اپنا ہاتہہ ڈالا تہا۔ باقی طعام ویسا ہی دہرا ہوا ہے۔ اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ان مین سے ایک آدمی اس تمام کہانے کو کہا سکتا تہا۔ پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگون کو دودہ پلاؤ مینے ان کو دودہ پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئے۔ دودہ ویسا ہی موجود تہا گویا کہ کسینے نہ پیا ہو پہر حضرتؐ نے انکو مخاطب کرکے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب مین تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگون کی طرف عام طور پر بہیجا گیا ہون۔ تمنے میرا یہ معجزہ دیکہا ہے۔ پس تم مین سے کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بہائی اور دوست بنے کوئی شخص ان لوگون مین سے حضرتؐ کی بیعت کے لیے نہ اوٹہا

میں اسوقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لیے اٹھا۔ کھڑا ہوا حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا
حضرت نے دوبارہ اور سہ بارہ ان سے یہی ارشاد کیا میں یہی ہر ایک دفعہ اٹھتا رہا۔ تیسری بار حضرت نے
میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے۔ اسلیے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے
ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے ۔

تنبیہ) یہ مواخات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مواخات مساوات کی
دلیل ہے۔ لیکن مساوات منصب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل ہی سمجھی جا سکتی ہے
اور مساوات فی العمل منتج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب برہان افضلیت ہے۔

(انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی)

ان صحابہ کرام کے اسما جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

وقد صنف القاضی ابو القاسم[1] علی بن المحسن بن علی التنوخی کتابا سماہ ذکر الروایات من نسخۃ ثلاثین
ورقۃ عتیقۃ علیہا تاریخ الروایۃ سنۃ خمس اربعین و اربعمائۃ وروی التنوخی حدیث انت منی بمنزلۃ
ہارون من موسی عن عمر بن الخطاب وعن علی وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ
ابن عباس وجابر ابن عبد اللہ الانصاری۔ وابی ہریرۃ۔ وابی سعید الخدری۔ وجابر بن سمرۃ۔
ومالک بن الحویرث۔ والبراء بن عازب۔ وزید ابن ارقم۔ وابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ وعبد اللہ بن ابی اوفی۔ واخیہ زید بن ابی اوفی۔ وابی سریحۃ۔ وحذیفۃ بن اسید
وانس بن مالک۔ وابی بریدۃ الاسلمی۔ وابی ایوب الانصاری۔ وعقیل بن ابی طالب وحبشی بن
جنادۃ السلولی۔ ومعاویۃ بن ابی سفیان۔ وام سلمۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ واسماء بنت
عمیس وسعید ابن المسیب۔ ومحمد بن علی بن الحسین۔ وحبیب بن ابی ثابت۔ وفاطمۃ بنت علی
وشرحبیل بن سعد یعنے قاضی ابو القاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی نے سنہ چار سو پینتالیس میں

---

[1] انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں ابو القاسم بن علی التنوخی فکان ادیبا فاضلا
وذکرہ الخطیب فی تاریخہ وعدہ فی شیوخہ الذین روی عنہم السمعانی الانساب من التنوخی قال
الخطیب کتبت عنہ وسمعتہ یقول ولدت بالبصرۃ فی النصف من الشعبان سنہ سبعین و
ثلثمائۃ وقد قبلت شہادتہ عند الحکام فی حداثتہ ولم یزل علی ذلک مقبولا الی آخر عمرہ و
کان متحفظا فی الشہادۃ محتاطا صدوقا فی الحدیث۔

اسحدیث کے متعلق ایک بتیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس مین اسحدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور سعد ابن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس وغیرہ الرضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے ۔

اس حدیث کا متواتر ہونا

(۱) قال ابن حجر فی الصواعق المحرقة واعلم ان ھذا الحدیث متواتر فانه ورد من حدیث عائشة و ابن مسعود وابن عباس و ابن عمر و عبد اللہ بن زمعة وابی سعید وعلی وحفصة حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث ام المومنین عائشہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن زمعہ اور ابو سعید اور علی اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے

(۲) قال الحافظ بن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وروی قوله صلی اللہ علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة ھارون من موسی جماعة من الصحابة وھو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وطرق حدیث سعد فیه کثیرة جدا وقد ذکر بن خیثمة وغیره ورواه ابن عباس و ابو سعید الخدری وام سلمة واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد اللہ وجماعة یطول ذکرھم حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفة الاصحاب مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انت منی بمنزلة ہارون من موسے کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت ثابت شدہ ترین اخبار اور صحیح ترین روایات مین سے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔۔۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسحدیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بہت طریقون سے روایت ہوئی ہے جسکا ذکر ابن خیثمہ وغیرہ نے کیا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابو سعید خدری اور ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر باعث طول ہے

(۳) وروی قوله صلی اللہ علیه وسلم انت منی بمنزلة ھارون من موسی جماعة من الصحابة وھو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم سعد بن ابی وقاص و ابن عباس و ابو سعید الخدری وجابر بن عبد اللہ وام سلمة واسماء بنت عمیس وجماعة یطول ذکرھم ذکرہ ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الزکی المزی فی تھذیب الکمال ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمان بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین لکھتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث انت منی بمنزلة ہارون من موسی کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث نہایت ثابت شدہ تر احادیث مین سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابوسعید خدری اور جابر بن عبداللہ اور ام المومنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر کرنا باعث طوالت ہے۔

(۳) قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب ھذا حدیث متفق علی صحتہ رواہ الائمۃ الاعلام الحفاظ کابی عبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ وابوداؤد فی سننہ وابوعیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابوعبدالرحمن النسائی فی سننہ وابن ماجۃ فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذلک اجماعا منھم قال الحاکم النیشا بوری ھذا حدیث دخل فی حد التواتر حافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جسکی صحت پر ائمہ اعلام اور حافظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری مین اور مسلم نے صحیح مسلم مین اور ابوداؤد نے سنن مین اور ابوعیسے ترمذی نے جامع الصحیح مین اور ابوعبدالرحمن النسائی نے سنن مین اور ابن ماجہ نے سنن مین روایت کیا ہے اور ان تمام ائمہ حدیث نے اسحدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث حد تواتر کو پہونچ چکی ہے +

(۴) قال السیوطی فی الازھار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن ام سلمۃ وابن عباس وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وعلی وجابر بن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم رضی اللہ عنھم وھکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الازھار۔ وقال محمد صدر عالم فی المعارج العلی وھذا حدیث متواتر عند السیوطی حافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الازھار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ مین لکھتے ہین کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسی کو امام احمد بن حنبل نے ابوسعید خدری اور اسماء بنت عمیس سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن العباس اور حبشی ابن جنادہ اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور متقی رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب قطف الازہار مین بھی سیوطی سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم کتاب المعارج العلے مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے۔

(۵) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث الدھلوی فی ازالۃ الخفا من المتواتر حدیث انت منی بمنزلۃ ھرون من موسی روی المتفق سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی بن ابی طالب وعبداللہ

ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں کہ حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ متواترات میں سے ہے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عمیس اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے ❖

(۷) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی فی المنہاج ان ہذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرہما شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی منہاج میں لکھتے ہیں کہ بہ تحقیق یہ حدیث صحیح ہے بے شک صحیحین میں درج ہے ❖

اسمای مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی (عن سعد بن ابی وقاص) والبزار (عن ابی سعید الخدری) واحمد (عن کلیہما) والعقیلی (عن ابن عباس) والطبرانی (عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر ابن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم ومالک بن الحویرث) والخطیب (عن عمر) رضوان اللہ عنہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (مفتاح النجا لمیرزا محمد معتمد خان البدخشانی) یعنے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے (سعد بن ابی وقاص سے) اور بزار نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن حنبل نے ان دونوں سے اور عقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عمیس اور ام سلمہ اور حبشی بن جنادہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور مالک ابن الحویرث) سے اور خطیب بغدادی نے (عمر بن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون علیہ السلام کا جناب موسیٰ علیہ السلام سے تھا ❖

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے

❖

اب ہم ان ائمہ حدیث کی نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنھوں نے احادیث مشکوٰۃ کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ
ابوداود طیالسی	محمد بن سلیمان بن داود الطیالسی صاحب مسند
محمد بن کاتب الواقدی	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی صاحب الطبقات الکبیر
ابن ابی شیبہ	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی صاحب مسند استاذ بخاری و مسلم
احمد	امام احمد بن حنبل رح صاحب مسند و مناقب
بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری صاحب جامع الصحیح
ابن عرفہ	حافظ ابوعلی الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع صحیح
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی صاحب السنن
ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح
ترمذی	حافظ ابوعیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح۔
عبداللہ بن احمد	حافظ عبداللہ بن احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند
ابن ابی خیثمہ	حافظ احمد بن ابی خیثمہ زہیر ابن حرب
بزار	حافظ احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار صاحب المسند تلمیذ بخاری
نسائی	حافظ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی صاحب السنن

مختصر نام مشہور	نام پورا
ابویعلی	حافظ احمد بن علی ابو یعلی الموصلی صاحب المسند
ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل والملوک والتفسیر
ابوعوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابوعوانہ الاسفرائنی الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
ابوالشیخ	ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن حبان الاصبہانی المعروف بابی الشیخ
الطبرانی	حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی صاحب معاجم ثلاثہ
المخلص الذہبی	المخلص الذہبی
ابواللیث	حافظ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی
حاکم	ابوعبداللہ محمد عبداللہ المعروف بالحاکم النیسابوری صاحب المستدرک
ابوسعد	ابوسعد عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرگوشی صاحب شرف النبوۃ
ابوبکر الشیرازی	احمد بن عبدالرحمٰن ابوبکر الشیرازی صاحب کتاب الالقاب
ابن مردویہ	ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی صاحب المناقب
ابونعیم	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء والمعرفۃ
ابن السمان	حافظ اسمٰعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ معروف

مختصر نام مشہور	پورا نام
	بابن السمان الرازی
التنوخی	حافظ ابی القاسم علی ابن المحسن بن علی التنوخی
خطیب	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی صاحب التاریخ
ابن عبدالبر	حافظ ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب
ابن المغازلی	حافظ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب الجلابی الشہیر بابن المغازلی الشافعی صاحب المناقب
الدیلمی	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی صاحب فردوس الاخبار
بغوی	امام محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنۃ ومصابیح السنۃ
العبدری	حافظ رزین بن معاویۃ العبدری صاحب الجمع بین الصحاح الستۃ
العاصمی	حافظ محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا صاحب سیرۃ
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ
السلفی	حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم السلفی الاصبہانی
الخوارزمی خطیب خوارزم	حافظ ابوالمؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الشہیر بخطیب خوارزم

مختصر نام مشہور	پورا نام
ابن اثیر	ابوالسعادات المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد عبدالکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول
الصالحانی	حافظ سعدالدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیی الصالحانی
الرازی	امام فخرالدین الرازی صاحب تفسیر کبیر
ابن اثیر	ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب اسد الغابہ
البلنسی	ابوالربیع سلیمان بن سالم البلنسی
ابن النجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبداللہ بن النجار صاحب تاریخ
ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی الشافعی صاحب مطالب السؤل
سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن فرغلی بن عبداللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الامہ
ابویوسف الکنجی	حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب
النووی	امام یحیی بن شرف النووی شارح مسلم وصاحب تہذیب الاسماء واللغات
محب الطبری	حافظ ابوالعباس محب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد المکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرۃ
الحموینی	الشیخ صدرالدین ابوالمجامع ابراہیم بن

مختصر نام مشہور	پورا نام	مختصر نام مشہور	پورا نام
	الموید محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد الحموینی صاحب فرائد السمطین	الدولت آبادی	ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین الزاولی ثم الدولت آبادی صاحب ہدایۃ السعداء
ابن سید الناس	محدث ابو الفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس صاحب عیون الاثر	ابن حجر عسقلانی	الحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب
ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحنبلی صاحب زاد المعاد	ابن الصباغ	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی المکی صاحب فصول مہمہ
عبداللہ یافعی	امام عبداللہ بن اسعد بن علی الیمنی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان	السیوطی	الحافظ جلال الدین ابوبکر عبدالرحمن السیوطی
ابن کثیر	حافظ اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ	.	القاضی حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری صاحب تاریخ خمیس
علاء الدولہ السمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد الملقب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب العروۃ الوثقی	ابن حجر مکی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی صاحب صواعق محرقہ
الخطیب ولی الدین	الحافظ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب صاحب مشکوٰۃ المصابیح	المتقی	الحافظ علی ابن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال
المزی	الحافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمن المزی الشافعی صاحب کتاب تحفۃ الاشراف	جمال الدین محدث	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف بجمال الدین المحدث الشیرازی صاحب روضۃ الاحباب
الزرندی	الحافظ محمد یوسف الزرندی صاحب نظم درر السمطین	المناوی	الشیخ محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین المناوی صاحب کتاب التیسیر فی شرح جامع الصغیر
سید علی ہمدانی	العارف الربانی السید علی الہمدانی صاحب مودۃ القربیٰ	عیدروس	الشیخ عبداللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی
ابن شحنہ	حافظ محمد بن محمد بن محمود محب الدین ابو الولید الحلبی المعروف بابن شحنہ صاحب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر	ابن باکثیر	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المآل
		محبوب عالم	المولوی محمد صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب عالم
عبدالرحیم العراقی	الحافظ ابو زرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی صاحب الفیۃ الحدیث و شرح التقریب	البدخشی	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی صاحب نزل الابرار

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
			عبد العزیز صاحب
شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی صاحب ازالۃ الخفا	شیخ احمد دحلان	محدث الحرم الشیخ احمد بن زینی بن احمد دحلان الشافعی صاحب سیرۃ النبویۃ
العجیلی	الشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المآل	الشبلنجی	السید محمد مومن بن حسن الشبلنجی صاحب کتاب نور الابصار
.	المولوی رشید الدین خان الدہلوی تلمیذ شاہ		

اس حدیث کے بعض طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی (اخرجہ احمد فی المسند والبخاری ومسلم والترمذی وابوداود الطیالسی فی مسندہ والنسائی فی الخصائص وابن عرفۃ ومحمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی فی المعجم الصغیر والبغوی فی مصابیح السنۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر الجزری فی جامع الاصول والنووی فی تہذیب الاسماء) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑنا چاہا جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑنا چاہتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امرہ فقال لہ ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا لہا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص سے منقول

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے ان سے کہا کہ آپ ابو تراب پر سب کیون نہین کرتے۔ سعد نے کہا کیا مینے تم سے
ان تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جنکو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مین ہرگز انپر سب نہین
کر سکتا۔ کیونکہ ان مین سے اگر ایک بات بہی مجہے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے
بہتر تہی مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے در انحالیکہ آپنے ان کو بعض غزوات مین
اپنے پیچہے چہوڑا تہا حضرت سے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے عورتون اور لڑکون مین چہوڑے
جاتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے لیکن نبی میرے بعد
نہین ہے۔ و نیز مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے
کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اُسے پیار کرتے ہین۔ سعد کہنے
لگے پس ہمنے گردن اٹہا کر دیکہا اور حضرت نے فرمایا علی کہان ہے اسکو میرے پاس لے آؤ جب وہ حاضر ہوئے
انکی آنکہون مین آشوب تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور علم انکے
حوالہ کیا اور خدا نے انکو فتح دی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہدے ای محمد جہگڑنے والون سے آؤ بلاوین
ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو حضرت
نے جناب علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا بہیجا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین۔

(۳) عن محمد بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراہیم بن سعد انہ سمع اباہ سعدا وہو یقول قال النبی
صلی اللہ علیہ لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی قال سعید
فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت شیء حدث بہ ابنک قال وما ہو یا ابن اخی فقلت ہل سمعت من النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیہ وقال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والا فصمتا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) محمد بن المنکدر سعید بن المسیب سے ناقل ہے کہ مجہ سے ابراہیم
بن سعد نے بیان کیا کہ مینے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے
فرماتے تہے کہ کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجہ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے لیکن نبوت
میرے بعد نہین ہے سعید بن المسیب کہنے لگے مجہے ابراہیم کے کہنے پر اطمینان نہ ہوا اور خود جا کر
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے سعد نے کہا وہ کیا بات ہے مینے
کہا کیا تم نے سنا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حق مین اس طرح سے ارشاد
کیا ہے سعد اپنے کانون کیطرف اشارہ کرکے کہنے لگے مینے ان سے یہ حدیث حضرت کو فرماتے ہوئے
سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہو جاوین

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وخلف فی اہلہ علیا فقال بعض ما منعہ ان یخرج بہ الا انہ کرہ صحبتہ فبلغ ذلک علیا فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضی ان تنزل منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو مدینہ میں چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیچلے بعض لوگ کہنے لگے حضرت انکی صحبت سے کارہ تھے اسلیے ان کو چھوڑ چلے میں جناب امیر نے سنکر اس بات کو حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون کا موسی سے۔

(۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنہما قالا لما کان عند غزوۃ جیش العسیرۃ وھی تبوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انہ لابد من ان اقیم او تقیم فخلفہ فلما فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیا قال ناس ما خلفہ الا لشیء کرھہ منہ فبلغ ذلک علیا فاتبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہ فقال لہ ما جاء بک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناسا یزعمون انک انما خلفتنی لشیء کرھتہ منی فتضاحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انک لست بنبی قال بلی یا رسول اللہ قال فانہ کذلک (اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیش العسیرہ کو جسے تبوک بھی کہتے ہیں تشریف لے چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہاں ٹھیریں یا تم ٹھیرو پس حضرت انکو پیچھے چھوڑ گئے جب حضرت وہاں سے تشریف لے گئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوئی بات انکی بری معلوم ہوئی ہے جس کی وجہ سے انکو پیچھے چھوڑ گئے ہیں جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہو لیے یہانتک حضور کو جا ملے حضرت نے فرمایا یا علی تم کیوں آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ کو میری کوئی بات بری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لیچلے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسکر فرمانے لگے کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون کا موسے سے مگر یہ کہ تو نبی نہیں ہے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یہ ایسی ہی بات ہے۔

(۶) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلفتک ان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

والمتقی فی کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ہمنے تجھ کو اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو میںنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپکے پیچھے رہونگا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی اخلفنی فی اھلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کے ساتھ میرے پیچھے ٹھیرو جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ؛

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاۃ لہ فدعا جعفراً وامرہ ان یتخلف علی المدینۃ فقال لا اتخلف بعدک ابداً فدعانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان اتکلم قال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غیر واحد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض للجہاد فی سبیل اللہ فکنت ارید ان اتعرض للاجر ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض بفضل اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ فان لک بی اسوۃ قد قالوا ساحر وکاھن وکذاب واما قولک اتعرض للاجر اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ واما قولک اتعرض بفضل اللہ ھذا ابہار من فلفل جاءنا من الیمن فبعہ واستمتع بہ انت وفاطمۃ حتی یاتیکما اللہ من فضلہ فان المدینۃ لا تصلح الا بی او بک (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد والبزار وابو بکر العاقولی فی فوائدہ وابن مردویہ وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کرنے کا ارادہ کیا تو جعفر کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفر نے عرض کیا میں کبھی حضور کے پیچھے نہیں رہونگا پھر حضرت نے مجھے بلایا اور پیشتر اسکے کہ میں کچھ بولوں حضرت نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کی بابت ارشاد کیا کیا پس میں رونے لگا حضرت نے فرمایا تم کیوں روتے ہو عرض کیا ایک بات نہیں جسکے لیے روتا ہوں۔

لہ رسو خصلتی نفقتم ۱۲ منتخب عہ ابہار جمع بہر مقدار سہ صد رطل یا چہار صد رطل منتخب

کل قریش کے لوگ کہین گے حضرت نے اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چھوڑ دیا۔ دوسرا اسلیئے روتا ہون کہ
میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تھا ۔
مین چاہتا تھا کہ مجھے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بھی روتا ہون کہ میری خواہش تھی کہ خدا کی مہربانی سے مجھے
غنیمت مین سے حصہ ملیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہین گے کہ
حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چھوڑ گئے ہین پس اس مین تیرے لیے ایک میری سنت
مقتدا ہے کہ مجہکو لوگ ساحر اور کاذب کہتے ہین اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مین اجر کے ملنے کی آرزو رکھتا ہون پس کیا تو راضی نہین
کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مجھے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے
حصہ ملتا پس سیاہ مرچ کے بوجھ جو ہمارے پاس یمن سے آئی ہین تم انکو بیچو اور فاطمہ اور تم اس سے فائدہ اٹھاؤ تاکہ خدا
کی مہربانی سے تمہین غنیمت سے حصہ ملے کیونکہ مدینہ میرے یا تیرے سوا اچھا نہین رہ سکتا ۔

(۹) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی
بعدی وعاند فی اہلہ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر
نبی میرے بعد نہین پھر آپنے انکو اپنے اہل مین اپنا خلیفہ بناکر پیچھے چھوڑا۔

(۱۰) عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا
انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جناب امیر سے فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہین ہے ۔

(تنبیہ) جسقدر احادیث کہ صدر مین لکھی گئی ہین وہ سب موقع تبوک سے متعلق ہین۔ لیکن تفحص سے
معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث کو موقع تبوک کے سوا اور چند مواقع مین بھی ارشاد کیا ہے چنانچہ
جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام روایت فرماتے ہین عن جعفر الصادق عن ابائہ علیہم السلام قال
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی فی عشرۃ مواطن انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ السید علی
الہمدانی فی المودۃ القربی) یعنے امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام علیہم السلام
سے روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے دس مقام پر
یون ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے ۔

از انجملہ چند مقام درج ذیل ہین ۔

(الف) موقع ولادت حسنین علیہما السلام

(۱) عن جابر بن عبد الله قال لما ولدت فاطمة الحسن قالت لعلی سمه فقال ما کنت لاسبق باسمه رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثم اخبر النبی صلی الله علیہ وسلم فقال ما کنت لاسبق باسمه ربی عز وجل فاوحی الله عز وجل الی جبرائیل انه قد ولد لمحمد ولد فاهبط وهنه وقل له ان علیا منك بمنزلة هارون من موسى فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرئیل فهناه من الله عز وجل ثم قال ان الله تعالیٰ جل ذکره امرك ان تسمیه باسم ابن هارون فقال وما کان اسم ابن هارون فقال شبر فقال صلی الله علیہ وسلم لسانی عربی فقال فسمه الحسن (اخرجه الملائی کتابه وسیلة المتعبدین فی متابعة سید المرسلین) جابر ابن عبد الله رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب حسن پیدا ہوئے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا انکا نام رکھو جناب علی نے فرمایا میں اسکے نام رکھنے میں جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم پر سبقت نہیں کر سکتا پھر جاکر حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا میں اسکی نام رکھنے میں اپنے پروردگار پر سبقت نہیں کر سکتا پس پروردگار نے جناب جبریل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد صلی الله علیہ وسلم کے گھر میں لڑکا ہوا ہے انکو جاکر تہنیت دو اور کہو بتحقیق علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے پس اسکے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر کہو پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہوکر رسم مبارک باد ادا کی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اسکا نام ہارون کے بیٹے کا نام پر رکھیں حضرت صلی الله علیہ وسلم نے پوچھا ہارون کے بیٹے کا کیا نام تہا جبریل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل نے کہا پس آپ اسکا نام حسن رکھیں۔

(ب) موقع السداد ابواب مسجد

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی ان موسى سال ربه ان یطهر مسجدا لهارون وذریته وانی سالت الله ان یطهر مسجدی لك ولذریتك من بعدك ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابك فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلك ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی الله علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی تھی کہ انکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے لیے پاک کرے اور میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کے لیے میرے بعد پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی الله عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر دے اور لوٹ جا ابوبکر رضی الله عنہ نے بسر و چشم لیکر دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی الله عنہ کی طرف بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ پھر منبر پر چڑھکر فرمایا نہ میں نے تمہارے

دروازے بند کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدائے تعالے نے تمہارے دروازے بند کیے اور جناب علی علیہ السلام
دروازہ کھولا ہے۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ انہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی
یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد فجفلنا واجفل علی معنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعال
یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا النبوۃ
والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ متعلقا ودعنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال عن
الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مقامک من حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جابر
ابن عبد اللہ کہتے ہیں ہم مسجد میں سو رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے ہاتھ میں
کھجور کی چھڑی تھی فرمانے لگے کیا تم مسجد میں اونگھ رہے ہو ہم اٹھکر بھاگے اور علی بھی ہمارے ساتھ
بھاگے حضرت نے فرمایا اے علی ادہر آؤ تجھے مسجد میں وہ امر جائز ہے جو کچھ کو مجھے جائز ہے کیا تو راضی
نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے ہارون کی موسے سے سوا نبوت کے قسم ہے اس ذات کی
جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح سے ہانکیگا جس طرح
سے بھٹکا ہوا اونٹ پانی سے ہنکا دیا جاتا ہے تیرے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا۔ میری آنکھوں میں پھر رہا
ہے تیرا مقام میرے حوض سے۔

(ج) موقع عقد مواخات

(۱) عن زید بن ابی اوفی قال لما اخی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فقال علی لقد ذہب روحی
وانقطع ظہری حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان ہذا من سخط علی فلک العتبی
والکرامۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ
ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول اللہ قال ما ورثت
الانبیاء من قبلی قال وما ورثت الانبیاء من قبلک قال کتاب اللہ وسنۃ نبیہم وانت معی فی قصری فی
الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی (اخرجہ احمد فی المسند والمتقی فی کنز العمال والخطیب
ابو الشیخ والصالحانی والترمذی) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان بھیا چارہ بنایا علی کہنے لگے میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب
میں نے آپکو دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے ہیں اگر یہ امر مجھپر کسی
آپکی ناراضگی کی وجہ سے تو اچھا جیسے آپکی رضا ہے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہمنے تجھے پیچھے نہیں چھوڑا تھا مگر خاص اپنی ذات کے لیے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے۔ مگر نبی میرے بعد نہیں تو میرا بھائی اور وارث ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور سے کیا ورثہ حاصل کرونگا حضرت نے ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو ورثہ کہ پایا ہے۔ جناب علی نے عرض کیا آپ سے پہلے انبیاء نے کیا ورثہ پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تو جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں میری بیٹی فاطمہ کی معیت میں ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے۔

(د) موقع فتح خیبر۔

عن جابر بن عبد اللہ قال قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان تقول فیک طائفۃ من امتی ما قالت النصاری فی عیسے ابن مریم لقلت فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت رجلیک وفضل طھورک یستشفون بہا ولکن حسبک ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لانبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی سنتی وانت غدا فی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوھھم حولی اشفع لھم ویکونون فی الجنۃ جیرانی لان حربک حربی وسلمک سلمی وسریرتک سریرتی وان ولدک ولدی وانت تقضی دینی وانت تنجز عدتی وان الحق علی لسانک وفی قلبک ومعک وبین یدیک ونصب عینیک الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی لا یرد علی الحوض مبغض لک ولا یغیب عنہ محب لک حتی یرد علی الحوض معک فخر علی ساجدا وقال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القران وحببنی الی خیر البریۃ واعز الخلیقۃ واکرم اھل السموات والارض علی ربہ وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوۃ اللہ فی جمیع العالمین احسانا من اللہ وتفضلا منہ علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون من بعدی لقد جعل اللہ عز وجل نسل کل نبی من صلبہ وجعل نسلی من صلبک یا علی انت اعز الخلق واکرمھم علی واعزھم عندی ومحبک اکرم من یرد علی الحوض من امتی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین ومحمد بن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب وابراھیم بن عبد اللہ الیمنی الوصابی الشافعی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء وابن السبع الاندلسی فی کتاب شفاء الصدور فی شرف النبی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب علی خیبر کی فتح سے واپس تشریف لائے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے

ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق مین وہی بات نہ کہنے لگ جائین جو عیسی علیہ السلام کے حق مین نصاری
کہہ رہے ہین تو مین تیری نسبت ایسی بات بیان کرتا کہ نہ گذرتا تو مسلمانون کے کسی مجمع پر مگر کہ تیرے پاؤن
کی مٹی اٹھا لیتے اور تیرے وضو کے پانی کو لیکر اس سے شفا چاہتے - لیکن تیرے حق مین اتنی بات ہی
کافی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سوا اسکے کہ نبی میرے بعد نہین ہے - تو میری
ذمہ واری کو پورا کرے گا اور میرے ننگا پن ڈھانپے گا - اور میری سنت پر لوگون سے لڑے گا - اور
تو کل قیامت مین سب خلقت سے میرے نزدیک ہوگا اور تو حوض پر میرا خلیفہ ہوگا - اور تیرے شیعہ نور
کے منبرون پر سفید منہ والے مجھے گھیرے ہوئے ہونگے مین انکی شفاعت کرون گا وہ جنت مین میرے
ہمسایہ ہونگے - کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میرے ساتھ لڑنا ہے اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا
ہے - اور تیرا راز میرا راز ہے - اور تیری اولاد میری اولاد ہے - تو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے
وعدون کو پورا کرے گا - حق تیری زبان اور تیرے دل مین اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری
آنکھون کے آگے ہے - ایمان تیرے گوشت اور خون مین ایسا ملا ہوا ہے جیسے میرے گوشت اور خون
مین ملا ہوا ہے - حوض پر تیرا دشمن وارد نہین ہوگا - اور تیرا محب اس سے غائب نہین ہوگا - جناب امیر سجدہ
مین گر گئے اور کہنے لگے شکر ہے - اس ذات کا جس نے مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن
مجھ کو سکھایا ہے اور مجھکو تمام خلائق کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے اور سب باشندگان
آسمان و زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید رسولان برگزیدہ اولین
و آخرین کا دوست بنایا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے مجھ پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر یا علی تو نہ ہوتا تو مومنون کی شناخت نہ ہو سکتی بتحقیق خدا تعالے نے ہر ایک نبی کی
نسل اسی کی صلب سے بنائی ہے اور میری نسل تیری صلب سے بنائی ہے پس تو میرے پاس سب
خلقت سے بزرگ تر اور عزیز تر ہے - تیرا محب سب امت سے حوض پر میرے پاس آنے والے مین
بزرگ تر ہے ٭

(۵) موقع عطاے خاتم در نماز

(۱) عن عباية بن الربعي قال بينا عبد الله بن عباس جالس على شفير زمزم يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذ اقبل رجل معتم بعمامة فجعل ابن عباس لا يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الا قال الرجل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابن عباس سألتك بالله من انت
فكشف العمامة عن وجهه وقال ايها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب بن جنادة

البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیت بہاتین والا فعمیتا یقول
علی قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما من الایام صلوۃ الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل
یدہ الی السماء فقال اللہم اشہد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا فکان علی راکعا فاومی
الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بعین النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع راسہ الی السماء وقال
اللہم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا
قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا
ناطقا سنشد بہ عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما اللہم فانا محمد
نبیک وصفیک اللہم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اخی اشدد
بہ ازری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاءہ حتی نزل علیہ جبرئیل من عند اللہ
فقال یا محمد اقرأ قال ما اقرأ قال اقرأ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ المسمی بکشف البیان فی
تفسیر القرآن وکمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السؤل وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ
خواص الامۃ ومحمد الزرندی فی نظم درر السمطین وابن الصباغ المالکی فی الفصول المہمہ
والامام فخر الدین الرازی فی تفسیر الکبیر) عبایہ بن الربعی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں
ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس حدیث کے بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا
تو ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ
کھولدیا اور کہنے لگا جس نے مجھے پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں جندب بن جنادۃ
البدری ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے آنحضرت سے ان اپنے دونوں کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ
دونوں بہرے ہو جائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ دونوں ختم ہو جائیں۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے وہ نیکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے
فتحمند ہوا جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے اسکو چھوڑا میں ایک روز جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کسی نے

اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو میننے تیرے رسول کی مسجد میں سوال کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا جناب امیر رکوع میں تھے سائل کی طرف آپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس میں انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ سارا ماجرا حضرت کے سواجہ میں ہوا حضرت نماز سے فارغ ہو کر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بھائی موسی نے تجھسے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کو وا کر تاکہ میری باتیں لوگ سمجھ سکیں اور میرے گھر کے لوگون سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائینگے کہ وہ لوگ تم تک نہین پہونچ سکینگے الٰہی مین محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون الٰہی پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابھی حضرت نے اپنی دعا کو ختم نہین کیا تھا کہ جبریل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف لاکر کہنے لگے اے محمد پڑھ حضرت نے فرمایا کیا پڑھون جبریل نے کہا پڑھ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ رکوع مین ہین ؞

(۲) عن اسماء بنت عمیس رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اللھم انی اسألک بما سألک اخی موسی ان تشرح لی صدری وان تیسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخیھما وابن مردویہ فی المناقب ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ اے پروردگار مین اس دعا کے ساتھ کہ جسکے ساتھ تجھے میرے بھائی موسے نے پکارا تھا پکارتا ہون کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکین اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اسکے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کرین اور تو ہمین دیکھتا ہے۔

(۳) عن موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال رفیقی ابو مھل کم لک فقالت

ست وثمانون سنة قال ما سمعت من ابيك شيئا قالت حدثتني اسماء بنت عميس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الامام احمد بن حنبل فی المناقب والنسائی فی الخصائص والخطیب فی تاریخه) موسی الجہنی ناقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں گیا میرا رفیق ابو مہدی ان سے عرض کرنے لگا آپ کا سن وسال کیا ہے وہ فرمانے لگیں ستاسی برس کا ہے وہ کہنے لگا آپنے اپنے والد صاحب سے کوئی بات سنی ہے فرمانے لگیں مجھ سے اسماء بنت عمیس روایت کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ۔

(۴) عن اسماء بنت عميس قالت هبط جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان ربك يقرئك السلام ويقول لك على منك بمنزلة هارون من موسى (اخرجه الامام على بن موسى الرضا فى مسند اهل البيت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے نازل ہو کر فرمایا کہ یا محمد آپکا پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ۔

(۵) موقع تفاخر عقیل وجعفر وجناب علی رضی اللہ عنہم

عن عقيل بن ابى طالب قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عقيل والله انى لاحبك لخصلتين لقرابتك ولحب ابى طالب اياك واما انت يا جعفر فان خلقك يشبه خلقى واما انت يا على فانت منى بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبى بعدى (اخرجه ابن عساكر فى تاريخه وابو بكر بن محمد المكرم فى جزء من حديثه وابراهيم بن عبد الله الوصابى فى الاكتفاء فى فضائل الاربعة الخلفاء) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عقیل میں دو باتوں کی وجہ سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں ایک تو تیری قرابت کے سبب جو میرے ساتھ ہے دوسرے ابو طالب کی محبت کے باعث جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اے جعفر تیرا خلق میرے خلق کے مشابہ ہے اور اے علی پس تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بجز اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے

(۶) بمواجہ حضرت ابو بکر وعمر وابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب كفوا عن ذكر على فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى على ثلث خصال لان تكون لى واحدة منهن احب الى مما طلعت عليه الشمس كنت انا وابو بكر وابو عبيدة ابن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والنبى صلى الله عليه وسلم متكئ على على حتى ضرب

بیدہ علی منکبیہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ایمانا و اولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی وکذب علی من زعم انہ یحبنی و یبغضک (اخرجہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار والمتقی فی کنز العمال) وابن السمان والموافقۃ ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے علی کے ذکر سے باز رہو۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں ایسی تین باتیں ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک ہی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیر کے سینہ کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا کہ اے علی تو سب مومنوں سے ایمان لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے اس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے درانحالیکہ تجھ سے بغض رکھتا ہو۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الخطیب فی المتقی فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔

(ح) جناب ام المومنین ام سلمہ کے گھر کا موقع۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الحافظ ابو جعفر العقیلی والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ام سلمہ یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(ط) انس رضی اللہ عنہ کے مواجہہ کا موقع۔

عن انس بن مالک قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المومنین وخیر الوصیین واولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ

يمسح العرق من جبهته ووجهه ويمسح به وجه علي ويمسح العرق من وجه علي فيمسح به وجهه فقال له علي
يا رسول الله انزل فيّ شيء قال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي انت اخي
ووزيري وخير من اخلف بعدي تقضي ديني وتنجز موعدي وتبين لهم ما اختلفوا فيه من بعدي و
تعلمهم من تاويل القرآن ما لم يعلموا وتجاهدهم على التاويل كما جاهدتهم على التنزيل (اخرجه
ابو بکر ابن مردویه فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اس وقت سید المسلمین اور امیر
المومنین اور خیر الوصیین اور نبیوں کے پاس سب لوگوں کا بہتر داخل ہوگا ناگاہ علی تشریف لائے حضرت
نے فرمایا میرے پاس آؤ میرے پاس آئے انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بیٹھ گئے۔ حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس کا عرق لیکر اُنکے مونہہ کو اور انکی پیشانی اور مونہہ کا
عرق لیکر اپنے چہرہ کو ملنے لگے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت میرے حق میں نازل
ہوئی ہے حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر نبی
میرے بعد نہیں ہے تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگوں کو میں اپنے پیچھے چھوڑ جانے والا
ہوں ان سب سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کرے گا۔ اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ اور
میرے بعد جس میں لوگوں کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو انکو بیان کرے گا۔ اور قرآن کے معنے جو انکو
نہیں معلوم ہیں تو انکو سمجھائے گا اور قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑے گا جس طرح سے کہ میں قرآن
کی تنزیل پر لڑا ہوں +

(ی) مدینہ کی کھجوروں کا پکارنا۔

عن جابر بن عبد الله قال سمعت عليا يقول للجماعة من الصحابة اتدرون لم سمي الصيحاني صيحانيا
قلنا اللهم لا قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم نمشي في طرقات المدينة
اذ مررنا بنخل من نخلها فصاحت نخلة باخرى هذا النبي المصطفى وهذا علي المرتضى ثم جزناها فصاحت
ثانية بثالثة هذا موسى واخوه هارون ثم جزناها فصاحت رابعة بخامسة هذا نوح وهذا
ابراهيم ثم جزناها فصاحت سادسة بسابعة هذا محمد سيد النبيين وهذا علي سيد الوصيين
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال انما سمي نخل المدينة صيحانيا لانه صاح بفضلي وفضلك
(اخرجه الخوارزمي في المناقب والسيد السمهودي في خلاصة الوفا باخبار دار المصطفى ومحمد
ابن يوسف الكنجي الشافعي) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ صحابہ سے کہ رسب تھے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیوں صیحانی رکھا گیا ہے۔ وہ عرض کرنے لگے نہیں ہمیں نہیں معلوم ہے۔ جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ کے باہر کے رستوں میں جا رہا تھا ہم ایک کھجوروں کے جھنڈ کے پاس سے ہو کر گذرے ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضے علیہ السلام ہیں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے ایک دوسری کھجور کے درخت نے تیسرے سے کہا یہ موسی ہیں اور یہ ان کے بھائی ہارون ہیں پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے چوتھے نے پانچویں سے کہا یہ نوح ہے اور یہ ابراہیم ہے پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے۔ چھٹی نے ساتویں سے کہا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار ہیں اور یہ علی علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے پھر حضرت نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کھجوروں کو صیحانی یعنی پکارنے والی کھجوریں کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ میری اور تیری فضیلت پر پکارتی ہیں ؞

(تنبیہ) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھتے ہیں۔ و یکے از انواع تمر صیحانی ست کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بثبوت رسیدہ کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم دست در دست علی مرتضی سلام اللہ علیہما در بعضے از بساطین مدینہ میگذشت ناگاہ از میان نخلہ آواز برآمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء ؞

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسے الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت (الطبقات الکبری) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ ہو تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا ؞

(۲) عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے۔

(۳) عن مالک بن الحویرث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند والطبرانی فی الکبیر) مالک ابن الحویرث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہوگا ؞

(۴) عن حبشی بن جنادة السلولی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انہ لانبی بعدی (اخرجہ الطبرانی) حبشی بن جنادۃ السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسے سے

(۵) عن ابی سریحة وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انہ لانبی بعدی (اخرجہ رزین بن معاویة العبدری فی جمع بین الصحاح الستة فی الجزء الثالث فی ثلثة الاجزاء فی باب مناقب علی) ابو سریحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے۔

(۶) عن بکر بن احمد القصری حدثنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمة وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی (هکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال هذا الحدیث مسلسل من وجہ وهو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منهن عن عمتها (اخرجہ شمس الدین بن محمد الجزری فی اسنی المطالب) بکر بن احمد القصری سے روایت ہے کہ ہم سے جناب فاطمہ بنت علی بن موسے الرضا بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی بن جعفر کی بیٹیاں ذکر کرتی تھیں کہ ان سے فاطمہ بنت جعفر بن الصادق نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان اور ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ اور سکینہ جناب حسین علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے روایت کیا اور ان سے جناب کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جناب فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تمہیں غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے۔ و نیز حضرت کا ارشاد کہ یا علی کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔

اس حدیث کو حافظ ابو موسی المدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور کہتا ہے

کہ ایک وجہ سے یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ نام معصومہ نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کیا ہے یہ روایت پانچ بہانجیون کی ہے اپنی پھپھیون سے +

(۷) عن عامر بن واثلة سمعت علیا یوم الشوری یقول، لقد نشدتکم باللہ هل فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللهم لا۔ قال نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی غیری، قالوا اللهم لا (اخرجه الخوارزمی فی المناقب)
ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین تمکو قسم دیتا ہون آیا تم لوگون مین میرے سوا کوئی ہے کہ جس نے خدا کی توحید کا مجھ سے پہلے اقرار کیا ہو سب نے کہا بخدا کوئی نہین جناب امیر نے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ میرے سوا کوئی ایسا تم مین ہے جسکو حضرت نے کہا ہو کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سب نے کہا بخدا کوئی نہین +

(۸) عن قیس بن حازم قال جاء رجل الی معاویة سأله عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابی طالب وهو اعلم فقال ارید جوابك فیها قال ویحك لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزره بالعلم غزرا ولقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسى ولقد کان عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیء اخذ منه (اخرجه احمد فی المناقب وابن المغازلی فی المناقب وفقیه ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی فی کتاب المجالس ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة والسید السمهودی فی جواهر العقدین وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقه) قیس بن حازم ناقل ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ کہنے لگا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے پوچھ سائل کہنے لگا مین تجھ سے ہی جواب چاہتا ہون معاویہ نے کہا تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہے کہ جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم کے ساتھ بھرا ہے پورا بھرنا اور ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے اور جب کبھی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے +

(۹) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیه السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وهب بن الخیران اباك صعد المنبر وقال خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر رضی اللہ عنهما فقال ابن ذهب بك یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسى ان المؤمن یهضم نفسه (اخرجه الخطیب فی ارجح ... فی ترجمة طریف بن عبد اللہ الموصلی)

ابن جبیر ناقل ہیں کہ سعید نے جناب علی بن الحسین رضی اللہ عنہ سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے تیرہ پانچ بیان کیا کہ ابی جحیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تھے کہ آپکے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا تھا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عقل و اے کسیم تجھے کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن المسیب نے روایت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔ بے شک مومن کسر نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن المخدوج بن یزید الهذلی ان رسول الله صلے الله علیه وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی (اخرجه عبد الله بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج ابن یزید الهذلی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ اخوت ملایا اور جناب علی ؑ سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے +

حدیث یا علی انت منی و انا منک

(۱) عن ابی رافع قال لما قصد صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول الله صلی الله علیه وسلم فداه علی بنفسه وحمل علی صاحب اللواء فقتله، فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان هذه لهی المواساة فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم علی منی وانا منه فقال جبریل انا منکما (اخرجه احمد والطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احد کے روز مشرکوں کے علمدار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیر نے حضرت پر اپنی جان کو فدا کر کے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ اسکے لیے صلہ ہونا چاہیے آپنے فرمایا علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں تم دونوں کا ہوں +

(تنبیہ) قال الزهری رحمة الله علیه انما قال جبریل ان هذه لهی المواساة لان الناس فروا عن رسول الله صلے الله علیه وسلم یوم احد (ذکره خواص الامة) یعنے زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اسکے لیے صلہ چاہیے یہ اسلیے تھا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بھاگ گئے تھے +

(۲) عن حبشی بن جنادة وکان قد شهد حجة الوداع قال سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول

ذلك اليوم علی منی وانا منه ولا يقضی دينی سواه (اخرجه النسائی والترمذی وابن ماجه والبغوی وابن عاصم وابن قتيبة والضيا والباوردی والطبرانی) حبشی بن جنادہ سے کہ وہ حجۃ الوداع مین بھی حاضر تھے روایت ہی کہ میننے اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور سوا اسکے کوئی میرے قرض کو ادا نہین کریگا ◆

(تنبیہ) اس حدیث کے شان ورود کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین وقيل انما قاله يوم نزل عليه وانذر عشيرتك الاقربين یعنے علی منی وانا منه کی حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز ارشاد فرمایا تھا جس روز کہ آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تھی۔
لیکن کتب حدیث کی سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اکثر مواقع مین اس حدیث کو جناب امیر کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کبھی علی منی سے اور کبھی انت منی کے الفاظ مبارک سے ◆

(۳) عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم براءة مع ابی بكر رضی الله عنه ثم دعاه فقال لا ينبغی لاحد ان يبلغ عنی الا رجل هو منی وانا منه فدعا عليا فاعطاه اياها (اخرجه الترمذی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برات دیکر مکہ والون کی طرف ارسال کیا پھر آپنے بلا لیا اور فرمایا مجھ سے وہ اس سورت کو لیجا سکتا ہے جو میرا ہو پھر جناب علی کو سورہ برات دیکر روانہ کیا ◆

(۴) عن عبد خير عن علی قال اهدی للنبی صلی الله عليه وسلم قنو موز فجعل يقشر الموزة ويجعلها فی فمی فقال له قائل يا رسول الله انك تحب عليا فقال فی فمی او ما علمت ان عليا منی وانا منه (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ مین آیا حضرت کیلے چھیل چھیلکر میرے مونہ مین ڈالنے لگے ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکھتے ہین حضرت نے فرمایا شاید تو نہین جانتا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون

(۵) عن علی قال صدرنا من مكة فاذا ابنة حمزة تنادی يا عم يا عم فتناولها علی فقال لفاطمة دونك ابنة عمك فحملتها فاختصم فيها علی وجعفر وزيد فقال علی انا اخذتها وهی ابنة عمی قال جعفر ابنة عمی وخالتها تحتی وقال زيد ابنة اخی فقضی بها رسول الله صلی الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلی انت منی وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقی وخلقی وقال لزيد انت مولانا (اخرجه النسائی فی الخصائص) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے

ناگاہ جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا اے چچا پکارنے لگیں علیؓ نے انکو لیکر جناب فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بٹھا حضرت سیدہ نے اسے اپنے پاس اونٹ پر بٹھا لیا۔ جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم مین جھگڑا ہونے لگا جناب علی کہنے لگے مینے اسکو پکڑا ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے زید کہنے لگے میرے بھائی کی بیٹی ہے حضرتؐ نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اسکی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تیری خلقت اور تیرا خلق میری مانند ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے کہا تو ہمارا دوست ہی۔

(۶) عن محمد بن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا علی فختنی وابو ولدی انت منی وانا منک (اخرجہ البغوی واحمد والطبرانی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو بس میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون۔

(۷) عن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان لقیتما فعلی وان تفرقتما فکل واحد منکما علی جندہ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظہر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ منھن فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی (اخرجہ احمد والنسائی) بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بنا کر ارسال کیا۔ اور فرمایا کہ اگر دونو لشکر باہم مل جائین تو علی امیر سمجھے جاوین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو مین سے ہر ایک جدا جدا امیر ہوگا۔ پس ہمارے دونو لشکر یمن کے قبیلہ بنی زبید کے ترے جا ملے اور مسلمانون نے باہم مدد کر کے مشرکون کے ساتھ لڑائی مین فتح حاصل کی سپاہیون کو مار ڈالا انکے بال بچون کو اسیر کر لیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لیے ان مین سے ایک لونڈی کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرتؐ کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ مین اس خط کے ساتھ حضرتؐ کی خدمت مین ہو کر زبانی بھی اس بات کو عرض کرون مینے وہ خط حضرتؐ کو

دیا اور زبانی بھی کہہ سنایا حضرت کا چہرہ غصہ کی وجہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا
کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ساتھ روانہ فرمایا تھا اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو
کچھ کہ اس نے کہا میں نے آپکو پہونچا دیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ تم علی کے پیچھے
مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ❊

(٨) عن عمران بن حصین قال بعث رسول الله صلے الله علیه وسلم جیشا واستعمل علی بن ابی طالبؓ
فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقالوا اذا لقینا رسول الله صلے الله علیه وسلم فنشکوا الیه اخبرنا ما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا
من سفر بدأوا برسول الله صلے الله علیه وسلم فسلموا علیه ثم انصرفوا الی رحالهم فلما قدمت
السریة فسلموا علی النبی صلے الله علیه وسلم فقام احد الاربعة فقال یا رسول الله الم تر ان علیا
صنع کذا وکذا فاعرض عنه رسول الله صلے الله علیه وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلك ثم
قال الثالث فقال مثل مقالته ثم قال الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل علیهم رسول الله صلی
الله علیه وسلم والغضب یعرف فی وجهه فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا
منی وانا منه وهو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجه احمد والنسائی والحاکم ❊ عمران بن حصین رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بنا کر روانہ کیا
جب جناب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے ایک کنیز غنیمت میں انکے ہاتھ لگی حضرت امیر نے اس میں اپنا
تصرف کر لیا لوگوں کو یہ بات ناگوار ہوئی ان میں سے حضرت کے چار صحابیوں نے باہم عہد کیا کہ جب
ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچینگے تو حضرت سے اس بات کی شکایت کرینگے
صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے آتے تو حضرت کو سلام کے لیے پہلے حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے
پھر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف رجوع کرتے تھے جب وہ فوج کا دستہ بھی سلام کے لیے حاضر خدمت ہوا
ان چاروں میں سے ایک نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ جناب علی نے ایسا ویسا کیا ہے حضرت نے
اس سے مونھہ پھیر لیا۔ پھر دوسرے نے اٹھکر بھی یہی بیان کیا آپنے اس سے بھی اعراض فرمایا پھر تیسرے
نے بھی یہی بیان کیا پھر چوتھے نے بھی انہیں تینوں کی سی کہی حضرت ان کی طرف لوٹ بیٹھے اور غضب
کے آثار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو رہے تھے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو
بیشک علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ❊

(٩) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوة ذات السلاسل وکنت اظن ان لیس احد احب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال فابوھا قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسألنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا مجھے گمان تھا کہ حضرت کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگون مین سے حضور کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا عائشہ رضی عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین پوچھتا ہون فرمایا اسکا باپ مینے پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون عزیز ہے فرمایا حفصہ مینے گذارش کیا کہ عورتون کی نسبت مین نہین پوچھتا فرمایا اسکا باپ مینے کہا یا رسول اللہ علی کہان رہے حضرت نے صحابہ کیطرف التفات فرماکر ارشاد کیا دیکھو یہ مجھسے میری جان کی نسبت پوچھتا ہے۔

(۶) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احدا قرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ نفسہ نفسہ وابناہ ابناہ غیرہ فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے شوری کے دن اہل شوری حجت قائم کرنے کے لیے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کوئی تم مین ہے کہ رحم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزدیکی رشتہ دار ہو۔ اور میرے سوا کس شخص کے نفس کو حضرت نے اپنا نفس اور اسکے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہے۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین +

(۷) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم من قال ثم عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی سے مروی ہو کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا ابوبکر پھر عرض کیا گیا انکے بعد کون ہو آپنے فرمایا عمر جناب فاطمہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور علی کے حق مین کچھ ارشاد نہین فرماتے حضرت نے فرمایا وہ تو میری جان ہے +

(تنبیہ) امام شہاب الدین [illegible] ی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین مین لکھتے ہین ثبت بالاخبار الصحیحۃ ان المراد من قولہ تعالی وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ فلابد ان یکون المراد ھو المساواۃ بین النفسین وھذا یفید ان کل ما حصل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب قد حصل مثلہ لعلی ما وراء صفۃ النبوۃ ثم لاشک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق فی سائر الفضائل فلما کان علیا متساویا فی تلک الصفۃ

وجب ان یکون افضل الخلق یعنے اخبار صحیحہ سے ثابت ہو کہ آیت مباہلہ مین انفسنا سے جناب علی مراد ہین۔ اور یہہ بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علی نہین ہو سکتا۔ پس بالضرور یہان مساواۃ سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تہے بجز شرف نبوت کے وہی فضائل جناب علی کو بہی حاصل تہے پس اس مین شک نہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام فضائل مین تمام خلقت سے افضل تہے۔ جبکہ ان صفات مین جناب علی حضرت کے مساوی ٹہیرے تو یہ بات بہی ضرور ماننی پڑے گی کہ جناب علی بعد رسول آپ بہی افضل البشر ہین ❖

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ نظیر فی اُمتہ فعلی نظیری (اخرجہ الخلعی والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت مین ہوتی رہی ہے پس علی میری نظیر ہے ❖

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر باحد من المسلمین الا اخذ التراب من اثر قدمیک یطلبون فیہ البرکۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب علی علیہ السلام فرماتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر میری امت کے لوگ تیرے حق مین ایسی بات نہ کہتے کہ جو نصاری حضرت عیسی کے حق مین کہہ رہے ہین تو البتہ آج مین تیرے حق مین ایک بات کہتا۔ کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہو کر نہ گذرتا کہ وہ تیرے پاؤن کی مٹی لیکر اسمین اپنے لیے برکت طلب نکرتا ❖

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیس لہ (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ یا علی تم عیسی کی مثل ہو کہ یہودیون نے ان سے بغض رکہا یہانتک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان دہر دیا۔ اور نصاری نے ان کے

محبت کی یہانتک کہ انکا رتبہ ایسا بڑہا جو انکے لیے نہیں تھا

جناب امیر کا فضائل میں انبیا علیہم السلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسی ابن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد ابو الخیر القزوینی) والبیہقی فی فضائل الصحابۃ) ابی الحمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور فہم میں حضرت نوح کو اور حلم میں جناب ابرہیم کو اور زہد میں حضرت یحیے بن زکریا اور حملہ میں حضرت موسی بن عمران کو دیکہنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکہہ لے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور حلم میں حضرت ابراہیم کو اور حکم میں حضرت نوح کو اور جمال میں حضرت یوسف کو دیکہنا چاہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکہہ لے +

(۳) عن الحارث الاعور صاحب رایۃ علی قال بلغنا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان فی جمع من اصحابہ فقال اریکم آدم فی علمہ ونوحا فی فہمہ وابراہیم فی حکمتہ فلم یکن باسرع من ان طلع علی فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقست رجلا بثلثۃ من الرجل بخ بخ لہذا الرجل من ہو یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابابکر قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابو الحسن علی بن ابی طالب قال ابوبکر بخ بخ لک یا ابا الحسن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حارث الاعور جناب امیر علیہ السلام کے علمدار ناقل ہیں کہ ہمکو خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں رونق افروز تہے کہ ارشاد فرمایا میں تمہیں ایسا شخص دکہاؤں کہ اپنے علم میں وہ جناب آدم اور فہم میں جناب نوح اور حکمت میں جناب ابراہیم ہے کچہہ دیر نہیں گذری تہی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے انبیا ثلثہ بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین شخصوں کے ساتھ قیاس کیا جاسکتا ہے وہ کون ہے حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کیا تم اسے کو نہیں جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ خدا اور خدا کا رسول خوب واقف

جاننے والے ہیں فرمایا وہ ابوالحسن علی بن ابی طالب ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے شاباش اے ابوالحسن تیرا مثل کہاں ہے ۔

(تنبیہ) اس حدیث کے ذیل میں فخر الاسلام امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ہذا الحدیث یدل علی ان علیا کان مساویا لھولاء الانبیاء فی ہذہ الصفات ولا شک ان ھولاء الانبیاء کانوا افضل من سائر الصحابۃ والمساوی للافضل افضل فوجب ان یکون علی افضل منھم (اربعین فی اصول الدین) یعنے یہ حدیث دال ہے کہ جناب علی ان صفات میں انبیائے کرام علیہم السلام کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل اور مساوی للافضل افضل ہوا کرتا ہے اس لیے جناب بھی ان سے افضل ٹھیرے ۔

جناب امیر کا غنیمت میں مثل حضرت کے حصہ پانا

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوۃ تبوک اما ترضی ان یکون لک من الاجر مثل مالی ولک من المغنم مثل مالی (اخرجہ الخلعی نقلت من ریاض النضرۃ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کیا تم راضی نہیں کہ تمہیں ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے اور غنیمت میں بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کی ہو۔

روی الزمخشری فی فضائل العشرۃ انہ صلے اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد یقسم غنائم تبوک فدفع لکل واحد سھما ودفع لعلی سھمین فقام زائدۃ بن الاکوع وقال یارسول اللہ اوحی نزل من السماء ام امر من نفسک فقال صلے اللہ علیہ وسلم انشدکم اللہ ھل رأیتم فی رأس میمنتکم صاحب الفرس الاغر المحجل والعمامۃ الخضراء لھا ذوابتان مرخاتان علی کتفیہ بیدہ حربۃ فحمل بھا علی المیمنۃ فازالھا وحمل بھا علی المیسرۃ فازالھا وحمل علی القلب فازالہ قالوا نعم قد راینا ذلک قال ھو جبرائیل قال لی ان ادفع سھمہ لعلی فقال زائدۃ حبذا سھم مسھم (سیرۃ الحلبیہ فی ترجمہ غزوہ تبوک) علامہ زمخشری فضائل عشرہ مبشرہ میں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی غنیمت کو تقسیم فرمانے لگے تو ہر ایک شخص کو آپنے ایک حصہ دیا اور علی کو دو حصے دیئے زائدہ بن الاکوع اٹھ کر عرض کیا یارسول اللہ یہ آپ وحی کے حکم سے دے رہے ہیں یا اپنی طرف سے عطا فرما رہے ہیں حضرت نے ارشاد کیا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تمنے اپنی فوج میمنہ کے سر پر ایک سبز عمامہ باندھے سوار کو دیکھا تھا جسکے دوش پر سے گندے ہوئے گیسو لٹکتے تھے اور ہاتھ میں ایک حربہ لیے ہوئے تھا اور کفار کے میمنہ اور میسرہ کی فوج کو اپنے حملوں سے پراگندہ کر رہا تھا لوگوں نے عرض کیا بے شک ہم نے دیکھا تھا حضرت نے فرمایا

وہ جبریل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میرا حصہ بھی علی علیہ السلام کو دیدیا زائدہ کہنے لگا مبارک ہوا ایسے حصہ پانیوالے کو۔

جناب امیر کا ہاتھ عدد مین حضرت کے ہاتھ کی مثل ہونا

عن حبشی بن جنادة رض قال کنت جالسا عند ابی بکر فقال من کانت له عدة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم وعدنی ثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوه الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وعده ثلاث حثیات من تمر فاحثها له قال فحثها له قال ابو بکر عدوها فوجدوا فی کل حثیة ستین تمرة لا تزید واحدة علی الاخری فقال ابو بکر صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی لیلة الهجرة ونحن خارجون من الغار نرید المدینة یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدد سواء (اخرجه ابن السمان نقلت من ریاض النضرة) حبشی بن جنادہ کہتا ہے کہ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے ایک شخص نے کھڑے ہوکر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے حضرت نے تین لپ بھر کر کھجورین دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابو بکر نے کہا اسکو جناب علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو یا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کر کھجورون کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اسکو کھجورون کے تین لپ بھر کر دیدین جناب امیر نے وہ کھجورین اسکو دیدین حضرت ابو بکر نے کہا ہر ایک لپ کے چھوارے شمار کرو۔ ہر ایک مین ساتھ ساتھ چھوارے تھے کسی مین ایک کھجور بھی زیادہ نہین تھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار سے نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا یا ابا بکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ تعداد مین برابر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجرہ واحدہ سے ہونا

عن جابر ابن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وعلی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتی (اخرجه الطبرانی والدیلمی والحاکم وابو بکر بن مردویه والخوارزمی وابن المغازلی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین

اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا علی الناس من اشجار شتی وانا وانت من شجرۃ واحدۃ ثم قرء وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد (اخرجہ ابن مردویہ وھو صحیح علی رای الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلعم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ متفرق شجرون سے ہین اور مین اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہین پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور باغ انگورون سے اور کھیتیان اور کھجورین ایک جڑ مین کی اور بن ملی جڑ بن یعنے الگ تنہائی مین ایک کھجور پلائی جاتی ہین ایک پانی سے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مین اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین ۔

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبھت خلقی وخلقی وانت من شجرتی التی انا منھا (اخرجہ الخطیب فی فضائل الصحابہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد کیا تیرا خلق اور تیری خلقت میرے مشابہ ہے اور تو اسی شجرہ سے ہے جس سے کہ مین ہون

(۵) عن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلھا وعلی فرعھا وفاطمۃ لقاحھا والحسن والحسین ثمرھا فمن تعلق من اغصانھا نجا ومن زاغ عنھا ھوی ولو ان عبدا عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ الطبرانی) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے تہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیا کو متفرق شجرون سے پیدا کیا ہے اور مجہ کو اور علی کو ایک شجرہ سے بنایا ہے پس مین اسکی جڑ ہون اور علی اسکی شاخ ہے اور فاطمہ اسکا پیوند ہین اور حسن اور حسین اسکے پہل ہین پس جس شخص نے اسکی شاخ کو پکڑا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کیا وہ سرنگون گر پڑا اور اگر کوئی بندہ ہزار برس صفا و مروہ کے درمیان خدا کی عبادت کیے اور پھر ہماری محبت کو حاصل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ناک کے بل آگ مین گرائیگا۔ پھر حضرت نے اس آیت کو پڑہا کہ مدے یا محمد نہین مانگتا

۱ؔ تحمل را بوسے گشنی دہند ۲؎ منتخب ۵؎ زیغ میل گردن از حق و شک مزدو
۳؎ ہوسے از بالا فرو افتادن ۱۲

ہوں میں تم سے اسپر کچھ مزدوری مگر قرابتیوں کی دوستی ◆

(۶) عن ابی الزبیر المکی قال سمعت جابر بن عبد الله یقول کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم بعرفات وعلی تجاہہ فا ومی النبی صلی الله علیہ وسلم الی علی وقال ادن منی فدنا علی منہ فقال خمسک فی خمسی یعنی کفک فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلها وانت فرعها والحسن والحسین اغصانها فمن تعلق بغصن منها ادخله الله الجنۃ یا علی لوان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتے یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک لاکبہم الله تبارک وتعالی علی وجوہہم فی النار (اخرجه عبد الله ابن احمد بن حنبل وابو نعیم وابن المغازلی فی المناقب والطبرانی وابن عساکر) ابو الزبیر مکی کہتے ہیں کہ مینے جابر رضی الله عنہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم کوہ عرفات پر رونق افروز تھے جناب امیر حضرت کے سامنے آرہے تھے حضرت صلے الله علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ حضور میں حاضر ہوئے آپنے ارشاد کیا اپنا پنجہ میرے پنجہ میں ڈال یا علی میں اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوئے ہیں میں اصل ہوں اور تو اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکی شاخیں ہیں جس کسی نے اسکی شاخ کو پکڑا خدا نے اسے جنت میں داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکھیں کہ مثل کمان کے ٹیڑھے ہوجائیں اور یہانتک نمازیں پڑھیں کہ مثل تار کی باریک ہوجائیں پھر اگر تجھ سے بغض رکھیں تو خدا تعالی انکو منہ کے بل دوزخ کی آگ میں گرائیگا ◆

(۷) عن عاصم بن حمزۃ عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ ان الله خلقنی وعلیا من شجرۃ انا اصلها وعلی فرعها والحسن والحسین ثمرها والشیعۃ ورقها فهل یخرج من الطیب الا الطیب انا مدینۃ العلم وعلی بابها من اراد العلم فلیات الباب (اخرجه الخطیب فی تاریخه ومحمد یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) عاصم بن حمزہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق الله تعالی نے مجھکو اور علی کو ایک شجرہ سے پیدا کیا ہے میں اسکی اصل علی اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکے ثمر ہیں ہمارے شیعہ اسکے پتے ہیں کیا پاک سے پاک کے سوا کچھ اور پیدا ہو سکتا ہے؟ میں علم کا شہر ہوں علی اسکا دروازہ ہے۔ جو شخص کہ علم کے شہر تک پہونچنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دروازہ کے پاس آئے ◆

آنحضرت صلے الله علیہ وسلم اور جناب امیر کا ایک نور سے ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان

يخلق ابونا ادم بالفي عام فلما خلق ادم صرنا في صلبه ثم نقلنا من كرام الاصلاب الى مطهرات الارحام حتى صرنا في صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفين فصرت في صلب عبد الله وصار علی في صلب ابی طالب واختارني بالنبوة واختار عليا بالشجاعة والعلم والفصاحة واشتق لنا اسمين من اسمائه فذو العرش محمود وانا محمد والله الاعلى وهذا علی (اخرجه ابن السبوع الاندلسی في كتابه الشفا والصالحات والكلاء وسيد محمد جعفر مكی وابراهيم وصابی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ مین اور علی حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوئے ہین جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور انکے صلب مین چلا گیا پہر وہ بزرگ پشتون سے پاک ارحام مین منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین پہونچا پہر وہ نور دو ٹکڑے ہو گیا میرا نور عبد اللہ کی صلب مین اور علی کا نور ابو طالب کی صلب مین چلا گیا۔ پس خدا تعالے نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت اور علم اور فصاحت کے ساتھ انتخاب فرما کر اپنے اسماء مبارک مین سے ہمارے لیے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالے محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالی اعلے ہے اور یہ علی ہے ۞

(۲) عن الحسين بن علی عن ابيه عليهما السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت انا وعلی نورًا بين يدی الله تعالى من قبل ان يخلق ادم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالى ادم سلك ذلك النور في صلبه فلم يزل الله تعالى ينقله من صلب الى صلب حتى اقره في صلب عبد المطلب فقسمه نصفين قسما في صلب عبد الله وقسما في صلب ابی طالب فعلی منی وانا منه لحمه لحمی ودمه دمی فمن احبه فبحبی احبه ومن ابغضه فببغضی ابغضه (اخرجه ابن مردويه والخوارزمی وشهاب الدين احمد والمطرزی والعاصمی) جناب امام حسین علیہ السلام اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہین کہ جناب سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا تعالی نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور اسکی صلب طاہر مین چلا گیا پہر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسری صلب مین منتقل کرتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین وہ نور جاگزین ہوا پہر خدا نے اسکے دو حصے کر دیے ایک حصہ عبد اللہ کی صلب کو اور ایک ابو طالب کی صلب کو تقسیم کیا۔ پس علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جسنے اس سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی اور جسنے اس سے بغض رکھا پس میرے بغض کی وجہ سے اس سے بغض رکھا ۞

(۳) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم کنت انا وعلی نورا بین یدی الله تعالیٰ قبل ان
یخلق آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی اخرجہ احمد
فی المناقب وعبد الله بن احمد بن حنبل والخوارزمی وابن عساکر والحموینی ومحب الطبری وابن
المغازلی عنہ وعن ابی ذر الغفاری رضی الله عنہ وفی روایۃ الدیلمی خلقت انا وعلی من نور واحد
قبل ان یخلق آدم باربعۃ الف عام فلما خلق الله تعالیٰ آدم رکب ذلک النور فی صلبہ فلم نزل فی شیٔ
واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ وفی علی الخلافۃ وفی روایۃ ابی الفتح محمد
ابن علی بن ابراہیم النطنزی فی خصائص العلویۃ عن سلمان قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یقول خلقت انا وعلی من نور عن یمین العرش نسبح الله ونقدسہ من قبل ان یخلق الله عز وجل
آدم باربع عشرۃ آلاف سنۃ فلما خلق الله آدم نقلنا الی اصلاب الرجال وارحام النساء الطاہرات
ثم نقلنا الی صلب عبد المطلب وقسمنا بنصفین فجعل النصف فی صلب عبد الله وجعل النصف فی
صلب ابی طالب فخلقت من ذلک النصف وخلق علی من النصف الآخر واشتق لنا من اسمائہ اسماء والله
محمود وانا محمد والله الاعلیٰ واخی علی والله فاطر وابنتی فاطمۃ والله محسن وابنای الحسن والحسین
فکان اسمی فی الرسالۃ وکان اسمہ فی الخلافۃ والشجاعۃ فانا رسول الله وعلی سیف الله سلمان رضی الله
عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے
مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے خدا نے آدم کو پیدا کرکے اس نور کو دو جزوون مین تقسیم کیا پس ایک
جزو تو مین ہون اور ایک جزو علی ہین۔ امام احمد بن حنبل اور انکے فرزند ارجمند عبد اللہ اور اخطب خوارزم
اور ابن عساکر اور حموینی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازلی نے سلمان اور ابوذر غفاری
سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور دیلمی نے فردوس الاخبار مین حضرت سلمان سے اسطرح پر روایت
کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی
ایک نور سے پیدا ہوے ہین جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب مین ملا دیا پس ہمیشہ
ایک ہی چیز مین ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہین یہانتک کہ ہم عبد المطلب کی صلب مین ایکدوسرے
سے جدا ہو گئے پس مجھ مین نبوت اور علی مین خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی
خصائص العلویہ مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی عرش کے داہنے طرف ایک نور سے پیدا ہوے
ہین ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو مردان کی پاک پشتون

سے عہد نوں کی پاک رحموں کیطرف منتقل فرمایا یہانتک کہ ہم منتقل ہو کر عبدالمطلب کی صلب تک پہونچنے پھر ہمکو دو حصوں میں منقسم کردیا ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں اور ایک حصہ ابوطالب کی صلب میں تقسیم کردیا مجھے ایک حصہ سے اور علی کو دوسرے حصہ سے بنایا اور ہمارے لیے اپنے اسماء حسنیٰ میں سے نام مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالےٰ اعلیٰ ہے اور میرا بھائی علی ہے اور اللہ تعالیٰ فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین ہیں پس میرا نام پیغمبری میں اور علی کا نام خلافت اور شجاعت میں درج کیا۔ میں خدا تعالےٰ کا رسول ہوں اور علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے ✤

(۴) عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل انزل قطعة من نور فاسکنها فی صلب ادم فساقها حتی قسمها جزئین جزئًا فی صلب عبداللہ وجزءًا فی صلب ابی طالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (اخرجه فقیه ابن المغازلی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا تعالےٰ نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جناب آدم کی صلب میں ٹھیرایا پھر اسکو آگے چلایا یہانتک کہ اسکی دو جزوین بنائیں ایک جزو کو عبداللہ کی صلب میں اور ایک جزو کو ابوطالب کی صلب میں رکھا پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالیٰ قضیبا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعله امام العرش حتی کان اول مبعثی فشق منه نصفا فخلق منه نبیکم والنصف الاخر علی بن ابی طالب (اخرجه الخطیب البغدادی فی تاریخ ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایة الطالب والزرندی وشهاب الدین احمد و الحموینی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور انبیاء علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدایش سے چالیس ہزار برس پہلے خدا تعالےٰ نے ایک نور کی چھڑی پیدا کر کے عرش کے سامنے گاڑ دی یہانتک کہ میری پیدایش کا آغاز ہوا۔ اس سے آدھی کو توڑ کر تمہارے نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدھے ٹکڑے سے علی بن ابی طالب کو بنایا ✤

حموینی ابن عباس سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور تو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں ✤

(۶) عن الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمة اللہ علیه مرفوعًا عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما خلق اللہ تعالیٰ ابا البشر ونفخ فیہ من روحہ التفت ادم بمینۃ العرش فاذا نور خمسۃ اشباح سجدا ورکعا قال ادم یا رب ہل خلقت احدا من طین قبلی قال لا یا ادم قال فمن ہؤلاء الخمسۃ الذین اراہم فی ہیئتی وصورتی قال ہؤلاء خمسۃ من ولدک و لا ہم ما خلقتک ہؤلاء خمسۃ شققت لہم خمسۃ اسماء من اسمائی لولاہم ما خلقت الجنۃ ولا النار ولا العرش ولا الکرسی ولا السماء ولا الارض ولا الملائکۃ ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وہذا محمد وانا العالی وہذا علی وانا الفاطر وہذہ فاطمۃ وانا الاحسان وہذا الحسن وانا المحسن وہذا الحسین الیت بعزتی انہ لا یاتینی بمثقال حبۃ من خردل من بغض احدہم الا ادخلتہ ناری ولا ابالی یا ادم ہؤلاء صفوتی بہما انجیہم وبہما اہلکہم فاذا کان لک حاجۃ فبہؤلاء توسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحن سفینۃ النجاۃ من تعلق بہا نجی ومن حاد عنہا ہلک فمن کان لہ الی اللہ حاجۃ فلیسأل بنا اہل البیت (اخرجہ ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی وابراہیم بن الحموینی) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اسناد کو ابو ہریرہؓ تک پہونچاتے ہیں کہ انہوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت ابو البشر علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسکے جسم میں اپنی روح کو پہونکا جناب آدمؑ عرش کے داہنے بازو کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس میں پانچ تن پاک کے جسموں کا نور رکوع اور سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا اے میرے پروردگار کیا تو نے کسیکو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے رب العزت نے فرمایا نہیں آدمؑ نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہیں کہ جن کو میں اپنی ہیئت اور صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد میں سے پانچ شخص ہیں اور جس چیز سے میں نے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہیں ہیں انکے لیے میں نے اپنے ناموں سے پانچ نام مشتق کیے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت دوزخ عرش کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا پس میں محمود ہوں اور یہ محمد ہے اور میں عالی ہوں یہ علی ہے۔ میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہے میں احسان ہوں یہ حسن ہے میں محسن ہوں یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوئی ایک خردل کے دانہ کے برابر بھی انکا بغض لیکر میرے پاس آئیگا تو میں اسی شخص کو ضرور دوزخ میں دھکیلوں گا اور مجھے اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ اے آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں میں انکی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نجات بخشوں گا اور انکی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہلاک کروں گا جب تجھے کوئی حاجت پیش آیا کرے تو انکی ذات کے ساتھ میری جناب میں وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہیں جس نے اس

کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے

(۷) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد نسبح اللہ عزوجل فی یمنۃ العرش قبل خلق الدنیا ولقد سکن ادم الجنۃ ونحن فی صلبہ ولقد رکب نوح السفینۃ ونحن فی صلبہ ولقد قذف ابراھیم فی النار ونحن فی صلبہ فلم نزل یقلبنا اللہ عزوجل من اصلاب طاھرۃ حتی انتھی بنا الی صلب عبدالمطلب فجعل ذلک النور بنصفین فجعلنی فی صلب عبداللہ وجعل علیا فی صلب ابی طالب وجعل فی النبوۃ والرسالۃ وجعل فی علی الفروسیۃ والفصاحۃ واشتق لنا اسمین من اسمائہ فرب العرش محمود وانا محمد وھو الاعلی وھذا علی اخرجہ ابو حاتم وابو محمد احمد بن علی العاصمی فی زین الفتی فی شرح سورہ ھل اتی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرش کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنے کا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود تھے۔ پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت بھی انکی پشت میں موجود تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے۔ اسیطرح سے ہمکو پروردگار ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ ہمکو عبدالمطلب کی صلب کی طرف منتقل کرکے اس نور کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مجھے عبداللہ کی صلب میں اور علی کو ابو طالب کی صلب میں منتقل کردیا۔ مجھ کو نبوت اور رسالت سے اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے اسمار حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس عرش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلےٰ ہے اور یہ علی ہے ٭

جناب سرور کائنات اور جناب علی کا جسم اطہر ایک خاک پاک سے بنا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد فھو فی سرتہ من التربۃ التی خلق منھا وانا وعلی ابن ابی طالب خلقنا من تربۃ واحدۃ اخرجہ العاصمی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور دنیا و دین علیہ الف الف التحیۃ والثنا فرماتے تھے کہ جو لڑکا کہ تولد ہوتا ہے اسکی ناف میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن میں

اور علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں +

جناب امیرؑ کے نور سے فرشتون کا پیدا ہونا

عن عثمان ابن عفان قال قال عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکتہ من نور وجہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف باخطب خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ وتقدس نے اپنے فرشتون کو علی بن ابی طالب کو مونہہ کے نور سے پیدا کیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو قربانی مین شریک کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرتہ حدثنی عبد اللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان بعث علیا الی نجران فلقیہ بمکۃ وقد احرم فدخل علی فاطمۃ فوجدھا قد حلت وتھیأت فقال مالک یا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل بعمرۃ فحللنا قال ثم اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفرہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انطلق فطف بالبیت وحل کما حل اصحابک قال یا رسول اللہ انی قلت حین احرمت اللھم انی احل بما احل بہ نبیک وعبدک ورسولک قال فھل معک من ھدی قال لا فاشرکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدیہ وثبت علی احرامہ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی فرغ من الحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہما ابن اسحاق سیرت النبوۃ مین لکھتے ہین کہ مجھسے عبد اللہ بن نجیح نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم جناب امیر کو نجران کیطرف بھیجا ہوا تھا جب وہ وہان سے لوٹ کر آئے۔ تو احرام باندھے ہوئے مکہ مین حضرت سے ملاقات کی اور جناب سیدہ کو دیکھا کہ احرام سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہین جناب امیرؑ نے کہا اے رسول خدا کی بیٹی آپنے کیون احرام کھولا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت نے عمرہ سے احرام کے کھولنے کا حکم دیا ہے اسلیے ہمنے احرام کھولدیا ہے جناب امیرؑ حضرت کے پاس تشریف لیگئے جب سفر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے تو حضرت نے فرمایا جاؤ طواف کر کے اپنے دوستون کی طرح سے تم بھی احرام کھولڈالو جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے احرام باندھنے کیوقت دعا کی تہی کہ اے پروردگار جس ذریعہ سے تیرا نبی اور تیرا بندہ اور تیرا رسول اپنا احرام کھولیگا مین بھی اسی ذریعہ سے اپنا احرام کھولونگا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس قربانی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا نہین پس حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی مین شریک بنایا اور جناب امیر بدستور جناب رسول خدا صلعم کے ساتھ احرام باندھے رہے یہانتک کہ حضرت نے حج سے فارغ ہو کر جناب امیر کی طرف سے بھی قربانی کی +

(۱) عن جابر قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بدنۃ واعطا علیا المنحر فنحر ما غبر منہا واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا (اخرجہ المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست مبارک سے تریسٹھہ اونٹ قربانی کیے انکے علاوہ جسقدر کہ قربانی کے لیے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی کے لیے جناب امیر کو بر جہا دیا اور انکو قربانی مین شریک کیا پہر ہر ایک اونٹ سے تہوڑے سے ٹکڑہ کاٹنے کا حکم دیا پس وہ ایک ہنڈیا مین پکوا کر دونون صاحبون نے کہایا اور اسکا شوربا پیا۔

(۲) عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اصدق بلحمہا وجلودہا وان لا اعطی الجزار منہا شیئا قال نحن نعطیہ من عندنا (اخرجہ المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے اپنے اونٹ کی قربانی کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ اسکے تمام گوشت اور پوست خیرات کردے اور قصاب کو اس مین سے کوئی شے نہ دیجائے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہین ✤

جناب امیر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ ابدا فکان یضحی عنہ الی ان استشہد بکبشین املحین (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تہا پس جناب امیر اپنی شہادت تک حضرت کی جانب سے دو چتلے مینڈہے قربانی کیا کرتے تہے ✤

(تنبیہ) اس حدیث کی تحت مین محمد بن شہاب الزہری جنہون نے سب سے اول بحکم عمرو بن عبد العزیز حدیث کو مدون کیا ہے کہتے ہین انما خص علیا بذلک دون اقاربہ واہل القربۃ منہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم فعل بنفسہ (تذکرہ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) یعنی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقارب اور اہل کے سوا جناب امیر کو اس قربانی کے لیے بوجہ انکی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا ہے گویا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تہا ✤

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہین کی مشیت پر موقوف ہونا ✤

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی ✤ مررت بملک جالس علی سریر من نور احدی

رجلیه فی المشرق والاخری فی المغرب بین یدیه لوح ینظر فیه والدنیا کلها بین عینیه والخلق بین
رکبتیه ویداه تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبریل من هذا قال هذا عزرائیل تقدم فسلم علیه فتقدمت
وسلمت علیه فقال وعلیك السلام یا احمد ما فعل ابن عمك علی فقلت اتعرف ابن عمی علی قال وکیف
لا اعرفه وقد وکلنی الله بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحك وروح ابن عمك علی بن ابی طالب
کما یشتیه (اخرجه الملا فی سیرته) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہمنے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اسکے آگے ایک
لوح تھی جس میں وہ دیکھ رہا تھا۔ تمام دنیا اسکے سامنے اور خلائق اسکے زانوؤں میں تھی اسکا ہاتھ
مشرق سے مغرب تک پہونچتا تھا ہمنے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا یہ عزرائیل ہے
آپ بڑھکر سلام کریں میںنے بڑھکر سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر کہا یا احمد آپکے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہمنے کہا کہ
علی بن ابیطالب کو پہچانتے ہو کہنے لگا میں کیوں نہیں پہچانتا خدا نے مجھے خلائق کے ارواح قبض کرنے
پر موکل فرمایا ہے بجز آپکے اور ابن عم کے ارواح کے کیونکہ وہ آپ دونوں کے ارادہ پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو اپنی ہر ایک دعا میں شریک کرنا

(۱) عن عبد الله بن الحارث رضی الله عنه قال قلت لعلی بن ابی طالب اخبرنی بافضل منزلتك
من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینا انا نائم عنده وهو یصلی فلما فرغ من صلوته قال یا علی
ما سالت الله عز وجل من الخیر الا سالت لك مثله وما استعذت الله من الشر الا استعذت لك
مثله (اخرجه المحاملی فی اعالیه) عبد اللہ بن الحارث سے منقول ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام سے
کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کریں جو آپکی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
تھی فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا حضرت میرے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
مجھسے فرمایا یا علی ہمنے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے طلب نہ کی ہو اور
اور کسی شر سے اپنے لیے خدا سے پناہ نہیں مانگی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ مانگی ہو۔

(۲) عن علی قال وجعت وجعا شدیدا فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاقامنی فی مکانه وقام
یصلی والقی علی طرف ثوبه ثم قال قم یا علی فقد برئت لا باس علیك وما دعوت الله لنفسی
شیئا الا دعوت لك بمثله وما دعوت الا قد استجیب لی الا انه قیل لا نبی بعدك (اخرجه
النسائی فی الخصائص وابن عاصم وابن جریر وصححه ابن شاهین فی السنه) جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے درد شدید لاحق ہوا میں حضرتؐ کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرت بٹھا کر نماز کو کھڑے ہو گئے اور فارغ ہو کر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر جھاڑ دیا اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے اب تجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں ہے میں نے اپنے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ قبول نہوئی ہو مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا

(۳) عن سلیمان بن عبد اللہ بن الحارث عن جدہ عن علی قال مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی وانا مضطجع فاتکی الی جنبی فلما رانی قد ضعفت سجانی ثوبہ وقام الی المسجد یصلی فلما قضی صلوتہ جاء ورفع الثوب عنی وقال قم یا علی قد برات فقمت وقد برات کانما لم اشتک شیئا قبل ذلک فقال ما سالت ربی شیئا فی صلوتی الا اعطانی وما سالت لنفسی شیئا الا قد سالتہ لک (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ) سلیمان بن عبد اللہ ابن الحارث اپنے جد امجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپ نے میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے نماز سے فارغ ہو کر پھر تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اوٹھ کھڑا ہو بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہو گیا گویا کہ میں بیمار ہی نہیں ہوا تھا پھر آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دی گئی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نکی ہو ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیرؑ کے حال پر

عن ابراھیم بن عبیدۃ بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادت الرفقاء بعضها بعضا افیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقفوا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول فقدناک فقال ان ابا حسن وجد مغصا فی بطنہ فتخلفت علیہ (اخرجہ بن عبد البر فی الاستیعاب) ابراہیم بن عبیدہ بن رفاعہ بن رافع الانصاری اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے روایت کرتا ہے کہ جب ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے رفیقان راہ ایک دوسرے کو پکار کر پوچھنے لگے کہ آیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اسی اثنا میں

حضرت جناب علی کے ساتھ تشریف لائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمنے تلاش کیا تھا۔ فرمایا ابو الحسن کے پیٹ میں پیچش ہو رہی تھی ہم اسلیے ان کے ساتھ پیچھے رہ گئے +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کے وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت سے بات نہیں کر سکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم وصححہ) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضب میں ہوتے تو سوا جناب امیر کے کسی کی جرأت نہیں تھی کہ حضرت سے بات کر سکتا +

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی (اخرجہ الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھے عطا فرماتے اور جب میں چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے۔

(۲) عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت مقرر تھے ایک دفعہ رات میں اور ایک دفعہ دن میں جب کبھی میں رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرت کھانس دیتے +

(۳) عن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من الخلائق فکنت اتیہ کل سحر فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرف الی اہلی والا دخلت علیہ (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلائق میں سے کسی کا نہ تھا۔ میں ہر صبح حاضر خدمت ہوکر یا نبی اللہ السلام علیکم کہا کرتا تھا اگر حضرت کھانس دیتے تو میں واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا +

(۴) عن الشعبی قال ان ابا بکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعظمہم منزلۃ عنا فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ

ابن السمان۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کیطرف نظر کرکے کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھے کہ جو ہم سب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے۔

(حدیث علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی (اخرجہ الخطیب) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ سر میرے جسم سے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی مثل راسی من بدنی (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ وابوبکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کی ہے بدن سے۔

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے بمنزلہ حضرت کے خدا سے ہونا

عن الشعبی قال جاء ابوبکر و علی یزوران قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ بستۃ ایام قال علی تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر رضی اللہ عنہ ما کنت اتقدم رجلا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی کمنزلتی من ربی (نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ روز بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے بڑھیں حضرت ابوبکر نے کہا میں ہرگز ایسے شخص پر تقدم نہیں کر سکتا جس کی شان میں میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ میری خدا سے۔

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اس کے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں

(۱) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نحلتہ اسمی و کنیتی (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا

جسکے لیے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی +

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولد لک غلام فسمہ باسمی وکنہ بکنیتی وھو لک رخصۃ دون غیرک اخرجہ الذھبی فی المخلص محمد بن حنفیا نے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہین کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگون کے سوا اسکی تمہین رخصت ہو +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیرؑ کے مونہہ سے فال کا لینا

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الفال الحسن فسمع علیا یوما وھو یقول ھا خضرہ فقال یا ابا الحسن لبیک قد اخذنا فالامن فیک قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فما سل سیف الا سیف علی ر اخرجہ محب الطبری فی ریاض النضرہ) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن کی فال بھلی معلوم ہوا کرتی تھی وقعہ حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے سنا وہ کہہ لیا حضرت نے فرمایا ہان ہمنے یا ابا الحسن تیرے مونہہ سے فال لی ہے سمرہ بن جندب کہتے ہین پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کو تشریف لے گئے وہان جناب امیر ہی کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ چلی +

جناب امیرؑ کی حزم کی وجہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط دستیاب ہونا

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ - قال ان مولاۃ لعمرو بن صیفی بن ھشام بن عبد مناف قدمت من مکۃ الی المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجھز لقصد فتح مکۃ فلما جائت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا امسلمۃ جئت قالت لا قال فما جاء بک قالت انتم الاھل والعشیرۃ وقد احتجت حاجۃ شدیدۃ فقدمت علیکم تعطونی فتکسونی فحث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب وبنی عبد مناف فکسوھا وحملوھا واعطوھا فانصرفت فنزل جبریل فاخبرہ ان حاطب بن ابی بلتعۃ قد کتب کتابا الی اھل مکۃ یقول فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی اھل مکۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید کم فخذوا حذرکم واندفع الکتاب الی الظعینۃ المذکورۃ واعطاھا عشرۃ دنانیر علی ان توصل الکتاب الی اھل مکۃ فلما اخبر جبریل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اختار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فبعث معہ الزبیر والمقداد وقال لهم
انطلقوا الی روضۃ فان فیها ظعینۃ معها کتاب من حاطب الی المشرکین فخذوه منها وخلوا سبیلها
فان لم تدفعہ الیکم فاضربوا عنقها فخرجوا حتی ادرکوها فی ذلک المکان فقالوا این الکتاب
فحلفت باللہ ما معها کتاب ففتشوا متاعها فلم یجدوا کتابا فهموا بالرجوع وترکوها فقال علی
واللہ ما کذب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسل سیفہ وجزم علیها وقال اخرجی الکتاب والا و
اللہ لاضربن عنقک وصمم علی ذلک فلما راتہ الجد اخرجت الکتاب من ذوابتها قد خبتہ فی
عقاصها فاخذ الکتاب منها وخلو سبیلها وعادوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الکتاب
فوجد علی اخبره بہ جبریل فاستخرج علی بقوة عزمہ وتصمیم اقدامہ وحزمہ ومتانتہ واحتیاطہ
ذلک الکتاب مطالب السئول) امام ابوالحسن واحدی کتاب اسباب النزول میں اس آیت کریمہ کہ
(ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست مت پکڑو اور دوستی سے ان سے مت ملو)
کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف کی ایک لونڈی وہ مکہ سے
مدینہ میں آئی۔ ان دنون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری کر رہے تھے جب وہ لونڈی
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں پہونچی حضرت نے اس سے پوچھا کیا تو مسلمان ہو کر
آئی ہے کہنے لگی نہیں حضرت نے فرمایا پھر کیون آئی ہے۔ عرض کرنے لگی آپ میرے اہل اور میرا کنبہ
ہیں مجھے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جسکے لیے یہان آئی ہون آپ مجھے کچھ دیں اور کپڑے پہنائیں
حضرت نے بنی عبدالمطلب اور بنی عبد مناف کو آمادہ کیا انہون نے اسکو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس
چلی اسکے جانے کے بعد حضرت جبریل نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والون کی طرف ایک
خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرت تمہاری طرف آنیکا قصد رکھتے ہیں تم اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ خط
ظعینہ کو دیا ہے اور اسکو دس دینار اس خط کے پہونچانے کی اجرت دیے ہیں جب جبریل نے حضرت سے یہ
بیان کیا۔ آپنے اس کام کے لیے جناب امیر کو منتخب فرمایا اور ان کے رکاب سعادت میں زبیر اور مقداد
کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ میں ظعینہ ٹھیری ہوئی ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
جو مشرکین مکہ کی طرف اس نے لکھا ہے تم وہ خط اس سے لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ اگر نہ دے تو اسے مار
ڈالو۔ تینون صاحبون نے اسکا پیچھا کیا۔ اور اسی مقام پر اسکو جا لیا جہان کا حضرت نے پتہ دیا تھا اس
سے کہنے لگے حاطب کا خط کہان ہے اس نے مطلق انکار کیا۔ تینون صاحبون نے اسکی تلاشی
لی لیکن جب وہ خط دستیاب نہوا۔ تو انہون نے اسے چھوڑ دیا اور واپسی کا قصد کیا جناب امیر نے

فرمایا واللہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹ نہیں بیان فرمایا اور تلوار انکا لکر مجرد ہو کر بولے خط نکال دو ورنہ ہم تجھے قتل کر ڈالینگے جب آپنے اسکے قتل کا مصمم عزم کر لیا اور سارہ نے جناب امیرؑ کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے موباف میں سے نکالکر جناب امیرؑ کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے اس خط کو پڑہا اور حضرت جبرئیل کے فرمانے کے مطابق پایا۔ محمد بن طلحہ الشافعی اس روایت کیا کو نقل کرکے کہتے ہیں کہ جناب امیر ہی کے عزم مصمم اور متانت اور احتیاط سے حاطب کا خط ملا ورنہ کبھی نہ ملتا ✦

جناب امیر کا اپنے گھر کی چھت سے جبرئیل کے پرون کے آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وقد ذکر عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطی جبرئیل فوق بیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی جناب امیرؑ کا ذکر کر رہے تھے ابن عباس کہنے لگے تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتا تھا ✦

فرشتون کا جناب امیرؑ کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلۃ یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ اتی بئرا بعیدۃ القعر مظلمۃ فانحدر فیہا فاوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاھبوا النصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فھبطوا من السماء لھم دوی یذہل من یسمعہ فلما حاذوا بالبئر سلموا علیہ اکراما وتبجیلا (اخرجہ احمد فی مسندہ)
جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ بدر کے روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ہمیں پانی پلائے لوگ پانی کی تلاش کرکے لوٹ آئے جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو بغل میں لیکر ایک اندھیرے کنوئیں پر تشریف لے گئے جب اسمیں اترے خدا تعالے نے جبرئیل ومیکائیل کو حکم دیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونون آسمان سے اترے جس نے اترنے میں ان کے پرون کی آواز کو سنا خوف زدہ ہو گیا جب کوئیں کے قریب سے ہو کر گذرے جناب امیر کو ان لوگون نے از روے اکرام وبندگی کے سلام عرض کیا ✦

جناب امیرؑ کے لیے فرشتہ کا لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی پکارنا

(۱) عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (اخرجہ الحسن بن العرفہ العبدی) (نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری)
جناب امام ابوجعفر محمد باقر بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتے نے جس کا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے علی کے سوا کوئی بہادر +

(۲) وقال ابن اسحاق فی سیرتہ وفی ھذا الیوم ای بدر ھاجت ریح فسمع علی ھاتفا یقول لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (نقلت من کفایۃ الطالب لیوسف الکنجی) ابن اسحاق اپنی کتاب سیرۃ میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیرؑ نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(۳) وذکر احمد فی الفضائل انھم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینشد شعرا فاذن لہ فقال ؎ جبریل نادی معلنا والنقع لیس بمنجلی + والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل + لا سیف الا ذوالفقا + ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامہ)
امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار۔ اور علی کے سوا کوئی بہادر۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب کیا حضرت نے اذن دیا انہوں نے یہ شعر کہے ؎ جبریل نے آواز بلند کہا + غبار ابھی کہا نہیں تھا۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تیر چلا رہے تھے۔ کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قتل علی طلحۃ بن ابی طلحۃ حامل لواء المشرکین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کے روز جناب امیرؑ نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلانے والے نے چلا کر کہا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں منہ

(تنبیہ) قال سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ فان قیل قال ... ھو اللفظ لا سیف الا ذوالفقار قلنا ذکروہ ان الواقعۃ کانت یوم ... [illegible]

احمد فی المناقب ولا کلام فی یوم احد قالوا فی اسناد روایۃ ابن عباس عیسی بن مہران تکلموا فیہ وقالوا
کان شیعیاً اما یوم خیبر فلم یطعن فیہا احد من العلماء وقیل ذلک کان یوم بدر والاول اصح علامہ
سبط ابن الجوزی تذکرۃ خواص الامۃ میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر یہ کہا جائے کہ لا سیف الا ذوالفقار کی حدیث کی بعض
لوگوں نے تضعیف کی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے اسکو احد کے دن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر
ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب میں بھی اسیکا ذکر کیا ہے
اور احد کے دن میں ہم کلام نہیں کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ ابن عباس کی حدیث کے اسناد میں
ایک راوی عیسے بن مہران ہے جسکی نسبت لوگوں نے کلام کیا ہے کہ وہ شیعی تھا۔ لیکن خیبر کے دن
کے واقعہ کی نسبت علماء میں سے کسی نے طعن نہیں کیا۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ یہ بدر کے روز کا واقعہ
ہے مگر پہلی بات یعنے خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے ❖

(تشبیہ) قال یوسف الکنجی الشافعی کان السیف لمنبہ بن الحجاج السہمی کان مع ابنہ العاص
بن منبہ یوم بدر فقتلہ علی وجاء بالسیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ علیا فقاتل
دونہ یوم احد۔ وروی ان بلقیس ھدت الی سلیمان سبعۃ اسیاف کان ذوالفقار منہا۔ و
قد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صنما بالیمن
معفر فی حدید فابعث علیہ علیا فاوقفہ وخذ الحدید قال علی دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وبعثنی الیہ فذھبت فدققت الصنم واخذت الحدید فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستضرب
منہ السیفین فسمی احدھما ذا الفقار والاخر مخذما فتقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطانی
مخذما ثم اعطانی بعد ذلک ذا الفقار وانا اقاتل دونہ یوم احد علامہ یوسف الکنجی الشافعی علیہ
الرحمۃ کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ ذوالفقار منبہ بن الحجاج السہمی کی تلوار تھی بدر کے روز اسکے
بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تھی جب جناب امیر نے اسکو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے
حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی۔ آپنے احد کے روز اسی کے ساتھ جنگ کیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کو سات تلواریں تحفہ میں دی تھیں ذو
الفقار انہیں میں سے تھی۔

اور بعض روایتوں میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے آکر بیان کیا کہ یمن میں ایک بت ہے جو لوہے میں پوشیدہ ہے۔ علی کو وہاں بھیجو اور اسکو
اکھاڑ کر اسکا لوہا لے آ۔ جناب امیر کہتے ہیں کہ مجھے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا کر یمن

مین بھیجا بیٹنے ہاکر اس بت کو اکھاڑا اور اسکا لوہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے
دو تلوارین بنائین ایک کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام مخذم رکھا حضرت نے ذوالفقار کو باندھ لیا
اور مجھے مخذم عطا کی پھر آپنے ذوالفقار بھی مجھے دیدی بیٹنے احد کے روز اسی سے جنگ کیا ٭

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان جبرائیل اتی بذی الفقار من الجنۃ فقال یا رسول اللہ ان
اللہ یقرئک السلام ویقول یا محمد انی لا اری ذا الفقار لاحد من بنی ادم تستحق امساکہ الا یکون لابنہ غلط
وھو یصیر بامرک فضعہ فی ید من ھو اھل لہا لممارستہ الحروب وقطع ھامات الکفرۃ والمعاندین المساوقین
علیک فقال یا جبرئیل من ھو قال ھو علی فناولہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ علیا (زھرۃ الریاض)
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل جنت سے ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف
لائے اور کہا خدائے تعالے بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم بنی آدم سے اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہین
پاتے ۔ مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو۔ اور یہ تلوار تیرے حکم مین رہے گی پس جسکو فن حرب مین پوری مہارت
حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اسکو دیدے حضرت نے کہا اے جبرئیل وہ کون ہے جبرئیل
کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو دیدی ۔

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر ومعہ ذوالفقار فقال یا فاطمۃ رأیت ذا الفقار فان اللہ
فتح بہ خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمۃ اتعرفین فضل ذی الفقار فقالت انی عرفتہا قبل ان تعرف
فتعجب علی من قولہا ثم مضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ فقال
اخبرینی یا فاطمۃ حتی اسمعہا من لسانک فاخبرتہ فقال من این لک ھذا فقالت حین عرج بک الی السماء
قال اللہ لجبریل اطلع محمد اعلی منزلہ فی الجنۃ وما اعددت لہ فیہا ولامتہ من النعیم فدخلت الجنۃ
وقال لک جبریل کل من ثمار الجنۃ وکنت حینئذ عند شجرۃ تفاح احمر وفی اصلہا ذوالفقار مخزون
مکتوب علیہ لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی وزوجتہ زھرا فحینئذ عرفت فضل ذی الفقار
فناولت من تلک الشجرۃ تفاحۃ واحدۃ فاکلت نصفہا والنصف الثانی اھدیتہ لامی خدیجۃ حملتہا
الیہا فاکلتہ فسألت منک ومن امی وایۃ ذلک انک کلما جلست عندی تقول کلما جلست عندک
کانی اجلس فی اصل شجرۃ التفاح لان رائحتک تشبہ رائحتہا فی طیب نفحہا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صدقت وقبل عینیہا (عن زھرۃ الریاض للشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد
السقینی) ابن عباس کہتے مین کہ جب خیبر سے جناب امیر لوٹے ذوالفقار لئے ہاتھ مین تھی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ
آپنے ذوالفقار کے جوہر دیکھے کہ خدا نے اسکے ذریعہ سے خیبر کو فتح کیا پھر جناب سیدہ ہنس پڑین حضرت امیر نے فرمایا یا فاطمہ

کیا تمکو ذوالفقار کی فضیلت کی آگاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا مین تمہارے جانتے سے پہلے اسکو جانتی ہون جناب امیر حضرت سیدہ کی بات سے متعجب ہوئے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جاکر جناب سیدہ کا قول نقل کیا حضرت نے جناب سیدہ سے آکر فرمایا یا فاطمہ مین تمہارے مونہہ سے اس بات کو سننا چاہتا ہون کہ یہ بات تمکو کہان سے معلوم ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب جناب آسمان پر تشریف لے گئے پروردگار نے جبرئیل سے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت مین اس مقام پر لیجاؤ جو انکے لیے اور انکی ہمت کے لیے جنت کی نعمتون سے سجایا گیا ہے انکو جنت مین لیگئے جبرئیل نے عرض کیا ثمرات جنت مین سے آپ کچھ تناول فرماوین اسوقت آپ ایک سرخ سیب کے درخت کے نیچے تشریف رکھتے تھے اور اسکی جڑ کے نیچے ذوالفقار دبی ہوئی تھی اسپر لکھا ہوا تھا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین اسکی زوجہ زہرا ہین لیس اسوقت سے مین اسکی فضیلت کو جانتی ہون پہر آپ نے اس درخت کے سیب مین سے آدہا ٹکڑا کہایا اور آدہا میری والدہ خدیجہ کے لیے رکہ لیا جب میری والدہ نے وہ ٹکڑا کہایا اور مین جناب سے انکے بطن اقدس مین قرار پاگئی اسکی نشانی یہ ہے کہ جب آپ میرے پاس بیٹھتے ہین تو فرماتے ہین کہ گویا ہم اسی سیب کے درخت کے پاس بیٹھے ہوئے ہین اور مجھ سے فرماتے ہین کہ تیری خوشبو اسی درخت کی خوشبو کی مانند ہے جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکھون کو حضرت نے چوم لیا *

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس اخرجہ احمد والنسائی والحاکم جناب امیر علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ بمعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گیا مجھسے حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹھنے لگا حضرت نے میرے ضعف کو دیکھا اور میرے کندہے سے اترکر بیٹھ گئے اور مجھے اپنے کندہے پر سوار کیا اور کھڑے ہوگئے اسوقت میری نسبت خیال کیا جاسکتا تھا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ مین بیت اللہ کی چھت پر چڑہ گیا اسپر تانبے یا پیتل کی ایک صورت تھی مین اسکو داہنی بائین آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک

کہ میٹے اسپر قابو پایا حضرتؐ نے مجھے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینکدیا وہ شیشہ کی طرح سے چور چور ہوگئی میں چھت پر سے اترآیا اور حضرتؐ کے ساتھ دوڑ کر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمکو نہ دیکھنے

جناب امیرؑ کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ہدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت انی لاخوہ ولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات ہی میں فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر میرا رسول مرجائے یا قتل ہوجائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤگے۔ واللہ جبکہ ہمکو خدا نے ہدایت کی ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں پر نہیں پھرینگے۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرماجائیں یا شہید ہوجائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اسی پر جہاد کرونگا۔ یہانتک کہ میں بھی مرجاؤں۔ واللہ میں اسکا بھائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکا کون حقدار زیادہ ہے۔

جناب امیرؑ کے ایمان کی ٹھنڈک کا جبریلؑ کے دل کو پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوما ینقصوا علی بن ابی طالب فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر علیا وفضلہ وسابقتہ ثم قال حدثنی عراک بن مالک الغفاری عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی اذا اتاہ جبریل فناجاہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا فلما سری عنہ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما اضحکک فقال اخبرنی جبریل انہ مر بعلی وھو یرعی ذودا لہ وھو نائم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ایمانہ قد وصل الی قلبی (اخرجہ الخوارزمی)

نقل ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں برا کہہ رہے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑھکر خدا کی صفت وثنا کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کے بعد جناب امیرؑ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کرکے بیان کیا اور عراق بن مالک

(ذود) مجموعۃ الابل من الابل من الثلاثۃ الی العشرۃ

الغفاری ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین فرماتی تہیں ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکھتے تہے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لاکر حضرت سے سرگوشی کرنے لگے جب سرگوشی کر چکے حضرت ہنسنے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ کیون ہنستے ہین ارشاد فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجہ سے بیان کیا کہ میرا ایک چراگاہ مین گذر ہوا وہان علی اپنے اونٹ چراتے ہوئے سو گئے تہے ان کا سینہ کہلا ہوا تہا مینے انپر کپڑا الوٹ دیا انکے ایمان کی ٹہنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی *

جناب امیرؑ کے ایمان کا زمین و آسمان سے بہاری ہونا

عن ابی القاسم محمود الزمخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمرؓ بن الخطاب فقالا ما تری فی طلاق الامۃ فقام الی حلقۃ فیہا اصلع فقال ما تری فی طلاق الامۃ فقال لہا احدھا جئناک وانت امیر المؤمنین فما لناک عن طلاق الامۃ فجئت الی رجل فسالتہ فقال عمر ویلک اتدری من ھذا ھذا علی بن ابی طالب اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ وھو یقول لوان السموٰت السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی (اخرجہ ابن السمان والحافظ السلفی والفضائلی و الدیلمی والخوارزمی) ابو القاسم محمود الزمخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہین کہ دو شخص جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کنیز کی طلاق کے مسئلہ کو پوچہنے کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے اٹہکر جس مجمع مین کہ جناب علی رونق افروز تہے تشریف لے گئے اور ان سے پوچہنے لگے آپ کنیز کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہین ان مین سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہین ہم آپ سے مسئلہ پوچہنے کو آئے تہے آپ اسنے پوچہنے کو آئے ہین حضرت عمر کہنے لگے افسوس ہے تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ علی بن ابی طالب ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین کے طبقے ترازو کے ایک پلہ مین رکہے جائین اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکہا جائے تو علی کا ایمان ہی بہاری رہیگا

جناب امیرؑ کا خدا کی ذات مین نہایت سخت ہونا

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا مخشوشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ ابو عمر) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ و

السلام نے فرمایا ہے کہ بتحقیق علی خدا کی ذات میں نہایت سخت ہو۔

عن یزید بن طلحۃ بن یزید بن رکانۃ قال لما اقبل علی من الیمن لیلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ تعجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف علی جندہ الذین معہ رجلا من اصحابہ فعمد ذلک الرجل فکسی کل رجل من القوم حلۃ من البز الذی کان مع علی فلما دنی جیشہ خرج لیلقیاھم فاذا علیہم الحلل قال ویلک ما ھذا قال کسوت القوم لیتجملوا بہ اذا قدموا فی الناس قال ویلک انزع قبل ان تنتھی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانتزع الحلل من الناس فردھا فی البز قال واظہر الجیش شکواہ بما صنع بہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ وفی سبیل اللہ (سیرۃ ابن اسحاق) یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ جب جناب امیر مع فوج کے ساتھ واپس ہو کر مکہ میں حضرت کے حضور میں آ رہے تھے تو جناب امیر نے فوج میں سے ایک شخص کو افسر مقرر فرما کر آپ پہلے سے حضرت کے حضور میں تشریف لیگئے جناب امیر کے تشریف لیجانیکے بعد اس شخص نے جناب امیر کے توشہ خانہ میں سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑے نکالدیے جب فوج مکہ کو قریب پہونچی جناب امیر انکے ملنے کو تشریف لائے لوگوں کو توشہ خانہ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر اس سے پوچھا ان لوگوں نے یہ کپڑے کہاں سے پہنے ہیں اسنے کہا میں نے فوج کو کپڑا اسلیے پہنائے ہیں کہ مکہ میں لوگوں سے عزت کے ساتھ ملیں جناب امیر نے کہا افسوس ہے حضرت کے حضور میں پہنچنے سے پہلے ان لوگوں سے کپڑے واپس کر کے اس شخص نے ویسا ہی کیا اور سب لوگوں سے کپڑے چھین کر توشہ خانہ میں واپس کر دیے فوج کے لوگوں نے حضرت کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرت نے فرمایا ای لوگو علی کا شکوہ مت کرو وہ خدا کی ذات میں اور خدا کی راہ میں بہت سخت ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والحاکم والضیا والدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند آدمی جناب علی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر خطبہ میں بیان فرمایا حضرت علی کی شکایت مت کرو واللہ وہ خدا کی ذات میں نہایت سخت ہیں +

(تنبیہ) الاخیشن تصغیر اخشن افعل التفضیل من خشن خشونۃ وفی الاساس فلان خشن فی دینہ اذا کان متشددا فیہ والمعنی انہ شدید التصلب التشدد فی امور الدینیۃ والمصغر ہنا للتعظیم) اخیشن اخشن کی تصغیر ہے جو باب خشن خشونۃ کی افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں فلان شخص اپنے دین میں خشونت والا ہے۔ یہ بات اسوقت کہی جاتی ہے جبکہ وہ دین میں نہایت تشدد والا ہو اسکے معنے یہ ہیں کہ وہ امور دین میں نہایت سخت اور مضبوط ہے

اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لیے مستعمل ہوا ہے +

جناب امیر کا خدا کی ذات بابرکات میں دیوانہ ہونا

عن کعب بن عجرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتسبوا علیا فانہ ممسوس فی ذات اللہ (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو پس تحقیق وہ ذات الٰہی میں دیوانہ ہے +

عن ابی ھریرة وزید بن خالد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتسبوا علیا فانہ ممسوسا فی ذات اللہ تعالی (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(تنبیہ) ممسوس مجنون وفی الاساس ممسوس الذی مس بہ الجن یعنے ممسوس کے معنے مجنون کے ہیں اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ممسوس وہ شخص ہے جسکو کہ پری کا سایہ ہوگیا ہو +

جناب امیر کے گوشت اور خون میں ایمان کا مخلوط ہونا

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر لولا ان تقول فیک من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت الیوم فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا تراب رجلیک وفضل طھورک یستشفون بہ ولکن نصیبک ان تکون منی وانا منک ترثنی وارثک وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی انت تودی دینی وتقاتل علی سنتی وانت فی الاخرة اقرب الناس منی وانک غدا علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المنافقین وانت اول من یرد علی الحوض وانت اول من دخل الجنۃ من امتی حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری وعلانیتک علانیتی وسریرة صدرک سریرة صدری وانت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی وان الحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک والایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی وان اللہ عزوجل امرنی ان یبشرک انک وعترتک فی الجنۃ وعدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک ولا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت للہ سبحانہ ساجدا وحمدتہ علی ما انعم بہ علی من الاسلام وقراءة القران (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جس روز سینے خیبر کو فتح کیا مجھسے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اگر میری امت تیرے حق میں ایسی بات نکہتی جو نصاری

جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین تو البتہ مین ایک ایسی بات تیرے حق مین کہون کہ نگذرے تو بندگان اہل اسلام پر مگر تیرے پاؤن کی مٹی نہ اٹھائین اور تیرے وضو کا پانی نہ لین اور اس سے شفا کے طلبگار نہ ہون۔ لیکن تیرا حصہ یہی ہے کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون تو مجھ سے ورثہ پائیگا اور مین تجھسے ورثہ پاؤن اور تو مجھسے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہین ہوگا تو میرے قرض کو ادا کرنے والا ہے۔ اور میری سنت پر لوگون سے لڑنے والا ہے۔ آخرت مین تو سب سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔ کل قیامت کے روز تو میرے حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ تو منافقون کو حوض سے ہٹاویگا۔ اور تو سب سے اول حوض پر وارد ہوگا۔ تو میرے ساتھ سب میری امت سے پہلے جنت مین داخل ہوگا۔ تیری لڑائی میری لڑائی تیری صلح میری صلح ہے تیرا بھید میرا بھید تیرا اعلان میرا اعلان ہے تیرے دلکا بھید میرے دل کا بھید ہے تو میرے علمکا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین سچ تیرے ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے دونون آنکھون کے درمیان ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون مین ملا ہوا ہے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تجھے بشارت دون کہ تو اور تیری عترت جنت مین ہونگے۔ تیرا دشمن دوزخ مین ہوگا حوض پر تیرا دشمن نہین وارد ہو سکیگا۔ اور تیرا دوست اس سے کبھی غائب نہین ہوگا جناب علی کہتے ہین مین یہ بشارت سنکر خدا کے سجدہ مین گر گیا اور اسلام اور قرآن کی نعمت جو خدا تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اسکا شکر بجا لانے لگا ✦

جناب امیرؑ کے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھہ امتحان کیا ہوتہا

(۱) عن ربعي بن قراش قال حدثنا علي بالرحبة قال لما كان يوم الحديبية خرج الينا ناس من المشركين فيهم سهيل بن عمرو فقال يا رسول الله خرج اليك ناس من ابائنا و اخواننا و ارقائنا ليس فيهم فقه في الدين فارددهم الينا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر قريش لتنتهن او ليبعثن الله عليكم من يضرب عنا قكم على الدين قد امتحن الله قلبه على الايمان قالوا من هو يا رسول الله قال هو خاصف النعل وكان اعطى عليا نعله يخصفها قال ثم التفت الينا علي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده في النار (اخرجه الترمذي) ربعی بن خراش سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر نے رحبہ مین ہمسے بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز قریش کے چند مشرک ہمارے پاس آئے سہیل ابن عمرو بھی ان مین تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ہمارے لڑکے اور بھائی اور غلام جنکو دین کی کچھ سمجھ نہین آپکے پاس چلے آئے ہین آپ انہین ہماری طرف واپس کر دین حضرت

ملہ رحبہ کوفہ کے محلہ کا نام ہے

فرمانے لگے اے قریش کے لوگو تم اس سے باز رہو ورنہ خدا تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا جو دین پر تمہاری گردن کاٹے گا خدا نے ایمان کے ساتھ اسکے دل کا امتحان کر لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جوتا سینے والا ہے حضرت نے اپنا جوتا علی کو سینے کے لیے دیا تھا۔ پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے +

(۲) عن علی قال جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفائک و ان اناس من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانک وحلفائک ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانک وحلفائک فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربکم علی الدین قال ابوبکر انا ہو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ہو یا رسول اللہ قال لا ولکن ہو الذی یخصف نعلا وکان اعطی علیا نعلہ یخصفہا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش کے چند آدمی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں جناب کی خدمت میں ہمارے غلام چلے آئے ہیں جنکو نہ دین کی رغبت ہے نہ فقہ کی خواہش ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ ہماری کھیتی اور مال سے بھاگ کر آئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ بھی عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں حضرت کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے اے قریش کی جماعت خدا کی قسم ہے اللہ تعالے تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جسکے دل کو اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ شخص ہے جو جوتا سیتا ہے اور حضرتؐ نے علیؑ کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا وہ حضرت کا جوتا سی رہے تھے +

جناب امیرؑ کے دل کو خدا تعالیٰ کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت کرنا

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شاب حدیث السن قال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں ابھی نوجوان چھوٹی عمر کا تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کیطرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی قوم میں بھیجتے ہیں ان میں واقعات پیدا ہو گئے ہیں ابھی نوجوان کم عمر ہوں قضا کی باریکیوں کو نہیں جانتا حضرت نے فرمایا پروردگار تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جناب امیر کہتے ہیں۔ تب سے مجھے دو آدمیوں کے قضیہ فیصل کرنے میں کبھی شک پیدا نہیں ہوا ٭

(۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال یا رسول اللہ انی لست باللسن ولا بالخطیب قال لابد لی ان اذہب بہا انا او تذہب بہا انت قال فان کان لابد فاذہب بہا انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویہدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سورہ براءت دیکر بھیجنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میں زبان آور ہوں اور نہ خطیب حضرت نے فرمایا یا مجھے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا تمہیں اسکے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جبکہ ایسی ہی ناچاری ہے تو جانیکے لیے حاضر ہوں فرمایا جاؤ خدا تمہاری زبان کو درست رکھے گا اور دل کو ہدایت کرے گا۔ پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے مونہہ پر رکھا

جناب امیر کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی ہذہ الامۃ کمثل الکعبۃ المنظور الیہا عبادۃ والحج الیہا فریضۃ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ علی مثل کعبہ کے ہے کہ اسکی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے اور اسکا حج فرض ہے ٭

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت بمنزلۃ الکعبۃ تؤتی ولا تأتی فان اتاک ہؤلاء القوم فسلموا ہذا الامر فاقبل منہم وان لم یأتوک فلا تأتہم حتی یأتوک (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار واخرجہ ابن الاثیر عن علی فی اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تو بمنزلہ کعبہ کے ہے چاہیے کہ لوگ تیرے پاس آئیں نہ کہ تو لوگوں کے پاس جائے پس اگر یہ قوم تیرے پاس آکر امر خلافت کو تیرے سپرد کریں تو تو ان سے قبول کر لیو اور اگر نہ آئیں تو تو ان کے پاس مت جائیو یہانتک کہ خود وہ تیرے پاس آئیں ٭

جناب امیر کا مثل قل ہو اللہ کے ہونا

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل ھو اللہ فی القرآن (اخرجہ الدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی مثال لوگوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کہ قل ھو اللہ قرآن میں ٭

جناب امیر کا لوگوں کے لیے باب حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب حطۃ من دخلہ کان مؤمنا ومن یخرج کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علی باب حطہ ہے (یعنے گناہوں کے کفارہ کا دروازہ ہے) جو شخص اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے ٭

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبارزۃ علی بن ابی طالب لعمرو بن عبد ود یوم الخندق افضل من عمل امتی الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز عمرو بن عبدود کے ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرنے کی نسبت فرمایا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرتے رہیں گے علی کی یہ ایک ضرب افضل ہے ٭

(۲) عن شھر بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لمبارزۃ علی لعمرو بن عبد ود افضل اعمال امتی الی یوم القیامۃ (اخرجہ الحاکم) شھر بن حکیم اپنے والد سے ناقل ہیں کہ خندق کے روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عمرو بن عبدود سے مقابلہ کرنا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کریں گے افضل ہے۔

جنگ میں جناب امیر کے چپ و راست میں جبریل و میکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین الرایۃ لرجل

يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرار غير فرار يفتح الله عليه جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره فبات الناس متشوقين فلما اصبح قال اين علي قالوا يا رسول الله ما يبصر قال ائتوني به فلما اتي به قال النبي صلى الله عليه وسلم ادن مني فدنا منه فتفل في عينيه ومسحهما بيده فقام علي من بين يديه كانه لم يرمد (اخرجه المتقی فی کنز العمال) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ خیبر کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہین [illegible] کرنے والا ہے بھاگنے والا نہین خدا اسکو فتح دیگا جبرئیل اسکے داہنے اور میکائیل اسکے بائین ہونگے لوگ رات کو شتیاق مین سو رہے جب صبح ہوئی حضرت نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھین دکھتی ہین فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ جب وہ حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا میرے قریب آؤ وہ حضرت کے پاس گئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھون مین لگایا اور اپنے ہاتھ سے [illegible] ایسے اچھے ہوگئے گویا کہ انکی آنکھین دکھتی ہی نہ تھین ۔

(۲) عن [illegible] خطبنا [illegible] رجل ما سبقه الاولون ولا يدركه الآخرون [illegible] جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن شماله لا ينصرف حتى [illegible] (ابن جرير [illegible]) عمرو بن حبشی [illegible] قتل ہو کر جب [illegible] بعد [illegible] شہادت [illegible] جناب امام حسن علیہ السلام [illegible] اور فرمایا آج [illegible] اس [illegible] کی طرف [illegible]

(۳) عن [illegible] خطبنا [illegible] ولا [illegible] [illegible] معلوم [illegible] حضرت [illegible]

جناب امیر کا کسی جنگ سے بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسٰی بن مریم وفیہا قتل یوشع بن نون فتی موسٰی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ وجبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ الدولابی)

جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا واللہ تمنے ایک ایسے آدمی کو ایسی رات میں قتل کیا ہے کہ جس رات میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور جس میں جناب عیسٰے علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جس میں جناب موسیٰ علیہ السلام کا نوجوان یوشع بن نون مارا گیا ہے کوئی اسپر سبقت نہیں لے گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اسکو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکی بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں واپس آتا تھا

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسرٰی فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی)

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا ہاتھ زخمی ہو گیا اور علم انکے ہاتھ سے گر گیا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑا دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جسم اطہر کو غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمکو قبر میں رکھوگے اور جو امر کہ ہمارے ذمہ ہے اسکو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فرعنہ غیرہ وھو الذی

غسلہ وادخلہ فی القبر (اخرجہ الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ جناب علی علیہ السلام مین چار صفتین ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہین وہ سب عرب اور عجم کے باشندون سے پہلے شخص ہین کہ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی ہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ آنحضرت کا علم ہر ایک غزوہ مین انکے پاس تہا۔ اور وہ ایسے شخص ہین کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ٭

(۲) عن ثعلبۃ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحب رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواطن کلھا فاذا کان وقت القتال اخذھا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجزری فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ مین سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہتے جب لڑائی کا وقت ہوتا تہا تو جناب علی علم کو اٹھا لیتے تہے ٭

(۳) عن ابن عباس قال کان علی اخذ رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاھد کلھا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ غزوہ بدر اور تمام دیگر مشاہد مین جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہتے ٭

خیبر کے روز آنحضرت کا جناب امیر کو علم دینا

اخرج احمد والبخاری والمسلم (عن سہل بن سعد) واحمد والنسائی والبزار (عن ابن عباس) والطبرانی (عن علی بن عمر) والنسائی وابو حاتم (عن ابی ھریرۃ) والبخاری والمسلم وابو حاتم (عن سلمۃ ابن الاکوع) والنسائی والطبرانی (عن عمران بن حصین وابی لیلی) واحمد والنسائی (عن ھبیرۃ بن مریم) واحمد والنسائی والترمذی (عن سعد) واحمد (عن ابی سعید الخدری) وابن اسحاق (عن سلمۃ) والنسائی عن عبد اللہ بن بریدۃ) باختلاف یسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجوان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب فقال ھو یارسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ ففتح اللہ علی یدیہ امام احمد اور بخاری اور مسلم نے (سہل بن سعد سے) اور احمد اور نسائی اور بزار نے

نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (جناب امیر اور ابن عمر) سے اور نسائی اور ابو حاتم نے (ابو ہریرہ) سے اور بخاری اور مسلم اور ابو حاتم نے (سلمہ بن الاکوع) سے اور نسائی اور طبرانی نے عمران بن حصین اور ابو یعلی اور احمد اور نسائی نے (ہبیرہ ابن مریم) سے اور احمد اور نسائی اور ترمذی نے (سعد) سے اور احمد نے (ابو سعید خدری) سے اور ابن اسحاق نے (سلمہ) سے اور نسائی نے (عبداللہ بن بریدہ) سے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ بتحقیق خیبر کے روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے شخص کو علم دینگے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگ تمام رات یہ خیال کرتے رہے کہ دیکھیے علم کس کو عطا ہوتا ہے صبح لوگ حضرت کے پاس گئے ہر ایک شخص علم کے عطا ہونیکا امیدوار تھا حضرت نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپنے فرمایا اسکے پاس آدمی بھیجو۔ پس وہ آ گئے حضرت نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی وہ ایسے ہو گئے کہ گویا انکی آنکھوں میں درد تھا ہی نہیں۔ پھر آپنے علم ان کے سپرد کیا ✦

(۱) عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ قال فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب قالوا یشتکی عینیہ یا رسول اللہ قال فارسلوا الیہ فلما جاء بصق فی عینیہ ودعا لہ فبرء حتی لم یکن بہ وجع واعطاہ الرایۃ فقال علی اقاتلہم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم باختلاف بعض الالفاظ) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے کہ اللہ تعالے اسکے ہاتھ پر فتح دیگا رات بھر لوگ فکر کرتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا پس حضرت نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں آپنے فرمایا انکے لیے آدمی بھیجو جب وہ آئے حضرت نے انکی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا خیر کی وہ اچھے ہو گئے۔ گویا کہ ان کو درد نہیں تھا آپنے ان کو علم دیا۔ علی کہنے لگے یا رسول اللہ آیا میں ان سے جنگ کروں جبتک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں حضرت نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم انکے میدان میں جا پہونچو۔ اور جو کچھ کہ خدا کا حق واجب ہے اس پر انہیں خبردار کرو واللہ اگر تیری وجہ سے خدا ایک آدمی کو ہدایت دیدے تو تیرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہے ✦

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ و یحبہ اللہ ورسولہ فتطاول القوم فقال این علی فقالوا یشتکی عینیہ فدعاہ فبزق فی یدیہ ومسحہما عینی علی ثم دفع الیہ الرایۃ ففتح اللہ علیہ (اخرجہ النسائی وابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم آج علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین پس قوم نے ہاتہ ڑہائے حضرت نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکہین دکہتی ہین حضرت نے انکو بلوایا اپنے ہاتہون پر لعاب دہن کو ملکر علی کی آنکہہ کو لگایا پہر انکو علم دیا اللہ نے انہین فتح عطا کی +

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ قال عمر رضی اللہ عنہ فما احببت الامارۃ الا یومئذ فتشارفت فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فاعطاہ ایاہا وقال امش ولا تلتفت فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علی ما اقاتل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلہم حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا فعلوا فقد منعوا دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ عز وجل (اخرجہ النسائی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ البتہ ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین اللہ تعالی اسے فتح دیگا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اس روز کے سوا مینے کبہی امارت کی آرزو نہین کی مینے نگاہ بہر کر دیکہا پس حضرت نے علی کو بلوایا اور علم انکو دیا اور فرمایا جاؤ اور مت لوٹو۔ علی تہوڑی دور جاکر ٹہیر گئے مگر لوٹے نہین حضرت کو آواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ مین کس بات پر ان سے جنگ کرون حضرت نے فرمایا ان سے جنگ کرو یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر گواہی دین جب ان لوگون نے ایسا کیا تو انہون نے اپنا خون اور مال بچالیا مگر خدا کو حساب دینا انپر باقی رہیگا +

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال خرجنا بخیبر وکان عمی عامر یرتجز بالقوم ؎ واللہ لولا اللہ ما اہتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما استغنینا + فثبت الاقدام ان لاقینا وانزلن سکینۃ علینا + فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا فقالوا عامر فقال غفر اللہ لک یا عامر وما استغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل خصہ الا استشہد قال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ لو متعتنا بعامر۔ فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفہ وہو یقول ؎ قد علمت

خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + فنزل عامر ـ فقال ؎ قد علمت خیبر انی عامر + شاکی السلاح بطل مغامر + فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی فرس عامر فذهب لیتقل لہ فوقع سیفہ علی نفسہ فقطع اکحل فکان فیہا نفسہ واذا نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون بطل عمل عامر قتل نفسہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یارسول اللہ ابطل عمل عامر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال قلت ناس من اصحابک فقال بل لہ اجر مرتین ثم ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فالفیتہ وھو ارمد فقال لاعطین الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فجئت بہ اقودہ وھو ارمد حتی اتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبصق فی عینیہ فبرئ واعطاہ الرایۃ وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب ـ شاکی السلاح بطل مجرب + اذا اللیوث اقبلت تلھب + واحجمت عن صولتہ المحجب + خلت حمای ابدلا تقرب + اطعن احیانا وحینا اضرب + ان غلب الدھر فانی اغلب والقرن عندی بالدماء مخضب ـ فقال علی ؎ انا الذی سمتنی امی حیدرہ + کلیث غابات کریہ المنظرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ + عبل الذراعین شدید القصرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن بقاع جزرہ اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد خزورہ + من یترک الحق یقوم صغرہ + اقتل منھم سبعۃ او عشرہ + فکلھم اھل فسوق فجرہ + قال فضربہ ففلق راس مرحب فقتلہ وکان الفتح علی یدے علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوحاتم) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر کو جانے لگے میرا چچا عامر قوم میں رجز کہہ رہا تھا ـ اگر ہمکو خدا ہدایت نکرتا ـ نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ـ ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ـ پس جب ہم دشمنوں کے ملیں تو تو ہمارے قدم ثابت رکھہ ـ اور تو ہمپر تسلی نازل کر ـ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عامر ہے حضرت نے فرمایا اے عامر اللہ تجھے بخشے حضرت کبھی کسیکو خصوصیت سے دعا نہیں دیتے تھے کہ وہ شہید نہیں ہو جاتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عامر کے ساتھہ ہمیں بھی دعا مین شریک کرتے تو کیا اچھا ہوتا ـ جب ہم خیبر مین آئے مرحب نکلکر اپنی تلوار اچھالنے لگا وہ انکا بادشاہ تھا اور یہ رجز کہہ رہا تھا خیبر جانتا ہے میں مرحب ہون ـ تیز ہتیار روں والا بہادر تجربہ کار ہون ـ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ پر نکلے اور یہ رجز کہنے لگے ـ خیبر جانتا ہے مین عامر ہون ـ تیز ہتیار روں والا بہادر ہلاکت کی جگہہ مین ـ بے اندیشہ گہسنے والا ہون ـ دونوں نے وار کیے مرحب کی چوٹ عامر کے گھوڑے کو لگی وہ ان کو گرانے لگا انکی اپنی تلوار انکو لگ گئی جس سے انکی شاہ رگ کٹ گئی جسمین سانس باقی تھے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا ہے میں روتا ہوا حضرت کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے حضرت فرمانے لگے کون کہتا ہے ۔ مینے کہا حضور کے اصحاب کہتے ہین ۔ آپنے ارشاد کیا بلکہ اس کے لیے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے ۔ پہر حضرت نے مجھے علی علیہ السلام کے پاس بہیجا مین انکا ہاتھ پکڑ کے آنحضرت کے پاس لایا انکی آنکھین دکھ رہی تہین آنحضرت نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہین ۔ مین انکو لیکر آیا وہ آشوب چشم رکھتے تھے یہانتک کہ مین انکو اپنے ہمراہ حضرت کے پاس لیکر آیا حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگایا وہ اچھے ہو گئی حضرت نے انکو علم دیا ۔ مرحب نکلکر رجز کہنے لگا خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون ۔ تیز ہتیارون والا بہادر تجربہ کار ہون جب شیر معرکہ مین آتے ہین انکو شعلہ مارتی ہین اور ہٹ جاتی ہین حملے مرحب کے کہ صاحب ہے بادشاہ کا ۔ ظاہر ہوا کہ خوف کی جگہہ مین کوئی نزدیک نہین پہنچ سکتا ۔ کبہی مین نیزہ مارتا ہون ۔ اور کبہی تلوار لگاتا ہون اگر زمانہ مغلوب بہی ہو جاوے تو بہی مین غالب تر ہون ۔ اور ہمسر میرے نزدیک خون مین رنگا ہوا ہے ۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا ۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ہے ۔ جیسے بیشہ کا شیر ڈراونی صورت والا شجاعت کے بیشہ کا شیر اور درندہ شمشیر ۔ قوی بازو اور سخت گردن والا ہون تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہین ناپتا ہون تم کو ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کے مہرے ایک ایک ہو جائینگے ۔ مین سخت زمین مین نیزے کو گاڑتا ہون تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون ۔ نوجوان قوم کے بزرگ زورمند کی ضرب ہے اس شخص کے لیے جو حق کو چہوڑکر ذلت کو قائم کرتا ہے ۔ مین ان مین سے سات یا دس آدمی قتل کرونگا ۔ کہ وہ سب فاسق و فاجر ہین ۔ پہر جناب امیر نے مرحب پر ایک ایسا وار کیا کہ مرحب کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب امیر کے ہاتھ پر رہی ۔

(۵) عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللواء فلما کان من الغد اخذہ عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن لوائی الی رجل لم یرجع حتی یفتح اللہ علیہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الغداۃ ثم دعا باللواء فدعا علیا وھو یشتکی عینیہ فمسحھا ثم دفع الیہ اللواء ففتح (اسد الغابہ) عبد اللہ ابن بریدۃ الاسلمی اپنے والد سے ناقل ہین کہ خیبر کے روز حضرت ابو بکر علم لیکر گئے پہر دوسرے روز عمر علم لیکر گئے ۔ پہر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مین اپنا علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو بغیر فتح کے نہین لوٹے گا ۔ پہر حضرت نے اشراق کی نماز پڑہی اور علم منگایا اور علی کو بلوایا انکی آنکھین دکھ رہی تہین حضرت نے انپر ہاتھ پہیرا پہر جناب علی علیہ السلام کو علم دیا ۔ اور خیبر انہون نے فتح کیا ۔

(۶) عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن ابیه انه قال لعلی وکان یسیر معه ان الناس قد انکروا منك انك تخرج
فی البرد فی الملاء وتخرج فی الحر فی الحشو والثوب الغلیظ قال او لم تکن معنا بخیبر قال فان رسول الله
صلی الله علیه وسلم بعث ابابکر وعقد له الرایة فرجع فبعث عمر وعقد له الرایة فرجع بالناس فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرار لیس بفرار وارسل الی وانا
ارمد فقلت انی ارمد فتفل فی عینی وقال اللهم اکفه اذی الحر والبرد فما وجدت حرا بعد ذلك ولا
بردا (اخرجه احمد والنسائی) عبد الرحمن بن ابی لیلے اپنے والد سے ناقل ہین کہ وہ سفر مین جناب امیر علیہ
السلام کے ہمرکاب تھے جناب امیر سے کہنے لگے۔ لوگ آپکی بات کو برا جانتے ہین . . . . کہ آپ
جاڑے مین باریک کپڑا اور گرمی مین بھرتی کا اور موٹا کپڑا پہنتے ہین جناب امیر فرمانے لگے کیا تم خیبر مین
ہمارے ساتھ نہین تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ساتھ دیا
اور وہ لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ہمراہ کیا وہ بھی لوگون کے ساتھ واپس آ گئے پھر حضرت
نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول
اس سے محبت کرتے ہین آپنے مجھے آدمی بھیجکر بلوایا میری آنکھین دکھ رہی تھین مینے عرض کیا مجھے
آشوب چشم ہے آپنے میری آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے پروردگار گرمی اور سردی کی
ایذا سے اسے بچائیو پس مجھے اسکے بعد نہ گرمی نے ستایا نہ سردی نے ❖

(۷) عن ابی بردة قال حاصرنا خیبر فاخذ اللواء ابوبکر فلم یفتح له ثم اخذه عمر من الغد فانصرف فلم
یفتح له واصاب الناس یومئذ شدة وجهد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی دافع لوائی غدا الی
رجل یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله لا یرجع حتی یفتح الله له وبتنا طیبة انفسنا ان الفتح غدا فلما
اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی صلوة الغداة ثم قام قائما ودعا باللواء والناس علی مصافهم
فما منا انسان له منزلة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الا وهو یرجوان یکون صاحب اللواء فدعا
علی ابن ابی طالب وهو ارمد فتفل فی عینیه ومسح عنه ودفع الیه اللواء ففتح الله علیه قال انا فیمن
تطاول لها (اخرجه احمد والنسائی والبزار وابن جریر الطبری) ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم
نے خیبر کا محاصرہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا
اور فتح نہ ہوئی۔ اس روز لوگون کو سخت تکلیف پیش آئی تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل اپنا
علم ایک ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے
محبت رکھتے ہین وہ بغیر فتح کئے نہین لوٹیگا۔ ہم رات کو خوشدل ہو کر سو گئے کہ کل فتح ہوگی جب صبح

ہوئی اور حضرت نماز اشراق کی پڑھکر سرو قد کھڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ صف باندہے کھڑے تھے ہم
مین سے کوئی آدمی تھا جسکی کچھ بھی حضرت کے پاس منزلت تھی کہ وہ صاحب علم ہونیکی آرزو رکھتا ہو۔ پس
حضرتؐ نے علی بن ابی طالب کو بلوایا انکی آنکھون مین آشوب تھا حضرتؐ نے ہاتھ پھیرا اور علم انکے سپرد
فرمایا اور اللہ تعالے نے انکو فتح دی ابو بردہ کہتے ہین کہ مین بھی انہین لوگون مین سے تھا جنہون نے علم کی
طرف ہاتھ بڑہایا تھا ✤

(۸) عن بریدۃ الاسلمی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحضرۃ اہل خیبر فاعطی
عمر لواء فنھض معہ من نھض من الناس فلقوا اہل خیبر فانکشف عمر واصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحب اللہ ورسلہ ویحبہ اللہ و
رسولہ فلما کان الغد تبادر ابو بکر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ و
اعطاہ اللواء ونھض معہ من الناس من نھض فلقوا اہل خیبر فاذا مرحب یرتجز وھو یقول ؎
قد علمت خیبر انی مرحب الخ فاختلف ھو وعلی ضربتین فضربہ علی علی ھامتہ حتی عض منھا البیض و
انتھی الی راسہ وسمع اہل العسکر صوت ضربتہ فما تتام ۔ اقر الناس مع علی حتی فتح اللہ علیہ (اخرجہ
احمد والنسائی) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب خیبر کا روز آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے
سامنے جا اترے حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا انکے ساتھ جن لوگون نے اٹھنا تھا وہ اٹھے پس اہل خیبر سے
آملے حضرت عمر کے دوست پراگندہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم
علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت
رکھتے ہین جب دوسرا روز ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑہے ۔ حضرتؐ نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکھون میں
آشوب تھا حضرتؐ نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگا کر علم انکو دیدیا ۔ اور جس نے انکے ساتھ اٹھنا تھا
اٹھ کھڑا ہوا ۔ پس اہل خیبر آملے مرحب رجز کہہ رہا تھا کہ خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون اسکی اور جناب
علی کے درمیان مار چلی جناب امیر نے اسکے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے سر مین بیٹھ گئی تمام اہل لشکر
نے جناب امیر کی ضرب کے آواز کو سنا ۔ ابھی آپ کی ضرب پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ لوگون نے حملہ کیا اور
اللہ تعالے نے جناب امیر کو فتح دی ✤

(۹) عن عمران بن حصین قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ
اللہ ورسولہ فدعا علیا وھو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ النسائی) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو

محبت رکھتا ہے اور اسکو اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں پھر آپ نے علی کو بلوایا وہ آشوب چشم سے تھا اللہ نے انکو فتح دی ✦

(١٠) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایة وھزھا ثم قال من یاخذھا بحقھا فجاء فلان فقال انا فقال امض ثم جاء رجل فقال انا فقال امض علی رسلک ثم قال والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایة رجلا یفتح اللہ علی یدیہ فدعا علیا فاعطاہ ففتح اللہ علیہ خیبر وفدک (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر ہلایا پھر ارشاد کیا کون ہے جو اس علم کو پکڑے اس کے حق پکڑنے کا پس فلاں شخص آیا اور کہنے لگا میں ہون حضرت نے فرمایا اپنے رستے پر چلا جا۔ پھر ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا ہے میں یہ علم ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ اللہ تعالےٰ اسے فتح دیگا۔ پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالیٰ نے خیبر اور فدک پر انکو فتح دی ✦

(١١) عن سلمة قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر الصدیق بالرایة الی بعض حصون خیبر فقاتل ولم یکن فتح لہ وقد جھد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن لہ فتح وقد جھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایة غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ کرار لیس بفرار فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ قال خذ ھذہ الرایة فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک قال فخرج واللہ بھا یھرول ھرولة وانا خلفہ اتبع اثرہ حتی رکزھا فی رضیم من حجارة تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی بن ابی طالب فقال واللہ قد علوتم وما نزل علی موسی بانک قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ ابن اسحاق) سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعون کی طرف روانہ کیا وہ جاکر وہان لڑے باوجودیکہ انہون نے نہایت کوشش کی فتح نہ ہوئی۔ پھر حضرت نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی وہان جاکر لڑے اور نہایت کوشش کی فتح نہ ہونے سے وہ بھی واپس آگئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اللہ اسکے ہاتھ سے فتح دیگا وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں پس حضرت نے علی کو بلایا انکو آشوب چشم تھا حضرت نے انکی آنکھون میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اس علم کو لیکر جاؤ وہ علم لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اللہ نے انکو فتح دی سلمہ کہتے ہیں واللہ وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے میں انکے پیچھے پیچھے جاتا تھا

انہوں نے اپنا علم سخت پتھر کی زمین میں قلعہ کے نیچے کا تڑ بیت المقدس کے اوپر سے ایک یہودی نے جھانک کر کہا تو کون ہے جناب امیر نے جواب دیا میں علی بن ابی طالب ہوں وہ کہنے لگا واللہ تم غالب آؤ گے موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ نازل نہیں ہوا سلمہ کہتے ہیں پس جناب امیر فتح کے ہونے تک واپس نہ ہوئے ۔

(۱۲) عن علی ما رمدت عینی منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجهی وتفل عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایة (اخرجه احمد وابو یعلی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم عطا کیا اور میرے مونہہ پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں میں اپنے دہن لعاب لگایا تب سے میری آنکھیں نہیں دکھیں ۔

(۱۳) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس عند ابن عباس اذ اتاه تسعة رهط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلون بهؤلاء وهو يومئذ صحيح قبل ان يعمى قال انا اقوم معكم فتحدثوا ولا ادری ما قالوا فجاء ينفض ثوبه ويقول اف وتف يقعون فی رجل له عشر وقعوا فی رجل قال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطين الراية غدا رجلا لا يخزيه الله ابدا فاستشرف من استشرف فقال اين علی قالوا هو فی الرحا يطحن قال وما كان احد كم ليطحن من قبله فدعاه وهو ارمد ما كان ان يبصر فنفث فی عينيه ثم هز الراية ثلثا فدفعها اليه (اخرجه احمد والنسائی وابن جرير) عمرو بن میمون سے مروی ہے میں ایک روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی آئے ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ چلو یا انکو تخلیہ میں بات کرنے کی اجازت دو ان دنوں ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھیں نہیں گئی تھیں ابن عباس کہنے لگے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں بعد اسکے انکے ساتھ جا کے کچھ باتیں کیں ۔ میں نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا کہا جب ابن عباس پھر کر آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہیں ۔ اور اف اور تف ان لوگوں پر کہتے ہیں کہ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہیں کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو برا کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب میں فرمایا ہے میں اپنا علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے پس ہر ایک اسکی طرف جھانکتا تھا جب لگا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے لوگوں نے عرض کیا وہ چکی پیس رہے ہیں ابن عباس کہتے ہیں کہ ان سے پیشتر کوئی چکی نہیں پیسا تھا پس حضرت نے انکو بلایا انکی آنکھوں میں آشوب تھا کہ وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں پر لگایا بعد اسکے علم کو تین دفعہ جنبش دیکر انکو دیدیا ۔

(۱۵) عن هبيرة بن مريم قال خرج الينا الحسن بن علی علیہ السلام وعليه عمامة سوداء حين قتل علی

ان فیکم لامرءً ما سبقه الاولون ولا یدرکه الآخرون ان رسول الله صلی الله علیه وآله قال لاعطین الرایة غداً رجلاً یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله یقاتل جبرائیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره ثم قال لا یرد الرایة حتی یفتح الله علیه (اخرجه النسائی) ہبیرہ بن یریم ناقل ہین کہ جب امیر شہید ہوگئے تو حسن علیہ السلام ہمارے پاس باہر تشریف لائے انکے سر پر سیاہ عمامہ تھا فرمانے لگے کل کے دن تم لوگون مین ایسا شخص موجود تھا جس تک تو پہلے لوگ سبقت لیگئے ہیں اور نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکینگے بتحقیق جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکے بائین طرف لڑائی مین رہتا ہے پھر ارشاد کیا کہ جبتک فتح نہ ہووے علم واپس نہ دیگا

(۱۶) عن سعد قال کنت جالساً فتنقصوا علی ابن ابی طالب فقلت لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول فی علی خصالاً ثلثا لان یکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم سمعته یقول انه منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول لاعطین الرایة غداً رجلاً یحب الله ورسوله وسمعته یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه النسائی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ جناب امیر کے حق مین بری باتین کر رہے تھے مینے انسے کہا مینے جناب رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ علی مین تین باتین ہین اگر انمین سے ایکبات بھی مجھے حاصل ہوجاتی تو میرے نزدیک سرخ اونٹ سے بہتر تھی مینے جناب رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوے سنا کہ وہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہین اور حضرت کو فرماتے ہوے سنا کہ کل ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہین اور حضرت کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ٭

(۱۷) عن سعد ان معاویة امره فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالهن رسول الله صلی الله علیه وآله وترکه فی بعض مغازیه فقال له علی یا رسول الله خلفتنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله صلی الله علیه وآله اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین الرایة غداً رجلاً یفتح الله علیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فتطاولنا فقال ادعو علیا فاتی به ارمد فبصق فی عینیه ودفع الرایة الیه ففتح الله علیه ولما نزلت ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول الله صلی الله علیه وآله علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجه احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص کو معاویہ نے کہا تم ابو تراب پر سب کیون نہین کرتے سعد کہنے لگے کیا مینے ان تین باتون کا ذکر نہین کیا جنکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپنے علی کو اپنے بعض غزوات مین ساتھ نہ لیجا کر چھوڑ دیا جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتون اور لڑکون کے لیے خلیفہ بنائے جاتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ کل ہم علم ایسے آدمی کو دینگے کہ اللہ تعالی اسے فتح دیگا وہ اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اسکو پیار کرتے ہین پس ہم منتظر رہے پڑا رہا اور حضرت نے فرمایا علی کو میرے پاس بلا لاؤ وہ آنکھون کے آشوب سے حضرت کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون کو لگایا اور انکو علم دیا اللہ نے انہین فتح دی اور جب مباہلہ کی آیت نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین

(۱۸) عن سهیل بن صالح عن ابیه ان عمر بن الخطاب قال لقد اوتی علی بن ابی طالب ثلث خصال لان تکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر النعم جوار رسول الله صلی الله علیه وآله فی المسجد والرایة یوم خیبر والثالثة تزوجه ابنته (اخرجه الحلبی) سہل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب عمر بن الخطاب رض

کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دیگئی ہین کہ اگر وہ مجھے دیجاتین تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ کے ملنے سے بہتر تہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی مسجد مین ۔ خیبر مین علم کا دیا جانا ۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا ✦

(۱۸) عن ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منهن احب الی من حمر النعم فسئل ماھی قال زوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد یحل لہ ما لا یحل لی والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ ابن السمان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دی گئی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بات بھی دی گئی ہوتی تو میرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سی بھی بہتر تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا اور انکو مسجد مین باشیر دینا کہ انکے لیے وہ امر جائز ہے جو مجھے نہین (یعنے جنب کی حالت مین مسجد کے اندر جانا) اور خیبر کے روز کا علم دیا جانا ✦

(۱۹) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابو بکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منهن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ واعطاہ الرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ سب لوگون سے بہتر ابو بکر ہین پہر عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام ایسی تین باتین ملی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی ملجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا ۔ اور انکے دروازہ کے سوا سب کے دروازہ بند کرنا اور خیبر کے روز انکو علم دیا جانا ✦

(۲۰) عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۔ وکان علی ارمد العین یبتغی ۔ دواء فلما لم یجد مداویا ۔ شفاہ رسول اللہ بتفلۃ ۔ فبورک مرقیا وبورک راقیا ✦ وقال ساعطی الرایۃ الیوم فارسا ۔ فذاک محب للرسول مواتیا ۔ یحب الالہ والالہ یحبہ ۔ فیفتح ھاتیک الحصون التوالیا ۔ فخص بھا دون البریۃ کلھا علیا وسماہ الوصی المواخیا (رعیف شرح البخاری) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے اشعار مین فرماتے ہین ۔ علی کو آشوب چشم تھا اور دوا تلاش کرتے تھے پس جبکہ کوئی دوا کرنے والا نہ پایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سی شفا دی ۔ اور مبارک تھا افسون کیا گیا ہوا ۔ اور مبارک تھا افسون کرنے والا ۔ اور فرمایا مین ابھی آج کے دن علم اس شہسوار کو دونگا ۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور موافقت کرنے والا ہے ۔ وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اسے دوست رکھتا ہے پس وہ

فتح کرے گا یہاں سب قلعوں کو جو لگتا ہیں بس مخصوص کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خلقت کے سوا علی کو۔ اور انکا نام وصی اور اخی رکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو سورہ برات کے ساتھ مکہ میں بھیجنا

(۱) عن سعد قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابابکر ببراءۃ حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیا فاخذھا منہ ثم سار بھا فوجد ابو بکر فی نفسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی (اخرجہ النسائی) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات کے ساتھ مکہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور نہیں گئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچھے روانہ کیا وہ انسے سورہ لیکر مکہ کو چلے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں ملال گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد کیا مجھسے کوی دوسرا ادا نہیں کر سکتا بجز اسکے آدمی جو میرا ہو۔

(۲) عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ براءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا و اعطاہ ایاھا (اخرجہ النسائی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر مکہ کو بھیجا پھر انکو بلالیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا یہ سورہ کوئی نہیں پہونچا سکتا +

(۳) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ بعث براءۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ لعلی فقال لہ خذ ھذا الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ فلحقتہ واخذت الکتاب منہ قال فانصرف ابو بکر وھو کئیب قال یا رسول اللہ انزل فی شئ قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سورہ برارت دیکر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر علی کو انکے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کاغذ لے لیا وہ غمگین ہو کر لوٹ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس سورت کو خود پہونچاؤں یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہونچائے۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابا بکر بسورۃ التوبۃ و بعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برارت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے

جناب علی کو روانہ کیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورت کو لے لیا۔ حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہیں لیجا سکتا مگر وہ آدمی کہ میرے گھر کا ہو اور وہ میرا ہو اور میں اسکا ہوں۔

(۵) عن ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قالا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر رضی اللہ عنہ مع براۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقۃ علی فعرفہا فاتاہ فقال ما شانی قال خیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی ببراۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر رضی اللہ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ مالی قال خیر انت صاحبی فی الغار وانہ لا یبلغ عنی غیری او رجل منی یعنی علیا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر مکہ کی طرف روانہ فرمایا جب وہ ضجنان تک پہونچے تو جناب علی علیہ السلام کے ناقہ کی آواز کو سنا حضرت علی کو پہچانکر انکے قریب گئے اور پوچھا مجھے کیا ارشاد ہوا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا خیر ہے حضرت نے مجھے سورہ برارت لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے۔ اپس جب ہم لوٹ کر سرکار کے حضور میں حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیئے کیا کوئی حکم ہوا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے رفیق غار ہو۔ سوا اسکے کوئی اور بات نہیں کہ میرے سوا یا میرے گھر کے آدمی کے سوا اسکو کوئی دوسرا نہیں پہونچا سکتا تھا۔

(۶) عن علی قال لما نزلت عشر آیات من براۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا ابابکر فبعثہ بہا لیقرءھا علی اھل مکۃ ثم دعانی فقال لی ادرک ابابکر فحیث ما لقیتہ فخذ الکتاب فاذھب بہ الی اھل مکۃ فاقرأ علیھم فلحقتہ بالجحفۃ فاخذت الکتاب منہ ورجع ابوبکر فقال یا رسول اللہ انزل فی شیٔ قال لا ولکن جبریل جاءنی فقال لا یؤدی عنک الا انت او رجل منک (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب سورہ برارت کی دس آیتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ سورت دیکر مکہ والوں کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر سورہ برابت انکو سنائیں پھر حضرت نے مجھے بلوا کر ارشاد کیا جاؤ ابوبکر جہاں پر ہوں ان سے کاغذ لیکر مکہ والوں کو تم جاکر یہ سورت سناؤ میں ان سے جحفہ میں جا ملا اور ان سے خط لے لیا ابوبکر جب واپس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی جانب سے ہرگز کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا مگر یا تو خود آپ یا کوہ آدمی جو آپکا ہو۔

(۷) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال انی لست باللسن ولا بالخطیب قال ما بد لی ان اذھب بہا انا او تذھب بہا انت قال فان کان ولا بد فاذھب انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویھدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے

روایت ہے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سورہ برارت کے ساتھ روانہ کیا مینے عرض کیا نہ تو مین زبان آور ہون اور نہ مقرر فرمایا بجز اسکے چارہ نہین اس سورت کو یا مین لیجاؤن یا تم لیجاؤ علی نے عرض کیا جبکہ چارہ نہین تو مین ہی لیجاتا ہون حضرت نے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو رسید ہا کردیگا اور تمہارے دلکو ہدایت کریگا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے ویعنے میرے منہ پر رکھا +

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یقرء ببراءۃ لانہ تعالیٰ ان عادت العرب ان لا یتولا العہود والمواثیق الا سید القوم او زعیمہا ورجل من اہل بیتہ یقوم مقامہ کاخ او ابن عم فما جراہم علی عادتھم (تذکرہ خواص الامہ ورياض النضرہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت دیکر اسلیے جناب امیر کو مکہ کیطرف بہیجا۔ کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ عہد اور مواثیق قبیلہ کے سردار یا اسکے شریک یا اسکے گہرکے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہو سکے مثل بہائی کے یا ابن عم کے نہین کرتی پس حضرت نے بہی انہین کی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو برارت دیکر بہیجا +

حضرت نے فرمایا مجھ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی ؑ

(۱) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبغوی وابن ابی عاصم وابن قانع والضیاء والباوردی والطبرانی وابن ماجۃ وابن ابی قتیبۃ والحافظ الدمشقی) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا مجھ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی علیہ السلام +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرا ہے مین علی کا ہون مجھ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے امانتون کا ادا کرنا

(۱) عن ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا لیخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یودی عنہ اماناتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ

من مالها فادى عليه امانته كلها (اخرجه ابن الاثير في اسد الغابه) ابو رافع رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مبارک کی نسبت روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے انکو یعنے علی کو اپنے پیچھے چھوڑ کر کہا کہ اپنے اہل سے سالانہ مدینہ کو آئیں اور امر کیا کہ جن لوگون نے اپنی امانتیں اور وصیتیں حضرت کے پاس رکھی ہوئی تھیں انکو انکے مالکون کو سب ادا کر آئے +

جناب امیر کا حضرت کے قرضون کو ادا کرنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یقضی دینی (اخرجه البزار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی میرے قرض کو ادا کرے گا +

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواری بنی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة (اخرجه الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ہمیں غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمیں قبر میں رکھوگے اور ہمارے ذمہ کو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے علمدار ہو۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجه الدیلمی) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے وعدون کو پورا کرے گا اور وہ میرے قرض کو ادا کرے گا +

جناب امیر کا حضرت کے وعدون کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجه الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی میرے وعدون کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

(۲) عن حبشی بن جنادة قال کنت جالسا عند ابابکر فقال من کانت له عدة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یاخلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعده بثلاث حثیات من تمر فاحثها له فاحثها له (اخرجه ابن السمان) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے جس سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہوکر بیان کرے ایک شخص نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ حضرت نے مجھ سے تین لپ بہر کر کہجور دینے کا وعدہ کیا تہا۔ ابوبکر کہنے لگے جناب علی کو بلا لاؤ جب وہ تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا ابا الحسن یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ بہر کر کہجور کے دینے کا وعدہ کیا تہا آپ اس کو دیدین جناب امیر علیہ السلام نے اس کو تینون لپ بہر کر دیدیے ✦

جناب امیر کا منجانب اللہ حضرت کی تائید کے لیے مخصوص ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا شب معراج مین جب آسمانون پر ہمارا گذر ہوا عرش مجید کی دہنی ساق پر لکہا ہوا پایا جسکے معنے ہمین سمجہ مین آئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین انکی تائید اور نصرت کے لیے علی پیدا کیے گئے ہین۔

(۲) عن ابن عباس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ فاذا بطائر فی فیہ موزۃ خضراء فالقاہا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ فاخذہا فقبلہا ثم کسرہا فاذا فی جوفہا دودۃ خضراء مکتوب فیہا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمعانی وصاحب نزھۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا ہوا تہا کہ ناگہان ایک طائر آیا اور اس کے موہنہ مین ایک سبز بادام تہا اس طائر نے وہ بادام حضرت کی گود مین ڈالدیا حضرت نے اسکو لیکر چوما پہر اسکو توڑا اسکے بیچ مین سے ایک سبز رنگ کا کیڑا نکلا جسپر زرد خط سے لکہا ہوا تہا نہین ہے کوئی معبود مگر خدا تعالے اور محمد اسکے رسول ہین اور ہم نے انکی مدد علی کے ساتھ مخصوص کی ہے ✦

(۳) عن ابی ہریرۃ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین قول اللہ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنون کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکہا ہوا ہے کہ نہین معبود سوا اللہ کے درانحالیکہ وہ واحد ہے کوئی اسکا شریک نہین محمد میرا بندہ

ہے اور میرا رسول ہے میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے صلح حدیبیہ کے روز کاتب صلحنامہ ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان کاتب کتاب الصلح یوم الحدیبیۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے عہد نامہ کے کاتب جناب امیر علیہ السلام تھے

(۲) قال عبد الرزاق قال معمر سالت عنہ الزہری فضحک وقال ہو علی ولو سالت ہؤلاء لقالوا ہو عثمان یعنی بنو امیۃ (ریاض النضرہ) عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتے ہیں کہ معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا صلح حدیبیہ کی کتابت کس نے کی ہے وہ ہنس کر کہنے لگے جناب علی علیہ السلام تھے اگر تم ان لوگوں سے یعنی بنی امیہ سے پوچھو گے تو وہ یہی کہیں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے ۔

(۳) عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن اکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل ابن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحہا فقلت ہو واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان رغم انفک لا واللہ لا امحوہا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاہا وقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی) علقمہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کھانے والی کے بیٹے (یعنی ہندہ مادر معاویہ کہ جس نے جناب سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تھا) کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں جناب امیر نے ارشاد کیا۔ کہ میں حدیبیہ کے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلحنامہ کے لکھنے پر مامور ہوا جب میں نے لکھا کہ یہ وہ امر ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے تم اسے مٹا دو میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ بہ تحقیق اللہ کے رسول ہیں تیرے ناک پر مٹی ڈالوں گا اور واللہ میں نہیں مٹاؤنگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ہمیں بتاؤ وہ کونسا مقام ہے میں نے حضرت کو وہ مقام بتادیا جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا گیا تھا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور فرمایا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے اور تو بھی مغلوب ہو کر ایسا ہی کرے گا۔

حضرت کا جناب امیر کو مسجد قبا کے بنا کرنے کے لیے مخصوص فرمانا

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال لما سأل اهل قباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبنی لهم مسجدا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام علی فلما وضع رجله فی غرزها لو کاب فنبعث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخ زمامها و ابنوا علی مدارها فانها مامورة (اخرجه الطبرانی فی الکبیر رخلاصة الوفا للسمهودی وجذب القلوب للشیخ عبد الحق محدث الدهلوی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبا کے رہنے والوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کی بنیاد ڈالنے کے لیے استدعا کی آپ نے ارشاد کیا تم میں سے کوئی شخص اس ناقہ پر سوار ہو۔ یہ سُنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ پس وہ واپس آکر بیٹھ گئے۔ بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھہ کھڑے ہوئے اور اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اونٹنی نے حرکت نہ کی وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ گئے۔ تب حضرت نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس ناقہ پر سوار ہو۔ اس مرتبہ جناب علی علیہ السلام اٹھے اور رکاب میں پاؤں ڈالا ہی تہا۔ کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اسکی باگ چھوڑ دو یہ مامور ہے یعنے جہانتک کہ خدا کا حکم ہوگا اور جہانتک کہ یہ دورہ کریگی وہانتک بنا کرو؀

حضرت کا جناب امیر کو لوگون کی تہدید کے لیے مخصوص فرمانا

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ثقیف حین جاءه مسلمین لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فواللہ ما تمنیت الامارة الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول هو هذا قال فالتفت الی علی فاخذ بیده وقال هو هذا (اخرجه عبد الرزاق وابو عمر۔ دابن السمان) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی ثقیف کا قاصد سپردگی کے لیے آئے حضرت نے ان سے فرمایا تم باز آجاؤ ورنہ تم پر ایک مجھسا آدمی برانگیختہ کیا جائیگا وہ تمہاری گردن کاٹ ڈالیگا اور تمہارے بچون کو لونڈی اور غلام بنائیگا اور تمہارا مال لوٹ لیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے اسدن کے سوا کبھی امیر ہونے کی خواہش نہیں کی اس امید پر سینہ اپنا ابہارا کہ شاید حضرت فرمادین کہ وہ یہ شخص ہے لیکن حضرت جناب علی کیطرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے وہ یہ شخص ہے؀

(۲) عن زید بن نفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو ولیعۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی فیہم امری یقتل المقاتلۃ و یسبی الذریۃ قال فقال ابوذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تراہ یعنی من تعنی۔ قال لا اعنیک ولکن خاصف النعل یعنی علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) زید ابن نفیع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ بنو ولیعہ باز رہیں ورنہ میں انپر ایک ایسا آدمی بھیجونگا جو میری جان کی مانند ہے ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور انکے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی ازار بند کے پاس پیچھے سے محسوس ہوی حضرت سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا ہماری مراد تمسے نہیں بلکہ جوتا سینے والے یعنی علی علیہ السلام سے ہے۔

(۳) عن منصور بن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج لنا ناس من المشرکین منہم سہیل ابن عمرو فقالوا یارسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا و اخواننا و ارقائنا فاردہم الینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتہن او لیبعثن اللہ علیکم رجلا من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان فقالوا من ہو یارسول اللہ قال ہو خاصف النعل وکان اعطے علیا نعلہ یخصفہا قال فالتفت الینا علی فقال او ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار (قال احمد او لجنبہ فی النار) (اخرجہ احمد و النسائی وقال الترمذی حسن صحیح) منصور بن ربعی بن فراش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے رحبہ میں بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز چند مشرک ہمارے پاس آئے ان میں سہیل بن عمرو بھی تہا وہ لوگ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یارسول اللہ ہمارے بیٹوں اور غلاموں اور بہائیوں میں سے چند شخص آپ کی خدمت میں چلے آئے ہیں آپ انہیں ہمارے پاس لوٹا دیں حضرت نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ ورنہ خدا تعالے تمپر ایک ایسے شخص کو بہیجے گا جو دین پر تلوار سے تمہاری گردن کاٹیگا بہ تحقیق خدا تعالے نے ایمان پر اسکے دلکا امتحان کرلیا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا وہ جوتا سینے والا ہے۔ اور حضرت علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تہا پہر جناب امیر ع ہماری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کیا تم نے حضرت کو فرماتے ہوے نہیں سُنا کہ جو شخص مجہ پر دانستہ جہوٹ بولے وہ اپنا ٹہکانہ دوزخ میں ڈہونڈلے۔ امام احمد سے روایت ہے کہ وہ دوزخ میں دہکیلا جائیگا۔

(۴) عن علی قال جاء ناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاءک وان ناسا من عبیدنا قد اتوک لیس بہم رغبۃ فی الدین انما فروا من ضیاعنا فاردہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال

صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا معشر قریش والله لیبعثن الله علیکم رجلا قد امتحن الله قلبه بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابو بکر انا هو یا رسول الله قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا قال ولکن هو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها (اخرجه النسائی وابو داؤد) جناب امیر علیه السلام سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے یا محمد ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں ہمارے غلام آپ کی خدمت میں آگئے ہیں جنکو اصول دین میں کچھ بھی رغبت نہیں وہ ہمارے کھیتون سے بھاگے ہین آپ انہیں واپس دیدیں حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اس کی بابت کیا کہتے ہو وہ کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہین یہ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہین یہ لوگ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس غصہ کی وجہ سے متغیر ہوگیا پھر آپنے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ واللہ ضرور خدا ایسے ایک آدمی کو بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کی ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ تمہیں دین کے لیئے قتل کرے گا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا وہ شخص مین ہون فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے اور علی کو جوتا سینے کے لیئے دیا ہوا تھا ✦

(۵) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتنتهن بنو ولیعة او بنو وکیعة او لیبعثن علیکم رجلا کنفسی فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تعنی قال فاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجه احمد والنسائی) ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ بنو ولیعہ یا بنو وکیعہ باز رہین ورنہ انپر ایک ایسا آدمی بھیجا جائیگا کہ وہ میری جان جیسا ہے وہ ان سے لڑے گا اور انکے بچون کو لونڈی غلام بنائیگا۔ اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی پیچھے سے میرے ازار بند کے پاس مجھ کو محسوس ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہین فرمایا جوتا سینے والی سے اور علی جوتا سی رہے تھے ✦

جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پیشگوئی عہد عتیق مین

(یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۴۲ - آیت ۲۰) مین ہے کہ بابل گاہے آباد نخواہد شد و پشت در پشت

گا ہے معمور نخواہد گردید و بعد از آن عرب خیمہ نخواہند زد یعنے بابل کا شہر ایسا برباد و ویران ہوگا کہ عرب کے لوگ وہان خیمہ استادہ نکرینگے ۔

یہ پیشین گوئی جناب امیر علیہ السلام سے پوری ہوئی تحریر روضۃ الصفا و دیگر کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ معاویہ کی لڑائی کے لیئے صفین کو تشریف لے چلے تو جب نخیلہ سے کوچ فرماکر بابل تک پہونچے اسوقت آپکی فوج نے عرض کیا کہ نماز عصر قریب ہی اگر آپ فرماوین تو ہم اپنے خیمہ یہان پر استادہ کرین حضرت نے فرمایا یہان خیمہ استادہ مت کرو یہ خدا کا مغضوب شہر ہے اس جگہ سے روانہ ہوجاؤ ۔

محمد خاوند شاہ روضۃ الصفا مین لکہتے ہین ۔۔ و نچہارم طبل رحیل کوفتہ از نخیلہ کوچ کردند وچون بہ الی مدینہ بابل رسیدند امیر المؤمنین علی فرمود کہ این شہریست کہ بکرات و مرات معمور و مدروس گشتہ باید کہ چہار پایان را بتعجیل برانید کہ نماز دیگر بر خارج این دیار بگذاریم و خلائق در سیر سارعت نمودہ چون از مدینہ بابل بیرون رفتند از مراکب فرود آمدہ و اقتدا بامام المسلمین کردہ باداے صلوۃ عصر قیام نمودند انتہی کلامہ

پس پیغمبر کا نوشتہ جناب امیر علیہ السلام سے پورا ہوا کہ بابل مین عرب اپنا خیمہ استادہ نکرینگے جنانچہ اسی غرض کے لیے اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے واسطے حضرت یوشع بن نون کیطرح سے ردشمس بہی واقع ہوا چنانچہ مطالب السؤل مین علامہ کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین وبعد النبی حین اراد ان یعبر الفراۃ ببابل واشتغل کثیر من اصحابہ بتعبیر دوابھم وصلی علی مع طائفۃ من اصحابہ العصر وفاتت الجمہور فتکلموا فی ذلک فلما سمع سال اللہ عزوجل فی ردھا لیجتمع کافۃ اصحابہ علی الصلوۃ فاجابہ اللہ تعالی وردھا وکانت کما لہا وقت العصر فلما سلم القوم غابت وسمع لہا وجیب شدید ھال الناس واکثروا التسبیح والتہلیل والاستغفار (انتہی کلامہما) یعنے ایک دفعہ اور یہی ردشمس سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے لیے واقع ہوا جبکہ وہ فرات کے کنارے شہر بابل سے عبور کر رہے تہے انکے اکثر دوست اپنی اپنی باربرداریون کو فرات سے اتارنے مین مشغول تہے جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز اپنے وقت پڑہ لی ۔ لیکن اکثر لوگ نماز سے رہگئے ۔ لوگون نے اسکا چرچا کیا جب جناب امیر نے سنا خدا تعالے سے دعا کی تاکہ سب لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرسکین خدا تعالے نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آفتاب کو لوٹا دیا اور ٹہیک عصر کا وقت ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا ۔ تمام قوم نے عصر کی نماز پڑہی جب انہون نے سلام پہیرا ۔ آفتاب غروب ہوگیا اور اسکے غروب ہونے سے ایک صوت مہیبہ

آواز سنا گیا تمام لوگوں کے کلیجے دہل گئے اور تسبیح و تہلیل و استغفار کثرت سے پڑھنے لگے ۔

جناب امیر کا حق امت محمدیہ پر

(۱) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد (اخرجہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر علی کا حق ایسا ہے جیسا کہ باپ کا بیٹے پر +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ و ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ھذہ الامۃ کحق الوالد علی ولدہ (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کا اس امت پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا بیٹے پر +

خدا اور جبریل کا جناب امیر سے راضی ہونا

(۱) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث علیاً بعثاً فلما قدم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ورسولہ وجبریل عنک راضون (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک فوج میں روانہ کیا جب وہاں سے تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور جبریل تجھ سے راضی ہیں۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض (اخرجہ البخاری) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے وہ جناب امیر کے ہمیشہ خوش رہے +

جناب امیر علیہ السلام کا محبوب خدا ہونا

(۱) عن سفینۃ قال اھدت امرأۃ من الانصار الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طیرین بین رغیفین فقدمت الیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک والی رسولک فاذا با باب علی فدخل فاکل معہ (اخرجہ احمد فی المناقب الطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند سفینہ) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری عورت دو

مرغ روٹیوں پر رکھکر بطور ہدیہ بھیجا لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو شخص کہ سب خلقت سے تیرے اور تیرے رسول کے نزدیک بہت پیارا ہو اسے میرے پاس بھیجدے ناگہان دروازہ کھولکر جناب امیر داخل ہوئے اور حضرتؐ کے ساتھ کھانے مین شریک ہوئے۔

(۲) عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہ طائر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من ھذا الطائر فجاء ابوبکر فردہ ثم جاء عمر فردہ ثم جاء علی فاذن لہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص و الطبرانی فی الکبیر فی مسانید انس بن مالک) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرغ پکا ہوا تھا حضرتؐ نے فرمایا اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجھے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیجدے کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کھانے مین شریک ہو پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو لوٹا دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو بھی لوٹا دیا پھر جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے انہین داخل ہونے کا اذن دیا۔

(۳) عن محمد بن عمر بن علی قال حدثنی ابی عن جدی علی قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیرا یقال لہ الحباری فوضع بین یدیہ وکان انس بن مالک یحجبہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ الی اللہ فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من ھذا الطیر قال انس فجاء علی فاستاذن فقال لہ انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجۃ ثم اعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء فجاء علی فردہ انس فرجع ثم دعا الثالث فجاء فادخلہ فلما [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حجبک یا علی قال ھذہ اخر ثلث کرات یردنی انس انہ یزعم انک علی حاجۃ قال یا انس ما حملک علی ما صنعت قال سمعت دعائک فاحببت ان یکون فی رجل من قومی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل قد یحب قومہ فاکل معہ ثم خرج علی فقال انس فقلت یا ابا الحسن استغفرلی فان لی الیک ذنبا وان لی الیک بشارۃ فاخبرتہ بما کان من دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واستغفرلی ورضی عنی (اخرجہ ابوحاتم) محمد بن عمر بن علی اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہے کہ کوئی شخص حضرتؐ کے پاس ایک مرغ حباری پکا کر ہدیہ لایا جب حضور کے سامنے رکھا گیا حضرتؐ نے ہاتھ اٹھا کر خدا سے دعا کی اے پروردگار جو شخص کہ تجھے تمام خلقت سے محبوب ہو اسے میرے پاس بھیجدے تاکہ میرے ساتھ کھانے مین شریک ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے اور اندر آنیکا اذن طلب کیا انس نے انکو لوٹا دیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصروف کار ہین پھر دوبارہ حضرتؐ نے دعا کی اور علی تشریف لائے انس نے پھر انکو واپس کر دیا حضرتؐ نے پھر دعا کی اور علی تشریف لائے انس رضی اللہ عنہ نے انکو اندر جانے

دیا حضرتؐ نے فرمایا یا علی تم دیر سے کیون آئے عرض کیا یہ تیسرے مرتبہ حاضر ہوا ہون انس نے مجھے لوٹا دیا کہ حضرتؐ کام
کار مین حضرتؐ نے انس سے کہا تم نے ایسا کیون کیا انس نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے حضور کی دعا سنی تھی مجھے
یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ دعا میری قوم کے کسی آدمی کے لیے ہو پس حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی قوم سے محبت
رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پھر جناب علی حضرتؐ کے ساتھ شریک طعام ہوئے اور جب فارغ ہوکر
باہر نکلے تو مینے عرض کیا یا ابا الحسن مینے آپ کا قصور کیا ہے آپ مجھے معاف فرماوین اور آپکے لیے مین
ایک بشارت رکھتا ہون پس حضرتؐ کی دعا سے مینے آپکو خبردار کیا وہ خدا کا شکر بجا لائے اور میرے لیے استغفار
کی۔ اور مجھ سے راضی ہوگئے ✤

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک فجاء علی فقال والی وکل
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس کوئی ایک مرغ بریان لایا حضرتؐ نے دعا کی الٰہی میرے پاس وہ
شخص بھیج جو تیری سب خلقت سے زیادہ تیرا محبوب ہو پس جناب علی حاضر ہوئے آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور کھاؤ ✤

(۵) عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم
یرجون ان یعطاھا فقال این علی فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق
فی عینیہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا قال
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ
لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ البخاری والمسلم) سہل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل ہم یہ علم ایسے
ایک آدمی کو دینگے جسکے ہاتھون سے اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور
اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے
ہر ایک شخص علم کے ملنے کی آرزو رکھتا تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکھون
مین آشوب ہے حضرتؐ نے فرمایا انکو بلا بھیجو۔ پس وہ حضرتؐ کے پاس لائے گئے حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی

(ف) قال ابن الکثیر فی تاریخہ رأیت کتابا الف الطبری رحمہ فیہ طرق حدیث الطیر۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ مینے ایک
کتاب دیکھی ہے جسکو علامہ جریر طبری نے تالیف کیا ہے اسمین حدیث طیر کے طرق کو جمع کیا ہے۔
(ف) قال الحافظ الذھبی فی مفتاح کنز الدرایہ فی ذکر صحیح عبد اللہ بن الحاکم واما حدیث الطیر فلہ طرق
کثیرۃ جدا قد افردتھا بمصنف ومجموعھا یوجب ان الحدیث اما اصل حافظ ذھبی مفتاح کنز الدرایہ مین بذیل
ذکر صحیح عبد اللہ بن الحاکم کے لکھتے ہین کہ حدیث طیر کے بہت طریقے ہین انکے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مذکور واقعیت اصل رکھتی ہے

انکھون مین لگایا وہ بالکل اچھی ہوگئین گویا کہ درد تہا ہی نہین پہر حضرتؐ نے انکو علم دیا علی نے عرض کیا یارسول
مین ان سے لڑون تاکہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہوجائین حضرتؐ نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے
میدان مین جا اترو پہر انکو اسلام کی دعوت کرو اور جو کچہ کہ انپر خدا کا حق واجب ہے اس سے انکو اطلاع دو پس و
اللہ اگر تیرے ذریعہ سے خدا ایک آدمی کو بہی ہدایت کرے تو تیرے لیے سرخ ریشم والے اونٹ سے بہتر ہے۔

(تنبیہ) پس احادیث صدر سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محبوب خدا تعالی تہے اور محبت من اللہ عبارت ہے کثرت
ثواب سے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح منہاج مین لکہتے ہین۔ ومحبۃ اللہ تعالی لعبدہٖ تمکنہ من طاعتہ
وعصمتہ وتوفیقہ وتیسیر الطافہ وھدایتہ وافاضۃ رحمتہ علیہ ھذا مبادیہا وانما غایتہا فکشف الحجب عن
قلبہ حتی یراہ ببصیرتہ فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا
احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بندہ کے ساتھ
خدا تعالے کی محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالے اپنے بندے کو عبادت پر قادر کرتا ہے اور عصمت کی
تشریف سے مشرف فرماتا ہے اور امتثال اوامر کی توفیق دیتا ہے اور اپنے الطاف اسکے حق مین سہل کردیتا
ہے اور راہ ثواب کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو اسپر افاضہ فرماتا ہے یہ تمام امور مبادی محبت
تہی ہین اور اس محبت کی غایت یہ ہے کہ اسکے دل کے پردے کہولدیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی بصیرت
سے اپنے معبود کو دیکہتا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب میرا بندہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا
ہے تو مین اسکو دوست بناتا ہون اور جب مین اسکو دوست بناتا ہون تو مین اسکے کان بن جاتا ہون کہ وہ
ان سے سنتا ہے اور اسکی آنکہ بن جاتا ہون کہ وہ اس سے دیکہتا ہے۔

جناب امیر کا محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

(۱) عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسالت ای
الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت من النساء فاطمۃ ومن الرجال زوجہا اخرجہ
الترمذی) جمیع بن عمیر التیمی کہتے ہین کہ مین اپنی پہپہی کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت مین گیا مینے ان سے پوچہا لوگون مین سے کون زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب
تہا کہنے لگین عورتون مین سے فاطمہ اور مردون مین انکا شوہر۔

(۲) عن عروۃ قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا من کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت علی فقلت ای شئ کان سبب خروجک علیہ قالت لم تزوج ابوک امک قلت ذلک من قدر اللہ

قالت وکان ذلک من قدر اللہ (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) عروہ کہتے ہین کہ مینے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سب لوگون سے کون حضرت کا پیارا تھا فرمایا علی مینے کہا پھر آپ کی چڑھائی کا کیا سبب تھا فرمانے لگین تیرے باپ نے تیری مان سے کیون شادی کی تھی مینے کہا یہ خدا کی تقدیر تھی فرمانے لگین وہ بھی خدا کی تقدیر تھی ❖

(۳) عن جمیع قال دخلت مع امی علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا من سرھا یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ وسالتھا عن علی فقالت سالت عن احب الناس الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبری فی الریاض النضرہ) جمیع رضی اللہ عنہ ناقل ہے کہ مین اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور جنگ جمل کی بابت پوچھا فرمانے لگین خدا کی تقدیر تھی پھر جناب امیر کی نسبت پوچھا فرمانے لگین تونے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب لوگون سے زیادہ پیارا تھا ❖

(۴) عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسمع عائشۃ رضی اللہ عنہا عالیا وھی تقول واللہ لقد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاھوی الیھا ابوبکر رضی اللہ عنہ لیلطمھا وقال یا ابنۃ فلانۃ اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فامسک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخرج ابوبکر رضی اللہ عنہ مغضبا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیف رایتنی انقذتک من الرجل ثم استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد ذلک وقد اصطلح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعائشۃ فقال ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکدفعہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور حاضر ہونیکی اجازت چاہی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چلاتے ہوئے سنا کہ حضرت سے کہہ رہی تھین خدا کی قسم ہے مین جانتی ہون میرے باپ سے آپکو علی سواعزیز ہین حضرت ابوبکر نے دوڑکر قصد کیا کہ انکو طمانچہ لگائین اور کہنے لگے اے فلانے کی بیٹی حضرت پر چلاتی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو پکڑلیا ابوبکر خفا ہوکر نکل گئے حضرت نے ام المومنین عائشہ سے فرمایا کیون مینے اس آدمی سے بچانے کیسا بچایا پھر اسکے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہوکر اجازت مانگی اور حضرت سے ام المومنین کی صلح ہوچلی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب آپ مجھکو صلح مین بھی شامل کیجئے جس طرح سے کہ مجھے آپکے جھگڑے مین دخیل بنایا تھا حضرت نے فرمایا ہمنے آپ کو صلح مین بھی شامل کرلیا ہے

(۶) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (اخرجہ الترمذی)
بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب عورتوں سے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھیں اور سب مردوں سے جناب علی +

(۷) عن معاویۃ بن ثعلبۃ قال جاء رجل الی ابی ذر وهو فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا ذر الا تخبرنی باحب الناس الیک فانی اعرف ان احب الناس الیک احبهم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبۃ احبهم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم هو ذاک الشیخ واشار الی علی (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) معاویہ بن ثعلبہ ناقل ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں جناب ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوذر کیا آپ مجھے نہیں بتا سکتے کہ سب لوگوں سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو شخص آپ کا عزیز ہوگا وہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عزیز ہوگا۔ ابوذر نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی حضرت کو سب سے زیادہ عزیز یہ بزرگ ہیں یہ کہکر اشارہ جناب امیر کیطرف کیا +

(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان علیا دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وقبل ما بین عینیہ فقال العباس اتحب هذا یا رسول اللہ فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب هذا (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے حضرت انکے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور انکو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان کو پیار کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے چچا خدا کے لیے مجھے یہ نہایت پیارے ہیں پروردگار نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد علی کی صلب سے پیدا کی ہے۔

(۹) عن ام عطیۃ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا وامر علیا علیهم فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو رافع یدیہ یقول اللهم لا تمتنی حتی ترینی علیا (اخرجہ الترمذی) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔ میں سن رہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے الٰہی جب تک کہ تو مجھے علی کو نہ دکھائے تب تک مجھے مت ماریو +

(۱۰) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنها قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابا بکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علیا فواللہ ما یرید غیرہ فلما راہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الد

جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب آگیا حضرت نے فرمایا میرے دوست کو بلاؤ مینے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر اپنا سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے محبوب کو بلاؤ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی دیکھا اور دیکھکر سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ مینے لوگون سے کہا افسوس ہے تم پر علی کو بلاؤ واللہ حضرت ان کے سوا کسی دوسرے کو نہین طلب کرتے جب حضرت نے انکو دیکھا اس کپڑے کو جو حضرت اوڑھے ہوئے تھے اٹھا دیا اور جناب علی علیہ السلام کو اسکے اندر لے لیا حضرت کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔

(۱۱) عن عکرمۃ قال لما زوج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لھا امرت ان لا انکحک الا احب اھلی الی (اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا تھا تیرا نکاح اس سے کرون جو سب میرے اہل سے مجھے محبوب ہے۔

(۱۲) عن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال اجتمع علی وجعفر وزید بن حارثۃ فقال جعفر انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال زید انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فانطلقوا بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسالہ قال واستاذنوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا عندہ قال اخرج فانظر من ھؤلاء فخرجت ثم جئت فقلت ھذا جعفر وعلی وزید بن حارثۃ یستاذنون قال ایذن لھم فدخلوا فقالوا یا رسول جئناک نسالک من احب الناس الیک قال فاطمۃ قالوا انما نسالک عن الرجال قال اما انت یا جعفر فیشبہ خلقک خلقی ویشبہ خلقک خلقی واما انت یا زید من شجرتی واما انت علی فختنی وابو ولدی واحب القوم الی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) اسامہ بن زید اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ ایک مقام پر جناب علی اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور علی علیہ السلام مجتمع تھے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون زید بن حارثہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون علی علیہ السلام کہنے لگے مین زیادہ عزیز ہون۔ باہم یہ مشورہ ٹھیرا کہ چلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھین۔ دروازہ پر آ کر اذن طلب کیا مین اسوقت حاضر خدمت تھا مجھے سے ارشاد ہوا باہر دیکھو کون لوگ ہین مینے عرض کیا جعفر اور زید اور علی ہین اجازت چاہتے ہین حضرت نے فرمایا آنے دو جب وہ حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ انہون نے عرض کیا ہم مردون کی نسبت

نہیں پوچھتے ملکہ مردوں کی نسبت عرض کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جعفر تیرا خلق اور خلقت میری مشابہ ہے اور اے زید تو میرے شجرہ میں سے ہے اور اے علی تو میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ اور سب سے زیادہ مجھے پیارا ہے ۔

شب معراج میں جناب امیر کی آواز سے خدا پاک کا حضرت کے ساتھ تکلم ہونا

عن عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسئل بای لغت خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی ربی بلغت علی فقلت یا رب خاطبتنی انت ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما یطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لوگوں نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھ میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد میں ایک ایسی چیز ہوں کہ کسی چیز کے ساتھ میرا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اور میں لوگوں جیسا نہیں اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے پیدا کیا ہے میں تیرے دل کے بھید پر واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں اسی کی آواز سے تیرے ساتھ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دل کو تسلی رہے ۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقد سئل بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج قال خاطبنی بلسان علی فقلت یا رب خاطبتنی ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اوصف بالشبہات خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک اطلعت علی سرائر قلبک ولم اجد فی قلبک احب من علی فخاطبتک بلسانہ کیما تطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) حضرت علی سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا لوگوں نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھ میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد میں ایک ایسی چیز ہوں کہ کسی چیز کے ساتھ میرا قیاس نہیں کیا جاتا اور میں لوگوں جیسا نہیں اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے میں تیرے دل کے بھید سے واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں اسی کی آواز سے تیرے ساتھ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دل کو تسلی رہے

جناب امیرؑ کی ذات پر پروردگار کا مباہات کرنا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المہاجرین والانصار صفین واخذ بید علی فمر بین الصفین فضحک فقال له رجل من امی فمن ضحکت یا رسول اللہ فداک ابی و امی قال ھبط جبرئیل ... بان اللہ باھا بالمھاجرین والانصار علی اھل السموت وباھی بی وبک حملۃ العرش یا علی (اخرجہ الموفق فی فضائل العباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفین بنائین اور علی کا ہاتھ پکڑا ان دونون صفون میں سے ہوکر گذرے اور تبسم فرمایا ایک شخص نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون آپ کس وجہ سے ہنستے ہین حضرت نے فرمایا جبرائیل نازل ہوکر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات کرتا ہے۔ اور اے علی تیرے ساتھ حاملان عرش بھی مباہات یعنے فخر کرتے ہین۔

(۲) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد مماتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد مماتہ (اخرجہ الطبرانی و احمد والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا فرماتی ہین کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام عرفہ کی رات کو باہر نکلکر فرمانے لگے کہ بتحقیق اللہ تعالی تمپر ناز کرتا ہے اور تم کو عام طور پر بخشدیا ہے اور علی کو خاص کر بخشا ہے مین خدا کا رسول ہون مین اپنے قریبیون کو دوست رکھنے والا نہین بے شک نیک بخت اور پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی مین اور انکے مرنے کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے اور بد بخت اور پورا بد بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی مین اور انکے مرنیکے بعد ان سے بغض رکھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ الیکم غیر محاب لقومی ھذا جبرئیل یخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالی تمپر فخر کرتا ہے اور تمکو بخشدیا ہے عام طور پر اور علی کو خاص طور سے مین خدا کا رسول ہون اپنی قوم اپنے قریبیون کو دوست رکھنے والا نہین بالتحقیق پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی مین اور انکی موت کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے۔

(۴) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان الله عزوجل یباھی بعلی کل یوم الملائکة المقربین حتی یقول بخ بخ لک یا علی (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل او مقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہین حتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے شاباش ای علی ✤

(۵) نقل الامام حجة الاسلام ابو حامد محمد الغزالی رحمة الله علیه فی کتابه احیاء العلوم ان لیلة بات علی علی فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم اوحی الله الی جبریل ومیکائیل انی قد اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول فایکما یؤثر صاحبه بالحیوة فاختار کل واحد منهما الحیوة فاوحی الله الیهما فلا کنتما مثل علی اخیته بینه وبین محمد صلی الله علیه وسلم وبات علی فراشه یفدیه بنفسه ویؤثر بالحیوة فاهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فنزل جبریل عند راسه ومیکائیل عند رجلیه ینادی بخ بخ لک من مثلک یا علی یباهی الله بک الملائکة فانزل الله عزوجل ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمة اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم مین نقل کرتے ہین کہ جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس پر جناب امیر علیہ السلام سوئے تہے پروردگار عالم نے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام سے ارشاد کیا مینے تم دونو کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے پس تم دونون مین کوئی ایسا ہو کہ اپنے بہائی کو اپنی عمر سے کچھ حصہ دے۔ دونوں اپنی ہی طول حیات کے مستدعی ہوئے۔ پروردگار نے فرمایا جاؤ تم علی کی شان دیکھو مینے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا کر رہا ہے۔ تم زمین پر جاکر اسے اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ پس جبریل انکے سرہانے اور میکائیل انکی پائنتی آاترے اور پکارنے لگے شاباش ای علی تیرا مثل کوئی نہین خدا اور فرشتے تجہ پر فخر کرتے ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی شب مین یہ آیت نازل ہوئی۔ لوگون مین سے وہ آدمی بھی ہے کہ اپنی جان کو خدا کی رضا کے لیے بیچتا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندونپر ✤

(۶) نقل انه قال فی مجلسه العام. سلونی قبل ان تفقدونی سلونی من عما دون العرش فانی اعلمها زقا زقا وملکا ملکا فقال رجل من الحاضرین حیث ادعیت ذلک فاخبرنی این جبریل هذه الساعة فطلس قلیلا وتفکر فی الاسرار ثم رفع راسه قائلا انی طفت السموت السبع فلم اجد جبرئیل ولکنه اظنه انت ایها السائل فقال السائل بخ بخ لک من مثلک یا ابن ابی طالب وربک یباهی بک الملائکة (کشف الغمہ) نقل ہے جناب امیر علیہ السلام مجلس عام مین فرماتے تہے مجہ سے پوچہ لو قبل اسکے کہ تم مجہے

کم کرو۔ پوچھو مجہ سے عرش کے ستونون کا حال کہ مین انکے تمام کوچون سے واقف ہون حاضرین مین سے ایک شخص کہنے لگا جبکہ آپنے یہ دعوے کیا ہے تو آپ مجھے بتائین جبرئیل اسوقت کہان ہین۔ جناب امیر علیہ السلام نے تہوڑی دیر تک سر جہکا کر اسرار مین تفکر کیا پہر سر اٹہا کر فرمایا۔ مینے ساتون آسمان کی سیر کی لیکن جبرئیل کو کہین نہین پایا مین گمان کرتا ہون کہ اے سائل تو ہی جبرئیل ہے۔ سائل نے کہا شاباش اے ابن ابیطالب تیرا مثل کوئی نہین تیرا رب اور فرشتے تجہ پر مباہات کرتے ہین۔

جناب امیرؑ کی مودت کا عبادت ہونا

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور اس بات کو کہ جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون میری امت پر ظاہر کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق اور اسکی دوستی عبادت ہے ✦

جناب امیرؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہونا

(تنبیہ) اخرج الطبرانی والحاکم وابن المغازلی عن ابن مسعود وعمران بن حصین) وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ وانس وثوبان وام المؤمنین عائشۃ والحاکم (عن ابی یعلی) والدیلمی عن ابی ہریرۃ والجندی وابن السماک عن ام المؤمنین عائشۃ ان النبی قال النظر الی وجہ علی عبادۃ نزل الابرار مین علامہ بدخشی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین کہ طبرانی اور حاکم اور ابن المغازلی نے ابن مسعود اور عمران بن حصین سے اور ابن عساکر (ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفانؓ اور معاذ بن جبل اور جابرؓ بن عبد اللہ اور انسؓ اور ثوبانؓ اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ) سے اور حاکم (ابن یعلے) سے اور دیلمی (ابوہریرہؓ) سے اور خجندی اور ابن السمان (ام المؤمنین عائشہ صدیقہ) سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے ✦

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت ابا بکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رأیتک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ ابن السمان) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ

جناب علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے میں نے کہا اباجان میں دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان اذا دخل علینا علی وابی عندنا لایمل النظر الیہ فقلت یا ابت انی رأیت قد تکثر النظر انت الی علی فقال یا بنت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب جناب علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے پاس ہمارے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ تو وہ جناب علی کے چہرہ سے اپنی نگاہ نہ ہٹاتے۔ میں نے ان سے کہا اے اباجان کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کو کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے میری بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے۔

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی وابو الحسن المغازلی وحاکم اسنادہ حسن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۴) عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی واداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمہم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینہا وبین علی ما جری رجعت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لک ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان اذا دخل علینا وابی عندی لایمل من النظر الیہ فقلت یا ابت انک لتدیم النظر الی علی فقال یا بنتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھی میں اکثر سفر میں حضرت کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی آپ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رونق افروز تھے علی حضرت کے پاس اسوقت موجود نہیں تھے میں نے سنا کہ حضرت بی بی عائشہ سے فرما رہے ہیں کہ یا عائشہ یہ شخص سب لوگوں سے مجھے پیارا ہے اور

زیادہ تر کرم ہے اسکے حق کو پہچانیو۔ اور اسکی عزت کیجیو۔ جب لڑائی جمل میں جو کچھ جناب امیر اور ام المومنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ میں واپس آگئیں میں ان کی خدمت میں گئی اور میں نے ان سے کہا یا ام المومنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہے۔ بعد اسکے کہ آپ سن چکی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المومنین فرمانے لگیں اے معاذہ میری دل کی حالت ایسے شخص کے لیے کیا ہوئی کہ جب کبھی وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس ہوتے اور میرے والد انکے چہرے سے نگاہ نہ پھیرتے میں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے فرمانے لگے میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۵) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ وابوھریرۃ رضی اللہ عنہما فاقبل عمران یحد النظر الی علی فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابوھریرۃ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہیں جاؤ انکی بیمار پرسی کرو میں انکے پاس گیا پس انکے پاس جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران تو نکر جناب امیر کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے معاذ نے ان سے کہا تم کیوں انکی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہو۔ ان کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا میں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابوہریرہ کہنے لگے میں نے بھی حضرتؐ سے سنا ہے +

(۶) عن ابی بکر الصدیق انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی مالک تقادم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الحاکم) جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ جناب علی علیہ السلام کی طرف اکثر دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہو +

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اس نے آنحضرت صلعم کو چھوڑا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارقہ اللہ عز وجل (اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اسے خدا نے چھوڑا

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارق اللہ عز وجل (اخرجہ احمد والدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا +

جناب امیر سے دشمنی کرنے والے سے خدا دشمنی کرتا ہے

عن ابی رافع مولی لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قال رسول اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من عاد علیا (اخرجہ ابن) ابو رافع جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علی سے دشمنی کرتا ہے ۔

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اس نے حضرت کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ینقص علیا فقد ینقصنی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اس نے میری شان گھٹائی ۔

جس نے جناب امیر سے حسد کیا اس نے حضرت سے حسد کیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا +

جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت کی اطاعت کی

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے علی کی اطاعت کی میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہے

عن عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من نصر علیا اللھم اکرم من اکرم علیا اللھم اخذل من خذل علیا (اخرجہ الدیلمی) عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار جو علی کو مدد دے اسے مدد دیجیو اور جو اسے بزرگی دے اسے بزرگ رکھیو اور جو علی کو چھوڑدے اسے چھوڑ دیجیو ✤

جس نے جناب امیر سے جنگ کی اس نے حضرت سے جنگ کی

اخرج احمد والطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی والحسن والحسین وفاطمۃ انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم وعند الترمذی عن زید بن ارقم انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ومحب الطبری فی الریاض عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) امام احمد بن حنبل اور طبرانی اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر اور جناب حسنین اور جناب فاطمہ علیہم السلام کیطرف نظر کرکے ارشاد کیا کہ مین لڑنے والا ہون اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنے والا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مین جنگ کرنے والا ہون اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کرنے والا ہون اس سے جو ان سے صلح کرے۔ محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ✤

(٦) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال نحن معشر الانصار کنا لنعرف المنافقین ببغضہم علیا اخرجہ الترمذی
ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقوں کو بسبب انکے بغض کے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ شناخت کیا کرتے تھے +

(٧) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بثلث بتکذیبہم اللہ ورسولہ والتخلف عن الصلوۃ وبغضہم علی بن ابی طالب اخرجہ ابن شاذان
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں منافقوں کو تین باتوں سے پہچانا کرتے تھے اول خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے سے اور دوم نماز سے باز رہنے سے تیسرے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ بغض رکھنے سے +

(٨) عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد سمع رجلا سب علیا وھو یقول انی لا اظنک [illegible] المنافقین اخرجہ الخوارزمی
عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب عمر بن خطاب [illegible] سنا [illegible] جناب امیر کے حق میں کسی قسم برا کہتے ہوئے سن پایا [illegible] کہ مجھے تیرے ایمان سے تو منافقوں میں سے ہے +

(٩) [illegible] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی حبک ایمان وبغضک نفاق واول من یدخل الجنۃ [illegible] اخرجہ [illegible]
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور جنت میں تیرا محب سب سے اول داخل ہوگا اور دوزخ میں تیرا مبغض سب سے اول داخل ہوگا۔

(١٠) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملتہ امہ وھی حائض ولا یبغضک من النساء الا السلقلق وھی التی تحیض من دبرھا قیل جاءت امرأۃ الی علی فقالت انی ابغضک فقال لعلک انت اذا سلقلق قالت ومن سلقلق قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وقلت یا رسول اللہ ما السلقلق قال التی تحیض من دبرھا قالت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا واللہ احیض من دبری ولا علم لابوای اخرجہ الدیلمی
جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہیں کریگا مگر منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہو اور عورتوں میں سے وہ عورت تجھ سے بغض رکھے گی جو سلقلق ہوگی یعنی وہ عورت کہ جسکی دبر سے حیض جاری ہوتا ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت میں آکر کہنے لگی میں آپ سے بغض رکھتی ہوں اور جناب امیر نے اس سے فرمایا شاید تو سلقلق ہے وہ کہنے لگی سلقلق کسے

کہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنکر عرض کیا تھا یا رسول اللہ سلقلق نے کہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلقلق وہ عورت ہے جو دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہو وہ کہنے لگی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے میں دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہون اور میرے مان باپ کو بھی اسکی خبر نہین ۔

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جسکے لیے میں بہیجا گیا ہون میرے بعد اسے بیان کرنیوالا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف نظر کرنا عبادت ہے ۔

(تنبیہ) علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکہتے ہین وروت طائفۃ من الصحابۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق یعنی صحابہ میں سے ایک طائفہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کریگا تجہ سے مگر مومن اور نہیں بغض رکہے گا تجہ سے مگر منافق ۔

جس نے جناب امیر کو ایذا دی اس نے حضرت کو ایذا دی

(۱) عن عمرو بن شاس الاسلمی وکان من اصحاب الحدیبیۃ قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری حتی وجدت فی نفسی علیہ فلما قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ فلما رآنی قال یا عمرو واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من ان اوذیک یا رسول اللہ فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عمرو بن شاس الاسلمی جو اصحاب حدیبیہ میں سے تہے روایت کرتے ہین کہ میں جناب امیر کی رکاب سعادت مآب میں یمن کو گیا مجہ کو سفر میں ان سے کچہ رنج ہو پہنچا جب میں مدینہ میں واپس آیا تو مسجد میں بیٹہکر شکایت کرنے لگا اتنے میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتہ تشریف لائے مجہ کو دیکہکر فرمایا اے عمرو واللہ تو نے ہمکو رنج دیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی پناہ ہے اگر میں آپکو رنج دون فرمایا ہان جس نے علی کو ایذا دی مجہے ایذا دی

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی (اخرجه احمد والحاکم وصححه) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا ✤

(۲) عن ابی عبد الله الجدلی قال دخلت علی ام المؤمنین ام سلمة فقالت لی اتسب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت معاذ الله قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم من سب علیا فقد سبنی (اخرجه احمد والنسائی والحاکم) ابو عبد اللہ الجدلی کہتا ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے فرمانے لگیں کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے میں نے کہا معاذ اللہ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا ✤

(۳) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله ومن سب الله ادخله الله النار وله عذاب مهین (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا جس نے خدا کو برا کہا خدا اسکو دوزخ میں ڈالیگا اسکے لیے سخت اہانت والا عذاب ہے ✤

(۴) عن ابی هریرة وزید بن خالد قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا علیا فانه کان ممسوسا فی ذات الله (اخرجه الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی کو برا مت کہو وہ خدا کی ذات میں دیوانہ ہے ✤

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رأیت سعد بن مالک رضی الله عنه بالمدینة فقال ذکرونی انکم تسبون علیا فقلت قد فعلنا قال لعلک سببت رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت معاذ الله قال لا تسبه فلو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیا ما اسبه بعد ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم الترغیب فی موالاته والترهیب عن معاداته (اخرجه النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں دیکھا مجھ سے کہنے لگے کہ میرے پاس لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ تو جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے برا کہا ہے پس وہ کہنے لگے تو نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے میں نے کہا معاذ اللہ یہ فعل تو مجھ سے ہرگز نہیں ہوا سعد کہنے لگے تو علی کو برا مت کہا کر اگر میرے سر پر آرہ چلایا جائے تاکہ میں جناب امیر علیہ السلام کو برا کہوں تو بھی میں ہرگز ان کو برا نہیں کہونگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علی کی دشمنی کی بابت ڈرانا اور علی کی دوستی کی بابت

محبت ولانا سن لیا ہے ؎

۵) عن سعد بن جبیر ان عبد اللہ بن عباس مر بعد ما حجب بصرہ بمجلس من مجالس قریش وہم یسبون علیاً فسمعہم فقال لسعد بن جبیر ردنی الیہم فردہ حتی وقف علیہم فقال ایکم الساب اللہ فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب اللہ تعالیٰ من سب اللہ فقد اشرک فقال ایکم الساب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب رسول اللہ فقد کفر فقال ایکم الساب لعلی فقالوا اما ھذا فقد کان منہ شئ فقال اشھد باللہ لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیاً فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ فقد کبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم ولی عنہم وقال یا بنی ماذا رأیتہم صنعوا قال فقلت لہ یا ابت ـ نظروا الیک باعین محمرۃ ـ نظر التیوس الی شفار الجازر ـ فقال زدنی فداک ابوک فقلت ـ خذر العیون نواکس ابصارھم ـ نظر الذلیل الی العزیز القاھر ـ فقال زدنی فداک ابوک فقلت لیس عندی مزید فقال عندی مزید ـ احیاءھم عار علی امواتہم ـ والمیتون سبۃ للغابر (اخرجہ احمد فی المناقب) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گذرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو برا کہہ رہے تھے عبد اللہ بن عباس نے سنکر سعید بن جبیر سے کہا مجھے لوٹا کر انکے پاس لیچل وہ ان کو اس مجلس مین لے گیا ابن عباس انکے سر پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے تم کون ہو خدا تعالیٰ کو برا کہنے والے وہ کہنے لگے ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ خدا تعالیٰ کو برا کہتا ہو جس نے خدا کو برا کہا اس نے شرک کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے ہم مین کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے کفر کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہے انکا تو ذکر تہا۔ ابن عباس کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا مجھے کہا جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا جس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا بے شک خدا تعالیٰ اسکو ناک کی نتھنون کے بل آگ مین اوندہا گرائیگا پہر ابن عباس سے لوٹ پڑے اور مجھ سے فرمانے لگے اے میرے بیٹے تو نے دیکھا ہوگا وہ کیا کر رہے تھے۔ مینے کہا ابا جان اور یہ شعر پڑہا ؎ وہ تیری طرف غصہ سے آنکھین لال کرکے دیکھتے تھے جیسے مینڈہے قصاب کی چہری کو دیکھتے ہین ـ ابن عباس فرمانے لگے یہ تو تمہارا باپ تجہ پر قربان ہو

کچہا اور پڑہ میننے یہ شعر پڑہا سے آنکہون کے خوف سے انکی آنکہین نیچے ہوگئین جس طرح سے کہ کوی ذلیل عزت والے غالب کو دیکہکر ہوجاتا ہے۔ پہر ابن عباس فرمانے لگے مین تیرے قربان کوی اور شعر پڑہ میننے کہا کہ اب میرے پاس اس سے زیادہ نہین وہ فرمانے لگے میرے پاس اس سے زیادہ ہے اور یہ شعر پڑہا سے ان کی زندی انکے مردون کی عار ہین ۔ اور انکے مرے ہوے اپنی پس ماندون کو برا کہنے والے ہین ✦

جس نے جناب امیر پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

(۱) عن ام سلمۃ قالت اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ عزوجل (اخرجہ احمد وابو الطاھر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذھبی فی المخلصیات والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین گواہی دیتی ہون کہ میننے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجہ سے محبت کی جس نے کہ مجہ سے محبت کی خدا تعالی سے محبت کی جس نے علی پر غضب کیا اس نے مجہ پر غضب کیا جس نے مجہ پر غضب کیا اس نے اللہ تعالی پر غضب کیا واخرجہ الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر و زاد من تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ عزوجل اس حدیث کو امام حافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی نے اربعین مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجہ سے دوستی کی جس نے مجہ سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی ✦

جس نے جناب امیر سے بغض رکہا اس نے حضرت سے بغض رکہا

(۱) عن ابن عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ وعدوک عدو اللہ الویل لمن ابغضک (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے جناب امیر علیہ السلام کے بلانے کو بہیجا جب وہ آے آپنے ان سے فرمایا یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے کہ تجہ سے محبت کی مجہ سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہے تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اسپر جو تجہ سے بغض رکہے ✦

(۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وقد سمع رجلا یسب علیا وھو یقول له انی لاظنک من المنافقین فقال کفوا عن ذکر علی الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لوان لی واحدۃ منھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس وذاک انی کنت انا وابوبکر و ابوعبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کتف علی وقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما واول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی کذب من زعم انہ یحبنی وھو یبغضک یا علی من احبک فقد احبنی ومن احبنی فقد احبہ اللہ تعالی ومن احبہ اللہ تعالی ادخلہ الجنۃ ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغضہ اللہ تعالی ومن ابغضہ اللہ تعالی ادخلہ النار (اخرجہ الخوارزمی) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہوں نے جناب امیر کی شان میں برا کہتے ہوئے سن پایا تھا۔ اور آپ اسکو کہہ رہے تھے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو منافقوں میں سے ہے پھر حضرت عمر کہنے لگے سوا نیکی کے علی کا ذکر مت کیا کرو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں میں آرزو کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز تھی کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے) میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے سب مسلمانوں سے اول اور ایمان لانے میں سب مومنوں سے مقدم ہو۔ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہو جھوٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے عداوت رکھتا ہے یا علی جو تم سے محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے خدا اس سے محبت رکھتا ہے اور جس سے خدا محبت رکھتا ہے اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے خدا اس سے بغض رکھتا ہے اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اسے دوزخ میں داخل کرتا ہے ۔

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ انی رسول اللہ غیر ھاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ وان الشقی کل

کل الشقی من ابغض علیا فی حیوته وبعد موته (اخرجه احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدة النسا فاطمة الزہرا علیہا التحیة والثنا سے روایت ہی کہ عرفہ کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لاکر فرمانے لگے کہ پروردگار عالم تمپر مباہات اور فخر کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے اور علی کو خاص طور سے بخشتا ہے بے شک تم مین مین خدا کا رسول ہون مین اپنی قرابتیون کو رعایت دلانے والا نہین۔ بتحقیق نیک بخت وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک پورا بدبخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور مرنے کے بعد

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنة لا تضر معہا سیئة وبغضہ سیئة لا تنفع معہا حسنة (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہین دیتی اور انکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہین دیتی

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی طوبی لمن احبک وصدق فیک الویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور تیری تصدیق کرے اور افسوس ہو اسکے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ؁

(۴) عن معاویة بن جیدة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مات وفی قلبہ بغض علی فلیمت یہودیا او نصرانیا (اخرجہ الدیلمی) معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر گیا اور اسکا دل بغض علیؑ سے بھرا ہوا ہے وہ البتہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا ؁

(۵) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کذب من زعم انہ امن بی وبما جئت بہ وھو یبغض علیا فھو کاذب لیس بمؤمن (اخرجہ الخوارزمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا ہے جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز کہ مین لایا ہون اسپر یقین رکھتا ہے درآنحالیکہ وہ علی سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہین ہے ؁

(۶) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لو ان امتی ابغضوک لکبھم اللہ علی مناخرھم النار (اخرجہ الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی اگر میری امت تجھ سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اسے ناک کے نتھنوں کے بل آگ میں اوندھا دھکیلے گا +

(۷) عن سعید بن ذویب قال قال علی فی الرحبۃ انشد کم باللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول اللہ ولیی انا ولی المؤمنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ النسائی) سعید بن ذویب سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ میں ان لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جنہوں غدیر خم کے روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہو تو بیان کرے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اسکا یہ (یعنے علی) ولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے ۔

(۸) عن عبد اللہ بن بریدۃ قال حدثنی ابی قال لم یکن من الناس ابغض الی من علی حتی احببت رجلا لا احببتہ الا علی بغض علی فبعث ذلک الرجل علی خیل فصحبتہ وما صحبتہ الا علی بغض علی فاصاب سبیا فکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الیہ من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفۃ افضل من السبی حین خمس صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی اٰل علی فاتانا وراسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال اما ترو الوصیفۃ صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی اٰل علی فوقعت علیھا فکتب و بعثنی مصدقا لکتابہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا لما قال فی علی فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرء کتابہ فجعلت اقول علیہ صدق فامسک بیدی وقال اتبغض علیا فقلت نعم فقال لی لا تبغضہ وان کنت تحبہ فازدد لہ حبا فوالذی نفسی بیدہ لنصیب اٰل علی فی الخمس افضل من وصیفۃ فما کان احد بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احب الی من علی قال عبد اللہ ھو ابن بریدۃ واللہ ما کان فی الحدیث بینی وبین النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر ابی (اخرجہ النسائی) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے لوگوں میں سے کسی کا اتنا بغض نہیں تھا جس قدر کہ جناب امیر کا ۔ یہانتک کہ میں ایک آدمی کو اسوجہ سے پیار کرنے لگا کہ وہ جناب امیر سے بغض رکھتا تھا ۔ وہ آدمی ایک دفعہ ایک گروہ پر بھیجا گیا ۔ میں نے جناب امیر کے بغض کی وجہ سے اسکی رفاقت اختیار کی اس نے لڑکر اس گروہ کو اسیر کر لیا اور حضرت کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ کوئی آدمی بھیجا جائے تاکہ خمس مال کا اسکے حوالہ کیا جائے حضرت نے جناب امیر کو خمس لینے کو لیے ہمارے پاس بھیجا ۔ قیدیوں میں ایک کنیز تھی جو سب قیدیوں میں افضل تھی جب پانچواں حصہ

جبا مانگیا تو وہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور سا اہل بیت کے حصہ میں سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ایک دفعہ جناب علی ہمارے پاس تشریف لائے انکے سر کے بالوں سے قطرے ٹپک رہے تھے ہم نے پوچھا آپکے غسل کرنے کی کیا وجہ ہے فرمانے لگے تمنے نہیں دیکھا کہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ہے۔ میںنے اس سے صحبت کی ہے بس اس شخص نے یہ تمام واقعہ لکھکر مجھے تصدیق کے لیے حضرت کے پاس بہیجا جب حضرت کے پاس پہونچا اور خط حضور کو دیا۔ اور آپنے اس خط کو پڑہا میںنے اسکی تصدیق کی آپنے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے میںنے کہا ہاں فرمایا اسکا بغض مت رکھ بلکہ اگر تو اسکو دوست رکھتا ہے تو اور بھی زیادہ دوست رکھ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ خمس میں علی کی آل کا حصہ کنیز سے بدرجہا افضل ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے جناب امیر سے کوئی زیادہ ترعزیز نہیں تہا۔

عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ اسحدیث میں میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بجز میرے والد بزرگوار کے اور کوئی دوسرا نہیں۔

جناب امیر کی تولا کے بغیر انسان جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوان عبد احبد اللہ عزوجل مثل ما قام نوح وکان لہ مثل احد ذھبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتے یحج الف حج علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اگر کوئی خدا کا بندہ خدائے عزوجل کی اتنی عبادت کرے کہ جس قدر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں قیام فرمایا ہے اور احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے پھر اسکی عمر اس قدر دراز ہو کہ پاپیادہ ایک ہزار حج کرے۔ اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے۔ پھر اگر یا علی تجھے دوست نرکھتا ہو تو وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکیگا۔ اور نہ اس میں داخل ہو سکیگا۔

جناب امیر علیہ السلام کی محبت کی فضیلت

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ (اخرجہ

الدیلمی) والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی خدا سے محبت کی جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدائے تعالے سے بغض رکھا +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح سے کھا جاتی ہے جس طرح سے کہ آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے +

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل بورقۃ آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبت علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل میرے پاس آس کے درخت کا ایک سبز پتا لیکر آئے اس پر سفیدی سے لکھا ہوا تھا میںنے جناب علی بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیا ہے یہ بات انکو پہونچا دو۔

(۴) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا یضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتھ کوئی برائی ضرر نہیں پہونچا سکتی اور اسکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں پہونچا سکتی +

(۵) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے یا علی خوشی ہو اسکے لیے جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری تصدیق کرے۔ اور افسوس ہو اسپر جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے +

(۶) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن کے نامہ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہو۔

(۷) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ

من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان ہے اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف دیکھنا عبادت ہے ٭

(۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عز وجل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علی کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو اللہ تعالی دوزخ کو پیدا نکرتا ٭

(۹) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر ھاب لقومی ولا محاب لقرابتی هذا جبریل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاکر فرمانے لگے اللہ تعالے تمہارے ساتھ مباہات کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے۔ اور علی کو خاص طور سے بخشتا ہے۔ میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم کو ڈرانیوالا اور اپنے رشتہ داروں کو دہشت دلانے والا نہیں جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علی سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا شقی وہی ہے جو انکی زندگی اور انکی موت کے بعد ان سے بغض رکھے۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی ان اللہ عز وجل قد زینک بزینۃ لم یزین العباد احب اللہ منها - الزهد فی الدنیا لا تنال الدنیا فیک شئ ووهب لک حب المساکین رضوا بک اماما ورضیت لهم اتباعا فطوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک فاما الذین احبوک وصدقوک فهم جیرانک فی دارک ورفقاءک فی قصرک واما الذین ابغضوک وکذبوا علیک فحق علی اللہ ان یوقفهم موقف الکذابین یوم القیمۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والخطیب والدیلمی فی فردوس الاخبار وابن الجوزی فی اسد الغابہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے تھے یا علی پروردگار نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ تمام بندوں کو اس سے بہتر زینت سے آراستہ نہیں کیا۔ وہ زہد فی الدنیا ہے۔ پس تجھے ایسا بنایا ہے کہ دنیا تجھ تک کسی بات میں نہیں پہونچ سکیگی

اور سکینوں کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ تجھے اپنا امام پاکر خوش ہو گئے ہیں اور تو انکو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو گیا ہے اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور اسپر افسوس ہے جو تیرا بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ۔ پس وہ لوگ جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیری تصدیق کرتے ہیں اور جنت میں تیری ہمسایہ اور تیرے قصر میں تیرے رفیق ہونگے ۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکھتے ہیں اور تیری تکذیب کرتے ہیں انکو خدا تعالے حق رکھتا ہے کہ انکو قیامت کے روز جھوٹوں کی جگہہ میں کھڑا کرے ۔

(۱۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسہ اللہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن میں لگایا ہے اپنے ہاتھہ میں لینے کی آرزو رکھتا ہو چاہیے کہ علی کی محبت سے متمسک ہو ۔

(۱۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا ینال ولایتی الا بحب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ تجھے دوست رکھے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہیں پہونچ سکتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے ۔

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ طوبی لمن احبک ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک بعدی (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست میرا دوست ہے خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور جس نے کہ تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا تیرا بغض رکھنے والا خدا کے ساتھہ بغض رکھنے والا ہے افسوس ہے اسپر جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے

(۱۴) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق وکان علی یقول والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعھد النبی الامی صلے اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ

جناب امیر سے فرماتے تھے کہ نہیں دوست رکھے گا تجھے مگر مومن اور تجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور انسان کو ظاہر کرتا ہے البتہ بہ تحقیق نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا کہ مجھے نہیں دوست رکھے گا مگر مومن اور مجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق ✣

(۱۵) عن محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا انہ قال لا یبقی مومن الا فی قلبہ ود لعلی بن ابی طالب اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں عنقریب خدا تعالےٰ انکے ساتھ دوستی کریگا) فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا نہیں رہے گا جسکے دل میں جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے ✣

(۱۶) عن عبد اللہ بن ظالم قال جاء رجل الی سعید بن زید فقال انی احببت علیا حبا لم احب شیئا قط قال نعم ما رایت احببت رجلا من اہل الجنۃ (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن ظالم ناقل ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے آکر کہا کہ میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوئی سعید کہنے لگے کیا اچھی بات تجھے سوجھی ہے کہ تو جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی سے محبت کرتا ہے

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ھذین وابا ھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیٰمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونو (یعنے حسنین علیہما السلام) کو اور ان دونوں کے والد اور والدہ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن جلوس عندہ ذات یوم والذی نفسی بیدہ لا یزال قدم عن قدم یوم القیٰمۃ حتے یسال اللہ تعالیٰ الرجل عن عمرہ فیما افناہ وعن جسدہ فیما ابلاہ وعن مالہ مم کسبہ فیم انفقہ وعن حبنا اہل البیت فقال لہ عمر رضہ ما اٰیۃ حبکم فوضع یدہ علے راس علی وھو جالس الی جانبہ وقال اٰیۃ حبی حب ھذا من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابو برزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکیگا جب تک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا

جائیگا اول اسکی عمر سے کہاں خرچ کس بات میں صرف کی ہے پیر اسکے جسم سے کہ کس امر میں اس نے اسکو آزمایا ہے اور اسکے مال سے کہ کس طرح سے اس نے اسے حاصل کیا اور کہاں پر اسکو خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے علی حضرت کے ایک طرف پر بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہماری محبت کی نشانی اسکے ساتھ ہمارے بعد محبت رکھنا ہے ✤

(۱۹) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبک فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضک اماته اللہ میتة جاهلیة (اخرجه الخوارزمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا جو شخص کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان میں گھیرا ہوا رہے گا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھے گا اللہ تعالے اسکو کفر کی موت سے مار یگا۔

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قالوا یا رسول اللہ من هؤلاء الذین امرنا اللہ بمودتهم قال علی وفاطمة وابناهما (اخرجه البغوی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (کہدے یا محمد میں نہیں تم سے مانگتا ہوں اس تبلیغ رسالت پر کچھ اجرت مگر رشتہ داروں کی دوستی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں جن کی مودۃ کر لیسے خدا نے ہمکو امر فرمایا ہے حضرت نے فرمایا وہ علی و فاطمہ اور ان دونو کے دونوں بیٹے ہیں ✤

(۲۱) عن مالک قال طلع علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما یضحک فقام الیه عبد الرحمن ابن عوف فقال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما الذی اضحکک فقال بشارة اتتنی من عند اللہ فی ابن عمی واخی وابنتی ان اللہ تعالی لما زوج فاطمة امر رضوان فهز شجرة طوبی فملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبینا اهل البیت ثم انشاء من تحتها ملیکة من نور فاخذ کل رقا فاذا استوت القیمة باهلها ناحت الملیکة الخلائق فلا یلقون محبا لنا اهل البیت الا اعطوه رقا فیه برات من النار فبابی اخی وابن عمی فکاک رقاب الناس من النار (اخرجه الخوارزمی) مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا میرے ابن عم اور بھائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجھے بشارت آئی ہے۔ کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا رضوان کو حکم دیا اس نے طوبے کے درخت کو ہلایا اس سے رقعے یعنے نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبوں کی تعداد کے موافق گرے پھر اسکے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے۔ انھوں نے وہ رقعے لیے۔ جب قیامت

اپنے لوگون کے ساتھ قائم ہوگی وہ فرشتے خلقت کو پکارینگے۔ اور ہم اہل بیت کے محبون سے یون ہی نہ ملینگے بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دینگے جن مین دوزخ سے نجات پانے کی بشارت درج ہوگی پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگون کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے +

(۴۲) عن سلیمان قال له رجل ما اشد حبك لعلی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی (اخرجه الخوارزمی) سلمان رضی الله عنہ سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے نہایت پیار کرتے ہین کہنے لگے بیشک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا +

(۴۳) عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق الله تعالی من نور وجه علی ابن ابی طالب سبعین الف ملکا یستغفرون له ولمحبیه الی یوم القیامة (اخرجه الخوارزمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے علی کے مونہہ کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے ہین جو قیامت تک علی اور علی کے محبون کے لیے استغفار کرتے رہین گے +

(۴۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من اتخذ علیا اخا من اهل السموات اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرائیل واول من احبه من اهل الجنة حملة العرش ثم رضوان خازن الجنة ثم ملك الموت یترحم علی محبی علی کما یترحم علی الانبیاء (اخرجه صاحب الیواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہل آسمان سے جس نے کہ اول علی کو بھائی بنایا ہے وہ اسرافیل ہین پھر میکائیل پھر جبرائیل ہین اور اہل جنت مین سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہین پھر رضوان خازن جنت اور پھر ملک الموت علی کے محبون پر وہ اس طرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیا پر +

(۴۵) عن انس بن مالك قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد رأیته فی النوم یا انس ما حملك علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی حتی ادرکتك العقوبة ولولا استغفار علی لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولکن ابشر فی بقیة عمرك ان اولیاء علی ومحبیهم السابقون الاولون الی الجنة وهم جیران الله واولیاء الله حمزة وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاکبر لا یخشی یوم القیامة من احبه (اخرجه الخوارزمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بیشک جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علی کی نسبت سنا لوگون کو نہین سنا تا وقتیکہ تجھے عذاب الہی پہونچے اگر علی تیرے لیے

حضرت ذکر تے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر مین لوگون کو بشارت بیان کرتا رہیو۔ کہ
علی محب سب سے پہلے جنت مین جانے والے ہین اور وہ اللہ تعالی کی ہمسائگی مین رہین گے اور خدا کے
ولی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہین علی تو صدیق اکبر ہین جو شخص کہ ان سے محبت رکھیگا وہ قیامت کے
روز نہین خائف ہوگا +

(۲۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ و
قیامہ واستجاب دعاہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا من احب ال
محمد امن من حساب المیزان والصراط الا ومن مات علی ال محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع
الانبیاء الا ومن ابغض ال محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ ائس من رحمۃ اللہ (اخرجہ
الخوارزمی فی المناقب) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالے اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اسکی دعا مستجاب
ہوتی ہے جس نے علی سے محبت کی خدا اسکے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت مین اسے ایک شہر
عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب سے اور میزان سے
اور صراط سے امن مین ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اسکا مین ضامن
ہون کہ انبیا کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے
وہ قیامت کو روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اسکی پیشانی پر خدا کی رحمت سے نا امیدی کی آیت
لکھی ہوئی ہوگی +

(۲۷) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا
تہیا للدخول الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہو اسے کہدو جنت مین داخل ہونیکے لیے آمادہ ہوجا

(۲۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عہد الی عہدا فی علی فقلت یا
رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الہدی ومنار الایمان وامام الاولیاء و
نور لمن اطاعنی وھو کلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی
(اخرجہ یوسف الکنجی) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہ
تحقیق علی کی نسبت خدا نے مجھ سے ایک عہد کیا مینے عرض کیا یا رب وہ مجھسے بیان فرما پروردگار نے
فرمایا سن مینے عرض کیا یا رب مین سن رہا ہون فرمایا علی ہدایت کا علم اور ایمان کی نشانی اور ولیوں کا

امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتا ہے اور وہ ایک کلمہ ہے جسکو کہ متقیون نے لازم گردان لیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے کہ اس سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا۔

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرد علی الحوض رایۃ علی امیرالمؤمنین وامام الغر المحجلین فاقوم واخذ بیدہ فیبیض وجہہ ووجوہ اصحابہ فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین من بعدی فیقولون صدقنا الاکبر وتبعنا الاصغر ونصرناہ وقاتلناہ فاقول رووا رواءً مرویین فیشربون شربۃ لا یظماؤن بعدہا ابدا ووجہ امامہم کالشمس الطالعۃ ووجوہہم کالقمر لیلۃ البدر او کاضواء نجم فی السماء (اخرجہ ابن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے حوض کوثر پر امیرالمؤمنین امام الغر المحجلین کا علم پہونچیگا مین اسکا ہاتھ پکڑکر کھڑا ہوجاؤنگا اسکا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہوگا مین انسے پوچھونگا تمنے میرے بعد ان دو بھاری چیزون کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ کہین گے بڑی چیز کی ہمنے تصدیق کی اور چھوٹی چیز کی پیروی کی اور اسکی مدد کی اور اسکے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ مین انسے کہونگا جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پیین گے کہ جسکے بعد انکو پھر پیاس نہین لگے گی۔ انکے امام کا مونہہ مثل سورج کے چمکتا ہوگا اور انکے مونہہ چودہوین رات کے چاند کی طرح سے ہونگے یا آسمان کے نورانی ستارون جیسے ہونگے ✦

(۳۰) عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان للہ عمودا تحت العرش یضئی لاہل الجنۃ کما تضئی الشمس لاہل الدنیا لا ینالہ الا علی ومحبوہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرکے گیا حضرت نے مجھے فرمایا اے ابا سعید مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگون پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی نہین جاسکے گا مگر علی یا اسکے محب ✦

(۳۱) عن ابی ہریرۃ قال صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر ثم قال اتدرون بما ہبط جبرئیل ثم قال ہبط جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ غرس قضیبا فی الجنۃ ثلثۃ من یاقوت حمراء وثلثۃ من زبرجد خضراء وثلاثۃ من لؤلؤۃ رطبۃ ضرب علیہا طاقات جعل بین الطاقات غرفا وجعل فی کل غرفۃ شجرۃ وجعل حملہا الحور العین واجری علیہا عین السلام ثم امسک فوق

رجل من القوم فقال یا رسول اللہ لمن ذلک القضیب فقال من احب ان یتمسک بذلک القضیب
فحب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑہی اور نماز پڑھکر ارشاد کیا آیا تم کو معلوم ہے کہ جبرئیل کیا خبر
میرے پاس لائے ہیں پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ جبرئیل یہ خبر لائے ہیں کہ خدا تعالی نے شاخیں جنت میں
لگائی ہیں تین سرخ یاقوت کی اور تین سبز زمرد کی اور تین تازے موتی کی اور انپر طاق لگائے ہیں اور
ہرایک طاق میں غرفے بنائے ہیں اور ہرایک غرفہ میں ایک درخت لگایا اور انکے پہل حور عین ہیں اور
ان درختوں کو سلامتی کے چشمہ کا پانی دیا ہے۔ یہ فرماکر حضرت خاموش ہوگئے۔ ایک شخص کو دوڑا اور
عرض کرنے لگا وہ شاخ کس کے لیے ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ کو پکڑنا چاہتا ہے
اسکو چاہیے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے ✦

(۳۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری الی السماء الرابعۃ فاذا
انا بملک جالس علی منبر من نور والملائکۃ تحدق بہ فقلت یا جبرئیل من ہذا الملک قال ادن
منہ وسلم علیہ فدنوت منہ وسلمت علیہ فاذا باخی وابن عمی علی فقلت یا جبرئیل سبقنی علیا
الی السماء الرابعۃ فقال لی یا محمد لا ولکن الملائکۃ شکت حبہا لعلی لخلق اللہ ہذا الملک من
نور علی صورۃ علی فالملائکۃ تزورہ فی کل لیلۃ جمعۃ ویوم جمعۃ سبعین مرۃ یسبحون ویقدسون
اللہ ویہدون ثوابہ لمحبی علی (اخرجہ عبد اللہ بن یوسف الکنجی الشافعی) انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جب ہم چوتھے آسمان پر
تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتہ نور کے منبر پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام فرشتے اس کے
گرد حلقہ زن ہیں ہمنے جبرئیل سے کہا یہ فرشتہ کون ہے جبرئیل کہنے لگے آپ اسکے پاس جاکر سلام
کریں ہم اسکے پاس گئے اور سلام کیا کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارا بہائی اور ابن عم علی ہے۔ ہم نے
جبرئیل سے کہا کیا تم ہمسے پہلے علی کو چوتھے آسمان پر لے آئے ہو جبرئیل کہنے لگے یا محمد نہیں۔ مگر
فرشتوں نے علی کی محبت سے شکایت کی تھی پس خدا تعالے نے نور سے اس فرشتہ کو علی کی صورت پر
پیدا کیا پس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو فرشتہ ستر دفعہ اسکی زیارت کرتے ہیں اور خدا کی تسبیح پڑہتے ہیں
اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکا ثواب علی کے محبوں کو پہونچاتے ہیں

جناب امیر علیہ السلام کے شیعوں کے فضائل

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ فھم فائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٓئک ھم خیر البریۃ (اخرجہ ابن عساکر والخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ پس وہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجون تک پہونچنے والے ہین اور اسی حالت مین یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے اچھے ہین ؃

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولٓئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین (اخرجہ ابن مردویہ وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ بتحقیق جو لوگ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ وہ لوگ تم ہو اور تمہارے شیعہ ہین قیامت کے روز خوش اور خوشنود کیے گئے ؃

(۳) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع قول اللہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولٓئک ھم خیر البریۃ انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جئت الامم یوم القیامۃ تدعون غرا محجلین (اخرجہ ابن مردویہ والخوارزمی فی المناقب والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو نے خدا تعالیٰ کے فرمانے کو نہین سنا ہے کہ بتحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے لیکن اچھے وہی لوگ ہین سب خلقت سے بہتر۔ وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہین۔ میرا اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب قیامت کے روز تمام گروہ حاضر ہونگے تو تم سفید مونھ اور نورانی ہاتھ اور پاؤن والے پکارے جاؤگے

(۴) عن عبداللہ قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المھاجرین والانصار الا ما کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضب فقد اغضبنی فلما جلس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا علی قال اذانی بنو عمک فقال یا علی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف

ذریاتنا واشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجه احمد فی المناقب فابوسعید فی شرف النبوۃ ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصاری موجود تھے سوا ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آتے ہوئے نظر آئے انکے چہرہ سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اسے غضب دلایا ہے اس نے مجھے غضب دلایا ہے جب جناب امیر آکر بیٹھ گئے حضرت نے ان سے پوچھا یا علی تمہیں کیا ہوا ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کے بنی اعمام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے بائیں ہوں +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من ھذہ الامۃ سبعون الفا لاحساب علیھم ثم التفت الی علی فقال ھؤلاء شیعتک یا علی وانت امامھم (اخرجہ الشیخ الحرم الحافظ محمد بن یوسف بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری فی درر السمطین فی فضائل علی والبتول والحسنین) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو انکے آگے ہوگا۔

(۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاھلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر وانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ اے علی بتحقیق خدا تعالی نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت ھذا فی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوھھم حولی اشفع لھم ویکونون فی الجنۃ جیرانی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین الی متابعۃ سید المرسلین ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ

الخلفاء و ابن اسبوع الاندلسی فی الشفا و ابوسعید عبد الملک بن محمد بن ابراہیم الخرکوشی فی شرح اللباب) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہو گے اور تمہاری شیعہ نور کے منبروں پر سفید مونہہ والے میرے اردگرد ہونگے میں انکی شفاعت کرونگا و جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے ✦

(۸) عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک ترودن علی الحوض رواءً مرویین مبیضة وجوههم وان اعداءک یرودن علی ظمأ مقمحین (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع ابراہیم) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو او تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہونگے پورا سیراب ہونا تمہارے مونہہ نورانی سفید ہونگے اور تمہاری دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہونگے ۔

(۹) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظهورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق پرور دین پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضی علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کہ سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے ازواج انکے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دہنے بائیں ہونگے ✦

(۱۰) عن ام سلمة قالت ان فاطمة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعها علی فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیها رأسه قال ابشر یا علی انت وشیعتک فی الجنة (اخرجه فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السنبلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف سر اقدس اٹھا کر ارشاد کیا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے

تنبیہ

ان احادیث کے سوا اور بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے ۔ امامیہ مذہب کے عالم مدعی ہیں کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ہمارا ہی گروہ اکناف عالم میں اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔ اور علماء اہل سنت وجماعت دعویدار ہیں کہ وہ شیعہ اولی ہم ہیں چنانچہ

حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں و شیعۃ اهل البیت هم اهل السنۃ والجماعۃ لانهم الذین احبوا
هم کما امرهم الله و رسوله واما غیرهم فاعداءهم فی الحقیقۃ یعنے اہل سنت وجماعت ہی شیعہ اہل بیت
ہیں کیونکہ یہی لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور اہل سنت کے سوا
دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی ایک
رسالہ میں جو فرقہ امامیہ کے جواب میں لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں۔ اہل سنت میگویند مائیم شیعہ اولی و احادیث
در فضل شیعہ وارد اند مورد آن مائیم نہ روافض +
اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ جس شیعہ گروہ کے یہ فضائل ہیں یہ صدر تین وارد میں انکا کیا اعتقاد تھا کیونکہ کتب
سیر اور تاریخ اور رجال کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین میں جناب امیر علیہ السلام کی ذات با
برکات کی نسبت علی العموم لوگوں کے سات مذہب تھے جنکے معتقدات میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔
(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ اسیوں گرد نواح بصرہ میں آباد تھا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ
الله مسلمان تک بھی نہیں جانتا تھا یہ گروہ ابتدا میں حروریہ کے نام سے مشہور تھا آخر میں خوارج
اور مارقین کے نام سے معروف ہوا +
(۲) دوسرا گروہ شام کے نو مسلمانوں کا تھا جو امیر معاویہؓ اور آل مروان کا طرفدار تھا یہ گروہ جناب
امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجھتے تھے لیکن ان کی شان اقدس میں بر سر محراب و منبر سب و شتم کرتے
تھے۔ آخر محققین اسلام نے انکو نواصب کا خطاب دیا۔
(۳) تیسرا گروہ جناب امیر کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجھتا تھا مگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم
کا قائل نہیں تھا یہانتک کہ انکو امیر معاویہ کے مساوی سمجھتا تھا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد تر خاتمہ
کر دیا کہ اسکا نام تک مشہور نہ ہوا +
(۴) چوتھا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دیگر اصحاب سے افضل جانتا تھا
یہی گروہ اہل سنت وجماعت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی سواد اعظم نے دنیا بھر میں فروغ
پایا +
(۵) پانچواں گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی
افضل اور اعلیٰ سمجھتا تھا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تھے اور ابتدا میں امام مالک[1]

---

[1] قال ابو عمر وقف جماعۃ فی علی و عثمان فلم یفضلوا واحدا منهما علی صاحبہ منهم مالک
بن انس و یحیی بن سعید القطان (استیعاب)

اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونون صاحبوں کے مفاضلہ مین متوقف تھا۔

(۶) چھٹا گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلے سمجھتا تھا اور فضلہم علے ترتیب الخلافۃ کا قائل نہین تھا۔ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ اور حضرت عثمان شہید بے دیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا تھا۔ یہ لوگ تفضیلیہ اور شیعہ اولی کہلائے جاتے تھے۔

(۷) ساتوان گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتا تھا۔ چونکہ ابتداہی سے اہل سنت کی جماعت کثیر اطراف بلاد مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتوین قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا مین آباد تھا۔ بوجہ تخالف مذہبی کے اہل سنت اس ساتوین گروہ کو انکے چڑانے کے واسطے انکو رافضی کہنے لگ گئے +

شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین حدثنا شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لا یحبہم الا مؤمن) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ و امام مسجد ایشان بودہ در کوفہ وشعبہ کہ از مشائخ کبار اہل الحدیث ست و اورا امیر المومنین فی الحدیث گفتہ اند ازوی روایت حدیث کردہ ازینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقادہاے ایشان در زمان سابق باین خرابی و رسوائی کہ حالا متعارف نبودہ ست چنانچہ گفتہ اند کہ در آنوقت اعتقاد اینہا زیادہ برین نبودہ کہ امیر المومنین علی را بیشتر دوست میداشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت باین ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلامہ

شیخ نورالحق کا لکھنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علمائے اہل سنت بوجہ تنفر مذہبی کے شیخین کے سب کرنے والون سے مطلق اخذ حدیث نہین کرتے تھے بلکہ خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتے تھے چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین لکھتے ہین قال ابو داود لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنے روافض کی گواہی تک قبول نہین کرتے تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قال اما منا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ اہل الاہواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ

پس ثابت ہوا کہ وہ چھٹا گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس سمجھتا تھا وہی شیعہ اولی کا گروہ تھا جس سے علمائے اہل سنت بھی اخذ حدیث مین مضائقہ نہین کرتے تھے خاتم المحدثین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین و نیز باید دانست کہ شیعہ اولی کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بلقب شیعہ ملقب بودند و چون غلاۃ روافض و زیدیان و

اسماعیلیہ باین لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و مستور اعتقادی و عملی گردیدند خوفاً عن التباس الحق عن الباطل فرقہ سنیہ وتفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را اہل سنت وجماعت ملقب کردند لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا مین شیعہ کے نام سے مشہور تھے محض ادعا ہے جسکا کوئی ثبوت نہین ملتا اگر اہل سنت ابتدا مین شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ فرقے کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہین ان مین سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلائے جاتے تھے جو جناب امیرؑ کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تھے۔ ماسوا اسکے اگر اہل سنت ابتداءً شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ و اسماعیلیہ بوجہ خصومت کے کبھی اس نام کو اپنے لیے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند کرتے۔ علاوہ برین متاخرین اہل سنت ان شیعان اولی کو اعتقاد تفضیل کے باعث سے ہمیشہ بدعتی کہتے چلے آئے ہین اگر اہلسنت بھی اسی گروہ مین شامل ہوتے تو وہ بیچارے مبتدع کیون قرار دیے جاتے۔ چنانچہ حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین ترجمہ ابان بن تغلب لکھتے ہین ابان بن تغلب الکوفی شیعی لکنہ صدوق وقد وثقہ احمد وابن معین وابوحاتم وقال کان غالیا وقال الجوزجانی[1] زائغ مجاھر فلقائل ان یقول کیف ساغ توثیق مبتدع وحد الثقة العدالة والاتقان فکیف یکون

---

[1] جوزجانی خود تو متعصب خارجی ہین لیکن ابان بن تغلب کو بوجہ شیعیت کے زائغ اور مجاہر ٹھہراتے ہین لسان المیزان مین علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہین وممن ینبغی ان یتوقف فی قبول قولہ فی الجرح من کان بینہ وبین من جرحہ عداوة سببھا الاختلاف فی الاعتقاد فان الحاذق اذا تأمل ثلب ابی اسحاق الجوزجانی لاھل الکوفة رای العجب وذلک لشدة انحرافہ فی النصب وشھرة اھلھا بالتشیع فتراہ فی جرح من ذکرہ بلسان ذلق وعبارة طلق حتی انہ اخذ یلین مثل الاعمش وابی نعیم وعبداللہ بن موسی اساطین الحدیث وارکان الروایة الخ

یعنے یہ ضرور ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اس نے کسی شخص کے حق مین اختلاف اعتقاد کی عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے مین تامل کرنا چاہیے چنانچہ اگر کوئی دانا ابو اسحاق جوزجانی کی نکتہ چینی کو جو اسنے اہل کوفہ کے نسبت کی ہے تامل کرے۔ تو ایک عجیب معاملہ دیکھیگا۔ کہ کوفہ کے لوگون مین سے اس نے جس کسیکا ذکر کیا ہے اسکی جرح کرنے مین کسقدر زبان کے تیزی کو کام مین لایا ہے یہانتک کہ اعمش اور ابونعیم اور عبداللہ بن موسے جیسے اساطین حدیث اور ارکان روایت کو بھی نرم کر ڈالا ہے۔

علا من هو صاحب بدعة وجوابه ان البدعة على ضربين صغرى کغلو التشیع او کالتشیع بلا غلو فلا تحرف فهذا کثیر من التابعین وتابعیهم مع الدین والورع والصدق فلو ذهب حدیث هولاء لذهب جملة من آثار النبوة وهذا مفسدة بینة ثم بدعة الکبری کالرفض الکامل والغلو فیه والحط علی ابی بکر وعمر والدعاء الی ذلک فهذا النوع لا یحتج به ولا کرامة فیه یعنے ابان بن تغلب کوفہ کا باشندہ شیعہ تہا لیکن صادق تہا ہم کہتے ہین کہ اسکا صدق ہمارے لیے ہے اور اسکی بدعت اسکے لیے ہے۔ امام احمد ابن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم نے اسکو ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع مین غلو کرنے والا تہا۔ جوزجانی ناصبی کہتا ہے وہ حق سے پہرا ہوا۔ اور بدگو تہا۔ قائل کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جا سکتی ہے۔ ثقہ کے لیے عدالت اور اتقان لازم ہے۔ پس جو شخص کہ بدعتی ہو کیونکر عادل ہوسکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت صغرے جیسے کہ تشیع مین غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو کے پس یہ نا ملائم نہین ہے کیونکہ ایسی شیعیت تابعین اور تبع تابعین مین دین اور ورع اور صدق کے ساتہ بکثرت پائی جاتی تہی اگر ان کی احادیث سے ہاتہ کہینچ لیا جاوے۔ تو تمام آثار نبویہ ہاتہ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے جس سے ایک ظاہری فساد پیدا ہو جاوے گا۔ دوسری بدعت کبرے ہے جیسے کہ پورا رفض اور اس مین غلو کرنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مرتبہ سے گرانا ایسی قسم کی حاجت نہین ہے۔ اور نہ اس مین کوئی خوبی ہے۔

اس عبارت سے چند امور پیدا ہوتے ہین۔

اول۔ یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنے جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ بہ نسبت دوسرے صحابہ کے زیادہ محبت رکہنا) یا غلو تشیع (یعنے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جسکی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کی ہے والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر وعمر فهو غال فی التشیع) یہ دونو امر اہل سنت کے نزدیک بدعت صغری ہین۔

دوم۔ یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین مین پایا جاتا تہا۔

سوم۔ یہ کہ اگر ان شیعان اولی کی روایتون سے دست کشی کی جاوے تو آثار نبویہ کے ہاتہ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے۔

چہارم۔ یہ کہ اہل سنت نے صاحبان بدعت کبری یعنے روافض سے اقتدا حدیث نہین کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے۔

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ غلو تشیع (یعنے شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی جسکو متاخرین نے بدعت

صغری قرار دیا ہے اسکی کہاں تک اصلیت ہو۔

بدعت کہتے ہیں امر محدث فی الدین جسکا ماخذ کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا جناب امیر کی فضیلت کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے ملتا ہے سب سے قطع نظر کرکے ہم اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ائمہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصح الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں وفیہ اثبات فضیلۃ لعلی ولا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلہ لیس فیہ الدلالۃ لاستخلافہ) یعنے اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ باعث انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سے انکی خلافت پر استدلال نہیں ہوسکتا۔

حضرت اگر نہیں ہوسکتا نہ ہو ہمارا مطلب تو ثبوت افضلیت ہے سو وہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر فقال ابن ذنب ھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یعضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمۃ طریف بن عبد اللہ الموصلی) ابن جبیر کہتا ہے یعنے جناب امام زین العابدین سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے وہب بن الخیر بیان کرتا تھا کہ آپ کے والد ماجد جناب امیر نے منبر پر چڑھ کر ارشاد کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا ای عقل والے تجھے ہم کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے۔ مومن پنے اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے

صالح بن مہدی المقبلی علم شامخ فی ایثار الحق علی الآباء المشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراھم یجرحون المبتدع بقول شریک القاضی وقد قیل عندہ معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق و حارب علیا وبقولہ وقد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من ازدار علی علی وعمار و تراھم یتکلمون فی وکیع وامرابہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دینا وورعا یقولون یتشیع وتشیعہ انما ھو بمثل ذلک الشاذ کرنا من شریک۔ فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر۔ فلعمری ما یسلم منصفا الخروج عنہ وارادا المحدثون وسائر من سمی نفسہ بالسنۃ ردیۃ عنھم فاتبعوا فی الجانب الآخر ووضعوا ما رفع اللہ ودفعوا ما وضع انتہی کلامہ یعنے محدثین سے تعجب ہے کہ وہ

قاضی شریک کی بابت بیہ پایا اسکی سی باتون پر جرح کرنے لگتے تہین۔ چنانچہ ایکدفعہ اسکے پاس ذکر کیا گیا کہ امیر
معاویہ حلیم ہین۔ اس نے جواب دیا جو شخص کہ سمجہ کر بیوقوف بنجائے اور علی کے ساتھ جنگ کرے وہ حلیم نہین
ہوسکتا۔ اسی طرح سے اور ایکدفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے فلانے بہائی کی زیارت کو کیون نہین گیا۔ اس
نے کہا جو شخص کہ علی اور عمار پر عیب دہرے وہ ہرگز میرا بہائی نہین ہے۔ کبہی تو دیکہیگا کہ وہی محدثین ہین کہ ہم
اور اسکے امثال کو باوجود دین اور ورع مین انکے اسقدر رفیع الدرجات ہونیکے شیعہ کہنے لگتے ہین۔ اور
انکا شیعہ پن صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ پن اسیکا نام ہے جو کہ
ہمنے ذکر کیا ہے۔ تو مجہے اپنی جوانی کی قسم ہے۔ کہ پہر کوئی منصف مزاج اس سے نہین بچ سکیگا اہلحدیث و
نیز وہ لوگ جو اپنی جان کو اہل سنت کہلاتے ہین ان لوگون کو بدعتی ٹہیرانے کا ارادہ کرتے ہین اور خود دوسری
طرف بدعت مین گرفتار ہو جاتے ہین۔ اور جس بنیاد کو کہ خدا نے گرایا ہے اسکو بناتے ہین اور جسکو بنایا ہے
اس کو گراتے ہین ✦

ان مباحث سے یہ تو ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبع تابعین مین رائج تہا
اب ہمکو تہوڑی دیر کے لیے نگاہ اٹہا کر انکے اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکہنا چاہیے
کہ یہ غلو تشیع کوئی صاحب ان مین بہی رکہتا تہا یا نہین اگر بعض صحابہ ایسکے قائل نظر آئین تو ایسا اعتقاد
جو خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین پایا جاتا ہو اسکو بدعت قرار دینا خود بدعت ٹہریگا۔
حافظ ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بصدد ترجمہ جناب امیر
علیہ السلام تحریر فرماتے ہین روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید وزید بن ارقم
ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ہؤلاء علی غیرہ یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور خباب
جابر اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو
سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ بزرگوار انکو یعنے جناب امیر کو انکے غیر پر فضیلت دیا کرتے تہے۔ (حافظ
ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاج یوسف بن الزکی بن عبد الرحمان بن یوسف المزی الکلبی الشافعی نے
بہی اس حدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین نقل کیا ہے ✦

اسکے ماسوا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ نے کتاب المعارف مین جہان پر شیعان علی کا ذکر کیا ہے۔ لکہا ہے و
واسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطفیل صاحب رایۃ المختار وکان اخر من رای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم موتا۔ والمختار۔ وابو عبد اللہ الجدلی وزرارہ بن اعین وجابر الجعفی یعنے تشیع مین غلو کرنے
والون کے یہ نام ہین۔ ابوالطفیل مختار کا علم بردار جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیچہے دیکہنے والون سے

پیچھے فوت ہوا ہے اور مختار بن ابو عبیدہ ثقفی ۔ اور ابو عبداللہ الجدلی ۔ اور زرارہ بن اعین ۔ اور جابر الجعفی
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نسبت علامہ ابن عبدالبر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں
وکان ابو الطفیل عامر بن واثلۃ یتشیع فی علی ویفضلہ ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضی اللہ
عنہما ویترحم علی عثمان رضی اللہ عنہ (یعنے ابو الطفیل عامر بن واثلہ جناب امیر کی شان میں اعتقاد شیعیت
رکھتے تھے اور شیخین یعنے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی مدح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے ۔

ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ خطیب تاریخ بغداد
میں ترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں ۔ دخل شریک علی المھدی فقال لہ المھدی ما تقول فی علی بن ابی
طالب قال ما قال فیہ جدک العباس وعبد اللہ قال وما قالا فیہ قال اما العباس فمات وعلی عندہ
افضل الصحابۃ وقد کان یری کبراء المھاجرین یسألون عما ینزل علیھم من النوازل وھو ما احتاج
الی احد حتی لحق باللہ عز وجل واما عبد اللہ فانہ کان یضرب بین یدیہ بسیفین وکان فی
حروبہ رأسا متبعا وقائدا مطاعا فلو کانت امامتہ علی جور کان اول من یقعد عنھا ابوک لعلمہ
بدین اللہ وفقھہ فی احکام فسکت المھدی ولم یمض بعد ھذا المجلس الا قلیل حتی عزل شریک
رحمۃ اللہ علیہ (یعنی قاضی شریک ایکدفعہ مہدی عباسی کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات
میرے دادا حضرت عباس اور عبداللہ بن عباس انکے حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی تب کہنے لگا وہ کیا کہتے ہیں شریک
نے کہا عباس کا مرتے دم تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین پیچیدہ معاملات میں جو
کچھ مشکل پیش آتی تھی وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی ایسا تامین صحابہ سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں پیش آئی اور عبداللہ بن عباس تمام جنگ صفین میں جناب امیر کے تابع اور انکی فوج کے سردار تھے اگر جناب علی کی امامت ظلم ہوتی تو
سب سے پہلے عبداللہ بن عباس ہی بباعث اپنے علم دین اور فقہ فی الاحکام کے انکی شرکت سے کنارہ کش ہوجاتے مہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اور
گفتگو بند ہوئی تھوڑی مدت گذرنے پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو قضا کے عہدہ سے معزول کر دیا ۔

خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہمکو مبتدع اور اہل اہوا قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور خباب بن الارت اور جابر بن
عبداللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ الکنانی اللیثی رضی
اللہ عنہم و رضوا عنہ ہمارے پیشوا ہیں بابی انت وامی لنعم ما قلت یا رسول اللہ اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم ۔

ولنعم ما قال امامنا ابو عبد الله محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمۃ اللہ علیہ ؎ اذا نحن فضلنا علیا فاننا + روافض بالتفضیل عند ذوالجہل + وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ + رمیت نصب عند ذکر الفضل + فلا زلت ذا رفض ونصب کلیہما + بحبیہما حتی اوسد فی الرمل + وایضاً قال ؎ ولو کان الرفض حب آل محمد + فلیشہد الثقلان انی روافض + وقال البیہقی وانما قال الشافعی ذلک حین نسبہ الخوارج الی الرفض حسداً وبغیاً (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر) کیا اچھا فرمایا ہے ہمارے امام اعظم سیدنا و مولانا حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب ہم جناب علی علیہ السلام کو فضیلت دیتے ہیں کہ ہم بیوقوفون کے نزدیک رافضی ٹہیر اسے جاتے ہین اور جب ہم حضرت ابوبکر کے فضائل کو بیان کرتے ہیں تو ہم ناصبی قرار دیے جاتے ہیں پس مرتے دمتک ان دونوں صاحبون کی محبت مین ہمیشہ رفضی اور ناصبی ہون - اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رفض ہے تو جن انس گواہ رہین مین رفضی ہون بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امام شافعیؒ نے یہ اشعار اسوقت تصنیف کیے تھے جبکہ خوارج حسد اور بغی سے انکو رافضی کہا تہا +

اب ہم ان شیعہ بزرگوارون کے نام کی ایک فہرست مختصر ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ جنکو ایک طرف سے تو مبتدع قرار دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے - حافظ عبدالرحیم العراقی شرح الفیہ الحدیث مین لکھتے ہین وکتاب مسلم ملان من الشیعۃ یعنے صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتون سے مالامال ہے سیوطی علیہ الرحمۃ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین بخاری اور مسلم کے راویون کے بیان مین لکھتے ہین اردت ان اسرد اسماء من روی بالتشیع من اخرج لھم البخاری والمسلم او احدھما - وھم اسمٰعیل ابن ابان - واسمٰعیل بن زکریا الخلقانی - وجریر بن عبد الحمید - وابان بن تغلب الکوفی - و خالد بن مخلد القطوانی - وسعید بن فیروز - وابوالبختری - وسعید بن عمرو بن اشوع - و سعید بن عمیر - وعباد بن العوام - وعبایۃ بن ربعی - وعبداللہ بن عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی - وعبدالرزاق بن ہمام صاحب المصنف - وعبدالملک بن اعین - وعبیداللہ بن موسی العبسی - وعدی بن ثابت الانصاری - وعلی بن الجعد - وعلی بن الہاشم بن البرید و فضل بن دکین - وفضیل بن مرزوق الکوفی - وفطر بن خلیفہ - ومحمد بن جحادۃ الکوفی - و محمد بن فضیل بن غزوان - ومالک بن اسمٰعیل - وابو غسان یحیی بن الجزار ھولاء رموا بالتشیع انتہی اس ارادہ کرتا ہون مین کہ شمار کرون نام ان لوگون کے جو کہ تشیع کے ساتھ منسوب کیے ہین اور احادیث اخذ کیے ہین ان سے امام بخاری یا امام مسلم نے یا ایک نے ان دونون مین سے اور وہ اسمٰعیل بن ابان

اور اسمعیل بن زکریا خلقانی - اور جریر بن عبد الحمید الخ

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری نے المعارف میں بھی ایک فہرست دی ہے وہو ہذا۔ الشیعۃ۔ الحرث الاعور۔ وصعصعہ بن صوحان۔ والاصبع بن نباتہ۔ وعطیۃ العوفی۔ وطاوس۔ والاعمش۔ والو اسحاق السبیعی۔ ابو صادق۔ وسلمہ بن کہیل۔ والحکم بن عتیبہ۔ وسالم بن ابی الجعد۔ وابراہیم وحبہ بن جوین۔ وحبیب بن ثابت ومنصور بن معتمر۔ وسفیان الثوری۔ شعبہ بن الحجاج۔ وفطر بن خلیفہ۔ والحسن بن صالح بن حی۔ وشریک قاضی والو اسرائیل۔ ومحمد بن فضیل۔ ووکیع۔ وحمید الرواسی۔ وزید بن الحباب۔ والفضل بن دکین۔ والمسعودی اصغر۔ وعبید اللہ بن موسی۔ وجریر بن عبد الحمید۔ وعبداللہ بن داؤد۔ وہشیم۔ وسلیمان التیمی۔ وعوف الاعرابی۔ وجعفر الصبیعی۔ ویحیی بن سعید القطان۔ وابن لہیعہ۔ وہشام بن عمارہ۔ والمغیرہ صاحب ابراہیم۔ ومعروف بن خربوذ۔ وعبد الرزاق۔ ومعمر۔ وعلی بن الجعد۔

انکے سوا اکثر اور بھی ایسے حدیث ابنین شیعان علی کی قطار مین شمار کیے جاتے تھے۔ چنانچہ ابن خلکان وفیات الاعیان میں بہ ترجمہ امام نسائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین۔ الامام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی خرج الی دمشق وسئل عن معاویۃ وما روی من فضائلہ فقال ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی خصیتیہ حتی خرجوہ من المسجد یعنی امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی صاحب سنن کبیر دمشق مین گئے لوگون نے ان سے امیر معاویہ کے فضائل کے متعلق سوال کیا۔ امام نسائی نے جواب دیا کہ مجھے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث کے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے۔ یاد نہین ہے۔ دمشق کے لوگون نے امام نسائی کے خصیون پر لاتین مار کرانکو مسجد سے نکالدیا کیونکہ وہ شیعہ پن بیان کر رہے تھے۔

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین مصنف مستدرک علی الصحیحین ابو عبد الحاکم کے ترجمہ مین لکھتے ہین۔ قال ابن طاہر سالت ابا اسمعیل الانصاری عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر کان شدید التعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفا عن معاویۃ وآلہ متظاہرا بذلک ولا یعتذر منہ قلت اما الخرافۃ عن خصوم علی فظاہر واما امر الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی انتہی یعنی ابن طاہر ناقل ہین کہ مینے ابو اسمعیل انصاری سے حاکم کی نسبت استفسار کیا وہ کہنے لگے حاکم حدیث مین ثقہ ہے رافضی خبیث ہے پھر ابن طاہر کہتا ہے کہ حاکم شیعہ مذہب مین سخت متعصب تھا اور تقدیم اور خلافت مین اپنے آپ کو اہل التسنن ظاہر کرتا تھا معاویہ اور اسکی اولاد سے منحرف تھا اور اسکا اظہار کرتا تھا اور اس مین عذر نہیں

کرتا تہا۔ مین کہتا ہون کہ دشمنان علی سے اسکا انحراف تو ظاہر ہے لیکن شیخین کی ہر حال مین تعظیم کرتا تہا اسیلیے اسکو شیعہ کہنا چاہیے نہ رافضی +

بعض احباب خیال کرین گے کہ مولف نے اپنا مذہب نہین بتایا۔ کہ وہ حضرات اہل سنت کا نام لیوا ہے یا امامیہ صاحبان کی جناب سے عقیدت رکہنے والا ہے۔ اسیلیے یہ خاکسار جو اپنا مسلک کہتا ہے۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہے +

(۱) جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ سے افضل اور اعلے تہے۔
(۲) جناب امیر علیہ السلام اور اہل بیت کے بعد بلاشبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے افضل تہے۔
(۳) عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک صاحب مستحق خلافت تہا۔ اگر استحقاق خلافت کی نسبت دیکہا جائے تو استحقاق خلافت من حیث النبوۃ کسی کو بہی حاصل نہین تہا۔ کیونکہ خلافت فی النبوۃ امر محال ہے باقی رہ گئی خلافت فی القبار اصلاح است تو عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک کو اسکا استحقاق حاصل تہا جسکو حاصل ہوگئی وہی خلیفہ ہوگیا +

خلافت امر منصوص نہین تہا۔ اگر ہوتا تو اس قدر جہگڑے کیون پیش آتے اور انصار منا امیر او منکم امیر کیون کہتے آیا مہاجر اس نص کو نہ پیش کرتے +

اب اسکے بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کسکا حق تہا جسوقت کہ ہم یہ بحث کرنے لگین پہلے ہم کو یہ فیصلہ کرلینا چاہیے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست مین جو مختلف اصول استخلاف کے ہین ان مین سے کون سے اصول کی بنا پر ہم یہ فیصلہ کر رہے ہین آیا انتخاب کی بنا پر یا وراثت کے اصول پر +

وراثت کا اصول عموماً ہمارے دلون مین جاگزین ہے اور اسیکو نگاہ مین رکہکر فیصلہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین۔ لیکن وراثت کے اصول کے لحاظ سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی خلافت کا حق نہ حضرت ابوبکر کو حاصل تہا نہ حضرت امیر کو۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن اور انکے بعد امام حسین کا حق تہا انکے بعد انکی اولاد کا۔

بلاشبہ عرب کیلیے یہی سب سے بہتر اصول تہا اگر اسکو اختیار کیا جاتا۔ مگر اندرونی اور بیرونی چالاقیون نے جنکا کہ ہم عنقریب ذکر کرینگے کسی کو اسکی طرف ملتفت ہونے دیا۔ ماسوا اسکے عرب مین اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تہا وہ اس سے بالکل مختلف تہا۔ نہ پورا جمہوری تہا نہ پورا شخصی۔ نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی +

حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنا جس واقعہ سے ہوئی اس مین خاص اصول انتخاب وغیرہ کا مرعی نہین کہا گیا۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کو چند ساعتین نہین گذری تھین اور صحابہ کبار تجہیز و تکفین کا فکر کر ہی رہے
تھے کہ انکے پاس خبر آئی۔ کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین اس غرض سے جمع ہوئے ہین کہ اپنے مین سے ایک شخص کو
امیر اور خلیفہ بنالین سعد حقیقت مدینہ مین منافقانہ بیج جو پہلے سے عبداللہ بن ابی کے چالون سے بویا ہوا تھا جس
نے ایک دفعہ قریش کے ۔ ساتھ انصار کے ایک خفیف سی تکرار ہو جانے پر کہا تھا کہ یہ مصیبت تم نے آپ ہی غیرون کو
بلا کر اور شہر مین لبا کر اپنے سر پر ڈالی ہے (لائف اوف محمد مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۲۰۸) وہ اسوقت
قومی مساوات اور رقیبانہ حقوق کے پردہ مین بار آور ہوا اور اس نے انصار کو جلدی اس امر پر برانگیختہ کیا کہ
خلافت قریش کے ہاتھ مین نہ جاتی رہے چونکہ مدینہ طیبہ کے اصلی باشندے یہی تھے انکو مہاجرین (یعنے مکہ والو
کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تھا اور انکو یہ خیال تھا کہ ان وطن سے بھاگے ہوئے لوگون
کو ہمنے اپنے پاس رکہا ہے اور انکی اعانت کی ہے ہماری انپر احسان ہین یہ ہمارے زیر اطاعت ہوتے چاہیے
نہ کہ ہم انکے تابع فرمان بنجائین۔ وہ خدا کے رسول کی ذات بابرکات ہی ایسی تھی جسکی غلامی ہم دل و جان سے
کرتے تھے اب انکی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگون پر حکمرانی کا کوئی استحقاق نہین ہے نہایت الامر ہمکو
کو اپنے مین سے اپنا جداگانہ امیر بنالین۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو جو بنی خزرج کا سرگروہ تھا انصار نے بیعت
لیے نامزد بھی کر لیا تھا۔ غرضکہ بقول سر ولیم میور وقت نہایت نازک ہو گیا تھا اور اسلام کا آیندہ اتفاق
معرض خطر مین تھا (دیکھو کتاب انلس اوف ارلی خلافت صفحہ ۲

حضرت ابوبکر اور عمر یہ سنکر سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑے۔ حضرت ابوعبیدہ راستہ مین انکے ساتھ ہو لیے
تینون اصحاب انصار کے مجمع مین جا پہونچے اور وقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے باز رکھنے مین کامیاب
ہوئے۔ انتخاب خلیفہ کی نسبت حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابوعبیدہ مین جو اسوقت حاضر ہین ایک
کو منتخب کر لو۔ حضرت عمر نے عجلت کر کے کہ مبادا انصار مین سے کوئی برگشتہ نہ ہو جائے اور فتنہ برپا نہ ہو جائے
حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور حباب نے بنی خزرج کو برگشتہ کرنے کی بہتیری کوشش کی مگر بنی اوس
جو انصار مین سے دوسرا گروہ تھا بیعت کر لینے پر کامیاب نہ ہو سکا (دیکھو لائف اوف محمد مولفہ سر ولیم میور
صفحہ ۵۱۴) حضرت علی علیہ السلام اسوقت موجود نہین تھے۔ اور نہ ان سے رائے لینے کی مہلت ملی جب
حضرت ابوبکر وہان سے لوٹے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تھے۔ اسیلیے شرکت جنازہ سے محروم
رہے جسکا قلق انکو تا مدت العمر باقی رہا ✠

یہ حالت تو اندرونی اسلام کی تھی۔ اب باہر کی حالت عرب مین جو شش ارتداد و الحاد پھیلا ہوا تھا۔ ایک خط

عرب کے یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے مزاحم تھے۔ دوسری طرف مدعیان نبوت بر سر پرخاش تھے۔ چنانچہ جن کی تنبیہ کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسرداری اسامہ بن زید ایک لشکر مدینہ سے باہر نکال چکے تھے۔ خود مسلمانون مین بھی بعض قبائل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے چلے جاتے تھے۔ بعض مولفۃ القلوب اور منافق تذبذب کے بھنور مین گرفتار تھے صرف وہی مسلمان اسلام کی محبت پر ثابت قدم تھے جو فتح مکہ سے پہلے خلعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور جنکے دل پر خدا نے سکینہ اتارا تھا۔ انکی تعداد پندرہ سولہ سو سے زیادہ نہین تھی۔ جن مین بعض مہاجر اور بعض انصار تھے۔

جبکہ ان تھوڑے سے لوگون مین بھی خلافت کی نسبت تکرار ہو رہا تھا۔ اگر عجالۃً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت واقع نہ ہو جاتی اور مہاجر و انصار ایک خلیفہ پر اجماع نہ کر لیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی مین تلوار چل جانے کا احتمال تھا جس سے اسلام کا آیندہ اتفاق بھی ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور اگر ایسے نازک وقت پر حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ مین نہ پہونچ جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی انتظار مین بیٹھے رہتے۔ یا سقیفہ بنی ساعدہ مین پہونچکر بیعت کو تھوڑی دیر کے لیے روکا جاتا تو عظیم تفرقہ امت محمدیہ مین پیدا ہو جاتا۔ پھر جسکی اصلاح اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو دشوار ضرور ہی ہو جاتی۔

اسکے ماسوا اگر ایسے شورشناک وقت مین جناب امیرؓ کے دست مبارک پر بیعت واقع ہو جاتی تو اکثر بنی امیہ جو ابتدا ہی سے جناب امیرؓ سے جلتے رہتے تھے کیونکہ انکے ہاتھون سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ولید جیسے اموی سردار غزوات مین مارے جا چکے تھے ضرور بگڑ جاتے اور اسلام مین تفرقہ ڈالدیتے۔ بھلا بنی امیہ کو اپنے خویش و اقارب کے قاتل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کب گوارا ہو سکتا تھا۔

اگر اس نازک وقت مین اسلام مین کوئی اندرونی جھگڑا جمل اور صفین جیسا برپا ہو جاتا تو بیرونی دشمنان دین اور مرتدان عرب اور مدعیان نبوت کا دفعیہ تو درکنار۔ صحابہ کو خانہ جنگیون سے دم بھر کی فرصت نہ ملتی یہی خاص مصلحت تھی جو صحابہ کو جناب امیرؓ کی بیعت سے مانع آئی۔

ان واقعات محققہ سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسکے جی مین آئے سو کہے۔ نہ وہ بزرگوار غاصب تھے۔ اور نہ کسی کا حق چھیننا چاہتے تھے۔ جو کچھ انھون نے کیا وہی مقتضائے وقت تھا۔ انکی نیت بالکل نیک تھی۔ اسی نیک نیتی کے بدولت خدا نے انکو وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کا صلہ عطا فرمایا تھا۔

چونکہ بعض مولفۃ القلوب اور منافقین کے خویش و اقارب سے ذوالفقار حیدری ابھی تک خشک نہین ہوئی تھی اسلیے بنظر حفظ ما تقدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیرؓ کو چھوڑکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی احتیاط کو مد نظر رکھکر حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کرنے کا کام مجلس شوریٰ کے سپرد کیا۔

جبکہ تمام لوگ سیرت شیخین کے گرویدہ ہو چکے تھے اسلیے اصحاب شوری یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی اتباع سیرت شیخین رضی اللہ عنہما کا اقرار کر لین تا کہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل مین آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو چونکہ جناب امیر شیخین رضی اللہ عنہما کو اکثر امور شریعت مین غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بتقاضائے بشریت انسے سرزد ہو جایا کرتی تھین چنانچہ جنکی نسبت اکثر جناب عمر رضی اللہ عنہ لولا علی لھلك عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس فیہا ابو الحسن اور لا ابقانی اللہ بعدك یا علی فرمایا کرتے تھے ۔ اسلیے جناب امیر نے سیرت شیخین کے اتباع کا اقرار نہ کیا ۔ اور بخوف وقوع فساد امر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہو گیا +

لیکن اس مین کسی طرح کا شک نہین کہ حضرت امیر ہمیشہ اپنی خلافت کے خواہان رہے تھے اور انکی خواہش اس غرض سے تھی کہ انکو دنیوی سلطنت حاصل ہو جائے ۔ بلکہ ان کی منشا یہ تھی کہ امور خلافت مین کوئی کوتاہی جو بتقاضائے بشریت اکثر خلفا سے ظہور مین آتی رہی ہے ۔ احیانا بھی وقوع مین نہ آئے ۔

(۳) بے شک ترتیب خلافت اجماعی ہے ۔ لیکن فضلھم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہین چنانچہ حافظ ابن عبد البر استیعاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین واختلف السلف ایضا فی تفضیل علی و ابی بکر یعنے سلف کا جناب امیر اور حضرت ابو بکر کی باہم فضیلت مین بھی اختلاف تھا ۔

فضلھم علی ترتیب الخلافۃ پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کر لیا ہے چنانچہ حافظ موصوف اسی مقام کے نزدیک لکھتا ہے قال ابو عمر وقف جماعۃ من اھل السنۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منھما علی صاحبہ منھم مالك بن انس ویحیی بن سعید القطان واما اختلاف فی السلف فی تفضیل علی وابی بکر فقد ذکر بن خیثمۃ فی کتابہ من ذلك ما فیہ کفایۃ ۔ واھل السنۃ الیوم علی ما ذکرت لك من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر وتقدیم عمر علی عثمان وتقدیم عثمان علی علی وعلی ھذا عامۃ اھل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الاخواص من اجلۃ الفقھاء و ائمۃ العلماء فانھم علی ما ذکرنا عن مالك ویحیی بن سعید القطان وابن معین ۔ فھذا ما بین اھل الفقہ والحدیث فی ھذہ المسئلۃ واما اختلاف سائر المسلمین فی ذلك فیطول وقد جمعہ قوم (انتھی) پس یہ اسلاف کا اختلاف ایک دلیل روشن ہے کہ فضلھم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہین ہے +

(۴) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہین تھے اور بوجہ المجتہد قد یخطی و قد یصیب ان سے فدک کے معاملہ مین خطا فی الاجتہاد واقع ہو گیا ہے ۔

(۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون سے قصاص طلب کرنے کے لیے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آچھپے تھے حضرت امیر پر خروج ثابت ہے جس میں آپ سے اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے۔ لیکن جنگ جمل میں طلحہ و زبیر دونوں صحابی شریک نہیں ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہوگئے تھے اور ام المومنین بے اختیار معرکہ میں پھنس گئیں تھیں

(۶) کل صحابہ مجتہد نہین تھے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تھے اور بعض عوام تھے اسکا ذکر ہم امیر معاویہ کی خطا کی بحث میں کرینگے +

(۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلون سے قصاص طلب کرنیکے لیے نہین لڑے بلکہ خلافت کے لیے لڑے تھے۔ اس میں انسے خطا منکر سرزد ہوئی ہے۔ لیکن وہ اس خطا کی وجہ سے حد صحابیت سے خارج نہین ہوگئے صحابہ معصوم نہین تھے اکثر بعض سے بتقاضاے بشریت خطا منکر وقوع میں آگیا ہے لیکن وہ ایسے خطا کی وجہ سے مورد لعن وطعن نہین ہوسکتے۔

(۸) حراست حوزہ اسلام اور صلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت ہے۔ اگر کل امور میں اتباع سنت و ترویج قواعد شریعت ملحوظ خاطر خلیفہ ہے تو خلافت راشدہ ہے ورنہ سلطنت عضوضہ ہے۔

(۹) سلطنت نہ نبوت کے لیے امر لازم تھی نہ ولایت کے لیے جبکہ بجز چند نفوس انبیا کے کوئی نبی سلطان وقت نہین ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کہان سے لازم سمجھا جاسکتا ہے۔ طالوت ملک صالح تھا۔ لیکن نبی نہین تھا اسکے عہد میں سموئیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہیں۔

(۱۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شنیع ہے۔ ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتھ ہرگز اس میں اتفاق نہین کرسکتے +

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور رضامندی سے خلافت حاصل کی۔ یا اس نازک موقعہ پر جبکہ خانہ جنگیوں کے چھڑ جانے کا احتمال تھا۔ اور جسکے اسباب فراہم ہوتے چلے جاتے تھے مجبور ہوکر طوعاً و کرہاً اسکو منظور کیا تھا۔ اور جو خطرہ کہ سامنے نظر آرہا تھا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا +

اسلامی خلافت میں اسوقت آیا کچھ عیش و عشرت کے سامان موجود تھے جنکی کہ انکو طمع پیدا ہوگئی تھی یا کہ ایک شی بھاری ذمہ داری کا کام تھا۔ کیا وہ سنہری سہری یا پھولون سے سجی ہوئی سیج تھی یا کہ کانٹون کا بچھونا بچھا تھا +

اب اسکی وسعت کو دیکھو کہ تمام عرب میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ارتداد و الحاد اور بغاوت پھیل گئی تھی۔

جسکی نسبت ابن خلدون اپنی تاریخ مین لکہتا ہے ارتدت العرب عامۃ وخاصۃ واجتمع علی طلیحۃ عوام اسد وطی وایدت غطفان وتوقفت ھوازن فامسکوا الصدقۃ وارتد خواص من بنی سلیم وکذا سائر الناس بکل مکان ۔ وو ثب الاسود بالیمن ووثب مسیلمۃ بالیمامۃ ثم وثب طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد یدعی کلہم النبوۃ ۔ وتنبات سجاح بنت الحارث من بنی غطفان واتبعھا الھذیل بن عمران فی بنی تغلب وعقبۃ بن ھلال فی النمر والسلیل بن قیس فی شیبان وزیاد بن بلال واقبلت من الجزیرۃ فی ھذہ الجموع قاصدۃ المدینۃ یعنے عرب کے قبیلے بعض پورے بعض ادہورے مرتد ہو گئے طلیحہ کی نبوت پر بنی طی اور بنی اسد نے اتفاق کر لیا ۔ اور غطفان مرتد بن بیٹہے ۔ ہوازن کے لوگون نے زکوۃ دینا بند کر لیا ۔ بنی سلیم سے بہی بعض مرتد ہو گئے تہے اسی طرح ہر سب جگہہ کے لوگ بگڑ بیٹہے تہے ۔ اور اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد مین نبوت کے دعویدار کہڑے ہو گئے تہے ۔ بنی غطفان کی عورت سجاح بنت الحارث نے بہی نبوت کا دعوی کیا تہا ۔ اور بنی تغلب سے ہذیل بن عمران اور قبیلہ نمر سے عقبہ بن ہلال اور شیبان کے لوگون مین سے زیاد بن بلال اسکے ساتہہ ہو گئے تہے اور وہ عورت اس جمعیت کے ساتہ جزیرہ سے مدینہ کو چڑہ آئی تہی ✤

غرضکہ مکہ والے لوگ بہی بگڑنے کو طیار تہے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ مین بہی کیا ہے ۔ صرف ایک مدینہ منورہ باقی رہ گیا تہا ✤

جسکو اسلام کے دشمنون نے چارون طرف سے گہیرا ہوا تہا ۔ وہ بہی اندرونی فساد سے معرض خوف و خطر مین تہا پس ایسے وقت مین حضرت ابوبکرؓ کی زبردست تدبیرون نے نہ صرف اعراب کے بے چین اور پرشر طبائع کو قابو مین رکہا بلکہ شام اور مصر اور ایران جیسی بڑی سلطنتون کو جولانگاہ اسلام بنا دیا ۔

پس اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جا سکتا ہے تو صرف یہ ہو سکتا ہے کہ انہون نے ایسے شورشناک وقت مین اسلام کو بغاوت سے اور مفسدہ سے کیون بچایا ۔ اور کیون وہ اسلامی سلطنت دنیا مین قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلائے جاتے ہین ۔ اور جن کے اخلاق حسنہ اور عمدہ چال چلن اور بے نظیر حیرت انگیز کارنامون کو گبن اور کارلائل اور سر ولیم میور جیسے عیسائی منصف مزاج مورخ باوجود مخالف مذہب کے نہایت عزت سے یاد کرتے ہین ✤

نہایت شرم کی بات ہے کہ ان بزرگان دین کی جناب مین گستاخانہ پیش آنے کو اور انکے حق مین کلمات سنیعہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث نجات سمجہا جاتا ہے ۔

(۱) خدا کا کلام پاک با آواز بلند شہادت دیتا ہے کہ وہ سابق الاسلام تہے ۔ مہاجر تہے ۔ مہدی تہے

بیعۃ الرضوان مین داخل تھے۔ ان جلیل القدر اسلامیون نے سب سے پہلے بغیر کسی دنیاوی غرض کے خالصًا لوجہ اللہ اسلام قبول کیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال فدا کیا تھا۔ اور قوم کے ہاتھون سے ظلم و ستم اٹھائے تھے۔ اور اسلام مین فقر و فاقہ کو گوارا کیا تھا +

غرضکہ وہی لوگ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (اور) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (اور) وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض (اور) السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اور) لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (اور) والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنہم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر (اور) والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (اور) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار (اور) ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کے مصداق تھے +

پس قرآن مجید کے مخالف کونسا ایسا ثبوت قطعی پیش کیا جاتا ہے جس سے ان بزرگون کے نقائص ثابت ہوتے ہین آیا قرآنی نصوص صریحہ کو کوئی حجت باطل کر سکتی ہے! +

براءت پیت فاطمہ کی تہدید کا بے بنیاد الزام رجسکا کہ سرولیم میور جیسا متعصب مخالف اسلام بھی قائل نہین ہے (دیکھو لائف اوف محمد مصنفہ سرولیم میور صفحہ ۵۱۸) ان بزرگون کی طرف عاید کرکے بدگمان ہوجانا نہایت عقل اور انصاف سے بعید ہے +

آیات قرآنیہ یقینی اور انکے احکام قطعی ہین اخبار و آثار ظنیت کے درجہ سے ایک قدم آگے نہین بڑھ سکتے اگرچہ انکے راوی ثقہ ہی کیون نہون۔ پس جو شخص کہ نصوص صریحہ کو چھوڑ کر روایات کا تتبع کرتا ہے وہ گمراہی کے گڑھے مین گرتا ہے +

جن آثار سے صحابہ کے مشاجرات یا شکر رنجیان ثابت ہوتی ہین وہ تو موضوع یا احاد ہین کوئی اثر متواترات کی حد تک تو کیا صحت کے درجہ تک بھی نہین پہونچا۔ پس ایسے ظنیات اور شکیات اور وہمیات کا تتبع کرکے اصول قرآنیہ اور دلائل یقینیہ کو جن سے ان صحابہ کے فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہین چھوڑ دینا بالکل دیانت کے برخلاف ہے +

ان قصص و آثار کا یہ حال ہے کہ ایک شخص ایک قصہ کو روایت کرتا ہے سننے والا اسے آنکھ بند کرکے سنتا ہی

پھر اس اصل پر اپنی طرف سے حاشیے چڑہا کر آگے تیسرے پاس نقل کرتا ہے۔ تیسرا اپنی طرف سے کچھ اور اسپر طرہ لگا کر چوتھے کو سناتا ہے۔ یہانتک کہ اس قصہ کی اصلی حقیقت پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ اور اصل کے مخالف ایک نیا قصہ بنجاتا ہے اور بے سمجھ آدمی اسکو سُنکر اور اس پر یقین کر کے صحابہ کے حق مین بدظن ہوجاتا ہے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دہو بیٹھتا ہے ✦

(سوم) اگر بفرض محال وہ حضرات ایسے ہی تہے جیسے کہ ہمارے امامیہ احباب بیان کرتے ہین۔ تو ہمکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جناب امیرؑ نے اُنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کیون بیٹھنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن طاہر کے پہلو مین جو روضۃ من ریاض الجنۃ ہے کیون دفن ہونے دیا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ جناب امیر علیہ السلام نے تقیہ کیا تہا۔ تو یہ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ وہ صحاب جناب امیر جیسے شجیع عرب سے۔ فدک چہین لین۔ خلافت غصب کر لین۔ بیٹی چہین لین۔ گہر جلادین اور جناب امیر انکا مونہہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاوین۔ کوئی بھی بنی ہاشم سے بے غیرت نہ ہوئے۔ اور قومی اور اسلامی ذلت گوارا کرگئے جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا سر اقدس کٹا دیا تہا پھر اپنا گہر جلوایا تہا۔ لیکن جناب امیرؑ زندہ ہون اور ان کے سامنے انکا گہر جلادیا جاوے۔ نہایت تعجب کی بات ہے ✦

چہارم۔ جہانتک کہ ہم سچی روایات کا تتبع کرتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ان بزرگون کو نہایت خیر سے یاد کرتے رہے ہین چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فخریہ ارشاد کیا کرتے تہے ولدنی ابوبکر مرتین یعنے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جنا ہے۔ اسکی وجہ کو عبدالرؤف المناوی طبقات الکبریٰ مین اور ذہبی طبقات الحفاظ مین لکہتے ہین کہ ان امہ فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر لذالک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین یعنے جناب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تہا۔ اور قاسم کی والدہ کا نام اسماء بنت عبدالرحمان بن ابی بکر تہا۔ اسی لیے جناب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تہے کہ مجھے ابوبکر نے دوبار جنا ہے۔ ظاہر ہے نسب ہی کے ساتھ فخر کیا جاسکتا ہے جو قابل فخر ہو ✦

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر و عمر آپ نے فرمایا ھما امامان عادلان کانا علے الحق وماتا علی الحق یعنے وہ دونو امام تہے عادل تھے اور حق پر تہے اور حق پر انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بھی کتاب اوالفقیہ فی اثبات تقیہ مطبوعہ لودہانہ ۱۲۶۸ھ مین اسکو تحریر فرما کر اسکے معانی مین ایک طویل الذیل تاویل درج کی ہے

لیکن ایسی ہی تاویلین اگر ہر کلام مین پیدا کی جائین تو شاید ہی کسی کلام سے مستقیم معنے پیدا ہوسکین ❖

بحار الانوار مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اَللّٰھُمَّ اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمر ابن ھشام حافظ ذہبی کاشف مین ہمارے شیخ المشائخ اجلح بن عبداللہ الکندی الشیعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین۔ اجلح بن عبداللہ ابو حجیہ الکندی کان شیعیے وروی عنہ شریک القاضی انہ قال من سب ابابکر و عمر احدا لا افتقر او قتل یعنے اجلح بن عبداللہ الکندی شیعہ مذہب تھے شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ اجلح کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر سب کی ہے وہ یا تو محتاج ہوگیا ہے یا مارا گیا ہے۔ خیر اسکے تو ہم قائل نہین کہ وہ محتاج ہوگیا ہے یا مارا گیا۔ ہماری غرض تو صرف اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اولی سب (یعنے دشنام) شیخین کو بہت برا جانتے تھے۔ اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے خواہ ہمکو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے ❖

ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے خدا کے خاص بندے تھے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ❖

جناب امیر کی محبت کا علامت ایمان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن بعثین علی احدھما علی بن ابی طالب و علی الآخر خالد بن ولید فقال اذا التقیتم فعلی علی الناس وان افترقتم فکل واحد منکم علی جندہ قال فلقینا بنی زبید من اھل الیمن فاقتتلنا فظھر المسلمون علی المشرکین فقتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ و قلت من علی فتغیر وجھہ فقلت ھذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم من بعدی (اخرجہ احمد والنسائی و فی اسنادھما اجلح الکندی

وھو شیعی لکن وثقہ ابن معین کما ذکر ابن حجر العسقلانی فی تقریب التہذیب) عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد بریدہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو فوجیں روانہ فرمائیں ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو۔ اور ارشاد کیا کہ اگر یہ دونو فوجیں جمع ہو جائیں۔ تو دونوں میں علی ہی امیر سمجھے جائیں اور اگر جدا جدا رہیں تو تم دونوں اپنے اپنے لشکر کے امیر سمجھے جائیں۔ ہم اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانوں نے باہم مدد کر کے مشرکوں سے مقابلہ کیا۔ اور بنی زبید کے جوان بچے گرفتار کر لیے علی علیہ السلام نے ان میں سے ایک کنیز کو منتخب کر لیا۔ خالد بن ولید نے یہ قصہ حضرت کی خدمت میں لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ خط لیکر میں حضرت کے حضور میں جاؤں میں نے خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی شکایت کی آنحضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ماتحت کر کے بھیجا تھا۔ اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم گردانا تھا جو کچھ اس نے کہا میں نے حضور میں عرض کر دیا آپ نے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑ وہ میرا ہے اور میں اسکا ہوں وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

(۲) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا بریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۳) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الحاکم فی المستدرک والضیا فی المختارۃ والوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۴) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ بتحقیق علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جو کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۵) اخرج احمد فی المسند حدثنا عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا جعفر بن سلیمان قال

حدثنی یزید الرشک عن مطرف بن عبداللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وامر علیہم علی بن ابی طالب فاصاب جاریۃ فانکروا علیہا فتعاهد وا اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یذکروا امرہ لرسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قدمنا من سفر بدانا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمنا علیہ قال فدخلوا علیہ فقام رجل فقال یارسول اللہ ان علیا قد فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثالث فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا دعوا علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منہ وهو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو یعلی فی مسندہ وابن جریر فی تهذیب الآثار وصححہ وقال محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العترۃ قد اخرج الترمذی و قال حسن غریب وابن حبان فی صحیحہ وقال ابن حجر فی اصابۃ فی تمییز الصحابہ قد اخرجہ الترمذی باسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ واخرجہ ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء والحافظ الذهبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمع الجوامع وصححہ واخرجہ ملخصا ابو داؤد الطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ وابراہیم بن عبداللہ الوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل علی اخرجہ ابن ابی شیبہ وصححہ وایضا صحح المتقی فی کنز العمال

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کنیز اپنے تصرف میں لائے پس لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار صاحبوں نے باہم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کرینگے عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ پس وہ لوگ حضرت کے حضور میں آئے ایک شخص انکے درمیان میں سے کہنے لگا یارسول اللہ جناب امیر نے یہ فعل کیا تھا حضرت نے اس سے اپنا مونہ پھیر لیا پھر دوسرے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ علی نے یہ کچھ کیا تھا حضرت نے اس سے بھی مونہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے اور چوتھے نے بھی اسیطرح سے عرض کیا۔ حضرت نے متوجہ ہو کر تین دفعہ فرمایا۔ تم علی کے پیچھے مت پڑو۔ علی میرا ہے میں

علی کا ہون وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے +

اس حدیث کو امام نسائی نے خصائص مین اور ابو یعلے نے مسند مین اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار
مین روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری ریاض النضرہ فے فضائل العشرہ مین لکھتے ہین کہ
ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور ابن حبان نے اپنی جامع الصحیح مین اسکی تخریج
کی۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین ابن حجر بذیل ترجمہ جناب امیر اس حدیث کی نسبت لکھتے ہین کہ ترمذی نے اس
حدیث کو اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور حاکم مستدرک مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ
علیہ کی شرط پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اسکو روایت نہین کیا۔ ابن عدی اور طبرانی نے بھی اسکو
روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ مین اور فقیہ ابن المغازلی نے مناقب مین اور ابن اثیر اسد
الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ اور ابن سبع الاندلسی نے کتاب شفا مین اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال
فی نقد الرجال مین اسکو روایت کیا ہے اور جمع الجوامع مین سیوطی نے اسکے صحیح ہونیکی نسبت لکھا ہے
ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے کتاب الفوائد مین اور ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی نے
اکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا مین اس حدیث کے خلاصہ کو روایت کیا ہے۔ اور جلال الدین السیوطی
کتاب قول الجلی فی فضائل علی مین لکھتے ہین کہ ابن شیبہ نے اسکے صحیح ہونیکی بابت کہا ہے۔ اور متقی
نے بھی کنز العمال مین اسکو صحیح مانا ہے +

عن هبيرة بن مريم وسعيد بن وهب وحبة العرني وزيد بن ارقم رضي الله عنهم ان عليا ناشد
الناس من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كنت وليه فعلي وليه فقام بضع عشر فشهدوا
انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت وليه فعلي وليه (اخرجه الطبراني
في الكبير) ہبیرہ بن مریم و سعید بن وہب و حبۃ العرنی و زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب امیر نے لوگون کو قسم دیکر کہا
جس نے حضرت سے اس حدیث کو سنا ہو کہ جسکا مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے وہ بیان کرے دس اوپر کتنے آدمیون نے
اٹھکر بیان کیا کہ ہمنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ جسکا مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے۔

(۹) روى ابو داود الطيالسي حدثنا ابو عوانة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت ولي كل مؤمن من بعدي (اخرجه الحافظ ابن عبد البر
في الاستيعاب في معرفة الاصحاب وقال قال ابو عمر هذا اسناد لا مطعن فيه لاحد لصحته
وثقة نقلته) وهكذا ذكره ابو الحجاج يوسف بن عبد الله المزي في تهذيب الكمال امام ابو
داؤد الطیالسی اپنی مسند مین تحریر فرماتے ہین کہ ہم سے ابو عوانہ نے اور ان سے ابو بلج نے اور ان سے عمرو بن

میمون نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اسحدیث کو مع اسناد کے نقل کرکے لکھتے ہیں کہ امام ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ایسی اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونیکی وجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کرسکتا ہے۔ اور حافظ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی نے بھی تہذیب الکمال میں اسی طرح پر نقل کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ یا علی فیک خمسا فمنعنی واحدۃ واعطانی اربعۃ سالت اللہ ان یجمع علیک امتی فابی علی واعطانی فیک ان اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ انا وانت معی لواء الحمد وانت تحملہ بین یدی تسبق بہ الاولین والاخرین واعطانی انک اخی فی الدنیا والاخرۃ واعطانی ان بیتی مقابلۃ بیتک فی الجنۃ واعطانی فی ترجمۃ عبد الکریم بن ہوازن القشیری انک ولی المؤمنین من بعدی (اخرجہ الرافعی فی ترجمۃ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ ابو اسحاق الرازی فی کتابہ تاریخ قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ بغداد بسند صحیح والمتقی فی کنز العمال ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی میں نے تیرے لیے خدا سے پانچ باتوں کا سوال کیا تھا پروردگار نے ایک بات کو نامنظور کیا اور چار باتیں قبول کی ہیں میں نے خدا سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو تیری امامت پر مجتمع کردے پس خدا نے اسکو نامنظور فرمایا۔ پھر خدا سے میں نے تیرے لیے یہ دعا کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لواء حمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا۔ اور تو سب پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھے گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں نے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہو۔ خدا نے میری یہ عرض بھی قبول کیا۔ پھر میں نے دعا کی جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اسکو بھی منظور کیا پھر خدا سے میں نے مانگا کہ تو میرے بعد سب مومنوں کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وہب بن حمزۃ قال قدم بریدۃ من الیمن وکان خرج مع ابن ابی طالب فرای منہ جفوۃ فاخذ یذکر علیا وینقص من حقہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ لا تقل ہذا فہو اولی الناس بکم بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندہ وابو نعیم وابن مردویہ وابن الاثیر فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) وہب بن حمزہ سے

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں یمن کو گئے ہوئے تھے وہاں جناب امیر سے انکی شکر رنجی ہوگئی جب واپس آئے تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگے یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی حضرت نے انسے ارشاد کیا یہ بات مت کر علی میرے بعد تم سب سے اولے ہے

(۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی وقال ھذا ولی کل مومن وانا ولیہ (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمارہے تھے کہ یہ ہر ایک مومن کا ولی ہے اور مین اسکا ولی ہون +

(۱۰) عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت نبیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الدیلمی) سمرہ بن جندب نے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین نبی ہون پس علی اسکا ولی ہے +

جناب امیر سے تولا رکھنے کا ثواب

(۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحب ان یحیی حیوتی ویموت موتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فان ربی عزس قضبا نھا بیدہ فلیتول علی بن ابی طالب فانہ لن یخرجکم من ھدی ولن یدخلکم فی الضلالۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن ارقم والحاکم فی المستدرک وابونعیم والدیلمی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے جیسی زندگانی کرنا چاہتا ہو۔ اور میری موت سے مرنے کی آرزو رکھتا ہو اور جنت مین رہایش کرنے کا طالب ہو جسکا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کیونکہ خدا نے اسکی شاخین اپنے ہاتھ سے لگائی ہین پس چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولا رکھے پس بتحقیق وہ تمہین ہرگز ہدایت سے نہین نکالے گا اور تمکو گمراہی مین نہین ڈالے گا +

(۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی الی من امن بی وبولایۃ علی ابن ابی طالب فھو معی فی الجنۃ فمن تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لائیگا پس وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا جس نے اس سے تولا رکھی اس نے مجھ سے تولا رکھی اور جس نے مجھ سے تولا رکھی اسنے خدا سے تولا رکھی ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری و ابن عباس قالا فی تفسیر قولہ تعالی وقفوھم انھم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی تفسیر و الدیلمی) ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وقفوھم انھم مسئولون جناب امیر کے حق میں وارد ہوئی ہے کہ کھڑا کرو ان لوگوں کو ابھی ان سے پوچھنا ہے قیامت کے روز علی کی ولایت سے +

(۴) قیل لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب) کہتے ہیں کہ جب جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ دعا مانگنے لگے اے پروردگار علی کی ولایت کے سبب سے تیرا تقرب چاہتا ہوں +

جناب امیر کے تولا کے بغیر کوئی صراط سے گذر نہیں سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی جسر جھنم ما جازھا احد حتی کانت معہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الحاکمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ وتعالی سب اگلے پچھلے لوگوں کو جمع کریگا اور جہنم پر صراط کو نصب کریگا کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے پروانہ راہداری کے سوا نہیں گذر سکیگا +

(۲) عن الحسن البصری مرفوعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یقعد علی بن ابی طالب علی الفردوس وھو جبل قد علا علی الجنۃ وفوقہ عرش رب العلمین وھو جالس علی کرسی من نور یجری بین یدیہ التسنیم لا یجوز احد الصراط الا ومعہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب وولایۃ اھل بیتہ یشرف علی الجنۃ فیدخل محبیہ الجنۃ ومبغضیہ النار (اخرجہ الخوارزمی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کے ایک پہاڑ فردوس نام پر جس پر کہ خدا کا عرش ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہوگا اسکے سامنے نہر تسنیم بہتی ہوگی علی بن ابی طالب اور اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہوکر نہیں گذر سکیگا وہ جنت پر جھانک کر دیکھے گا۔ اور اپنے دوستوں کو اس میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں دھکیلیگا

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجھہ فقال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب لہ علی الجواز (اخرجہ ابن السمان) قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر الصدیق حضرت امیر علیہ

السلام سے ملے اور جناب امیر کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت امیر نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین ابوبکر کہنے لگے مینے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہین گذر سکیگا +

عن مجاہد عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب یوم القیامۃ علی الحوض لا یدخل الجنۃ یوم القیامۃ الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) مجاہد نے ابن عباس سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابیطالب حوض پر ہونگے نہ داخل ہوگا جنت مین کوئی جبتک کہ اسکے ہاتھ مین پروانہ راہداری کا ہو حضرت علی بن ابیطالب کا۔

جناب امیر علیہ السلام کا مولائے مومنین ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ یہ حدیث اسقدر طرق کثیرہ سے مروی ہے کہ بعض محدثین نے اسکے جمع کرنے مین بڑی بڑی ضخیم جلدین تحریر کی ہین +

(۱) سب سے اول امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی ۳۱۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک نے جنکی نسبت حافظ سیوطی کتاب التنبیہ من یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ کہتے ہین قال ابن خزیمۃ ما اعلم علی الارض اعلم من جریر) اس حدیث کو پچہتر طریقون سے روایت کرکے ایک مستقل رسالہ لکہا ہے اور اسکا نام کتاب الولایہ رکہا ہے جسکی کثرت طرق کو دیکھکر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہین الف محمد بن جریر فیہ کتابا ووقفت علیہ فاندہشت لکثرۃ طرقہ یعنے اس حدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے مین اسکے کثرت طرق کو دیکھکر بیہوش ہوگیا +

(۲) انکے بعد حافظ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بابن عقدہ نے جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد مین بیان کرتے ہین ۳۳۲ھ مین اس حدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ لکہا ہے اور اسکا نام حدیث الموالاۃ رکہا ہے اور ایکسو اٹہائیس طریقون سے اس حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکہتے ہین حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ النسائی والترمذی وکثیر الطرق جدا وقد استوعبہا ابن عقدۃ فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدہا صحاح وحسان یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسکے بہت سے طریقے ہین ابن عقدہ نے ایک کتاب مین اسکے طریقون کو جمع کیا ہے جسکی سندین اکثر صحیح اور حسن ہین +

(۳) پھر علامہ ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی المتوفی ۴۷۰ھ نے حدیث کے اسناد کو ایک بارہ جزء کے رسالہ مین جمع کر کے اسکا نام دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ رکھا۔

(۴) پھر علامہ ابو سعید مسعود بن ناصر السجزی السجستانی المتوفی ۴۷۷ھ نے حدیث کو ایک سو بیس صحابہ سے روایت کر کے سترہ جزء کا رسالہ لکھا اور اسکا نام درایہ حدیث الولایہ رکھا۔

(۵) پھر حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ نے ایک رسالہ مین حدیث کے طریقون کو جمع کیا ہے چنانچہ مفتاح کنز الدقائق مین بذیل ترجمہ صحیح عبد اللہ بن الحاکم لکھتے ہین واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذالک ایضاً

انکے ماسوا بعض ائمہ حدیث نے ان سے بھی بڑھکر اس حدیث کے طریقون کے جمع کرنے مین اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابو المعالی جوینی سے نقل کرتے ہین انہ کان یتعجب ویقول شاہدت مجلدا ببغداد فی ید صحاف فیہ روایات ہذا الخبر مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسع والعشرون یعنے ابو المعالی جوینی تعجب کیا کرتے تہے اور کہا کرتے تہے کہ مینے بغداد مین صحافون کے پاس اس حدیث کی روایتون کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکہی اوسپر لکہا ہوا تہا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقون کے متعلق یہ اٹھائیسوین جلد ہے اسکے بعد انتیسوین جلد لکہی جائیگی۔

ان صحابہ کرام کے نام جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

قال ابن العقدۃ فی کتاب الموالاۃ ہذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم الغدیر (۱) ابوبکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبید اللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبد الرحمن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبد المطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبد اللہ بن العباس (۱۳) عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبد اللہ مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن زرارہ الانصاری (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۰) ابو ایوب الانصاری (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری (۲۲) عثمان بن حنیف (۲۳) حذیفہ بن الیمان (۲۴) عبد اللہ بن عمر (۲۵) البراء بن عازب الانصاری (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری (۲۷) سمرۃ بن جندب (۲۸) سلمۃ بن الاکوع الاسلمی (۲۹) زید بن ثابت الانصاری (۳۰) ابو یعلی الانصاری (۳۱) ابو قدامۃ الانصاری (۳۲) سہل بن سعد الانصاری (۳۳) عدی بن حاتم الطائی

(٣٤) ثابت بن يزيد بن وديعه (٣٥) كعب بن عجرة الانصاری (٣٦) ابو الهيثم بن التيهان الانصاری
(٣٧) هاشم بن عتبه بن ابی وقاص الزهری (٣٨) المقداد بن عمرو الكندی (٣٩) عمر بن ابی سلمہ (٤٠)
عبد الله بن ابی سيد المخزومی (٤١) عمران بن حصين الخزاعی (٤٢) بريدة بن الحصيب الاسلمی (٤٣)
ابو سعيد الخدری (٤٤) جابر بن عبد الله الانصاری (٤٥) جرير بن عبد الله البجلی (٤٦) زيد بن
ارقم الانصاری (٤٧) حذيفه بن اسيد (٤٨) عمرو بن الحمق الخزاعی (٤٩) زيد بن حارثة
الانصاری (٥٠) مالك بن الحويرث (٥١) ابو سليمان جابر بن سمرة السوائی (٥٢) عبد الله بن
ثابت الانصاری (٥٣) حبشی بن جنادة السلولی (٥٤) ضميرة الاسدی (٥٥) عبيد الله بن
عازب الانصاری (٥٦) عمرو بن مرة (٥٧) عبد الله بن ابی اوفی الاسلمی (٥٨) زيد بن شراحيل
الانصاری (٥٩) عبد الله بن بشر المازنی (٦٠) النعمان بن عجلان الانصاری (٦١) عبد الرحمن
بن نعيم الديلمی (٦٢) ابو الحمراء خادم رسول الله صلی الله علیہ وسلم (٦٣) ابو فضالة الانصاری
(٦٤) عطية بن بشر المازنی (٦٥) عامر بن ابی ليلی الغفاری (٦٦) ابو الطفيل عامر بن واثلة
الكنانی (٦٧) عبد الرحمن بن عبد رب الانصاری (٦٨) حسان بن ثابت الانصاری (٦٩)
سعد بن جنادة العوفی (٧٠) عامر بن عمير العوفی (٧١) عبد الله بن ياميل (٧٢) حبه بن جوين
العرنی (٧٣) عقبه بن عامر الجهنی (٧٤) ابو ذويب الشاعر (٧٥) ابو شريح الخزاعی (٧٦) ابو
جحيفه وهب بن عبد الله السوائی (٧٧) ابو امامة الصدی بن عجلان الباهلی (٧٨) عامر بن
ليلی بن ضمرة (٧٩) جندب بن سفيان العلقی البجلی (٨٠) اسامہ بن زيد بن حارثة الكلبی (٨١)
وحشی بن الحرب (٨٢) قيس بن ثابت بن شماس الانصاری (٨٣) عبد الرحمن بن مدلج (٨٤)
حبيب بن بديل بن ورقاء الخزاعی (٨٥) انس بن مالك الانصاری (٨٦) ابو هريره الدوسی (٨٧)
فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم (٨٨) عائشه بنت ابی بكر ام المومنين (٨٩) ام سلمہ ام المومنين
(٩٠) ام هانی بنت ابی طالب (٩١) فاطمه بنت حمزه بن عبد المطلب (٩٢) اسماء بنت عميس الخثعميه
(٩٣) جبله بن عمرو الانصاری (٩٤) ابو برزه نضله بن عبيد الانصاری (٩٥) ابو رافع مولی
رسول الله صلی الله علیہ وسلم (٩٦) ابو عمرو بن عمرو بن محصن الانصاری (٩٧) ناجيه بن عمرو
الخزاعی (٩٨) ابو زينب بن عوف الانصاری (٩٩) يعلی بن مرة ثقفی (١٠٠) سعيد بن سعد
بن عبادة الانصاری (١٠١) ابو سريحة الغفاری رضی الله عنهم ثم ذكر بن عقدة ثمانية وعشرين
رجلا من الصحابة لم يذكرهم ولم يذكر اسمائهم يعنی بهت سے اور ایسے صحابیوں کا ذکر کیا ہے جنکا نام نہیں لکھا

ان ائمہ حدیث کے نام جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے مع سنہ وفات

تنبیہ اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور واقدی اور ابو داؤد کے سوا ہر طبقہ کے محدثین کی ایک جماعت کثیر نے روایت کیا ہے جنکے اسماء مع سنہ وفات درج ذیل ہیں +

نمبر شمار	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱ (قرن ثانی)	ابن شہاب الزہری استاد امام مالک رح	سنہ ۱۲۵	۱۲	علی بن محمد الطنافسی	سنہ ۲۳۳
۲	محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ رح	سنہ ۱۵۱ یا ۱۵۲	۱۳	ہدبہ بن خالد البصری	سنہ ۲۳۶ یا سنہ ۲۳۵
۳	معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی	سنہ ۱۵۳ یا ۱۵۴	۱۴	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی	سنہ ۲۳۵
۴	اسرائیل بن یونس السبیعی ابو یوسف الکوفی	سنہ ۱۶۲ یا ۱۶۳	۱۵	عبید اللہ بن عمر القواریری	سنہ ۲۳۵
۵	شریک بن عبد اللہ القاضی رح	سنہ ۱۷۷	۱۶	اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف	
۶	محمد بن جعفر المدنی المعروف بغندر	سنہ ۱۹۳		بابن راہویہ	سنہ ۲۳۸
۷	ابو وکیع ابن الجراح بن ملیح الرواسی	سنہ ۱۹۷	۱۷	عثمان بن محمد بن ابو الحسن بن ابی شیبہ	سنہ ۲۳۹
۸	عبد اللہ بن نمیر الہمدانی	سنہ ۱۹۹	۱۸	قتیبہ بن سعید البلخی	سنہ ۲۴۰
۱ (قرن ثالث)	محمد بن عبد اللہ ابو احمد الزبیری الحبال	سنہ ۲۰۲ یا ۲۰۳	۱۹	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۲
۲	یحیی بن آدم بن سلیمان الاموی	سنہ ۲۰۳	۲۰	ہارون بن عبد اللہ ابو موسی الحمال	سنہ ۲۴۳
۳	امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی	سنہ ۲۰۴	۲۱	محمد بن بشار العبدی	سنہ ۲۵۲
۴	اسود بن عامر بن شاذان الشامی	سنہ [illegible]	۲۲	محمد بن المثنی ابو موسی العنزی	سنہ ۲۵۲
۵	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	سنہ ۲۱۰	۲۳	الحسن بن عرفۃ العبدی	سنہ ۲۵۷
۶	حسین بن محمد المروزی	سنہ ۲۱۳	۲۴	حجاج بن یوسف الشاعر البغدادی	سنہ ۲۵۹
۷	فضل بن دکین ابو نعیم الکوفی	سنہ ۲۱۸ یا ۲۱۹	۲۵	اسمعیل بن عبد اللہ الاصبہانی الملقب بسمویہ	سنہ ۲۶۷
۸	عفان بن مسلم الصفار	سنہ ۲۲۰	۲۶	حسن بن علی بن عفان العامری	سنہ ۲۷۰
۹	سعید بن منصور الخراسانی	سنہ ۲۲۷	۲۷	محمد بن یحیی الذہلی	سنہ ۲۵۹
۱۰	ابراہیم بن الحجاج	سنہ ۲۳۱ یا ۲۳۲	۲۸	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی صاحب السنن	سنہ ۲۷۳
۱۱	علی بن حکیم الاودی [illegible]	سنہ ۲۳۱	۲۹	احمد بن یحیی البلاذری	سنہ ۲۷۹

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث تہنیہ	سنہ وفات
٣٠	عبداللہ بن مسلم الدینوری المعروف بابن قتیبہ	سنہ ٢٧٦	١٦	احمد بن جعفر القطیعی	سنہ ٣٦٨
٣١	محمد بن عیسے بن سورۃ الترمذی صاحب الصحیح	سنہ ٢٧٩	١٧	علی بن عمر الدارقطنی	سنہ ٣٨٥
٣٢	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بابن عاصم	سنہ ٢٨٧	١٨	عبید اللہ بن عبد اللہ المعروف بابن بطہ	سنہ ٣٨٧
٣٣	زکریا بن یحیے السجزی الخیاط	سنہ ٢٨٩	١٩	محمد بن عبد الرحمن المخلص الذہبی	سنہ ٣٩٣
٣٤	عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	سنہ ٢٩٠	٢٠	ابو عبداللہ الحاکم صاحب مستدرک	سنہ ٤٠٠
٣٥	احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار	سنہ ٢٩٢	١	عبد الملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی	سنہ ٤٠٧
١	محمد بن شعیب النسائی صاحب السنن	سنہ ٣٠٣	٢	احمد بن عبد الرحمن بن احمد الفارسی	
٢	حسن بن سفیان النسوی	سنہ ٣٠٣		الشیرازی	سنہ ٤٠٧
٣	احمد بن علی ابو یعلے الموصلی	سنہ ٣٠٧	٣	احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی	سنہ ٤١٠
٤	محمد بن جریر الطبری	سنہ ٣١٠	٤	احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی مسکویہ	سنہ ٤٢١
٥	عبداللہ بن محمد ابو القاسم البغوی	سنہ ٣١٧	٥	احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی	سنہ ٤٢٧
٦	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبداللہ		٦	احمد بن عبداللہ ابو نعیم الاصبہانی	سنہ ٤٣٠
	الزاہد الحکیم الترمذی	سنہ —	٧	اسمعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ	
٧	احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی	سنہ ٣٢١		الرازی المعروف بابن السمان	سنہ ٤٤٥
٨	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر القرطبی	سنہ ٣٢٦	٨	احمد بن حسین بن علی البیہقی	سنہ ٤٥٨
٩	حسین بن اسمعیل المحاملی	سنہ ٣٣٠	٩	یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبد البر	
١٠	ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف			النمری القرطبی صاحب الاستیعاب	سنہ ٤٦٣
	بابن عقدہ	سنہ ٣٣٣	١٠	احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی	سنہ ٤٦٣
١١	یحیے بن عبداللہ العنبری	سنہ ٣٤٤	١١	علی بن احمد ابو الحسن الواحدی	سنہ ٤٦٨
١٢	دعلج بن احمد السجزی	سنہ ٣٥١	١٢	مسعود بن ناصر السجستانی	سنہ ٤٧٧
١٣	محمد بن عبداللہ البزار الشافعی	سنہ ٣٥٤	١٣	علی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی	سنہ ٤٨٣
١٤	محمد بن حبان البستی	سنہ ٣٥٤	١٤	عبید اللہ بن عبداللہ ابو القاسم الحسکانی	سنہ —
١٥	سلیمان بن احمد الطبری	سنہ ٣٦٠	١٥	علی بن الحسن بن الحسین الخلعی	سنہ ٤٩٢

نمبر شمار	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
	ششم صدی	
۱	امام محمد غزالی رح	سنہ ۵۰۵
۲	الحسین بن مسعود البغوی	سنہ ۵۱۶
۳	رزین بن معاویہ العبدری	سنہ ۵۳۵
۴	احمد بن محمد العاصمی	سنہ
۵	محمود بن عمر الزمخشری صاحب الکشاف	سنہ ۵۳۸
۶	محمد بن علی بن ابراہیم المنطنری	سنہ
۷	عبد الکریم بن محمد بن ابو سعد المروزی السمعانی	سنہ ۵۶۲
۸	موفق بن احمد ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم	سنہ ۵۶۸
۹	عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا	سنہ
۱۰	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر الدمشقی	سنہ ۵۷۱
۱۱	محمد بن عمر بن احمد بن موسی المدینی الاصبہانی	سنہ ۵۸۱
۱۲	فضل اللہ بن ابی سعید الحسنی التوربشتی	سنہ
۱۳	اسعد بن محمود بن خلف ابو الفتح العجلی	سنہ ۶۰۰
	ہفتم صدی	
۱	امام محمد بن عمر الملقب بفخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر	سنہ ۶۰۶
۲	مبارک بن محمد بن محمد ابو السعادات المعروف بابن الاثیر الجزری	سنہ ۶۰۶
۳	علی بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الجزری ابو الحسن المعروف بابن الاثیر	سنہ ۶۳۰
۴	محمد بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی	سنہ ۶۴۳
۵	محمد بن طلحہ النصیبی	سنہ ۶۵۲
۶	یوسف بن محمد ابو الحجاج البلوی المعروف بابن الشیخ	سنہ
۷	یوسف بن قزغلی سبط ابن الجوزی	سنہ ۶۵۴
۸	محمد بن یوسف الکنجی الشافعی	سنہ ۶۵۸
۹	عبد الرزاق بن رزق اللہ الرسعنی	سنہ ۶۶۱
۱۰	یحیی بن شرف النووی	سنہ ۶۷۱
۱۱	احمد بن عبد اللہ محب الدین الطبری المکی	سنہ ۶۹۴
۱۲	ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی	سنہ
۱۳	محمد بن احمد الفرغانی	سنہ ۶۹۹
	ہشتم صدی	
۱	ابراہیم بن محمد الحموینی	سنہ ۷۲۲
۲	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ السمنانی	سنہ ۷۳۶
۳	یوسف بن عبد الرحمن المزی	سنہ ۷۴۲
۴	محمد بن احمد الذہبی	سنہ ۷۴۸
۵	حسن بن حسین نظام الدین الاعرج النیشاپوری صاحب التفسیر	سنہ
۶	محمد بن عبد اللہ ولی الدین الخطیب البغدادی	سنہ
۷	عمر بن مظفر بن عمر ابو حفص المعری الحلبی الشہیر بابن الوردی	سنہ ۷۴۹
۸	احمد بن عبد القادر بن مکتوم تاج الدین القیسی النحوی	سنہ ۷۴۹
۹	محمد بن یوسف الزرندی	سنہ ۷۵۲
۱۰	محمد بن مسعود الکازرونی	سنہ ۷۵۸
۱۱	عبد اللہ بن اسعد الیمنی الیافعی	سنہ ۷۶۸

شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱۲	اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر	سنہ ۷۷۴		یکمال الدین المحدث	—
۱۳	عمر بن الحسن ابو حفص المراغی	سنہ ۷۷۸	۴	عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	سنہ ۹۳۲
۱۴	علی بن شهاب الدین الهمدانی	سنہ ۷۸۶	۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد الہیتمی المکی	سنہ ۹۷۳
۱۵	محمد بن عبداللہ بن احمد المقدسی	سنہ ۷۸۹	۶	علی بن حسام الدین المتقی صاحب	
۱	محمد بن محمد المعروف بخواجہ پارسا	سنہ ۸۲۲		کنز العمال	سنہ ۹۷۵
۲	محمد بن محمد شمس الدین الجزری صاحب		۷	محمد طاہر الفتنی صاحب مجمع البحار	سنہ ۹۸۱
	حصن حصین	سنہ ۸۳۳	۸	میرزا مخدوم بن عبدالباقی	سنہ ۹۹۵
۳	احمد بن علی بن عبدالقادر المقریزی	سنہ ۸۴۵	۱	علی بن سلطان محمد الہروی المعروف	
۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	سنہ ۸۴۹		بملا علی القاری	سنہ ۱۰۱۴
۵	احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر		۲	محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین	
	العسقلانی	سنہ ۸۵۲		المناوی	سنہ ۱۰۳۱
۶	علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ		۳	الشیخ عبداللہ العیدروس الیمنی	سنہ ۱۰۴۱
	المالکی	سنہ ۸۵۵	۴	محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری	
۷	محمد بن احمد العینی الحنفی شارح بخاری	سنہ ۸۵۵		المدنی	—
۸	حسین بن معین الدین الیزدی المیبدی	سنہ ۸۷۰	۵	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن	
۹	عبداللہ بن عبدالرحمن المشہور			نور الدین الحلبی	سنہ ۱۰۴۴
	باصیل الدین محدث	سنہ ۸۸۳	۶	احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی	سنہ ۱۰۴۷
۱۱	فضل اللہ بن روزبہان بن فضل اللہ		۷	الشیخ عبدالحق محدث الدہلوی	سنہ ۱۰۵۲
	الخنجی الشیرازی	—	۸	محمد بن محمد المصری	—
۱	علی بن عبداللہ نور الدین السمہودی الشافعی	سنہ ۹۱۱	۹	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب	
۲	عبدالرحمن بن ابی بکر المعروف بجلال الدین			بمحبوب العالم	—
	السیوطی	سنہ ۹۱۱	۱۰	صالح بن مہدی المقبلی	—
۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی المعروف		۱	محمد بن عبدالرسول البرزنجی المدنی	سنہ ۱۱۰۳

قرن نہم

قرن دہم

قرن یازدہم

قرن دوازدہم

نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۲	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	سـ	۸	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخیتی المالکی	سـ
۳	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی	سـ	۹	احمد بن عبد القادر العجلی	سـ
۴	محمد صدر عالم صاحب معارج	سـ	۱۰	مولانا رشید الدین خان الدہلوی	سـ
۵	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث الدہلوی	سنہ ۱۱۷۶	۱۱	مولوی محمد مبین لکھنوی	.
۶	محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی	سنہ ۱۱۹۲	۱۲	محمد سالم البخاری الدہلوی	.
			۱۳	مولوی ولی اللہ لکھنوی	.
۷	محمد بن علی الصبان	سـ	۱۴	مولوی حسن علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	.

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ متواتر ہونا

(۱) قال مرزا محمد معتمد خان فی نزل الابرار بعد ذکر حدیث الغدیر۔ ھذا حدیث صحیح مشہور لم یتکلم فی صحتہ الا متعصب جاحد لا اعتبار بقولہ مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار مین حدیث غدیر کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہین۔ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت مین متعصب منکر کے سوا کسی نے کلام نہین کیا ہے اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہین ہے +

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب فی ذکر حدیث الغدیر۔ ولا عبرۃ بمن حاول تضعیفہ ممن لا اطلاع لہ فی ھذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین اسنی المطالب مین بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہین کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والے کا اعتبار نہین کیا جا سکتا کیونکہ اسکو اس علم حدیث مین کچھ بھی خبر نہین ہے +

(۳) قال الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذلک ایضا حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین بذیل ترجمہ عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہین کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے لیے بہت سے طریقے کھرے ہین مینے ایک مستقل رسالہ مین اسکی تفصیل کی

(۴) قال الملا علی القاری فی المرقاۃ ان ھذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواترا ملا علی قاری مشکوۃ کی شرح مرقاۃ مین لکھتے ہین بے شک یہ حدیث صحیح ہے جس مین کسی طرح کا شبہ نہین ہے

بلکہ بعض حافظان حدیث نے اسکو متواترات مین سے شمار کیا ہے ✦

(۵) قال جمال الدین عطاء الله بن فضل الله بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری فی الاربعین هذا الحدیث متواتر عن النبی صلی الله علیه وسلم رواه جم کثیر وجم غفیر من الصحابة حافظ جمال الدین عطاء الله بن فضل الله بن عبد الرحمن شیرازی نیسابوری اربعین مین لکھتے ہین یہ حدیث آنحضرت صلے الله علیه وسلم سے متواتر روایت ہوئی ہے ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اسکو روایت کیا ہے ✦

(۶) قال العلامة ضیاء الدین صالح بن المهدی المقبلی فی کتابه المسمی بابحاث المسددة فی فنون المتعددة من شواهد ذلك ما ورد فی حق علی فی الجنة وهو علی حدته متواتر معنی واشهرها حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه علامہ ضیاء الدین صالح بن المهدی المقبلی کتاب ابحاث مسددہ مین لکھتے ہین انھین احادیث کی قسم مین سے وہ حدیث جو جناب امیر کے قطعی جنتی ہونے کی نسبت وارد ہوئی ہے جو اپنی حد مین متواتر ہے۔ اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ان احادیث مین سے ہے جو معنے نہایت صحیح اور روات نہایت مشہور ہین ✦

(۷) قال عبد الرؤف المناوی فی التیسیر من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه احمد وغیره ورجاله ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر وهذا ذکره علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراهیم العزیزی فی سراج المنیر عبد الرؤف المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیوطی مین لکھتے ہین حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ الله علیہ وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہین بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہین کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے بھی سراج المنیر شرح جامع صغیر مین اسکا اسیطرح سے ذکر کیا ہے ✦

(۸) وهذا الحدیث اخرجه السیوطی فی الفوائد المتکاثرة فی الاخبار المتواترة وفی الازهار المتناثرة فی الاخبار المتواترة وعلی المتقی فی مختصر قطف الازهار اس حدیث کو حافظ جلال الدین سیوطی نے فوائد متکاثرہ اور ازہار متناثرہ مین لکھا ہے اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار مین لکھا ہے اور ان کتابون مین ان دونو صاحبون نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

(۹) قال الحافظ نور الدین علی بن ابراهیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابه المسمی بانسان العیون فی سیرة الامین المامون هذا الحدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحته کابی داود وابی حاتم الرازی حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی انسان العیون مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح اور حسان سے روایت ہوی ہے ابو داؤد اور ابو حاتم رازی

کے اقوال جنہوں نے اسحدیث میں قدح کی ہے التفات کے قابل نہیں ہیں +

(۱۰) قال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی هذا الحدیث تلقته الامة بالقبول وهو موافق للاصول حافظ احمد بن محمد العاصمی زین الفتے میں لکھتے ہیں اسحدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے +

(۱۱) قال الحافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی الصراط السوی قال حافظ الذهبی هذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرنا جمهور اهل السنة والجماعة حافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اسپر جمہور اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے +

(۱۲) قال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حدیث صحیح عن رسول الله صلی الله علیه وقد روی عنه نحو مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تفرد علی رضی الله عنه بهذا الفضیلة لم یشرکه احد (اخرجه الفقیه ابن المغازلی فی المناقب) حافظ ابو القاسم فضل بن محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور سو آدمی نے اسحدیث کو حضور سے روایت کیا ہے میں کوئی قسم کی علت اسمیں نہیں پاتا جناب علی اس فضیلت میں یکہ ہیں کوئی صحابی اسمیں آپ کا شریک نہیں ہے -

(۱۳) قال الحافظ ابن حجر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه الترمذی والنسائی وهو کثیر الطرق جدا وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان (صواعق محرقه) خاتم المحدثین ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور اسحدیث کے طریقے کثرت سے ہیں ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب میں انکو جمع کیا ہے اور اسکی اکثر سندیں صحیح اور حسن ہیں +

(۱۴) قال الشیخ عبد الحق فی اللمعات هذا حدیث صحیح لا مریة فیه وقد اخرجه جماعة کالترمذی والنسائی واحمد وطرقه کثیرة جدا رواه ستة عشر صحابیا وفی روایة احمد انه سمعه من النبی صلی الله علیه ثلثون صحابیا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی ایام خلافته وکثیر من اسانیده صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحته شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں یہ صحیح حدیث ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت جیسے کہ ترمذی اور نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اسکو تخریج کی ہے اور اسحدیث کے بہت سے طرق ہیں سولہ صحابیوں نے اسکو روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے سنا ہے

اور جبکہ اپنے ایام خلافت میں جناب امیر نے تنازع کیا تو ان لوگوں نے اس حدیث کی نسبت گواہی دی تھی اور اسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں اور جس شخص نے کہ اسکی صحت میں کلام کیا ہے اسکے قول کا اعتبار نہیں +

(۱۵) قال میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی فی نواقض الروافض فان تسألنی عن حدیث الغدیر المتواتر ذکرت الملخص الذی ذکرہ مفیدہم میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نواقض الروافض میں لکھتے ہیں اگر تو مجھ سے حدیث غدیر متواتر کی نسبت سوال کرے تو میں تجھ سے اسکا ملخص بیان کرتا ہوں +

(۱۶) قال محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی فی کتابہ الروضۃ الندیہ وحدیث غدیر متواتر عند اکثر ائمۃ الحدیث محمد بن اسمعیل صلاح الامیر یمنی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ حدیث غدیر اکثر ائمہ کے نزدیک متواتر ہے +

(۱۷) قال محمد صدر عالم فی معارج العلی ثم اعلم ان حدیث الموالاۃ متواتر عند السیوطی کما ذکرہ فی قطف الازہار فاردت ان اسوق طرقہ لیتضح التواتر فاقول اخرج احمد والحاکم عن ابن عباس و ابن ابی شیبۃ واحمد عنہ وعن بریدۃ واحمد وابن ماجۃ عن البراء والطبرانی وابن جریر وابو نعیم عن جندب الانصاری وابن قانع عن حبشی بن جنادۃ والترمذی عنہ وقال حسن غریب والنسائی والطبرانی والضیاء المقدسی عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید الغفاری وابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابی ایوب وابن ابی شیبۃ وابن ابی عاصم والضیاء عن سعد بن ابی وقاص و الشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ عن یحیی ابن جعدۃ عن زید بن ارقم وابن عقدۃ فی کتاب الموالاۃ عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن ثابت وزید بن شراحیل الانصاری واحمد عن علی وثلثۃ عشر رجلا وابن ابی شیبۃ عن جابر قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ مولانا محمد صدر عالم معارج العلی میں تحریر کرتے ہیں آگاہ ہو کہ حدیث موالاۃ حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متواترات میں سے ہے جیسے کہ حافظ موصوف قطف الازہار میں لکھتے ہیں اس حدیث کے طریقوں کو شمار کرکے دکھاتا ہوں تاکہ اسکا متواتر ہونا واضح ہو جائے پس میں کہتا ہوں کہ امام احمد اور حاکم ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد ان سے اور بریدہ سے اور احمد اور ابن ماجہ براء بن عازب سے اور طبرانی اور ابن جریر اور ابو نعیم جندب الانصاری سے اور ابن قانع حبشی ابن جنادہ سے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اقسام حسن اور غریب میں سے ہے۔ اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء مقدسی ابو الطفیل سے اور وہ زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم اور ضیاء سعد بن ابی وقاص سے اور

شیرازی القاب مین جناب عمر بن الخطاب سے۔ اور طبرانی مالک بن الحویرث سے اور ابونعیم فضائل الصحابہ مین یحییٰ بن جعدہ سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ کتاب الموالاۃ مین حبیب بن بدیل بن ورقاء اور قیس بن ثابت اور زید بن شراحیل الانصاری سے اور احمد جناب امیر اور دیگر تیرہ صحابیون سے اور ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے ✤

(۱۸) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول مین لکھتے ہین۔ این حدیث بدرجہ تواتر رسیدہ و از سی کس از صحاب ازینہا علی و ابوب و زید بن ارقم و براء بن عازب و عمرو بن مرہ و ابوہریرہ و ابن عباس و عمارہ بن بریدہ و سعد بن ابی وقاص و ابن عمر و انس و جریر بن عبد اللہ البجلی و مالک بن الحویرث و ابوسعید الخدری و طلحہ و ابوالطفیل و حذیفہ بن اسیدہ وغیرہ مروی گشتہ و جمہور محدثین این حدیث را در صحاح و سنن و مسانید روایت کردہ اند

اگرچہ اس حدیث کے تمام طرق کا احصا مشکل ہے مگر تیمناً چند طرق پر اقتصار کیا جاتا ہے

(۱) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی بالیمن فرأیت منہ جفوۃ فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ذکرت علیاً فتنقصتہ فرأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر وابونعیم وابن حبان والحاکم والحافظ ابی بشر اسمعیل بن عبد اللہ الاصبہانی المشہور بالسمویہ والفقیہ بن المغازلی والسیوطی فی جامع الصغیر والمتقی فی کنز العمال) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ یمن مین غزا کرنے کو گیا ان سے مجھے شکر رنجی ہوگئی جب مین واپس آیا تو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کہنے لگا مینے دیکھا کہ حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہوگیا ہے پھر آپنے ارشاد کیا اے بریدہ کیا مین تمام مومنون کی جان سے اولیٰ نہین ہون مینے عرض کیا بے شبہ حضور اولیٰ ہین پھر فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے ✤

(۲) عن زید بن ارقم قال لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ حجۃ الوداع وعاد قاصداً المدینۃ قام بغدیر خم وھو ما بین مکۃ والمدینۃ وذلک فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ فقال ایھا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت ثم قال ایھا الناس الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشھد مثل

ما شهد ثم ثم قال ایها الناس قد خلفت فیکما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله واهل بیتی
الا وان اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض و ہ متحوضی ما بین بصری وصنعا
عدد آنیۃ عدد النجوم ان الله لسائلکم کیف خلفتمونی فی کتاب الله واهل بیتی ثم قال ایها الناس
من اولی الناس بالمؤمنین من انفسهم قالوا الله ورسوله یقول ذٰلک ثلث مرات ثم قال فی الرابعۃ
واخذ بید علی اللهم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ یقولها
ثلاث مرات ثم قال الا فلیبلغ الشاهد منکم الغائب رواہ اخرجہ ابن الشهاب الزهری واحمد فی
المسند وابن جریر وابو نعیم والنسائی فی الخصائص والضیاء المقدسی وابن ابی شیبۃ والسیوطی
فی جامع الصغیر باختلاف یسیر زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ
الوداع سے بقصد مدینہ منورہ واپس ہوئے اور غدیر خم پر مقام کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اس
روز ذی الحجہ کی تیرہوین تاریخ تہی ۔ حضرت نے فرمایا اے لوگو مجہ سے پوچہا جائیگا ۔ اور تم سے بہی پوچہا جائیگا
آیا مینے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے ۔ تمام لوگون نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے پہونچا دیا ہے
اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے ۔ حضرت نے فرمایا مین بہی گواہی دیتا ہون کہ مینے پہونچا دیا ہے اور نصیحت
کرنے کے حق کو ادا کر دیا ہے ۔ پہر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم گواہی نہین دیتے ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود
برحق نہین ہے اور مین خدا کا رسول ہون تمام حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ بے شک سوا
خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور آپ خدا کے رسول ہین ۔ حضرت نے فرمایا مین بہی تمہاری گواہی
پر گواہی دیتا ہون ۔ پہر فرمایا اے لوگو مین تم مین اپنے پیچہے دو چیزین چہوڑتا ہون اگر تم نے
ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے ۔ وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہے ۔ خدائے
مہربان خبر دینے والے نے مجہے خبر دی ہے کہ جب تک وہ دونو حوض پر وارد ہون ہرگز ایک دوسرے
سے جدا نہین ہونگے میرے حوض کی وسعت ایسی ہے جس طرح سے کہ میری نگاہ کرنے کا مقام اور صنعا
یمن ملکے پیالے آسمان کے ستارون کی گنتی کے موافق ہین ۔ بتحقیق خدا تمسے پوچہنے والا ہے کہ
تمنے میرے بعد خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے ۔ پہر فرمایا اے لوگو مومنین کی
جان سے کون زیادہ انکے لیے اولی بالتصرف ہے تمام حاضرین نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول ۔ یہ بات
حضرت نے تین دفعہ فرما کر چوتہی دفعہ حضرت علی کا ہاتہ پکڑ کر ارشاد کیا اے میرے پروردگار جسکا کہ
مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن
رکہیو اسے جو اسے دشمن رکہے تین مرتبہ کہکر ارشاد کیا کہ تم حاضرین کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو

پہونچا ئین ؛

(۳) عن عامر بن لیلیٰ قال لما صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع و لم یحج غیرھا اقبل حتی
کان بالجحفۃ نھی عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان ینزل تحتھن احد حتی اذا اخذ القوم منازلھم ارسل
فقم ما تحتھن حتی اذا ثوب بالصلوۃ صلوۃ الظھر عمد الیھن وذلک یوم غدیر خم ثم بعد فراغہ من
الصلوۃ قال ایھا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لن یعمر نبی الا نصف عمر النبی الذی کان قبلہ
وانی لاظنہ بانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون فھل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول
قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا قال تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ وعبدہ وان جنتہ حق ونارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشھد قال اللھم اشھد
قال ایھا الناس الا تسمعون الا فان اللہ مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فعلی
مولاہ واخذ بید علی فرفعھا حتی نظرہ القوم ثم قال اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
اخرجہ الطبرانی والحافظ ابو الفتوح السعدی الشافعی) عامر بن لیلے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب
سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوے اور اسکے بعد پھر آپنے حج نہین کیا یہانتک کہ جحفہ مین
پہونچے لوگون کو کنکریلی زمین مین ببول کے درختون کے جھنڈ کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا جب لوگ
اپنے اپنے مقام پر جا اترے حضور نے ان درختون کے نیچے جھاڑو دلائی اور نماز ظہر کے لیے اٹھے اور ان
درختون کے نیچے تشریف لائے اور یہ غدیر خم کا دن مشہور ہوگیا ہے پھر آپ نماز سے فارغ ہوکر فرمایا ای
لوگو مجھے میرے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے
مین گمان کرتا ہون کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کی اجابت کرونگا مین بھی پوچھا جاؤنگا اور
تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے۔ پس تم کیا جواب دوگے لوگون نے عرض کیا
ہم کہینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے
خدا آپ کو جزاے خیر عطا کرے پھر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور بندہ ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے اور مرنے
کے بعد پھر جینا حق ہے ۔ سب نے عرض کیا ہان ہم لوگ گواہی دیتے ہین۔ پھر حضرت نے فرمایا اے خدا گواہ
رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم نہین سنتے کہ میرا مولا خدا ہے اور مین تم لوگون کے لیے تمہاری جانسے
اولی ہون۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولا ہے اور علی کا ہاتھ پکڑکر بلند کیا یہانتک کہ تمام قوم کے
لوگون نے انکو اچھی طرح سے دیکھا۔ پھر دعا کی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے۔

(۴) عن حذیفۃ بن اسید الغفاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم تحت شجرۃ فقال ایھا الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی قد یوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق ونارہ حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور قالوا بلی نشھد بذلک قال اللھم اشھد ثم قال ایھا الناس ان اللہ مولای وانا مولا المؤمنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال یا ایھا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعا فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیھما الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اھل بیتی وانہ قد نبأنی اللطیف الخبیر انھما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح) حذیفہ ابن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو مجھے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ کسی نبی نے عمر نہیں پائی مگر اپنے پہلے نبی کی عمر سے بقدر نصف کر اب بتحقیق گمان کیا جاتا ہے کہ مجھے بلایا جائیگا اور میں خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچھا جائیگا اور تم سے بھی پوچھا جائیگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور کوشش کی ہے اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پھر حضرت نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بتحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہیں اور خدا کا بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور مرنا حق ہے اور مرکر جی اٹھنا حق ہے اور بے شک قیامت آنیوالی ہے اور اسمیں کوئی شبہ نہیں ہے اور بے شک خدا قبر کے لوگوں کو زندہ کرنیوالا ہے۔ حاضرین نے کہا ہاں ہم ان امور کی گواہی دیتے ہیں سرکار نے فرمایا اے میرے پروردگار گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور انکے لیے ان کی جان سے اولے بالتصرف ہوں پس جسکا کہ میں مولا ہوں علی اسکا مولی ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے

جو اسے دشمن رکھے پھر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے آگے جانیوالا ہون اور تم میرے حوض پر وارد ہونیوالے ہو وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہے جو میری نگاہ کے مقام سے صنعا مین تک ہے ستارون کی تعداد کے موافق اسپر پیالے چاندی کے رکھے ہوئے ہین جب تم میرے پاس آؤگے تو مین تم سے دو بھاری چیزون کی نسبت پوچھنے والا ہون دیکھو میرے بعد تم ان دونون سے کیا سلوک کروگے پہلی بڑی چیز خدای تعالی کی کتاب ہے جسکی رسی کا ایک سرا تمہارے خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا سرا تمہاری ہاتھون مین ہے تم اسکو مضبوط پکڑلو تم گمراہ نہین ہوگے اور تم نہین بدلوگے اور میرے عترتی اہل بیت ہین مجھے خدائے مہربان خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ وہ دونون جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون ایک دوسرے سے علیحدہ نہین ہونگے ✦

(۵) عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم ونودی فینا الصلوة جامعة وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بن الخطاب بعد ذلک فقال ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنة رواخرجہ احمد فی المناقب والبیھقی وابو یعلی الموصلی وابن ماجة فی سننہ وابو نعیم والثعلبی والمخلص الذھبی وابو سعد وابن ابی شیبة والمتقی فی کنز العمال وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ وزاد الطحاوی فی شرح مشکل الآثار بعد قول عاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم سفر مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب سعادت مین تھے پس ہم غدیر خم پر جا اترے ہم مین نماز جماعت کی منادی کرائی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین پر جھاڑو دی گئی۔ پس حضرت نے ظہر کی نماز پڑھی اور علی کا ہاتھ پکڑکر ارشاد کیا آیا تم نہین جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون سب نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہین پھر فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولی ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب علی علیہ السلام سے ملکر کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابی طالب کہ تو ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی بن گیا ہے۔ امام احمد نے مناقب مین اور بیہقی نے اور ابو یعلے موصلی نے اور ابن ماجہ نے سنن مین اور ابو نعیم اور ثعلبی نے اور مخلص الذہبی نے اور ابن ابی شیبہ نے اور متقی نے کنز العمال مین

اسحدیث کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اگرچہ مسلم اور بخاری نے اسکو روایت نہین کیا ہے اور شرح مشکلات الآثار مین طحاوی نے عاد من عاداہ کے بعد یہ الفاظ اور روایت کیے ہین کہ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ اے پروردگار محبوب رکھ اسے جو اسے محبوب رکھے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے اور اعانت کر اسکی جو اسکی اعانت کرے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے ✤

(٦) عن حمزۃ الاسلمی قال لما نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع امر بشجرات فقمن بوادی خم وھجر فخطب الناس فقال اما بعد ایھا الناس فانی مقبوض اوشك ان ادعی فاجیب فما انتم قائلون قالوا نشھد انك قد بلغت ونصحت وادیت قال انی تارك فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ واھل بیتی الا وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (اخرجہ ابن عقدۃ فی الموالاۃ والسمھودی فی جواھر العقدین) حمیرا سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے وادی خم مین درختون کے نیچے جھاڑ و دینے کا حکم دیا جب آدھا دن ڈہل گیا تو حضرت نے لوگون کو خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین جانب حق تسلیم کرنے والا ہون گمان کیا جاتا ہے کہ مین بلایا جاؤن گا پس مین اجابت کرونگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ بے شک آپنے رسالت کو پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے اور خدا کے فرض کو پورا کیا ہے۔ پہر حضور نے فرمایا مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑتا ہون کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت ہین بے شک وہ دونو جب تک میرے پاس حوض پر نہ آترین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کروگے ✤

(٧) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا بالجحفۃ بغدیر خم وثمہ ناس من جھینۃ ومزینۃ وغفار فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خباء او فسطاط فاشار بیدہ ثلثا فاخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ والنسائی) جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم جحفہ مین غدیر خم کے مقام پر تہے اور وہان قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ موجود تہے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ یا سراپردہ سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور تین دفعہ اپنے ہاتہ کے ساتہ اشارہ کرکے علی کا ہاتہ پکڑا اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے

(۸) عن ابی بریدة الاودی عن ابیه قال دخل ابوهریرة المسجد فاجتمع الناس الیه فقام الیه شاب فقال انشدک بالله اسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال نعم (اخرجه ابن المغازلی وابن الکثیر وابن جریر) ابو بریدة الاودی اپنے والد سے ناقل ہین کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ مسجد مین داخل ہوئے ایک آدمی نے اٹھکر ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ابوہریرہ نے جواب دیا کہ ہان مینے اس حدیث کو سنا ہے ۰

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخذل من خذله وابغض من ابغضه (اخرجه ابن مردویه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکہ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور بغض رکہ اس سے جو اس سے بغض رکھے ۰

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه ابن عقدة) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ۰

(۱۱) عن عبد الله بن یا لیل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه ابن عقدة) عبد اللہ بن یالیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ۰

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه النسائی والطبرانی فی الکبیر) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۳) عن مالک بن الحویرث قال رقی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه ابو نعیم فی فضائل الصحابة وعبد الله بن احمد بن حنبل فی المسند) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند ہوکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه الطبرانی

فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۵) عن عمرو بن مرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور اعانت دے اسے جو اسے اعانت دے ❖

(۱۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو زید الخماد ابن ابی شیبہ فی سنتہ وابن ابی عاصم وسعید بن منصور عن سعد ابن ابی وقاص) عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اس کا مولا ہے ❖

(۱۷) عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شہیدی علیہم قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا قال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبریل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علی (اخرجہ علی بن شہاب الدین الہمدانی فی کتابہ مودة القربی) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کرکے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے میرے پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکہ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور نصرت دے اسے جو اسے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا انپر گواہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی خوشبو والا کھڑا تھا مجھ سے کہنے لگا اے عمر البتہ سرور دین پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے کہ منافق کے سوا کوئی اسکو نہین کھولیگا پس تو اسکے کھولنے سے ڈرتا رہ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پہر مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام کے حق مین ارشاد کیا تھا میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی

ہوا لاسو جود تہا اس نے مجہ سے ایسے ایسے کہا حضرت نے فرمایا اے عمرو وہ شخص آدم کی اولاد مین سے نہین تہا وہ جبریل علیہ السلام تہے اور میرے کہنے کی تمکو تاکید کرنے کے لیے آئے تہے جو کچہ مین نے تمسے علی کی نسبت کہا تہا ✤

(۱۸) عن سعد بن ابی وقاص قال فقال ابوبکر وعمر امسیت یابن ابی طالب مولی کل مؤمن ومؤمنة (اخرجہ الدار قطنی) سعد بن ابیوقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابن ابی طالب تمہر مومن مرد اور عورت کا مولی بنگیا ہے ✤

(۱۹) عن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب هنیئا لك یابن ابی طالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنة (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ماجہ فی سننہ وابونعیم والبیہقی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجہے اے ابن ابیطالب کہ تو ہر مومن اور مومنہ کا مولا بنگیا ہو

(۲۰) عن خیثمة بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالك وقال له رجل ان علیا یقع فیك انك تخلفت عنه فقال سعد واللہ انه لرای رأیته واخطا رائی ان علیا اعطی ثلثا لان اکون اعطیت احدهن احب الی من الدنیا وما فیها لقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم غدیر خم بعد حمد اللہ والثناء علیه هل تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قلنا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وجیء به یوم خیبر وهو ارمد ما یبصر فقال یارسول اللہ انی ارمد فتفل فی عینیه ودعا له فلم یرمد حتی قتل وفتح علیه خیبر واخرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عمه العباس وغیره من المسجد فقال له العباس تخرجنا ونحن عصبتك وعمومتك وتسکن علیا فقال ما انا اخرجکم واسکنه ولکن اللہ اخرجکم واسکنه (اخرجہ الحاکم فی المستدرك) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ مینے سنا کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام تمہاری شکایت کرتے تہی کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے وہ بہی ایک رای تہی جو مینے سوچی تہی لیکن میری رائے خطا پر تہی علی کو تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ اگر ان مین سے مجہے ایک بہی دی گئی ہوتی تو میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر تہی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز خدا کی صفت وثنا کے بعد ارشاد کیا کیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون ہمنے عرض کیا بے شک آپ اولی ہین حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ اُسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے دوسری یہ ہے خیبر کے روز جناب امیر علیہ السلام کی ... ہانتہ پکڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے انکو آشوب چشم تہا جس کی وجہ سے وہ نہین

دیکھ سکتے تھے پس وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین آشوب چشم رکھتا ہون حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگایا
اور انکے لیے دعا کی وہ اچھے ہوگئے اور انکا آشوب چشم جاتا رہا یہانتک کہ لڑائی ہوگئے اور خیبر انکے ہاتھ سے فتح
ہوگیا تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو مع دیگر تمام اصحاب کے مسجد
سے نکالدیا پس عباس عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمین مسجد سے نکالتے ہین باوجودیکہ ہم آپکے ساتھ
رغبت مین نسبت بڑی رکھتے ہین اور آپکے چچا ہین اور آپنے علی کو مسجد مین رہنے کا حکم دیا ہے حضرت نے
ارشاد کیا نہ مینے تمکو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو رکھا ہے بلکہ خدا نے تمکو نکالا ہے اور اسکو رکھا ہے ✤

(۲۱) عن سعد بن ابی وقاص قال قدم معاویۃ فی بعض حجاتہ فدخل علیہ سعد فذکروا علیا فنال
منہ فغضب سعد وقال تقول ھذا الرجل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ
فعلی مولاہ وسمعتہ یقول انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول
لاعطین الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابن ماجۃ فی سننہ
وابن کثیر فی تاریخہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ حج کرنے کو آیا سعد
اسکے پاس گیا لوگ جناب امیر علیہ السلام کا برا ذکر کرنے لگے سعد رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو نہایت
خفا ہوکر کہنے لگے ای معاویہ تو ایسے شخص کے حق مین یہ باتین کہہ رہا ہے جسکی شان مین مینے جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے۔ ونیز
مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین۔ نیز
ونیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست
رکھتا ہے ✤

(۲۲) عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیا
وعینی فی شرح البخاری والرازی فی تفسیر الکبیر والواحدی فی تفسیرہ والسیوطی فی الدر المنثور و
المنظام الاعرج فی غرائب القرآن وصاحب سیرۃ الحلبیہ وابن مردویہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مین اس آیت کریمہ کو اس طرح
پڑھتے تھے کہ اے رسول پہنچادے اس بات کو جو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے کہ علی مومنون
کا مولا ہے اور اگر تونے ایسا نکیا تو تونے اسکی رسالت کو نہین پہونچایا

(۲۳) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الایۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوم غدیر خم فی فضل علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر وابونعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی وابوالحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابوبکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی وقال الامام فخرالدین الرازی وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی بن الحسین ابن علی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچادو اس بات کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوئی ہے غدیر خم کے روز جناب علی بن ابی طالب کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ابوحاتم اور ابوبکر بن مردویہ اور ابن عساکر اور حافظ ابونعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں اور ابوالحسن واحدی نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے اور حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی شارح صحیح مسلم نے یہی اسیطرح پر ذکر کیا ہے اور ابوبکر نقاش کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں کہ غدیر خم کے روز اس آیت کے شرف نزول کی نسبت عبداللہ بن عباس اور براء بن عازب اور جناب محمد بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے۔

(۲۴) عن ابن عباس فی قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی تبلیغ کا حکم ہوا پس حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے۔

(۲۵) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ (اخرجہ ابونعیم والثعلبی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ اے رسول پہونچادو سے جو کچھ کہ نازل ہوا ہے تیری طرف تیرے رب سے یعنے کہ جناب علی کے فضائل کو پہونچادو غدیر خم کے روز نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے۔ پس

جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے لگے آفرین ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت کا آقا بن گیا ہے۔

(۲۶) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم ذالک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعھا حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم فیما نزل من القرآن فی علی والسیوطی فی الدر المنثور وابوبکر بن مردویہ والدیلمی والحموینی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو بلایا اور حکم دیا تاکہ درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا اور کانٹے ٹوٹے گئے یہ پنجشنبہ کا دن تھا پھر علی کو بلایا اور انکا بازو پکڑکر اٹھایا یہانتک کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کردیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کردیا ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے پر اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر +

(۲۷) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شھرا وھو یوم غدیر خم لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ فانزل اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (اخرجہ فقیہ بن المغازلی فی المناقب وابراہیم النطنزی فی کتاب الخصائص وشہاب الدین احمد فی توضیح الدلائل عن مجاھد قال نزلت ھذہ الآیۃ بغدیر خم واخرجہ الصالحانی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھے گا اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جاویگا وہ غدیر خم کا دن ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا میں مومنوں کے لیے انکی جان سے اولیٰ نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اولے ہیں ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں

پس علی اسکا سولی ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے آفرین آفرین اسے ابن ابی طالب تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا آقا قرار دیا گیا ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے ۔

(۲۸) نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ تعالیٰ سال سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سالتنی عن مسئلۃ ما سالنی احد عنہا قبلک حدثنی ابو جعفر محمد عن ابائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فطار فی البلاد فبلغ ذلک حارث بن نعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ فاناخ راحلتہ ونزل عنہا وقال یا محمد امرتنا عن اللہ عزوجل ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شئ منک ام من اللہ عزوجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان ہذا امر من عند اللہ فولی الحارث یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عزوجل بحجر سقط علی ہامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عزوجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی معارج الوصول وملک العلما شہاب الدین الدولتابادی والسید السمہودی فی جواہر العقدین وجمال الدین المحدث صاحب روضۃ الاحباب فی اربعینہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر ومحمود بن محمد القادری فی صراط السوی والحلبی فی انسان العیون واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر فی وسیلۃ الامال ومحمد بن اسمعیل الامیر فی روضۃ الندیہ والحافظ محمد ابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب) امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آیۂ سال سائل بعذاب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی ہے تو سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا مجھ سے جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام روایۃً اپنے آبائے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر

ارشاد فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور یہ بات سب لوگون مین اور تمام جگہہ مشہور ہوگئی یہ خبر حارث بن النعمان الفہری کو معلوم ہوئی ۔ وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر اور اس سے اترکر اور خدمت مین پہونچکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہین ہمنے آپ کا یہ حکم مان لیا پھر آپنے ہمکو پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا وہ بھی ہمنے آپکا حکم قبول کیا پھر آپنے ہمکو زکوۃ دینے کے لیے ارشاد کیا وہ بھی ہم آپ کا حکم بجالائے پھر آپنے ہمکو روزہ رکھنے کے واسطے کہا وہ بھی آپکا فرمان ہمنے قبول کیا ۔ پھر آپنے ہمکو حج کرنے کا ارشاد کیا ہم اسکو بھی مان گئے اسپر بھی آپ رضی نہوئے اور آپنے ابن عم کا بازو پکڑکر اٹھایا اور انکو ہمپر فضیلت عطا کی اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے یہ بات حضور اپنی طرف سے فرماتے ہین یا خدا کی طرف سے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے یہ بات خدا کی طرف سے ہے پس حارث یہ کہتا ہوا اپنے ناقہ کی طرف لوٹ آیا ۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہین سچ ہے تو (معاذ اللہ) ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمین دردناک پہونچا ۔ جب وہ اپنے ناقہ کی طرف لوٹا ابھی اس تک پہونچا بھی نتھا کہ خدا تعالے نے اسپر ایک پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کافرون کے لیے ہونیوالا ہے عذاب اسکی طرف سے ہے جو صاحب ہے سیڑہیون کا +

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یوم غدیر خم قال حسان بن ثابت اتاذن یا رسول اللہ ان اقول ابیاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل علی برکت اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ؎ یناديهم یوم الغدیر نبیہم + بخم واسمع بالرسول منادیا + وقال فمن مولاکم و ولیکم + فقالوا ولم یبدوا ھناک التعادیا + الھک مولانا وانت ولینا + ولن تجدن فی ذلک الیوم عاصیا + فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وھادیا + فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ + فکونوا لہ انصار صدق موالیا + ھناک دعا اللھم وال ولیہ + وکن للذی عادی علیا معادیا + فخص بھا دون البریۃ کلھا + علیا وسماہ الوزیر المواخیا + راخرجہ ابو بکر بن مردویہ وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والخطیب خوارزم فی المناقب و سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ والسیوطی فی کتابہ الملمس باز ھار فیما عقدہ الشعراء

من الاشعار و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ المطالب والحموینی فی فرائد السمطین والنطنزی فی خصائص العلویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑہنے کی اجازت ہو آپنے فرمایا خدا کی برکت سے بیان کر حسان کہنے لگے اے قریش کے لوگو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی گواہی کو سنو اور یہہ اشعار بیان لیے ؂ غدیر خم کے روز انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا۔ اور جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی۔ فرمایا تمہارا کون مولا اور ولی ہے۔ ان لوگون نے جو اس مقام مین سرکشی نہین کرتے تھے عرض کیا۔ تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا اولی ہے۔ اور آج کے روز سے تو ہمین نافرمان نہین پائیگا۔ پس حضرت نے فرمایا اے علی اٹھہ کھڑا ہو بے شبہ مینے تجھے اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون اسکا یہ ولی ہے تم لوگ اسکے سچے مددگار رہنا۔ وہین آپنے دعا کی کہ بار الٰہا علی کے دوست کو دوست رکہیو۔ اور علی کے دشمن کو دشمن رکہیو۔ پس تمام خلقت کے سوا علی کو اس خصوصیت کے ساتھ مخصوص کیا اور انکا نام وزیر اور بہائی رکہا ؞

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم بعلی فیقول لہ ما قال فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا رب ان قومی حدیثوا عہد بجاہلیۃ ثم مضی بحجہ فلما اقبل راجعا ونزل بغدیر خم انزل اللہ علیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاخذ بعضد علی ثم خرج الی الناس فقال یا ایہا الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی رقاب القوم وقال حسان بن ثابت ینادیہم یوم الغدیر نبیہم الخ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالی عز اسمہ کا حکم ہوا۔ کہ علی کو اٹھا کر لوگون کے سامنے کر دین اور جو کچھ کہنا ہے کہدین حضرت نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی اے میرے پروردگار میری قوم ابہی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید اس امر کو نہ مانین پہر آپ حج کو تشریف لیے گئے۔ جب آپ وہان سے واپس ہو کر غدیر خم پر پہونچے خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے رسول پہونچا دے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوا ہے اگر تو نے ایسا نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہ پہونچایا اور اللہ تعالی لوگون سے

تیری نگہبانی کریگا ۔ پس حضرت علی کا بازو پکڑ کر خیمہ سے باہر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو کیا میں تمہارے
لیے تمہاری جان سے اولی نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیشبہ اولی ہیں پس آپ نے فرمایا
اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے
دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دیجیو اسے جو اسے چھوڑ دے اور مدد
دیجیو اسے جو اسے مدد دے اور محبت کیجیو اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھیو اس سے جو اس سے
بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے واللہ یہہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہوگئی ۔ اور حسان
ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اشعار پڑہے ۔ انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام
پر پکار کر ارشاد کیا ۔

(۱۳) عن بکر بن احمد القصری قال حدثتنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا قالت حدثتنی فاطمة
وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر الکاظم قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق
قالت حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی الباقر قالت حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین زین العابدین
قالت حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنها قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الحافظ ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل
بالاسماء وقال هذا الحدیث مسلسل من وجه وهو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة
لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منهن عن عمتها واخرجه محمد الجزری صاحب الحصن
الحصین فی اسنی المطالب وعبد اللہ بن احمد بن ابراهیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی)

بکر بن احمد القصری ناقل ہیں کہ مجھ سے فاطمہ بنت علی بن موسی علیہ السلام بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے میری پھوپیان
فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی الکاظم بن جعفر علیہ السلام کی صاحبزادیون نے بیان کیا
کہ ان سے انکی پھوپی فاطمہ بنت جعفر الصادق ابن محمد علیہ السلام ذکر کرتی تھیں کہ ان سے انکی پھوپی فاطمہ
بنت محمد باقر ابن علی کہتی تھیں کہ مجھ سے میری پھوپی فاطمہ بنت علی زین العابدین بن الحسین علیہ السلام
فرماتی تھیں کہ مجھ سے میری پھوپیان فاطمہ اور سکینہ جناب حسین بن علی علیہ السلام کی صاحبزادیان ارشاد فرما
کرتی تھیں کہ انسے انکی پھوپی ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
کیا کہ میری والدہ ماجدہ جناب سیدة النساء فاطمة الزہرا علیہا السلام نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا
کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھول گئے ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے

ابو موسی المدینی نے بھی حدیث کو اپنی کتاب المسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور وہ کہتا ہے ایک وجہ سے یہ حدیث بھی مسلسل ہے کیونکہ ہر ایک فاطمہ نام رکھنے والی مخدومہ نے حدیث کو اپنی پھوپی سے روایت کیا ہے اور یہ پانچ بھتیجیوں کی روایت ہے کہ ہر ایک اپنی پھوپی سے روایت کرتی ہے اور محمد جزری صاحب حصن حصین شریف نے حدیث کو اسنی المطالب میں اور عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے۔

(۳۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن راھویہ والمتقی فی کنز العمال وعبداللہ ابن احمد فی المسند وابن المغازلی فی المناقب والمحاملی فی امالیہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑکر غدیر خم کے روز ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پھر لوگوں نے اسپر بڑہا دیا کہ اے ہمارے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ✦

(۳۳) عن رفاعۃ بن ایاس الضبی عن ابیہ عن جدہ قال کنت مع علی فی الجمل فبعث الی طلحۃ ان القنی فلقیہ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم قال فلم تقاتلنی فانصرف طلحۃ عن قتالہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ والمتقی فی کنز العمال والحاکم فی المستدرک) رفاعہ بن ایاس الضبی اپنے والد سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہیں کہ میں جمل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں تھا جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ انکے پاس حاضر ہوئے جناب امیر نے فرمایا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیر نے فرمایا پس تم کیوں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی اللہ عنہ جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے سے لوٹ پڑے ✦

(۳۴) عن جریر بن عبداللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اللھم من احبہ من الناس فکن لہ حبیبا ومن ابغضہ من الناس فکن لہ مبغضا اللھم انی لا اجد احدا استودعہ فی الارض بعد العبدین الصالحین غیرک فاقض فیہ بالحسنی (اخرجہ الطبرانی) قال بشر قلت من ھذان العبدین الصالحین قال لا ادری) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا

جسکے لیے اللہ اور اسکا رسول مولا ہے بس تحقیق اسکے لیے یہ یعنے علی مولا ہے اے خدا لوگون مین سے جو اسکو دوست رکھے پس تو اسکا دوست ہو جا۔ اور جو شخص کہ لوگون مین سے اسکا دشمن بنے تو اسکا دشمن ہو جا اے میرے پروردگار مین زمین مین بعد دو نیک بندون کے تیرے سوا کسی کو نہین پایا کہ مین اسے اسکو سپرد کرون پس تو ان مین نیکی کے ساتھ احکام جاری فرما۔

(۳۵) عن حبشی بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واعن من اعانه (اخرجه الطبرانی وابن قانع) حبشی ابن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمنی کر اسے جو اسکی نصرت کرے اور مدد کر اسے جو اسکی مدد کرے۔

(۳۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد جاءه اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینهما یا ابا الحسن فقضی علی بینهما فقال احدهما هذا یقضی بیننا فوثب علیه عمر واخذ بتلبیبه وقال ویحك ما تدری من هذا هذا مولای ومولی کل مؤمن ومن لم یکن مولاه فلیس بمؤمن (اخرجه ابن السمان فی الموافقة والخوارزمی فی المناقب والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر نے جناب علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابا الحسن آپ انکا فیصلہ کردین جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص ان دونون مین سے کہنے لگا یہ کیا ہمارا فیصلہ کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے کود کر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگے افسوس ہے تجھ پر تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولی ہے جس کا کہ یہ مولا نہین وہ مومن نہین

(۳۷) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد نازعه رجل فی مسئلة فقال بینی وبینك هذا الجالس واشار الی علی فقال الرجل لیس هذا الابطن فنهض عمر واخذ تلبیبه حتی شاله بالارض ثم قال اتدری من صغرت هذا مولای ومولی کل مؤمن (اخرجه ابن السمان ومحب الطبری) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازع کرنے لگا آپنے فرمایا میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا شخص منصف ہو اور جناب علی علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو توندکے سوا اور کچھ بھی نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور اسکو زمین پر دے مارا اور پھر کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ تو نے کس کی تحقیر کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا ہے۔

(۳۸) عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انك تصنع بعلی شیئا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ مولای (اخرجہ ابن السمان والخوارزمی والدار قطنی ومحب الطبری فی الریاض وابن حجر فی الصواعق المحرقہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر) سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہیں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولے ہے +

(۳۹) عن سعید بن وھب وعبد خیر قالا سمعنا علیا یقول بالرحبۃ الکوفۃ انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام عدۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (اخرجہ الحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر الدمشقی الشھیر بابن کثیر والنسائی فی الخصائص واحمد فی المسند) سعید بن وہب اور عبد خیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں فرماتے ہوئے سنا کہ لوگون کو قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے وہ اٹھکر بیان کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ۔

(۴۰) عن زاذان بن ابی عمر قال سمعت علیا فی الرحبۃ وھو ینشد الناس من شھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وھو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگون کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سُنا کہ غدیر خم کے روز جو شخص کہ آنحضرت کے حضور میں موجود تھا وہ شخص بیان کرے جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ پس تیرہ آدمیون نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ ہمنے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جسکا میں مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے +

(۴۱) عن زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیا ینشد الناس فقال انشد اللہ رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام اثنا عشر بدریا فشھدوا (اخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے منقول ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو لوگون کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سُنا کہ میں ہر ایک مسلمان مرد سے جس نے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو پوچھتا ہوں پس بارہ صحابی جو شریک بدر ہوئے تھے

کھڑے ہوکر اسکی گواہی دینے لگے +

(۲) عن سعید بن وھب و زید بن یثیع قال نشد علی الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم قام فقام من قبل سعید ستۃ و من قبل زید ستۃ فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یوم غدیر خم الیس اللہ اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ احمد والنسائی والبزار والخلعی وابن جریر) سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہو کہ جناب امیر لوگون کو مسجد کوفہ کے صحن مین قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز جو کچھ کہ فرماتے ہوئے کسی نے سنا ہو اسکو چاہیے کہ وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس سعید کیطرف سے چھ آدمی اور زید کیطرف سے چھ آدمی کھڑے ہوگئے اور گواہی دینے لگے کہ ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا خدا تعالی مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہیں ہے سب حاضرین نے عرض کیا بیشک خدا تعالے تمام مومنون کے لیے اولی بالتصرف ہو پس حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۳) عن عمیر بن سعد انہ سمع علیا وھو ینشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام بضعۃ عشر فشھدوا (اخرجہ النسائی) عمیر بن سعد سے روایت ہو کہ انہوں نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو قسم دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو (کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے) وہ بیان کرے۔ دس اوپر کتنے آدمیون نے اسکی شہادت بیان کی +

(۴) عن عمرو بن مرۃ قال شھدت علیا فی الرحبۃ ینشد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایکم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اناس فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ تم مین سے غدیر خم کے روز جو کچھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی نے سنا ہو تو بیان کرے چند لوگ کھڑے ہوکر گواہی دینے لگے کہ انہون نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض کر اسکا جو اس کا بغض رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے ۔

(۵۵) عن عمیرۃ بن سعد قال شھدت علیا علے المنبر ینا شد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم الاقام فشھد فقام اثنا عشر رجلا منھم ابوھریرۃ وابوسعید وانس بن مالک فشھدوا انھم سمعوا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ۔ اخرجہ ابن کثیر فی تاریخہ والطبرانی فی الاوسط والمتقی فی کنز العمال عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو منبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی گواہی بیان کرے پس بارہ صحابی جن میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک بھی تھے اٹھکر بیان کرنے لگے کہ انہوں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۵۶) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شھدت علیا فی الرحبۃ ینا شد الناس انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ لما قام فشھد قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدھم علیہ سراویل قالوا نشھد انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولی بالمومنین من انفسھم وازواجی امھاتھم قلنا بلی یا رسول اللہ قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ۔ اخرجہ احمد فی المناقب وابو یعلی فی المسند وابن کثیر فی تاریخہ وسعید بن منصور والخطیب والمتقی فی کنز العمال والدار قطنی وابن جریر فی تاریخہ ۔ عبد الرحمن بن ابی لیلے کہتا ہے کہ میں نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے دیکھا کہ میں خدا کی قسم دیکر اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے کہ غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہے ۔ چاہیے کہ وہ شخص اٹھکر بیان کرے عبد الرحمن کہتا ہے کہ بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے مجھے آجتک ان میں سے ایک کا لباس نگاہ میں ہے کہ وہ سراویل پہنے ہوئے تھا پس وہ لوگ کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضرت کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں اور میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں حاضرین نے عرض کیا بیشک آپ اولی ہیں اور آپکے ازواج امہات مومنین ہیں حضرت نے فرمایا پس جس کا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے خدا دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور

دشمن رکھا سے جواسے دشمن رکھے۔

(۷۸) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد الله ثم قال انشد بالله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولا یقوم رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعاه قلبه فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلی والهیثم بن التیهان وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقا علیهن ثوبه ثم نادی بالصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئول ثم قال الا ان دمائکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین اخرجه ابن عقدة وابو حاتم محمد بن حبان البستی ومحب الدین الطبری فی ریاض النضرہ وابن عساکر والسمہودی فی جواهر العقدین) ابو الطفیل رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ مین خدا کی حمد کے بعد فرمایا مین خدا کی قسم دیکر اس شخص کو جو غدیر خم کے روز حاضر ہوا ہے کھڑا ہونیکے لیے کہتا ہون اور وہ شخص ہرگز نہ اٹھے جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا مجھے خبر دی گئی ہے بلکہ وہ شخص بیان کرے کہ جسکے کانون نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو پس سترہ آدمی کھڑے ہو گئے ان مین خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلے اور ابو الہیثم اور ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ انصاری رضی الله عنہم نیز قریش کے اور آدمی بہی موجود تہے جناب امیر نے فرمایا بیان کرو تمنے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجۃ الوداع سے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کے رکاب سعادت مین مکہ سے واپس آرہے تہے کہ ظہر کے وقت حضرت باہر تشریف لائے اور درختوں کے کاٹ چہانٹ کرنیکا حکم دیا اور اپنا کپڑا ان پر ڈالدیا گیا پہر نماز کے لیے منادی کرائی گئی ہم سب لوگ اپنے خیمون مین سے نماز کے لیے باہر نکلے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ مین خدا کی صفت وثنا کے بعد بیان کیا اے لوگو تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا۔ یہ بات کو تین دفعہ فرماکر

تم اسے خدا گواہ رہیو۔ پھر ارشاد کیا میں گمان کرتا ہون کہ میں بلایا جاؤنگا اور میں جانے پر راضی ہو جاؤنگا میں بھیج دیا
جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے بیشک تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہو گیا ہے جیسے کہ یہ
تمہارا آج کا دن اور یہ تمہارا مہینا حرمت والا ہے میں تمکو عورتون کی نسبت اور یتیمون کی نسبت
اور غلامون کی نسبت خدا اور احسان کی وصیت کرتا ہون پھر ارشاد کیا اے لوگو میں تمہارے درمیان
دو بھاری چیزین چھوڑتا ہون خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہین ہونگے جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون مجھکو خدا سے مہربان خبر دینے والے نے اسکی
خبر دی ہے پھر جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے جناب
امیر علیہ السلام فرمانے لگے تمنے سچ بیان کیا ہے میں اسپر گواہ ہون ✤

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی
صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة
عشر رجلا فشهدوا (اخرجه احمد فی المسند والبغوی فی معجمه والبزار والطبرانی والمخلص الذهبی)
ابو سلیمان زید بن ارقم رضی الله عنہ سے نقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے لوگون کو قسم دیکر گواہی طلب
کی کہ جسنے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
کا ارشاد سنا ہو وہ اٹھکر بیان کرے پس سولہ آدمیون نے اسکی نسبت گواہی ادا کی ✤

(۴۹) عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله کل امرء مسلم سمع رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیر
فشهدوا حین اخذ بیده فقال اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال
من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وکان فی نفسی
شیء فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا یقول کذا وکذا فقال قد سمعنا من رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول ذلک قال ابو نعیم لفطر الذی روی عنه الحدیث کم بین القول وبین موته قال
مائة یوم (اخرجه ابن ابی حاتم والنسائی وابن حبان وابن عقدة) ابو الطفیل سے روایت ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو جمع کرکے کہنے لگے میں قسم دیتا ہون اس مسلمان مرد کو جسنے
غدیر خم کے روز آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس تیس آدمی اٹھکر کھڑے
ہوئے ہے ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بہت سے آدمیون نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ جب آنحضرت نے علی کا
ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے تو فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ میں سب مومنون کی جان سے اولی ہون حاضرین نے کہا

ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ای پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہ اسے جو اسے دشمن رکہے ابو الطفیل کہتا ہے کہ مین وہان سے نکلا اور میرے دل مین اس حدیث کی نسبت شک پیدا ہو گیا پس مین زید بن ارقم سے ملا اور مین نے ان سے کہا مینے جناب امیر سے یہ کچھ سنا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہنے لگے بہ تحقیق ہمنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ مینے فطر سے جس نے کہ یہ روایت کی ہے پوچہا کہ جناب امیر کی وفات مین اور انکے اس قول مین کتنے دنون کی مدت تہی وہ بیان کرنے لگا پورے سو دن کی مدت تہی ؛

(۵۰) عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الی علی بالرحبة فقالوا السلام علیك یا مولانا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر یقول من کنت مولاه فعلی مولاه قال رباح فلما مضوا اتبعتهم فسالت من هؤلاء قالوا نفر من الانصار فیهم ابو ایوب الانصاری (اخرجه احمد فی المسند وابن السمان وابن المغازلی والخلعی والذهبی و محب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة والملا علی القاری فی المرقاة شرح المشکوة والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المعجم الکبیر) رباح ابن الحارث ناقل ہین کہ کوفہ کے میدان مین ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر کہا۔ السلام علیکم یا مولانا جناب امیر نے فرمایا مین تمہارا مولا کس طرح سے ہو سکتا ہون حالانکہ تم قوم عرب ہو وہ کہنے لگے ہمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے رباح کہتا ہے جبکہ وہ لوگ وہان سے بڑہ گئے تو مین انکے پیچہے ہو لیا اور پوچہا یہ کون لوگ تہے لوگون نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بہی انہین مین ہین ؛

(۵۱) عن رباح قال بینما علی جالس اذ جاء رجل فدخل علیه اثر السفر فقال السلام علیك یا مولانا قال علی من هذا قالوا ابو ایوب الانصاری قال علی افرجوا له نفرجوا له فقال ابو ایوب سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه احمد فی المناقب والبغوی فی معجمه وابن ابی شیبة واسمعیل بن عمر المعروف بابن کثیر فی تاریخه و محب الطبری فی الریاض النضرة والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المعجم الکبیر) رباح بن حارث کہتے ہین کہ ایک روز جناب امیر بیٹہے ہوئے تہے کہ ناگاہ ایک شخص آیا جس پر سفر کے آثار نمایان تہے اور آکر کہنے لگا السلام علیک یا مولانا جناب امیر نے فرمایا یہ کون ہے لوگون نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہین جناب امیر نے ارشاد کیا انکے لیے جگہہ چہوڑ دو لوگ اس جگہہ سے ہٹ گئے پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا

علی مولا ہے ۔

(۲۹) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی فی کتاب الولایۃ) عبد اللہ بن اسعد
بن زرارہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس
علی اسکا مولا ہے ۔

(۳۰) عن زر بن حبیش قال خرج علی من القصر فاستقبلہ رکبان متقلدی السیوف علیہم العمائم حدیثی
عہد بسفر فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیہم من ھھنا من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثنا عشر رجلا منہم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخزیمۃ بن ثابت
ذو الشہادتین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الہیثم بن التیہان وہاشم بن عتبۃ
وسعد بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی لانس بن مالک والبراء بن عازب ما منعکما ان
تقوما فتشہدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللہم ان کتماہا معاندۃ فابلہما فاما البراء
فعمی فکان یسال عن منزلہ فیقول کیف یرشد من ادرکتہ الدعوۃ واما انس فقد برصت قدماہ
وقیل لما استشہد علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان
فقال علی اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض اوبوضح لا تواریہ العمامۃ فبرص وجہہ فسدل
بعد ذلک برقعا علی وجہہ (اخرجہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ المحدث فی الاربعین)
زر بن حبیش ناقل ہیں کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام قصر سے برآمد ہوئے انکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لٹکائے
ہوئے چند سوار آئے جنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سفر سے آئے ہیں انہوں نے جناب امیر سے کہا
السلام علیک یا مولانا جناب امیرؑ نے انکو جواب سلام دیکر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام
میں سے کون شخص اس مقام پر موجود ہے بارہ آدمی جن میں خالد بن زید اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت
ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن التیہان اور ہاشم بن عتبہ اور
سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا رضی اللہ عنہم بھی تھے اٹھکر گواہی دینے لگے کہ ہم نے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جناب امیرؑ نے
انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہا تمہیں اٹھکر گواہی دینے سے کس نے بند کیا ہے تمنے بھی سنا تھا
جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا پس جناب امیرؑ نے دعا کی اے پروردگار اگر انہوں نے گواہی کو عناد کیوجہ سے

چھپا لیا ہے تو آنکھوں کی بینائی جاتی رہی مین مبتلا کر پس براء بن عازب اندھے ہو گئے یہانتک کہ اپنے گھر کا رستہ پوچھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے بھلا وہ شخص کیونکر رستہ دیکھ سکتا ہے جسکو بد دعا لگی ہو۔ اور انس بن مالک کا یہ حال ہوا کہ انکے پاؤں پر برص پیدا ہو گیا اور یہ بھی روایت ہو کہ جب جناب امیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنے جسکا مین مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پر لوگوں سے گواہی طلب کی انس بن مالک نے نسیان کا عذر پیش کیا جناب امیر نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اگر یہ شخص جھوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ عمامہ سے نہ چھپ سکے پس انس رضی اللہ عنہ اس اپنے موںھ کے برص کو برقع مین چھپائے رکھتے تھے +

(۵۴) عن طلحۃ بن عمیر قال شہدت علیا علی المنابر ناشد اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفیہم ابو سعید وابو ہریرۃ وانس وھم حول المنبر وعلی علی المنبر وحول المنبر اثنا عشر رجلا من الانصار والمہاجرین فقال علی نشدتکم باللہ ہل سمعتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقاموا کلہم وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین ما منعک یا انس ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ فقال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ راخرجہ ابو نعیم وابن مردویہ طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر پایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دے رہے تھے ان مین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بھی منبر کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے اور جناب امیر منبر پر تشریف رکھتے تھے اور منبر کے اردگرد مہاجرین وانصار سے بارہ آدمی صحابی موجود تھے پس جناب امیر نے ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد کو سنا ہو پس جب لوگ کھڑے ہو گئے۔ انس بن مالک بھی لوگون مین موجود تھے انہون نے گواہی نہدی جناب امیر المومنین نے انس بن مالک سے فرمایا تمکو شہادت دینے سے کس بات نے روکا ہے باوجودیکہ تمنے بھی سنا تھا جو کچھ کہ ان لوگون نے سنا تھا۔ انس کہنے لگے یا امیر المؤمنین مین بوڑھا ہو گیا ہون مجھے یہ بات بھول گئی ہے جناب امیر نے دعا کی اے میرے پروردگار اگر یہ جھوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ اسے یہ عمامہ سے نہ چھپا سکے طلحہ بن عمیر کہتا ہے کہ مین خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ مینے انس بن مالک کی پیشانی پر وہ سفید دھبہ اپنی آنکھون سے دیکھا ہے +

(۵۵) عن زید بن ارقم قال قال علی انشد اللہ رجلا سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت

مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام اثنی عشر بدریا من جانب الایسر ومن جانب الایمن فشھد وابذلک قال زید بن ارقم کنت فیمن سمع ذلک فکتمتہ فذھب اللہ ببصری کان یندم علی ما فاتہ من الشھادۃ ویستغفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والفقیہ ابن المغازلی واخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچھا جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے پس بارہ اصحاب بدر کہڑے ہوگئے چہ داہنی طرف سے اور چہ بائین طرف سے اور انہون نے گواہی ادا کی زید بن ارقم کہتے ہین مین بہی انہین مین سے تہا جن لوگون نے یہ حدیث کو حضرت سے سنا تہا پس مین نے اسکو چہپایا خدا تعالے میری بصارت کو لے گیا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے تہے اور استغفار کیا کرتے تہے ۔

(۵۶) عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر انشد رجلا سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الا قام وشھد وتحت المنبر انس بن مالک والبراء بن عازب وجریر بن عبد اللہ البجلی فاعادھا فلم یجبہ احد فقال اللھم من کتم ھذہ الشھادۃ وھو یعرفھا فلا تخرجہ من الدنیا حتی تجعل بہ آیۃ یعرف بھا قال فبرص انس وعمی البراء ورجع جریر اعرابیا بعد ھجرتہ فاتی الشراۃ فمات فی بیت امہ (اخرجہ ابو الحسن احمد بن یحیی البلاذری فی انساب الاشراف) عمیر بن سعد ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑہکر لوگون کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو وہ کہڑا ہوکر بیان کرے پس لوگون نے گواہی ادا کی منبر کے نیچے انس بن مالک اور براء بن عازب اور جریر بن عبد اللہ البجلی بہی بیٹہے ہوئے تہے جناب امیر نے مکرر اسکو فرمایا لیکن ان مین سے کسی نے کچہ نہ کہا جناب امیرؑ نے فرمایا بار الٰہا جس شخص نے اس شہادت کو چہپایا ہے باوجود اسکے کہ وہ اسکو جانتا ہے اس شخص کو اسوقت تک نہ مار جب تلک کہ تو اسکے لیے کوئی نشانی نہ مقرر کردے کہ وہ اس سے دنیا ہی مین پہچانا جائے عمیر بن سعد کہتا ہے پس انس مبروص ہوگئے اور براء اندہے ہوگئے اور جریر بکواس کرتے ہوئے واپس آئے اور اپنی والدہ ماجدہ کے گہر مین دنیا سے انتقال کیا ۔

(۵۷) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علی فقال انشد اللہ امرء نشدۃ الاسلام سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم اخذ بید علی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا

رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عادہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ الا قام فشھد قام بضعۃ عشر رجلا فشھدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا (اخرجہ الدارقطنی وابن کثیر فی تاریخہ) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا میں اس مرد خدا کو جس نے اسلام قبول کیا ہے قسم دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز کیا تھا پوچھتا ہوں کہ جس شخص نے حضرت سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کی حدیث کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی شہادت بیان کرے پس دس پر کتنے آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور ایک گروہ صحابہؓ نے اس شہادت کو چھپایا پس وہ لوگ تب تک دنیا سے عالم آخرت کو نہیں گئے جبتک کہ وہ اندھے اور مبروص نہیں کیے گئے ✦

(۵۸) عن ابن اسحاق قال حدثنی من لا احصی ان علیا نشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام نفر فشھدوا انھم سمعوا ذالک من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکتم قوم فما خرجوا من الدنیا حتے عموا وبرصوا واصابتھم آفۃ منھم یزید بن ودیعۃ وعبدالرحمن بن مدلج (اخرجہ ابوموسی وابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ مجھ سے بہت سے آدمیوں نے بیان کیا جنکا میں شمار نہیں کر سکتا کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو بیان کرے پس چند آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اور ایک گروہ نے اس حدیث کو چھپایا وہ جب تک کہ اندھے اور مبروص یا کسی اور بلا میں مبتلا نہیں ہوئے دنیا سے آخرت کو نہیں سدھارے چنانچہ یزید ابن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی انہیں میں سے تھے ✦

(۵۹) عن عائشۃ بنت سعد سمعت اباھا یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجحفۃ واخذ بید علی فخطب ثم قال ایھا الناس انی ولیکم قالوا صدقت فرفع ید علی فقال ھو ولیی والمودی عنی وان اللہ موال من والاہ ومعاد من عاداہ (اخرجہ ابن جریر وقال الذھبی ھذا حدیث حسن غریب) عائشہ بنت سعد اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ میرے والد کہتے تھے کہ میں نے جحفہ کے روز جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور پھر فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا ولی نہیں حاضرین نے عرض کی آپ بجا فرماتے ہیں حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا یہ میرا

والی ہے اور میری جانب سے ادا کرنے والا ہے بتحقیق خدا دوست رکھنے والا ہے اسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھنے والا ہے اسکا جو اسکو دشمن رکھے ✤

(ف) قال السمهودی وقول بعضهم ان زیادة اللهم وال من والاه الی اخره موضوعة مردود فقد ورد ذلک من طرق صحح الذهبی سید نور الدین سمہودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا کہنا اس حدیث میں یہ الفاظ یعنے اللهم وال من والاه آخر تک موضوع ہیں۔ یہ قول بالکل مردود ہے یہ الفاظ بہت سے طریقوں سے مروی ہوئے ہیں حافظ ذہبی نے جنکی تصحیح کی ہے ✤

(۷۰) عن ابی الحمراء خادم رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال بعد ما کبر سنه لو احل من رفقائه لاحدثه ما سمعت اذنای ورأت عینای اقبل رسول الله صلی الله علیہ وسلم حتی دخل علی ام المؤمنین عائشة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتی دخل علی ام المؤمنین حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته فجاء حتی اذا صار کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتے اذا دخل علی ام المؤمنین ام سلمة وقال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ائتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها فاقامهم مثل صف الصلوة فقال معاشر المسلمین الیس الله اولی بی من نفسی یامرنی وینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه یامرکم وینهاکم ما یکن علیه امر ونهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت شهید علیهم انی قد بلغت ونصحت (اخرجه سید علی الهمدانی فی مودة القربی)

ابو الحمراء خادم جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے روایت ہے ابو الحمراء جبکہ بوڑھے ہوگئے اپنے ایک رفیق سے کہنے لگے جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے یا میرے آنکھوں نے دیکھا ہے اس سے میں تجھے خبر دوں ایک روز جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے ابو بکر رضی الله عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا تھا۔ پھر وہاں سے برآمد ہو کر ام المومنین حفصہ رضی الله عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے حضرت عمر رضی الله عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا

تمام ہو وہان سے واپس آمد ہوکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے
سردارون کو بلاؤ انہون نے جناب علی علیہ السلام کو بلا بہیجا پہر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد
کیا اے ابو الحمراء جاؤ اور ایک سو آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساٹھہ آدمی موالی عرب کے اور چالیس
آدمی حبش کے بلا لاؤ جب سب لوگ جمع ہو گئے حضرت نے بکری کی کہال پر ایک عہدنامہ لکہا اور لوگون کو
مثل نماز کی صف کے استادہ کر کے ارشاد کیا اے مسلمانون کے گروہ کیا خدا تعالے مجہ سے اولی نہین
ہے کہ مجہ کو حکم دیتا ہے اور ممانعت کرتا ہے خدا پر میرا کسی طرح کا حکم جاری نہین ہے۔ حاضرین نے عرض
کیا آپ بجا فرماتے ہین پہر حضرت نے ارشاد کیا کیا مین تمہاری جان سے تمہارے لیے اولی نہین ہون مین تمکو
امر ونہی کرتا ہون مجہ پر تم کسی طرح کا حکم جاری نہین کر سکتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ درست
ہے پہر آپ نے فرمایا جس کسیکا اللہ تعالی اور مین مولا ہون پس اسکا یہ علی بہی مولا ہے یہ تمپر امر اور نہی کر
سکتا ہے تمہین اسپر کسیطرح کے حکم جاری کرنے کا اختیار نہین ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ
اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور
چہوڑ دے اسے جو اسے چہوڑ دے ای میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے انکو تیرا پیغام پہونچا دیا ہے
اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے ٭

(۷۱) قال قیس بن سعد بن عبادة الانصاری رضی اللہ عنہ وانشدها بین یدی علی فی الصفین
شعر قلت لما بغی العدو علینا حسبنا ربنا ونعم الوکیل وعلی امامنا وامام لسوانا به اتی
التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاه فهذا مولاه خطب جلیل انما قاله النبی علی
الامه حتما فیه قال وقیل (اخرجه سبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامه) قیس بن سعد
ابن عبادة الانصاری رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام کے سامنے مین صفین کے درمیان اپنے رجز مین
یہ اشعار پڑہے شعر کہ جب ہمارا دشمن ہمپر باغی ہوگیا تو مین نے کہا کافی ہے ہماری لیے ہمارا پروردگار
اور وہی ہے اچہا سپردگی کار کے لیے۔ علی ہمارا امام ہے اور ہمارے سوا سب کا امام ہے۔ اس بات کی
لیے قرآن نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون
پس اسکا یہ مولا ہے اور آپ نے ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلیے امت کے
سامنے اس ارشاد کو فرمایا تہا تا کہ جو کچہ کہ اس مین گفتگو ہے ختم ہو جاوے ٭

تشبیہ مولی کا لفظ چند معنون کے مقام پر استعمال ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

لفظ	معنی	لفظ	معنی
(۱) جار	یعنے ہمسایہ	(۸) صدیق	قال اللہ تبارک وتعالے۔ لا تغنی مولیٰ عن مولی شیئا ای صدیق من صدیق
(۲) معتِق	بکسر تا۔ آزاد کنندہ		
(۳) معتَق	بفتح التاء۔ آزاد کردہ	(۹) ناصر	قال اللہ تبارک وتعالے۔ بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم
(۴) حلیف	یعنے ہم عہد		
(۵) ابن عم	یعنے چچازاد بھائی سے قال الشاعر۔ مھلا بنو عمنا موالینا الموالی ختنفوا علینا	(۱۰) مالک	قال اللہ تبارک وتعالے ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولاہ
(۶) عصبہ	قال اللہ تعالے۔ انی خفت الموالی من ورائی	(۱۱) السید المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر واحد فھو ولیہ
(۷) وارث	قال اللہ تعالے۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ ای ورثۃ	(۱۲) اولی	قال اللہ تبارک وتعالے۔ فی حق المنافقین ماواکم النار۔ ھی مولاکم۔ ای اولی بکم

اس حدیث میں لفظ مولی کے معنے متعین کرنے میں علما کا اختلاف ہے۔ لیکن۔

(۱) اس حدیث میں مولی کے لفظ سے جار یعنے ہمسایہ کے معنے مطلق نہیں لیے جا سکتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہیں تھے ✤

(۲) معتِق یعنے آزاد کنندہ کے معنے بھی اس حدیث کے مفہوم سے خارج ہیں۔ کیونکہ جس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہیں تھی ✤

(۳) معتَق یعنے آزاد کردہ کے معنے تو کسی نہج سے مراد ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ جناب امیر علیہ السلام حر اور آزاد تھے ✤

(۴) حلیف یعنے ہم عہد کے معنے بھی کسی طرح سے نہیں لیے جا سکتے۔ کیونکہ ان روایات میں متعلق کسی عہد و پیمان کا ذکر نہیں اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنے مراد ہو سکیں ✤

(۵) ابن عم کے معنے تو ہرگز چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ کل مومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم نہیں تھے ✤

(۶) عصبہ کے معنے بھی ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے یا کل مومنین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہین تہے ۔

(۷) وارث کے معنے تو بنجوائے حدیث نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کسی نہج سے چسپان ہو ہی نہین سکتے

(۸) صدیق کے معنے لینا بہی ٹہیک نہین ہین کیونکہ ظاہر ہے کہ جس طرح جناب سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم دوست تہے جناب امیر بہی اسکے دوست تہے اور اگر اس قضیہ کا عکس کرکے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنے ہون کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہے کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تو تہے مگر جناب امیر سے نقار رکہتے تہے حضرت نے انکی تنبیہ کے لیے ایسا ارشاد کیا ہو۔ گو بادی النظر مین یہ معنے موجہ معلوم ہوتے ہین لیکن یہ معنے ہرگز اس حدیث کے مفہوم مین سے نہین ہین کیونکہ اس حدیث مین مولا کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنے جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بہی مولا ہے۔ اس لیے صدیق کے معنے بہی نہین لیے جا سکتے ۔

(۹) ناصر۔ کے معنے بہی ٹہیک نہین بیٹہتے کیونکہ جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تہے جس کسیکی نصرت حضرت فرماتے تہے اسکی نصرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تہی۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہین تہی ۔

(۱۰) مالک۔ کے معنے بہی اس حدیث مین مراد نہین ہین کیونکہ ان روایات مین مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہین ہے ۔

(۱۱) البتہ اس حدیث مین مولی کے لفظ سے معنی السید المطاع کے لیے جا سکتے ہین۔

(۱۲)

(۱۲) اولے۔ کے

مولی بمعنے اولی کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکے شواہد ہم چند تفاسیر اور کتب لغت سے ذیل مین درج کرتے ہین

(۱) ابن حیان تفسیر بحر محیط مین آیت کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ترجمہ مین لکہتے ہین اے ناصرنا وحافظنا قالہ الجمہور وقال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ وقیل مالکنا وسیدنا فلہذا یتصرف کیف یشاء فیجب الرضاء بما یصدر من جہتہ وقال ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولا لہم فہو مولانا الذی یتولانا و یتولاہم ۔

(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکہتے ہین ماوکم النار ہی مولاکم وبئس المصیر و فی لفظ

المولی ههنا اقوال (احدها) قال ابن عباس مولٰکم ای مصیرکم و تحقیقه ان المولی موضع الولی و هو القرب فالمعنی ان النار هو موضعکم الذی تقربون منه و تصلون الیه (والثانی) قال الکلبی یعنی اولی بکم و هو قول الزجاج والفراء و ابی عبیدة ۔

(۳) امام ثعلبی تفسیر کشف البیان میں لکھتے ہیں ما واکم النار هی مولٰکم ای صاحبتکم و اولی بکم و احق بان تکون مسکنا لکم

(۴) امام ابو الحسن الواحدی تفسیر وسیط میں لکھتے ہیں ما و ٰکم النار هی مولٰکم ۔ هی اولی بکم لما اسلفتم من الذنوب و المعنی انها هی التی تلی علیکم لانها قد ملکت امرکم فهی بکم من کل شیٔ

(۵) امام بغوی بتفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں ما و ٰکم النار هی مولاکم ۔ صاحبتکم و اولی بکم لما اسلفتم من الذنوب

(۶) جوہری صحاح میں ذیل لغت ولی لکھتے ہیں ۔ واما قول لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه مولی المخافة خلفها و امامها ۔ فیرید انه اولی موضع ان یکون فیه الخوف

(۷) علامہ زوزنی سبعہ معلقہ کی شرح میں لکھتے ہیں ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه + مولی المخافة خلفها و امامها + الفرج موضع المخافة والفرج ما بین قوائم الدواب فما بین الیدین فرج وما بین الرجلین فرج والجمع فروج وقال ثعلب ان المولی فی هذا البیت بمعنی اولی بالشیٔ ۔ کقوله تعالیٰ ما و ٰکم النار هی مولٰکم ای هی اولی بکم ۔

اسکے ماسوا قرینہ الست اولی بالمومنین من انفسهم بھی یہی معنے اولی ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے

اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ تلاش کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ارشاد کیوں کیا تھا اور حضرت نے کیوں فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برانگیختہ کیا تھا پسِ ان اسباب اور واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث میں جو کچھ کہ لفظ مولی کے معنے مراد ہونگے ظاہر ہو جاوینگے +

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت نے حج نہیں کیا ۔ اس واقعہ کے بعد حضرت اسی یا نوے روز بقید حیات رہے ہیں تمام اہل سیر متفق ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بناکر یمن کیطرف روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوقت روانگی دونوں لشکروں کے یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک صاحب اپنے لشکر کا جداگانہ امیر ہوگا ۔ اور اگر دونوں لشکر کہیں جمع ہو جائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائینگے

اور خالد بن ولید آپ کے ماتحتی مین کارروائی کرین چنانچہ دونون لشکر مین بنی زبید پر جا ملے اور بنی زبید سے لڑائی پیش آئی اور لشکر اسلام ظفریاب ہوگیا اور کفار کا زن و بچہ اسیری مین آگیا ان مین ایک لونڈی نہایت خوبصورت تھی جناب امیرؑ اسے اپنے تصرف مین لے آئے۔ یہ امر بعض لوگون کو شاق گذرا جب دونو لشکر حضرت کی خدمت مین پہونچے اور حجۃ الوداع مین شریک ہوئے ہو۔ چند آدمیون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جناب امیرؑ کی شکایت کی کہ جناب امیر نے ایسا کچھ کیا ہے حضرتؐ نے بعض لوگون کو اسیوقت جواب دیدیا کہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور میرے بعد تمھارا اولی ہے۔ پھر جب حضرت حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مقام جحفہ مین غدیر خم پر پہونچے تو حضرتؐ نے باقی لوگون کے شکوک رفع کرنے کے لیے خطبہ مین جناب امیر کا ہاتھ پکڑکر ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ یعنے تم لوگ جو اس کنیز مین جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو میری طرح سے مومنون کے ہر ایک امر مین اولی بالتصرف ہے۔ کتب سیر و رجال و تاریخ و احادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت ملتی ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل و امام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے ہین ؛

عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اٰخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما علی حدتہ فلقینا بنی زبید من اھل الیمن وظھر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاختار علی وصیفۃ لنفسہ فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فجئت فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقلت ھذا مکان العائذ فبعثتنی مع الرجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی علی منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی (اخرجہ النسائی فی الخصائص، واحمد فی المناقب) عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ ہمکو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب امیر کو سردار مقرر کرکے ارسال کیا۔ اور فرمایا اگر دونون لشکر باہم جمع ہو جائین تو دونون لشکرون پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر متفرق رہین تو ہر ایک تم مین سے جداگانہ لشکر پر جداگانہ امیر ہوگا۔ ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون سے مقابلہ کیا اور انکا زن بچہ گرفتار کر لیا جناب علیؑ نے ان مین سے ایک کنیز اپنے لیے منتخب کرلی۔ خالد بن ولید کو جناب امیر کا یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا۔ اور حضرت کے حضور مین ایک شکایتی عرضی لکھہ بھیجی اور مجھے حکم دیا

مین وہ عرضی لیکر حاضر خدمت ہوا مینے وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا اور زبانی بہی
جناب امیر کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا مینے یہ دیکھکر عرض کیا مین حضور
کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کی ماتحتی مین روانہ کیا تہا اور اسکی اطاعت مجہ
پر لازم کردالی تہی جو کچہ کہ اس نے مجہ سے کہا مینے حضور مین عرض کردیا حضرت نے فرمایا اے بریدہ علیؑ
کے پیچہے مت پڑ وہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ✤

علامہ ابن حجر نے بہی کتاب صواعق محرقہ مین اسحدیث کے ارشاد کی یہی وجہ بتائی ہے چنانچہ وہ لکہتے
ہین فسبب ذلک کما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن اسحاق ان علیا تکلم فیہ
بعض من کان معہ فی الیمن فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ خطبہا تنبیہًا علی قدرہ وردًا علی من
تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری ان کان یبغضہ وسبب ذلک ما صححہ الذہبی انہ خرج معہ الیمن
فرای منہ جفوۃ فنقصہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین
من انفسہم قال بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونے
کا سبب یہ ہے جسکا ذکر حافظ شمس الدین بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسنی المطالب مین سیرۃ ابن
اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہ جناب امیرؑ کے ساتہ یمن مین گئے ہوئے تہے واپس آکر جناب
امیر کی شکایت بیان کی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو لوگون کو جناب
امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کے لیے اور جو لوگ کہ شکایت کرتے تہے مثل بریدہ وغیرہ
کے جسکا ذکر امام بخاری نے بہی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا مین جناب امیر سے بغض کہا کرتے تہے
اور لوگون کے رد کرنے کے لیے آپ نے خطبہ ارشاد کیا۔ اور بغض کی وجہ یہ تہی جسکی صحت حافظ ذہبی
نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ یمن کو گئے تہے راہ مین باہم کچہ شکر
رنجی ہوگئی تہی اس وجہ سے بریدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر علیہ السلام
کی شکایت کرنے لگے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا اور آپ نے
فرمایا ای بریدہ کیا مین مومنون کے لیے انکی جان سے اولی نہین ہون بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
حضور بے شبہ اولے ہین حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا
علی مولا ہے ✤

اب ہم بنظر خود چشم بصارت کہولکر ملاحظہ کرسکتے ہین کہ اولی کے سوا اسحدیث مین مولی کے اور کیا معنی
ہوسکتے ہین۔ بعض محدثین نے اسحدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے وقیل کان.

سببٔ ذلک ان اسامۃ بن زید قال لعلی لست مولای انما مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (نقلہ شمس الدین مظفر الخلخالی فی المفاتیح شرح المصابیح) یعنی کہا گیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب تھا کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں سوا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی میرا مولا نہیں ہی جب یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپنے ارشاد کیا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی بھی مولا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ٭

لیکن وجہ اول زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دو دفعہ کیا ہو۔ ایک دفعہ اس ارشاد کے محرک اسامہ بن زید ہوئے ہوں۔ اور دوبارہ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت نے یہ ارشاد علی رؤس الاشہاد بیان فرمایا ہو۔ بہر حال یہ کہنا کہ جناب امیر حجۃ الوداع میں شریک ہی نہیں تھے۔ یا یہ حدیث متواتر نہیں ہے۔ یا مولی کے معنے متعین کرنے میں چون وچرا کرنا بالکل سفسطہ اور جنون ہے جو اکثر تعصب کے بڑھ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے والو الارحام بعضہم اولی ببعض میں لفظ اولی بغیر من کے استعمال ہوا ہے ایسی تسویلات سے لوگوں کو فریفتہ کر کے راہ حق سے بیراہ نہ کرنا چاہیے ٭

حضرت کا جناب امیرؑ کو غدیر خم کے روز عمامہ باندہنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امدنی یوم بدر ویوم حنین بملائکۃ متعممین ہذہ العمۃ والعمۃ حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین قالہ بعلی لما عممہ یوم غدیر خم لعمامۃ سدل طرفہا علی منکبہ (اخرجہ الخطیب البغدادی والدیلمی وصاحب کنوز الحقائق وابوداؤد الطیالسی والمتقی فی کنز العمال وابن ابی شیبۃ ومحب الطبری فی الریاض والسیوطی وابن الصباغ المالکی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد فرمایا کہ رب العزت نے بدر اور حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتوں سے کی تہی جو عمامہ پوش تہے اور عمامہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق کرنے والا ہے یہ حدیث حضرتؐ نے مجہے غدیر خم کے روز ارشاد فرمائی تہی جبکہ میرے سر پر حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندہا تہا اور اسکا شملہ میرے کندہے سے لٹکا دیا تہا ٭

(۳) قال علی بن برہان الدین الشافعی وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامۃ تسمی السحاب یکساہا

علی بن ابیطالب فکان ربما طلع علیہ علی فیقول صلے اللہ علیہ وسلم اتاکم علی فی السحاب یعنی عمامۃ التی وھبہا لہ برہان الدین شافعی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا ایک عمامہ مبارک تہا جسکا نام حضرت نے سحاب کہا ہوا تہا حضرت نے وہ عمامہ جناب امیر کو بندہوا دیا تہا جب کبہی جناب امیر اُس عمامہ کو باندہے ہوئے حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے تو سرور عالم صلعم ارشاد فرماتے کہ دیکھو علی سحاب مین تمہارے پاس آرہے ہین۔

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی المناقب) عقبہ بن سعد العوفی ناقل ہین کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گئے انکے ابرو انکی آنکھون پر ڈہلکے ہوئے تہے ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچہا وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے بہتر تہے۔

(۲) عن عطاء قال سألت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن علی فقالت ذاک من خیر البشر ولا یشک فیہ الا کافر (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) عطار حمۃ اللہ علیہ ناقل ہین کہ مین نے جناب ام المومنین عائشہ سے امیر کی نسبت پوچہا وہ فرمانے لگین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین سوا کافر کے اسمین کوئی شخص شک نہین لا سکتا۔

(۳) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابو بکر مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی تمام لوگون سے بہتر ہین جس نے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا۔

(۴) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ فقد سئل منہ عن علی فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا علی ولا یشک فیہ الا منافق (اخرجہ بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچہا گیا وہ کہنے لگے علی بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت کے سب لوگون سے بہتر تہے منافق کے سوا کوئی اسمین شک نہین لا سکتا۔

(۵) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تہے کہ تم دنیا و آخرت مین میری تمام امت سے بہتر ہو۔

(۶) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب خیر من اخلف بعدی (اخرجہ ابن مردویہ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ان سب لوگون سے جنہین مین اپنے پیچہے چہوڑے جاتا ہون علی علیہ السلام

سب سے بہتر ہیں +

(۷) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ الرازی فی الاربعین) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی سب لوگون سے بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔

(۸) عن بریدۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما واکثرھم حلما (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بتحقیق تیرا خاوند میری سب امت کے لوگون سے بہتر ہے صلح میں اسنے مقدم اور حلم میں سب سے زیادہ ہے +

(۹) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فسکت عنی فلما کان الغداۃ فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیک قال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ اعلمہم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی ینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہ سے سلمان رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک نبی کا وصی ہوتا چلا آیا ہے حضور کا وصی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا روز ہوا حضرت نے مجھے دیکھکر پکارا مین دوڑتا ہوا خدمت اقدس مین گیا حضرت فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی علیہ السلام کا وصی کون تہا مینے عرض کیا یوشع بن نون تہے فرمایا کیون مینے کہا اسلیے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم والے تہے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بہیدون کا خزانہ اور ان سب سے جنکو مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون بہتر اور میرے وعدون کو پورا کرنے والا اور میرے قرضون کو ادا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۱۰) عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ فقالت من قتل الخارجیۃ قال قلت قتلھم علی قالت ما یمنعنی الذی فی نفسی علی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلہم خیر امتی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی وعلی مع الحق (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابی الیسر انصاری ناقل ہین کہ ایک دفعہ مین جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین مین گیا وہ فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرمانے لگین مجھے علی کے حق مین سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری سب امت میں بہتر شخص کو قتل کرے گا اور میں نے یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے +

(۱۱) عن المسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلھم علی قال فسکت قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم شر الخلیقۃ یقتلھم خیر الخلق واعظمھم عند اللہ تعالی یوم القیامۃ وسیلۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مسروق سے نقل ہے کہ میں جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے پوچھنے لگیں کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا امیر علیہ السلام نے وہ خاموش ہوگئیں اور پھر فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ انکو بہترین خلائق قتل کریگا۔ اور انکا قتل قیامت کی روز خدا کے نزدیک بڑا بھاری وسیلہ ہوگا +

(۱۲) عن المسروق قال قالت لی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنھا یا مسروف انک من اکرم بنی علی و احبھم الی فھل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتلہ علی علی نھر یقال لاسفلہ تامرو اعلاہ النھروان بین اخافیق وطرفا قال فقالت ابتنی معک من یشھد قال فاتیتا بسبعاین رجلا فشھدوا عندھا ان علیا قتلہ علی نھر یقال لاسفلہ تامرو اعلاہ النھروان بین اخافیق وطرفا قالت قاتل اللہ عمرو ابن العاص فانہ کتب الی انہ قتلھم علی نیل مصر قال قلت یا ام اخبرینی ای شئ سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیھم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم شر الخلق والخلیقۃ یقتلھم خیر الخلق والخلیقۃ واقربھم عند اللہ وسیلۃ یوم القیامۃ (اخرجہ بن مردویہ) مسروق کہتا ہے کہ مجھکو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے مسروق تو سب بیٹوں سے مجھے زیادہ عزیز اور پیارا ہے تجھے مخدج (ریشے بستہ) کی کچھ خبر ہے میں نے کہا ہاں مجھے خبر ہے کہ جناب امیر نے اسکو ایک نہر پر مارا ہے جسکے نیچے کے ساحل کو تامر اور اوپر کے ساحل کو نہروان بولتے ہیں اور وہ اخافیق اور طرف کے درمیان واقع ہے۔ مجھ سے جناب ام المومنین فرمانے لگیں کسی آدمی کو میرے پاس بلالا کہ وہ پوری شہادت دے سکے میں ستر آدمی انکے پاس لے گیا اور انہوں نے ام المومنین کے پاس شہادت ادا کی کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اسکو ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اسکی نیچی طرف کو تامر اور اوپر کی طرف کو نہروان کہتے ہیں اور وہ مقام اخافیق اور طرف کے مابین واقع ہے۔ ام المومنین فرمانے لگیں خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے جس نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اسکو رود نیل کے کنارے قتل کیا ہے۔ مسروق کہتا ہے کہ میں نے ام المومنین سے عرض کیا اے مادر مہربان مجھے اسکی حقیقت حال سے خبر دو کہ سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے اس امر مین کیا سنا ہے فرمانے لگین کہ مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین مخلوق ہین اور انکو بہترین مخلوق قتل کریگا اور انکا قتل کرنا قیامت کے روز اللہ عزوجل کے نزدیک ایک ثواب اور وسیلہ ہوگا ✤

(۳۱) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب آیت کریمہ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہ تمام خلقت سے بہترین نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا یا علی وہ تم ہو ✤

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنابر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر وعمر فقال این نذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ مینے جناب علی بن الحسین سے عرض کیا یا سیدی میرا باپ ابو جحیفہ وہب بن الخیر سے روایت کرتا تہا کہ حضور کے جد امجد یعنی جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر فرمایا تہا کہ اس امت مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہین جناب امام نے فرمایا اے حکیم تجھے کہان لیجائین مجھہ سے سعید ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یا علی تو مجھہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بیشک مومن اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے ✤

جناب امیر کا اور حضرت کا گوشت اور خون ایک ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ان علیا لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تہے کہ اے ام سلمہ تحقیق علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہین ✤

(۲) عن علی قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر انت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس وقت مینے خیبر کو فتح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے

میرے بیٹے ہیں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے ۔

(۲) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمۃ وکان یومھا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یلبث ان جاء علی فدق الباب دقا خفیفا فاثبت النبی صلے اللہ علیہ وسلم الدق وانکرتہ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی لہ الباب فقالت یا رسول اللہ من ھذا الذی افتح لہ الباب بنیظر محاسنی وقد نزلت فی آیۃ من کتاب اللہ بالامس فقال لھا صلے اللہ علیہ وسلم کھیئۃ المغضب ان طاعۃ الرسول کطاعۃ اللہ ومن عصی الرسول فقد عصی اللہ ان بالباب رجلا لیس بنزق ولا علق الا علی الباب رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ اتعرفینہ قالت نعم یا رسول اللہ ھذا علی بن ابی طالب قال صدقت لحمہ من لحمی ودمہ من دمی ھو عیبۃ علمی اسمعی یا ام سلمۃ واشہدی وھو قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی فاسمعی واشہدی وھو قاصم عداتی واسمعی واشہدی لو ان عبدا عبد اللہ الف عام بین الرکن والمقام ثم لقی اللہ عز وجل مبغضا لہ و عترتی اکبہ اللہ علی منخریہ یوم القیامۃ فی نار جہنم (اخرجہ الامام الرافعی فی تاریخ قزوین المسمے بالمدوین فی ترجمۃ ابراہیم بن زید النخعی من التابعین والخوارزمی وابو نعیم والیمنی والوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) (النزق الطیاش وعلق الرجل ای غضب یجوز ان یکون اللفظ ولا علق بالعین یقال ای لیس فی تخوف یعنی انضباط نفسہ یعرف ادب الدخول ووقتہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے برآمد ہو کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تھا۔ کچھ تھوڑی دیر بھی حضرت کو ام سلمہ کے گھر میں تشریف لے گئے ہوئے نہیں گذری تھی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے کھٹکھٹانا سنکر سمجھ لیا اور جناب ام سلمۃ کو ناگوار گذرا حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا اٹھکر دروازہ کھولدو ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو ٹہلتا ہوا انکلا ہے کہ میں اسکے لیے دروازہ کھولدوں اور میری رخساروں کو دیکھے حالانکہ کل میرے حق میں یعنی ازواج مطہرات کے حقوق کے متعلق کلام شریف کی آیت نازل ہوئی ہے حضرت نے غصہ ہوکر فرمایا بتحقیق خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس نے خدا کی نافرمانی کی دروازے پر ایسا شخص ہے جو نہ متلون مزاج ہے اور نہ وحشی مزاج ہے دروازے پر تو وہ شخص ہے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہیں جناب ام سلمہ نے دروازہ

کھولدیا جناب امیر علیہ السلام اندر تشریف لے گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمۃ تم پہچانتی ہو یہ کون ہے ام سلمۃ نے عرض کیا یہ علی بن ابیطالب ہیں حضرت نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور میرے علم کا مخزن ہے اے ام سلمہ سن رکھ اور گواہی دیجیو یہ میرے پیچھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنیوالا ہے یہ میرے دشمنوں کو قتل کرنیوالا ہے اگر کوئی بندہ ایک ہزار برس رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے انکا اور میری عترت کا بغض لیکر جاوے خدا اسکو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا گرائیگا۔

جناب امیر کا رازدار آنحضرت ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی بن ابی طالب صاحب سری (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے۔

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وکانت الطف نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشدھن لہ حبا وکان لہا مولی قد رباھا وکان لا یصلی صلوٰۃ الا سب علیا فقالت یا ابت ما حملک علی ان تسب علیا قال لانہ قتل عثمان وشرک فی دمہ فقالت اما انک لمولای وربیتنی وانک عندی بمنزلۃ والدی ما حدثتک بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجلس حتی احدثک عن علی وما رأیتہ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یومی وانما کان نصیبی فی تسعۃ ایام یوم واحد فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخلل اصابعہ فی اصابع علی فقال یا ام سلمۃ اخرجی من البیت و اخلیہ لنا فخرجت واقبلا یتناجیان فاسمع الکلام ولا ادری ما یقولان حتی اذا قلت قد انتصف النہار واقبلت فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال لا تلجی وارجعی مکانک ثم تناجیا طویلا حتی قام الظھر فقلت قد ذھب یومی وشغلہ علی فاقبلت امشی و وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال لا تلجی فرجعت وجلست مکانی حتی اذا قلت قد زالت الشمس الان یخرج الی الصلوٰۃ فیذھب یومی ولم ار قط اطول منہ اقبلت امشی حتی وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال نعم فدخلت وعلی واضع یدیہ علی رکبتیہ قد ادنا فاہ اذن النبی صلی اللہ علیہ وفم النبی صلی اللہ علیہ علی اذن علی یتسارّان وعلی یقول افامضی وافعل والنبی صلی اللہ علیہ یقول نعم فدخلت وعلی معرض وجہہ حتی دخلت وخرج

فاخذ بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعدنی فی حجرہ فالتزمنی واصاب منی ما یصیب الرجل من اہلہ من اللطف و
الاعتناء ثم قال یا ام سلمۃ لا تلومینی فان جبرائیل اتانی من عند اللہ یامرنی ان اوصی بہ علیا من بعدی وکنت
بین جبرائیل وعلی جبرائیل عن یمینی وعلی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر علیا بما ہو کائن من بعدی الی یوم القیامۃ
فاعذرینی ولا تلومینی ان اللہ اختار من کل امۃ نبیا ولکل نبی وصیا وانا نبی ہذہ الامۃ وعلی وصیی فی عترتی اہل
بیتی وامتی من بعدی فہذا ما شہد من علی الان یا ابتاہ فسبہ او فدعہ فاقبل ابوہا یناجی اللیل و
النہار اللہم اغفر لی ما جہلت من امر علی فان ولیی ولی علی وعدوی عدو علی فتاب المولی توبۃ نصوحا
واقبل فیما بقی من دہرہ یدعو اللہ تعالی ان یغفر لہ اخرجہ الخوارزمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ازواج سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتی تھیں روایت
کرتی ہیں کہ انکا ایک غلام تھا جس نے انکی پرورش کی ہوئی تھی۔ وہ ہر زمانے کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا
کرتا تھا جناب ام سلمہؓ ایک روز اس سے فرمانے لگیں اے ابا۔ تو علی کو کیوں کوسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ علیؓ
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شرکت کی ہے جناب ام سلمہؓ نے فرمایا۔ اگر تو میرا مولا اور بچانے والا
نہ ہوتا تو میں تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے کبھی خبردار نکرتی۔ لیکن اب بیٹھ جا میں تجھے
حضرت کے بھید سے واقف کرتی ہوں جسکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میری نوبت کے روز حضرت
میرے گھر میں علی کو ہمراہ لیے ہوئے تشریف لائے علی کے پنجہ میں پنجہ ڈالے ہوئے تھے اور نویں دن میری
نوبت آئی تھی جب گھر میں داخل ہوئے مجھ سے ارشاد کیا ای ام سلمہ تم کوٹھری خالی کرکے باہر چلی جاؤ میں باہر
ہو گئی اور دونوں صاحب سرگوشی کرتے ہوئے داخل ہوئے مجھے انکی آواز سنائی دیتی تھی لیکن سمجھ میں نہیں آتا
تھا کہ باہم کیا باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی میں نے بڑھکر السلام علیکم کے بعد عرض کیا مجھے داخل
ہونیکی اجازت ہے حضرتؐ نے فرمایا اندر مت آئیو اور اپنی جگہ بیٹھی رہو پھر حضرت ان سے دیر تک سرگوشی کرتے رہے
یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میرا آجکا دن یونہیں جاتا رہا۔ علی علیہ السلام نے حضرت
کو باتوں میں لگا رکھا ہے میں نے بڑھکر اور دروازہ پر جاکر سلام علیک کہا اور اندر داخل ہونیکی اجازت طلب کی
حضرتؐ نے فرمایا اندر مت آئیو میں پھر ہٹ کر اپنے مقام پر آبیٹھی جب مغرب کا وقت ہوا اور آفتاب ڈوبنے لگا میں
نے اپنے دل میں کہا کہ اب حضرت نماز کیلیے باہر تشریف لیجائینگے اور میرا دن یونہی نکل جائیگا میں نے اس دن سے
زیادہ طولانی کوئی دن نہیں دیکھا تھا۔ میں نے بڑھکر سلام کیا اور داخل ہونیکی اجازت مانگی حضرتؐ نے فرمایا ہاں
اچھا اور میں حجرہ میں گئی جناب علی کو دیکھا کہ حضرتؐ کے زانو پر ہاتھ رکھے ہوئے اور حضرتؐ کے کان کے ساتھ منہ
لگائے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور حضرتؐ کا منہ حضرت علیؓ کے کان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور علی کہہ رہے ہیں

میں یا سی طرح سے کروں گا جیسا میں اندر گئی تو جناب علی ہو کر باہر تشریف لے گئے حضرت نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر اپنے سینہ سے لگا لیا اور جو کچھ کہ مرد اپنی اہلبیت سے کرتا ہے کیا۔ اور نہایت مہربانی سے فرمایا ای ام سلمہ تم سرزنش نکرو پروردگار کیطرف سے جبرئیل آیا ہوا تھا اور یہ حکم لایا تھا کہ میں علی کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤں میں علی اور جبرئیل کے درمیان میں اسطرح تھا جبرئیل میری دہنی جانب اور علی میری بائیں جانب کو تمنے جو کچھ کہ مجھے جبرئیل کہتے تھے میں علی کو امر امور کہ میرے بعد میں قیامت کے روز تک ہونیوالے ہیں آگاہ کر رہا تھا۔ یا ام سلمہ تم مجھے معذور رکھو خدا نے ہر ایک امت کے لیے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا چلا آیا ہے پس میری عترت اور میرے اہلبیت سو میری امت میں علی میرا وصی ہے ✣

ای ابا جعلان یہ امر علی کا ہے جسکی میں اسوقت شہادت دیتی ہوں۔ اب تم اٹھو خواہ سب کرو خواہ نہ کرو۔ اسد کہتے ہیں نے سب کو چھوڑ دیا اور جناب الٰہی میں شب و روز دعا کرنے لگا کہ الٰہی مجھے معاف فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں میں نے جہالت سے کہا ہے۔ خداوندا علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے۔ پس اس غلام نے خدا کی جناب میں مضبوط توبہ کی اور اپنی باقی زندگی میں استغفار کرتا رہا ✣

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (اخرجہ الترمذی و النسائی) والطبرانی فی الکبیر) قال الترمذی معناہ اللہ امرنی ان انتجیہ وانتجی معہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طائف کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو سرگوشی کے لیے بلایا لوگ کہنے لگے حضرت کی سرگوشی اپنے ابن عم سے بہت بڑھ گئی ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے ✣

امام ترمذی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ اسکے معنے یہ ہیں خدا نے اسکے ساتھ سرگوشی کرنیکا حکم دیا ہے ✣

(۴) عن انس قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ طویلاً فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ) انس کہتے ہیں کہ جناب رسول صلعم طائف کے روز جناب علی کو بلا کر دیر تک سرگوشی فرمائی لوگ کہنے لگے آپکی ابن عم سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے۔ جب اسکا چرچا حضرت تک پہونچا فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے ساتھ اقرب عہد ہونا

(۱) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی احلف بہ ان کان علی اقرب الناس عہدا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداة بعد غداة يقول جاء علی مرارا و
اظنه كان بعثه لحاجة فجاء بعد فظننت ان له حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا عند الباب فكنت من
ادناهم الى الباب فاكب عليه علی فجعل يساره ويناجيه ثم قبض من يومه ذلك صلی اللہ علیہ وسلم فكان من اقرب
الناس به عهدا (اخرجه احمد) ام المومنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی
قسم کہائی جاتی ہے کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سب سے قریب العہد ہیں جناب ام سلمہ فرماتی
ہیں کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کی عیادت کو جایا کرتی تہیں حضرت نے کئی بار فرمایا علی آئے میں حضرت
کا خیال تہا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت کے لئے کہیں بہیجا ہوا تہا اور اب وہ آگئے ہیں ہمنے خیال کیا کہ حضرت
کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے نکلکر باہر بیٹہ گئیں میں ان سب میں سے دروازہ کے قریب
تہی پس علی حضرت پر جہک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پہر حضرت اسی روز رحلت فرما گئے پس وہ سب لوگوں
سے حضرت کے ساتہہ قریب العہد تہے ؛

(۲) عن ابی الطفیل قال كنت على الباب يوم الشورى فارتفعت الاصوات فسمعت عليا يقول بايع الناس
لابي بكر وانا والله اولى بالامر منه واحق به فسمعت واطعت مخافة ان يرجع الناس كفارا وفيكم
احد كان آخر عهده رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وضعه في حفرته غيري (اخرجه العقيلي) ابو الطفيل
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر تہا پس لوگوں میں شور برپا ہوا میں نے جناب علی علیہ السلام
کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کی حالانکہ واللہ امر خلافت میں میں انسے اولی اور احق تہا
پس میں نے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر ہو جائیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہی جو سب کے بعد جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکہا ہو۔ سوا میرے

حضرت کا جناب امیر کو وفات کے وقت اپنی ردا میں لے لینا

(۱) عن ام المومنين عائشة رضی اللہ تعالى عنها قالت لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم الموت قال
ادعوا الى حبيبي فدعوت له ابا بكر فنظر اليه ثم وضع رأسه فقال ادعوا الى حبيبي فدعوت له عمر
فنظر اليه ثم وضع رأسه فقال ادعوا لي حبيبي فقلت ويلكم ادعوا له علي بن ابي طالب فوالله ما يريد
غيره فلما رآه اخرج الثوب الذي كان عليه ثم ادخله فيه فلم يزل يحتضنه حتى قبض ويده عليه (اخرجه
الدارقطني والرازي) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

بلا بھیجا جب وہ آئے تو حضرتؐ نے سر اٹھا کر انکو دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ سینے جناب عمر
رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپ نے سر اٹھا کر انکو بھی دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ سینے لوگو نے
کہدیا افسوس ہے تمپر جناب علی کو بلاؤ حضرت انکے سوا اور کسی کو طلب نہین فرماتے جب حضرتؐ نے ان کو
دیکھا تو وہ کپڑا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے آپ نے اٹھا دیا اور علی کو اس مین لے لیا۔ اور علی حضرت سے لپٹے رہے
جب تک کہ حضرت کا انتقال ہو گیا۔

(۲) عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما ثقل وعندہ عائشۃ وحفصۃ رضی اللہ عنہما
اذ دخل علی فلما راہ رفع راسہ ثم قال ادن منی فاستند الیہ فلم یزل عندہ حتی توفی صلے اللہ علیہ وسلم
(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماری
سے صاحب فراش ہو گئے حضرتؐ کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما بیٹھی ہوئی تھین کہ ناگاہ جناب امیر
تشریف لائے حضرتؐ نے انہین دیکھکر اپنا سر اقدس بالین سے اٹھایا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ انکے
سینہ سے تکیہ لگائے رہے یہانتک کہ وفات پا گئے ✤

جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا

(۱) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسلہ غیری فانہ لا یری احد عورتی
الا طمست عیناہ (اخرجہ محدث الدھلوی فی ما ثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے
کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تیرے سوا کوئی مجھے غسل نہ دے ورنہ اسکی آنکھین
جاتی رہین گی ✤

(۲) عن جعفر بن محمد قال کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان علی یشربہ (ما
ثبت بالسنۃ) جعفر بن محمد علیہ وعلے آبائہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پلکون میں
غسل کا پانی جمع ہو گیا جناب علی نے اسکو پی لیا ✤

(۳) سئل عن علی عن سبب فہمہ وحفظہ قال لما غسلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع الماء فی جفونہ
فرفعتہ بلسانی فازددتہ فاری قوۃ حفظی عنہ (ما ثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے انکے فہم اور
حافظہ کا سبب پوچھا گیا فرمایا جب مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تو آپ کے پلکون مین پانی
اکٹھا ہو گیا مینے اسے چوس لیا اس باعث سے مینے اپنے آپ مین اب حافظہ کی قوت کو زیادہ پاتا ہون

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی

صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام میں چار خصلتیں ایسی موجود ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے میں نہیں اور وہ سب عربی اور عجمی لوگوں سے پہلے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہیں کہ ہر معرکہ میں حضرت کا علم انکے ہاتھ میں رہا ہے اور وہ وہ ہیں کہ جبکہ سب لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ گئے تو وہ جنگ میں حضرت کے پاس مصائب پر صبر کیے رہے اور وہ وہ ہیں کہ جس نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں رکھا ✽

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم مجھے غسل دو گے اور میرے قرض کو ادا کرو گے اور مجھے قبر میں رکھو گے اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہے اسے پورا کرو گے اور تم دنیا و آخرت میں میرے صاحب علم ہو

حضرت کا جناب امیر پر قیامت کے روز تکیہ کرنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکاء بین یدی اللہ عزوجل حتی افرغ من الحساب واما ثانیۃ فلواء الحمد بیدہ وآدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی۔ فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل۔ واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ وہ دنیا و ما فیہا سے مجھے پیاری ہیں اول خدا کے سامنے جب میں حساب دینے کے لیے کھڑا ہونگا۔ تو وہ میرا تکیہ ہونگے جبتک کہ میں حساب فارغ ہو جاؤں دوم لواء الحمد انکے ہاتھ میں ہوگا آدم علیہ السلام اور انکی سب اولاد اسی علم کے نیچے ہوگی سوم وہ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہونگے اور جسکو میری امت سے شناخت کرینگے اسے پلائینگے۔ چہارم وہ مجھے کفن پہنا کر مجھے میرے رب کے سپرد کرنے والے ہیں پنجم مجھے اسکا خوف نہیں کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پھر زنا کیطرف رجوع کریں یا مسلم ہونیکے بعد پھر کافر ہو جائیں ✽✽

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبعثنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب (اخرجہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب)

ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ مجھے اٹھائیگا دراں حالیکہ میں علی بن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے ہونگا +

القرآن مع علی

(۱) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والدیلمی) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور دونوں جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

(۲) عن شہر بن حوشب کنت عند ام سلمۃ فسلم رجل فقیل من انت قال انا ابو ثابت مولی ابی ذر قالت مرحبا بابی ثابت ادخل فدخل فرحبت بہ وقالت این طار قلبک حین طارت القلوب مطائرھا قال مع علی قالت اصبت والذی نفس ام سلمۃ بیدہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ولقد بعثت ابنی عمرو بن اخی عبد اللہ ابن امیۃ وامرتھما ان یقاتلا مع علی من قاتلہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نقر فی حجالنا وفی بیوتنا لخرجت حتی اقف فی صف علی (اخرجہ ابن مردویہ) شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا پوچھا گیا تم کون ہو اس نے جواب دیا میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابوثابت ہوں جناب ام سلمہ نے اسے مرحبا فرما کر داخل ہونیکی اجازت دی اور اچھی طرح سے بیٹھایا اور ارشاد کیا اے ابوثابت جبکہ لوگوں کے دل اپنی اپنی ہواؤں میں پرواز کر رہے تھے تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ اس نے عرض کیا جناب امیر کے ساتھ میرا دل اڑ رہا تھا حضرت ام المومنین نے فرمایا تو صواب پا گیا۔ اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں ام سلمہ کی جان ہے مینے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہ دونوں جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہونگے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے مینے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بھتیجے عبد اللہ بن امیہ کو حکم دیا تھا کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر انکے لڑنے والوں سے لڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مستورات کو پردوں میں اور گھروں میں بیٹھنے کے لیے حکم دیا ہوا ہے ورنہ میں خود نکلکر علی کی صف میں جا کھڑی ہوتی +

(۳) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ

یقول وقد امتلأت الحجرۃ من اصحابہ ایھا الناس یوشک ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد قدمت الیکم القول معذرۃ الیکم الا انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ عزوجل وعترتی اھل بیتی ثم اخذ بید علی فرفعھا فقال ھذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض فاسئلھما ما خلفتم فیھما (اخرجہ ابن عقدۃ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے حجرہ بھرا ہوا تھا اے لوگوں خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب میں اس دار فانی سے رحلت کر جاؤں میں پہلے تمکو کہہ چکا ہوں کہ میں دو بھاری چیزیں تم لوگوں میں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر بلند کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے قرآن اسکے ساتھ ہے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں۔ یہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے۔ میں ان دونوں سے پوچھونگا کہ تمنے ان کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ہے +

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجہ ابو یعلی والضیا) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے +

(۲) عن عبد الرحمن بن ابی سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المھاجرین ومر علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق مع ذا (اخرجہ ابن مردویہ) عبد الرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب امیر گذرے حضرت نے فرمایا حق اسکے ساتھ ہے +

(۳) عن ابی ذر الغفاری عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق معہ لن یزولا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن مردویہ) ابوذر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی تھیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور دونو نہیں زائل ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں

(۴) عن ام سلمۃ قالت کان علی علی الحق من اتبعہ اتبع الحق ومن ترکہ ترک الحق عھدا معھودا قبل یومہ ھذا (اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھیں جناب امیر حق پر تھے جس نے کہ انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے پہلے عہد ہو چکا ہے

(۵) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی یزول معہ حیث ما زال اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھرتا ہے جہاں علی پھرتا ہے

(۶) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی ان الحق معک وعلی لسانک وفی قلبک وبین عینیک (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی حق تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر حق ہے اور تیرے دل میں ہے اور تیری دو آنکھوں کے بیچ

(۷) عن ابی موسی الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی ولکن مالت الدنیا الی اہلہا ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ یا علی انت مع الحق والحق بعدی معک (اخرجہ ابن مردویہ) ابو موسی الاشعری کہتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کیطرف پھر گئی بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

(۸) عن ابن حیان التیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن حیان التیمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ رحم کرے علی پر اے میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پھرے۔

(۹) عن ام المؤمنین عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما عقر جملہا ودخلت دار البصرۃ فقال لہا اخوہا محمد انشدک اللہ اتذکرین یوم حدثتنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحق لن یزال مع علی وعلی مع الحق لن یفترقا فقالت نعم (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کے جب پاؤں کٹ چکے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لیگئیں انکے بھائی محمد نے انہیں خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپنے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے۔ فرمانے لگیں ٹھیک ہے۔

(۱۰) عن مسروق قال سالتنی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن اصحاب النہر وعن ذی الثدیۃ فاخبرتہا فقالت یا مسروق استطیع ان تاتینی بأناس ممن یشہد فاتیتہا من کل سبع برجل فشہدوا انہم راوہ فقالت یرحم اللہ علیا انہ کان علی الحق ولکنی کنت امراۃ من الاحماء (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مسروق ناقل ہیں کہ جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

نے مجھ سے نہ ان والوں اور ذو الثدیہ کی بات پوچھی میں نے انکو جو کچھ کہ خبر تھی سنائی فرمانے لگیں اے مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی لائے جو انکی گواہی دے سکیں میں ہر ایک قبیلہ کا ایک آدمی انکی خدمت میں لیگیا انہوں نے گواہی بیان کی کہ ذو الثدیہ کو انہوں نے دیکھا ہے جناب ام المومنین فرمانے لگیں خدا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے میں ایک ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والوں کے بس میں تھی ❖

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل اتاہ علی وبہ رمق فوقف علیہ امیر المومنین فقال رحمک اللہ یا زید فواللہ ما عرفناک الا خفیف المعونۃ کثیر المونۃ فرفع الیہ رأسہ فقال وانت فرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالما وبایاتہ عارفا واللہ ما قاتلت معک من جھل ولکنی سمعت حذیفۃ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فمیلوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) کہتے ہیں کہ جب جمل کے روز زید بن صوحان زخمی ہوگئے ابھی ان میں رمق باقی تھی جناب امیر انکے سرپرست تشریف لے گئے اور فرمانے لگے اے زید خدا تجھ پر رحم کرے ہم نے تجھ کو نہیں دیکھا مگر مدد کرنے میں ہلکی اور جلدی کرنے والا اور اہل وعیال کے نفقہ میں کثرت سے رنج کی برداشت کرنے والا زید نے سر اٹھایا اور جواب دیا خدا آپ پر بھی رحم کرے میں نے آپ کو نہیں دیکھا مگر اللہ کے ساتھ زیادہ علم والا اور اسکی آیات کو زیادہ پہچاننے والا میں نے آپ کی معیت میں نادانی سے جنگ نہیں کی بلکہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی نیکوکاروں کے سردار اور بدکاروں کے قاتل ہیں خدا سے مدد پائی اس نے جس نے کہ انکی مدد کی اور خوار ہوا وہ شخص جس نے انکو چھوڑا بے شک حق انکے ساتھ ہے اور انکے اتباع میں ہے تم نے انہیں کی طرف میل کرنا ❖

(۱۲) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا رافع کیف انت وقوم یقاتلون علیا وھو علی الحق وھم علی الباطل یکون حقا فی اللہ جہادھم فمن لم یستطع جہادھم بیدہ فیجاھدھم بلسانہ فمن لم یستطع بلسانہ فیجاھدھم بقلبہ لیس وراء ذلک شیء قال ادع لی ان ادرکتھم ان یعیننی ویقوینی علی قتالھم فلما بایع الناس علی بن ابی طالب وخالفہ معاویۃ قلت ھؤلاء القوم الذین قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع ارضہ بخیبر وخرج مع علی بجمیع اھلہ وولدہ وکان معہ حتی استشھد علی فرجع الی المدینۃ مع الحسن (اخرجہ ابن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اے ابو رافع تیرا کیا حال ہوگا جبکہ قوم علی کے ساتھ جنگ کریگی اور علی حق پر ہوگا اور یہ لوگ باطل پر ہونگے خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرنا حق ہوگا جو شخص کہ ہاتھ سے جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے۔ اور جو شخص کہ زبان سے بھی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اسکے سوا اور کوئی بات نہیں ہے اگر تو ان لوگون کو پائے تو انکو میری طرف سے دعوت کیجیو کہ وہ میری مدد کرین اور مجھے تقویت دین۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ جب لوگون نے جناب امیر سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہوگئے مینے کہا یہ وہی لوگ ہین جنکا حضرت نے ذکر کیا تھا ابو رافع اپنی خیبر کی زمین بیچکر اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لیکر جناب امیر کے ہمراہ ہولیے اور جناب امیر کی شہادت تک انکے ساتھ رہے پھر جناب امام حسن کے ساتھ مدینہ کو واپس آگئے ✤

(۳۱) عن عبد الله بن عبد الله الكندي قال حج معاوية فاتى المدينة واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم متوافرون فجلس في حلقة بين عبد الله بن عباس وعبد الله بن عمر الخليفة المقتول فضرب بيده على فخذ ابن عباس ثم قال اما كنت احق واولى بالامر من ابن عمك قال وبم قال لاني ابن عم الخليفة المقتول ظلما قال هذا اذا يعني ابن عمر اولى بالامر منك لان اباه قتل قبل ابن عمك فاعرض عن ابن عباس واقبل على سعد بن ابي وقاص وقال وانت يا سعد الذي لم يعرف حقنا من باطل غيرنا فيكون معنا او علينا قال سعد اني لما رأيت الظلمة قد غشيت الارض قلت لبعيري ئخ فانختہ حتى اذا استفرت مضيبة قال والله لقد قرأت المصحف يوما بين الدفتين وما وجدت فيه ئخ فقال اما اذا ثبت فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي انت مع الحق والحق معك قال لتجيئني بمن سمعه معك او لافعلن قال ام سلمة قال فقام فقاموا معه حتى دخل على ام سلمة قال فبدء المعاوية في الكلام فقال يا ام المؤمنين ان الكذبة قد كثرت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا يزال قائل يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل وان سعدا روى حديثا زعم انك سمعته منه قالت ما هو قال زعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مع الحق والحق معك قالت صدق في بيتي قاله فاقبل على سعد فقال الآن الوم ما كنت عليه والله لو سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زلت خادما لعلي حتى اموت (اخرجه ابن مردويه) عبد اللہ بن عبد اللہ الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کرکے مدینہ مین گیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب بھی ان پر بکثرت تہے وہ ایک مجلس مین گیا جہان پر عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تہے
معاویہ ابن عباسؓ کی ران پر ہاتھ مار کر کہنے لگا کیا مین آپکے ابن عم یعنے جناب امیر سے خلافت مین
زیادہ تر حقدار نہین تہا ابن عباسؓ نے کہا کیون کہنے لگا مین خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا
ابن عم ہون ابن عباسؓ نے جواب دیا شاید یہ شخص یعنے عبداللہ بن عمر تجہسے زیادہ حقدار ہے کیونکہ اسکے والد
تیرے ابن عم سے پہلے شہید ہوے ہین ابن عباس ہونہہ پہیر کر سعد بن ابی وقاص کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا
ای سعد تو وہی شخص ہے جسنے کہ ہماری حق کو ہمارے غیر کے باطل سے نہین پہچانا اور ہمارا ساتھ نہین
دیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب مینے دیکہا کہ اندہیرا تمام زمین پر چہا گیا ہے مینے اپنے اونٹ کو کہا بیٹھ
جا اور مینے اسکو بٹہا دیا۔ یہانتک کہ مصیبت ٹہیر گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی مینے دن بہر اول
سے آخر تک قرآن شریف کو پڑہا ہے اس مین بیہودہ بات نہین پائی سعد کہنے لگے جبکہ یہ بات ثابت
بہی ہو جائے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب علی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو حق کے ساتھ
ہے اور حق تیرے ساتھ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتھ چل تو نے کس کے مواجہ مین اس حدیث کو سنا
ہے ورنہ مین تیرے ساتھ کچہ کر بیٹہون گا سعد نے کہا مینے جناب ام المومنین ام سلمہ کے سامنے اس
حدیث کو سنا ہے معاویہ اٹھہ کہڑا ہوا اور اسکے ساتھ اور لوگ بہی اٹھہ کہڑے ہوئے اور جناب ام سلمہ کی
خدمت مین گئے معاویہ نے کلام شروع کیا کہ یا ام المومنین جہوٹی باتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف بہت منسوب ہو گئی ہین ہمیشہ کہنے والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات حضرتؐ نے نہین فرمائی ہوتی سعد نے ایک حدیث روایت کی ہے انکا خیال
ہے کہ آپنے بہی اس حدیث کو سنا ہے۔ ام المومنین نے فرمایا وہ کیا ہے معاویہ کہنے لگا انکا زعم ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تہا کہ تو حق کے ساتھ ہے ام المومنین فرمانے لگین سچ
کہتا ہے حضرتؐ نے اس حدیث کو میرے گہر مین ارشاد کیا تہا معاویہ سعد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اب
مین ملامت کے قابل ہون جس بات پر کہ مین تہا واللہ اگر یہ حدیث مینے حضرتؐ سے سنی ہوتی تو اپنے مرنے
تک ہمیشہ مین جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا۔

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا منتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد
انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی

تنزیلہ فقال ابو بکر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا فقال عمر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ احمد والنسائی ومحی السنۃ البغوی فی شرح السنۃ و... ابو یعلی وابن حبان وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والحاکم وقال صحیح) ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت گھر سے برآمد ہوئے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ڈال کر فرمایا تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر جنگ کریگا جیسا کہ میں نے اس کی تنزیل پر جنگ کی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے ٭

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں (کہ اگر ہم تمکو اٹھالیں تو ہم ان سے بدلا لینا ہے) فرمایا ہے کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بدلا لینے والے ہونگے ٭

(۲) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی ... معہ یقتل عمار بن یاسر (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمکو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہے پس کس کے ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہونگے ٭

(۳) عن علی بن ربیعۃ قال سمعت علیا علی منبرکم ھذا یقول عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ وابن اثیر فی اسد الغابہ) علی بن ربیعہ کہتے تھے کہ میںنے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا عہد لیا ہے ٭

(۴) عن سعید بن جنادة عن علی قال امرت بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین واما الناکثون فهم اهل
الجمل واما القاسطون فاهل الشام والمارقون فاهل النهروان (اخرجه ابن عساکر) سعید بن جنادہ جناب امیر سے
روایت کرتے ہین کہ مجھے تین گروہ یعنے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم کیا گیا ہے پس ناکثین اہل
جمل ہین اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہروان +

(۵) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ام سلمة هذا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر مین تشریف لائے اتنے مین جناب امیر بھی آگئے حضرت نے
فرمایا اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنیوالا ہے +

(۶) عن علقمة عن عبد اللہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی منزل
ام سلمة فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة هذا واللہ قاتل الناکثین والقاسطین و
المارقین من بعدی (اخرجه ابن عساکر) علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ام
المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف
لارہے تھے کہ جناب امیر بھی حاضر ہوگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ واللہ یہ شخص میرے بعد ناکثین اور قاسطین
اور مارقین کو مارنیوالا ہے +

(۷) عن عقاب بن ثعلبة قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافة عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجه ابن عساکر) عقاب
بن ثعلبہ سے روایت ہو کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھسے
بیان کیا تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تہا

(۸) عن مخنف بن سلیم قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا قاتلت المشرکین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین
مع علی (اخرجه ابن عساکر) مخنف بن سلیم کہتا ہے کہ ہمنے ابو ایوب انصاری سے جاکر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی معیت مین مشرکون کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہین اب آپ مسلمانون کے ساتھ لڑنے کو آئے ہین
کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی کی معیت مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ
کرنیکا حکم دیا ہے +

(۹) عن علقمة والاسود قالا اتینا ابا ایوب الانصاری عند منصرفه من صفین فقلنا یا ابا ایوب

ان الله اکرمک بنزول محمد صلی الله علیه وسلم فی بیتک والجمع ناقته تفضلا من الله واکرامالک حتی اناخت
بابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب به اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی بن ابی طالب الناکثین والقاسطین والمارقین۔ فاما
الناکثون فقد قاتلناهم وهم اهل الجمل طلحة والزبیر واما القاسطون فهو منصرفنا من عندهم یعنی
معاویة وعمرو بن العاص واما المارقون فهم اهل الطرفا والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری
این هم ولکن لابد من قتالهم انشاء الله (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) علقمہ اور اسود کہتے ہین کہ حب ابو
ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے انسے کہا اے ابو ایوب بے شک اللہ تعالے
نے آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گہر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور یہہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے
لیئے تہی کہ حضرت کی اونٹنی اور لوگون کے سوا تمہارے گہر کے دروازہ پر بیٹہہ گئی آب آپ اپنے کندہے پر شمشیر رکہکر
تشریف لائے ہین کہ اس سے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو قتل کرین ابو ایوب کہنے لگے بہ تحقیق جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جناب امیر کی معیت مین تین گروہون کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تہا وہ لوگ ناکثین
اور قاسطین اور مارقین ہین پس ناکثین اہل جمل یعنی طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالی عنہما تہے اور قاسطین یہ
لوگ ہین جہان سے کہ ہم واپس آرہے ہین یعنے معاویہ اور عمرو بن العاص اور مارقین اہل طرفاء اور نخیلات
اور نہروان ہین واللہ مجہے نہین معلوم کہ اب وہ کہان ہین لیکن انشاء اللہ انکے ساتہہ بہی لڑنا ہوگا۔

تنبیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت مین تین معرکے پیش آئے (۱) واقعہ جمل
(۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان ✤

(۱) واقعہ جمل دونون جانب سے صحابہ کرام تہے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب
جمل یعنی طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر انکا منشا جناب امیر سے نزع خلافت
کا تہا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تہا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ مین بہی مبادرت
ان سے نہین ہوئی صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مستدعی تہے جو بخوف جان جناب امیر
کی فوج مین آچہپے تہے۔ انہون نے موقع پاکر دونون لشکرون کو لڑوا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ و زبیر
رضی اللہ عنہما کو انکی خطا پر متنبہ کیا تو وہ نادم ہوکر فوراً معرکہ سے علیحدہ ہوگئے اسیلئے انکی خطا کو خطا
فی الاجتہاد سے علماء نے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین مین تمام مہاجرین و انصار جناب امیر کے طرفدار تہے معدودی چند مولفۃ القلوب صحابہ
امیر معاویہ کی طرفداری کرتے تہے واقعات پر نظر کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس

جنگ سے نزع خلافت کی تھی کو متاخرین انکے فعل کو کسی لفظوں سے تعبیر کریں مگر خطاے منکر ہی کا پلہ بھاری رہتا ہی

(۳) معرکہ نہروان مین کوی صحابی جناب امیر کا مخالف نہین ہوا اسلیے اسکی بحث کرنے کی چندان ضرورت نہین واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ بحث مین ضمناً درج ہے۔ سو اسطواہل صفین کے اس فعل کی نسبت مفصلہ ذیل بحث درج کیجاتی ہے ❊

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول من یختصم من ہذہ الامۃ بین یدی الرب علی و معاویۃ (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر السیلاقی المہندی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر کہا کرتے تہے کہ اس امت کے لوگون مین سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی و معاویہ باہم جہگڑنے کے لیے کہڑے ہونگے

(التمہید) یہ امر مسلم ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ درجہ تعظیم اور کثرت ثواب کا موجب اور تزاید حسنات کا موجب ہی۔ کوی شرف خواہ کیسا ہی کیون نہو اسکی حد تک نہین پہونچ سکتا۔ لیکن ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی صاحب خواہ کتنا ہی جلیل القدر کیون نہو معصوم نہین۔ البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جنکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین۔ محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہین اور ان بزرگون کی شان مین صدور معصیت کا گمان کرنا سراسر ظن فاسد ہے ❊

اس امر کے متعین کرنے مین کہ وہ افاضل صحابہ کون ہین اور کتنے ہین جنکے فضائل تواتر کی حد کو پہونچ گئے ہوں علماء کرام نے نہایت دقت نظر صرف کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو بزرگوار صلح حدیبیہ تک اسلام سے مشرف ہوے ہین وہ ہر طرح سے افضل اور اعلیٰ ہین۔ اسکے بعد پھر کوئی ایسا شہید نہین جو معیار فضل سمجھا جائے کیونکہ بعد مین اکثر منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ سر الجلیل مین لکھتے ہین (درمیان صحابہ سبقت تقدم را موجب لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اعتبار بادیگر و زیرا کہ ہر قدر تقدم و سبق بیشتر وقت احتیاج اسلام و تقویت آن بیشتر چنانچہ حدیث قال صدقت وقلتم کذبت دلالت بر آن دارد پس باین اعتبار کسانیکہ قبل از ہجرت با عمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعد خود مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حمزہ و جعفر و عثمان بن مظعون و طلحہ و زبیر و مصعب بن عمیر و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و سعید بن زید و زید بن حارثہ و ابو عبیدہ و بلال و سعد و عمار بن یاسر و ابو سلمہ بن عبد الاسد و عبد اللہ بن جحش و غیرہم من نظائرہم بعد ازان اہل العقبہ باز اہل بدر بعد ازان مشاہد احد تا آنکہ نوبت بصلح حدیبیہ رسید زیرا کہ انزال سکینہ و صفای قلوب ایشان منصوص بنص قرآنی ست اما بعد ازان لیس بالقطع ہیچ

مشہود سے نیست کہ مدار فضل بران بودہ باشد زیراکہ دربن مشہد جماعت منافقان بودند قولہ تعالی وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ، انتہی کلامہ رحمہ اللہ علیہ) جہانتک نصوص قرآنی کو دیکھا جاتا ہے تو وہ بھی انہیں بزرگون کی علوشان کو متعلق پائے جاتے ہیں۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین قال اللہ تبارک و تعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلک مثلهم فی التوراۃ و مثلهم فی الانجیل الخ فهذہ صفۃ من بدر الی تصدیقه والایمان به وازرہ ونصرہ ولصق به وصحبه ولیس کذلک جمیع من راٰہ ولا جمیع من اٰمن وستری منازلهم من الدین والایمان وفضائل ذوی الفضل والتقدم منهم فاللہ تعالی فضل بعض النبیین علی بعض وکذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک وتعالی السابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه یعنے پروردگار تعالی شانہ فرماتا ہے محمد اللہ کا رسول ہو اور جو اسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے انکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈہونڈ ہتے ہین اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکے مونہہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہو ان کی توراۃ مین اور یہ کہاوت ہو انکی انجیل مین۔ پس جن لوگون نے حضرت کی تصدیق اور مدد مین مبادرت کی ہو اور آپ کی صحبت مین رہے ہین انکی یہ صفت ہو جسکو خدا نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کہ جس نے حضرت کو دیکھا ہے ایسا نہین ہو اور نہ ہر ایک شخص جو ایمان لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے۔ عنقریب ہے کہ دین و ایمان مین تو انکے درجون کو دیکھے گا۔ اور صاحبان فضل کی فضیلتین اور انکے تقدم کو شناخت کریگا۔ پس خدا تعالے نے بعض نبیون کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانون کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالی فرماتا ہے جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنیوالے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ❊

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین السابقون الاولون من المهاجرین والانصار هم الذین صلوا القبلتین یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے دونون قبلون کی جانب نماز پڑہی ہے ❊

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہو کہ الذین بایعوا بیعۃ الرضوان یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے ہین

اما انکی فضائل کی نسبت علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین عن سالم بن ابی الجعد قال سالت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ عنہ من اصحاب الشجرۃ قال کنا الفا وخمسمائۃ یعنے سالم بن ابی الجعد کہتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگے ہم پندرہ سو آدمی تہے۔ دوسری روایت مین ہے عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا الفا واربعمائۃ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیار اھل الارض یعنے عمرو روایت کرتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام زمین کے باشندون سے بہتر ہو +

گو بظاہر ان دونون حدیثون مین تعداد کی نسبت فرق ہے لیکن کہا جا سکتا ہے کہ چودہ سو سے کم اور پندرہ سو سے زیادہ صحابی نہین تہے +

پس جو صحاب کبار کہ ان مشاہد مین حاضر ہوئے ہین وہ بے شبہ قطعی جنتی اور افاضل صحابہ ہین۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین۔ قال ابو عمر قال اللہ تعالی رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ومن رضی اللہ عنہ لم یسخط علیہ ابدا انشاء اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یلج النار احد شہد بدرا والحدیبیہ یعنے ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے رضا مند ہوا مومنون سے جبکہ انہون نے درخت کے نیچے تجہ سے بیعت کی۔ اور جس سے کہ خدا راضی ہوا اسپر کبھی ناراض نہین ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہرگز وہ شخص دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے +

غرضکہ یہ فضائل ان بزرگون کے ہین جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہین اگرچہ بعد مین بہی جو اصحاب کہ مشرف باسلام ہوئے ہین انکے فضائل ومناقب بہی حصر مین نہین آسکتے خاصکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہے کہ جسکے سامنے سب خوبیان گرد ہین +

تاہم باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا محفوظ عن الخطا سمجہنا بدیہیات اور معتقدات سلف صالحین کے برخلاف ہے علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ شرح مقاصد مین لکہتے ہین انہ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما یعنے جبکہ کل صحابی معصوم نہین اور نہ ہر ایک شخص کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے نیکی کا نشان رکہنے والا ہے +

مسطح بن اثاثہ کا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قذف مین شریک ہونا۔ اور حاطب بن ابی بلتعہ کا آنحضرت کے راز افشا کرنا۔ اور کفار مکہ کی طرف پوشیدہ خط لکہکر روانہ کرنا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا شرب خمر کرنا۔ اور ایک صحابی کا غزوہ خیبر مین خودکشی کرنا۔ اور ایک صحابی کا زنا کرنا۔ اور ایک صحابی کا منع زکوۃ کرنا۔ اور بعض عرب کے قبائل کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مرتد ہو جانا جنکی تنبیہ کے لیے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکرکشی فرمائی۔ ایسے واقعات ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کل صحابہ محفوظ عن الخطا نہین تھے۔ اور ان امور کا بعض صحابہ سے سرزد ہونا محفوظ عن الخطا ہونیکے متناقض ہے +

جب بعض صحابہ کا یہ حال ہو تو پھر کونسی ایسی وجہ لاحق ہے کہ جسکی وجہ سے ہم امیر معاویہ کو خلیفہ برحق کی بغاوت کرنے مین معذور یا مخطی ماجور تصور کرین اور انکے اس فعل کو معصیت قرار دینے مین کون سی قباحت لازم آتی ہے

(تبصرہ) امیر معاویہ افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے۔ وہ نہ ہجرت مین شریک ہوئے نہ مدینہ مین بیعت رضوان مین گئے کہ انکے مناقب منصوص تصور کیے جاوین انکا اسلام تو بعد مکہ کی فتح کے ہوا ہے جس مین بقول شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب مین بذیل تذکرہ امیر معاویہ تحریر کرتے ہین وھو وابوہ واخوہ من مسلمۃ الفتح یعنے امیر معاویہ اور انکے والد ابو سفیان اور انکے بھائی فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے +

امیر معاویہ عامہ صحابہ بلکہ مولفۃ القلوب کے گروہ سے سمجھے جاتے ہین قال ابو عمر معاویہ وابوہ من مولفۃ القلوب (استیعاب للعلامہ ابن عبد البر واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر الجزری واصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر وتاریخ الخلفا للسیوطی) ہان اس حیثیت سے انکے ایک کاتب کو بوجہ شرف نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نبوی و عنایات مرتضوی اور حضور خدا کا امیدوار سمجھنا چاہیے اور انکو بد الفاظ سے یاد کرنا سخت برا ہے +

البتہ انکو ماجور اور انکے اس فعل کو خطا فی الاجتہاد سمجھنے پر چند اعتراض وارد ہوتے ہین +

(اول) ظاہر ہے کہ کل صحابہ مجتہد نہین تھے چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد بن قاسم العبادی آیات بینات مین لکھتے ہین (الصحابۃ تنقسم الی مجتھدین وعوام) یعنے صحابہ دو قسمین ہین مجتہدین اور عوام ہمکو امیر معاویہ کی چند محدثات کے سوا جنکی تفصیل ہم آگے چلکر بیان کرینگے انکے اجتہاد کی کوئی نظیر نظر نہین آتی جسکی وجہ سے ہم انکو صحابہ مجتہد کے قسم سے شمار کرسکین۔

(دوم) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ امیر معاویہ مجتہد ہی تھے لیکن یہ امر ضروری ہے کہ مجتہد کے قیاس کے لیے ادلہ ثلاثہ شرعیہ یعنے کتاب و سنت و اجماع سے کسی دلیل کا ماخذ ہونا لازم ہے۔ مگر انکے اس فعل مین (یعنے خلیفہ وقت سے محاربہ کرتے ہین) ادلہ مذکورہ سے کسی شرعی دلیل کا ماخذ ہونا نہین ثابت ہوتا کہ امیر معاویہ نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے مین کسی آیت یا حدیث یا مسئلہ اجماعی سے تمسک کیا ہو۔

(سوم) مجتہد کو اپنے اجتہاد کے کرنے مین یا کسی راہ صواب کی طرف مائل کرنے مین شمشیر نکالنا۔ اور معرکہ قتال آراستہ کرنا جسمین ہزارہا بے گناہ مسلمانون کی جان تلف ہوجاے ہرگز جائز نہین +

(چہارم) وہ حیلہ جس سے معاویہ اور انکے متبعین کو معذور ٹھیرانے میں کوشش کی جاتی ہے صرف یہ ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے۔ نہ خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کے۔ علامہ ابن حجر نے اسی بات پر زور ڈالا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے معرکہ آرائی صرف قتلہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے طلب کرنے کے لیے تھی۔ چنانچہ وہ صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں ومن اعتقاد اهل السنة والجماعة ان ماجرى بين معاوية وعلي من الحروب فلم يكن المنازعة في الخلافة للاجماع على حقيتها لعلي یعنے اہل سنت وجماعت کے اعتقاد میں یہ ہے کہ جو محاربات امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ خلافت کا جھگڑا نہیں تھا کیونکہ جناب علیؑ کی خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہوچکا تھا۔ علامہ ابن حجر اور انکے بعض ہم خیال بزرگوں کو اس بات پر سکوت اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس غرض کے لیے جناب صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیر پر خروج کیا تھا۔ اسی غرض کے تحت امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائیں۔ تاکہ اصحاب جمل کی بریت پر جو دلائل قائم کر سکتے ہیں ان سے انکی براءت پر قائم ہو سکیں +

لیکن یہ بالکل خلاف نفس الامر ہے۔ اور خیالات چھپانے سے چھپ نہیں سکتے۔

(اولاً) اس امر پر تمام اہل سنت و جماعت کا اتفاق نہیں ہے۔ کہ امیر معاویہ کی غرض اس قتال و جدال سے جناب عثمان کے قاتلوں کا طلب کرنا تھا اور خلافت پر نزاع نہیں تھا۔ چنانچہ عبد الشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ التمهيد في بيان التوحيد میں لکھتے ہیں وقال اهل السنة والجماعة بان معاوية في حال حيوة علي ومن تابعه كانوا مخطئين في دعويهم الامارة والبيعة وباغين في المقاتلة مع علي یعنے اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ معاویہ اور انکے پیرو جناب علی کی زندگی میں امارت اور بیعت کے دعوی کرنے میں خطا وار تھے اور جناب علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے میں باغی تھے +

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ سیف المسلول میں لکھتے ہیں ۔ بعض گویند کہ معاویہ ابتدا طلب قاتلان عثمان میکرد و در آخر طلب خلافت ہم کردہ بود و بصحت خلافت علی قائل نبود می گفتند کہ بیعت او باغیان با علی معتبر نیست و اہل حل و عقد از صحابہ مثل طلحہ و زبیر و غیرہ کہ بیعت کردہ بودند باکراہ کردہ بودند ولہذا تحت بیعت نبودند و معاویہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود واذا ملکت فارفق بہم از پیغمبرؐ او را طمع خلافت بہم رسیدہ بود و از اہل شام بیعت گرفتہ بود +

(دوم) اگر امیر معاویہ کا مقصود محض قصاص کا طلب کرنا تھا۔ تو لازم تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے طلب کرنے پر مقصور ہوتی اور اسی پر اکتفا کرتے ملک کی تسخیر اور بیت المال میں دست درازی نہ کرتے لوگوں سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور کبیر الروم کو مال کثیر دیکر صرف جناب امیر کے ساتھ

جنگ کرنیکیلئے ہی صلح نکرتے۔ بسعودی علیہ الرحمۃ مروج الذہب مین لکھتے ہین قد کان معاویۃ صالح ملک الروم علی مال یحملہ الیہ لشغلہ بعلی یعنے امیر معاویہ نے ملک الروم کو مال دیکر اسیلیے صلح کرلی تھی تاکہ علی کے ساتھ جنگ کرنے مین مشغول ہون۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو بھیجکر جناب امیر کے عامل محمد ابن ابی بکر سے مصر کو چھین لیتے۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری بذیل ترجمہ عمرو بن العاص لکھتے ہین۔ ثم سیرہ معاویۃ الی مصر فاستنقذہا من ید محمد بن ابی بکر وہو عامل لعلی علیہا واستعملہ معاویۃ علیہا یعنے پہر امیر معاویہ نے اسکو مصر کی طرف روانہ کیا اور اسنے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور وہ جناب علی کیطرف سے اسپر عامل تھے پہر امیر معاویہ نے اسپر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا۔ یہ اور نیز اسی قسم کے صدہا دیگر واقعات ایسے موجود ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو دراصل خلافت کی طمع تہی ✚

(سوم) جبکہ تحکیم ہوچکی تہی اور عمرو بن العاص نے ابو موسی کو مغالطہ دیکر بحق امیر معاویہ فیصلہ کیا تہا تو ضعیف سے ضعیف روایت بہی اسکی تائید نہین کرتی۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز تحکیم پر عمرو بن کو سرزنش کی ہو۔ پس اگر امیر معاویہ مدعی خلافت نہین تہے تو ایسی ناجائز تحکیم پر کیون راضی ہوگئے تہے ✚

(چہارم) جب امام حسن نے خلافت سے دستکش ہوکر امارت عامہ انکے سپرد کی۔ اور امیر معاویہ کو ان کے حسب منشاء اقتدار کلی حاصل ہوگیا۔ تو آیا کسی ضعیف روایت سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ پہر کبہی امیر معاویہ نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی جستجو کی ہے۔ یا اس جماعت پر قصاص کے جاری کرنے کا حکم مشتہر کیا ہے۔ باوجودیکہ حضرت عثمان کی شہادت سے امیر معاویہ کی امارت عامہ تک چہ سال سے زیادہ کا زمانہ نہین گذرا تہا اور یہ امر ہرگز خیال مین نہین آتا کہ اس قلیل مدت مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کلہم رہگرائے عدم ہوگئے ہون اور اس جماعت کثیر مین سے ایک متنفس بہی زندہ نرہا ہو جس سے قصاص طلب کیا جاتا ✚

خیر بطریق تنزل ہم بہی تسلیم کرلیتے ہین کہ امیر معاویہ کا مقصود اس محاربہ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کو طلب کرتا تہا۔

اب ہم یہ پوچہتے ہین کہ اگر اس بغاوت مین امیر معاویہ کو معذور سمجہا جائے تو انکے مقلدین کو بہی معذور خیال کرنا چاہیے دلیل بصورت ذیل ✚

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام سے محض بدین وجہ بغاوت اختیار کرے کہ چونکہ یہ بادشاہ فلان مقتول مسلمان کے قاتلون سے قصاص نہین لیتا اسیلیے مین اسکے ساتھ جنگ کرتا ہون اور مین اس امر مین

مین امیر معاویہ کا مقلد ہون - تو آیا کوئی فقہی جزیہ اسکی تائید کی لیے پیش کیا جاسکتا ہے یا کوئی عالم اس تقلید مین اسکو معذور سمجھ سکتا ہے +

(ب) مقتول کے خون کے لیے عندالشرع دعوی کرنا محض اسیطرح سے جائز ہے کہ قاضی کیطرف رجوع کیا جائے اور شہود پیش کر کے دعوی کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا جائے اور پھر شریعت کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے - نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر شمشیر نکالی جائے اور اسکی معزولی کے درپے ہوا جائے +

(ج) اگر اس بغاوت کو خطائی الاجتہاد (یعنے ایسا عمل کہ جسکے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عنداللہ معذور بلکہ ماجور ہوتا ہے) تصور کیا جائے - تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتال مین مثل اپنے دیگر ہمراہی صحابیون کے شہید ہوجاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطائی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر کے قاتل اشقی الآخرین کو بھی عنداللہ معذور بلکہ ماجور سمجھا جاتا (نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت مین مخطی ماجور تھے تو انکے لشکر سے جس نے کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اسکو بھی مخطی ماجور کہنا پڑیگا - کیونکہ یہ فعل اس نے بغرض اتباع امیر معاویہ کیا ہے +

(ھ) ولو فرضنا اگر جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کرنا خطائی الاجتہاد تھا - تو کیا جناب امیر کی شان اقدس مین برسر محراب و منبر سب و شتم کرنا بھی خطائی الاجتہاد تھا - عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلاثا قالہن لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فقال لہ خلفتنی من النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ فتطاولنا فقال ادعو علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرھم) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے انکو جناب ابو تراب علیہ السلام پر سب کرنے کے لیے حکم کیا اور کہا تم انپر سب کیون نہین کہتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی ہین حضرت نے علی کو بعض غزوات مین جبکہ اپنے عقب مین چھوڑا - تو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتون اور لڑکون کے پاس چھوڑے جاتے ہین حضرت نے ان سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے جو خدا اور خدا کے رسول سے پیار کرتا ہے پس ہم علم کیطرف جھپٹے

اور آپ نے ارشاد کیا علی کہان ہین وہ انکی خدمت مین آشوب چشم ہی سے حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگا کر علم انکو دیا۔ اور اللہ نے انکو فتح دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ پس کہدے آؤ بلائین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمہاری جانون کو حضرت نے علی فاطمہ اور حسنین کو بلا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین ✤

یہ حدیث تو صحاح کی ہمنے پیش کی ہے اسی قسم کی صدہا حدیثین ہین جن سے ثابت ہوتا ہے امیر معاویہ نے اس بدعت کو خطبہ مین ایجاد کیا تھا جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے عہد تک جاری رہی۔ اور اس نامور خلیفہ نے اسکو منسوخ کیا یہ ایسے واقعات محققہ ہین کہ جس سے کسی نے انکار نہین کیا پس کیا یہ امور قبیحہ اور بدعت سیئہ بھی خطائی بالاجتہاد ہو سکتے ہین۔ حاشا وکلا۔

اکثر لوگون کو مفصلۂ ذیل اوہام مین سے ایک نہ ایک وہم نے اس محاربہ کو خطائی الاجتہاد کہنے کی طرف مائل کیا ہے جنکی تفصیل مع جوابات درج ذیل ہے ✤

(پہلا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اس سے اہل شام کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ امر دور تک پہونچ جاتا ہے ✤

لیکن یہ وہم بالکل بادر ہوا ہے۔ اور ادنی تامل سے رفع ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفۂ وقت سے محاربہ کرنا معصیت ہے نہ کفر اور حدیث حربک حربی کفر پر دال نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ کے بارہوین باب مین شرح و بسط کے ساتھ اسپر بحث کی ہے۔

عوام صحابہ سے صدور معصیت کے گمان کرنے مین کسی قسم کا محذور شرعی لازم نہین آتا۔ ولید بن عقبہ بن معیط کا شارب خمر ہو کر حد شرعی کو پہونچنا کتب رجال سے ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی الولید بن عقبۃ فی الخمر اربعین جلدا (استیعاب و اسد الغابہ و اصابہ) یعنے امام ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ و علی ابائہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب پینے پر چالیس درّہ لگائے تھے اسیطرح سے مسطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک مین کوشش کرنا اور قذف کی حد کو پہونچنا بھی انہین کتابون سے واضح ہے وکان ممن خاض فی الافک علی العائشۃ فجلدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) یعنے مسطح بن اثاثہ ان لوگون مین سے تھا جو جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بہتان ظاہر کرنے مین کوشش کیا کرتا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو درے لگوائے ان امور سے نہ یہ لوگ درجۂ صحابیت سے ساقط ہو گئے اور نہ کافر ہو گئے۔ اگر ہے تو صرف اس قدر کہ انسے خطا وقوع مین آئے اور صدور معصیت سے آدمی کافر نہین ہو سکتا۔ صحابیت کا شرف

ایسا ہے کہ کسی معصیت سے بجز ارتداد کے زائل نہین ہوسکتا ۔

(دوسرا وہم) چند صحابہ اس محاربہ مین امیر معاویہ کے شریک تھے جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطای منکر اور معصیت قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئیگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ پر ایسا گمان فاسد زیبا نہین ہے ۔

یہ وہم اکثر عدم تتبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے۔ اگر بنظر امعان کتب سیر اور رجال کو دیکھا جائے تو بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نعمان کے کوئی صحابی اس امر مین امیر معاویہ کا شریک نظر نہین آئیگا۔ اور یہ دو تین صاحب افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے حرب صفین مین تمام انصار و مہاجرین اور بدری جناب امیر علیہ السلام کے ربقہ اطاعت مین دکھائی دیتے ہین۔

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اس باہمی مقاتلہ سے کہ دین مین ایک امر جدید تھا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خوگر ہو چکے تھے۔ کنارہ گزین ہو گئے تھے۔ لیکن انکی کنارہ گزینی اسوجہ سے نہین تھی کہ وہ جناب امیر کی خلافت مین شک و شبہ کرتے تھے۔ بلکہ انہین بزرگوارون سے اس کنارہ گزینی کے متعلق انکی ندامت اور جناب امیر کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے اسد الغابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ یعنے عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل مین دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین رہی مگر یہ کہ مین باغی گروہ سے نہین لڑا عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر انہ قال ما اسی علی شیء الا انی لم اقاتل مع علی بن ابی طالب الفئۃ الباغیۃ یعنے حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھے کسی بات کی حسرت باقی نہین رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہوکر مین باغیون کے گروہ سے نہین لڑا۔

عن خیثمۃ بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیا یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ و اخطأ رائی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبدالرحمن کہتا ہے کہ سعد ابن مالک سے کسی نے کہا کہ جناب امیر تمکو اچھا نہین کہتے کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے یہ بھی ایک رای تھی جو مینے سوچی تھی لیکن میری رائے غلط نکلی ۔

اگرچہ بعض صحابہ بتقاضای بشریت ابتدا مین جناب امیر سے کنارہ گزین تھے مگر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقع ہونے سے انکی مخالفت اور کنارہ گزینی جاتی رہی تھی قال الشعبی ما مات مسروق

حتے تاب الی اللہ تعالیٰ من تخلفہ عن القتال مع علی (اسد الغابہ) یعنے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مسروق رضی اللہ عنہ نہیں فوت ہوئے جبتک کہ انہوں نے خدا کی جناب میں جناب امیر سے جنگ میں مخالفت کرنے سے توبہ نہیں کی (تیسرا وہم) امیر معاویہ کی نسبت خطای منکر تجویز کرنے سے الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ ٹوٹتا ہے جس سے امور دین میں ایک بڑا بھاری تزلزل پیدا ہوجاتا ہے اور روایات کا سلسلہ درہم و برہم ہوجاتا ہے ✦

لیکن الصحابۃ کلہم عدول سے محفوظون عن المعاصی کے معنے مراد نہیں لیا۔ بلکہ عدل فی الروایۃ مراد لیا ہے چنانچہ علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع میں لکھتے ہیں والاکثر علی عدالۃ الصحابۃ وقیل کغیرھم وقیل الی قتل عثمان وقیل الا من قاتل علیا یعنے اکثر علماء صحابہ کی عدالت کے قائل ہیں۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ صحابہ بھی عدالت میں دوسروں جیسے ہیں بعض نے یہ کہا ہے کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک سب صحابہ عدول تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سب صحابہ عدول ہیں مگر وہ لوگ جو جناب امیر سے لڑے ہیں وہ عدول نہیں ✦

اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ الصحابۃ کلہم عدول سے صرف عدل فی الروایۃ مراد ہے اگرچہ اس میں بھی بعض ائمہ نے کلام کیا ہے ✦

عبارت مندرجۃ الصدر جمع الجوامع کا متن ہے۔ علامہ جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نصف آخر تفسیر جلالین نے جو اس کتاب پر شرح لکھی ہے جو شرح جمع الجوامع کے نام سے مشہور بین العلماء ہے اسکی عبارت کو ملاحظہ کیا چاہیے۔ وہ لکھتے ہیں والاکثر من العلماء السلف والخلف علی عدالۃ الصحابۃ فلا یبحث عنہا فی روایۃ ولا شھادۃ لانھم خیر الامۃ قال صلے اللہ علیہ وسلم خیر الامۃ قرنی رواہ الشیخان ومن طرا لہ منہم قادح کسرقۃ او زنا عمل بمقتضاہ وقیل ھم کغیرھم فیبحث عن العدالۃ فیھم فی الروایۃ والشھادۃ الا من یکون ظاھر العدالۃ او مقطوعہا کالشیخین وقیل ھم عدول الی حین قتل عثمان ویبحث عن عدالتھم من قتلہ لوقوع الفتن بینھم من حینئذ وفیھم ممسک عن خوضہا وقیل ھم عدول الا من قاتل علیا فھم فساق لخروجھم علی الامام الحق (ترجمہ) اکثر علماء سلف وخلف عدالت صحابہ کے قائل ہیں کہ روایت اور شہادت میں انکی عدالت سے بحث نکرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ تمام امت سے بہتر ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام امت سے بہتر میرا زمانہ ہے اس حدیث کو شیخین یعنے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اگر کسی صحابی سے کوئی فعل بد سرزد ہوا ہو تو اسکے موافق عمل کیا جائیگا بعض علماء کہتے ہیں کہ صحابہ بھی روایت شہادت میں مثل دیگر اشخاص کے ہیں انکی عدالت سے بھی بحث کی جائیگی مگر وہ اصحاب جنکی عدالت ظاہر ہو مثل شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

کے اور بعض علما کا قول ہے کہ تمام صحابی جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک عدول تھے اور انکے قتل کے بعد میں فتنہ واقع ہونیکی وجہ سے انکی عدالت کی بحث کی جانبکی بعض خوض کرنے سے رکے ہوئے ہیں بعض علما کا مقولہ ہے کہ تمام صحابی عدول ہیں مگر جن لوگوں نے جناب امیر سے جنگ سازی کی ہے پس وہ لوگ فاسق ہیں امام برحق پر خروج کرنے کی وجہ سے ؛

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جمع الجوامع پر ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے اور اسکا نام آیات بینات رکھا ہے اس فقرہ ومن جزالة قادح کی توضیح میں لکھتے ہیں تنبیہ بر علی عدم عصمتہم یعنے صاحب متن نے اس مقولے سے صحابہ کے عدم عصمت سے آگاہ کیا ہے۔ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں ما وقع بین الصحابة من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنة الثقات یدل بظاهره علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما حاصل ترجمہ یہ ہے کہ صحابہ کے درمیان جو لڑائیاں اور جھگڑے ہوئے ہیں جس طرح وہ کتب تاریخ میں درج ہیں اور ثقہ لوگوں کی زبانوں پر مذکور ہیں بظاہر اس امر پر دال ہیں کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کر کے حد فسق وظلم کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور حسد اور شدت خصومت اور طلب ملک وریاست وشہوات نفسانی کیطرف میلان تھا۔ کیونکہ ہر صحابی معصوم اور ہر شخص کہ جس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے نیکی کے ساتھ موسوم نہ تھا ؛

ان تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابة عدول سے عدل فی الروایة مراد ہے نہ معصوم عن المعاصی۔ اور صحابہ عدول فی الروایة اسلیے تسلیم ہوئے ہیں کہ جب علما نے طبقات رجال میں قوانین جرح وتعدیل کو جاری کیا ہے تو صرف بہ نسبت دیگر طبقات کے صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث بچا ہوا پایا ہے۔

(چوتھا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جاوی تو اہل شام جن میں بعض صحابہ بھی شریک تھے موعود بوعید نار تصور کیے جاوینگے اور وعید نار مستلزم کفر ہے۔ لیکن وعید نار بھی مستلزم کفر نہیں کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر وزنا وسرقہ وغیرہ کی سزا بھی دوزخ ہے جو توبہ اور شفاعت نبوی اور عفو ایزدی سے ٹل سکتا ہے اسیطرح سے اہل صفین کی خطا کی نسبت بھی خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ توبہ سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالے سے ٹل جائے

(پانچواں وہم) اگر جناب امیر علیہ السلام سے الکبیر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو جناب

عائشہ صدیقہ ام المومنین اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑیگا +

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر وتواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ اسکا جواب بچند وجوہ دیا جاسکتا ہے +

(الف) اصحاب جمل کی غرض امیر معاویہ کی غرض سے بالکل جدا تھی جسکی تفصیل ہم پیشتر کر چکے ہیں +
اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے خلافت کا دعوی نہیں کیا۔ اسلیے بعض علمانے انکے باغی قرار دینے میں تامل کیا ہے۔ اور امیر معاویہ کو باغی اول قرار دیا ہے شرح مقاصد میں علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ وذهب الكثيرون الى ان اول من بغى فى الاسلام معاوية یعنے اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ جس شخص نے کہ اسلام میں سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہیں +

(ب) تمام کتب سیر وتواریخ باواز بلند پکار رہے ہیں کہ اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے بالارادہ جناب امیر علیہ السلام سے جنگ نہیں کی بلکہ جب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پردازی سے ناگہاں لڑائی شروع ہوگئی تو ناچار اصحاب جمل [illegible] خود اختیاری کیلیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ قال العلامة سعد الملة والدين التفتازانی فی شرح المقاصد والمحققون من اصحابنا [illegible] على ان الحرب الجمل كانت فلتة لا عن قصد من الفريقين بل كان [illegible] حين صاروا فرقتين واختلطوا بالعسكرين واقاموا الحرب خوفا من الانتصار [illegible] عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] لم یکن الا اصلاح [illegible] الطائفتين وتسكين الفتنة فوقعت فى الحرب (یعنی ہمارے محقق اصحاب رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ حرب جمل بلا قصد فریقین ناگہانی طور پر واقع ہوگیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی انگیز تھی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونوں لشکروں میں جا بیٹھے اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹھا دیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد دونوں گروہ میں صلح کرانے اور فتنہ کے فرو کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ لیکن لڑائی میں پھنس گئیں +

(ج) اصحاب جمل سے کوئی صاحب خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کا قاصد نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی مخالفت پر مصر ہو کر قتل ہوا ہے چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہوگئی اور صبح نمودار ہوئی اور جناب طلحہ رضی اللہ عنہ پر حقیقت حال کا انکشاف ہوگیا۔ فورًا محاربہ سے کنارہ کش ہوگئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتھ سے تیر کھا کر شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ قال اهل العلم ان عليا دعاه فذكره اشياء من سوابقه وفضله فرجع طلحة عن قتاله على ما صنع الزبير واعتزل فى بعض الصفوف ورماه مروان ابن الحكم فقتله و لا يختلف العلماء الثقات فى ان مروان قتل طلحة يومئذ وكان فى حزبه یعنے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنے سابقت اور فضل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہو کر

زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح سے فوج کی صفوں سے علیحدہ ہوگئے مروان بن الحکم نے تیر مارکر انکو شہید کیا۔ اور علماء ثقات
میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ جناب طلحہ کو اسی دن مروان نے قتل کیا ہے اور مروان حضرت طلحہ کے
گروہ میں سے تہا۔ وعن یحیی بن سعید قال قال طلحۃ یوم الجمل ندمت ندامۃ الکسعی لما شریت
رضی بنو جرم برغمی۔ اللھم خذ منی لعثمان حتی ترضی۔ فرماہ مروان بسھم فی رکبتہ اخرجہ ابو عمر
صاحب الاستیعاب وابن الاثیر فی اسد الغابہ ومحب الطبری فی الریاض بلکہ جناب طلحہ کا تجدید بیعت کرنا بھی
ثابت ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ از ثور بن مجزاۃ
کہ گفت گذشتم بطلحہ بن عبد اللہ یوم الجمل ومی افتادہ بود بر زمین ودر آخر رمق ہیچ اسپ ما ہم بر وی و بر داشت سر
خود را و گفت بدرستی ہر آئینہ مے بینم روی مردی را کہ گویا قمر ست بگو کیستی گفت از اصحاب امیر المؤمنین علی گفت
فراخ کن دست خود را تا بیعت کنم ترا پس فراخ کردم دست خود را پس بیعت کرد و سپرد جان خود را پس آمدم نزد
علی و خبر دادم او را بقول طلحہ پس گفت اللہ اکبر اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا کرد خدا تعالیٰ کہ در آرد
طلحہ را در بہشت مگر آنکہ بیعت من در گردن او باشد۔ انتہی کلامہ۔

اور جناب زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت تمام کتب تواریخ باواز بلند شہادت دیتی ہیں کہ جب معرکہ کارزار گرم ہوا جناب
امیرؑ نے انکو بلاکر متنبہ کیا وہ فوراً اصحاب جمل کا ساتھ چھوڑکر مدینہ طیبہ کو چلے گئے اور وادی سباع میں پہونچکر
عمرو بن جرموز کے ہاتھ سے شہید ہوگئے۔ قال ابن عبد البر فی الاستیعاب ثم شہد الزبیر الجمل فقاتل فیہ
ساعۃ فناداہ علی وانفرد بہ فذکرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ وقد وجدھما یضحکان
بعضھما الی بعض اما انک ستقاتل علیا وانت لہ ظالم فذکر ذلک الزبیر فانصرف عن القتال نادما
مفارقا للجماعۃ التی خرج فیھا منصرفا الی المدینۃ فاتبعہ ابن جرموز فقتلہ بموضع یعرف بوادی
السباع وجاء بسیفہ الی علی فقال بشر قاتل ابن صفیہ بالنار یعنے پہر زبیر رضی اللہ عنہ فوج سے باہر نکلکر
حملہ آور ہوئے اور تہوڑی دیر تک لڑتے رہے پہر جناب امیرؑ نے انکو بلایا اور تنہائی میں انسے جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد دلایا کہ تمنے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے ہوئے پاکر پوچہا تہا اور حضرت نے
فرمایا تہا تم عنقریب علیؑ سے لڑوگے اور تم انپر ظلم کروگے جب جناب امیرؑ نے انسے اسکا تذکرہ بیان کیا وہ لڑائی
سے نادم ہوکر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ ابن جرموز نے انکا پیچہا کیا اور وادی سباع میں انکو شہید کیا
اور انکی تلوار لیکر جناب امیرؑ کے پاس حاضر ہوا جناب امیرؑ نے فرمایا۔ ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری ہو۔
(تنبیہ) صفیہ بنت عبد المطلب جناب زبیرؑ کی والدہ جناب امیرؑ کی پہپی تہیں اور جناب زبیر آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے عمزاد بہائی تہے اسی لیے جناب امیر فرمایا کرتے تہے۔ اخوانا بغوا علینا یعنے ہمیر

ہماری بہائیوں نے بغاوت کی ہے +

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نادم ہونا تمام کتب سیر اور رجال سے ظاہر ہے۔ ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ الاعتماد فی الاعتقاد میں لکھتے ہیں۔ وکذا عائشۃ ندمت علی ما فعلت و کانت تبکی حتی تبل خمارہا (شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) یعنے اسیطرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اظہار ندامت فرماتی ہیں اور یہانتک رویا کرتی تھین کہ انکے سر کی اوڑھنی تر ہو جاتی تھی +

عن جابر قال دخلت علی عائشۃ یوما وقلت لہا ما تقولین فی علی فاطرقت رأسہا ثم رفعتہ وقالت ؎ اذا التبر حک علی المحک + تبین غشہ من غیر شک + وفینا الغش والذہب المصفی + علی بیننا شبہ المحک (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی درر السمطین) یہ ایسے واقعات ہین جن سے کسینے انکا ر نہین کیا۔ پس کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہ کا حرب صفین جسکا نتیجہ ایک مدت مدید تک جاری رہا اور جنگ جمل جسکا خاتمہ ایکہی روز مین ہوگیا برابر ہے اور جسطرح سے امیر معاویہ مورد اعتراض ہین اسیطرح سے اصحاب جمل بھی ہین جنکی برأت خود جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین لکھتے ہین قد روی عن علی قال واللہ لارجوان اکون انا وعثمان وطلحۃ والزبیر ممن قال تبارک وتعالی ونزعنا فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یعنے جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے خدا کی قسم ہے مین امید کرتا ہون کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان مین سے ہونگے جنکی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیون مین تھی خفگی بھائی بن گئی تختون پر بیٹھے آمنے سامنے یہ جلیل القدر صحابہ اخص الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کہلائے جاتے ہین۔ انکے فضائل ومناقب متواترات کیحد تک پہونچ چکے ہین اور جناب امیر کے مناقب کے ہم پلہ خیال کیے جاتے ہین۔ اسکے ماسوا خود جناب امیرؑ نے انکی برارت کی نسبت شہادت دی ہے۔ باوجود ان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات مقدسہ سے صدور معصیت کا گمان کیا جاسکتا ہے۔ البتہ انکا جناب امیر پر خروج کرنا یا نکث بیعت کرنا تو ثابت ہے جسکو خطا فی الاجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے جنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین وبود طلحہ روز جمل با عائشہ رضی اللہ عنہا بجہت خطاء اجتہاد +

لیکن جس طرح سے کہ انکا خروج ثابت ہے اسی طرح سے انکی توبہ اور ندامت اور رجوع بھی ثابت ہے۔ برخلاف ان امور کے امیر معاویہ بقدر پانچ سال اور بقول چار سال تک جناب امیر سے جنگ کرتے رہے اور اپنی خطا پر مصر رہے جنانچہ علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین لکھتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین

وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہین ٹہیک بات یہ ہے کہ چار سال تک لڑے ہین ❋

بلکہ مخالفت ہی پر بس نہین رہے نتیجہ بغاوت اور دعوی خلافت کو منظور نظر رکہا۔ امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ سے کبیر الروم کو نذر دیکر صلح کرلی ❋

اگر امیر معاویہ کو انتزاع خلافت مدنظر نہین تہا تو محمد بن ابی بکر جناب امیر کے عامل سے مصر کو کیون چہین لیا تہا ❋

بعض لوگ بمقابل جناب امیر علیہ السلام کے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہین اور انکے مناقب بمقابل جمل کے مناقب بیان کیے ہم پلہ ٹہیرائے جاتے ہین۔ لیکن اصحاب جمل کے مناقب منقبہ اور امیر معاویہ کے مناقب غیر مثبتہ ہین۔ ہین دا آسمان کا فرق ہے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عصمت پر قرآن ناطق ہے حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات سے مسلم اور مثبوت ہین۔ امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین وگفتہ اند محدثان ثابت نشدہ در فضل معاویہ ہیچ حدیثے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ یعنے مین امیر معاویہ کی فضیلت بجز اسکے نہین جانتا کہ حضرت نے فرمایا ہے خدا اس کے پیٹ کو نہ بہرے۔ دوسرے مقام پر یقول اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس نہ یہ بات بہی لاتے ہین یعنی معاویہ اس پر راضی نہین کہ برابر سربسر نجات پا جائے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بمصر یقولون ان ابا عبد الرحمن النسائی فارق مصر فی اخر عمرہ وخرج الی دمشق فسئل عن معاویۃ وما روی من فضلہ فقال اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل وفی روایۃ ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ (وفیات الاعیان لابن خلکان ومرآۃ الجنان للامام عبد اللہ الیافعی)

محمد بن اسحاق الاصفہانی کہتے ہین کہ مینے اپنے مشائخون کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن النسائی علیہ الرحمۃ اپنی آخر عمر مین مصر کو چہوڑ کر دمشق چلے گئے۔ وہان کے لوگون نے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کی نسبت پوچہا امام نسائی نے جواب دیا۔ کہا امیر معاویہ اس بات پر راضی نہین ہوتے کہ وہ نجات ہی پاجائین کہ انکے فضائل کو بیان کیا جائے اور ایک روایت ہے کہ امام نسائی نے فرمایا مجہے انکی کوئی فضیلت معلوم نہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ پر کرے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث الی معاویۃ لیکتب فقیل لہ انہ یاکل فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا اشبع اللہ بطنہ (اخرجہ ابو داود الطیالسی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو معاویہ کے بلانے کے لیے بہیجا وہ آکر کہنے

لگاوہ کھانا کھارہے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا خدا اسکے پیٹ کو پر نہ کرے +
بعض اشخاص انکی فضیلت یہ بیان کرتے ہین کہ وہ کاتب الوحی تھے۔ خیال کرنا چاہیے کہ اگر کتابت وحی سے
کسی قسم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو وہ مروان بن الحکم کے لیے بھی ثابت ہوسکتی ہے +
لیکن امیر معاویہ کے کاتب الوحی ہونے مین بھی محدثین کا اختلاف ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث الدہلوی
مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین واما معاویۃ بن ابی سفیان کنیت کردہ میشود بابی عبدالرحمن یکے ازانجملہ
است کہ مینوشت برای آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وبعضے گویند نوشت وحی۔ صاحب جامع الاصول میگوید
کتابت نشدہ است ودر مواہب لدنیہ میگوید وی مشہور است بکتابت وحی وبعضے گویند وی نمینوشت وحی
رالکہ مینوشت کتب ومناشیر را +
ماسوا اسکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت زیادہ تر جامع القرآن ہونے کی وجہ سے نہ ہے جس کا ثواب
انکو تا بروز قیامت ہوتا رہیگا اور جسقدر کہ دنیا مین لوگ قرآن شریف پڑہنے والے ہین یا ہوتے چلے
آئے ہین یا ہوتے رہین گے انکے پڑہنے پڑہانیکا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے
نامہ اعمال مین ثبت ہورہے گا +
(چھٹا وہم) اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا کیون خلافت انکی
سپرد فرماتے +
لیکن یہ وہم بھی بالکل بیجا ہے۔ کیونکہ امارت عامہ کی تفویض ایسے شخص کے ہاتھ مین کرنے سے جو پیشتر باغی
رہ چکا ہو۔ اور پھر تائب ہوکر کتاب وسنت اور سیرت شیخین کے اتباع کا عہد کرتا ہو۔ کوئی اعتراض
جناب امام حسن علیہ السلام کے خدام کی طرف عائد نہین ہوسکتا۔ جناب امام نے جو عہد کہ امیر معاویہ سے
تفویض امارت کے وقت لیا ہے وہ سابقہ اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جاسکتا ہے +
لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سابقہ امور مین محفوظ عن الخطا ہونا
کسی طرح سے ثابت نہین ہوتا +
اسکی ٹھیک مثال ایسے ہے کہ ایک گاؤن کے مالک نے غلہ کا انبار ساکین پر خیرات کرنے کے لیے جمع
کیا ہو۔ ایک رہزنون کا سردار اسے غارت کرنا چاہے مالک اسکی حفاظت کے واسطے اس سے جنگ
کرے۔ پھر ایک مدت کے بعد مالک فوت ہوجائے۔ اور اسکا بیٹا ان رہزنون کے سردار سے یہ عہد لیکر
وہ غلہ کا انبار اسکے سپرد کردے۔ کہ یہ غلہ ہم اس شرط سے تمہارے سپرد کرتے ہین کہ تم ساکین پر صرف
کیا کرو۔ اور اس مین خیانت نکرو۔ اور اس تفویض سے قصد و منشاء

فرو ہو جائے اور خون ریزی مٹ جائے۔ تو اس سے نہ اس غلہ کے مالک کی نسبت جو ان غارت گرون سے حفاظت غلہ کے لیے جنگ کرتا تھا کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور نہ اس مالک کے بیٹے پر جس نے یہ عہد لیکر غلہ ان رہزنون کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سے نہ اپنا ہی بیجا پیچھا چھڑایا ہے۔ بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت و خون سے بچایا ہے۔

اور نہ ان رہزنون کا افسر جس نے ماننا تک کہ غلہ اسکی تفویض نہیں ہوا تھا اور وہ اس میں بیجا تصرف کرنا چاہتا تھا اعتراض سے بچ سکتا ہے ✤

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل میں صادق نکلے اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اسکو غلہ میں تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے اگرچہ وہ رہزن یا اسکا جانشین عہد سے انحراف کرکے شرائط کو پورا نکرے تو پھر عاصی متصور ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اس عہد کے گیرندہ یا اسکے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا ✤

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید پلید کو جبکہ وہ شرب خمر کرنے لگا اور حقوق الناس میں اور حدود اللہ سے تجاوز کرکے بہن اور بہائی کی شادی کا مجوز ٹھیرنے لگا۔ تو متنبہ کرنا چاہا تھا۔ اور حضرت امام علیہ السلام اس خروج میں محق تہے۔ کیونکہ خلافت در اصل انہین کا حق تھا ✤

(ساتوان وہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تہے۔ تو امیر معاویہ کو تفویض خلافت کے لیے کیون انتخاب کیا تہا۔ اور خلافت کسی دوسرے کو کیون سپرد نہین فرمائی تہی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد مین افاضل صحابہ مین سے ہونگے جنکی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکے سپرد فرمائی ورنہ حضرت امام کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب فرماتے ✤

یہ وہم بہی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کو وقت امیر معاویہ کو امارت عامہ اسوجہ سے سپرد فرمائی تہی اور دوسرے کو اسلیے منتخب نہین کیا تہا کہ بغیر اسکے خون ریزی کا انسداد محال تہا۔ اگر جناب امام کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بہی وہی معاملہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام سے کیا تہا ✤

اسکے سوا خلافت راشدہ کا زمانہ منقضی ہو چکا تہا۔ اب مملکت عضوضہ کے عہد کی صبح نمودار ہونیوالی تہی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اسکو پسند نہین کرتا تہا بمصداق اعط القوس باریہا جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجھا اور جس امر کے لیے وہ برسون سے کشت و خون کر رہے تہے انکے حسب منشاء انہین کے سپرد کیا ✤

اب رہا یہ امر کہ امیر معاویہ تفویض امارت کے بعد بھی امام ہوسکتے ہیں یا نہیں سو اسکی نسبت اہل سنت و جماعت میں باہم خلاف ہے فخر الاسلام حسن بزدوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ما احد من اصحاب معاویۃ [illegible] من اہل السنۃ والجماعۃ صار اماما وقال بعضہم لم یصر اماما لانہ لم یکن افضل الصحابۃ بعد علی [illegible] من الصحابۃ من ہو افضل منہ بکثیر فی النسب والعلم والتقوی والشجاعۃ [illegible] من الصحابۃ لم یرہ امام حق ولم یعقد لہ عقد الامامۃ ومعاویۃ ما کان من جملۃ الخلفاء ولکن کان من جملۃ الملوک
یعنے جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی امیر معاویہ [illegible]
کہ امام ہوگئے تھے اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے لیکن ان لوگوں کا قول [illegible]
ہوئے ہیں کہ امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد اسوقت [illegible] اپنے [illegible]
وقت اکثر ایسے صحاب موجود تھے جو نسب اور علم اور تقوی اور شجاعت [illegible]
اور امیر معاویہ خلفا میں نہیں تھے بلکہ بادشاہوں میں سے تھے [illegible]
کیا اور انپر امامت کا عقد نہیں ہوا ؎

اسی واسطے اہل علم امیر معاویہ کو خلفا میں نہیں شمار کرتے بلکہ ملوک میں سمجھتے ہیں [illegible]
علامہ جلال الدین سیوطی ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصنف سے نقل کرتے ہیں سعید بن جمہان سے
قال قلت لسفینہ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ منہم قال کذبوا بنو الزرقاء بل ہم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویۃ یعنے سعید بن جمہان کہتے ہیں میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنی امیہ اپنے آپ کو خلفا جانتے ہیں وہ کہنے لگے یہ نیلی عورت کے بیٹے جھوٹ بکتے ہیں یہ لوگ سخت ترین بادشاہوں میں سے ہیں اور انمیں سے پہلا بادشاہ معاویہ ہے ؎

فخر الاسلام بزدوی رحمۃ اللہ علیہ المیسر میں لکھتے ہیں ومعاویۃ ما کان من جملۃ الخلفاء ولکن کان من جملۃ الملوک بعلی ما روینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ ثم بعدہ ملک عضوض وقد تم ثلاثون سنۃ بعلی (انتہی کلامہ) یعنے معاویہ خلفا میں سے نہیں تھے بلکہ ملوک میں سے تھے بدلیل اس حدیث کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی پھر اسکے بعد بادشاہی ہوگی۔ اور تیس برس جناب امیر علیہ السلام تک پورے ہوچکے تھے ؎

(آٹھواں وہم) سواد اعظم اہل سنت و جماعت نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ امیر معاویہ کی خطا خطائی اجتہادی ہے [illegible] بلکہ باوجود [illegible] تھے اسکے برخلاف خطائے منکر کا قائل ہونا ان کو [illegible] اور عاصی قرار دینا خارق سواد اعظم بننا ہے اور من شذ شذ فی النار کے زمرہ میں داخل ہونا ہے ؎

یہ ایک بڑی بھاری دلیل ہے جو اہل صفین کی برات پر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اسمین بوجوہ متعددہ نظر ہے +

(الف) اگر غور کیا جاوے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور انکے متبعین پر منقلب ہوتی ہے۔ کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت کا انعقاد اہل حل وعقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیرؑ نے اہل صفین کے مقابلہ مین اسی دلیل کو پیش بھی کیا تھا۔ امیر معاویہ کی طرف مین چند صحابہ جنکی تعداد جمع قلت سے تجاوز نہین کرتی اہل شام کے نومسلمانون کی جمعیت کو ساتھہ (جنکے امور دین مین ماہر ہونے کی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذہب مین ایک مضحکہ کی حکایت لکھی جو ہدیہ ناظرین ہے قال رجل من اخواننا من اهل العلم كنا في دمشق الشام نبحث عن معاوية وعلى وكان قوم من انعامة ياتون فيستمعون منا فقال لي ذات يوم بعضهم وكان اعقلهم واكبرهم لحية كم تطنبون في على ومعاوية فقلت فما تقول في ذلك قال من تريد قلت على ما تقول فيه قال اليس هو ابو فاطمة قلت ومن كانت الفاطمة قال امراة النبي صلى الله عليه وسلم بنت عائشة اخت معاوية قلت فما كانت قصة على قال قتل غزاة حنين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم یعنے ہمارے اہل علم بھائیون مین سے ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ہم دمشق الشام مین جناب امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی نسبت بحث کیا کرتے تھے عوام الناس شامی ہماری گفتگو سنا کرتے تھے ایک روز ان مین سے ایک لانبی ڈاڑہی والا جو ان مین نہایت عقلمند سمجھا جاتا تھا ہم سے کہنے لگا کب تک تم علی اور معاویہ کے جھگڑے کو طول دوگے۔ مینے کہا تیری اس مین کیا رائے ہے۔ کہنے لگا تو کس کی نسبت پوچھتا ہے مینے کہا علی کی نسبت کہنے لگا وہی علی جو فاطمہ کے باپ تھے مینے کہا فاطمہ کون تھین کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ مینے کہا اچھا یہ تو بتا کہ علی کا قصہ کیا ہے وہ بولا غزوہ حنین مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جنگ کیا تھا) اس سواد اعظم کے خارق متصور نہین کیے جاتے کہ جسپر تمام افاضل صحابہ اور مہاجرین و انصار اہل حل وعقد کا اجماع ہو چکا تھا۔ پس وہ اہل سنت وجماعت کا گروہ جو امیر معاویہ کے خطا پر منکر کے قائل ہین کیونکر سواد اعظم کے خارق تصور کیے جا سکتے ہین +

جبکہ اہل صفین کے دامن پر صحابہ کرام واہل بیت عظام وانصار مدینہ کے سواد اعظم (کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک اجماع در اصل انہین کے اتفاق آراء سے مراد ہے) کی مخالفت سے کسی قسم کا دہبہ نہین لگتا پس اگر کوئی شخص بعض کتب مشہورہ کے برخلاف اہل صفین کی معذوری کو نہ تسلیم کرے اور بقول مولانا جامی علیہ الرحمۃ ـ "مخالفی کہ داشت با حیدر۔ در خلافت صحابی دیگر۔ حق دران جا بدست حیدر بود۔ جنگ با او خطای منکر بود۔" کا قائل ہو تو اوسکو کیون خارق اجماع کہا جا سکتا ہے۔

(ب) یہ بحث خطابیات کی قسم سے ہے جو برہانیات سے ساقط ہے ولائل اقناعیات پر اکتفا کر لینا اثبات محبت

سے عجز کی دلیل ہے صاف ہے مخالفین کی زبان طعن کشادہ ہوتی ہے اہل سنت وجماعت کی مخالفت کہہ سکتے ہین کہ جب ان لوگون نے ایسے دعوی بے دلیل اور امر خلاف بداہت پر اتفاق کر لیا ہے تو انکے دوسرے دلائل اور مقدمات مسلمہ بھی اسی قبیل سے ہونگے ٭

(ج) اگر اتباع سواد اعظم سے صرف اتباع کثرت افراد مراد ہے تو یہ بات ہرگز قابل تسلیم نہین ورنہ حنبلی المذہب جنکی جماعت بمقابلہ احناف کے نہایت قلت کے ساتھہ اسلامی دنیا مین آباد ہے ـ من شذ شذ فی النار کے مورد سمجھے جاتے ٭

سواد اعظم سے اجماع امت مراد ہے اس بحث مین چند علما کے اقوال نقل کرنے سے اجماع ثابت نہین ہوتا بلکہ اگر تلاش کیا جائے تو صحابہ کی جماعت سے کسی صاحب کا پتہ نہین ملتا کہ اس نے اہل صفین کی برات پر کسی قسم کا اشارہ بھی کیا ہو ـ بلکہ جناب امیرؑ کے ساتھہ سب صحابہ کرام کی شرکت اور اہل صفین کے مقاتلہ کرنے سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سب بزرگوار رضوان اللہ علیہم اجمعین خلیفہ وقت کے ساتھہ انکی مخالفت کو بغاوت اور اہل بغاوت کو عصیان سمجھتے تھے ـ اور انکے ساتھہ جنگ کرنا واجب جانتے تھے ٭

اسکے ماسوا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت نے انکو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمار تقتلک الفئة الباغیة یاد دلایا تھا جس سے وہ یقینا اہل صفین کو ـ خاطی ـ باغی ـ عاصی سمجھتے تھے ـ اور ان کو ایسا سمجھنے مین بہ بیعت امام وقت انہون نے اجماع کر لیا تھا ـ اور انکا اجماع تقتلک الفئة الباغیة سے منصوص تھا ٭

احادیث متعلق شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئة الباغیة (اخرجہ المسلم والترمذی والنسائی واحمد) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا ـ

(۲) عن ام سلمة قالت لما کان یوم الخندق وھو یعطیھم اللبن وقد اغبر شعرہ صدرہ قالت فواللہ ما نسیت وھو یقول اللھم ان الخیر خیر الآخرة فاغفر الانصار والمھاجرہ ٭ وقالت جاء عمار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تقتلک الفئة الباغیة (اخرجہ النسائی) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اینٹین اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور آپ کے سینہ اقدس کے بال مبارک غبار آلودہ ہو گئے تھے جناب ام سلمہ فرماتی ہین واللہ مجھے ابتک یاد ہے

آنحضرت فرماتے تہے بتحقیق نیکی تو آخرت ہی کی نیکی ہے اے پروردگار تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اتنے مین عمار آئے حضرتؐ نے ان سے فرمایا تجہے باغی گروہ قتل کریگا ◆

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل عمار وسالبہ فی النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمار کا قاتل اور انکو برا کہنے والا دوزخ مین ہوگا ◆

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال حدثنی من ھو خیر منی ابو قتادة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئة الباغیة (اخرجہ النسائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ مجہ سے اس نے بیان کیا ہے جو مجہ سے بہتر ہے یعنے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجہے باغی گروہ قتل کریگا۔

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا نعمر المسجد وکنا نحمل لبنة لبنة وعمار لبنتین لبنتین فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینفض التراب عن راس عمار وھو یقول یا عمار الا تحمل کما یحملون اصحابک قال انی ارید الاجر من اللہ قال فجعل ینفض التراب عنہ وھو یقول یا عمار تقتلک الفئة الباغیة (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تہے ہم ایک ایک اینٹ اٹہا رہے تہے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹین اٹہاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکہا آپ عمار کے سر سے مٹی جہاڑنے لگے اور فرمایا تم کیون اپنے دوستون کیطرح سے ایک ایک اینٹ نہین اٹہاتے عمار نے عرض کیا مین خدا سے اجرت چاہتا ہون حضرتؐ نے انکے سر سے مٹی جہاڑ کر فرمایا اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا ◆

(۶) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی ابن ابی طالب معہ یقتل عمار ابن یاسر (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتہہ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے ہمین ان لوگون کے ساتہہ لڑنیکے لیے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت مین فرمایا علی ابن ابیطالب کی معیت مین انکے ساتہہ عمار بن یاسر بہی قتل ہونگے ◆

(۷) عن حبة العرنی قال قلت لحذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہ حدثنا فانا نخاف الفتن فقال علیکم بالفئة التی فیھا ابن سمیة فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقتلہ الفئة الباغیة

اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حبہ بن عرنی ناقل ہین کہ سینے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہمین کچھ بتا دو کیونکہ ہم فتنون سے ڈرتے ہین وہ کہنے لگے تمکو لازم ہے کہ اس گروہ کے ساتھ رہو جسمین ابن سمیہ یعنے عمار بن یاسر ہین کیونکہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ✤

(۸) عن حبۃ العرنی قال شھد خزیمۃ فی الجمل وھو لا یسل سیفہ وشھد صفین وقال لا اسلی ابدا حتی یقتل عمار فانظر من یقتلہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال فلما قتل عمار قال خزیمۃ قد ظھرت لی الضلالۃ ثم اقترب فقاتل حتی قتل (اخرجہ الخوارزمی) حبۃ العرنی نقل کرتے ہین کہ خزیمہ رضی اللہ عنہ جمل مین حاضر ہوئے لیکن انہون نے نیام سے شمشیر نہ نکالی اور یہ صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین کبھی تلوار نیام سے باہر نہین نکالونگا جب تک کہ عمار شہید نہ ہوجائین پھر مین دیکھونگا کہ کون انکو شہید کرتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انکو باغیوں کا گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ کہنے لگے اب مجھے گمراہی ظاہر ہوگئی ہے پھر بڑھکر لڑے اور شہید ہوگئے ✤ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۹) عن محمد بن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت قال شھد خزیمۃ الجمل وھو لا یسل سیفا وشھد صفین ولم یقاتل وقال لا اقاتل حتی یقتل عمار فانظر من یقتلہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقتلہ الفئۃ الباغیۃ فلما قتل عمار قال خزیمۃ قد ظھرت لی الضلالۃ ثم تقدم فقاتل حتی قتل (اخرجہ ابن الاثیر فی اسد الغابۃ واحمد) عمار بن خزیمہ بن ثابت الانصاری سے منقول ہے کہ خزیمہ جمل مین حاضر تھے لیکن انہون نے اپنی تلوار نہ نکالی اور پھر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین نہین لڑونگا جب تک کہ عمار شہید نہ ہوجائین مین دیکھ رہا ہون کہ انکو کون شہید کرتا ہے کیونکہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اب گمراہی کا مجھپر اظہار ہوگیا ہے پھر خزیمہ بڑھے اور لڑائی کی اور قتل ہوگئے ✤

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ستقاتلک الفئۃ الباغیۃ وانت علی الحق فمن لم ینصرک یومئذ فلیس منی (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی عنقریب تو باغیون کے گروہ سے لڑیگا اور تو حق پر ہوگا جو تیری مدد نہین کریگا وہ مجھ سے نہین ہے ✤

(۱۱) عن ابی عبد الرحمن قال شھدنا صفین مع علی فرأیت عمار بن یاسر لا یاخذ فی ناحیۃ ولا واد من اودیۃ صفین الا رأیت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبعونہ کانہ علم لھم (اخرجہ ابن الاثیر

فی اسد الغابۃ) ابو عبد الرحمن ناقل ہین کہ مین صفین مین حاضر تہا مینے دیکہا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ صفین کے کسی میدان کیطرف نہین جاتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے ساتہہ ساتہہ نہین ہوتے تہے گویا کہ وہ انکے لیے بمنزلہ ایک نشان کے تہے ◆

(۱۲) عن ابی البختری قال قال عمار بن یاسر یوم صفین ائتونی فاتی بشربۃ لبن فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ قال آخر شربۃ تشربہا من الدنیا شربۃ لبن فشربہا وقال ابو عبد الرحمن قال عمار الیوم القی الاحبۃ محمد وحزبہ وقال لما قتل ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم (اسد الغابہ) ابو البختری سے منقول ہے کہ صفین کے روز عمار بن یاسر کہنے لگے مجھے کچہ پلاؤ پس انکے پاس پانی ملاہوا دودہ لایا گیا عمار کہنے لگے بتحقیق جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا آخری شربت جو تو دنیا سے پیے گا دودہ ہوگا پس عمار نے پی لیا - اور ابو عبد الرحمن ناقل ہے کہ ہوقت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا آج عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے اور جب وہ شہید ہونے کو تہے کہنے لگے مجہے میرے کپڑون ہی مین دفن کرنا تاکہ قیامت مین مین انہین کپڑون مین جہگڑونگا

تنبیہ - قال ابن الاثیر وکان عمرہ یومئذ اربعا وتسعین سنۃ وقیل ثلاث وتسعون وقیل احدی وتسعون - ابن الاثیر اسد الغابہ مین لکہتے ہین کہ ان کی عمر اس روز چورانوین برس کی تہی اور بعض کہتے ہین ترانوین برس کی تہی اور بعض کہتے ہین اکانوین برس کی تہی ◆

وقد اختلف فی قاتلہ فقیل قتلہ ابو الغادیۃ المزنی وقیل الجہنی طعنہ فسقط فلما وقع رکب علیہ آخر فاحتز رأسہ فاقبلا یختصمان کل واحد منہما یقول انا قتلتہ فقال عمرو بن العاص واللہ ان یختصمان الا فی النار - واللہ لوددت انی مت قبل ہذا الیوم بعشرین سنۃ (اسد الغابہ) اور انکے قاتل مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ ابو الغادیہ المزنی نے قتل کیا تہا اور بعض کہتے ہین کہ جہنی نے انکو نیزہ مارا تہا جس سے وہ گر گئے تو دوسرے ایک شخص نے انپر چڑہکر انکا سر کاٹ لیا پس وہ دونو جہگڑتے ہوئے آئے ہر ایک ان مین سے یہی دعوی کرتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عمرو بن عاص کہنے لگا واللہ یہ دونون نہین جہگڑتے مگر دوزخ مین گرینگے لیے واللہ مین اگر بیس برس اس سے پہلے مرجاتا اچہا سمجہتا تہا

(۱۳) عن عبد اللہ بن الحارث قال انی لسائر مع عبد اللہ بن عمرو بن العاص ومعاویۃ فقال عبد اللہ بن عمرو سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال عمرو یا معاویۃ اتسمع ما یقول ہذا فحدث بہ فقال نحن قتلناہ انما قتلہ من جاء بہ (اخرجہ احمد والنسائی) عبد اللہ بن الحارث کہتا ہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے ساتہہ سفر مین تہا عبد اللہ نے کہا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمار کی نسبت فرماتے ہوئے سنا تہا کہ اسکو باغیون کا گروہ قتل کریگا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ نے اسے اپنی طرف کہینچکر کہا ہمنے قتل کیا ہے اس نے قتل کیا ہے جو انے اپنے ساتہہ لایا تہا ◆

۱۴) عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال لابیه حاین قتل عمار وقد قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما قال قال عمرو لمعاویة اما تسمع ما یقول عبد الله فقال انا قتله من جاء به وتسمعه اهل الشام فقالوا انما قتله من جاء به فبلغت علیا فقال یکون النبی صلی الله علیہ وسلم قاتل حمزة لانه جاء به (اخرجه الخوارزمی) عبد الله بن عمرو بن العاص اپنے باپ سے کہنے لگا جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔ جو کچھ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا فرمایا ہے عمرو بن العاص معاویہ سے کہنے لگا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ کہنے لگا کیا ہم نے عمار کو مارا ہے اس شخص نے مارا جو اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ یہ بات شامیوں نے سنی وہ بھی یہی کہنے لگ گئے کہ عمار کو اس نے قتل کیا جو اسے اپنے ساتھ لایا تھا جبکہ جناب امیر نے یہ بات سنی فرمایا پس حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے کیونکہ حضرت ہی انکو لڑائی کے لیے لیگئے تھے۔

۱۵) عن علقمة والاسود قال اتینا ابا ایوب الانصاری رضی الله عنه عند منصرفه عن صفین فقلنا یا ابا ایوب ان الله اکرمک بنزول محمد صلی الله علیہ وسلم و بمجیئ ناقته تفضلا من الله واکراما لک حتی اناخت علی بابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی الناکثین والقاسطین والمارقین فاما الناکثون فقد قاتلناهم اهل الجمل والقاسطون فهذا منصرفنا من عندهم والمارقون فهم اهل الطرقات والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لا بد من قتالهم انشاء الله قال وکان فی بیتی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ولیس فی البیت غیر رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعلی جالس عن یمینه وانا عن یساره وانس قائم بین یدیه اذ تحرک الباب فقال صلی الله علیہ وسلم انظر یا انس من فی الباب فخرج انس فقال هذا عمار بن یاسر فقال افتح لعمار الطیب المطیب ففتح انس ودخل عمار فسلم علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرحب به رسول الله صلی الله علیہ وسلم وقال انه سیکون من بعدی فتنة فی امتی حتی یختلف السیف فیما بینهم وحتی یقتل بعضهم بعضا فاذا رأیت یا عمار ذلک فعلیک بهذا الاصلع وان سلک الناس کلهم وادیا فاسلک وادی علی ان علیا لا یردک عن هدی ولا یدلک علی ردی یا عمار طاعة علی طاعتی وطاعتی طاعة الله یا عمار من تقلد سیفا اعان به علیا علی عدوه قلده الله تعالی یوم القیمة وشاحین من در ومن تقلد سیفا اعان به عدو علی قلده الله یوم القیامة وشاحین من نار (اخرجه الحمد وابن عساکر وزاد الخوارزمی یا عمار تقتلک الفئة الباغیة وانت علی الحق والحق معک) علقمہ اور اسود کہتے ہیں جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہم نے ان سے کہا اے ابو ایوب بیشک آپکے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے

سے پروردگار نے آپ پر بڑا کرم کیا اور دوسرون کے گھر کے آنحضرت کی اونٹنی آپکے دروازہ پر بیٹھ گئی یہ خدا کا خاص فضل تھا آپکے لیے۔ اب آپ کلمہ کہنے والون کو قتل کے لیے کندھے پر تلوار رکھکر آئے ہین۔ ابوایوبؓ کہنے لگے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیعت جناب امیرؑ ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فرمایا تھا پس ناکثین اصحاب جمل ہین۔ اور قاسطین یہ ہماری واپسی انکے پاس ہوی ہے اور مارقین اہل طرفا اور نخیل اور اہل نہروان ہین واللہ نہین معلوم کہ اسوقت وہ کہان ہین۔ لیکن انشاءاللہ انکے ساتھ بھی جنگ کرنا ضروری ہے۔ پھر ابوایوب کہنے لگے کہ میرے گھر مین حضرت رونق افروز تھے اور علیؑ داہنے طرف بیٹھے ہوئے تھے اور مین بائین طرف تھا۔ انس سامنے کھڑے تھے ناگہان دروازہ ہلا حضرتؐ نے فرمایا اے انس دیکھ دروازہ پر کون ہے انس باہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمار بن یاسر ہین حضرتؐ نے فرمایا عمار پاک اور پاکیزہ کرنے والے کے لیے دروازہ کھولدے۔ عمار نے حاضر ہوکر حضرت سے سلام عرض کیا حضرتؐ نے جواب سلام اور مرحبا کہکر فرمایا اے عمار عنقریب میری امت مین فتنہ ہوگا یہانتک کہ لوگون مین تلوار چل جائے گی اور ایک دوسرے کو قتل کریگا اے عمار جب تو لوگون کو دیکھے کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہین تجھے لازم ہے کہ اس اصلع یعنے جناب امیرؑ کا ساتھ اختیار کرے۔ علی تجھے ہدایت سے نہین پھیریگا۔ اور برائی کی طرف رہنمائی نہین کریگا۔ اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اے عمار اگر کوئی شمشیر اسلیے حمائل کرے کہ اس سے علی کی اعانت کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اسے موتیون کی حمائل پہنائیگا اور اگر کوئی اسلیے شمشیر حمائل کرے کہ اس سے علی کے دشمنون کی مدد کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی آگ کی حمائل اسکی گردن مین ڈالیگا۔ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مین یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا اور تو حق کے ساتھ اور حق تیرے ساتھ ہوگا

(۱۶) عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ (اسد الغابہ) عبداللہ بن حبیب کہتا ہے کہ مجھسے میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا کہنے لگے مجھے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین مگر یہ کہ مین باغی گروہ کے ساتھ نہین لڑا۔

(۱۷) عن الاسود بن مسعود بن حنظلۃ بن خویلد قال کنت عند معاویۃ فاتاہ رجلان یختصمان فی راس عمار فیقول کل واحد منہما انا قتلتہ فقال عبداللہ بن عمر لیطب احدکما نفسا لصاحبہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) مسعود بن مسعود بن حنظلہ بن خویلد ناقل ہے کہ مین معاویہ کے پاس موجود تھا کہ دو شخص عمار کے سر کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک

ان مین یہی کہتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عبد اللہ بن عمرو کہنے لگا تم دونون مین ہر ایک کو خوش ہونا چاہیے دوسرے دوست کی ذلت پر کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ عمار کو فرما رہے تہے کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا ÷

قال الامام ابو المعالی فی کتاب الارشاد حدیث تقتلک الفئۃ الباغیۃ ہو من اثبت الاخبار امام ابو المعالی کتاب ارشاد مین لکہتے ہین کہ حدیث تقتلک الفئۃ الباغیۃ نہایت ثابت شدہ احادیث مین سے ہے ÷

قال العلامۃ بن عبد البر فی الاستیعاب وتواترت الاخبار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ وہذا اخبار منہ بالغیب واعلام نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم وہو من اصح الاحادیث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین لکہتے ہین متواتر حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے عمار کو باغیون کی گروہ قتل کریگا۔ اور یہ حضرت کی پیشگوئیون مین سے ایک پیشگوئی ہے اور نہایت صحیح احادیث مین سے ہے (تنبیہ) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل لذیل تاویل کی ہے اسپر ہنسی آتی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اسکا خیال تک بہی نہین تہا۔

ابن طلحۃ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین قیل معاویۃ کان من کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان خال المؤمنین فکیف یحکم علیہ وعلی من معہ بکونہم بقتال علی بغاۃ فی فعلہم جائرین عن سنن الصواب بقصدہم قاصدین بما ارتکبوا من فعلہم الجبان فی زمرۃ الخارجین عن طاعۃ ربہم قلت لم احکم علیہم بصفۃ البغی ولوازمہا وضعا وافتراء واختراعا بل حکمت بہا نقلا واتباعا فانہ روی الائمۃ الاعیان من المحدثین فی مسانیدہم الصحاح احادیث متعددۃ ترفع کل واحد منہم حدیثہ بسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار بن یاسر تقتلک الفئۃ الباغیۃ وہذہ الاحادیث لا خلل فی اسنادہا ولا اضطراب فی متونہا فثبت بہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف الفئۃ القاتلۃ عمارا بکونہا باغیۃ وصفۃ البغی لا ینفک عنہا وہی لازمہا۔ والبغی عبارۃ عن الظلم وقصد الفساد فکل من کان باغیا کان ظالما جائرا وکان قاسطا خارجا عن طاعۃ ربہ فتکون الفئۃ القاتلۃ عمارا متصفۃ بہذہ الصفات بخبر الصادق المصدوق (انتہی کلامہ)

خلاصہ کلام فاضل یہ ہے کہ اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امیر معاویہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور مسلمانون کے مامون تہے تم انپر اور انکے متبعین پر علی علیہ السلام کے ساتہہ جنگ کرنے مین کسطرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہو کہ وہ اپنے فعل مین راہ صواب سے بہٹکے ہوئے اور قصد البغاوت کے مرتکب اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالون کے گروہ مین داخل ہونیوالے تہے۔ مین کہتا ہون کہ مینے انپر بغاوت کی وصف

اور اسکے لوازمات کا حکم بغاوت اور جہوٹ اور اپنی طرف سے گہڑ کر نہیں بلکہ مینے یہ حکم بوجہ نقل اور اتباع کے کیا ہے جسکو محدثین مین سے مشہور ائمہ نے اپنی صحیح سندون مین متعدد محدثون کے ذریعہ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنی حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ عمار سے فرمایا تہا تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ ایسی حدیثین ہین کہ جنکی اسناد مین کسی قسم کا خلل واقع نہین ہے۔ اور ان احادیث کے متون مین بہی کسی قسم کا اضطراب نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت نے عمار رضی اللہ عنہ کے قاتلون کے گروہ کا وصف باغی ہونیکے ساتھ قرار دیا ہے۔ اور بغی کا وصف اس گروہ سے علیحدہ نہین ہوسکتا۔ اس گروہ کے لیے یہ وصف لازم ہے۔ اور بغاوت کے معنے ظلم اور کثرت فساد کے ہین پس جو شخص کہ باغی ہے وہ ظالم اور جائر اور عدل سے تجاوز کرنے والا ہے اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنیوالون کا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان صفات کے ساتھ متصف ٹہرا ✦

بعض علما کا قول ہے کہ اہل صفین مین سے جو اشخاص کہ وصف صحابیت رکہتے تہے انکے ان افعال سے اغماض بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پر تہے لیکن اس فعل مین متاول تہے۔ یعنے انکو اپنے بطلان کا علم نہین تہا۔ ورنہ وہ ہرگز ایسا ارتکاب نکرتے چنانچہ علامہ نووی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین وکان علی علی الحق ومعاویۃ علی الباطل الا انہ کان متاولا ای غیر عالما ببطلانہ فیما یفعل یعنے جناب امیر حق پر تہے اور امیر معاویہ باطل پر تہا مگر اپنے فعل مین تاویل کرنے والا تہا یعنے اسکو اپنے بطلان کا علم نہین تہا۔

لیکن یہ بات ہرگز سمجہ مین نہین آتی کہ جب جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ انکی شہادت ہماری گروہ کے ہاتہون سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکے قاتلون کی نسبت حضرت نے فئہ باغیہ کا حکم لگایا ہے جسکا خود انکو بہی علم حاصل ہوگیا تہا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ پہر کونسی ایسی تاویل تہی جو ان کو اس جنگ پر مجبور کر رہی تہی ✦

اب اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شاید انکو جناب عمار کی شہادت کی خبر نہ ملی ہو یا اسکے متعلق جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین انسے انکو علم نہ حاصل ہوا ہو ✦

لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے انکو ان احادیث کا بخوبی علم تہا۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمہما اللہ کی حدیثون سے واضح ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے انکو اس حدیث سے مطلع کردیا تہا ✦

یہ امر بہی ظاہر ہے کہ جس فعل سے اغماض کیا جاتا ہے وہ ہرگز عمل خیر نہین ہوسکتا کہ جس کا عامل خدا سے اجر پاسکتا ہو بعض علما اس محاربت اور مخالفت کو حرام جانتے رہے ہین شرح مواقف مین میر سید شریف علیہ الرحمۃ لکہتے ہین والذی علیہ الجمہور من الامۃ ہو ان المخطی قتلۃ عثمان ومحاربو علی لانہما اماما ن فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا

الا ان بعضہم کالقاضی ابی بکر ذہب الی ان ہذہ التخطیۃ لا یبلغ حد الفسق ومنہم من ذہب الی التفسیق کالشیعۃ وکثیر من اصحابنا یعنے جمہور امت اس بات پر متفق ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنیوالے خطاکار تھے۔ کیونکہ وہ دونون امام تھے۔ اور ان سے مخالفت کرنا اور لڑنا قطعی حرام تھا مگر بعض شخص مثل قاضی ابوبکر کی اس طرف گئی ہین کہ یہ خطا فسق کی حد تک نہین پہونچتا اور بعض جیسے کہ شیعہ اور ہم اہل سنت وجماعت مین سے بہت سے آدمی اسکے فسق ہونیکے بہی قائل ہین +

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین جناب امیر سے جنگ کرنیوالون نے آخرکار اپنی خطا سے رجوع کیا تہا +

بعض کہتے ہین کہ انکے خطا کی تاویل کرنا چاہیے +

بعض علما انکو اس اجتہاد مین معذور بلکہ عند اللہ ماجور سمجہتے رہے ہین +

پس ایسی صورت مین یہ کہنا کہ امیر معاویہ کے خطا فی الاجتہاد پر اجماع ہوچکا ہے اور انکے خطای منکر کے قائل ہونیوالے کو خارق اجماع قرار دینا نفس الامر کے بالکل خلاف ہے۔ جو لوگ کہ خطا فی الاجتہاد کے قائل ہوئے ہین انکی کثرت صرف اسوجہ سے نظر آتی ہے کہ انکو مذکورۃ الصدر اوہام مین سے کوئی نہ کوئی وہم لاحق ہوا ہے جسکی وجہ سے انکو یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے۔

دوسرے لوگون نے انکے اقوال کو اسوجہ سے رد نہین کیا کہ اول تو کوئی غرض دینی اس بحث کے متعلق نہین تہی جس مین انکو کد کرنا ضروری معلوم ہوتا۔ دوم اس رد وقدح مین بعض لوگون کے عیوب ظاہر کرنے پڑتے تہے جنپر کہ صحابیت کے لفظ کا اطلاق ہوتا تہا اسلیے ان لوگون نے خاموش رہنے کو بحث کرنے پر اختیار کیا۔ انکے بعد انکے اخلاف بغیر اسکے کہ اپنے اسلاف کے مرکوز خاطر کو سمجہتے اسی لکیر کو پیٹتے رہے۔ اسکے سوا ہم لوگون کی کتب بینی اس قدر وسیع نہین اور نہ متقدمین کی کل کتابین ہمکو دستیاب ہو سکتے ہین کہ طبقہ اولی سے علماے متاخرین تک کے اقوال اس بحث کے متعلق ہماری نگاہون سے گذرے ہون پس کس طرح سے بالجزم یہ کہا جاسکتا ہے کہ کثرت آرا امیر معاویہؓ کے خطا فی الاجتہاد کیطرف ہے +

معہذا اگر تلاش کیا جاے تو اکثر ایسے محدثین بہی نکلینگے جنکی راے خطا فی الاجتہاد ہی کی طرف رجحان رکہتی ہے۔ چنانچہ حافظ محمد بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ مین لکہتے ہین ؎

قال النواصب قد اخطأ معاویۃ　　فی الاجتہاد واخطأ فیہ صاحبہ
والعفو فی ذالک مرجو لفاعلہ　　وفی اعالی جنان الخلد راکبہ
قلنا کذبتم فلم قال النبی لنا　　فی النار قاتل عمار وسالبہ

واما دعوی الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم اشقی الاخرین مجتہد فی قتلہ لعلی کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ واذا کان من ارتکب ہواہ وفق

بالملا یروجہ بہما یراہ اجتہاد المدیق فی الدنیا مبطل ادلا بات احل منکرا الا وقد اہب لہ عذرا
ناصبی گروہ کے لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ انکو دوست سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے جسکو فاعل کے لیے خدا کی عفو کی امید کیجا سکتی ہے اور وہ جنت خلد
کے درجات عالی میں ہوگا ہم کہتے ہیں تم لوگ جھوٹ بکتے ہو اگر تمہارا قول سچ ہے تو پہر حضرت نے سچ کیوں فرمایا تہا کہ عمار کا قاتل اور انکی مقتول ہونیکے
بعد اسکے ہتیار لینیوالا جہنم میں ہوگا امیر معاویہ کے لیے انکی جنگ کے بارے میں اجتہاد کا دعوی کرنا ایسا ہے جیسا کہ ابن حزم باوجود اسقدر علم و فضل
کے ابن ملجم شقی الآخرین کو جناب امیر کے قتل میں مجتہد قرار دیتا ہے چنانچہ ابن حجر نے تلخیص میں ابن حزم سے اسکو نقل کیا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے
ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہوکر بنیان مکنا شروع کرے تو جسکو چاہے اجتہاد کہدے ایسی ایسی تاویلات سے دنیا میں
کوئی امر باطل نہیں رہیگا جسکے لیے عذر نہ گہڑ لیا جائے ۔

قال عمر بن مظفر الوردی فی تتمۃ المختصر فی اخبار البشر فیہا ای فی سنۃ سبع وسبعین ومائۃ توفی
بالکوفۃ ابو عبد اللہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک تولی القضا ایام المہدی ثم عزلہ الہادی وکان
عالما عادلا کثیر الصواب حاضر الجواب ذکر عندہ معاویۃ بالحلم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وقاتل
علیا عمرو بن مظفر الوردی کتاب تتمۃ المختصر فی اخبار البشر میں لکہتا ہے کہ قاضی شریک کا ۱۷۷ھ میں انتقال ہوا ہے وہ مہدی بادشاہ کی خلافت
کے زمانہ میں قاضی بغداد تہے نہایت ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تہے کسی شخص نے انکے پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ بڑے ہی
حلیم تہے وہ کہنے لگے جو شخص کہ حق سے نادان بنجائے اور حضرت علیہ السلام سے جنگ کرے وہ ہرگز حلیم نہیں
ہوسکتا ۔

امیر معاویہ کو ہم بہی صحابی اور خال مومنین جانتے ہیں ۔ خدا ان پر رحم کرے ۔ انکے بعض افعال سے دل لرزتا ہے
لیکن بلحاظ شریعت کچہ نہیں کہا جاسکتا ۔ صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ ان سے خطائے منکر سرزد ہوئی ہے ۔
اس کے سوا ان سے بعض امور ایسے سرزد ہوئے ہیں کہ جنکے بیان کرنے سے دل کانپ اٹہتا ہے مثلا
جناب امام حسن علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دلوانا جسکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے
استیعاب میں اور مسعودی نے مروج الذہب میں لکہا ہے قال قتادۃ سم الحسن بن علی سمتہ امرأتہ الجعدہ
بنت الاشعث وقالت طائفۃ کان ذلک بتدسیس معاویۃ یعنی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی
علیہ وعلی جدہ السلام کو انکی زوجہ جعدہ بنت الاشعث نے زہر دیا اور ایک طائفہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا معاویہ
کی لاگ سے تہا ۔

علی ہذا حجر بن عدی جیسے مستجاب الدعوات صحابی کو جنکی نسبت علامہ ابن عبد البر استیعاب میں لکھتے ہیں
قال احمد قلت لیحیی بن سلیمان ابلغک ان حجرا کان مستجاب الدعوۃ قال نعم وکان من افاضل اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احمد کہتے ہیں کہ میں نے یحیی سے پوچہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حجر مستجاب الدعوۃ

تھے وہ کہنے لگے ہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مین سے تھے یکبارہ بھوک سے اور پیاس سے مروانا چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی سعید المقبری ان معاویۃ حین حج قدم علی عائشۃ فاستاذن علیہا فاذنت لہ فلما قعد قالت لہ یا معاویۃ امامخشیت اللہ فی قتل حجر ابن عدی واصحابہ یعنے سعید بن مقبری سے روایت ہے کہ معاویہ نے جبکہ حج کیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا اور ان سے اذن طلب کیا جناب ام المومنین نے اذن عطا فرمایا جب وہ بیٹھ گیا فرمانے لگین اے معاویہ تجھے حجر بن عدی اور اسکے دوستون کے قتل کرنے مین خدا کا خوف نہ آیا *

انکے سوا انکے بعض محدثات ایسے ہین کہ جنکے سننے سے دل سخت بیقرار ہوتا ہے چنانچہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کو توڑنا جسکی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن سعید بن دینار قال قال معاویۃ انی رأیت منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعصاہ لا یترکان بالمدینۃ وہم قتلۃ عثمان واعداؤہ فلما قدم طلب العصا وہی عند سعد القرظ فجاءہ ابوہریرۃ وجابر بن عبداللہ فقالا انا نذکرک اللہ عزوجل ان تفعل ہذا فان ہذا لا یصلح تخرج منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من موضعہ وتخرج عصاہ الی الشام فانقل المسجد فاقصر وزاد فیہ ست درجات فہو الیوم ثمانی درجات فاعتذر للناس مما صنع یعنے سعید بن دینار ناقل ہے کہ امیر معاویہ نے کہا مین مناسب سمجھتا ہون کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کو مدینہ مین نہین رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور دشمن ہین جب عصا کو کہ سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ کے گھر مین تھا منگوایا ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہنے لگے ہم تجھے خدا کی قسم دیتے ہین کہ اس امر کو مت کر۔ کیونکہ جس مقام پر حضرت نے اپنے منبر مبارک کو نصب فرمایا ہے اس مقام سے ہٹانا اور آپکے عصا مبارک کا شام مین لیجانا اچھا نہین ہے۔ لیکن معاویہ نے منبر کو توڑ کر اسکے چھ درجے اور بڑھا دیے اب وہ آجکل آٹھ سیڑھی ہو نکا ہے۔ پھر لوگون کے پاس اپنے امر ناکارہ کا عذر پیش کیا *

اسی طرح سے لوگون کا خصی کرانا بھی انہین کے محدثات مین سے ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین وفی الاوائل للعسکری قال معاویۃ اول من اتخذ الخصیان لخاص خدمتہ یعنی عسکری کتاب الاوائل مین لکھتے ہین کہ پہلے اسلام مین جس نے کہ آلت کٹی خصی خواجہ سرا اپنی خدمت خاص کے لیے مقرر کیے وہ امیر معاویہ ہین *

علی ہذا برخلاف سیرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کسری وقیصر کی سنت پر برخلاف عہدنامہ جناب امام حسن

علیہ السلام اپنے ناخلف یزید پلید کو ولی عہد بنانا اور اسکے لیے بیعت لینا بھی انہین کے محدثات سے ہے ۔

اخرجہ البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لہ من طریق ان مروان خطب بالمدینۃ وھو علی الحجاز من قبل معاویۃ فقال ان امیر المؤمنین قد رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبدالرحمن بن ابی بکر فقال سنۃ کسری وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعل فی اولادھما ولا فی احد من اھل بیتھما امام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر مین روایت کرتے ہین اور لفظ انہی کے طریق کے مروی ہین کہ مروان نے مدینہ مین خطبہ پڑہا وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے حجاز کا عامل تہا کہنے لگا امیر معاویہ نے مناسب سمجہا ہے کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد تمہارا خلیفہ بنائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہین بلکہ قیصر وکسری کی سنت پر کیونکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی ولاد یا اپنے اہلبیت مین سے نہین بنایا اگرچہ کوئی کیسا ہی نیک کیون نہ ہو ۔ لیکن امیر معاویہ کا یزید کو اپنے بعد مین خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تہا کیونکہ انہون نے بہی اپنے بعد خلیفہ بنایا تہا

البتہ استخلاف فی نفسہ برا نہین مگر معاویہ حسب عہدنامہ یزید کو اپنے بعد مین خلیفہ بنانیکے مجاز نہین تہے کیونکہ عہدنامہ مین ایک شرط یہہ بہی تہی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت پہر خاندان نبوت کی طرف عود کرے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہتے ہین وذکر محمد بن قدامۃ فی کتاب الخوارج بسند قوی الی ابی بصرۃ انہ سمع الحسن بن علی یقول فی خطبتہ عند معاویۃ انی اشترطت علی معاویۃ لنفسی الخلافۃ واخرج ابن ابی خیثمۃ من طریق عبداللہ بن شوذب قال لما قتل علی سار الحسن بن علی فی اھل العراق ومعاویۃ فی اھل الشام فالتقوا فکرہ الحسن القتال وبایع معاویۃ علی ان یجعل العھد للحسن من بعدہ محمد بن قدامہ کتاب الخوارج مین سند قوی کے ساتہہ ابی بصرہ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے جناب امام حسن علیہ السلام کو امیر معاویہ کے پاس خطبہ مین فرماتے ہوئے سنا تہا کہ ہمنے معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے شرط لے لی ہے ۔ اور ابن ابی خیثمہ عبداللہ بن شوذب کے طریق سے ناقل ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوگئے ۔ امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتہہ اور امیر معاویہ شامیون کے ساتہہ روانہ ہوئے اور جب دونون لشکر باہم اکٹہے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا نامناسب سمجہا معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے عہد لیکر بیعت کرلی ۔

معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے اسی عہد کے خوف کی وجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا تہا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد زندہ رہے تو حسب عہدنامہ خلیفہ بنجائینگے اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم رہجائیگا نماز عید کے پہلے خطبہ برخلاف سنت نبوی پڑہنا بہی انہین کے محدثات سے ہے قال الزھری اول من

احدث الخطبۃ قبل الصلوٰۃ فی العید معاویہ یعنے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ امیر معاویہ نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہنا نکالا ہے ✦

علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھتے ہین قالوا انہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحتہ وقال الزبیر ہو من اتخذ دیوان الخاتم و امر بھدایا النیروز و المہرجان واول من قتل صبرا و حملا واول من اتخذ الخصیان فی الاسلام واول من بلغ درجات المنبر خمسۃ عشر مرقاۃ خلاصہ تقریر علامہ یہ ہے کہ امیر معاویہ وہ شخص ہین جنہون نے سب سے اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچہے مقرر کیا۔ اسمی صحت مین۔ اور زبیر کہتے ہین کہ اول دفتر پر مہر لگانا بہی انہی کی ایجاد ہے۔ اور سب سے اول اسلام مین نوروز اور مہرگان اعیاد مجوس کے لیے تحائف لینا اور دینا بہی انہی سے ہوا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی نے سب سے پہلے آدمی کو بہوکا پیاسا رکہکر مارا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی وہ شخص ہین جنہون نے سب سے پہلے اسلام مین لوگون کو اپنی خدمت کے لیے خصی کرایا ہے۔ اور انہون نے ہی منبر کی پندرہ سیڑہیان زیادہ بڑہائی ہین

اب ہم پوچہتے ہین کیا یہ سب امور محدثات جو انکی اولیات کے نام سے مشہور و معروف ہین خطائے الاجتہاد تہے اور اگر خطا فی الاجتہاد تہی تو کل محدث ضلالہ و شر الامور محدثاتہا پہر کون سے امور ہو سکتے ہین ✦

جناب امیر علیہ السلام کا خوارج سے جنگ کرنا

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انک مبتلی بالخوارج وانت اول من یقاتلھم فلا تتبعن مدبرا ولا تجھزن علے جریح (اخرجہ البغوی والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تو خوارج سے آزمایا جائیگا۔ اور تو سب سے اول ان سے لڑیگا۔ پس بہاگتے کا پیچہا نہ کریو اور زخمی کو نہ ماریو ✦

(۲) عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یقسم قسما اتاہ ذوالخویصرہ فقال یا رسول اللہ اعدل قال ویحک ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر یا رسول اللہ ائذن لی حتی اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ حتی ان احدکم ینظر الی نصلہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی رصافہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی نضیہ فلا یجد فیہ شیئا ثم ینظر الی قذذہ فلا یجد شیئا قد سبق الفرث والدم یخرجون

علی خیر فرقۃ من الناس آیتہم رجل مخدج ازجم احدی ثدیہ مثل ثدی المرأۃ او کالبضعۃ تدردر قال
ابو سعید اشہد انی سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد انی کنت مع علی بن ابی طالب حین
قاتلہم فارسل الی القتلی فاتی بہ علی نعت الذی نعت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الحدیث
طرق کثیرۃ اخرجہ الشیخان وغیرھما ابو داؤد الطیالسی والنسائی واحمد وابویعلی والحاکم و
الخطیب وقد رواہ غیر ابی سعید جماعۃ من الصحابۃ مثل علی وعمر وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن مسعود
وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن الخباب بن الارت وعقبہ بن عامر وسعد وعمار بن یاسر رضی
اللہ عنہم فالروایۃ الاولی اخرجہ احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر والثانیۃ اخرجہ
ابونصر السنجری صاحب الابانہ والخطیب وابن عساکر والثالثۃ اخرجہ احمد والطبرانی والرابعۃ اخرجہ
الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والخامسۃ اخرجہ ابو داؤد الطیالسی والسادسۃ اخرجہ احمد
والطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ والسابعۃ اخرجہ الطبرانی والثامنۃ اخرجہ احمد وابن جریر
والطبرانی والتاسعۃ اخرجہ البخاری والعاشرۃ والحادیۃ عشر اخرجہما الطبرانی والثانیۃ عشر
اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والطبرانی والحاکم والثالثۃ عشر اخرجہ ابن جریر والرابعۃ
عشر اخرجہ الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی فی الکبیر والخامسۃ عشر اعنی روایۃ سعد و
عمار معا اخرجہ الطبرانی (ترجمہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ ذو
الخویصرہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کیجیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تجھ پر بلا کی ہو اگر میں عدل نہیں کرونگا تو پھر
کون کریگا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے اسکی گردن مارنے کی اجازت ہو۔ فرمایا چھوڑ دو
اسکے ساتھی ایسے ہیں تمہاری نماز تمکو انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزوں کے مقابل حقیر معلوم
ہونگے وہ قرآن پڑہیں گے لیکن انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے بھاگیں گے جس
طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ یہانتک کہ دیکھے تم میں کوئی اپنے پیکان کی طرف۔ پس کوئی چیز
اس میں نہیں پائیگا۔ پس نگاہ کریگا اسکے سوفار کی طرف پس نہیں پائیگا اس میں کوئی شے پھر
نگاہ کریگا اسکے پروں کیطرف پس نہ پائیگا اسمیں کوئی چیز۔ گذرا ہے وہ تیر سرگین اور خون میں۔ وہ ایک
بہترین گروہ پر خروج کرینگے انکی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک مخدج یعنے ناقص الخلقت سیاہ چشم آدمی ہوگا
ایک دودہ اسکا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرتا ہوا ہوگا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے

سنی ہے اور اسکی بہی گواہی دیتا ہون کہ مین علی بن ابیطالب کے ساتہہ تہا جب کہ وہ اس گروہ کے ساتہہ جنگ کر رہے تہے جناب امیر نے لوگون کو مقتولون کیطرف بہیجا اور وہ لوگ مخدج کو اٹہا لائے۔ جو نشانیان کہ حضرت نے بیان فرمائی تہین وہ سب اسمین موجود تہین ۔ اس حدیث کو شیخین اور شیخین کے سوا ابو داؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل۔ اور ابو یعلی اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اللہ نے تہوڑے سے اختلاف کے ساتہہ روایت کیا ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علی و عمر اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور عبد بن الخباب بن الارت اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور سعد اور عمار بن یاسر نے بہی روایت کیا ہے ۔

پس ان روایات مین سے پہلی روایت وہ ہے کہ جسکو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے ۔

دوسری روایت وہ ہے جسکو ابو نصر سنجری مصنف کتاب ابانہ اور خطیب بغداد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے ۔

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے

اور چوتہی روایت کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین لکہا ہے ۔

اور پانچوین کو ابو داؤد الطیالسی نے درج کیا ہے

اور چہٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین مذکور کیا ہے ۔

اور ساتوین کو طبرانی نے لکہا ہے۔

اور اٹہوین کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے

اور نوین کو امام بخاری نے لکہا ہے

اور دسوین اور گیارہوین } کو طبرانی نے روایت کیا ہے

بارہوین کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین ذکر کیا ہے

تیرہوین کو ابن جریر نے تاریخ الرسل و الملوک مین درج کیا ہے

چودہوین کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین۔ اور طبرانی نے معجم کبیر مین مذکور کیا ہے

پندرہوین۔ یعنے شعداد رہن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔

(۳) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنت عند علی جالسا اذ دخل رجل علیہ ثیاب السفر و علی یکلم الناس و یکلمونہ فقال یا امیر المؤمنین اتاذن لی ان اتکلم فلم یلتفت الیہ و شغلہ ما ھو فیہ مجلس الی رجل فداللہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت ھؤلاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم ما یسمون حروریۃ قلت خرجوا الی موضع یسمی حروراء فسمی بذلک فقالت طوبی لمن شھد منکم یعنی ھلکتھم لو شاء ابن ابی طالب لاخبرکم خبرھم فجئت

اساله عن خبرهم فلما فرغ على قال این المستاذن فقص علیه کما قص علینا. قال علی انی دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس عنده غیر عائشة ام المؤمنین فقال لی کیف انت یا علی وقوم کذا وکذا قلت الله ورسوله اعلم ثم اشار بیده وقال قوم یخرجون من المشرق یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فیهم رجل مخدج کان یدیه ثدی ثم قال انشدکم بالله اخبرتکم بها قالوا نعم قال انشدکم بالله اخبرتکم انه فیهم قالوا نعم قال فاتیتمونی واخبرتمونی انه لیس فیهم فحلفت لکم بالله انه فیهم فاتیتمونی به فوجدتموه کما نعت لکم قالوا نعم قال صدق الله ورسوله (اخرجه النسائی) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگہان ایک شخص آیا سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کررہے تھے اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین مجھے کچھ پوچھنے کا اذن عطا ہو۔ جناب اسکی طرف ملتفت نہوئے اور باتون مین مشغول رہے۔ وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اس شخص سے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا مین بحالت عمرہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا۔ مجھسے فرمانے لگین یہ قوم کہ جسنے تمہاری ملک مین خروج کیا ہے حروریہ کے نام سے کیون پکاری جاتی ہے۔ مینے عرض کیا چونکہ ان لوگون نے حرورے کے موضع سے خروج کیا ہے اسلیے حروریہ کہلائے جاتے ہین۔ ام المومنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص کے لیے جو تم مین سے انکے قتل کرنے مین شریک ہو۔ اگر ابن ابیطالب کی منشا ہو تو مین تمکو انکے حال سے خبردار کرون۔ مین اسلیے آیا ہون کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچھون۔ جناب امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کرچکے فرمایا وہ طالب اذن کہان ہے۔ اس شخص نے وہی قصہ جو ہم سے بیان کیا تھا جناب امیر سے عرض کیا۔ آپ فرمانے لگے ایک دفعہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا حضرتؐ کے پاس اسوقت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سوا اور کوئی نہ تھا حضرتؐ نے مجھسے ارشاد کیا۔ یا علی تم کیا کروگے جبکہ قوم کا حال ایسا ویسا ہوجائیگا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول مجھسے زیادہ واقف ہے۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرکے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کریگا۔ اس جماعت کے لوگ قرآن پڑھتے ہونگے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا دین سے وہ اس طرح پر بھاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ ان مین ایک ناقص الخلقت آدمی ہوگا۔ اسکا ایک ہاتھ پستان کی مانند ہوگا پھر جناب امیر نے لوگون سے ارشاد فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ مینے تمکو یہ خبر سنائی تھی؟ سب نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا تھا۔ پھر ارشاد کیا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ مینے تمکو یہ بتادیا تھا۔ کہ وہ انہین لوگون مین ہے۔ حاضرین نے کہا فی الحقیقت جناب نے ہمسے اسکا ہونا انہین لوگون مین بیان کیا تھا پھر تمنے مجھسے آکر بیان کیا کہ وہ تو انمین نہین ہے اور مینے قسم کھاکر کہا کہ واللہ وہ انہین مین ہے پھر تم اسکو میرے پاس لیے آئے اور تمنے اسکو ویسا ہی پایا جیسے کہ مینے تم سے بیان کیا تھا سب نے عرض کیا بیشک ہے پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اور اللہ

کا رسول سچا ہے۔

۴) عن عبیدۃ السلمانی قال ذکر علی الخوارج فقال فیہم رجل مخدج الید او مودن الید لولا ان تبطروا لاخبرتکم بما وعد اللہ تعالیٰ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن قتلہم قال فقلت لعلی اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای و رب الکعبۃ ای و رب الکعبۃ ای و رب الکعبۃ (اخرجہ المسلم)

عبیدہ سلمانی سے منقول ہے کہ جناب امیرؑ نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا انہیں ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہے اگر تم حیرت میں نہ آجاؤ یا غرہ نہ ہوجاؤ تو میں تمہیں خبر دوں اس وعدہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس گروہ کے قاتل کی نسبت فرمایا ہے۔ عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آیا جناب نے خود حضرت سے سنا ہے تین دفعہ رب کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا خود میں نے سنا ہے۔

۵) عن عبید اللہ بن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحروریۃ لما خرجت علی علی بن ابی طالب علیہ السلام فقالوا لا حکم الا اللہ قال علی کلمۃ حق ارید بہا الباطل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف اناسا لاعرف صفتہم فی ہؤلاء الذین یقولون الحق بالسنتہم لا یجوز ہذا واشار الی حلقہ من ابغض خلق اللہ الیہ منہم رجل اسود احدی یدیہ کالبن الشاۃ او حلمۃ ثدی فلما قاتلہم قال انظروا فنظروا فلم یجدوا شیئا قال ارجعوا واللہ ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلثا۔ ثم وجدوہ فی خربۃ فاتوا بہ حتی وضعوہ بین یدیہ قال عبید اللہ انا حاضر ذلک من امرہم وقول علی فیہم (اخرجہ النسائی و ابو حاتم) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبید اللہ ناقل ہے کہ جب حروریے نے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا اور کہتے تھے کہ سوا خدا کے کسی کا حکم ماننے کے لائق نہیں ہے جناب امیرؑ نے فرمایا سچی بات سے باطل مراد لے رہی ہیں بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے اوصاف بیان فرمائے تھے میں انکی وصف اس گروہ میں پاتا ہوں۔ حق انکی زبان پر ہے۔ اور جناب امیر نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ مگر انکے اس سے نیچے نہیں اترتا مبغوض ترین خلق اللہ میں انہیں ایک کالی صورت کا آدمی ہے اسکا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے یا سر پستان کو مثل ہے جب جناب امیر انکی لڑائی سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اس آدمی کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کی مگر اسکا پتہ نہ ملا۔ جناب امیر فرمانے لگے واللہ مجھ سے جھوٹ نہیں کہا گیا اور نہ میں نے جھوٹ کہا ہے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی فرمایا اور کہا پھر جا کر تلاش کرو۔ لوگوں نے اسے ایک گڑھے میں سے نکالا۔ اور جناب امیرؑ کے سامنے لے آئے عبید اللہ کہتا ہے کہ میں جناب امیرؑ کے فرمانے اور لوگوں کو اس شخص کے اٹھا لانے تک وہیں حاضر تھا۔

(۶) عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فوالله لان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیه وفی روایة من ان اقول علیه ما لم یقل واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر البریة یقرؤن القران لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله یوم القیمة (اخرجه البخاری والنسائی) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ جب میں تم سے جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو واللہ آسمان پر سے زمین پر گرنا میرے نزدیک حضرت پر جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ میں وہ بات کہوں جو آپنے نہیں ارشاد کی۔ اور اگر میں تم سے وہ بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان میں ہے پس لڑائی مکر کا نام ہے۔ بتحقیق مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس آخر زمانہ میں ایک قوم نوجوان بے وقوفوں کی پیدا ہوگی خیر الوری صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرینگے اور قرآن پڑہیں گے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ دین سے وہ ایسے بھاگیں گے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے تم جہاں کہیں کہ انکو پاؤ قتل کر ڈالو انکے مارنیوالے کو قیامت کے روز خدا کے پاس سے اجر ملیگا۔

(۷) عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القتل ویسیئون الفعل یقرؤن القران لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة هم شر الخلق طوبی لمن قتلهم یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء من قاتلهم کان اولی بالله منهم (اخرجه ابو داود) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچھا سمجھے گی اور برا کریگی اور قرآن پڑھے گی اور قرآن اسکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ وہ دین سے ایسی بھاگے گی جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے اس قوم کے لوگ بدترین خلائق ہونگے۔ مبارک ہے وہ شخص جو انکو قتل کرے وہ خدا کی کتاب کیطرف پکارینگے لیکن اسمیں سے کسی بات پر نہ ہونگے جو انسے جنگ کریگا وہ اللہ کے نزدیک اسے بہتر ہوگا۔

(۸) عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی الی الخوارج فقتلهم ثم قال انظروا فان النبی صلی الله علیه وسلم قال انه سیخرج قوم یتکلمون بالحق لا یجاوز حلوقهم یخرجون من الحق کما یخرج السهم من الرمیة سیماهم ان فیهم رجلا مخدج الید فی یده شعرات ان کان هو فیهم فقد قتلتم شر الناس وان لم یکن هو فقد قتلتم خیر الناس فبکینا قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر علی معنا ساجدا الخ

النسائی) طارق بن زیاد نقل ہے کہ ہم جناب امیر کے ساتھ خارجیون کو قتل کرنیکو نکلے اور وہ سب مار ڈالے گئے جناب امیر فرمانے لگے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک گروہ نکلیگا۔ سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق کے نیچے نہین اتریگا وہ سچ سے ایسے بھاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکا پتہ یہ ہے کہ ان مین ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہوگا اسکے ہاتھ پر بال ہونگے اگر وہ اس گروہ مین ہے تو تمنے بدترین خلائق کو قتل کیا ہے اور اگر نہین ہے تو تم نے بہترین خلائق کو قتل کیا ہے۔ ہم سب رونے لگے جناب امیرؑ نے فرمایا تم اسکی تلاش کرو۔ ہمنے تلاش کی اور اسکو ڈھونڈ نکالا ہمنے خدا کا سجدہ کیا اور جناب امیر بھی سجدہ مین گر گئے ✤

(۹) عن ابی سلیم البلخی قال اخبرنی ابی انه کان مع علی یوم النہروان قال وکنت قبل ذلک اصارع رجلا علی یدہ شیء فقلت ما شان یدک قال اکلها بعیر فلما کان یوم النہروان وقتل علی الحروریة فخرج علی قتلتهم حین لم یجد ذی الثدیه فطاف حتی وجدہ فی ساقیه فقال صدق الله عز وجل وبلغ رسول الله صلی الله علیه وآله وقال وفی منکبیه ثلاث شعرات من حلمة الثدی ثواب لمن قتلهم (اخرجه النسائی) ابوسلیم البلخی اپنے والد سے کہ نہروان کے روز جناب امیر کے ساتھ موجود تھا نقل کرتا ہے کہ مین نہروان کے جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا تھا اسکا ایک ہاتھ نہین تھا مینے اس سے پوچھا تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے وہ کہنے لگا اونٹ نے چبا ڈالا ہے جب نہروان کی لڑائی ہوچکی اور جناب امیرؑ نے حروریہ کو قتل کر ڈالا جناب امیر انکے مقتولون کو دیکھنے نکلے جبکہ ذی الثدیہ انکو نہ ملا۔ ادھر اودھر پھرتے ہوئے ایک زمین پست مین سے ڈھونڈ نکالا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچایا ابوسلیم کا والد کہتا ہے کہ اسکے کندھے پر عورت کے پستان کا سا تھا اور اسپر تین بال لگے ہوے تھے ✤

(۱۰) عن زر بن حبیش انه سمع علیا یقول انا فقأت عین الفتنة لولا انا ما قوتل اهل النہروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی الله عز وجل علی لسان نبیکم صلی الله علیه وآله لمن قاتلهم مبصرا ضلالتهم عارفا بالهدی الذی نحن علیه (اخرجه النسائی) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ اس نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروان والے مارے نہ جاتے اگر مجھ کو اسکا خوف نہ ہو کہ تم عمل سے ہاتھ کھینچ لوگے تو مین تمکو البتہ اس بات سے مطلع کرتا جو خدا تعالے نے تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس شخص کے لیے کہ ان کی نمازون کو دیکھکر ان سے لڑتا ہے اور اس ہدایت کو جانتا ہے کہ جسپر ہم ہین۔ جاری کیا ہے ✤

(۱۱) عن سلمة بن کهیل قال حدثنا زید بن وهب الجهنی انه کان فی الجیش الذین کانوا مع علی الذین ساروا الی الخوارج فقال علی ایها الناس انی سمعت رسول الله صلی الله علیه یقول یخرج من

متی قوم یقرءون القرآن لیس قرأتکم الی قرأتهم بشیء ولا صلوتکم الی صلوتهم بشیء ولا صیامکم الی صیامهم
بشیء یحسبون انه لهم وهو علیهم لا تجاوز صلوتهم تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لو
یعلم الجیش الذین یصیبونهم ما قضی الله لهم علی لسان نبیکم صلی الله علیه وسلم لاتکلوا عن العمل وآیة
ذلک ان فیهم رجلا له عضد لیس له ذراع علی راس عضده مثل حلمة الثدی علیه شعرات بیض فتذهبون
الی معاویة واهل الشام وتترکون هؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم والله انی لارجو ان یکونوا
هؤلاء القوم فانهم سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم الله قال سلمة بن کهیل
فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد الله بن وهب الراسبی فقال لهم القوا الرماح وسلوا سیوفکم
من جفونها فانی اخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم یوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا
السیوف وشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان
قال علی التمسوا فیهم المخدج فلم یجدوه فقام علی بنفسه حتی اتی ناسا قد قتل بعضهم علی بعض قال اخروهم فوجدوه
مما یلی الارض فکبر علی ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام الیه عبیدة السلمانی فقال یا امیر المؤمنین
والله الذی لا اله الا هو لسمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی استحلفه ثلثا
وهو یحلف له اخرجه المسلم والنسائی۔ سلمہ بن کہیل ناقل ہیں کہ مجھسے زید بن وہب الجہنی بیان کرتے تھے جو
خود اس لشکر میں موجود تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنیکے لیے نکلا تھا کہ جناب امیر فرماتے تھے ای
لوگو میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک گروہ پیدا ہوگا وہ
لوگ قرآن پڑہیں گے تمہارا قرآن انکے قرآن کے سامنے اور تمہاری نمازیں انکی نماز کے مقابل اور تمہاری روزے
انکے روزوں کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہونگے وہ یہ سمجھیں گے کہ قرآن انکے لیے ہے مگر قرآن انپر
وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے سے نیچے نہیں اتریگی۔ وہ دین سے ایسے بہاگیں گے جس طرح سے کہ تیر کمان
سے بہاگتا ہے۔ اگر لشکر کے آدمی یہ جان لیں کہ انکو انکے مارنے سے جو حاصل ہوگی کہ جسکا ذکر خدا تعالی نے
اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کیا ہے معلوم کرلیں تو عمل کو ترک نہیں کرینگے۔ انکی نشانی یہ ہے کہ
ان میں ایک آدمی ہوگا اسکا بازو تک ہاتھ نہیں ہے اسکے کندہے پر ایک پستان جیسا گوشت کا ٹکڑا
ہے اسپر سفید بال ہیں معاویہ اور اہل شام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو۔ اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے
چھوڑے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور مال کو خراب کریں خدا کی قسم ہے میں خیال کرتا ہوں یہ وہی
قوم ہے کیونکہ ان لوگوں نے ناحق خون کیے ہیں اور بیجا لوگوں کا مال لوٹا ہے۔ پس تم خدا کا نام لیکر
روانہ ہو چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ جب جناب امیر خوارج کے سامنے جا اترے ان دنوں عبد اللہ

بداللہ بن وہب الراسبی خارجیون کا سردار تہا وہ خارجیون سے کہنے لگا نیزون کو پہینکدو اور تلوارین کہینچکر جنگ کرو
مین ڈرتا ہون کہ تمکو قسم نہ دین جیسے کہ حرور کے دن قسمیں دیتے تہے انہون نے لوٹ کر نیزے پہینکدیے اور
تلوارین کہینچ لین یا سعارف سے لشکر کے لوگ اپنے نیزون سے انکے ساتہ جنگ کرنے لگے اور انکو قتل کر کے ایک
دوسرے پر ڈالدیا اور لشکر سے دو آدمیون کے سوا کوی نہ مارا گیا جناب امیر فرمانے لگے مخدج کو تلاش کرو لوگون
نے اسکی تلاش کی مگر وہ دستیاب نہ ہوا جناب امیر خود بدولت ان مقتولون کے سر پر گئے اور فرمایا انکو کہینچ لیں اسکو
زمین پر دبا ہوا پایا جناب امیر نے دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ کہا ہے اور اسکے رسول
نے سچ پہونچایا ہے عبیدہ السلمانی نے اٹہکر عرض کیا یا امیر المؤمنین قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا کوئی شریک نہین
کیا آپنے یہ حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جناب امیر نے تین دفعہ اسے قسم دیکر پوچہا وہ حلفا بیان کرتے
رہے +

(۱۲) عن زید بن وهب الجهنی قال خطبنا علی بقنطرة الدیرجان فقال انه قد ذکر لی خارجة تخرج من قبل
المشرق وفیهم ذو الثدیة فقاتلهم فقالت الحروریة بعضهم لبعض لا تکلمهم تکلمهم فردکم کما ردکم یوم
حروراء فشجر بعضهم بعضا بالرماح فقال رجل من اصحاب علی اقطعوا العوالی والعوالی الرماح فداروا
واستداروا وقتل من اصحاب علی اثنی عشر رجلا او ثلاثة عشر فقال علی التمسوا المخدج وذلك فی یوم شات
فقالوا لا نقدر علیه فرکب علی علی بغلة النبی صلی الله علیه وسلم الشهباء فاتی وهدة من الارض فقال التمسوا فی
هؤلاء فاخرج فقال ما کذبت ولا کذبت فقال اعملوا ولا تتکلوا لولا انی اخاف ان تتکلوا لاخبرتکم
بما قضی الله لکم علی لسانه یعنی النبی صلی الله علیه وسلم ولقد شهدنا اناس من الیمن فقالوا کیف یا امیر المؤمنین
قال کان هو اهم بغیة (اخرجه النسائی) زید بن وہب الجہنی سے روایت ہے کہ جناب امیر نے دیرجان کے پل
پر ہم سے خطبہ مین فرمایا کہ مجہسے بیان کیا گیا ہے کہ خارجی مشرق کیطرف سے نکلینگے اور ان مین ذو الثدیہ بہی
ہوگا۔ پس جناب امیر نے ان سے جہاد کیا حروریہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تم نہین جانتا کہ ان سے باتین کر رہا ہے
پس تمکو پہیر دینگے جیسے حرور کے روز پہیر دیا تہا۔ ان مین سے بعض نیزون کے ساتہ لڑنے لگے جناب امیر کی
فوج مین سے ایک شخص نے کہا نیزون کو کاٹ ڈالو پس گہیرا باندہا انہون نے اور خارج گہیرے مین آگئے جناب امیر کے دوستون
مین سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوئے جناب امیر نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو وہ جاڑے کا دن تہا لوگون نے عرض کیا
ہم سے نہین مل سکتا جناب امیر خود بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر شہبا پر سوار ہوکر پست زمین کی
طرف گئے اور فرمایا ان مقتولون کو تلاش کرو لوگون نے اسے ڈہونڈ نکالا جناب امیر فرمانے لگے کام کرو اور فخر
مت کرو۔ اگر مجہے تمہارے فخر کرنیکا خوف نہ ہوتا تو مین تمکو وہ بات جتا دیتا جو خدا تعالی نے اپنے نبی کریم صلے

السلام علیہ وسلم کی زبان پر جاری کی ہے جن کے لوگ وہان پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المومنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تھی ✦

(۱۳) عن زید بن وھب عن علی قال لما کان یوم النھروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتے شجروا بالرماح فقتلوا جمیعا قال علی اطلبوا ذا الثدیہ فطلبوہ فلم یجدوہ فقال علی ما کذبت ولا کذبت اطلبوہ فوجدوہ فی وھدۃ الارض علیہ ناس من القتلی فاذا رجل علی یدہ مثل سبلات السنور فکبر علی والناس اعجبھم (اخرجہ النسائی) زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہین کہ جب نہروان کا روز آیا اور خوارج کا سامنا ہوا وہ نہ ٹلے جب تک کہ انہون نے نیزون سے جنگ کی پس وہ سب مارے گئے جناب امیر نے فرمایا ذوالثدیہ کو ڈھونڈو۔ لوگون نے ڈھونڈھا پر وہ نہ ملا جناب امیر نے فرمایا واللہ مینے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے تم اسے ڈھونڈو۔ پس لوگون نے ایک گڑھے مین اسکو پایا اسپر بہت سے لاشین پڑی ہوئی تھین وہ ایک آدمی تھا کہ اسکے ہاتھ پر مثال بلی کی مونچھون کے بال تھے پس جناب امیر نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ متعجب رہ گئے ✦

(۱۴) عن مسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت لی من قتل الخوارج قلت قتلہم علی فسکتت فقلت لہا یا ام المومنین انی انشدک باللہ وبحق نبیہ ان کنت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فاخبرنیہ قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم شر الخلق والخلیقۃ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) وفی روایۃ قالت لی یا مسروق ھل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتلہ علی علی نھر یقال لاسفلہ تامرا واعلاہ النھروان فقالت قاتل اللہ عمرو بن العاص فانہ کتب الی انہ قتلہ علی نیل مصر۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز مین جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا مجھسے استفسار فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام نے ام المومنین خاموش ہوگئین مینے عرض کیا یا ام المومنین مین آپ کو خدا اور اسکے نبی کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ اگر آپنے حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھ سے بیان فرمائین فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق ہین انکو نیکوترین خلائق قتل کریگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ جناب ام المومنین نے فرمایا اے مسروق تجھے مخدج کا کچھ علم ہے مینے عرض کیا ہان جناب امیر نے اسکو ایک نہر کے قریب جسکو نشیبی طرف کو تامرا اور بالائی ساحل کو نہروان کہتے ہین مارا ہے فرمانے لگین خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے کہ جسنے مجھے لکھا تھا کہ مینے اسکو نیل مصر کے کنارے مارا ہے ✦

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خوارج سے مناظرہ۔

عن عبد الله بن عباس قال لما خرجت الحرورية اعتزلوا في دارهم وكانوا ستة آلاف فقلت لعلی یا امیر المؤمنین
ابرد بالصلوٰة لعلي اكلم هؤلاء القوم قال اني اخافهم عليك قلت كلا فلبست وترجلت ودخلت عليهم في
الدار نصف النهار وهم يأكلون فقالوا مرحباً لك يا ابن عباس فما جاء بك قلت لهم اتيت من عند اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم والمهاجرين والانصار ومن عند ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وصهره
الذي انزل فيهم القرآن وهو اعلم بتاويله منكم فليس فيكم احد منهم لابلغكم ما يقولون وابلغهم
ما تقولون فانتحى لي نفر منهم فقلت هاتوا ما نقمتم على اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وابن عمه قالوا
ثلث قلت ما هن - قالوا - اما احداهن فانه حكم الرجال في امر الله تعالى عز وجل - وقال الله تعالى ان الحكم
الا لله فما شأن الرجال والحكم قلت هذه واحدة قالوا واما الثانية فانه قاتل ولم يسب ولم يغنم فان كانوا كفاراً فقد حل سبيهم وان
كانوا مؤمنين فما حل سبيهم ولا قتالهم قلت هذا اثنتان فما الثالثة فقالوا واما الثالثة فانه محى
نفسه من امير المؤمنين فان لم يكن امير المؤمنين فهو امير الكافرين قلت هل عندكم شيء غير هذا - قالوا
حسبنا هذا - قلت لهم ارأيتم ان قرأت عليكم من كتاب الله عز وجل وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم ما يرد قولكم
اترجعون قالوا نعم قلت اما قولكم حكم الرجال في امر الله تعالى فاني اقرء عليكم كتاب الله عز وجل انه قد
صير الله حكمه الى الرجال في ثمن ربع درهم فامر الله عز وجل ان يحكموا فيه الرجال قال الله تعالى يا ايها الذين
آمنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم ومن قتله منكم متعمداً فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل
منكم الآية فكان من حكم الله تعالى ان صيره الى الرجال يحكمون فيه ولو شاء يحكم فيه فجاز فيه حكم الرجال
انشدكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات البين وحقن دمائهم افضل ام في ارنب قالوا بل هذا
افضل - وفي المرأة وزوجها وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكماً من اهله وحكماً من اهلها ان
يريدا اصلاحاً يوفق الله بينهما الآية فنشدتكم بالله حكم الرجال في اصلاح ذات بينهم وحقن دمائهم
افضل من حكمهم في بضع امرأة - اخرجت من هذه قالوا نعم قلت واما قولكم قاتل ولم يسب ولم يغنم
افتسبون امكم عائشة رضي الله تعالى عنها تستحلون منها ما تستحلون من غيرها - وهي امكم - فان
قلتم انا نستحل منها ما نستحل من غيرها فقد كفرتم وان قلتم ليست بامنا فقد كفرتم لان الله تعالى
يقول النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بين الضلالتين فاتوا منها بمخرج -
اخرجت من هذه قالوا نعم واما قولكم محى نفسه من امير المؤمنين فانا آتيكم بمن ترضون به ان نبي الله
النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي اكتب يا علي هذا ما صالح عليه محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كتب قالوا لو نعلم انك رسول الله لا طعناك فاكتب محمد بن عبد الله

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امح یا علی رسول اللہ اللھم انک تعلم انا رسولک امح یا علی اکتب ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ واللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر من علی وقد محی نفسہ ولم یکن محوہ ذلک محوا من النبوۃ اخرجت من ھذہ قالوا نعم فرجع منہم الفان وخرج سائرھم فقتلوا علی ضلالتھم فقتلھم المھاجرون و الانصار اخرجہ النسائی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ ایک گھر میں جمع ہو گئے قریب چھ ہزار آدمی کے تھے میں نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آج آپ نماز ٹھنڈی وقت میں پڑہیں میں اس گروہ کے ساتھ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں جناب امیرؑ ارشاد فرمانے لگے ہم ڈرتے ہیں کہ تم سے گستاخی نکریں میں نے کہا ہرگز نہیں کر سکتے ہیں وہ پھر کیفیت لباس بدلکر اور شانہ کرکے انکے پاس گیا وہ کھانا کہا رہے تھے مجھے مرحبا کہکر کہنے لگے آپ کس طرح سے آئے ہیں میں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار اور حضرت کے ابن عم اور داماد کے پاس سے آیا ہوں جنکے حق میں قرآن مجید نازل ہوا ہے اور وہ تم سے اسکی تاویل زیادہ تر جانتے والے ہیں تم میں انمیں کا کوئی آدمی نہیں ہے میں اسلیے آیا ہوں کہ جو کچھ کہ وہ کہتے ہیں تمکو اور کچھ تم کہو انکو پہونچا دوں پس چند نفر ان میں سے جدا ہوکر میرے پاس آئے میں نے انسے کہا۔ بیان کرو تم کیا اعتراض حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے ہو وہ کہنے لگے تین اعتراض ہیں میں نے کہا وہ کون سے ہیں وہ کہنے لگے۔ ایک یہ کہ جناب امیرؑ نے خدا کے حکم میں منصف مقرر کیے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے خدا کے سوا کسی کا حکم نہیں پس حکم مقرر کرنا کہاں رہا میں نے کہا یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے دوسرا یہ اعتراض ہے کہ جناب امیرؑ نے لوگوں سے جہاد کیا لیکن نہ تو اسیر بنانے دیا اور نہ مال لوٹنے دیا اگر جنکے ساتھ جناب امیرؑ نے جہاد کیا وہ کافر تھے تو انکو اسیری میں لینا اور انکے مال کو لوٹنا چاہیے تھا۔ اور اگر وہ مومن تھے تو انکا قید کرنا جائز تھا تو انکے ساتھ لڑنا بھی حرام ٹھیرا۔ میں نے کہا یہ دو باتیں ہوئیں تیسری کیا ہے۔ وہ کہنے لگے جناب امیرؑ نے اپنی جان کو مومنین کے امیر ہونے سے خود ہٹا دیا ہے پس جبکہ وہ مومنین کے امیر نہوئے تو (معاذ اللہ) کافروں کے امیر ٹھیرے میں نے کہا انکے سوا تمہارا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینوں اعتراض کافی ہیں میں نے ان سے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت پیش کروں تو تم رجوع کروگے وہ کہنے لگے ہاں ہم رجوع کرینگے۔ میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے خدا تعالی کے حکم میں لوگوں کو منصف بنایا پس میں تمہارے سامنے خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہوں کہ پروردگار نے ایسی چیز میں منصف بنانیکا حکم دیا ہے کہ جسکی قیمت درہم کا آٹھواں حصہ ہے۔ پس خدا تعالی نے حکم دیا ہے کہ اس میں لوگوں کو منصف ٹھیراؤ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ ہو تم احرام میں اور جو کوئی تم میں سے اسکو مار ڈالیگا تو بدلا ہے اس مارے کے برابر مویشی میں سے وہ ٹھیراویں دو معتبر پس خدا کا حکم ہے کہ لوگوں کو اس میں منصف

بنایا جاوی۔ اگر خدا چاہتا تو خود اس مین حکم لگا دیتا پس جائز ہوا لوگون کو اس مین منصف ٹہیرانا مین تمکو خدا کی
قسم دیکر پوچھتا ہون کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کے لیے لوگون کو منصف ٹہیرانا بہتر ہی
یا کہ ایک خرگوش کے لیے۔ وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کے لیے افضل ہی تیر عورت اسکے خاوند کو درمیان
خدا کا حکم ہے کہ اگر تم ان دونون کی ناچاقی سے ڈرتے ہو تو بہیجو ایک معتبر مرد کے لوگون مین سے اور ایک معتبر
عورت کے لوگون مین سے اگر صلح کرادین پہر موافقت کر دیگا اللہ ان دونو کے درمیان مین۔ مین تمکو قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ لوگون کا اصلاح ذات البین مین اور خونریزی کے انسداد کے لیے منصف مقرر کرنا بہتر
ہے یا عورت کے جماع کے لیے۔ آیا حکم مقرر کرنا اس آیت سی نکلتا ہے یا نہین۔ وہ کہنے لگے ہان نکلتا ہی
پہر مینے کہا اب تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیرؑ نے جنگ کیا اور اسیر نہین بنایا۔ آیا تم اپنی مان ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو جو انکے غیر سے کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہاری
مان ہی اگر تم یہ کہو کہ ہم اس سی جائز سمجہتے ہین اس امر کو جو انکے غیر سے جائز سمجہتے ہین۔ پس تم کافر ہوجاؤگی
اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری مان نہین پہر بہی تم کافر ہوجاوگے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نبی تمام مومنون سی
بہتر ہے اور اسکی بی بیان تمہاری مائین ہین۔ پس تم دو گمراہیون مین ہو اپنے نکلنے کا رستہ نکالو آیا اب اسیر نہ بنانا
اس سے نکلتا ہے یا نہین وہ بولے نکلتا ہی اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے اپنے تئین امیر المومنین ہونے سی ہٹا دیا ہے
پس شہادت نہین مین ایسے شخص کو پیش کرتا ہون کہ جس سے تم راضی ہوجاؤگے۔ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہین کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکون سی صلح کی جناب امیرؑ سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علی لکہہ یہہ
وہ امر ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین جب جناب امیرؑ نے یہ تحریر کیا۔ مشرک کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ
خدا کے رسول ہین تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ محمد بن عبد اللہ لکہین پس جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
نے جناب امیرؑ سے فرمایا یا علی اسکو مٹادی۔ اور ای پروردگار تو جانتا ہے کہ مین تیرا رسول ہون۔ یا علی مٹادے
اور لکہہ یہہ وہ امر ہے کہ جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کرتے ہین خدا کی قسم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی سے
افضل تہی اور حضرتؐ نے اپنے نفس کو محو کیا تہا لیکن اس مٹانے سی وہ ہرگز نبوت سے نہین مٹے تہے۔ آیا یہہ
امر اس سی ثابت ہوگیا یا نہین۔ وہ کہنے لگے ثابت ہوگیا۔ دو ہزار آدمی اس گروہ سے رجوع کر گئے اور باقی
سب اپنی گمراہی پر مارے گئے مہاجرین اور انصار نے انکو قتل کیا۔

اسحدیث کی مؤید حدیث

عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک و بین ابن آکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل بن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ ما قاتلناہ امحھا فقلت ھو واللہ رسول اللہ وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانھا فاریتہ فمحاھا فقال اما لک مثلھا ستاتیہا مضطھدا (اخرجہ النسائی)

علقمہ بن اسحاق ناقل ہے کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا آپ نے اور جگر کہانیوالے شخص کے درمیان حکم مقرر کرتے ہین فرمایا مین حدیبیہ کے روز جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کتابت پر مقرر تھا۔ مینے تحریر کیا۔ یہ وہ امر ہے جسپر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ وہ اللہ کے رسول ہین تو ہم ان سے لڑائی نکرتے آپ مٹادین مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ بے شبہ خدا کے رسول ہین۔ تیری ناک پر مٹی ڈال کر۔ مین کبھی نہین مٹاؤنگا۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے دکھاؤ وہ کونسا مقام ہے جہان میرا نام مبارک لکھا ہوا ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام دکھادیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسکو محو فرمایا اور مجھے ارشاد کیا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے کہ تو بھی مغلوب اور مقہور ہوکر ایسا ہی کریگا۔

جناب امیر کی شہادت کی نسبت پیش خبری

عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأینا اناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فقال لی علی یا ابا الیقظان ھل لک ان تاتی ھؤلاء ننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخیل فی دقعاء من التراب فنمنا فواللہ ما انبھنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا مالک الرقعا فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا ابا تراب لما رای علیہ من اثر التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ فقال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ھذہ یعنی قرنہ حتی یبل منھا ھذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وابن جریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین اور جناب امیر ذات العشیرہ کی لڑائی مین باہم رفیق تھے جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان فروکش ہوکر قیام کیا۔ ہمنے بنی مدلج کے چند آدمیون کو ایک نخلستان مین ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا مجھسے جناب امیر فرمانے لگے ای ابا الیقظان اگر تمہارا منشاء ہے تو ہم انکے قریب جاکر دیکھین یہ کیا کررہے ہین چنانچہ ہم انکی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہمپر نیند کا غلبہ ہوگیا اور ہم نخلستان مین مٹی کے ڈھیر پر سوگئے خدا کی قسم ہے کہ ہمکو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سِوا کسی نے بیدار نہ کیا حضرت نے ہمکو اپنے پاؤن سے ہلایا

ہم غبار میں لپٹے ہوئے ہی روز حضرت نے جناب امیر کو مٹی میں اٹا ہوا پا کر یا ابا تراب کے خطاب سے مخاطب فرما کر ارشاد کیا میں تمہیں دو بدترین خلائق سے خبردار کروں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ ہے کہ یا علی تیرے اسی سر کے ایک طرف ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یعنی تمہاری ریش مبارک تر ہو جائیگی +

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا قالہ لعلی (اخرجہ ابن عساکر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کے لیے ارشاد فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ سے بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول +

(۳) عن ابی الاسود عن علی قال اتانی عبداللہ بن سلام ولقد ادخلت رجلی فی الغرز فقال لی این ترید فقلت العراق فقال اما انک ان جئتھا لیصیبک بھا ذباب السیف قال علی وایم اللہ لقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ یقول ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا فقال ابو الاسود فما رأیت کالیوم قط محارب یخبر بھا عن نفسہ (اخرجہ البزار وابو نعیم فی المعرفۃ) ابو الاسود الدوئلی روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر فرمانے لگے جب میں نے عراق کا سفر اختیار کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آکر مجھ سے کہنے لگے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے میں نے کہا عراق کا وہ کہنے لگے آپ عراق میں اسلیے جا رہے ہیں کہ آپکو وہاں تلوار کی دہار کا زخم لگے جناب امیر نے ارشاد کیا واللہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ایک روز فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ میں بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول

(۴) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی وابن حجر فی الصواعق) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو بغل میں لیے ہوئے چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو۔ اکیلا شہید ہونیوالا ہے +

(۵) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان الامۃ ستغدر بک وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبک احبنی ومن ابغضک ابغضنی وان ھذہ تخضب من ھذا یعنی لحیتہ من رأسہ (اخرجہ الدارقطنی والحاکم والخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تحقیق میری امت تم سے غدر کریگی اور تم میری ملت پر زندہ رہوگے اور میری سنت پر مارے جاؤگے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور یہ اس سے سرخ ہوگی یعنے داڑھی سر کے خون سے +

(۶) عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت تقتل علی سنتی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال)
ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میری سنت پر مارے جاؤ گے ✤

(۷) عن انس بن مالک قال مرض علی فدخلت علیہ وعندہ ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما فجلست عندہ معہما فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابو بکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ لا باس علیہ ولن یموت الان ولا یموت حتی یملا غیظا ولا یموت الا مقتولا (اخرجہ ابن السمان والالخلعی والحاکم وابن عساکر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر بیمار ہوئے میں انکے پاس گیا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکے پاس بیٹھے ہوتے تھے میں انکے پاس بیٹھ گیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب امیر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں انکی حالت سے خوف پیدا ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا۔ کوئی خوف نہیں یہ اسوقت نہیں مرینگے اور جبتک غصہ سے بھر نہیں جائیں گے نہیں مرینگے اور نہیں مرینگے مگر مقتول ✤

(۸) عن فضالۃ الانصاری قال خرجت مع ابی الی ینبع عائدین لعلی وکان مریضا بہا فقال لہ ابی ما یسکنک فی ہذا المنزل ولو ہلکت بہ لم یلیک الا اعراب جہینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان اصابک قدر اللہ ولیک اصحابک وصلوا علیک وکان ابو فضالۃ من اہل بدر فقال لہ علی انی لست بمیت من وجعی ہذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی ان لا اموت حتی اضرب ثم تخضب ہذہ یعنی لحیتی من ہذہ یعنی ہامتی قضاء مقضیا وعہدا معہودا فقتل ابو فضالۃ معہ بصفین (اخرجہ ابن الضحاک والبزار والحارث وابو نعیم فی الدلائل ورجالہ ثقات) فضالہ انصاری سے منقول ہے کہ میں اپنے والد ماجد ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ینبع میں جناب امیر علیہ السلام کی عیادت کرنے گیا وہ وہاں بیمار پڑے ہوئے تھے میرے باپ نے انسے کہا آپکس لیے یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہوگئے تو جنگلی بدوں کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہیں کریگا۔ میں آپ کو مدینہ شریف میں لیجاتا ہوں اگر آپ وہاں انتقال فرما جائیں گے تو آپکے دوست آپ تجہیز وتکفین کرینگے اور آپ پر نماز جنازہ پڑھینگے اور ابو فضالہ اصحاب بدریین سے تھے۔ جناب امیر نے انسے کہا میں اس دکھ سے نہیں مرونگا بہ تحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد کیا ہے کہ میں نہیں مرونگا جبتک کہ مارا نجاؤں اور یہ میری داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین نہ ہو جائے یہ قضا جاری ہو چکی ہے اور عہدہ بندہ ہوچکا ہے پھر ابو فضالہ جناب امیر کے ساتھ صفین میں شہادت پاگئے ✤

(۹) عن ابن عباس قال قال علی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک انت قلت لی یوم احد حین اخرت عنی الشہادۃ

استشهد من استشهد ان الشهادة من ورائك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف صبرک اذ خضبت هذه من هذه واهوی بیده الی لحیته و رأسه فقال علی یا رسول اللہ اما اذ ثبت لی ما اثبت فلیس ذلک من مواطن الصبر لکن من مواطن البشری والکرامة (اخرجه ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے احد کے روز میری شہادت کو تاخیر میں ڈالکر فرمایا تھا کہ تیرے لیے شہادت پیچھے ہوگی اور شہید ہونیوالا شہید ہوگیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تیری ڈاڑہی اسکے خون سے رنگین ہوجائیگی تو تو کیونکر صبر کریگا اور آپنے اپنے دست مبارک سے انکی ڈاڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا جبکہ ثابت ہونیوالی بات میرے لیے ثابت ہوچکی ہے پس وہ صبر کا مقام نہیں بلکہ خوشی اور بندگی کا مقام ہے ❖

(۱۰) عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انک مؤمن مستخلف وانک مقتول وهذه مخضوبة عن هذه یعنی لحیته من رأسه (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والدیلمی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تحقیق تو مومن ہے پیچھے رہنے والا اور تحقیق تو مقتول ہوگا۔ اور تیری ریاست رنگین ہوگی یعنے ڈاڑہی سر کے خون سے ❖

جناب امیرؑ کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا

(۱) عن صهیب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی من اشقی الاولین یا علی قال الذی عقر ناقة صالح فقال صدقت فمن اشقی الاخرین قال اللہ ورسوله اعلم قال اشقی الاخرین الذی یضربک علی هذه واشار الی یافوخه (اخرجه الطبرانی وابو یعلی والملا فی سیرته) وزاد وکان علی یقول وددت انه قد انبعث اشقاکم فیخضب هذه من هذه یعنی لحیته من دم رأسه (اخرجه ابن حجر فی الصواعق ورجاله ثقات) صهیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اگلے لوگوں میں زیادہ بدبخت تھا جناب امیرؑ نے عرض کیا جس نے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول مجھ سے بہتر جاننے والا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاند پر ضرب لگائیگا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بدبخت اٹھے اور اسکو اس سے رنگین کرے یعنے انکی ریش مبارک کو سر اقدس کے خون سے ❖

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی تدری من اشقی الاولین قلت اللہ ورسوله اعلم قال عاقر

الناقۃ ثم قال من اشقی الاخرین قلت اللہ ورسولہ اعلم قال قاتلک (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو جانتا ہے کہ پہلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت تھا مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا جسنے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت ہی مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تیرا قاتل +

(۳) عن ابی الاسود الدئلی انہ عاد علیا قال فقلت لہ قد تخوفنا علیک یا امیر المؤمنین فی شکواک ھذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تخوفت علی نفسی لانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول انک ستضرب ضربۃ ھھنا واشار الی راسہ فیسیل دم ھا حتی تخضب لحیتک یکون صاحبھا اشقاھا کما کان عاقر الناقۃ اشقاھا (اخرجہ الخوارزمی) ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہی کہ وہ جناب امیر کی عیادت کے لیے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المؤمنین ہم آپکی اس بیماری سے ڈرتے ہین آپنے فرمایا مین اپنی جان پر اس سے نہین ڈرتا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجھے یہان یعنے سر پر ایک چوٹ لگائی جائیگی اور اسکے خون کے جاری ہونے سے تیری داڑہی رنگین ہو جائیگی اس چوٹ کا لگانیوالا اس امت کا بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے والا اگلی امت کا بدبخت تھا +

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ الا احدثکم باشقی الناس رجلین احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی ھذہ حتے تبل منھا ھذہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وجریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دو سخت بدبختون کی خبر دون ایک احیمر ثمود جسنے اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے اور ایک وہ شخص کہ یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا یہانتک کہ اس سے یہ تر ہو جائیگی +

جناب امیر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن زاذان قال کنت بین الناس ذا یوم عند علی فقالوا حدثنا عن ذی القرنین قال رجل بعثہ اللہ الی قوم فاشرکوا بربھم وابتدعوا فی دینھم واحدثوا علی انفسھم ثم الذین یجتھدون فی الباطل ویحسبون انھم علی الحق ویجتھدون فی الضلالۃ ویحسبون انھم علی ھدی فضربوا علی قرنہ الایمن فمات ثم احیاہ اللہ فضربوا علی قرنہ الایسر فمات ثم رفع صوتہ قال وما اھل النھروان منھم ببعید (اخرجہ ابن منیع) زاذان سے منقول ہی کہ ایک روز مین جناب امیر کی خدمت مین لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگون نے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہمین ذوالقرنین کی خبر سنائین جناب امیر نے فرمایا وہ ایک آدمی

تہا جسے خدانے ایسی قوم کی طرف بہیجا تہا کہ وہ اپنے رب کے ساتہہ شریک کرتے تہے اور اپنے دین مین بدعتین نکالتے اور اپنی جانون کے لیے نئی باتین پیدا کرتے تہے وہ ان مین سو تہے کہ باطل مین کوشش کرین اور سمجہین کہ ہم حق پر ہین اور گمراہی کی کوشش کرین اور سمجہین کہ ہم ہدایت پر ہین پس ان لوگون نے اسکے سر کے دہنی طرف ضرب لگائی اور وہ مرگیا پہر خدانے اسے زندہ کیا پہر انہون نے اسکے سر کے بائین طرف ضرب لگائی پس وہ مرگیا پہر جناب امیر نے بلند آواز سے فرمایا۔ اہل نہروان ان لوگون سے دور نہین ہین +

(۲) عن عبیدۃ قال قال علی ما یحبس اشقاہا ان یجی لیقتلنی اللہم انی سئمتہم وسئمونی فارحنی منہم وارحہم منی (اخرجہ ابن سعد) عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرمانے لگے اس امت کے بدبخت کو کس چیز نے روک رکہا ہے کہ وہ آکر مجہے قتل کرے۔ اے میرے پروردگار مجہے ان سے ملال پیدا ہوگیا ہے اور یہ لوگ بہی مجہسے ملال مین ہین۔ پس مجہے ان سے راحت پہنچا اور مجہ سے انکو راحت دے +

(۳) عن عبد اللہ بن سبع قال سمعت علیا علی المنبر یقول ما ینتظر اشقاہا والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ عہد الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخضبن ہذہ من ہذہ واشار الی لحیتہ وراسہ فقالوا اخبرنا یا امیر المؤمنین من ہو لنبیرنہ قال انشدکم باللہ ان یقتل غیر قاتلی (اخرجہ ابن سعد والحسن بن سفیان والمحاملی وزاد احمد قالوا ان کنت قد علمت انک مقتول فاستخلف اذا قال لا ولکن اکلکم الی من وکلکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن سبع سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کا بدبخت کیا انتظار کر رہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے دانے کو پہاڑا ہے اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجہ سے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ یہ اسکے خون سے رنگین ہوگی اور جناب امیر نے اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہم سے بیان فرمائین کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اسکو ہلاک کرڈالین۔ فرمایا مین تمہین قسم دیتا ہون کہ میرے قاتل کے بغیر کسیکو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اسقدر زیادہ یہ الفاظ روایت کیے ہین کہ لوگون نے عرض کیا جبکہ آپ یہ جانتے ہین کہ آپ شہید ہونیوالے ہین تو آپ اپنے بعد کے لیے خلیفہ کیون نہین مقرر فرماتے فرمانے لگے نہین مین تمہین اسکے سپرد کرتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سپرد تمکو کیا ہے +

(۴) قیل سئل علی وہو علی منبر الکوفۃ عن قولہ تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر فقال اللہم غفرا ہذہ الایۃ نزلت فی وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب فانہ قضی نحبہ یوم بدر واما عمی حمزۃ فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر

اشقاها یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ عھد معھود الی حبیبی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راخرجہ ابوبکر بن مردویہ وسبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ وابن حجر فی الصواعق) جناب امیر ایک
دفعہ کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے اس آیت کا شان نزول پوچھا جسکا ترجمہ یہ ہے مومنون میں بعض
ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا انھون نے اس بات کو جس پر اللہ تعالی سے عھد کیا تھا پس ایک ان مین سے وہ ہے کہ اپنا وقت
پورا کر چکا اور ایک ان مین سے وہ ہے کہ انتظار مین ہے جناب امیر فرمانے لگے اے میرے رب بخشیو یہ آیت میرے اور میرے
چچا حمزہ اور میرے چچازاد بھائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ بن حارث بدر
کے روز اپنا وقت پورا کر گئے۔ اور میرے چچا حمزہ احد کے روز اپنا وقت پورا کر چکے اب مین اس بات کی بدبخت
کی انتظار مین ہون کہ اسکو اس سے رنگین کرے اور اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میرے پیارے
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے اسکی نسبت پختہ عہد کیا ہے ✦

(۵) عن زید بن وھب قال قدم علی علی قوم من اھل البصرۃ من الخوارج فیھم رجل یقال لہ الجعد بن
نعجۃ قال اتق اللہ یا علی فانک میت قال علی بل مقتول تضرب علی ھذہ وتخضب ھذہ یعنی لحیتہ من
رأسہ عھد معھود وقضاء مقضی وقد خاب من افتری (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن وہب سے روایت
ہے کہ بصرہ کے خارجیون مین سے ایک گروہ کے پاس جناب امیر تشریف لے گئے ان مین جعد بن نعجہ ایک شخص تھا
جناب امیر سے کہنے لگا یا علی خدا سے خوف کر کیونکہ تو مرنیوالا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا بلکہ مارا جانے والا
ہون مجھے یہان پر ضرب لگائی جائیگی اور یہ رنگین ہوجائیگی اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ عہد
بندہ چکا ہے اور قضا جاری ہوچکی ہے اور نا امید ہوا جھوٹ بولنے والا ✦

(۶) عن ابی الطفیل ان علیا جمع الناس للبیعۃ فجاء عبد الرحمن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم قال
علی ما یحبس اشقاھا فواللہ لیخضبن ھذہ من ھذا واومی الی لحیتہ ورأسہ ثم تمثل بہ اشدد حیازیمک للموت
لان الموت لاقیک ✦ ولا تجزع من القتل ✦ اذا حل بوادیک ✦ (اخرجہ بن سعد وابو نعیم فی الحلیۃ
وابن الاثیر فی الکامل) ابو طفیل نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے بیعت کے لیے لوگون کو جمع کیا اور عبد الرحمن
بن ملجم مرادی بھی بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آیا آپنے دو دفعہ اسکو لوٹا دیا پھر فرمایا اس امت کے
بدبخت کو کیا چیز روکے ہوئے ہے اور اپنی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اس سے رنگین
کرے پھر اسپر ایک مثل کہی سہ اپنی چھاتی کو موت کے لیے تان۔ کیونکہ موت تیرے لیے آنیوالی ہے قتل ہونے
سے تو مت چلا۔ جبکہ وہ تیرے سامنے آجاوے۔

(۷) عن عبیدۃ قال کان علی اذا رای عبد الرحمن بن ملجم المرادی قال سہ ارید حیوتہ ویرید قتلی

عذیری من خلیل من مرادی (اخرجہ ابن سعد) عبید اللہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام عبد الرحمن بن مرادی کو دیکھتے فرماتے بیت میں اسکی زندگی مانگتا ہون اور وہ میرے قتل کرنے کو چاہتا ہے۔ وہ جو میرا دوست اور میرا خلیل اور میری مراد ہے ✦

(۸) عن عثمان بن المغیرۃ قال لما دخل شہر رمضان جعل علی یتعشی لیلۃ عند الحسن ولیلۃ عند الحسین ولیلۃ عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلاث لقم ویقول یاتی امر اللہ واحب ان اکون خمیصا وانما ھی لیلۃ او لیلتان (اخرجہ ابن الاثیر فی تاریخہ) عثمان بن مغیرہ کہتے ہین کہ جب ماہ رمضان آیا جناب امیر ایک رات امام حسن کے پاس اور دوسری رات امام حسین کے پاس اور تیسری رات عبد اللہ بن جعفر طیار کے پاس افطار کرنے لگے اور تین لقمون سے زیادہ نہین تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا حکم آنیوالا ہے مین چاہتا ہون کہ میرا پیٹ دبلا ہو اور ایک دو رات کا معاملہ ہے ✦

(۹) عن الحسن بن کثیر عن ابیہ قال خرج علی لصلوۃ الفجر فاستقبلہ الاوز یصحن فی وجہہ قال فجعلنا نطردھن عنہ فقال دعوھن فانھن نوائح فخرج فاصیب (اخرجہ احمد فی المناقب)

وقال ابن الاثیر ھذا یدل علی انہ علم السنۃ والشہر واللیلۃ التی یقتل فیھا (کامل التواریخ) حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام صبح کی نماز کو گھر سے باہر تشریف لیجانے لگے بطین انکے سامنے ہو کر چلانے لگین ہم انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے ارشاد کیا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے ✦

ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ یہ امر اسپر دال ہے کہ جناب امیر اپنی شہادت کے برس اور مہینے اور اس رات سے کہ جس مین وہ شہید ہوئے واقف تھے ✦

(۱۰) عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال حسین بن علی قال لی علی سنح لی اللیلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللاواء واللدد قال ادع علیہم قلت اللہم ابدلنی بہم من ھو خیر لی منہم وابدلہم بی من ھو شر منی فخرج فضربہ الرجل (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ و اخرج ابو عمر ھذا الحدیث عن حسن البصری) ابو عبد الرحمن السلمی سے منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ آج رات خواب مین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین حضرت نے ارشاد کیا تم انپر دعا کرو مینے کہا اے میرے پروردگار انکے بدلے مین مجھے ان سے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے مین اسکو کسی بدترین کی صحبت مین رکھ۔ پس آپ تشریف لیگئے اور اس آدمی نے

انکو شہید کیا۔

جناب امیرؑ کی شہادت کا بیان

قال ابن سعد انتدب ثلثة نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد الله التمیمی وعمرو ابن بکیر التمیمی فاجتمعوا بمکة وتعاهدوا وتعاقدوا لیقتلن هولاء الثلثة علی ومعاویة وعمرو بن العاص فقال ابن ملجم انا لکم بعلی وقال البرک انا لکم بمعویة وقال عمرو بن بکیر انا لکم بعمرو بن العاص وتعاهدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او لیلة سابع عشر رمضان ثم توجه کل واحد منهم الی المصر الذی فیه صاحبه فقدم ابن ملجم الکوفة فلقی اصحابه من الخوارج فکان لهم ما یرید من لیلة الجمعة سابع عشر سنة اربعین فاستیقظ علی سحرًا فقال لابنه الحسن رأیت اللیلة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ما لقیت من امتک من الاود واللدد فقال ادع الله علیهم فقلت اللهم ابدلنی بهم خیرا منهم وابدلهم بی شرا لهم۔ ودخل ابن النباح الموذن علی ذلک فقال الصلوة فخرج علی من الباب ینادی ایها الناس الصلوة الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسیف فاصاب جبهته الی قرنه ووصل الی دماغه فشد الیه الناس من کل جانب فامسک واوثق واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد نقلت من تاریخ الخلفاء للسیوطی) ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ خوارج مین سے عبد الرحمن بن ملجم المرادی اور برک بن عبد اللہ التمیمی اور عمرو ابن بکیر التمیمی تین آدمی خوارج سے نکلے ہوئے مکہ معظمہ مین جا اکٹھے ہوے اور باہم عہد کیا کہ علی اور معاویہ اور عمرو بن العاص تین شخصون کو قتل کرنا چاہیے ابن ملجم کہنے لگا مین جناب علی کو شہید کرنے کا ذمہ لیتا ہون برک نے کہا مین معاویہؓ کے مارنے کا ذمہ لیتا ہون اور عمرو بن بکیر نے عمرو بن عاص کے ہلاک کرنے کا ذمہ لیا اور تینون نے یہ عہد کیا کہ یہ امر ایک ہی شب مین واقع ہو رمضان کی گیارہوین یا سترہوین کو پہران مین سے ہر ایک اس شہر کیطرف جس مین کہ اسکا مدنظر قیام پذیر تہا روانہ ہوا پس ابن ملجم کوفہ مین پہونچا اور خارجیون مین سے اپنے دوستون سے ملا۔ پس وہ اپنی مہم کا ارادہ کرنے لگے۔ رمضان کی سترہوین ۴۰ھ چالیس کو جناب امیر صبح کو بیدار ہوے اور اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے مینے آج رات خواب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے حضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آے ہین حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ انکے حق مین دعا کرو مینے دعا کی بار الٰہا انکے بدلے مین مجھ کو اچھے لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے انکو کسی بد کی صحبت عطا کر اتنے مین ابن النباح موذن نے آکر الصلوة الصلوة کی آواز بلند کی جناب امیر دروازہ سے باہر نکلے اور ایہا الناس الصلوة الصلوة پکارنے لگے ابن ملجم نے بڑہکر آپ کی

پیشانی سے اوپر سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ دماغ مین بیٹھ گئی پس ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور اسکو پکڑ لیا اور باندھ لیا۔ جناب امیر جمعہ اور ہفتہ کے دن تک زندہ رہے اور اتوار کے روز رحلت فرما گئے +

(۲) قال الزبیر بن بکار کان من بقی من الخوارج تعاقدوا علی قتل علی ومعاویة وعمرو بن العاص فخرج لذلک ثلاثة فکان ابن ملجم هو الذی التزم لهم قتل علی فدخل الکوفة لذلک واشتری سیفا لذلک بالف درهم وسقاه السم وکان فی خلال ذلک یاتی علیا یسأله ویستحمله فحمله الی ان وقعت عینه علی قطام امرأة رائقة جمیلة کانت تری رای الخوارج وکان علی قد قتل اباها واخوتها بالنهروان فخطبها ابن ملجم فقالت له لا اتزوج الا علی مهر لا ارید سواه فقال وما هو قالت ثلاثة آلاف دینار وقتل علی قال ابن ملجم والله لقد قصدت لقتل علی وما اقدمنی هذا المصر غیر ذلک فقالت ان قتلته ونجوت فهو الذی اردت فتبلغ شفاء نفسی ویهنیک العیش معی وان قتلت فما عند الله خیر من الدنیا فقال لها لک ما اشترطت فقالت له سالتمس من یشد ظهرک فبعثت الی ابن عم لها فاجابها ولقی ابن ملجم شبیب بن بجرة الاشجعی فقال یا شبیب هل لک فی شرف الدنیا والآخرة قال وما هو قال تساعدنی علی قتل علی قال ثکلتک امک لقد جئت شیئا ادا۔ کیف تقدر علی ذلک قال انه رجل لا حرس له ولا یخرج الی المسجد الا منفردا دون من یحرسه فنکمن له فی المسجد فاذا خرج الی الصلوة قتلناه فان نجونا نجونا وان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا والآخرة فقال ویلک ان علیا ذو سابقة فی الاسلام مع النبی صلی الله علیه وسلم فا نشرح نفسی بقتله قال ویلک انه حکم الرجال فی دین الله عز وجل وقتل اخواننا الصالحین فنقتله ببعض من قتل ولا تشکن فی دینک فاجابه واقبلا حتی دخلا علی قطام وهی معتکفة فی المسجد الاعظم فی قبة ضربت لنفسها فدعت لهم واخذوا سیوفهم وجلسوا قبالة السدة التی یخرج منها علی فخرج علی الی الصلوة الصبح فبدره شبیب فضربه فاخطاه فضربه ابن ملجم لعنه الله علی رأسه وقال الحکم لله لا لک ولا لاصحابک فقال علی لا یفوتکم الکلب فشد الناس علیه من کل جانب فاخذوه وهرب شبیب خارجا من الباب فلما اخذ قال علی احبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجه ابو عمر) (وابن عبد البر فی الاستیعاب) زبیر بن بکار سے منقول ہے کہ خارجیوں سے جو لوگ کہ جنگ نہروان مین قتل ہونے سے بچ گئے تھے انہوں نے جناب امیر اور معاویہ اور عمرو بن العاص کے قتل کرنے پر معاہدہ کیا اس امر کی انجام دہی کے لیے تین آدمی نکلے ان مین سے عبدالرحمن بن ملجم مرادی بدنام اور شخص تھا جس نے کہ جناب امیر کے قتل کرنیکا ان سے وعدہ کیا تھا پس وہ کوفہ مین اس غرض کے لیے آیا اور ہزار درہم کو ایک تلوار مول لی اور اسکو زہر کا بجھاؤ دیا۔ اس عرصہ مین جناب امیر کی خدمت

مین آتا جاتا رہا تا کہ جناب امیرؑ اسے کوئی کام سپرد کرین آپنے اسے ایک خدمت سپرد کی تاکہ اسکی نگاہ قطامہ پر جا پڑی جو نہایت حسینہ تہی۔ اور خارجیون کی رائے کو دیکہہ رہی تہی جناب امیرؑ نے نہروان کی لڑائی مین اسکے باپ کو اور بہائیون کو قتل کیا ہوا تہا۔ ابن ملجم نے اس سے اپنے نکاح کی درخواست کی اس نے جواب دیا کہ مین ایسے مہر کے سوا کہ بجز اسکے اور کچہہ نہین چاہتی۔ نکاح نہین کر سکتی۔ ابن ملجم نے مہر کی شرح پوچہی قطامہ نے کہا تین ہزار دینار اور جناب امیرؑ کا قتل ہے ابن ملجم نے کہا بخدا تو نے ایسی چیز کو طلب کیا ہے کہ جسکے لیے مین اس شہر مین آیا ہون وہ کہنے لگے اگر تو نے جناب امیرؑ کو قتل کیا اور تو نجات پا گیا پس یہی بات تجہے حاصل ہو جائیگی جو کہ تو چاہتا ہے۔ اور میری طرف سے بہی تجہے مہر مین رعایت حاصل ہوگی۔ اور تجہکو مجہ سے ایک گوارندہ عیش حاصل ہوگا اور اگر تو قتل ہوگا۔ تو پس جو کچہ کہ اسکے پاس ہے وہ دنیا سے بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تجہے چاہیے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطامہ نے کہا مین تجہے ایسے شخص کو ملاتی ہون جو اس کام مین تیری مدد کریگا۔ پس اسنے اپنے چچازاد بہائی کو بلا بہیجا وہ اسکے پاس آیا اسکے بعد ابن ملجم شبیب بن بحیرہ الاشجعی سے ملا اور کہنے لگا اے شبیب کیا تجہے دنیا و آخرت کی شرف حاصل کرنے مین کچہ رغبت ہے۔ شبیب کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیرؑ کا قتل کرنا ہے شبیب نے کہا تیری مان کے نیچے مرین۔ تو نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ ہم کیونکر انپر قابو پا سکتے ہین۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب امیرؑ کا کوئی نگہبان نہین اور مسجد مین وہ تنہا جاتے ہین کوئی انکے ساتہہ محافظ نہین ہوتا۔ ہم کمین مین بیٹہے رہین جب وہ صبح کو نماز کے لیے نکلین تو ہم انکو شہید کر ڈالین۔ پہر اگر ہم بچ گئے بچ گئے اور اگر مارے گئے تو ہم دنیا و آخرت مین ذکر خیر چہوڑ جائینگے شبیب نے کہا ارے تو مرے جناب امیرؑ آنحضرت صلعم کے ساتہہ صاحب سبقت ہین انکے قتل کرنے سے بہلا میرا دل کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ ابن ملجم کہنے لگا تجہ پر سخت افسوس ہے انہون نے خدا کے دین مین لوگون کو منصف مقرر کیا ہے اور ہمارے دیندار بہائیون کو قتل کیا ہے۔ ہم انکو ان قتل شدہ لوگون کی عداوت سے قتل کرینگے تو اپنے دین مین کسی طرح سے شک اور شبہ اپنے دل مین نہ لا شبیب نے اسکی بات کو مان لیا۔ اور دونون ملکر قطامہ کے پاس گئے اس نے مسجد اعظم مین اپنے اعتکاف کے لیے ایک خیمہ کہڑا کیا ہوا تہا اور وہ اس مین معتکف تہے۔ اس نے ان دونون کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ اپنی تلوارون کو لیکر اس دروازے کے پاس بیٹہہ گئے۔ جہان سے جناب امیرؑ مسجد مین آیا کرتے تہے پس جناب امیرؑ صبح کی نماز کے لیے گہر سے باہر تشریف لائے۔ شبیب نے بڑہکر تلوار ماری اسکا وار خالی گیا۔ ابن ملجم نے کہ خدا کی پہٹکار اس پر ہے جناب امیرؑ کے سر اقدس پر تلوار لگائی۔ اور کہنے لگا یا علی حکم خاص خدا کے لیے ہے نہ آپکا ہے نہ آپکے دوستون کا۔ جناب امیرؑ نے لوگون سے کہا دیکہو یہ کتا تم سے کہین بہاگ نہ جاوے لوگ ہر طرف سے اسپر ٹوٹ پڑے اور اسکو گرفتار کر لیا۔ شبیب دروازہ کے باہر سے بہاگ گیا جب ابن ملجم گرفتار ہو گیا جناب امیرؑ نے فرمایا اسکو

قید رکھو اگر میں مرگیا تو تمنے اسکو قتل کر دینا اور مثلہ نہ کرنا۔ اور اگر زندہ رہا تو بخشدینا اور قصاص لینا میرے اختیار میں ہوگا +۔

(۳) عن اللیث بن سعد ان ابن ملجم ضرب علیا فی صلوٰۃ الصبح بسیف کان سمہ بسم ومات من یومہ ودفن بالکوفۃ لیلا (اخرجہ البغوی) واختلفوا ھل ضربہ فی الصلوٰۃ وقبل الدخول فیھا وھل استخلفہ من اتم الصلوٰۃ اوھو اتمھا والاکثر علی انہ استخلف جعدۃ بن ھبیرۃ فصلی بھم تلک الصلوٰۃ (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن ملجم نے جناب امیر کو صبح کی نماز میں زہر کی بجھی تلوار ماری تھی اور اسی روز جناب امیر انتقال فرما گئے تھے۔

اور لوگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپکو عین صبح کی نماز میں تلوار ماری تھی یا کہ نماز سے پہلے۔ اور آیا جناب امیر نے نماز کے تمام کرنے کے لیے کسیکو اپنا خلیفہ کیا تھا یا کہ خود نماز کو پورا کیا تھا۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب امیر نے جعدہ بن ہبیرہ کو نماز کے لیے اپنا خلیفہ کیا تھا اور اس نے اس نماز کو پورا کیا تھا

(۴) عن ھارون بن یحیی قال ان علیا لما ضربہ ابن ملجم قال فزت برب الکعبۃ (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ہارون بن یحیے کہتے ہیں کہ جب ابن ملجم ملعون نے جناب امیر علیہ السلام کو چوٹ لگائی تو جناب امیر نے چلاکے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہے میں رستگار ہوگیا +

جناب امیرؑ کی اپنے قاتل سے ہمدردی

(۱) عن ھشیم مولے الفضل قال لما قتل بن ملجم علیا قال للحسن والحسین عزمت علیکم لما حبستم الرجل فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول و ایاکم المثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ الفضائلی) ہشیم فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو ابن ملجم نے زخمی کیا آپ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرمانے لگے میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب کہ تمنے اس آدمی کو قید کرلیا ہے اگر میں مرجاؤں تو اسکو قتل کرنا اور مثلہ نہ کرنا کیونکہ میںنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ڈرو تم مثلہ کرنے سے اگرچہ گزکھنا کتا ہی ہو +

(۲) عن الحسین بن کثیر عن ابیہ وکان قد ادرک علیا قال خرج علی الی الفجر فاقبل الاوز یصحن فی وجھہ فطردوھن فقال دعوھن فانھن نوایح فضربہ ابن ملجم قلت لہ یا امیر المؤمنین قل بیننا وبین بنی مراد فلا یقوم بھم ثاغیۃ ولا راعیۃ ابدا قال لا ولکن احبسوا الرجل فاذا

ان مت فاقتلوہ فاذا اعش فالمجروح قصاص (اخرجہ احمد فی المناقب) حسین بن کثیر اپنے والد سے کہ اس نے جناب امیر کو دیکھا تھا روایت کرتا ہے کہ جناب امیر صبح گھر سے برآمد ہوئے بطین انکے سامنے ہوکر فریاد کرنے لگین لوگ انکو ہٹانے لگے جناب امیرؑ نے فرمایا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کررہی ہین ۔ پس ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی میںنے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہمارے اور بنی مراد کے درمیان جنگ کی اجازت دیدین تاکہ ان مین اونٹ اور بکری باقی نہ چھوڑا جائے فرمایا نہین لیکن تم اس آدمی کو قید رکھو جب مین مرجاؤن اسکو قتل کردینا اور اگر مین زندہ رہون تو صرف زخم کا بدلہ لیا جائیگا +

(۳) عن حسین بن کثیر قال قال علی النفس بالنفس ان هلکت فاقتلوه وان بقیت رأیت فیہ رائی یا بنی عبد المطلب لا الفینکم تخوضون دماء المسلمین تقولون قد قتل امیر المومنین الا لا تقتلن الا قاتلی انظر یا حسن ان انا مت من ضربتی ھذہ فاضربہ ضربۃ فلا تمثلن بالرجل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ) حسین بن کثیر ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جان کا بدلا جان ہے، اگر مین مرجاؤن تو اسکو مار ڈالنا اور اگر مین زندہ رہا تو اسکی نسبت مین اپنی رائے کو دیکھونگا ۔ ای بنی عبد المطلب تمکو مین مسلمانون کے خون کے پیچھے نہین ڈالتا کہ تم یہ کہو امیر المومنین مارے گئے ہین ۔ خبردار بجز میرے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا ۔ اے حسن نگاہ رکھیو کہ اگر مین اس ضرب سے جو مجھے لگا ہے مرجاؤن ۔ تو تو نے بھی میرے قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا ۔ اور ٹکڑے ٹکڑے نکرنا بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ مثلہ کرنے سے بچو اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو +

(۴) عن الزبیر بن بکار قال قال علی احبسوہ فان انا مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجہ ابو عمر) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے اپنے قاتل ملعون کی نسبت فرمایا اگر مین مرجاؤن تو تم نے اسے بھی مار ڈالنا اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا اور اگر مین زندہ رہا تو مجھے اسکے بخشنے اور بدلا لینے مین اختیار ہوگا +

(۵) عن الزھری قال لما ضرب علی تلک الضربۃ قال ما فعل ضاربی اطعموہ طعامی اسقوہ من شرابی فان عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوہ ضربۃ لا تزیدوہ علیہ (اخرجہ الخوارزمی) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیرؑ کو وہ ضرب لگا فرمانے لگے میرا قاتل میرا کھانا اُسے کھلاؤ ۔ اور میرا پانی اُسے پلاؤ اگر مین زندہ ۔ رہا تو مین اپنے حق کا زیادہ حقدار ہون اور اگر مین مرگیا پس تمنے اسکو ایک ضرب لگانا اور اسپر کسی قسم کی زیادتی نکرنا +

جناب امیر علیہ السلام کی وصیت

(۱) عن الزہری قال اوصیٰ علیؑ الحسن یا حسن لاتغال فی کفنی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول لاتغالوا فی الکفن وامشوا بین المشیین فان کان خیرا عجلتمونی وان کان شرا القیتموہ عن اکتافکم (اخرجہ الخوارزمی) زہری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیرؑ نے حضرت حسن علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے حسن میرے کفن کو غالیہ نہ لگانا۔ کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ کفن میں غالیہ نہ لگاؤ۔ اور دو رفتاروں کے درمیان ہوکر چلنا (یعنے نہ دوڑتے ہوئے اور نہ زیادہ آہستہ) کیونکہ اگر کوئی امر نیک پیش آنے والا ہوگا تو تمنے میرے لیے اسکی تعجیل ہی کی ہوگی۔ اور اگر برائی پیش آنیوالی ہوگی تو تمنے اپنے کندہے کا بوجہ ہلکا کیا ہوگا *

(۲) عن الحسن قال لما حضرت ابی الوفات قبل یوصی فقال ھذا ما اوصی بہ علی بن ابی طالب اخو محمد صلی اللہ علیہ وابن عمہ وصاحبہ اول وصیتی اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وخیرتہ بعلمہ وارتضاہ لخلقہ وان اللہ باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالھم عالم بما فی الصدور ثم ان اوصیک یا حسن وکفی بک وصیا بما اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاذا کان ذلک فالزم بیتک وابک علی خطیئتک ولا تکن الدنیا اکبر ھمک واوصیک یا بنی بالصلوۃ عند وقتھا والزکوۃ فی اھلھا عند محلھا والصمت عند الشبہ والاقتصاد والعدل فی الرضا والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمۃ المجھود واصحاب البلاء وصلۃ الرحم وحب المساکین ومجالستھم والتواضع فانہ من افضل العبادۃ وذکر الموت والزھد فی الدنیا فانک رھن الموت وغرض بلاء وطریح سقم واوصیک بخشیۃ اللہ تعالیٰ فی سرائرک وعلانیتک وانھاک عن مخالفۃ الشرع بالقول والفعل واذا عرض لک شیء من امر الآخرۃ فابدأ بہ فاذا عرض لک امر من الدنیا فتأنہ حتی تصیب رشدک فیہ وایاک ومواطن التھمۃ والمجلس المظنون بہ السوء فان قرین السوء یغیر جلیسہ وکن للہ یا بنی عاملا وعن الخنی زجورا وبالمعروف آمرا وعن المنکر ناھیا وآخ الاخوان فی اللہ واحب الصالح لصلاحہ ودار الفاسق عن دینک وابغضہ بقلبک وزائلہ باعمالک لئلا تکون مثلہ وایاک والجلوس فی الطرقات ودع المماراۃ ومجاراۃ من لا عقل لہ واقتصد یا بنی فی معیشتک واقتصد فی عبادتک وعلیک فیھا بالامر الدائم الذی تطیقہ والزم الصمت تسلم وقدم لنفسک تغنم وتعلم الخیر تعلم وکن ذاکرا للہ تعالیٰ علی کل حال وارحم من اھلک الصغیر ووقر الکبیر ولا تاکل طعاما حتی تصدق منہ

قبل اکله وعلیك بالصوم فانه زکوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جلیسك واجتنب عدوك وعلیك بمجالس الذکر واکثر من الدعاء فانی لم آلك یا بنی نصحا وهذا فراق بینی وبینك واوصیك باخیك محمد خیرا فانه ابن ابیك وقد تعلم حبی له واما اخوك الحسین فهو شقیقك وابن امك وابیك والله الخلیفة علیکم وایاه اسال ان یصلحکم وان یکف الطغاة البغاة عنکم والصبر الصبر حتی یقضی الله هذا الامر ولا حول ولا قوة الا بالله (نور الابصار) جناب امام حسن علیه السلام سے روایت ہے کہ جب جناب امیر والد ماجد علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آگیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت علی ابن ابیطالب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بہائی اور انکا ابن عم اور انکا مصاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور محمد اسکے رسول اور برگزیدہ ہین اس نے اپنے علم سے انکو رسالت کے لیے انتخاب کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کے لیے انکو پسند کیا۔ اور جو لوگ کہ قبرون مین ہین انکو اللہ تعالے زندہ کریگا اور آدمیون سے انکے اعمال کی پرسش فرمائیگا۔ اور جو کچھ کہ لوگون کے دلون مین ہے اسکو وہ جانتا ہے۔ بعد اسکے اے حسن مین تجھ کو وصیت کرتا ہون اور میری وصیت ادا کرنے کے لیے تجھے کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے۔ پس جبکہ ایسا ہو تو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر اور دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف کر۔ اور اے میرے فرزند مین تجھ کو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اسکے وقت پر ادا کیا کر۔ اور جب زکوۃ دینے کا محل ہو تو اسکے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس مین ساکت رہا کر۔ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ اور مہمان کی تکریم کر۔ اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا ہون انپر رحم کر اور صلہ رحم بجالا اور مسکینون سے محبت کر اور انکے پاس بیٹھا کر اور ان سے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ۔ اور دنیا مین خلاف کیا کر اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا۔ اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون اپنے ظاہر اور باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل مین کہ شرع شریف کی مخالفت ہو منع کرتا ہون اور جب کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین جلدی کر اور جب کوئی امر دنیا مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین تامل کر یہانتک کہ اپنے بہبودی کو اس مین تحقیق کر لے اور ایسے مقامات مین کہ جسمین تہمت کا شبہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو بچا کر اسواسطے کہ جو شخص کہ خود برا ہے وہ اپنے ہم صحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالے کے لیے خاص اور خالص کر اور گناہگار کو تنبیہ اور اچھی بات کا حکم کر اور بری باتون سے منع کیا کر اور بہائیون سے خدا کی راہ مین دوستی کر اور صالح شخص سے بسبب اسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل مین اسکو

برا سمجھ اور اپنے اعمال مین اس سے علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو بہی مثل اسکی ہو جائے اور بازارون مین نہ بیٹھا کر اور
بے وقوفون سے صحبت نہ کیا کر دانکی ہمسائگی اختیار کر او سا اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات
مسنونہ مین سے اسی چیز کو اختیار کر کہ جسکے ادا کرنے کی تجھے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکھہ سکو۔ اور سکوت کو اپنے
اوپر لازم کرے کہ اسکے سبب سے تو برائیون سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تاکہ تجھے غنیمت
حاصل ہو اور ہر حال مین خدا کو یاد کیا کر اور تیرے عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اسپر رحم کر اور جو کبیر السن
ہو اسکی بندگی کر اور جب تو کہانا کہانے لگے تو پہلے اس مین سے صدقہ دیدیا کر اور تجھ کو روزہ رکہنا لازم ہے
اسلیے کہ وہ بدن کی زکوۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار
رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر۔ اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون بیٹھا کر کہ جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہو اور
اکثر دعا کیا کر۔ اے فرزند مینے تجھے نصیحت کرنے مین کچہ کوتاہی نہین کی ہے۔ اور اب میرے اور تیرے درمیان
جدائی ہوتی ہے مین تیرے بہائی محمد حنفیہ کے باب مین تجھے نیکی کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تیرے باپ کا
بیٹا ہے اور مجھے جو کچہ کہ اس سے محبت ہے تو اسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بہائی حسین پس وہ تیرا ہم بطن بہائی ہے
اور تیری مان اور تیرے باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالی میرے بعد تمہارا نگہبان ہے اور مین اس سے سوال کرتا ہون کہ
تمہارے کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کے اور باغیون کے شر کو تم سے دفع کرے اور تجھے صبر کرنا چاہیے
یہانتک کہ اس بات مین حکم کرے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ❊

جناب امیرؑ کے انتقال کا بیان

عن عمرو بن ذی مر قال لما اصیب علی بالضربۃ دخلت علیہ و قد عصب راسہ قال قلت یا امیر المؤمنین ارنی
ضربتک قال فحلہا فقلت خلاش طیس لیثیٔ قال انی مفارقکم فبکت ام کلثوم من وراء الحجاب فقال لہا
اسکتی فلو ترین ما اری لما بکیت قال فقلت یا امیر المؤمنین ماذا تری قال ھذہ الملائکۃ وفود والنبیون
وھذا محمد صلی اللہ علیہ یقول یا علی ابشر فما تصیر الیہ خیر مما انت فیہ (اخرجہ ابن الاثیر) عمرو بن ذی مر سے
روایت ہے کہ جب آپ کو زخم لگا مین انکی خدمت مین گیا وہ اپنے سر کو تہکا باندہے ہوئے تہے مینے کہا یا امیر
المؤمنین مجھے اپنا زخم دکہا دیے انہون نے پٹکا کہولا اور مجھے زخم دکہایا مینے کہا تو اسا زخم ہے اور کچہ بہی نہین ہے
فرمانے لگے مین تم سے جدا ہوتا ہون جناب ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگین جناب امیرؑ نے فرمایا چپ رہو
جو کچہ کہ مین دیکہتا ہون اگر تم بہی دیکہتین تو ہرگز نہ روتین مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کیا دیکہتے
ہین کہنے لگے یہ فرشتون کے سفیر اور انبیا تشریف لائی ہین اور یہ جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قدم رنجہ فرمایا ہے اور کہہ رہے ہیں یا علی بشارت ہو جس حال میں کہ تو ایسا ہے اس سے عمدہ تیری حالت ہونیوالی ہے

(۲) عن عبد الرحمن بن حبیب قال لما فرغ علی من وصیة قال اقرء علیکم السلام و رحمة الله و برکاته ثم لم یتکلم الا بلا اله الا الله حتی قبضه الله وغسله ابناه وعبد الله بن جعفر وصلی علیه الحسن وکبر علیه اربعا وکفن فی ثلاثة اثواب لیس فیها قمیص ودفن فی السحر (اخرجه ابن الاثیر) عبد الرحمن بن حبیب کہتے ہیں کہ جب جناب امیر وصیت سے فارغ ہوئے فرمایا میں تمکو سلام علیکم کہتا ہوں اور خدا کی رحمت اور اسکی برکت تم پر ہو پہر آپنے بجز لا اله الا الله کے اور کوئی کلام نہ کیا یہانتک کہ انتقال فرما گئے۔ انکے دونو بیٹوں اور عبد الله بن جعفر نے انکو غسل دیا اور حسن علیہ السلام نے انکی جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں اور تین کپڑوں میں کہ ان میں قمیص نہیں تہا صبح کے قریب انکو دفن کیا۔

(۳) وقال الجندی صلی علیه الحسن وکبر علیه اربع تکبیرات وقیل تسعا (اخرجه محب الطبری فی الریاض) جندی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جناب امیر پر امام حسن علیہ السلام نے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں بعض کہتے ہیں نو تکبیریں کہیں۔

(۴) روی هارون بن سعید انه کان عنده مسک واوصی ان یحنط به وقال فضل من حنوط رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه البغوی) ہارون بن سعید سے روایت ہو کہ جناب امیر کے پاس قدرے مشک تہا وصیت فرمائی کہ اس سے میرے کفن کو معطر کیا جائے اور فرمایا کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچا ہوا ہے۔

وہ قدرتی آثار جو جناب امیر کی شہادت سے نمودار ہوئے

(۱) عن ابن شهاب الزهری قال قدمت دمشق وانا ارید العراق فاتیت عبد الملک بن مروان لاسلم علیه فوجدته فی قبة فسلمت وجلست فقال یا ابن شهاب اتعلم ما کان ببیت المقدس صباح قتل علی فقلت نعم فقمت ودرت الناس حتی اتیت خلف القبة وحول الی وجهه فقال ما کان فقلت لم یرفع حجر من بیت المقدس الا وجد تحته دم عبیط فقال لا یعلم هذا احد غیری وغیرک فلا یسمعوا منک فما حدثت به احدا حتی توفی (اخرجه ابن الضحاک والخوارزمی) ابن شہاب زہری سے منقول ہو کہ میں دمشق میں گیا اور میرا عراق کی طرف جانیکا ارادہ تہا۔ پس میں عبد الملک بن مروان کے پاس سلام کرنیکو گیا وہ ایک خیمہ میں تہا میں نے سلام کیا اور بیٹہ گیا عبد الملک مجہ سے کہنے لگا اے ابن شہاب تجہے معلوم ہے کہ جس روز جناب امیر علیہ السلام شہید ہوئے تہے اس روز بیت المقدس میں کیا ہوا تہا میں نے کہا ہاں مجہے معلوم ہے عبد الملک کہنے لگا میرے پاس چلا آ۔ میں لوگوں کے پس پشت ہو کر خیمہ کی پشت کیطرف اسکے پاس گیا اور اس نے میری طرف مونہہ پہیر لیا۔ اور کہنے لگا

کیا بات ہے بیٹے کہا اس روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا تھا کہ اسکے نیچے تازہ خون نظر نہیں آتا تھا۔
عبدالملک کہنے لگا کہ میرے اور تیرے سوا کوئی اس راز سے خبردار نہیں ہونا چاہیے اور تجھ سے کوئی اس بات کو نہ سُنے
ابن شہاب کہتا ہے کہ عبدالملک کے مرتے تک میں نے اسکا تذکرہ پھر کسی سے نہیں کیا

قال الحافظ ابوبکر بن الحسین البیہقی قلت کذا روی فی ہاتین الروایتین وروی باسناد صحیح عن الزہری
ان ذلک کان حین قتل الحسین ولعلہ وجد عند قتلہما جمیعا (نقلہ الزرندی فی درر السمطین) حافظ
ابوبکر بن حسین بیہقی کہتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں اسطرح کا بیان ہے اور زہری سے روایت ہے بیت المقدس کے
پتھروں کے نیچے تازہ خون جما ہوا پایا تھا۔ اور اس روایت کی سندیں صحیح ہیں شاید کہ اسنے دونوں صاحبوں
کی شہادت کے وقت ایسا پایا ہو۔

(۲) عن ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف بابن الوفا قال کنت فی مسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول
مقام ابراہیم فقلت ما ہذا قالوا راہب قد اسلم فہو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیہ فاذا شیخ
کبیر علیہ جبۃ صوف وقلنسوۃ صوف عظیم الجثۃ وھو قاعد عند مقام ابراہیم سمعتہ یقول کنت قاعدا
فی صومعتی فی بعض الایام فاشرفت منہا اشرافۃ فاذا الطائر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی
شاطی البحر فتقایا فرمی من فیہ ربع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا اخرا ثم طار وعاد
وتقایا ھکذا الی ان تقایا اربعۃ ارباع الانسان ثم طار فدنت الارباع بعضہا من بعض فالتامت فقام
منہا انسان کامل وانا اتعجب اذ رایت فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم عاد فاختطف اخر ثم طار وھکذا
الی ان اختطف جمیعہ فبقیت متفکرا انحسران لا کنت سالتہ من ھو وما قصتہ فلما کان فی الیوم الثانی
اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعلہ بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی
مبادرا الیہ ودنوت منہ وسالتہ من انت فسکت عنی فقلت بحق من خلقک من انت قال انا ابن ملجم فقلت
وما فعلت قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل بی ھذا الطائر یقتلنی کل یوم قتلۃ۔ فہذا اخری فانقض
الطائر فاخذ ربعہ وطار فسالت عن علی فقالوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاسلمت (اخرجہ
الخوارزمی) ابو القاسم حسن بن محمد المعروف بابن الوفا سے منقول ہے کہ میں کعبہ میں تھا۔ لوگوں کو دیکھا مقام
ابراہیم کے گرد مجتمع ہیں میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا ایک راہب مسلمان ہو گیا ہے اور ایک عجیب
بات بیان کرتا ہے۔ پس میں اسکے دیکھنے کو گیا دیکھا کہ ایک بڈھا قوی جثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ اور کملی
کی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا ہے اور سب لوگ
کان دہرے سن رہے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے صومعہ میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے دیکھا

ایک طائر مثل بڑے چیل کے دریا کے کنارے ایک بڑے پتہر پر بیٹہہ گیا اور بعد اسکے اسنے قے کی یاسکے موہنہ سے جو نہائی آدمی کی نکلی بعد اسکے اڑ گیا اور تہوڑی دیر غائب رہا بعد اسکے پہر آیا اور قے کی تو دو سرا چوتہائی ٹکڑا نکلا بعد اسکے اڑ گیا۔ اور پہر آکر قے کی اور اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اسکے موہنہ سے نکلے بعد اسکے پہر اڑ گیا پس وہ چاروں ٹکڑے آپس میں ملگئے اور ان سے پورا آدمی بنگیا مجہے اسکے دیکہنے سے نہایت تعجب ہوا ناگاہ وہ طائر پہر آیا اور اس آدمی پر گرا اور جہپٹکر اسکا چوتہا حصہ اڑا لیگیا۔ اسیطرح پوری اس آدمی کو اڑا لیگیا مجہے نہایت فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اس آدمی سے اسکا حال دریافت نہ کیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پہر آیا اور گذرے ہوئے دن کی طرح سے کرنے لگا جب چاروں ٹکڑے مل گئے۔ اور وہ شخص پورا آدمی بنگیا میں اپنے صومعہ سے اترکر اسکیطرف دوڑا اور اسکے نزدیک جاکر اس سے پوچہنے لگا تو کون ہے وہ خاموش رہا۔ پہر مینے اسے خدا کی قسم دیکر پوچہا کہ مجہے بتا تو کون ہے وہ خاموش ہوگیا۔ مینے پہر کہا تجہکو قسم ہے اسکی جس نے تجہکو پیدا کیا ہے مجہے سچ بتا تو کون ہے وہ کہنے لگا میں ابن ملجم ہوں مینے اس سے پوچہا تیرا اس طائر کے ساتہ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا مینے جناب علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے اسلیے اللہ سبحانہ وتعالی نے مجہپر اس طائر کو مقرر کیا ہے کہ میرے ساتہ پہر ذریعہ فعل کرتا ہے جو تونے دیکہا ہے بعد ازاں میں اپنے صومعہ سے باہر نکلکر پوچہا کہ علی بن ابی طالب کون ہیں معلوم ہوا کہ وہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بہائی ہیں پس میں اسلام سے مشرف ہوا۔

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابی رزین قال خطب الحسن بن علی حین قتل علی فقال یا اہل العراق لقد کان فیکم رجل قتل اللیلۃ واصیب الیوم لم یسبقہ الاولون ولم یدرکہ الاخرون کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعثہ فی سریۃ کان جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فلا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ (اخرجہ ابن جریر فی تہذیبہ والدولابی) والطبرانی فی الکبیر عن ہبیرۃ بن مریم ابن ابی رزین سے مروی ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پاگئے جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق کل تم میں ایک ایسا آدمی موجود تہا جو رات کو قتل ہوا اور آج خدا کے پاس پہونچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے گئے اور نہ پچہلے اسکے تک نہیں پہونچ سکیں گے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی فوج کا سردار بناکر بہیجا کرتے تہے تو جبریل انکے دہنی طرف اور میکائیل انکے بائیں طرف ہوتے تہے جب تک کہ خدا تعالے انکو فتح نہیں دیتا تہا وہ واپس نہیں ہوتے تہے

(۲) عن الحسن انه لما قتل علی قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه فقال اما بعد والله لقد قتلتم اللیلۃ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسی بن مریم وفیہا قتل یوشع بن نون فتی موسی (اخرجہ ابن جریر فی تاریخہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمانے لگے اے لوگو خدا کی قسم ہے تمنے آج ایسی رات مین ایک آدمی کو مارا ہے جسمین کہ قرآن اترا ہے اور جس رات مین عیسی بن مریم آسمان پر اٹہائے گئے اور جس رات مین جناب موسی کے نوجوان یوشع بن نون قتل ہوے ۔

(۳) عن عمرو بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی لقد فارقکم رجل ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لیعطیہ الرایۃ فلا ینصرف حتی یفتح اللہ علیہ ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائۃ درہم کان یرصدھا الخادم لاھلہ (اخرجہ احمد) عمرو بن حبشی سے منقول ہے کہ جناب امیر کی وفات کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے ہمین خطبہ مین ارشاد کیا کہ آج تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم اسے علم عطا فرماتے تو جب تک خدا اسے فتح نہ دیتا وہ واپس نہ ہوتا اس نے سونا چاندی سوا سات سو درہم کے اور کچھ نہین چھوڑا ۔ اپنے اہل کے لیے خادم اس سے لینا چاہتا تھا ۔

جناب امیر کی وفات پر لوگون کی رائین

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما بلغہا موت علی بن ابی طالب لتصنع العرب ما شاءت فلیس لہا احد ینہاہا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جبکہ انکو جناب امیر علیہ السلام کی وفات کا حال معلوم ہوا فرمانے لگین اب عرب جو چاہے سو کرے کوئی اُس کا خصم نہین رہا ۔

(۲) وکان معاویۃ یکتب فیما ینزل بہ لیسال لہ علی بن ابی طالب عن ذلک فلما قتل علی قال ذہب الفقہ والحکم بموت ابن ابی طالب فقال عتبۃ اخوہ لا یسمع ہذا اھل الشام فقال دعنی عنک (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) امیر معاویہ کو جو امور کہ دشوار پیش آیا کرتے تھے انکو لکھکر جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کرتا تھا جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوگئے تو امیر معاویہ کہنے لگے ابن ابی طالب کی موت سے فقہ اور حکمت جاتی رہی عتبہ اسکا بھائی کہنے لگا کہین یہ بات اہل شام نہ سن لین معاویہ نے کہا چھوڑ مجھے ۔

آنحضرت کا جناب امیر سے فرمانا کہ یا علی اپنا ہاتھ بڑہا اور میرے ساتھ جنت مین جہان

مین داخل ہون تو بہی داخل ہو

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لما طعن ابی و امر بالشوریٰ دخلت علیہ ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت یا ابت ان الناس یزعمون ان ہولاء الستۃ لیسوا برضی بعلی قال اسندونی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی سدیلک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابو بکر الشافعی و ابو الحسن بن بشیر فی فوائدہ و ابن عساکر و الدیلمی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد ماجد زخمی ہو گئے اور انہون نے مشورت کر لینے کا حکم دیا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا انکے پاس جا کر کہنے لگین اے ابا لوگ خیال کرتے ہین کہ چہون جناب علی سے ناراض ہین۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھ کو تکیہ لگا دو پہر بولے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ ای علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین دے اور داخل ہو قیامت کے روز میرے ساتھ جہان کہ مین داخل ہون ۔

جناب امیر کا آنحضرت کے ساتھ جنت مین ایک گھر مین ہونا

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی و انت اخی و رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ یا علی تم جنت مین میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے قصر مین ہوگے۔ اور تم میرے بہائی اور رفیق ہو پہر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑہی کہ بہائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انا و ایاک و ہذان فی مکان واحد یرید بہذین الحسن و الحسین (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی فی الکبیر) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد کیا یا علی مین اور تو اور یہ دونون جنت مین ایک مکان مین ہونگے اور ان دونو سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن اور حسین سے تہی ۔

(۳) عن علی قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا فی المنام فاستسقا الحسین قال فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی شاۃ لنا بکی فحلبہا فدرت فجاءہ الحسین فنحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا و لکنہ یعنی الحسن استسقا قبلہ ثم قال انی و ایاک و ہذین و ہذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المسند) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک شب جناب سید مطہ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے میں سوتے تو تھا حسین علیہ السلام کو پیاس لگی جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر تشریف لے گئے اور ایک تھوڑی دودھ والی بکری اپنے ساتھ لائے اور اسکو دو کر برتن
میں دودھ ڈالدیا حسین علیہ السلام اسکو پینے لگے حضرت نے انکو ہٹا دیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرنے لگیں
شاید حسن ان دونوں میں سے زیادہ پیارے ہیں آپنے فرمایا نہیں۔ لیکن حسن اس سے پہلے پیاسا ہوا ہے
پھر حضرت نے فرمایا میں اور تو اور یہ دونوں اور یہ اونگھنے والا قیامت کے روز ایک مکان میں ہونگے ✦

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے ستارے کی طرح چمکنا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی یزھر باھل الجنۃ کما یزھر کوکب الصبح
باھل الدنیا (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار)
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی جنت والوں پر اسطرح سے چمکیگا
جسطرح سے صبح کا ستارہ دنیا کے لوگوں پر چمکتا ہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یا علی انک اول من یقرع باب الجنۃ فتدخل فیھا بغیر
حساب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اھل البیت) جناب امیر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے تھے کہ یا علی تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا
اور بغیر حساب کے اس میں داخل ہوگا ✦

جناب امیر کا قطعی مغفور ہونا

(۱) عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یا علی ان اللہ قد غفر لک ولولدک
ولاھلک ولمحبیک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق اللہ تعالی نے تجھے اور تیری اولاد
کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے ✦
عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر لک مع انک مغفور تقول
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السموت السبع والارضین ورب العرش

العظیم والحمد للہ رب العلمین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ مجھسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں تجھسا ایسے چند کلمات بتائیں کہ جب تو انکو پڑھے تو خدا تجھے باوجودیکہ تو بخشا ہوا ہے بخشدے تو یون کہا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو حلم والا اور کرم والا ہے اور نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو برتر اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو ساتون زمینون اور آسمانون کا پالنے والا ہے اور سب تعریف ہی خدا کے لیے جو تمام جہانون کا پرورش کرنیوالا ہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول خدا کے سامنے دعوے کے لیے اٹھنا

(۱) عن قیس بن عبادة عن علی قال انا اول من یجثوا للخصومة بین یدی الرحمن یوم القیمة قال قیس فیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزة وعبیدة الحارث وشیبة ابن ربیعة وعتبة بن ربیعة والولید بن عتبة (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے جھگڑنے کے لیے اٹھایا جاؤنگا۔ قیس کہتے ہین کہ جن لوگون نے بدر کے روز باہم مبارزت کی تھی یعنے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کفار مین سے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ پس انکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یہ دو مدعی جھگڑتے ہین اپنے رب پر ✦

جناب امیر کا سب سے اول جنت مین داخل ہونا

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتذاکر اصحاب الجنة فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اول اھل الجنة دخولا الیھا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا اہل جنت مین سے سب سے پہلے اس مین داخل ہونیوالا علی بن ابی طالب ہے ✦

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجہ ابن سعد والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سب سے اول جنت مین مین اور تو اور فاطمہ اور حسنین داخل ہونگے مینے عرض کیا ہمارے محب فرمایا وہ تمہارے بعد

جناب امیر کا سب سے اول حوض پر وارد ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے لیے فرمایا کہ یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور سب سے پہلے مجھ سے حوض پر قیامت کے روز مصافحہ کرے گا +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد علی الحوض اھل بیتی (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے اہل بیت وارد ہوں گے +

(۳) عن سلمان اول ھذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کا سب سے پہلے حوض پر وارد ہونیوالا اور سب سے پہلے ایمان لانیوالا علی بن ابی طالب ہے +

جناب امیر کا قیامت کے روز صاحب حوض ہونا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ فیہ اکواب کعدد نجوم السماء وسعۃ حوضی ما بین جابیۃ الی صنعاء (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہونگے اس پر پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق ہونگے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی +

جناب امیر کا حوض سے منافقوں کو ہنکانا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معک یوم القیامۃ عصا من عصی الجنۃ تذود بھا المنافقین عن الحوض (اخرجہ الطبرانی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تیرے پاس قیامت کے روز جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا تو منافقوں کو اسکے ساتھ حوض سے ہانکے گا +

(۲) عن علی قال لاذودن بیدی ھاتین القصیرتین عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما یذاد الابل الغریبۃ عن حیاضھا (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت

ہے کہ البتہ مین ان دونون سے نئی ننّے ہاتہون کے ساتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے کفار اور منافقون علموں کو ہانک دونگا جسطرح سے کہ پرایا اونٹ اپنے حوض سے ہانکا جاتا ہے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتی تہی کہ قیامت کے روز تو میرے آگے آگے ہوگا پس مجہ کو لواء الحمد دیا جائیگا مین وہ تجہے دیدونگا تو لوگون کو میرے حوض سے ہٹا دیگا +

جناب امیر کا گہر جنت مین حضرت کے گہر کے مقابل ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب محمد لقد اریت اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی ان منزلتک مقابل منزلی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اے میرے اصحاب معراج کی رات مین مجکو تم سب کے گہر دکہائے گئے کہ میرے گہر سے کسقدر فاصلہ رکہتے ہین یا علی تو راضی نہین ہوتا کہ تیرا گہر میرے گہر کے مقابل ہوگا +

جناب امیر کا گہر حضرت کے اور حضرت ابراہیم کے گہر کے بیچ مین ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ ضرب لی قبۃ من یاقوتۃ حمراء عن یمین العرش وضرب لابراہیم قبۃ من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سید دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ قیامت کے روز میرے لیے سرخ یاقوت کا خیمہ دہنے طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور میرے والد ابراہیم کے لیے سبز یاقوت کا خیمہ بائین طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور علی کے لیے ہم دونو کے بیچ مین سفید موتی کا قبہ کہڑا کیا جائیگا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلون کے درمیان مین ہے کیا خیال ہے +

(۲) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراہیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراہیم فیا لہ من حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے تہے تحقیق خدا نے مجہے اپنا خلیل بنایا جیسے کہ ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تہا اور بہ تحقیق میرا قصر جنت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے مقابل ہوگا اور

علی بن ابیطالب کا قصر میرے قصر اور حضرت ابرہیم علیہ السلام کے قصر کے درمیان میں ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلوں کے درمیان میں ہوگا۔

ذکر اس حور کا جو جنت میں جناب امیر کی خدمت میں ہوگی

عن علی ع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی واقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ و ناولنی سفرجلۃ فکنت اقلبھا فانفلقت وخرجت حوراء لم ار احسن منھا فقالت السلام علیک یا محمد فقلت وعلیک السلام ومن انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلی من عنبر و وسطی من کافور واسفلی من مسک وعجنی بماء الحیوان وقال کونی فکنت خلقنی لاخیک وابن عمک علی بن ابی طالب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شب معراج میں جب ہم آسمان پر گئے جبرئیل نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں جنت کے درجات میں سے ایک درجہ میں بٹھایا۔ اور ایک بہی ہاتھ میں دیدی ہم اسکو اپنے ہاتھ میں پہرا رہے تھے ناگاہ وہ شق ہوگئی اور اس میں سے ایک خوب صورت حور نکلی کہ ہم نے اس سے بہتر کبھی نہیں دیکھی تھی اس نے ہمیں سلام کیا ہم نے جواب سلام دیکر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں راضیۃ المرضیہ ہوں خدا نے مجھے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی جسم کافور کا ہے اور نیچے کا دھڑ مسک کا ہے اور میرے عنصر کو آب حیات سے خمیر کیا اور فرمایا ہو جا میں بنگئی مجھ کو خدا نے آپکے بہائی اور ابن عم علی بن ابیطالب علیہ السلام کے لیے پیدا کیا ہے

جناب امیر کو جو اونٹنی کہ جنت میں ملیگی

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا یا علی ورکبتھا مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو قیامت کے روز جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی ملیگی اور یا علی تم اسپر سوار ہوگے تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہوگے۔

جناب امیر کی ملاقات کے لیے انبیا علیہم السلام کا مشتاق ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب وما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم شب معراج مین کسی آسمان پر سے ہوکر نہین گذرے کہ اس فلک کے رہنے والے علی کے ملنے کے مشتاق نہ دیکھے ہون اور جنت مین کوئی نبی ایسا نہین کہ علی کا مشتاق نہ ہو۔

جناب امیر کو جنت مین سات باغون کے ملنے کا وعدہ

عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فی حیطان المدینۃ فمررنا بحدیقۃ فقال علی ما احسن ھذہ الحدیقۃ یا رسول اللہ فقال حدیقتک فی الجنۃ احسن منھا ثم اومی بیدہ الی راسہ ولحیتہ ثم بکا حتی علا بکاوہ قیل ما یبکیک قال ضغائن فی صدور قوم لا یبدونھا لک حتی تفقدونی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس) ابن عباس سے مروی ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کی معیت مین مدینہ کے باغون مین سے ہوکر گذرا جناب امیر نے کہا یہ باغ کیا ہی اچھا ہے حضرت نے فرمایا جنت مین تیرا باغ اس سے بھی بہتر ہے پھر حضرت جناب امیر کی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ فرماکر رونے لگے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہوگئی۔ عرض کیا گیا۔ حضور کیون روتے ہین فرمایا ایک قوم کے دل مین کھوٹ بھرا ہوا ہے وہ میرے بعد ظاہر ہونگے۔

عن علی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدی ونحن نمشی فی بعض سکک المدینۃ اذ اتینا علی حدیقۃ فقلت یا رسول اللہ ما احسنھا من حدیقۃ فقال ما احسنھا ولک فی الجنۃ احسن منھا حتی مررنا بسبع حدائق وکل ذلک اقول لہ ما احسنھا وھو یقول لک فی الجنۃ احسن منھا۔ فلما خلا لہ الطریق اعتنقنی ثم اجھش باکیا فقلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن لک فی صدور اقوام لا یبدونھا لک الا من بعد موتی قال فقلت یا رسول اللہ فی سلامۃ من دینی قال فی سلامۃ من دینک (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونو مدینہ کی گلیون مین پھر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ مین پہونچے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لیے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے یہانتک کہ ہم سات باغون مین گئے جب مین یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے پھر جب خالی رستہ مین پہونچے تو مجھکو حضرت نے گلے سے لگایا بعد اسکے آپ رونے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا تیرے لیے لوگون کے دلون مین کینہ بھرا ہوا ہے کہ اسکو تیرے لیے میرے مرنے کے بعد ظاہر کرینگے مینے

ساما یا رسول اللہ میرے دین کی سلامتی میں یہ بات ہوگی فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی میں ۔

جناب امیر کو جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولی ولیست لک الاخرۃ الاولی لک والثانی علیک (اخرجہ الهروی والحکیم الترمذی وابو نعیم فی المعرفۃ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تو اسکا ذوالقرنین ہے پس تو دیکھکر دوبارہ مت دیکھ کیونکہ پہلا دیکھنا تو تیرے لیے ہے ایسے قابل گرفت نہیں کیونکہ تو نے ناگہان طور پر دیکھا ہے اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو پھر دیکھنا تیرے لیے نہیں ہے یعنی جائز نہیں ۔

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت میں عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ مالو قسم علی اہل الارض لوسعہم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے جنت میں وہ چیز ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے لوگوں کو تقسیم کیجائے تو بچ رہے ۔

جناب امیر کا سب سے اول حلۂ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفرا من اصحابہ ولم یکس علیا وکانہ رای فی وجہ علی غبارا فقال یا علی اما ترضی انک ان تکسی اذا اکسیت وتعطی اذا اعطیت (اخرجہ الذہبی وابو طاہر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چند صحابہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنائے علی اسوقت موجود نہیں تھے جب وہ آئے انکے چہرہ پر کدورت پائی جاتی تھی پس حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم راضی نہیں جب مجھے لباس پہنایا جاوے تو تمہیں بھی پہنایا جائے اور جب مجھے دیا جائے تمہیں بھی دیا جائیگا ۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم لخلتہ ثم انا لصفوتی ثم علی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو باعث انکے خلیل ہونے کے لباس پہنایا جائیگا پھر مجھے میری برگزیدگی کی وجہ سے پھر علی کو

جناب امیر کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی کہ تم قیامت کے روز ہمارے آگے ہوگے مجھکو لواء الحمد دیا جائیگا اور ہم تمہیں دینگے اور تم ہمارے حوض سے لوگوں کو ہٹا دوگے۔

(۲) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قالوا یا رسول اللہ من یحمل رایتک یوم القیامۃ قال من یحسن ان یحملها الا من حملها فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ نظام الملک فی الامالیہ والطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے روز آپکا لوا کوئی اٹھائیگا آپنے فرمایا کوئی نہیں اٹھائیگا مگر وہ شخص کہ دنیا میں اٹھاتا تھا۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتواری فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم میرے جسم کو دھوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر میں رکھوگے اور جو میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے علمدار ہو۔

(۴) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ جب احد کے روز میرا ہاتھ زخمی ہوگیا اور میرے ہاتھ سے علم گر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں رکھدو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے۔

عن محدوج بن زید الذھلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انہ اول من یدعی بہ یوم القیمۃ بی فاقوم عن یمین العرش فی ظلہ فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ ثم یدعا بالنبیین بعضہم علی اثر بعض فیقومون سماطین علی یمین العرش فتکسون حللا خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم ابشر اول من یدعا بک لقرابتک منی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بہ بین السماطین ادم و جمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی یوم القیامۃ وطول سیرۃ الف سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء وقبضہ فضۃ بیضاء زجہ درۃ خضراء لہ ثلاث ذوائب من نور

ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم والثانی الحمد للہ رب العلمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل سطر الف سنۃ وعرض مسیرۃ الف سنۃ فتسیر باللواء والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم ینادی منادی نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی (اخرجہ احمد فی المناقب) وفی روایۃ نقلہ الملا فی سیرتہ - قیل یا رسول اللہ علی از یحمل لواء الحمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ کیف لا یستطیع ذلک قد اعطی خصالا شتی صبرا کصبری وحسنا کحسن یوسف وقوۃ کقوۃ جبریل مخروج بن زید الذہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم نہین جانتے کہ قیامت مین سب سے اول مجھ کو بلایا جائیگا اور مین عرش کے سایہ مین داہنی طرف کھڑا ہونگا اور مجھے جنت کا سبز جلا پہنایا جائیگا پہر دوسرے نبی ایک کے بعد دوسرا بلایا جائیگا پہر دوسرے نبی کے بعد دوسرا بلایا جائیگا اور وہ دو صفون مین عرش کی داہنے جانب کہڑے ہونگے اور انکو بھی جنت کے سبز لباس پہنائے جائینگے - اور یا علی مین تمکو خبر دیتا ہون کہ قیامت کے روز سب امتون سے پہلے میری امت کا حساب ہوگا - پہر بشارت دیتا ہون کہ سب سے پہلے تم بباعث میری قرابت کے بلائے جاؤگے اور مین تمکو لواء الحمد دونگا تم اسکو اٹہا کر دونو صفون کے درمیان مین سیر کرتے ہوگے - اور قیامت کے روز آدم اور تمام خلق اللہ میرے علم کے سایہ مین ہوگی اسکے سیر کی جگہ کا طول ہزار برس کی راہ ہوگا اسکی بہال سرخ یاقوت کی ہوگی اور قبضہ سفید چاندی کا ہوگا - اور سبز موتیون کا ہوگا - اسکے تین گیسو ہونگے ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک دنیا کے وسط مین - اسپر تین سطر لکھی ہوی ہونگی پہلی سطر مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسری مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوا ہوگا - ہر سطر ہزار سال راہ کے طول مین ہوگی - تم اس علم کو اٹہائے ہو سیر کروگے حسن تمہاری داہنے ہاتہ پر ہونگے اور حسین تمہارے بائین ہاتہ کی طرف ہونگے یہانتک کہ تم میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان مین آکر کہڑے ہوجاؤگے پہر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائیگا اور پکارنیوالا پکاریگا واہ کیا باپ ہی تیرا ابراہیم اور واہ کیا بہائی ہے تیرا علی ✤

اور ملا نے اپنی سیرت مین اس حدیث کو امام احمد بن حنبل سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علی لواء الحمد کو کیونکر اٹہا سکینگے فرمایا انکو متفرق باتین عطا ہوئی ہین میرے صبر جیسا صبر اور یوسف کے حسن جیسا حسن اور جبریل کی قوت جیسی قوت ✤

جناب امیر کی شہادت کی تاریخ

(۱) عن ابی الطفیل وزید بن وهب والشعبی رحمہم اللہ قتل علی لثمان عشر لیلۃ من رمضان وقیل اول لیلۃ من العشر الاواخر (اخرجہ بن عبد البر فی الاستیعاب) ابوالطفیل اور زید بن وہب اور شعبی رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ جناب امیر رمضان کی اٹھارہوین تاریخ کو شہید ہوئے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی پہلی تاریخ یعنے اکیسوین تاریخ کو شہید ہوئے ہین ❖

(۲) عن ابن عباس قال ضربہ ابن ملجم فی مسجد الکوفۃ یوم الجمعۃ لثلاث عشرۃ بقین من شہر رمضان وقیل لیلۃ احدی وعشرین منہ فبقی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد وقیل یوم الاحد (اخرجہ سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کو ابن ملجم نے مسجد مین جمعہ کے روز سترہوین تاریخ کو کہ رمضان کے ابھی تیرہ روز باقی تھے زخمی کیا تہا اور بعض کے نزدیک اکیسوین تاریخ تھی جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرما گئے بعض کہتے ہین کہ آپ نے اتوار کے روز انتقال فرمایا ہے

(۳) قال ابن سعد قتل علی لیلۃ الجمعۃ سابع عشر رمضان سنہ اربعین (تاریخ الخلفاء) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات اور سیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین کہ جناب امیر رمضان کی سترہوین تاریخ جمعہ کی رات سنہ چالیس کو شہید ہوئے ہین ❖

جناب امیر علیہ السلام کا مدفن شریف

(۱) واختلفوا فی موضع قبرہ علی اقوال احدہا فی قصر الامارۃ وعلموا موضعہ قال الواقدی والثانی انہم جعلوہ فی الصندوق وحملوہ علی بعیر الی المدینۃ فضل البعیر الذی کان علیہ فاخذتہ طی فظنوہ مالا فلما راوہ دفنوہ قالہ ابونعیم والثالث انہ فی قبلہ ذکرہ ہشام بن محمد قال واخبرت ان حافظ القبلۃ انشق فی ایام الجعفر وافوجدوا شیخا ابیض الراس واللحیۃ وعلی ثیابہ اثر الدم فردوا علیہ التراب وقد حکاہ بن ضبیعۃ والرابع انہ فی الکوفۃ عند مسجد الجامعۃ حکاہ بن سعد فی الطبقات عن الشعبی والخامس انہ علی النجف فی المکان المشہور الی الان (تذکرۃ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ لسبط ابن الجوزی) علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگون کے چند قول ہین ایک تو یہہ ہے کہ جیسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جناب امیر کوفہ کے دارالامارہ مین دفن ہوئے اور جگہ کو لوگون نے چھپا دیا ۔ دوسرا یہ قول ہو کہ انکو ایک صندوق مین رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ لی جائین پس وہ اونٹ گم ہوگیا ۔ اور بنی طی مین جا پہنچا انہون نے اسکو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید اسپر مال ہے جب انہون نے حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا ۔ یہ حافظ ابونعیم کا قول ہو ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ بیت

اسمین مدفون ہین جیسا کہ ہشام بن محمد نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی خبر ملی ہے کہ ایک دفعہ ایام
حج مین قبلہ کی دیوار شق ہوگئی۔ لوگون نے اسکو کھودا ایک قبر نکل آئی اس مین ایک بزرگ سفید ریش نظر آتے
جنکے کپڑون پر خون کے دھبے تھے۔ لوگون نے انپر مٹی لوٹ دی۔ ابن شبرمہ نے اس بات کو بیان کیا ہے
چوتھا قول ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد جامع مین مدفون ہین ابن سعد نے طبقات مین اسکا ذکر کیا ہے۔ پانچوان قول
ہے کہ وہ نجف مین دفن ہین جہانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ✦

(۲) عن عبد اللہ بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارۃ بالکوفۃ (نزل الابرار) عبد اللہ بن
جعفر فرماتے ہین کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین مدفون ہوئے ہین ✦

عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ہم
فی مسیرہم لیلا اذ ند الجمل الذی ہو علیہ فلم یدر این ذہب ولم یقدر علیہ (اخرجہ ابن عساکر فی
تاریخہ) سعید بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جب جناب امیر شہید ہوگئے لوگ انکو اٹھا کر لے چلے تاکہ آنحضرت
کے پاس انکو دفن کرین اثنا راہ مین اونٹ رستہ سے بھٹک گیا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان چلا گیا

(۴) قال ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ الحسن الی المدینۃ وقال
المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی قبر علی (تاریخ الخلفا) ابو بکر بن عیاش کہتے ہین کہ
جناب امیر کی قبر کو پوشیدہ کردیا گیا تھا۔ تاکہ خوارج انکو نہ اکھاڑین شریک کہتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام
انکو مدینہ مین لے گئے مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر وہ پہلے شخص ہین جو ایک قبر سے
دوسری قبر مین تحویل ہوئے ✦

(۵) واختلف فی موضع دفنہ فقیل دفن فی قصر الامارۃ بالکوفۃ وقیل دفن فی رحبۃ الکوفۃ وقیل
دفن بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین کہ امیر علیہ السلام کے مدفن مین اختلاف ہے بعض
کہتے ہین کہ کوفہ کے قصر الامارۃ مین دفن ہوئے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے میدان مین اور بعض
کہتے ہین کہ نجف مین ✦

(۶) قال الجخندی انہ مدفون من وراء المسجد غیر الذی یوسمہ الناس الیوم (ریاض النضرہ)
جخندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد کے پیچھے دفن ہین اور وہ جگہہ نہین ہے کہ
جس جگہہ کا لوگ نشان دکھاتے ہین ✦

(۷) عن ابی جعفر محمد الباقر ان قبر علی جہل موضعہ (ریاض النضرہ) جناب امام ابو جعفر محمد بن
باقر علیہ وعلی آبائہ السلام فرماتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کا مقام پوشیدہ کردیا گیا ہے ✦

(۸) وفی مدفنه اختلاف کثیر والاصح دفن بالغری الکوفة وهو الموضع الذی یزار الآن (نزل الابرار)
جناب امیر علیہ السلام کے مدفن شریف میں بہت بڑا اختلاف ہے زیادہ تر صحیح یہی ہے کہ وہ مقام غری یعنے نجف
اشرف میں دفن ہوئے ہیں جہانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہیں +

(۹) عن ابی عبد الله الحافظ انه بلغه قال علی للحسن والحسین اذا مت انا فاحملانی علی سریر ثم اتیانی
الغری وهو نجف الکوفة فانکما تریان صخرة تلمع نورا فاحتفرا فانکما تجدان فیها ساجة فادفنانی
(اخرجه الحاکم) حافظ ابو عبد الله نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے کہ جناب امیر نے امام حسن اور حسین
علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جس وقت میرا انتقال ہو جائے مجھکو ایک تخت پر رکھنا اور غری یعنی
نجف اشرف میں لیجانا وہان تم دونوں ایک سفید پتھر کو دیکھو گے جس میں نور چمکتا ہوگا پس اس مقام
پر زمین کو کھودنا اس میں ایک تختہ پاؤ گے اسی قبر میں مجھے دفن کرنا +

(۱۰) قال الرشید خرج مرة الی الصید فانتهی به الطرد الی موضع قبر علی الآن فارسل فهودا علی صید
فتبعت الصید الی مکان قبره ووقفت الفهود عند موضع القبر الآن ولم یقدم علی الصید فعجب
الرشید من ذلك فجاء رجل من اهل الخبرة فقال یا امیر المؤمنین ارأیت ان دللتك علی قبر ابن عمك علی
ابن ابی طالب ما لی عندك قال اثر مکرمة قال هذا قبره فقال له الرشید من این علمته قال کنت احی
مع ابی فیزوره اخبره انه کان یجئی مع جعفر الصادق فیزوره ان جعفر کان یجئی مع ابیه محمد الباقر
وان محمد کان یجیء مع ابیه علی بن الحسین وهو کان اعلمهم بالقبر فامر الرشید بان یحجر الموضع فکان
اول اساس وقع فیه ثم تزایدت الابنیة فیه فی ایام السامانیة ابنی حمدان وتفاصم فی ایام الدیلم ای
ایام بنی بویه قال وعضد الدولة هو الذی اظهر قبر علی وعمر المشهد هناك و اوصی ان یدفن فیه
وللناس فی هذا الامر اختلاف تباین حتی قیل انه قبر المغیرة بن شعبة الثقفی واحسن ما قیل انه علیه
السلام مدفون بقصر الامارة بالکوفة (حیوة الحیوان للدمیری الشافعی فی الفهد) کہتے ہیں کہ ایک دفعہ
ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آنکلا جہان پر کہ آجکل جناب امیر علیہ السلام کی قبر مبارک ہے ہارون نے اپنے چیتوں کو ایک
شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر اس مقام پر جا پہنچا جہان پر جناب امیر کا مرقد اقدس ہے چیتے بھی قبر مبارک سے دور ہٹ کر کھڑے
ہو گئے ہارون رشید اس بات سے نہایت متعجب ہوا اتنے میں ایک شخص جسکو اسکی آگاہی تھی رشید کے پاس آنکلا اور
رشید سے کہنے لگا اگر میں تجھے تیرے ابن عم علی بن ابی طالب کا مرقد اطہر بتا دوں تو تو مجھے کیا انعام دیگا۔ ہارون کہنے
لگا میں تجھے بزرگی کے ساتھ بہت کچھ انعام دونگا وہ کہنے لگا یہی انکے مرقد اطہر کا مقام ہے ہارون نے کہا تجھے
کیونکر معلوم ہے وہ بولا کہ میرا باپ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام کی زیارت کے لیے آیا کرتا تھا اور وہ

اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور جناب باقر اپنے والد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی صحبت مین یہان پر زیارت کرنے آیا کرتے تھے اور جناب امام زین العابدین کو اسکا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دیکر وہان پر کچھہ لگوا دیا یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف مین بنائی گئی پہر سلاطین سامانیہ کے عہد دولت مین یہان پر بہت سی عمارتین بن گئین پہر دیالمہ یعنے آل بویہ کے عہد حکومت مین وہ بنائین ویران ہوگئے سری سے اور عمارتین بنائی گئین بلکہ لوگ کہتے ہین کہ عضد الدولہ دیلمی ہی وہ شخص ہے جسکو جناب امیر کا مرقد سب سے اول معلوم ہوا ہے اور جناب امیر کا مشہد اسی نے بنوایا ہے اور اسی نے وصیت کی تھی کہ مجھے اس مقام مین دفن کیا جاے لوگون کا اسمین بہی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ مغیرہ بن شعبہ کی قبر ہے لیکن ٹہیک بات تو یہی ہے کہ جناب امیر کا مدفن اطہر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عمر مبارک

(۱) اختلفوا فی سنہ امیر المومنین علیہ السلام فیہ اقوال (احدھا) ثلاث وستون حکاہ ابن جریر الطبری عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال الواقدی وھو الثابت عندنا (والثانی) خمس وستون (والثالث) سبع وستون (والرابع) ثمان وستون وھو المشھور (تذکرہ خواص الامہ) علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کے سن شریف مین اختلاف ہے (ایک) قول یہ ہے کہ آپنے تریسٹھہ برس کی عمر پائی چنانچہ ابن جریر طبری جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے (دوسرا قول یہ) کہ آپ کی عمر مبارک پینسٹھہ برس کی تہی (تیسرا) قول ہے سرسٹھہ برس کی تہی (اور چوتہا قول ہے) کہ اڑسٹھہ برس کی تہی اور زیادہ تر مشہور یہی ہے ۔

(۲) وکان لہ یوم الشھد ثلث وستون سنۃ علی الصحیح وقیل خمس وستون وقیل اربع وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون (نزل الابرار) علامہ بدخشی نزل الابرار مین لکھتے ہین کہ صحیح قول پر جناب امیر کا سنہ مبارک تریسٹھہ برس کا تھا۔ اور لوگ چونسٹھہ اور پینسٹھہ برس کا بہی کہتے ہین اور ستاون اور اٹھاون کا بہی کہتے ہین ۔

(۳) قال محمد بن الحنفیۃ کان سنہ یوم قتل ثلاثا وستین وقال الواقدی ھذا ثبت عندنا (کامل التواریخ) علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین جناب محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا سنہ مبارک شہید ہونیکے روز تریسٹھہ برس کا تھا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے ۔

جناب امیر کی مدت خلافت

(۱) قال الواقدی وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع لہ فی ذی الحجۃ لثمان عشرۃ لیلۃ خلت منہ سنۃ خمس وثلاثین واستشھد فی رمضان سنۃ اربعین (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی کیونکہ پینتیس برس ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رمضان سنہ چالیس ہجری کو وہ شہید ہوگئے۔

(۲) وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر وقیل اربع سنین وتسعۃ اشھر وستۃ ایام وقیل ثلاثۃ ایام اخرجہ ابن اثیر الجزری فی کامل التواریخ) ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس نو مہینے اور چھ روز اور بعض تین روز بتلاتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ او ستمائۃ درھم ارادھا لخادم (اخرجہ احمد فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے نہ مال جمع کیا اور نہ ترکہ چھوڑا سوا سات سو یا چھ سو درہم کہ ان سے خادم مول لینا چاہتے تھے۔

(۲) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی اجرۃ علی اجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوحۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابہ) حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پر بانس اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آباد کر لیتے۔

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قنبر ویحیی بن کثیر روی عنہ الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ وکان عالما فاضلا وابنہ عبد اللہ بن یحیی کان عالما (تذکرہ خواص الامہ) جناب امیر علیہ السلام کے دو غلام تھے ایک تو قنبر جو زیادہ تر مشہور ہیں۔ دوسرے یحیی بن کثیر جن سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن یحیی بھی بڑے عالم تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

وکان حاجبہ فی خلافتہ قنبر مولاہ ثم بعدہ قنبر مولاہ (نزل الابرار للعلامہ بدخشی) جناب امیرؑ کی خلافت میں آپکا غلام قنبر حاجب تھا پھر قنبر رحمۃ اللہ علیہما

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ (نزل الابرار) جناب امیر علیہ السلام کے کاتب عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش

(۱) عن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان نقش خاتم علی (الملک للہ الواحد القہار) (ریاض الخلفا ونزل الابرار) عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش (الملک للہ الواحد القہار) تھا +

(۲) وقیل کان نقش خاتمہ (اسندت ظہری الی اللہ) وقیل (حسبی اللہ) (کفایۃ الطالب للعلامہ بن یوسف الکنجی) بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر کی انگشتری کا نقش (اسندت ظہری الی اللہ) تھا اور بعض کہتے ہیں (حسبی اللہ) تھا۔

(۳) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی ابائہ السلام ان خاتم علی کان من ورق نقشہ (نعم القادر اللہ) اخرجہ بن عساکر) جناب امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی ابائہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری چاندی کی تھی اسکا نقش (نعم القادر اللہ) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کی انتقال پر ابوالاسود الدئلی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ

الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتھا وقد رأت الیقینا + الا قل الخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + وذللہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاھا + ومن قرأ المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول

رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانوا + بانک خیرہم حسبا و دینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رایت البدر راع الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + ای میری آنکھ افسوس ہے تجہ پر سعادت حاصل کر۔ تو امیر المومنین پر کیوں نہیں روتی۔ ۲۔ جناب ام کلثوم اپنے آنسوں سے ابنے رونی ہین اور (۳) خارجیوں کو وہ جہاں کہیں ہوں کہدی۔ ہمارے حاسدوں کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔ (۴) کیا تمنے ماہ صیام میں ہمکو دردمند کیا۔ ایسے شخص کے ساتھ جو سب سے بہتر تھا (۵) تمنے ایسے شخص کو قتل کیا جو ان سب سے بہتر تھا جو اونٹوں پر سوار ہوتے ہین اور کشتیوں پر چڑہتے ہین (۶) اور جو نعلین پہنتے ہین اور جو نہین پہنتے اور جو قرآن مجید کے مثانی اور مئین کو پڑہتے ہین (۷) اور سب نیکی کی وصف انہین موجود تہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تہے۔ (۸) قریش جہاں کہیں ہوں اسبات کو بخوبی جانتے ہین۔ کہ تو ان سب سے حسب اور نسب میں بہتر ہے (۹) جسوقت کہ حسین علیہ السلام کے باپ کے سامنے آیا تو گویا تو نے رات کو چودہوین چاند کو دیکہا جو دیکہنے والوں کو تعجب میں ڈالتا ہے (۱۰) ہم انکی شہادت سے پہلے بہت اچہے تہے گویا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیچ پاتے تہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

وکان عامله علی البصرة عبد اللہ بن عباس وعلی الیمن عبید اللہ بن عباس وعلی الطائف ومکة وما اتصل بذلک قثم بن عباس وعلی مصر محمد بن ابی بکر وعلی المدینة ابو ایوب الانصاری وقیل سہل بن حنیف وعلی خراسان خلید بن قرة الیربوعی (اخرجه ابن الاثیر فی کامل التواریخ) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام کا عامل عبد اللہ بن عباس تہے۔ اور یمن پر عبید اللہ بن عباس۔ اور طائف اور مکہ اور مضافات مکہ پر قثم بن عباس اور مصر پر محمد بن ابی بکر۔ اور مدینہ پر ابو ایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید بن قرة الیربوعی تہے +

جناب امیر کا ممالک غیر پر فوج بہیجنا

باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام ابتدا عہد خلافت سے خانہ جنگیوں میں پہنسے رہے تاہم آپ نے اشاعت اسلام میں اور کفار پر فوج کشی کرنے مین تساہل نہیں فرمایا علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکہتے ہین و توجه الحرث بن مرة العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المومنین علی فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان هو ومن معه یعنے جناب امیر کے حکم

اور طاعت کی وجہ سے حرث بن مرۃ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کر کے بہت سی غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک روز میں ایک ہزار لونڈی اور غلام تقسیم کیے اور ایک مدت تک مصروف غزا رہا یہاں تک کہ ارض قیقان میں وہ اور انکے سب ساتھی شہید ہو گئے +

جناب امیرؑ کا عمالقہ کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی خطبۃ خطبہا فی حجۃ الوداع لاقتلن العمالقۃ فقال جابریل علیہ السلام او علی بن ابی طالب راخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک خطبہ کے درمیان ارشاد فرمایا کہ میں عنقریب عمالقہ کو قتل کرونگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یا علی بن ابیطالب قتل کریں گے +

جناب امیرؑ کی بی بیاں

فاتفق الرواۃ منہن علی سبعۃ واختلفوا فی اثنتین فاما السبعۃ اللاتی لم یختلفوا فیہن فالاولی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیہا السلام ولم یتزوج علی علیہا حتی ماتت وذھب فریق من العلماء الی انہ کان حراما علی اختان رسول اللہ صلے اللہ علیہ ان یتزوجوا علی بناتہ واما الثانیۃ ام البنین بنت حرام بن خالد ۔ واما الثالثۃ اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ وکانت تحت جعفر بن ابی طالب فاستشہد جعفر تزوجہا ابوبکر الصدیق ولما توفی ابوبکر تزوجہا علی ولہا من کل واحد اولاد کعبداللہ ومحمد وعون ابناء جعفر ومحمد بن ابی بکر ویحیی وعون ابنی علی واما الرابعۃ امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیۃ وکان ابو العاص بن الربیع العبشمیۃ ابن اخت خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا واما ام امامۃ زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واکبر بناتہ وافضلہن بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام وماتت فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وتزوج علی امامۃ بعد فوت فاطمۃ بوصیتہا وتزوجہا بعد فوت علی المغیرۃ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب کان امیر المؤمنین اوصاہ بذلک لانہ خاف ان یخطبہا معاویۃ وماتت امامۃ عند المغیرۃ سنۃ خمسین ۔ واما الخامسۃ الخباۃ بنت امرء القیس بن عدی الکلابیۃ واما السادسۃ ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفیۃ واما السابعۃ لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیۃ واما اللتان اختلف فیہما فکانتا مملوکیۃ من السبایا المرتدین ام اعتقہما و

تزوجهما فلحدها خولة بنت جعفر بن قیس الحنفیة والاخری ام حبیب الصهبا بنت ربیعة التغلبیة انتهی کلامه

جناب امیر علیہ السلام کی بیبیون کی نسبت سات پر تو راویون کا اتفاق ہے اور دو کی نسبت اختلاف ہے جن سات پر علما کا اتفاق ہے ان سے اول جناب سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا بنت محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم ہین جناب امیر نے ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہین کیا جب تک کہ انکا انتقال نہین ہو گیا علما مین سے ایک فریق کا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کے ہوتے حضرت کو دامادون پر دوسری عورت سے نکاح کرنا حرام تہا۔ دوسری بی بی جناب امیر علیہ السلام کی ام البنین بنت حزام بن خالد تہین۔ تیسری بی بی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ تہین انکا نکاح پہلے جعفر طیار بن ابیطالب جناب امیر علیہ السلام کے حقیقی بہائی سے ہوا تہا جب وہ شہید ہو گئے تو انکا نکاح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوا جب وہ بہی انتقال کر گئے تو جناب امیر کے نکاح مین آ گئین۔ اور انکو تینون صاحبون سے اولاد ہوئی عبداللہ اور محمد اور عون جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور یحییٰ اور عون جناب امیر سے چوتہی بی بی امامہ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیہ تہین۔ ابوالعاص بی بی امامہ کے والد حضرت صدیقۃ الکبریٰ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہانجی تہی اور بی بی امامہ کی مان زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیون سے جناب سیدہ کے بعد افضل اور اعلے تہین اور زینب حضرت کی حیات مین فوت ہو گئی تہین۔ بی بی امامہ سے جناب امیر نے بوصیت جناب سیدہ نکاح کیا تہا حضرت امیر کی شہادت کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے انکا نکاح ہوا۔ جناب امیر نے خود اسکی نسبت انکو وصیت کی تہی تاکہ معاویہ انسے نکاح نکرے۔ اور بی بی امامہ مغیرہ کے پاس اسنکے پاس ہی فوت ہوئین۔ پانچوین بی بی محیاۃ بنت امرء القیس الکلابیہ تہین چہٹی بی بی ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ تہین ساتوین لیلیٰ بنت مسعود بن خالد التمیمیہ تہین اور دو بیبیان کہ جن مین اختلاف ہے کہ آیا مملوکہ تہین جو مرتدین کے قیدیون مین تہین یا کہ جناب امیر نے انکو آزاد کر کے انسے نکاح کیا تہا۔ ایک انمین سے خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ تہین دوسری ام حبیب الصہبا بنت ربیعہ التغلبیہ تہین۔

جناب امیر علیہ السلام کی اولاد

واما اولاد امیرالمومنین ففیه اختلاف کثیر الحسن والحسین والمحسن مات صغیرا واختاهم زینب وام کلثوم امهم فاطمة علیها السلام ومحمد الاکبر المکنی بابی القاسم المشهور بابن الحنفیة امه خولة بنت جعفر ومحمد الاوسط امه امامة بنت ابی العاص ومحمد الاصغر المکنی بابی بکر وقیل انهما اثنان وعبیدالله امهم لیلی بنت مسعود التمیمیة وعمر ورقیة امهما ام حبیب بنت ربیعة والجعفر وعون والعباس وعثمان وعبدالله امهم ام البنین الکلابیة

ویحییٰ وعون امهما اسماء بنت عمیس ورملة المکناة بام الحسن وقیل هما اثنتان وزینب الصغریٰ وامامه ومیمونه وحذیفة وفاطمة وام هانی وام الکرام وام سلمة اولاد شتّٰی

والعقب من الذکور اولاده بست فی الحسن والحسین ومحمد بن الحنفیة وعمر وعباس رضی الله عنهم وقد اخرج منهم کثیرا الطیب رتل الابرار) جناب امیر کی اولاد کے بارہ میں اختلاف ہے لیکن جناب حسنین اور محسن جنکا نہایت صغر سنی میں انتقال ہو گیا۔ اور انکی دونو بہنیں زینب اور ام کلثوم جناب سیدہ سے تولد ہوئے۔ اور محمد اکبر جن کی کنیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور ہیں انکی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں۔ اور محمد الاوسط انکی والدہ امامہ بنت ابو العاص تھیں۔ اور محمد الاصغر جنکی کنیت ابو بکر ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے اس نام کے تھے اور عبید اللہ انکی والدہ لیلیٰ بنت مسعود تھیں۔ اور عمر اور انکی بہن رقیہ کی والدہ ام حبیب بنت ربیعہ تھیں۔ اور جعفر اور عمر اور عباس اور عثمان اور عبد اللہ انکی والدہ ام البنین الکلابیہ تھیں۔ اور یحییٰ اور عون کے والدہ اسماء بنت عمیس تھیں۔ اور رملہ جنکی کنیت ام الحسن ہے۔ اور بعض راویوں کے نزدیک اس نام کی جناب امیر کی دو بیٹیاں تھیں۔ اور زینب صغریٰ اور امامہ اور میمونہ اور حذیفہ اور فاطمہ اور ام ہانی اور ام الکرام اور ام سلمہ متفرق جناب امیر کی اولاد تھی۔

اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور خدائے پاک نے ان سے بہت سے طیب اور طاہر پیدا کیے ہیں

جناب امیرؑ کے کرامات

(۱) نقل بن شهر اشوب فی کتابه ان علیا لما قدم الکوفة وفد علیه طوائف من الناس و کان فیهم فتی صار من شیعته یقاتل من بین یدیه فی مواقفه فخطب امرأة من قوم عرب استوطنوا الکوفة فاجابوه فصلی علی یوم صلوة الصبح قال لبعض من عنده اذهب الی محلة کذا تجد مسجدا الی جانبه بیت تسمع فیها صوت رجل وامرأته یتشاجران باصوات مرتفعة فاحضرهما الیّ فمضٰی وعاد معهما فقال لهما فیم تتشاجران اللیلة فقال الفتی یا امیر المؤمنین ان هذه المرأة خطبتها وتزوجتها فلما خلوت بها وجدت فی نفسی منها نفرة منعتنی ان الم بها ولو استطعت اخراجها لاخرجتها قبل النهار فقامت علی فی ذلک ونحن فی التشاجر الی ان جاء امرک فحضرنا بین یدیک فقال علی لمن حضر رب حدیث لا یؤثر من یخاطب به ان یسمعه غیره فقام من کان حاضرا ولم یبق عند علی غیر الفتی والمرأة فقال لها هل تعرفین من هذا الفتی فقالت لا فقال اما انا اخبرتک بحالة تعلمینها فلا تنکریها قالت لا یا امیر المؤمنین قال الست فلانة بنت فلان قالت بلی قال الیک

ابن عم وكل واحد منكما راغب في صاحبه قالت بلى قال اليس اباك منعك منه ومنعه عنك ولم يزوجه اياك واخرجه
من جوارك لذلك قالت بلى قال اليس خرجت ليلة لقضاء الحاجة فاغتالك ووطئك فحملت واخفيت عن ابيك
واعلمت امك فلما كان الوضع اخرجتك ليلا فوضعت ولدا فلففته في خرقة فالقيته من خارج الجدران
حيث قضاء الحوائج فجاء كلب فشمه فخشيت ان ياكله فرميته بحجر فوقعت في راسه فشجته فعدت انت
وامك فشدت راسه بخرقة من جانبيه طرحها ثم تركتماه ومضيتما ولم تعلما حاله فسكت فقال تكلمي بحق
فقالت والله يا امير المؤمنين ان هذا الامر ما علمه مني غيرها فقال قد اطلعني الله عليه فاصبح بنو فلان
فربى فيهم الى ان كبر وقدم معهم الكوفة وخطبك وهو ابنك ثم قال للفتى اكشف عن راسك فكشف رآسه
فوجد اثر الشجة فيه فقال هذا ابنك قد عصمه الله مما حرمه عليه فخذي ولدك وانصرفي فلا نكاح بينكما
(مطالب السؤل) ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ جب جناب امیر کوفہ میں تشریف لائے تو انکے ساتھ بہت سے لوگوں نے
اگر کوفہ میں بود و باش اختیار کی۔ ان میں سے ایک جوان جناب امیر کے شیعوں میں داخل ہو گیا اور جناب امیر کے ساتھ
لڑائیوں میں حاضر رہا۔ اس نے کوفہ میں وطن اختیار کرنیوالے عرب لوگوں میں اپنا نکاح ایک عورت سے کیا۔ ایک
روز جناب امیر صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی سے فرمانے لگے۔ تو فلاں محلہ میں جا وہاں ایک مسجد ہے اس کے
قریب ایک مکان ہے۔ اس میں تجھے ایک عورت اور مرد کے باہم تکرار کرنے کی آواز سنائی دیگی تو ان دونوں کو
میرے پاس لے آ۔ وہ آدمی جا کر ان دونو کو اپنے ساتھ جناب امیر کی خدمت میں لے آیا حضرت نے انسے پوچھا رات
بھر تم کیوں تکرار کرتے رہے ہو۔ اس جوان نے عرض کیا یا امیر المومنین میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے جب خلوت کا
وقت ہوا مجھے اس سے نفرت پیدا ہو گئی کہ میں صحبت نہیں کر سکا۔ اگر مجھے استطاعت ہوتی تو میں اسی وقت رات کو
صبح کے پہلے اسکو گھر سے نکال دیتا۔ میں اسی وجہ خاص سے اس سے بگڑ گیا۔ ہم دونوں اسی تکرار میں تھے کہ جناب کا
خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپ کے حضور میں حاضر ہیں۔ جناب امیر نے حاضرین سے فرمایا اکثر ایسی باتیں ہوتی
ہیں کہ غیر کے سامنے بیان نہیں کیجاتیں۔ یہ کلام سنکر اس مرد اور عورت کے سوا سب اٹھکر چلے گئے جناب امیر
نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا میں نہیں جانتی۔ فرمایا اگر ہم تجھے تیری
کسی پوشیدہ بات سے اطلاع دیں تو تو انکار مت کریو اس نے عرض کیا میں ہرگز انکار نہیں کرونگی۔ آپ نے ارشاد
کیا کیا تو فلانی او فلاں شخص کی بیٹی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگی ہاں میں وہی ہوں پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا چچیرا
بھائی نہیں تھا اور تم دونوں میں محبت نہیں تھی۔ اس نے عرض کیا سچا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا باپ تیرا نکاح
اس سے نہیں کرنا چاہتا تھا اور تیرے پڑوس سے اسکو نکال دیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ آپ
امیر المومنین نے فرمایا کہ پھر تو ایک رات کو قضاء حاجت کے لیے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تجھ سے وطی کی اور تو

اس سے حاملہ ہوگئی اور تونے اپنے حمل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ماں کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ وضع حمل کے وقت رات کو وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لڑکا پیدا ہوا اور تونے کپڑے میں لپیٹ کر دیوار کے پرے پھینکدیا۔ ایک کتا آیا اور اسے سونگھنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے نہ کہا جائے اسلیئے تونے اس کتے کو پتھر کھینچ مارا وہ پتھر اس لڑکے کے سر پر لگ گیا اور اسکا سر زخمی ہوگیا۔ تونے اور تیری ماں نے لوٹ کر اسکے سر کو بال جمنے کی جگہ پر پٹی باندھکر چھوڑ دیا اور دونوں گھر کو چلی آئیں۔ پھر تمکو اسکا حال نہیں معلوم ہوا۔ وہ عورت یہ سنکر خاموش رہگئی۔ جناب امیرؑ نے یہ فرمایا سچ بول۔ وہ عرض کرنے لگی یا امیر المومنین سچ ہے میری ماں کے سوا اس سے کوئی خبردار نہیں آپنے فرمایا مجھے خدا نے اس سے مطلع کیا ہے پھر فلان قوم کے لوگ صبح کو اسے اٹھا کرلے گئے اور وہ ان کے گھر میں پرورش پاکر جوان ہوا۔ اور انکے ساتھ کوفہ میں آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا یہ ہے وہ تیرا بیٹا یہی ہے پھر جوان سے ارشاد کیا اپنے سر کو کھولدے اس نے سر کھولدیا۔ اور زخم کا اثر نظر آیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے۔ خدا نے اس امر سے جو کہ تم پر حرام کیا تھا۔ اسکو بچایا ہے اپنے بیٹے کو لے اور گھر کو لوٹ جا۔ تم دونوں کا نکاح نہیں ہے۔

(۲) ومنها ما رواه الحسن بن زكذان الفارسي قال كنت مع امير المؤمنين وقد شكا اليه الناس امر الفرات وانه قد زاد الماء ما نحتمله ونخاف ان تهلك زرعنا ونحب ان تسأل الله ان ينقصه فقام ودخل بيته والناس مجتمعون ينتظرون فخرج وقد لبس جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمامته ورداءه وفي يده قضيبه فدعا بفرسه فركبه ومشى الناس معه وانا معهم رجالة حتى وقف على الفرات فنزل عن فرسه وصلى ركعتين خفيفتين ثم قام واخذ القضيب بيده ومشى على الجسر وليس معه غيرا ولاده الحسن والحسين وانا فاهوى الى الماء بالقضيب فنقصت الفرات ذراعا فقال ايكفيكم فقالوا لا يا امير المؤمنين وادمى بالقضيب واهوى به في الماء فنقصت الفرات ذراعا آخر وهكذا الى ان نقصت ثلثة اذرع فقالوا حسبنا يا امير المؤمنين فعاد وركب فرسه ورجع الى منزله (مطالب السئول) اور آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ جبکو حسن بن زکذان الفارسی نے روایت کیا ہے کہ میں جناب امیر کی خدمت میں موجود تھا کہ لوگ فرات کی طغیانی کی شکایت لیکر آئے اور کہنے لگے کہ فرات کا پانی اس کثرت سے بڑھ گیا ہے کہ جس سے ہمارے کھیتوں کے تلف ہونیکا خوف ہے ہماری استدعا ہے کہ آپ جناب الٰہی میں دعا فرماویں کہ فرات کا پانی کم ہو جاوے۔ جناب امیرؑ یہ سنکر گھر میں تشریف لیگئے تمام لوگ منتظر بیٹھے رہے جناب امیرؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور عمامہ اور ردا پہنکر اور ہاتھ میں عصا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور سواری کا گھوڑا طلب کیا تمام لوگ رکاب سعادت میں پیادہ چلے مجھ میں بھی پیادہ پا ہمراہ تھا جناب امیر فرات پر پہنچکر اتر گئے اور گھوڑے سے اتر کر دو رکعت نماز جلدی جلدی پڑھی

نماز کی پڑہین پہر اٹہکر اور عصا ہاتہہ مین لیکر پل کیطرف تشریف لیگئے جناب حسنین کے سوا کوئی ہمراہ نہ تہا عصا کے ساتہہ پانی کیطرف اشارہ کیا پانی بقدر ایک گز کے کم ہو گیا لوگون سے فرمایا کیا اسقدر پانی تمکو کافی ہے لوگون نے عرض کیا ابہی زیادہ ہے پہر دوبارہ اشارہ کیا ایک گز اور بہی کم ہو گیا پہر لوگون سے پوچہا کہ اب کافی ہے لوگون نے کہا اب بہی زیادہ ہے پہر تیسری مرتبہ اشارہ کیا پانی ایک گز اور بہی کم ہو گیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اب اسقدر کافی ہے آپ وہان سے گہر کو لوٹ آئے ❖

(۳) ومنہا ما نسب فی قضیۃ مقتلہ وتلخیص ذلک انہ لما فرغ من قتل الخوارج عاد الی الکوفۃ فی شہر رمضان قام الی المسجد فصلی رکعتین ثم صعد فخطب خطبۃ حسناء ثم التفت الی ابنہ الحسن فقال یا ابا محمد کم مضی من شہرنا ہذا قال ثلث عشرۃ یا امیر المومنین ثم التفت الی الحسین فقال یا ابا عبد اللہ کم بقی من شہرنا ہذا قال سبع عشرۃ یا امیر المومنین فضرب بیدہ الی لحیتہ وہی یومئذ بیضاء فقال اللہ اکبر واللہ لیخضبنہا بدمہا اذ انبعث اشقاہا ثم قال ؎ ارید حیاتہ ویرید قتلی ✦ خلیلی من غدیری من مرادی ✦ وابن ملجم المرادی یسمع فوقع فی قلبہ من ذلک شیء فجاء حتی وقف بین یدیہ فقال اعیذک باللہ یا امیر المومنین ہذہ یمینی وشمالی بین یدیک فاقطعہما اوفاقتلنی قال فکیف اقتلک ولا ذنب لک الی ولو اعلم انک قاتلی لم اقتلک ولکن ہل کانت لک حاضنۃ یہودیۃ فقالت لک یوما من الایام یا اباشقیق عاقر ناقۃ ثمود قال قد کان ذلک یا امیر المومنین فسکت علیہ السلام فلما کانت لیلۃ ثلث وعشرین قام لیخرج من دارہ الی المسجد لصلوۃ الصبح وقال ان قلبی لیشہد انی لمقتول فی ہذا الشہر وفتح فعلق الباب بمیزرہ فجعل ینشد ؎ اشدد حیازیمک للموت ـ فان الموت لاقیک ـ ولا تجزع من القتل ـ اذا حل بوادیک ـ فخرج فقتل (مطالب السئول) اور ایک کرامت جناب امیر کی اپنی شہادت کے متعلق کی ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ جب آپ خوارج کے قتل سے فارغ ہوکر کوفہ مین تشریف لائے رمضان کا مہینا تہا مسجد مین نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے۔ اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اثنائے خطبہ مین جناب امام حسن سے استفسار کیا کہ یا ابا محمد ہمارے مہینے کے کتنے روز گذر چکے ہین امام حسن نے فرمایا کہ تیرہ روز پہر جناب امام حسین سے پوچہا یا ابا عبد اللہ ہمارا مہینا اب کتنے روز باقی رہا ہے عرض کیا یا امیر المومنین سترہ روز جناب امیر نے اپنی ریش مبارک کو ہاتہہ مین پکڑا وہ ان دنون بالکل سفید ہو چکی تہی اور فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم ہے اس امت کا بدبخت اسکو خون سے رنگین کرے گا پہر آپ نے یہ شعر پڑہا ؎ مین اسکی زندگی چاہتا ہون وہ مجہے قتل کرنا چاہتا ہے۔ میرا دوست مجہ سے غدر کرنے والا قبیلہ مراد کے نامراد ابن ملجم مرادی نے جب یہ کلام سنا اسکا دل کانپ اٹہا اور سامنے کہڑے ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین مین خدا سے پناہ مانگتا ہون میرے دونون ہاتہ آپکے سامنے موجود ہین آپ انکو کاٹ ڈالین یا مجہے مار ڈالین آپ نے ارشاد فرمایا تیرا کیا گناہ ہے کہ مین تجہے مار ڈالون۔ اگر مجہے یہ علم بہی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بہی تجہے نہ مارون لیکن یا ایک یہودن نے تجہے بتلایا

کیونکہ کہا تھا اے شقیق کے باپ شیعوں کی اونٹنی نکلنا ہی اُن کا باعث قتل۔ ابن ملجم کہنے لگا یا امیر المومنین یہ بات تو ضرور ہو چکی
پھر جناب امیر علیہ السلام خاموش ہو گئے جب رمضان کی انیسویں تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کیلیے اٹھے اور گھر سے مسجد کو تشریف
لے چلے فرمایا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں اسی مہینے میں شہید ہو جاؤنگا جب دروازہ کھولا آپکا تہبند دروازہ سے اٹک
گیا آپنے یہ شعر پڑھا اسے تو موت کیلیے کمر اپنے سینہ کو ابھار - کیونکہ موت تجھ سے ضرور ملاقات کریگی قتل ہونے سے فریاد
مت کر جبکہ تیرے سامنے آجائے - پس آپ گھر سے باہر ہوئے اور شہید ہو گئے -

(۴) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت قالت لی فاطمة ليلة دخل بي علي سمعت الارض تحدثه ويحدثها
فاصبحت فاخبرت والدي صلی اللہ علیہ وسلم فسجد سجدة طويلة ثم رفع رأسه وقال يا فاطمة ابشري بطيب
النسل فان الله فضل بعلك على سائر خلقه وامر الارض ان تحدثه باخبارها وما يجري على وجهها من
شرق الارض الى غربها (مطالب السئول للعلامة بن طلحة الشافعي) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ مجھ سے جناب فاطمہ علیہا السلام نے ذکر کیا کہ جس رات جناب امیر میرے پاس تشریف لائے میں نے زمین کی آواز
کو سنا کہ وہ ان سے باتیں کر رہی تھی اور وہ زمین سے باتیں کرتے تھے میں نے صبح کو اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے
اسکا تذکرہ کیا حضرت سجدہ میں گر گئے اور دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا اے فاطمہ تجھے بشارت ہو پاک نسل کی ساتھ
بے شک اللہ تعالی نے تیرے شوہر کو تمام خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اخبار سے اور
جو کچھ کہ اس پر ہونیوالا ہے مشرق سے مغرب تک اسکو کہہ سنائے ۔

(۵) قال الشيخ ابو عبد الله الخطيب الخوارزمي حكي ان معاوية قال لجلسائه اني اريكم علم علي فانه لا
يقول الباطل فدعا ثلاثة رجال من ثقاته وقال لهم امضوا حتى تصيروا جميعا من الكوفة على مرحلة
ثم تواطؤا على ان تنعوني بالكوفة ولكن حديثكم واحدا في ذكر العلة واليوم والوقت وموضع القبر
ومن تولى الصلوة عليه وغير ذلك حتى لا تختلفوا في شيء ثم ليدخل الثاني فليخبر بمثله ثم ليدخل
الثالث فليخبر بمثل خبر صاحبيه وانظروا ما يقول علي فخرجوا كما امرهم معاوية ثم دخل احدهم وهو
راكب فقال له الناس بالكوفة من اين جئت قال من الشام قالوا له ما الخبر قال مات معاوية فاتوا عليا
فقالوا رجل راكب من الشام يخبر بموت معاوية فلم يحفل علي بذلك ثم دخل آخر من الغد فقال
له الناس ما الخبر فقال مات معاوية وخبر بمثل خبر صاحبه فاتوا عليا فقالوا رجل راكب آخر يخبر عن موت
معاوية بمثل ما خبر صاحبه ولم يختلف كلامهما فامسك علي ثم دخل الآخر في اليوم الثالث فقال الناس
ما الخبر قال مات معاوية فسألوه عما شاهد فلم يخالف قول صاحبيه فاتوا عليا فقالوا يا امير المؤمنين قد
صح الخبر هذا راكب ثالث قد خبر بمثل خبر صاحبيه فلما اكثروا عليه قال امير المؤمنين كلا او تخضب هذه من

هذا يعني لحيته من هامته ويتلاعب بها ابن اكلة الاكباد (اوه يا لكة الاكباد) فرجع الخبر بذلك الى معاوية (لطف المناقب) شیخ ابو عبداللہ الخطیب الخوارزمی المعروف باخطب الخطباء خوارزم شافعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امیر معاویہ نے اپنے چند ہمنشینوں سے بیان کیا کہ میں چاہتا ہوں علی کے علم کا امتحان لیکر دیکھنا ہوں کہ وہ کبھی باطل حرف زبان پر نہیں لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیوں کو بلاکر کہا تم کوفہ میں جاکر میرے مرنیکی خبر اڑاؤ۔ جب کوفہ ایک منزل رہجاے تو تم ایک دوسرے کے عقب میں داخل ہونا اور میرے مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ میری بیماری اور مرنے کیوقت اور قبر کی جگہ اور نماز پڑھنے والے کی نسبت تمہارے بیان میں اختلاف نہو۔ تم میں سے ایک شخص پہلے کوفہ میں داخل ہو اور میرے مرنے کی بات بیان کرے اسکے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور دیکھو کہ علی کیا فرماتے ہیں۔ وہ تینوں معاویہ کے حکم سے کوفہ کو چلے جب کوفہ ایک منزل رہگیا ان تینوں میں سے ایک شخص پہلے کوفہ میں پہونچا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہاں سے آیا ہے وہ کہنے لگا شام سے لوگوں نے کہا وہاں کی کچھ خبر بیان کر وہ بولا معاویہ مر گیا ہے لوگ اسکو جناب امیر کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ایک سوار آیا ہے اور معاویہ کے مرنیکا حال بیان کرتا ہے جناب امیر نے اسکے قول پر جنبش نکی۔ دوسرے روز دوسرا سوار داخل کوفہ ہوا اس نے بھی وہی خبر بیان کی جو اسکے پہلے رفیق نے بیان کی تھی۔ اسکو بھی لوگ جناب امیر کے حضور میں لیگئے اور عرض کیا یا امیر المومنین یہ دوسرا سوار آیا ہے اور معاویہ کا مرنا بیان کرتا ہے۔ جناب امیر ساکت رہے اور کچھ نفرمایا۔ پھر تیسرے روز تیسرا سوار داخل ہوکر وہی خبر بیان کرنے لگا لوگ اسکو بھی جناب امیر کی خدمت میں لیگئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ تیسرا سوار بھی ان دونوں کی تصدیق کرتا ہے جب لوگوں نے ہجوم کیا جناب امیر نے فرمایا ہرگز معاویہ نہیں مرا بلکہ یہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور وہ جگر کھانیوالی (یا جگر چبانے والی) یعنے ہندہ جگر خوار جس نے کہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تھا) کا بیٹا اس سے بازی کریگا۔ یہ خبر سنکر وہ معاویہ کے پاس واپس ہو گئے ✦

(۶) عن زيد بن ارقم قال ان علي بن ابيطالب نشد الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثني عشر بدريا ستة من جانب الايمن وستة من جانب الايسر فشهدوا قال زيد بن ارقم وكنت فيمن سمع ذلك فكتمته فذهب الله ببصري وكان يتندم على ما فاته من الشهادة ويستغفر (اخرجه ابوبكر ابن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر نے لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جاوے اور بیان کرے بارہ بدری صحابی جن میں سے چھ منبر کی بائیں جانب سے اور چھ اہنی جانب سے اٹھہ کھڑے ہوے اور انہوں نے اسکی گواہی بیان کی۔ زید بن ارقم کہتے

کہتے ہیں میں بھی انہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے کہ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تھا پس میں نے اس کو
پوشیدہ رکھا اسلیے خدا نے مجھ کو اندھا کر دیا۔ زید بن ارقم اس گواہی کے نہ دینے پر تمام عمر نادم رہے اور توبہ کرتے رہے

(۷) عن ابن عمیر ان امیر المومنین قال علی المنبر انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثت
نبی الرحمۃ ونکحت سیدۃ نساء اھل الجنۃ وانا سید الوصیین واخر اوصیاء النبیین لا یدعی ذلک غیری الا
اصابہ بسوء فقال رجل من عبس لا یحسن ان یقول ھذا انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلم یبرح من مکانہ حتی تخبطہ الشیطان فجر برجلہ الی باب المسجد فسألنا قومہ ھل تعرفون بہ عرضا
قبل ھذا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر فرمانے
لگے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں میں نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے میں نے سیدۃ نساء
اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے میں تمام وصیوں کا سردار ہوں میں تمام نبیوں کے وصیوں کا آخر وصی ہوں میرے سوا
کوئی اسکا دعوی نہیں کر سکتا اور اگر کریگا تو خدا تعالی اسکے ساتھ برائی سے پیش آئیگا۔ یہ سنکر قوم عبس کا ایک
آدمی کہنے لگا۔ کیا بری بات ہے اپنے منہ سے یہ کہنا کہ میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں ابھی اسی بات کو
کہتے ہوئے کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ شیطان نے اسے دیوانہ بنا دیا۔ اور لوگوں نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازہ
سے باہر گھسیٹا ہم نے اسکی قوم سے پوچھا کبھی پہلے بھی اسکو یہ عارضہ ہوا تھا وہ خدا کی قسم کھا کر کہنے لگے ہرگز نہیں۔

(۸) عن طلحۃ بن عمیر انہ نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشھد اثنا
عشر رجلا من الانصار وانس بن مالک فی القوم لم یشھد فقال لہ امیر المومنین یا انس ما منعک ان تشھد
وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المومنین کبرت ونسیت فقال امیر المومنین اللھم ان کان کاذبا فاضربہ
ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ قال طلحۃ بن عمیر فاشھد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ
ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگوں کو قسم دیکر پوچھا جنہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو سنا تھا۔ انصار کے بارہ آدمیوں نے اس کی
شہادت بیان کی انس بن مالک بھی لوگوں میں موجود تھے لیکن انکی گواہی دینے سے ساکت رہے جناب امیر نے
ان سے فرمایا اے انس تمکو کس بات نے اس شہادت کو بیان کرنے سے بند کیا تھا۔ باوجودیکہ جو کچھ ان لوگوں نے سنا
تھا تم نے بھی سنا تھا انس اپنی کبر سنی اور نسیان کا عذر کرنے لگے جناب امیر نے فرمایا اے میرے پروردگار اگر یہ
جھوٹ کہتے ہیں۔ تو انکی پیشانی پر برص کا ایسا داغ لگا دے کہ وہ عمامہ سے نہ چھپ سکے طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ
میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس برص کے داغ کو انکی پیشانی پر دیکھا تھا۔

(۹) حکی ان علیا اتھم رجلا یقال لہ الغرار برفع اخبارہ الی معاویۃ فانکر ذلک وجحدہ فقال امیر المومنین

الحلف بالله انك ما فعلت قال فحلف فقال علی ان کنت کاذبا فاعمی الله بصرك فما دارت الجمعة حتی عمی (مطالب السئول) روایت ہو کہ جناب امیرؑ نے غرار نامی ایک شخص پر جرم لگایا کہ وہ معاویہ کو انکی خبرین پہنچاتا تھا اس نے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا توقسم کھا سکتا ہی اس نے قسم کھا کر بھی انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو نے جھوٹی قسم کھائی ہے توخدا تیری بینائی کو دور کر دیگا۔ اسپر ایک جمعہ بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ وہ اندھا ہوگیا۔

(۱۰) عن علی بن زاذان ان علیا حدث حدیثا فکذبه رجل فقال علی ادعوا علیك ان کنت صادقا قال نعم فدعا علیه فلم ینصرف حتی ذهب بصره اخرجه احمد فی المناقب والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الدلائل) علی بن زاذان سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک بات بیان فرما رہی تھے ایک شخص نے اسکی تکذیب کی جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو مین تجھ پر دعا کرون وہ کہنے لگا بہتر ہے جناب امیرؑ نے دعا کی۔ ابھی وہ وہان سے لوٹا بھی نہ تھا کہ اندھا ہوگیا

(۱۱) لما توجه علی الی صفین واحتاج اصحابه الی الماء والتمسوه یمینا وشمالا فلم یجدوه فعدل بهم امیر المؤمنین عن الجادة قلیلا فلاح لهم دیر فی البریة فساروا یسالون من فیه عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الیه حیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراهب فقالوا یا مرنا ان نسیر الی حیث وما لینا لعلنا ندرك الماء ولبینا قوة فقال علی لا حاجة بکم الی ذلك ولوی عنق بغلته نحو القبلة واشار الی مکان بقرب الدیر فقال اکشفوه فکشفوه فظهرت لهم صخرة عظیمة فقالوا یا امیر المؤمنین ههنا صخرة لا یعمل فیها فقال هذه الصخرة علی الماء فاجتهدوا فی قلعها فما زالت عن موضعها فاجتمع القوم وجهدوا فی تحریکها فلم یجدوا الی ذلك سبیلا واستصعبت علیهم فلما رای ذلك لوی رجله عن سرجه ثم حسر عن ساعده ووضع اصابعه تحت جانب الصخرة فحرکها وقلعها بیده فظهر لهم الماء فشربوا وکان اعذب ماء شربوه فی سفرهم وابرده ثم جاء الی الصخرة فتناولها بیده ووضعها حیث کانت والراهب ینظر من فوق دیره فنادی یا قوم فانزلوه فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا هذا انت نبی مرسل قال لا قال فملك مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصی رسول الله محمد بن عبدالله خاتم النبیین صلی الله علیه قال ابسط یدك اسلم علی یدك فبسط امیر المؤمنین والراهب اسلم علی یده (مطالب السئول) روایت ہو کہ جب جناب امیر علیہ السلام صفین کو تشریف لیچلے رستہ مین جناب امیرؑ کے لشکر کے پاس پانی نہ رہا دہنے بائین ڈھونڈا کہین پانیکا پتہ نہ ملا جناب امیرؑ نے انکو ایک پگڈنڈی دکھا کر فرمایا اسطرف چلو۔ تھوڑی دور جا کر میدان مین عیسائیون کا ایک کلیسا ملا لوگون نے اسکے پاس جا کر اسکے پادری سے پانی کی بابت پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف مین تمہین بتاتا ہون اسطرف چلے جاؤ۔ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائیگا۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا حضرت

ہمکو دو فرسخ پر پانی کا پتہ بتایا ہے۔ لیکن وہانتک پہونچنے کی ہم مین طاقت باقی نہین جناب امیر نے فرمایا اس
طرف جانیکی تمکو کچھ ضرورت نہین قبلہ کیطرف گھوڑیکا سونہہ پہیر کر اس دیر کے قریب اشارہ کیا اور فرمایا یہانسے کہودو
لوگ کہودنے لگے۔ ایک بہاری چٹان نظر آئی۔ لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اس چٹان مین اب کام نہین ہو
سکتا جناب امیر نے فرمایا یہ چٹان پانی کے سونہہ پر ہے۔ لوگ اسکے اکہاڑنیمین کوشش کرنے لگے اسکو جنبش تک
نہوئی۔ تمام لشکر نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہلی جب لشکر کے لوگ اسکے اکہاڑنے سے عاجز آ
گئے جناب امیر اپنے گھوڑے سے اترے اور اپنی آستینون کو لوٹا۔ اور اس چٹان کے نیچے انگلیان گاڑکر اسکو
ہلایا اور اپنے ہاتہہ سے اکہاڑ لیا اسکے نیچے سے نہایت بیشھے پانی کا چشمہ نکل آیا۔ لوگ دوڑکر اسکا پانی پینے
لگے انکو تمام سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی کہین نہین ملا تہا۔ راہب اپنے دیر سے یہ تمام کیفیت دیکھ
رہا تہا۔ لوگون کو آواز دیکر کہنے لگا مجھے نیچے اتار دو جب اسکو دیر سے نیچے اتارا جناب امیر کے سامنے دست
بستہ کھڑے ہوکر کہنے لگا کیا آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین۔ پہر کہنے لگا کیا آپ مقرب فرشتہ ہین جناب
امیر نے فرمایا نہین۔ وہ عرض کرنے لگا پس آپ کون ہین۔ فرمایا۔ مین خدا کے رسول محمد بن عبداللہ تمام نبیون
کے خاتم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصی ہون راہب نے کہا آپ ہاتہہ بڑہائین کہ مین آپکے ہاتہہ پر بیعت کرون اور اسلام
لاؤن آپنے ہاتہہ بڑہایا اور راہب آپکے ہاتہہ پر اسلام سے مشرف ہوا۔

(١٢) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال لی علی یا براء یقتل ابنی الحسین وانت حی فلا تنصرہ
فلما قتل الحسین قال البراء صدق علی قتل الحسین ولم انصرہ واظہر الحسرۃ علی ذلک والندم
(ریاض السنۃ) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجہسے ارشاد کیا اے براء
افسوس ہے کہ میرا بیٹا حسین قتل ہوگا اور تو زندہ ہوگا اور اسکی مدد نہین کریگا جب جناب امام حسین علیہ
السلام شہید ہوگئے تو براء بن عازب کہنے لگے جناب امیر نے سچ فرمایا تہا۔ کہ حسین شہید ہوگئے اور مینے انکی
مدد نہ کی تمام عمر براء بن عازب اظہار حسرت و ندامت کرتے تہے۔

(١٣) عن عبداللہ قال اتینا مع علی فمررنا بموضع قبر الحسین فقال علی ہہنا مناخ رکابہم وہہنا
موضع رحالہم وہہنا مہراق دمائہم فتیۃ من ال محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقتلون بہذہ
العرصۃ تبکی علیہم السماء والارض (ریاض النضرۃ) عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام
کے رکاب سعادت مین اس جگہہ پر جہان کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا مرقد مطہر واقع ہے گذرے جناب امیر
فرمانے لگے یہان انکے اونٹ بیٹہینگے یہان اسباب انکا ہوگا۔ یہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے نوجوانون کا
خون بہیگا انپر آسمان اور زمین رویئنگے۔

(۱۴) قیل ان الحجاج قال ذات یوم احب ان اصیب رجلاً من اصحاب ابی تراب فاتقرب الی اللہ بدمہ فقیل لہ ما نعلم احداً اطول صحبۃ لابی تراب من قنبر مولاہ فطلبہ فاتی بہ فقال انت قنبر قال نعم قال مولی علی بن ابی طالب قال اللہ مولای و امیر المؤمنین علی ولی نعمتی قال ابرء من دینہ قال نبی علی دیناً افضل منہ قال انی اقتلک فاختر ای قتلۃ احب الیک قال صیرت ذلک الیک قال لم قال لا تقتلنی قتلۃ الا قتلتک مثلہا ولقد اخبرنی امیر المؤمنین ان منیتی تکون ذبحاً ظلماً بغیر حق فامر بہ فذبح (کفایۃ الطالب) کہتے ہیں کہ ایک دن حجاج کہنے لگا میری آرزو ہے کہ اگر کوئی جناب امیرؑ کا دوست ملجائے تو میں اسکے قتل کرنے سے خدا کا قرب حاصل کروں۔ لوگوں نے کہا کہ جناب امیر کی خدمت میں قنبر سے زیادہ کوئی ہر وقت کا رہنے والا اب نظر نہیں آتا۔ اس نے قنبر کو بلوایا جب قنبر آیا کہنے لگا تو جناب امیر کا غلام ہے اور تیرا ہی نام قنبر ہے قنبر نے جواب دیا خدا میرا مولا ہے اور امیر المومنین میرے ولی نعمت تھے۔ حجاج نے کہا تو انکے طریق پر تبرا کر۔ قنبر نے کہا تو مجھے انکے طریق سے کوئی بہتر طریق دکھا دے کہ میں ایسا کروں۔ حجاج نے کہا میں تجھے مار ڈالونگا تو جس طرح سے قتل ہونا پسند کرتا ہو بیان کر قنبر نے کہا یہ امر میں تیرے سپرد کرتا ہوں حجاج نے کہا یہ کیوں قنبر نے کہا کہ سوا اسکے کہ جس موت سے تو مجھے مارنا چاہتا ہے اسی موت سے تجھے مار ڈالونگا کیونکہ جناب امیرؑ نے مجھے فرمایا ہے تیری موت نہیں ہوگی مگر بلا وجہ از روئے ظلم ذبح کیے جانے سے۔ حجاج نے انکو ذبح کرا ڈالا ؛

(۱۴) قیل ان الحجاج طلب کمیل بن زیاد فہرب منہ فقطع عطاء قومہ فلما رای ذلک قال انا شیخ کبیر قد نفد عمری ولا ینبغی ان احرم قومی عطیاتہم فخرج الی الحجاج فقال قد کنت احب ان اجد علیک سبیلاً فقال لہ کمیل لا تصرف انیابک فما بقی من عمری الا القلیل فاقض ما انت قاض فان الموعد للہ وبعد القتل حساب ولقد اخبرنی امیر المؤمنین علی انک قاتلی فضرب عنقہ (کفایۃ الطالب) کہتے ہیں حجاج نے کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو بلا بھیجا وہ خوف سے بھاگ گئے حجاج نے انکی قوم کی تنخواہ بند کر دی جب کمیل کو معلوم ہوا کہ میری قوم کی تنخواہ بند کی گئی ہے۔ کہنے لگے میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری عمر گذر چکی ہے مجھ کو نہیں چاہیے کہ اپنی قوم کی تنخواہ بند کراؤں اور جیتا رہوں۔ حجاج کے پاس خود چلے گئے۔ حجاج نے کہا میں تمہارے ملنے کا رستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ کمیل نے اس سے کہا تو اپنے دانتوں کو مجھ سے ست ہٹا میری عمر اب بہت تھوڑی رہگئی ہے جو تیرا دل چاہے سو کر کل خدا کے وعدہ کا دن ہے اور قتل کے بعد ضرور حساب ہوگا مجھ کو امیر المومنین علیہ السلام نے پیشتر کہدیا تھا کہ تو میرا قاتل ہو۔ یہ سنکر حجاج نے انکے قتل کا حکم دیا اور وہ مارے گئے ؛

(۱۵) عن جندب بن عبد اللہ الازدی قال شہدت مع علی الجمل والصفین ولا اشک فی قتال من حتی نزلنا

النهروان فدخلنی شک وقلت قراؤنا وخیارنا نقتلهم ان هذا الامر عظیم فخرجت غدوة امشی ومعی اداوة حتی
برزت عن الصفوف فرکزت رمحی ووضعت ترسی واستترت من الشمس فانی لجالس اذ ورد امیر المؤمنین فقال لی
یا اخا الازد امعک طهور قلت نعم فناولته الاداوة فمضی حتی لم اره واقبل وقد تطهر فجلس فی ظل الترس
فاذا فارس یسال عنه فقلت هذا یا امیر المؤمنین فارس یریدک قال فاشر الیه فجاء فقال یا امیر المؤمنین
قد عبر القوم وقد قطعوا النهر فقال کلا ما عبروا اذا جاء اخر فقال یا امیر المؤمنین قد عبر القوم فقال ما
عبروا فقال واللہ ما جئت حتی رایت الرایات فی ذلک الجانب قال واللہ ما فعلوا وانہ لمصرعهم ومهراق
دمائهم ثم نهض ونهضت معه فقلت فی نفسی الحمد للہ الذی ابصرنی هذا الرجل وعرفنی امره
هذا احد رجلین اما کذاب جری او علی بینة من امره وعهد فی نفسی اللهم انی اعطیتک عهدا تسالنی
عنه یوم القیمة ان انا وجدت القوم قد عبروا ان اکون اول من یقاتله واول من یطعن بالرمح فی عینیه
وان کانوا لم یعبروا الم اتم علی المناجزة والقتال فدفعنا الی الصفوف فوجدنا الرایات والاثقال
بحالها فاخذ بقفائی ودفعنی وقال یا اخا الازد اتبین لک الامر قلت اجل یا امیر المؤمنین (مطالب
السؤول) جندب بن عبداللہ الازدی سے منقول ہے کہ مین جمل اور صفین مین جناب امیر کی خدمت مین حاضر تہا
مجہے ان دونون لڑائیون کی نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا نہ ہوا جب ہم نہروان پر جا اترے میرے دل مین شبہ پیدا
ہوگیا کہ ایسے نیک بندون قرآن کے قاریون کو مارنا پڑیگا یہ بات توبڑی بہاری معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے
روز مین ٹہلتا ہوا صفون سے دور نکل گیا وضو کا لوٹا میرے ہاتہ مین تہا۔ مینے اپنے نیزہ کو گاڑ دیا اور
آفتاب کی تمازت سے اپنی ڈہال کا سایہ کرکے بیٹہہ گیا۔ ناگاہ جناب امیر بہی وہان تشریف لے آئے۔ اور مجہے
فرمایا اے بہائی ازدی کیا تیرے پاس کوئی لوٹا ہے مینے لوٹا انکو دیدیا وہ لوٹا لیکر میری نظرون سے غائب
ہوگئے اور طہارت کرکے چلے آئے اور ڈہال کی آڑ کرکے اسکے سایہ مین بیٹہہ گئے اتنے مین ایک سوار
انکو پوچہتا ہوا آنکلا مینے جاکر عرض کیا یا امیر المومنین یہ سوار آپکو پوچہتا ہے آپنے اسے اشارے سے اپنے
نزدیک بلا لیا وہ کہنے لگا یا امیر المومنین نہروالے دریا کے اس پار چلے گئے ہین جناب امیر فرمانے لگے وہ
ہرگز اس پار نہین گئے اتنے مین دوسرا سوار آکر کہنے لگا وہ لوگ دریا سے پار ہوگئے ہین آپنے فرمایا وہ پار نہین
ہوئے وہ سوار کہنے لگا بخدا مینے جبتک دیکہہ نہین لیا کہ انکے علم دریا سے پار ہوگئے تب تلک مین وہان
سے نہین ٹلا جناب امیر نے فرمایا واللہ وہ دریا سے پار نہین اترے دریا کا یہی کنارہ انکے لوٹ پوٹ ہونے
کی جگہہ ہے اسی جگہہ انکا خون بہے گا یہ بات فرماکر اٹہہ کہڑے ہوے مینے اپنے جی مین کہا خدا کا شکر ہے
جسنے مجہے اس شخص کے امر کو دکہا دیا ہے یا تو یہ جہوٹ بولتا ہے یا اسکے پاس کوئی دلیل موجود ہے

میںنے اپنے جی میں عہد کیا کہ ای پروردگار میں عہد کرتا ہوں اور قیامت کے دن تو مجھکو اس عہد سے بازپرس کریو اگر میںنے نہروانیوں کو دیکھا کہ دریا سے پار اتر گئے ہیں تو سب سے پہلے اپنے نیزہ کے ساتھ میں اس شخص کے یعنے جناب امیر سے جنگ کرونگا اور اگر نہ گذری ہونگے تو میں انکی طرف سے لڑنے میں کوتاہی نہیں کرونگا اتنے میں جناب امیر رضی اللہ عنہ نے لشکر کو کوچ کرنیکا حکم دیا جب دریا کے قریب پہونچے تو انکے علم دریا سے گذری ہوئے نپائے۔ اور وہیں انکا سامان موجود پایا جہان کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اتنے میں جناب امیرؓ نے پیچھے سے میری گردن پکڑ کر کہا اے اخا الازد اب تجھے اصل حقیقت معلوم ہوگئی میںنے عرض کیا بے شک یا امیر المومنین ❊

(۱۶) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ و علی آبائہ السلام قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ فجلس فی اصل جدار فقال رجل یا امیر المومنین الجدار یقع فقال لہ امض کفی باللہ حارسا فقضی بین الرجلین فاذا قام سقط الجدار (اخرجہ ابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی تاریخ الخلفاء) جناب امام جعفر صادق علیہ و علی آبائہ السلام اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثنا سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے اپنا جھگڑا جناب امیرؓ کے سامنے پیش کیا آپ ایک دیوار کے نیچے تصفیہ کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک شخص کہنے لگا یا امیر المومنین یہ دیوار گر رہی ہے آپنے فرمایا تو چلا جا خدا نگہبان ہے آپ انکا تصفیہ کرکے اٹھے اور وہ دیوار گر گئی ❊

(۱۷) عن الحارث قال کنت مع علی بصفین فرأیت بعیرا من اہل الشام جاء وعلیہ راکبہ وثقلہ فالقی ما علیہ وجعل یتخلل الصفوف حتی انتہی الی علی فوضع رأسہ ما بین رأس علی ومنکبہ وجعل یحرک شفتاہ یبلغ ان یخبرہ فقال علی انہا لعلامۃ بینی و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ریاض النضرہ) حارث سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ صفین میں موجود تھا ناگاہ میںنے دیکھا کہ شامیوں کا ایک اونٹ اپنے سوار اور بوجھ کو پھینک کر صفین چیرتا ہوا چلا آیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر ٹھیر گیا اور اپنا سر جناب امیرؓ کے کندھے پر رکھکر اپنے ہونٹوں کو ہلانے لگا۔ گویا کہ اسنے کچھ خبر بیان کر رہا تھا جناب امیر نے فرمایا واللہ یہ ایک علامت ہے میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے ❊

(۱۸) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعو علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحا تطحن فشارفت فاذا الرحا تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ینظر الی ثم قال یا ابا ذر ما شانک فقلت یا رسول اللہ عجیب من العجب رأیت

رحی تطحن فی بیت علی ولیس معہا احد یدیرہا فقال یا ابا ذر ان اللہ ملٹکۃ سیاحین فی الارض وقد وکلوا بمعونۃ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے مجھے علی علیہ السلام کے بلانیکو بھیجا مینے انکے گھر مین آواز دیا مجھ کو کچھ جواب نہ ملا مین لوٹ کر حضرت کے حضور چلا آیا حضرت نے مجھ سے فرمایا تم پھر جاؤ علی گھر ہی مین ہین ۔ مینے پھر آکر آواز دی اور چکی کے چلنے کی آواز سنی مینے جھانک کر دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے کوئی اسکو چلا نہین رہا مینے جناب امیرؑ کو بلایا وہ ہنستے ہوئے باہر تشریف لائے مینے ان سے کہا آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہین وہ میرے ساتھ تشریف لائے مین آنحضرتؐ کو دیکھنے لگا حضرت بھی مجھ کو بار بار دیکھتے رہے پھر حضرت نے مجھ سے ارشاد کیا اے اباذر تیرا کیا حال ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے ایک عجیب امر دیکھا ہے کہ علیؑ کے گھر مین خود بخود چکی چلتی تھی اسکو کوئی چلاتا نہین تھا حضرتؐ نے فرمایا اے اباذر خدا کے فرشتے سیر کرتے پھرتے ہین اور وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے مامور ہین ✦

جناب امیرؑ کے لیے آفتاب کا واپس ہونا

(۱) عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وجابر بن عبد اللہ الانصاری وابی سعید الخدری والحسین بن علی رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذات یوم فی منزلہ وعلی بین یدیہ اذ جاءہ جبریل یناجیہ عن اللہ عز وجل فلما تغشی الوحی توسد فخذ علی ولم یرفع حتی غابت الشمس فصلی العصر جالسا ایماء فلما افاق قال لعلی فاتتک العصر قال صلیتہا قاعدا ایماء فقال ادع اللہ یرد علیک الشمس حتی تصلیہا قائما فی وقتہا فانہ یجیبک لطاعتک للہ ولرسولہ فسأل اللہ فی ردہا فردت علیہ حتی صارت فی موضعہا من السماء وقت العصر فصلیہا ثم غربت واللہ لقد سمعنا بہا عند غروبہا کصریر المنشار (اخرجہ الدولابی وابن شاہین وابن مندہ وابن مردویہ) اسماء بنت عمیس اور ام المومنین ام سلمہ اور جابر بن عبد اللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ ایک روز سرور کائنات اپنے دولتخانہ مین تھے اور جناب امیر حضور کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ناگہان جبریل علیہ السلام خدا کی طرف سے کچھ راز بیان کرنے کے لیے تشریف لائے حضرت بیہوش ہو گئے اور جناب امیرؑ کے زانو پر سر اقدس رکھکر لیٹ گئے اور آفتاب کے غروب ہونے تک آپ بیہوش رہے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز کو بیٹھے بیٹھے اشارون سے ادا کیا جب حضرتؐ کو افاقہ ہوا تو علیؑ سے فرمایا شاید تمہاری عصر کی نماز فوت ہو گئی ہے عرض کیا مینے بیٹھے بیٹھے اشارون سے ادا کی ہے حضرتؐ نے فرمایا تم خدا اور اسکے رسول کی اطاعت مین تھے تم دعا کرو خدا تعالے تمہارے

لیپا آفتاب کو لوٹا دے تا کہ تم کہڑے ہو کر نماز کو وقت پر ادا کرو جناب امیرؑ نے دعا کی آفتاب لوٹ آیا یہا تک کہ آسمان پر عصر کے وقت کی جگہہ قائم ہوگیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز کو وقت پر ادا کیا۔ پہر آفتاب غروب ہوگیا۔ اسمار بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہین خدا کی قسم ہے ہم نے اس کے غروب ہونے کے وقت ارہ کے چلنے کی سی آواز سنی ❊

تنبیہ - قال سبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامه اخرجه الطحاوی فی مشکلات الحدیث و ابن شاهین و ابن منده کلهم عن اسماء بنت عمیس و ابن مردویه عنها وعن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوحی الیه و راسه فی حجر علی وهو لم یصل العصر حتی غابت الشمس فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اصلیت یا علی قال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان فی طاعتك وطاعة رسولك فاردد علیه الشمس قالت فرایتها غربت ثم رایتها طلعت بعد ما غربت و وقفت علی الجبل وذلك فی الصهباء فی خیبر وهذا الحدیث اورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال فی سنده ضعفاء وقد سبقه احمد وقال لا اصل لهذا الحدیث وتبعهما العماد بن الکثیر و الذهبی وغیرهما واجیب بان المجروحین فی سنده قد وثقهم بعض العلماء وبان الحدیث صرح بتصحیحه جماعة من الائمة الحفاظ کالطحاوی والقاضی عیاض وغیرهما وقال الطحاوی هذا الحدیث ثابت رواته ثقات وحکی عن احمد بن صالح المصری انه کان یقول لا یجوز لاهل العلم التخلف عن حفظ حدیث اسماء لانه من علامات النبوة و اعترض ایضا ابن الجوزی علی هذا بما صح عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الشمس لم تحبس الا لیوشع بن نون لیالی سار الی بیت المقدس وقیل فی جوابه انما نفی صلی الله علیه وسلم وقوفها والحدیث فیه الطلوع بعد المغیب فلا تضاد بینهما وبما اجاب الطحاوی والحافظ ابن حجر جواب آخر وهو ان الحصر محمول علی ما مضی للانبیاء قبل نبینا صلی الله علیه وسلم فلم یحبس الا لیوشع بن نون ولیس فیه نفی حبسها بعد ذلك لنبینا صلی الله علیه وسلم وقال علامه یوسف سبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامه والجواب ان قول جدی هذا حدیث موضوع بلا شك دعوی من غیر دلیل طحاوی رحمة الله علیہ نے مشکلات الحدیث مین اور ابن شاہین اور ابن منده دونون صاحبون نے اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور ابن مردویہ نے ان سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ وحی نازل ہوئی اور حضور اپنا سر اقدس جناب امیر کی گود مین رکہکر لیٹ گئے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز نہین پڑہی تہی کہ آفتاب غروب ہوگیا حضرتؐ نے ان سے پوچہا یا علی تمنے نماز پڑہی ہے عرض کیا یا رسول اللہ نہین پڑہی حضرتؐ نے جناب الہی مین دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری مین مصروف تہا اسلیے آفتاب کو لوٹا دے اسمار بنت عمیس روایت کرتی ہین کہ مینے دیکہا آفتاب غروب ہوچکا ہے اور غروب ہونیکے بعد پہر پہاڑ پر کہڑا ہوگیا اور یہ امر صہبا خیبر مین واقع ہوا ❊

اسحدیث کو علامہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھکر کہا ہے۔ کہ اسکی سند مین راوی ضعیف ہین اور اس سے پہلے امام احمد نے بہی لکھا ہے کہ اسحدیث کی کچہ اصلیت نہین ہے۔ عماد بن کثیر اور ذہبی وغیرہما نے بہی انہین کی پیروی کی ہے ✤

مین جواب دیتا ہون کہ جن راویون کو آپ مجروح قرار دیتے ہین انہین کو بعض علما نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت مثل طحاوی اور قاضی عیاض رحمہما اللہ نے اسحدیث کی صحت کے ساتھ تصریح کی ہے۔ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث ثابت ہے۔ اور اسکے تمام راوی ثقہ ہین احمد بن صالح مصری سے نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اس اسمار والی حدیث کے برخلاف ہونا اہل علم کو جائز نہین۔ کیونکہ یہ نبوت کا معجزہ ہے ابن جوزی نے یہ بہی اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آفتاب سوا یوشع بن نون کے اور کسی کے لیے نہین روکا گیا۔ یہ اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کے معارض ہے ✤

اسکے جواب مین علمار حدیث نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کے روکے جانیکی نفی فرمائی ہے نہ آفتاب کے دوبارہ طلوع ہونیکی اور اسمابنت عمیسؓ کی حدیث مین آفتاب کے غروب ہونیکے بعد پہر طلوع ہونے کا ذکر ہے نہ آفتاب کے روکے رہنے کا۔ اسلیے دونو حدیثین ایک دوسری کے متضاد نہین چنانچہ طحاوی نے بہی یہی جواب دیا ہے ✤

حافظ ابن حجر نے ایک دوسرا جواب دیا ہے کہ یوشع بن نون والی حدیث مین زمانہ گذشتہ کا حصر ہے کہ انبیاء سلف مین بجز یوشع بن نون کے اور کسی نبی کے لیے آفتاب غروب ہونے سے پہلے نہین روکا گیا ہے۔ نہ یہ امر کہ بعد ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی نہین روکا جائیگا۔

علامہ یوسف سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین اپنے جد علامہ ابن جوزی کے قول کا جواب دیتے ہین کہ میرے دادا کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ بیشک ایسا دعوی ہے کہ جسکے لیے کوئی دلیل نہین ✤

جب حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن لگایا پہر جناب امیرؑ کی آنکہین نہین دکہین

(۱) عن علی قال ما رمدت منذ تفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عینی (اخرجہ احمد) وابو یعلی وابو الخیر القزوینی

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا اسوقت سے میری آنکہین نہین دکہین ✤

حضرتؐ نے جب دعا کی تب سے جناب امیرؑ بیمار نہین ہوئے

عن علی قال کنت شاکیا فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول اللھم ان کان اجلی قد حضر فارحنی وان کان متاخرا فارفغنی وان کان بلاء فصبرنی فقال صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیہ ما قال فضربہ برجلہ وقال اللھم عافہ واشفہ قال فما اشتکیت وجعی بعد (اخرجہ الترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ میں ایک مرتبہ بیمار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں کہہ رہا تھا۔ ای پروردگار اگر میری اجل قریب آگئی ہے تو مجھے آسائش دے اور اگر میرے مرنے میں ابھی تاخیر ہے تو مجھے اس مرض سے شفا دی اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر عطا کر حضرت نے سنکر فرمایا تو یہ کیا کہہ رہا ہے میں نے اسکا اعادہ کیا آپنے اپنے پاؤن سے مجھے ٹہکر اکر فرمایا ہے پروردگار اسکو شفا دی جناب امیر روایت کرتے ہیں کہ میں اسکے بعد پھر کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جب حضرت صلعم نے اپنا لعاب دہن جناب امیرؑ کے پاؤن کو لگایا پھر انکی پاؤن نہیں دکھے

عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا فی الھجرۃ وامرہ ان یودی امانات وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلحق بہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ یمشی اللیل ویکمن النھار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعوا لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما راہ ما بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بھما رجلیہ ودعا لھما بالعافیۃ فلم یشتکھما حتی استشھد (اسد الغابہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرماتے ہوئے جناب امیر کو امانات وغیرہ ادا کرنے کے لیے مکہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد کیا کہ بعد میں ہمسے مدینہ میں آملے جناب امیر تعمیل ارشاد کرکے حضرت کو ڈہونڈہتے ہوئے مدینہ کو چلے رات کو چلا کرتے تھے اور دن ہوتے ہی چھپ رہا کرتے تھے جب مدینہ میں پہونچے حضرت نے انکے پہونچنے کی خبر سنی لوگوں کو حکم دیا علی کو میرے پاس بلاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ چل نہیں سکتے حضرت خود بدولت انکے پاس تشریف لیگئے اور انکے پاؤن میں ورم اور خون ٹپکتا ہوا دیکھکر حضرت نے اپنے لعاب دہن مبارک کو ہاتھو نپر ملا اور انکے پاؤنپر مسح کیا اور انکے لیے عافیت کی دعا مانگی انکے پاؤن بالکل اچھے ہو گئے پھر انکے شہید ہونے تک کبھی نہ دکھے ❖

جناب امیرؑ کا گرمی اور سردی کی ایذا سے محفوظ ہونا

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان علی یخرج فی الشتاء فی ازار ورداء خفیفین وفی الصیف فی القباء المحشو والثوب الثقیل فقال الناس لی لو قلت لابیک لانہ یسمر معہ فسالت ابی فقلت ان الناس قد

راؤا من امیر المؤمنین شیئاً استنکرناه قال وماذاک قلت یخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو والثوب الثقیل ولا یبالی ذلک ویخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین ولا یبالی ذلک فهل سمعت من ذلک شیئاً فقد امرونی ان اسالک ان تسأله اذا سمرت عنده فسمر عنده فقال یا امیر المؤمنین ان الناس قد تفقدوا منک شیئاً قال فما هو قال تخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو والثوب الثقیل وتخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین وفی الملائتین ولا تبالی ذلک ولا تتقی برداً قال اوما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر فقال بلی واللہ کنت معک قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا بکر فسار بالناس فانهزم حتی رجع الیه وبعث عمر فانهزم بالناس حتی انتهی الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلاً یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله یفتح اللہ له لیس بفرار فارسل الی فدعانی فاتیته وانا ارمد لا ابصر شیئاً فتفل فی عینی وقال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما اذانی بعد حر ولا برد اخرجه احمد والبزار وابن جریر وصححه باختلاف یسیر) عبد الرحمن بن ابی لیلے نقل کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جاڑے کے دنوں مین صرف تہ بند اور چادر ہلکی پہلکی مین نکلا کرتے تہے اور گرمی کے دنون مین روئی کی بہرتی کے کپڑے اور موٹے کپڑے پہنا کرتے تہے لوگون نے مجہ سے کہا کہ اگر تو اپنے والد سے کہے کیونکہ وہ جناب امیر کو باتین بیان کرتے ہین وہ انسے پوچہین مینے اپنے والد سے کہا اکثر لوگون نے جناب امیر سے ایک ایسی بات دیکہی ہے جو ان کی نگاہ مین انکو اچہی نہین لگتی وہ کہنے لگے وہ کیا بات ہی۔ مینے کہا جناب امیر سخت گرمی کے دنون مین بہرتی کے موٹے کپڑے پہنکر نکلتے ہین اور پروا نہین کرتے اور سخت سردی کے دنون مین نہایت ہلکے پہلکے کپڑے پہنتے ہین اور کچہ بہی پروا نہین کرتے اور سردی سے نہین ڈرتے لوگون نے مجہ سے کہا ہے کہ آپ داستان بیان کرتے ہوئے جناب امیر سے اسکا سبب پوچہین پہر وہ جبکہ جناب امیر کو باتین سنانے لگے تو عرض کیا یا امیر المؤمنین لوگ آپ کی ایک بات کی تہ کو نہیں پہونچتے جناب امیر نے فرمایا وہ کیا ہے میرے والد نے کہا آپ موسم گرما مین موٹے اور بہاری کپڑے پہنتے ہین اور سردی مین ہلکے پہلکے دو کپڑون مین نکلتے ہین اور سردی کی پروا نہین کرتے۔ فرمانے لگے اے ابا لیلے کیا خیبر مین تو ہمارے ساتہ نہین تہا میرا باپ کہنے لگا مین آپکے ساتہ موجود تہا جناب امیر نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو علم دیکر خیبر کے فتح کرنے کے لیے بہیجا اور وہ شکست کہا کر واپس ہو آئے پہر عمر رضی اللہ عنہ کو بہیجا اور وہ بہی ہزیمت کہا کر لوٹ آئے حضرت نے فرمایا البتہ ہم یہ علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکہتا ہو

اور امرا اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہین وہ بہاگنے والا نہین پہر حضرت نے مجہے بلوایا۔ مین حضرت کی خدمتمین ایسے حال مین پہونچا کہ میری آنکہین دکہ رہی تہین قریب تہا کہ مجہے کچہہ نہ سوجہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا۔ اور دعا فرمائی کہ لے میرے پروردگار اس سے گرمی اور سردی کی ایذا سے ہٹا رکہیو اسکے بعد مجہے گرمی اور سردی نے نہین ستایا ۔

جناب امیرؑ کی دس خصوصیتین

عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس فاتاہ تسعۃ رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلونا بھولاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا فلا ادری ما قالوا فجاء فھو ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی الرجل لہ عشر وتعوا فی رجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ لابعثن رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یخزیہ اللہ ابدا فاشرف من استشرف فقال این علی قیل ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ فجاء بصفیۃ بنت حیی وبعث ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ ودعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ الحسن والحسین وعلیا وفاطمۃ فمد علیھم ثوبا فقال اللھم ھولاء اھل بیتی وخاصتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وکان اول من اسلم من الناس بعد خدیجۃ ولبس ثوب النبی صلی اللہ علیہ وھم یحسبون انہ نبی اللہ فجاء ابو بکر فقال یا نبی اللہ فقال علی ان النبی صلی اللہ علیہ قد ذھب نحو بیر میمون فاتبعہ فدخل معہ الغار فکان المشرکون یرمون علیا حتی اصبح وخرج بالناس فی غزوۃ تبوک فقال علی اخرج معک فقال لا فبکی فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انک لست بنبی ثم قال انت ولیی فی کل مومن من بعدی قال وسد ابواب المسجد غیر باب علی قال وکان یدخل المسجد وھو جنب وھو طریقہ ولیس لہ طریق غیرہ قال من کنت ولیہ فعلی ولیہ اخرجہ احمد والنسائی وجریر الطبری وابو یعلی والحاکم والخوارزمی وابن عساکر وابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ والسیوطی فی الجمع الجوامع) یحیے بن عوف اور عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ مین ایکدفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹہا ہوا تہا کہ نو آدمی آئے اور ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے تو ہمارے ساتہ چلو اور چاہو تو ہم ان کو خلوت مین بیٹہنے دو۔ ان دنون ابن عباس تندرست تہے انکی آنکہین نہین گئی تہین انہ

ے کہا مین تمہارے ساتھ چلتا ہون بعد اسکے انکے ساتھ جاکر کچھ علیحدہ باتین کین مین نہین جانتا کہ ان لوگون
نے کیا کہا۔ تب ابن عباس پھر کے آئے تو مینے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہین اور اف اور تف ان لوگون
پر کرتے ہین اور کہنے لگے یہ لوگ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہین کہ جنکو اللہ تعالی نے دس باتین دی ہین اور
ایسے شخص کو برا کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب مین فرمایا ہے کہ مین ایسے شخص کو
بھیجونگا کہ جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے
اللہ اسکو رسوا نہین کریگا پس لوگ فتح خیبر کے لئے اسکے منتظر رہے علم کیطرف جب انکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہان ہین عرض
کیا گیا وہ چکی پیس رہے ہین اور کوئی شخص انسے پیشتر چکی نہین پیستا تھا۔ پس حضرت نے انکو بلوایا اور
انکی آنکھون مین آشوب تھا کہ وہ کچھ نہین دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون میں
لگایا اور تین مرتبہ علم کو جنبش دیکر علی کو دیدیا پس انہون نے خیبر کو فتح کیا۔ اور صفیہ بنت حیی بن اخطب
کو لے آئے۔ اور ایک مرتبہ حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور بعد اسکے علی کو ان کے
پیچھے روانہ فرمایا پس انہون نے وہ سورت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے لے لی اور حضرت نے فرمایا اس سورت کو
کوئی نہین لیجا سکتا۔ سوا اس شخص کے جو میرے اہل بیت مین سے ہو اور وہ میرا ہو اور مین اسکا ہون اور
ایکبار حضرت نے حسنین اور علی اور فاطمہ کو بلا کر انکے اوپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا بار خدایا یہ میرے اہل بیت
اور میرے خاص ہین تو ان سے نجاست دور کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہے اور حضرت علی جناب
خدیجہ کے بعد سب سے اول اسلام لائے ہین اور ہجرت کی رات کو حضرت کے کپڑے پہنکر انکے بچھونے پر سو
رہے اور کفار یہ جانتے رہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہین بعد ازان ابو بکر رضی اللہ عنہ
آئے اور حضرت کو پکارا جناب امیر نے جواب دیا یا نبی اللہ بیر میمون کی طرف گئے ہین تم بھی آپکے پیچھے چلے
جاؤ پس وہ حضرت کے ساتھ غار مین داخل ہوگئے اور مشرکین حضرت علی کو صبح تک پتھر مارا کیے اور
آنحضرت جب غزوہ تبوک مین لشکر لیچلے علی نے عرض کیا کہ مین بھی رکاب سعادت مین چلون آپنے فرمایا
نہین علی رونے لگے حضرت نے فرمایا کیا تم راضی نہین ہو کہ میری طرف سے تم ایسے مرتبہ پر ہو کہ جیسے
مرتبہ پر ہارون موسی کی طرف سے تھے فقط اتنا فرق ہے کہ تم نبی نہین ہو پھر فرمایا تم سب مومنین مین میرے
بعد میرے خلیفہ ہو۔ اور حضرت کے حکم سے علی کے دروازہ کے سوا مسجد کے سب دروازے بند کیے گئے
اور علی بحالت جنب مسجد مین داخل ہوتے تھے وہی انکا رستہ تھا اسکے سوا انکا دوسرا رستہ
نہین تھا اور فرمایا حضرت نے جسکا کہ مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے ✤

جناب امیر حضرت کے سبب سے تین ایسی خصوصیتین تھین جو حضرت صلعم ؐ تک نہ تھین

عن ابی الحمراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال لعلی اوتیت ثلثا لم یوتھن احد ولا انا۔ اوتیت صھرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت زوجۃ صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلھا زوجۃ واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلھما ولکنکم منی وانا منکم (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والامام علی الرضا فی مسندہ) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ تجھے تین ایسی باتین دیگئی ہین کہ کسی ایک کو نہین دی گئین اور مجھے بھی نہین دیگئین۔ تجھے مجھ سا خسر دیا گیا ہے اور مجھے مجھ سا خسر نہین دیا گیا۔ تجھے میری بیٹی جیسی صدیقہ زوجہ ملی ہے اور مجھے ویسی زوجہ نہین ملی۔ اور حسن اور حسین جیسے بیٹے تیری پشت سے تجھے دیے گئے ہین کہ میری پشت سے مجھے ویسے نہین دیے گئے لیکن تم میرے ہو اور مین تمہارا ہون *

جناب امیر کی چار خصوصیتین

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ و ادخلہ فی قبرہ (اخرجہ احمد وابو عمر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب امیر کی چار خصلتین ایسی ہین کہ کسی کی نہین ہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے پہلے ہین جنہون نے حضرت کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ ہین کہ حضرت کی تمام جہادون مین حضرت کا علم انہین کے ہاتھ مین رہا ہے اور وہ وہ ہین کہ جو اس روز کہ حضرت کے پاس سے سب لوگ بھاگ گئے اور وہ حضرت کے ساتھ صبر کیے ہوے احد کے مقام مین ڈٹے رہے۔ اور وہ وہ ہین کہ جنہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا *

جناب امیر کی پانچ خصوصیتین

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکاء بین یدی اللہ عز وجل حتی افرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ ادم من ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ

احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ میرے نزدیک وہ دنیا و ما فیہا سے بہت محبوب ہیں اول یہ کہ قیامت کے روز وہ میرا تکیہ ہوگا جب تک کہ میں حساب سے فارغ ہو جاؤں۔ دوم لوار الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے علم کے نیچے ہونگے۔ سوم وہ میرے حوض کے اوپر کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا۔ چہارم میرے مرنیکے بعد میرا پردہ دار ہوگا اور مجھے میرے پروردگار کے سپرد کریگا۔ پنجم مجھے اسکی نسبت یہ خوف نہیں ہے کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کا مرتکب ہو اور ایمان لانیکے بعد پھر کافر ہو۔

آنحضرتؐ کا جناب امیرؑ سے ایسے ستر عہد کرنے جو کسی سے نہیں کیے

عن ابن عباس قال کنا نتحدث ان النبی صلی اللہ علیہ عہد الی علی سبعین عہدا لم یعہد الی غیرہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ستر عہد ایسے کیے ہیں جو انکے سوا دوسرے سے نہیں کیے

جناب امیرؑ کی اٹھارہ منقبتیں ایسی تھیں جو اور کسی میں نہیں

عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمانی عشر منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ (اخرجہ الطبرانی و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر کی اٹھارہ منقبتیں ایسی ہیں کہ اس امت کے کسی ایک کی نہیں ہیں ؛

خاتمہ

خدای ربانا کا شکر ہے جس نے اپنے حقیر بندے کے ہاتھ سے اس عظیم الشان کام کو آج ایسے مبارک دن اور بابرکت مہینے میں انجام کو پہونچایا ہے کہ جس سعادت بھرے دن اور مہینے میں خدا تعالے نے اپنی پاک کلام کو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اپنے نبی مرسل ابن مریم رسول اللہ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہ وہی رمضان المبارک کا مہینا اور ستر ہوین تاریخ ہے جسمین جناب یوشع بن نون وصی موسی اور ہمارے مولی علی علیہ السلام نے شربت شہادت نوش کیا ہے۔ مین اپنے مجیب الدعوات قاضی الحاجات رب الارباب کی جناب میں دعا مانگتا ہون کہ اس مبارک کتاب کے وسیلہ سے وہ مجھے اور میرے اہل و عیال کو دنیا کی تنگدستی اور منظر قبر اور دوزخ کی آنچ سے بچا کر اپنے دیدار کی نعمت چکھائے اور سید الانبیاء کی شفاعت نصیب کرے اور ساقی کوثر کے ہاتھ سے شربت پلا دے۔ آمین ثم آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین رب العالمین

نعت فیروزی

رسول کریم صلعم کی تعریف میں بزرگوں کی بنائی ہوئی عربی فارسی اردو وغیرہ زبانوں کی مشہور اور چیدہ نعتیں قیمت۔ (۴ر)

تفسیر ابر رحمت المعروف تفسیر سورۂ یوسف

یہ اسی سورہ مبارک کی تفسیر ہے جس کو حضرت حسن آفریں کی بارگاہ جلال سے احسن القصص کا گرانبہا خلعت عطا ہوا ہے اور جس کے الف آغاز اور نون خاتمہ سے اُس نے اپنے حُسن کی آن کا اشارہ کیا ہے۔ جس حسن بیان سے اس جدا ول کو روانی ہوئی ہے۔ زبان نزول اس سورہ شریف سے آجتک نہیں ہوئی ہے نظارہ بہشت اور سرور کیفیات جنت پر جس مسلمان کے دیدہ و دل کو میلان ہو اُس کو چاہئے۔ کہ یعقوب وار اس کے جمال یوسفی کا شیدا بن جاوے قیمت (عہ)

سرچشمۂ رحمت

اس کتاب میں مضامین علم تصوف ایسے آسان اور سلیس اردو الفاظ میں لکھے گئے ہیں کہ بچہ بھی جو صرف حرف شناس ہو عمدگی سے سمجھ لے۔ اصطلاحات کی تشریح اس خوبی سے کی گئی ہے کہ طالب صادق کو بغیر کی محنت سے رہنمائی دے کر دنوں میں منزل مقصود پر پہنچا اس کتاب کا ایک ادنےٰ اثر ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

عشرہ کاملہ

یعنی آریہ کے مندرجہ ذیل دس اعتراضوں کا جواب (۱) خدا کا در مطلق ہے تو آسمان و زمین کو چھ دن میں کیوں بنایا (۲) حج اور کعبہ کی طرف نماز پڑھنا بت پرستی ہے (۳) پیغمبر پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے (۴) شفاعت انصاف آلہی کے خلاف ہے، (۵) خدا اس جگہ نہیں مل سکتا جو کعبہ جانے کی ضرورت ہوئی۔ (۶) خدا نے شیطان کو انسان پر کیوں مسلط کیا ہے (۷) تقدیر اور خدا کی ہدایت اور گمراہ کرنے کی نسبت (۸) بہشت۔ حور و قصور اور ابدی جزا سزا کی بابت (۹) اہل اسلام خدا کو چھ سات ہزار سال سے خالق و مالک سمجھتے ہیں۔ کیا خدا نے اس سے آگے کچھ نہیں پیدا کیا اور ان صفات سے موصوف نہ تھا (۱۰) اسلام میں جانوروں کا گوشت کھانا کیوں روا رکھا ہے۔ جو ایک ظلم کی بات ہے۔ یہ کتاب ۲۴۰ صفحوں پر چار حصّوں میں چھپی ہے۔ قیمت فی حصہ .. (۴ر)

سیرۃ النبی حضرت رسول کریم صلعم کی سوانح عمری

جس میں نصاریٰ کے کل اعتراضات کی تردید جا بجا کی گئی ہے۔ اور مخالفین ہی کے اقوال سے آنحضرت کی [illegible] کی گئی ہے جلد اول .. .. (۱ر)

فاروق اعظم

یعنی سوانح عمری حضرت عمر فاروق رضہ۔ مصر۔ روم۔ ایران کے فاتح اسلام کے بزرگ ہیرو جناب حضرت عمر فاروق رضہ کی سوانح عمری۔ اسلامی عظمت اور شان و شوکت کے اظہار کے لئے دُنیا بھر میں کوئی کتاب اس سے بڑھکر نہیں قیمت (۱ر)

صدیق اکبر

یعنی سوانح عمری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اس کتاب میں وہ تمام [illegible] کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں۔ جو خلیفہ اول کے وقت میں ظہور پذیر ہوئے۔ ناظرین یہ کتاب دلچسپی سے خالی نہیں۔ اُس زمانے کی شریف اور عفت پناہ عورتوں کو دیکھئے کہ اس دین کی خاطر کس شجاعت اور مردانگی سے کام لیا قیمت صرف .. (۸ر)

اسم اعظم

حضرت پیران پیر دستگیر رح کے مفصل حالات دیکھنے ہوں تو اس کتاب کو خریدئے + قیمت .. .. (عہ)

سوانح عمری کولمبس

نئی دنیا کے دریافت کرنے والے مشہور جہازران کرسٹوفر کولمبس کو دیکھئے کہ باوجود ایک اُون دُھنے والے کے گھر پیدا ہونے کے اپنی محنت اور لیاقت سے اس قدر شہرت حاصل کی کہ آجتک عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ .. .. قیمت (۴ر)

سوانح عمری جعفر زٹلی

اس شخص کا نام تو آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ سوانح عمری بھی دیکھئے۔ اشتہار طلب ہے ہم دکھن سے جو کچھ ملا۔ ہم آپکے لئے لائیں ہیں۔ .. (۳ر)

پچاس مذہبی سوالات کے جواب

یہ کتاب مولوی فیروزالدین ڈسکوی نے چوہدری شیطان [illegible] صاحب کے سوالات کے جواب میں لکھی ہے۔ جس کا دیکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے۔ قیمت .. .. (۴ر)

ایک جرمن نومسلم کے دس لکچر

[illegible] کوئٹم اور مسٹر [illegible] کے لکچر پڑھے ہیں وہ دیکھکر متعجب ہو گئے کہ شیخ موصوف کو اسلام کی کس قدر گہری واقفیت اور محبت ہے